مجموعه قاليفات \* نا لام الجبيرضرمونا محمدقام النانوتوی اللیو \* نيدالاما الجبيرضرمونا محمدقام النانوتوی ورسیو



إِدَارَةُ تَالِينُفَاتِ اَشُرَفِيَنَ پُوکَ وَارِهِ بُنتَانِ بَکِسُتَانِ پُوکَ وَارِهِ بُنتَانِ بَکِسُتَانِ (0322-6180738, 061-4519240)

تاليف

سَيْنَةُ الْمُنْ اللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ

إِدَارَةُ تَالِينُفَاتِ اَشَرَفِتَكُمُ مِرَ زِدِ. بن ه 6180738 -0322

بسلسلم مَقَالَاثِ عَجَدِيمُ الْكِرِيْلُاثِ الْمَعِلَاثِ مِنْ الْمُعِلِدِينَ معنور مرفر والم ملائطية المنظم الله عليث في مسلط المنظم الله عليث في مسلط المنظم الله عليه المنظم الله عليه المنظمة الله عليه المنظمة الله عليه المنظمة الله عليه المنظمة الله على المنظمة ال

تاليف

سَيْتِهُ الْمُنْ اللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ

اِدَارَهُ تَالِيُفَاتِّ اَشْرَفِيْنَ بَوَلَ وَارِ بُسْتَانَ 6180738 -0322

# آئِ حَياتُ

تاریخ اشاعت.....اداره تالیفات اشرفیه ملتان ناشر.....اواره تالیفات اشرفیه ملتان طباعت....اوته بنجاب پرننگ پریس، ملتان بائندگگ....ابوذریک بائندگگ...ملتان

#### انتباه

اس كتاب كى كالي رائك كے جملة حقوق محفوظ ميں

#### قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس کام کیلئے ادارہ میں علاء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پُحر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہر پانی مطلع فرما کر ممنون فرما کیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہوسکے۔ جز اکم اللہ

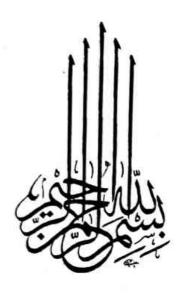
#### ملنے کے پتے

إِدَارَةُ تَالِينُفَاتِ الشَّرُفِينَ ﴿ وَكُوارُهُ مُسَانَ كَالِكُمَانِ

ادارداسلامیات.....انارکلی.....لا بور کتبریمانی.....ارددبازار.....لا بور کتبریمانی.....ارددبازار ...... لا بور اسلامی کتاب گر....خیابان سرسید....رادلپندی اسلامی بکیمینی....امین پوربازار....فیمل آباد مکتبه الشیخ ......بها در آباد.....کراچی دالی کتاب گر.....بها در آباد.....کراچی کاتیمامید......اکوژه خنگ

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K. (ISLAMIC BOOKS CENTERE

119-121- HALLIWELL ROAD BOLTON BLI 3NE. (U.K.)



### آبِ حیات کی آب و تاب

از حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمه الله

ذیل کا مکتوب حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب
صاحب رحمه الله مهتم دارالعلوم دیو بند نے احسان الحق صاحب
قریشی پرنیل گورنمنٹ کمرشیل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ کے نام
و تریشی مصاحب کے ایک خط کے جواب میں) لکھا ہے ۔ قریشی
صاحب نے اپنے خط میں حضرت موصوف سے استفساد کیا تھا کہ آیا

ماب '' آب جیات' مصنفہ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ عام علاء ک
دسترس سے باہر ہے؟ جیسا کہ مولانا محمد منظور نعمانی مدیر' الفرقان' لکھنوکو مسترس سے باہر ہے؟ جیسا کہ مولانا محمد منظور نعمانی مدیر' الفرقان' لکھنوکو رحمہ اللہ کا میکن میں رائے ظاہر کی ہے۔ حضرت حکیم الاسلام
رحمہ اللہ کا بیم کتوب پرازمعلومات ہے اوراسے کمل نقل کیا جاتا ہے۔
درحمہ اللہ کا بیم کتوب پرازمعلومات ہے اوراسے کمل نقل کیا جاتا ہے۔
درحمہ اللہ کا بیم کتوب پرازمعلومات ہے اوراسے کمل نقل کیا جاتا ہے۔
درحمہ اللہ کا بیم کتوب پرازمعلومات ہے اوراسے کمل نقل کیا جاتا ہے۔
درحمہ اللہ کا بیم کتوب پرازمعلومات ہے اوراسے کمل نقل کیا جاتا ہے۔
درحمہ اللہ کا بیم کتوب پرازمعلومات ہے اوراسے کمل نقل کیا جاتا ہے۔
درحمہ اللہ کا بیم کتوب پرازمعلومات ہے اوراسے کمل نقل کیا جاتا ہے۔
درحمہ اللہ کا بیم کتوب پرازمعلومات ہے اوراسے کمل نقل کیا جاتا ہے۔
درحمہ اللہ کا بیم کتوب پرازمعلومات ہے اوراسے کمل نقل کیا جاتا ہے۔
درحمہ اللہ کا بیم کتوب پرازمعلومات ہے اوراسے کمل نقل کیا جاتا ہے۔
درحمہ اللہ کا بیم کتوب پرازمعلومات ہے اوراسے کھال نقل کیا جاتا ہے۔

### نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّى عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيْمِ

حضرت المحتر م زیدمجد کم السامی۔ سلام مسنون نیازمقرون!

گرائی نامہ باعثِ شرف ہوا، میں ای وقت گجرات، جمبئ، مدراس ، مالا بار، بنگور کے طویل سفر کے لئے تیارتھا۔ وقت ندتھا کہ دیو بندسے عریضہ ارسال کرسکوں۔
اس لئے گرامی نامہ سفر میں ساتھ رکھ لیا کہ داستے میں جواب عرض کرسکوں گا۔ سفر میں بھی مصروفیت کار بڑھی رہی آج میل وشارم میں قدر نے فرصت ملی تو قلم لے کر بیٹھا اور جو کچھ ذبمن نارسا میں آیا اسے صفح مقر طاس پراُتارا، جس کے پیش کرنے کی جراُت کرر ہا ہوں ، تاخیر جواب کی معافی جا ہتا ہوں۔

''آبِ حیات' کے سلسلہ میں ''الفرقان' کے مضمون کا اقتباس پہلی ہی دفعہ نظر سے گذرا۔ واقعہ کی صد تک بات صحیح ہے لین لوگوں کا اسے مسئلہ حیات النبی سلی اللہ علیہ وسلم کی نئی یا معنوی تحریف کے لئے آڑ بنا نا غلا ہے۔ ''الفرقان' کے اقتباس کا حاصل یہ ہے کہ'' آبِ حیات' مشکل اور دقیق کتاب ہے، لین جو کتاب مشکل ہواس کا مضمون نا قابل قبول یا قابل انکار بھی ہوا کر سے یہ بالکل انو کھی منطق ہے۔ صوفیاءاور عرفائے اسلام کی دقیق المضامین کتابیں جوان کی اصطلاحی تعبیرات میں کھی گئی ہیں، یا محقولات کی بہت کی دقیق العبیر ات کتابیں جو درسوں میں پڑھائی جاتی ہیں، اس محقولات کی بہت کی دقیق العبیر ات کتابیں جو درسوں میں پڑھائی جاتی ہیں، اس اصول پر قابل انکار ہی نہیں بلکہ غلط اور مہمل تضہرائی جا نمیں گی۔خود حضرت نا نوتو کی اصلا عندیث التعلیہ کی دوسری محققانہ کتابیں مثل '' تقریر دلیڈیں، انتقار الاسلام، حدیث رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری محققانہ کتابیں مثل '' تقریر دلیڈیں، انتقار الاسلام، حدیث العلماء، عصمت انبیاء، قبرہ نوقو حیدورسالت ، معصومیت انبیاء، مبداء ومعاد اور می انتقار التاس میں بڑھائی ہو تکرہ کا انکار یا اور می کتابیں مشکل کو حیدورسالت ، معصومیت انبیاء، مبداء ومعاد اور می کتابیں کے مسائل تو حیدورسالت وغیرہ کا انکار یا اور می کتابیں کے مسائل تو حیدورسالت وغیرہ کا انکار یا اور می انتقار بیا تعلیہ کی ان کے مسائل تو حیدورسالت و غیرہ کا انکار یا اور می کتابیں کے مسائل تو حیدورسالت وغیرہ کا انکار یا اور می کتابی کتابیں کے مسائل تو حیدورسالت وغیرہ کا انکار یا انکار یا کتابیں کی مسائل تو حیدورسالت وغیرہ کا انکار یا انکار یا کتاب کی کتاب کی کتاب کی کتاب کی کتاب کے مسائل تو حیدورسالت وغیرہ کا انکار یا کتاب کی کتاب کی کتاب کے مسائل تو حیدورسالت و غیرہ کا انکار یا کتاب کتاب کی کتاب کی کتاب کے مسائل تو حیدورسالت کی کتاب کا کتاب کی کتاب کی کتاب کے مسائل تو حیدورسالت وغیرہ کا انکار یا کتاب کی ک

ان میں تا مل اس وجہ سے جائز ہو جائے گا کہان کتابوں کی تعبیر دقیق اور خالص علمی اور عرفانی ہے، جوعوام الناس یاعوام علماء کی دسترس سے باہر ہے؟

بہرحال مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انکاریا اضمحلال کے جواز کے لئے آب حیات کے دفت وغموض کو پیش کیا جانا، یا اسے حیلہ بنانا، بہت ہی عجیب ی بات ہو فہم سے بالاتر ہے۔ پھرا گرعقیدۂ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیاد ہی" آب ِحیات" پر ہو آتی تب بھی اس کی دفت تعبیر کے حیلہ سے کہنے سننے کی کچھ گنجائش ہوتی کیکن کون نہیں جانتا كهاس مسئله كى بنيادآب حيات نهيس بلكه كتاب وسنت كي نصوص اورأمت كالجماع ہے۔آب حیات کھی جاتی یا نکھی جاتی، مجھ جیسا نالائق اسے درسا درسار بھے بغیر مجھ سکتا يان مجهدكا، حضرت مولانا حبيب الرحن صاحب رحمة الله عليه السيرقابويا سكته يانه ياسكته، مسئله حيات النبي صلى الله عليه وسلم ابني جكه حق اور واجب القبول تفارخود حضرت نانوتوي قدس سرؤ بھی تو آخرآب حیات لکھنے ہے پیشتریمی عقیدہ رکھتے تھے جوانہوں نے اپنے مشاركخ سے ورشميں بايا تھا، كه نبى كريم صلى الله عليه وسلم برزخ ميں حيات جسمانى دينوى كساتهدنده بيل-اس كاثبات كے لئے انہوں نے" آب حیات" جيسي فيمتى كتاب لکھی، نہ بیر کہ آب حیات لکھنے کے دوران میں اتفاق سے بیعقید ہمخن گسترانہ انداز سے ذہن میں منصبط ہو گیا اور حضرت نے اسے بطور ایک علمی نظریہ کے قبول کر کے عقیدہ بنالیا۔ بهرحال" آب حيات "عقيده حيات الني صلى الله عليه وسلم كي بنيا ونهين اورنه بي کسی بوے سے بوے عالم کا کلام کسی وین عقیدے کی بنیاد بن سکتا ہے، بلکہ آب حیات اس ثابت بالکتاب والسنت عقیدہ کے عقلی وعرفانی دلائل اور متعلقہ حقائق و معارف کا مجموعہ ہے جس میں حضور اکرم صلی الله علیہ وسلم کے برزخ میں حیات جسمانی دنیوی کے ساتھ زندہ ہونے کے مختلف پہلو واشگاف کئے گئے اور کتاب و سنت کے اس نقلی دعویٰ وعقلی اورحسی انداز کے دلائل دشواہر سے نمایاں کیا گیا ہے۔ بيكهناكة "آب حيات" مين حضرت اقدس في موت بنوي صلى الله عليه وسلم كا انكار

لردیا ہے افتر اءاور فتنہ پردازی ہے۔حضرت رحمہ اللہ نے صراحت کے ساتھ 'اِنگ مَیّتْ وَ إِنَّهُمُ مَّيِّنُونَ " كِتحت موت بنوى صلى الله عليه وسلم كا اثبات كرتے موعے حيات بنوى صلی الله علیه وسلم پرروشی ڈالی ہے۔ حضرت اقدی معاذ الله نه موت کے منکر ہیں جومنصوص ہے، نہ حیات بعد الموت کے مشربیں جومنصوص ہے بلکہ بلاکسی شائبہ تفرد کے اس بارہ میں بوری اُمت کے ساتھ ہیں کہ آ ہے سلی اللہ علیہ وسلم برموت بھی طاری ہوئی اورموت کے بعد برزخ میں آپ صلی الله علیه وسلم کوحیات بھی عطاء ہوئی جوجسمانی اور دنیوی تھی۔حضرت رحمہ الله كاجو كجي بھى كلام ہے وہ اس موت اور حيات بعد الموت كى كيفيت ميں ہے كماس كے طاری ہونے کی نوعیت کیاتھی؟ جون حقائق کا مسئلہ ہے نہ کفن عقائد کا اوراس کا حاصل میہ ہے کہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناسوتی حیات عام انسانوں جیسی حیات نہی ،اس طرح آب صلى الله عليه وسلم كى اورتمام انبياء ليهم السلام كى موت اور حيات بعد الموت بھى عام انسانوں کی موت اور حیات بعد الموت کی طرح نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پرموت طاری مونے سےزوال حیات یا القطاع حیات کلیة نہیں ہوا، بلکہ حیات سمت من اور آثار حیات حسى طور يرمنقطع ہوگئے۔ برزخ ميں وہي تمثي ہوئي حيات بدستورسابق پھربدن مبارك میں پھیلا دی گئی۔اس دعویٰ کاتعلق نہ در حقیقت موت کے طریان سے ہے نہ بعد الموت حیات کے سریان سے جوعقیدوے بلکان دونوں کی کیفیت اورصورت کون سے ہاس لئے اے تفرد کہنا تھ ہے تفرد بمقابلہ عقیدہ ہوتا ہے مسلمہ عقیدہ کو مان کراس کی باطنی حقیقت بیان کرنے سے نہیں ہوا، بالخصوص جبکہ اس خاص کیفیت ممات وحیات کے بارہ میں سلف کے ارشادات بھی موجود ہیں آو بیان کیفیت میں بھی تفرز نہیں رہتا۔

ہاں تفرداگر ہے تو طریق استدلال اور دلائل و برا بین کی ندرت میں ہے، نہ کہ دعویٰ میں ۔ نیز ان دیائل میں اگرا نکار ہے تو موت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یا حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کانہیں بلکہ اس خاص کیفیت کی موت اور خاص انداز کی حیات بعد الموت کاغیر انبیاء سے انکار ہے۔

اب اگراس موت وحیات کی ندکورہ کتاب مخصوص کیفیت اور اندرونی حقیقت کا انکار ارباب سطح کرنے لگیس ، تو یہ اِنکار ایسا ہی ہوگا جیسا کہ ایک نابینا کسی بینا کے مشاہدات کا انکار محض اس لئے کرنے لگے کہ یہ حقائق اسے نظر نہیں آتے ۔ تو جیسے یہ انکار درخور التفات نہ ہوگا ایسے ہی یہ طرز عمل بھی لائق توجہ نہیں ہوسکتا کہ اسباب ظواہر ان حقائق کواسی پیانے سے ناپئی گئیں جس سے مدلولات ظاہری کونا پاجاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ جس طرح نصوص کے مدلولاتِ ظاہری کا پیانہ نصوص کے ظواہر ہوتے ہیں ایسے ہی ان کے مدلولات ﴿ کا پیانہ بواطنِ نصوص ہوتے ہیں: لِکُلِّ ایَةٍ مِنْهَا ظَهُرٌ وَبَطِنٌ وَلِکُلِّ حَدِّ مطلعٌ۔اورساتھ ہی وَلِکُلِّ فن رِجال۔

باطنی حقائق کے اثبات کو ظاہر مدلولات کا انکار بچھ جانا ای کا فعل ہوسکتا ہے جے نہ ظواہرِ نصوص پر پوراعبور حاصل ہواور وہی نصوص کے ظہر وبطن کے مابین رابطہ سے واقف ہو، در حالیکہ نصوص کے ظواہر بلا شبہ اپنے بواطن سے مربوط اور وابسۃ ہوتے ہیں، اور اس ارتباط کا انکشاف خود ایک مستقل علم ہے جوراتخین فی العلم ہی کا حصہ ہے۔ اس لئے ان بواطن کا انکار در حقیقت ظواہر سے بھی کما حقہ عدم واقفیت یا فن حقائق سے عدم مناسبت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ ای طرز عمل کا شکار کتاب 'آب حیات' بھی ہوئی ہے ورنہ بچھ میں نہیں آتا کہ 'آب حیات' کے دقیق ہونے کو مسئلہ حیات' بھی ہوئی ہے ورنہ بچھ میں نہیں آتا کہ 'آب حیات' کے دقیق ہونے کو مسئلہ حیات النہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار وفی سے کیا تعلق ہے؟

درساً برطان ویو بند میں حضرت نانوتوی رحمة الله علیه کی تصانیف کو درساً درساً برطان کا سلسله حضرت مولاناحسین احمد صاحب رحمة الله علیه نے شروع فرمایا تفا، اور عرصه تک بیسلسله جاری رہا۔ اس سے پہلے دارالعلوم کے خصوص اکا برواسا تذہ حضرت کے مضامین حکمت کو دروس میں بذیلِ نصوص کتاب وسنت بیان کرنے کے عادی رہے ہیں۔ حضرت اقدس مولانا شیخ الهند، میرے والد ماجد حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب اور حضرت مولانا شیخ الهند، میرے والد ماجد حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب عثانی رحم مم الله خصوصیت سے کلای مسائل کی تشریح حضرت اقدس ہی کی تصانیف کی روشی میں فرماتے تھے، جس سے مسائل کی تشریح حضرت اقدس ہی کی تصانیف کی روشی میں فرماتے تھے، جس سے مسائل کی تشریح حضرت اقدس ہی کی تصانیف کی روشی میں فرماتے تھے، جس سے مسائل کی تشریح حضرت اقدس ہی کی تصانیف کی روشی میں فرماتے تھے، جس سے

طلباء کوان علوم سے بلا درس و تدریس کافی مناسبت پیدا ہوجاتی تھی۔

موجودہ اساتذہ میں حضرت مولانا محد ابراہیم صاحب مدظلہ صدر المدرسین دارالعلوم اور حضرت مولانا محد ابراہیم صاحب در فلہ صدر المدرسین دارالعلوم کو حکمت قاسمیہ پرکافی عبور ہے اور دروس میں ان کے یہاں موقع بہموقع بی واسرار قاسمیہ بیانات میں آتے رہے ہیں۔مولانا شبیراحمرصاحب رحمۃ الله علیه فرمایا کرتے تھے کہ:

'' اسلام کے مقابلہ میں فلسفہ سو برس تک کتنے ہی رنگ وروپ بدل بدل کر آئے لیکن'' تھمت ِ قاسمیہ'' کی روشن میں اس کا اندازِ قد فوراً پہچانا جائے گا اور اس کی قلعی کھلے بغیر ندرے گی۔''

اس لئے حضرت کی کتب باوجود وقیق المدرک ہونے کے یہاں کے طلبہ میں بدیبیا تِ اقلیہ کا درجہ رکھی تھیں۔ پھر بہجھ میں نہیں آتا کہ ان کے متعذر الحصول یا ناممکن الا دراک ہونے کا پرو بیگنڈ اکن مصالح پر بنی ہے۔ لوگ قاضی حمد اللہ، صدرا، شمس بازغہ تو سمجھ لیں اور 'آ ب حیات' اور 'قبلہ نما' سامنے آئے تو اس کے متعد را لحصول ہونے کا عذر کرکے کھڑے ہوجا کیں، تو سوائے اس کے کہ یا تو اسے فنِ حقائق سے عدم مناسبت یا 'الناس اعداء ما جھلوا'' پرمحمول کیا جائے اور کیا کہا جائے؟ اس فیصیل کے بعد جناب کے سوالات کا جواب درج ذیل ہے:

(۱) میں نے '' آب حیات' درسا درسا نہیں پڑھی، جتنا بن پڑاخودہی اس کا مطالعہ
کیا ہے، نہ وہ نا قابل فہم وادراک ہے اور نہ ہی اس کے علوم ملائکہ کے لئے ہیں بلکہ انسانوں
ہی کے لئے ہیں مگر ذی استعدادا نسانوں کے لئے جنہیں علوم دیدیہ کے ساتھ معقول وفلسفہ
اور ہیئت وریاضی میں کافی دستگاہ ہو۔ آب حیات میں مشکل حصہ دلائل کا ہے، مسائل کا
نہیں ، دعویٰ یا مسئلہ اس میں وہی ہے جوشری ہے، یعنی انبیاء کیہم السلام اور سیدالا نبیاء سلی
اللّٰد علیہ وسلم برزخ میں جسمانی اور دنیوی حیات کے ساتھ زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں اور
رزق پاتے ہیں اور یہ کہ آپ سلی اللّٰد علیہ وسلم کی موت اور حیات بعد الموت عام موتوں
اور حیاتوں کی طرح نہیں اور نہ ہی موت طاری ہونے اور حیات بعد الموت آنے کی کیفیت
اور حیاتوں کی طرح نہیں اور نہ ہی موت طاری ہونے اور حیات بعد الموت آنے کی کیفیت

بیں کہ ندان کی ہیویاں ہیوہ اور قابل نکاح ہوتی ہیں اور ندان کے اموال میں میراث بنتی ہے۔

ظاہر ہے کہ اس دعویٰ یا اس شرع مسئلہ میں کوئی اشکال نہیں ، اشکال اگر ہے تو دلائل اور

ان کی محققانہ تعبیر میں ہے لیکن عوام کے لئے نہ کہ اہل علم اور اہلِ ذوق کے لئے ، اور کچھ بھی

ہومیر ہے یا کسی کے اسے در سمآ در سمانہ پڑھنے سے یا کتاب کے مشکل ہونے سے اس کھلے

ہوئے شرعی مسئلہ پر کیا اثر پڑسکتا ہے کہ اس اشکال کی آڑ میں مسئلہ کی نفی یا انکار کیا جائے۔ یا

حضر ہے کو اس عقیدہ کے سی بہلومیں جمہور سلف وخلف سے الگ یا متفرد کہا جائے۔

حضر ہے کو اس عقیدہ کے سی بہلومیں جمہور سلف وخلف سے الگ یا تخر میں اجمال

(۲) دیا گیا ہے اس کی تفصیل ہیہ ہے کہ:

کر دیا گیا ہے اس کی تفصیل ہیہ ہے کہ:

" حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ نے مجھے" آب حیات"

بڑھانے سے یہ کہ معذرت فرمائی تھی کہ یہ کتاب بہت عالی اوردقیق مضامین پر
مشتمل ہے اور میں اہتمام کے جھڑوں میں مبتلارہ کرچونکہ ہمتن اس کتاب کی طرف
متوجہ نہیں ہوسکتا اس لئے اس کا پڑھانا میرے لئے مشکل ہے۔ یہ کتاب الی نہیں ہے
کہ میں ذیلی اور خمنی طور پرمحض سر سڑی مطالعہ سے اسے طل کر کے اس پر قابو پاسکوں۔"

ہبر حال اس واقعہ سے کتاب کے ناممکن الفہم ہونے یا اس میں بیان شدہ مسئلہ
حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشکوک یا مشتبہ ہونے پر استدلال کیا جانا قطعاً ہے معنی
ہے۔ حضرت مولانا نانوتوی قدس سرۂ اور دیو بند کے تمام اکا ہر وعلاء کا مسلک اس
بر سے میں صاف رہا ہے اور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالم برزخ میں حیات
ہسمانی دنیوی کے ساتھ زندہ ہیں اور مینا کا رہ خدام اکا ہر آئہیں اکا ہر محروصین کے اس
مسلک کا یا بند اور من وعن متبع ہے۔ والسلام۔

مخرطیبغفرلهٔ مدیردارالعلوم دیوبند ۱۸رشعبان۱۳۸۰ه،ازمیل دشارم (مدراس) (ماخوذ ازمجموعه رسائل حکیم الاسلام ج۳سم ۲۵۹)



عرض ناشر

"آب حیات" جے تفارت مولا نامجرقاسم نانوتوی رحماللہ کو معلی تصنیف ہے جے حضرت مولا نامجرقاسم نانوتوی رحماللہ کے مالیہ نامیان کے خالص علمی، شخ البندر حماللہ نے بھی حضرت مولف رحماللہ سے سبقاسبقا پڑھا۔ یہ واقعہ اس تصنیف کے خالص علمی، بیجیدہ اور مشکل ترین ہونے کی شہادت ہے۔ اس علمی تصنیف کی تفہیم کے لئے ضروری ہے کہ ایسا تبحر عالم ہو جو حضرت کے طریق استدلال اور انداز تحریکا اداشتاس ہو فلسفیانہ مباحث اور منطقیانہ طرنے استدلال کا واقف ہواور یہ کتاب الماعلم کی سمجھ میں آجائے آئندہ صفحات میں کتاب کے مطالعہ سے پہلے اس کے موضوع اور پس منظر کے طور پرعض ہے کہ جب حضرت نے دوافض کتاب کے معترف اس کا در مشافر ناکہ کو اس مناز در سکا فلاک نے انداز سے استدلال کیا کہ حدیث شریف میں ہے "لا تو در ث ماتو کہ او صلفة" اس حدیث سے حضرت نا نوتوی رحمہ اللہ کا ذہن اس جانب منظل ہوا کہ وراثت کا مسکلہ اس وقت اٹھتا ہے جب مورث وفات یا جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کی وراثت اس لئے جاری نہیں ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبادک میں زندہ ہیں ۔ بہی وجہ ہے کہ از واج منظہ رات دخی اللہ عنہ من سے نکاح حرام ہوا۔

"هدیة الشیعه" کی تالیف کے دوران جب بیر حقائق حضرت کے سامنے آئے تو آپ نے یقین کرلیا کہ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسئلہ فدک دونوں میں علت حقیقی یہی" حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔اسلئے آپ نے اس مسئلہ پر دلائل فراہم کرنا شروع کرویئے۔ یول قرآنی آیات،احاد بیٹ مبارکہ اور بہت سے عقلی دلائل پر مشتمل" آب حیات" تالیف ہوگئی۔

الله تعالی کے فضل و کرم ہے ادارہ کو اس کتاب کی پاکستان میں اول اشاعت کا شرف حاصل رہا ہے۔ جبکہ یہ نہا ہت نایاب و نا در تصور کی جاتی تھی۔ پہلی اشاعت پرشنخ الحدیث حضرت مولا نا عبد الحق صاحب رحمہ الله (بانی دار العلوم اکوڑہ خنک) کی طرف ہے گرامی نامہ موصول ہوا تھا جس میں موصوف نے اس علمی کتاب کی اشاعت پرخوب کلمات تحسین اور دعا وَل سے نوازا۔ اللہ تعالی حضرت کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

تقریاً ڈیڑھ سال قبل ادارہ نے اسکا کمپیوٹرا ٹیشن شائع کیا۔ اب یہ جدید ایڈیشن مزید خصوصیات کے ساتھ حاضر خدمت ہے۔ جلی حروف کلال سائز میں ہے اور مزیداس میں بفقد رضرورت پیراگرافی بھی کردی گئی ہے تاکہ مطالعہ میں آسانی رہے۔ اب یہ کتاب "مقالات ججۃ الاسلام" کے تحت جلد نمبر 3 کے طور پر شائع کی جارہی ہے۔ اللہ تعالی ہمارے تمام اکا برکوا پی شایانِ شان اجرعظیم عطا فرمائے اور جمیں ان کے قش قدم پر چلنے کی تو فیق سے نوازیں آمین

والسلام محمد آطق غفرله بشوال المكرّ م ١٣٨١ هر بمطابق جون ٢٠٢٠ و

## بدالله الخاني الرَجيد

اَلْحَمُدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَلَمِينَ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوُمِ الدِّيْنِ وَالصَّلُوةُ وَالسَّلامُ عَلَى سَيِّدِ الْخَلاتِقِ مُحَمَّدٍ وَّالِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ...

بعد حمد وصلو ہے بندہ ہم پیکدان کمترین خلائق محمد قاسم عفی عنہ وعن والدیہ وعن محمد قاسم عفی عنہ وعن والدیہ وعن جمیع اسلمین جس کی ہم پیدانی پراس کی پریشانی و بے سروسامانی اور اس کے کمترین خلائق ہونے پراس کی ناشائنگی اور نا دانی گواہ ہے قدر شناسان کلام ربانی جن کو بیان نکات آیات سے ترقی ایمانی اور مجبان نبی کی خدمت میں جن کوشرح کمالات محمدی سے شاد مانی ہوعرض پردازہے...

چندسال گزرے کہ حسب ایمائے بعض بزرگانِ واجب الاطاعت شیعوں کے جواب لکھتا تھا...ا ثنا تحریر جواب طعن فدک میں منجانب اللہ یوں خیال میں گزرا کہ اگر تھم میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عام اور حدیث 'لا تُوَیِثُ مَا تَرُ کُناہُ صَدَقَہُ'' کو موضوع اور غلط کہا جائے تو یہ دعویٰ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جوزبان زدخاص وعام الل موضوع اور غلط کہا جائے ہوئے گا اور اس دعویٰ کا منقوض ہونا منکروں کے کام آئے گا... العرض آپ کی حیات حدیث نہ کور کی مصدق اور حدیث نہ کور دعویٰ حیات کی مو یہ نظر آئی اور اس وجہ سے علماء الل السنت کی حقاضیت اور خوش نہی کا یقین ہوا گر ہوقت تحریر نہ کور استے ہی کھنے کا اتفاق ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوز قبر میں زندہ ہیں اور شال گور شینوں اور چلہ کشوں کے عزلت گزیں ہیں جسے ان کا مال قائل اجرائے تھم اور شال گور شینوں اور چلہ کشوں کے عزلت گزیں ہیں جسے ان کا مال قائل اجرائے تھم

میراث نہیں ہوتا ایسے ہی آپ کا مال بھی کل توریث نہیں بعد اتمام تحریر ندکور، چند سال تحریر ندکور و لیے ہی پڑی رہی .. نظر ٹانی کا اتفاق نہیں ہوا گراس سال اعنی ۲۸۱ ھیں قبل رمضان شریف سرایا کرم وعنایات مہتم مطبع ضائی واقع میر ٹھنٹی محمد حیات نے تحریر فدکور مسمی بہ ہدیة الشیعہ کے چھاپ کا ارادہ کیا اور اس کا تھجے میرے فرمد ڈالی ... اس وجہ سے چار تا چار اس کا بل کو اصل تحریر کی نظر ٹانی ضرور ہوئی چونکہ نظر ٹانی بخرض تہذیب و تالیف ہوا کرتی ہے تو اس نظر مرر میں مجھے بھی بمقتصائے وقت کی بیشی اور از الہ حشو و جبر نقصان کا اتفاق ہوا، جب نظر ٹانی کی نوبت مقام فدکور تک پینچی تو بخرض دفع بعضے جبر نقصان کا اتفاق ہوا، جب نظر ٹانی کی نوبت مقام فدکور تک پینچی تو بخرض دفع بعضے او ہام مخیلہ یوں مناسب معلوم ہوا کہ اق ل تو اس دعوی کوموجہ کیا جاوے ...

ر التحريب التحريب المجامل التحريم التحريب الت

یه بیچه کر جواس مضمون کو چھیڑا تو حسب تجربہ سابق یہاں بھی اپنے خیال سے زیادہ طول ہوگیا اورا پنے اندازہ سے بڑھ کرمضمون فدکور کے شاخ وبرگ بھیلے ہوئے نظر آئے ...

ادھر کثر ت مشاغل باعث رنج وتعب اُدھر دل کا ہل جدا آ رام طلب اس وجہ سے مجھی لکھا بھی نہ لکھا ... اس میں رمضان شریف کا آ جانا نہ لکھنے کا اور بہانہ ہوگیا ،غرض ہوزاس تقریر کے اتمام کی نوبت نہ آئی تھی کہ سامان غیبی باعث عزم سفر جج ہوا...

آٹھویں شوال کو طن سے رُخصت ہوکر گردافشائی راہ بیت اللہ اختیار کی ، میر ٹھی بنج کے جوتھ ریند کور کے ناتمام رہ جانے کا ذکر آیا تو منشی صاحب موصوف بتا کیدتمام باعث انجام ہوئے اور یہ فرمایا کہ غالبًا ممبئی بہنچ کر با تظارروا تگی سفینہ جہاز چندروز کا تو قف ہوا ، پھر وہاں کچھاور کا م بھی نہ ہوگا...اگراس عرصہ میں تمام کر کے میر ٹھ کوروانہ کیا جائے تو پھر یہارمان نہ آئے کہ ہدیة الشیعہ کو چھا پاتو کیا چھا پا...طعن میراث فدک کے جوابوں میں جو کہ جواب تھا وہ وہی نہ چھا پا، جب وہ اپ اصرار سے باز نہ آئے اوران کے اصرار پر جھے سے انکار نہ ہوسکا، ادھر دیکھا کہ کتاب نہ کور کے چند اجزاء چھپ چکے اورای قدر

حچپ جانے کے بعد تو قف میں حرج بھی ہے تو بجر شلیم اور کچھ نہ سوچھی ، مسودہ کے کاغذ جوبعض احباب کے حوالے کرنے کے لیے ساتھ لایا تھا، ساتھ لیے اور ممبئی پہنچا تو ہر چند وس بیس روز تک وہاں رہنا پڑا مگر کچھ دن بوجہ کا ہلی امروز فردا میں گزرے اور کچھ دن بیاری کے بہانہ میں رائیگاں گئے...

آخرایام قیام بین طبیعت پر بوجه ڈال کر بیٹھا اور جوں توں بن پڑا، پانچ یا چار دن بین تمام کیا گریدارادہ جو پیشتر سے مکنون تھا کہ بعداتمام اصل کو میرٹھ روانہ کیجئے اور نقل بغرض پیشکش حضرت پیرومرشد ادام اللہ فیوضہ ساتھ لیجئے دل کا دل ہی بیس رہا. نقل کا اتفاق نہ ہواز مانہ روائلی کا جلد آگیا، ناچار ہوکر میرٹھ کا بھیجناموقوف رکھا پر بامید ہائے چند در چندا کی بار حضرت پیرومرشد ادام اللہ فیوضہ کے گوش گزار کردیتا یا ملاحظہ اقدس سے گزار لیناضروری سمجھا..اس لیے اوراق مسودہ کا بیشتارہ باندھ کر جہاز پر چڑھا اور حض بامداد خدا وندی باوجود گراہی اور نامہ سیابی کے جس کی وجہ سے اپنی رسائی تو در کنار ہمرا ہیوں کی گھ گشتگی کا بھی اندیشہ تھا دریا پار ہوکر جدہ پہنچا اور وہاں سے بسواری شتر دوروز میں دونوں قبلوں کی زیارت سے مشرف ہوا... "بیت الله زادھا بسواری شتر دوروز میں دونوں قبلوں کی زیارت سے مشرف ہوا... "بیت الله زادھا الله شرفا و عزة الی یوم المقیامة" کا طواف میسر آیا اور حضرت پیرومرشد ادام اللہ فیوضہ کی قدم ہوتی سے ترتبہ عالی پایا...

 مکه معظمه زاد باالله شرفاوعزهٔ مین مقیم بین ... "بهره اندوزشرف وعزت بهوابوجه تهدستی دین و دُنیا اور پچه پیش شهر سکا ،اوراق سیاه مسوده مذکورکوپیش کر کے رسم پیشکش بجالایا...

گرشکرعنایات کس زبان سے کیجئے کہ اس ہدیہ مختفرہ کو قبول فرما کرصلہ وانعام میں وُعا کمیں دیں...علاوہ بریں تفجیح وجدانی اور تحسین زبانی سے اس میچیدان کی اطمینان فرمائی، اپنی کم مائیگی اور بیچ مدانی کے سبب جو تحریر فدکور کے صحت میں تر دوتھا رفع ہو گیا... پھرید کوئی سمجھے تو اور متعجب ہو، قاسم نا دان کی تحقیق اور نیقیح اور ایسی مستحسن اور میجے:

زبان گنگ و چنین نغمه خوش آئنده

میں کہاں اور بیہ مضامین عالی کہاں، بیسب اس مٹس العارفین کی نورافشانی ہے یہاں میں بھی مثل زبان و دست وقلم واسطۂ ظہور مضامین مکنونہ دل عرش منزل ہوں ور نہ اپنی بیجے مدانی ہے جس پر بے سروسامانی، دوسری پریشانی دوشاہد عادل گواہ ہوں انکار نہیں کیا جاتا ... بے سروسامانی کا حال پوچھے تو نہ اپنے گھر میں کوئی عالم جو بوجہ قدر دانی علم کی طرف لگائے، نہ اپنے دل میں شوق جو تھے ساتا کم میں مزہ آئے اور اس کام سے دل نہ گھر ائے، نہ گھر میں کوئی کتاب جو یہ بات ہو کہ جب جی چاہا اُٹھایا دیکھ لیا، نہ رو بیہ بھے کا ایسا حساب کہ حسب دلخواہ ضروریات تحصیل میں لیا صرف کیا اور پریشانی کی کیفیت یو چھے تو بچھے نہ جو جھے ...

ایک دل ہزار مقصود پھر ہرمقصود کے لیے ہزار مُم موجود، ایک بات ہوتو ہی ہے۔
بات بھی ہے، پھر کس کس کو حاصل سیجئے جو دل کو قرار آئے اور دل کی پریشانی جائے ،
ساری تمنا کیں برآ کیں تو ہم میں اور خدا میں کیا فرق رہ جائے اور سب ارادوں سے
دست بردار ہوجائے اور خدا کے ہور ہے تو الی عقل اور الی ہمت کہاں سے آئے کہ
برنام خدا اور کچھ نہ بھائے، یہ نصیب ہوتو پھر کیا بات نعمتِ ولایت ہم سے نابکاروں کو
ہاتھ آجائے ... بہر حال اپنا حال تو معلوم ہے اس سامان پریڈ میت ۔..

. ہاں حضرت مسطور الصفات کی عنایت کے نام جو پچھ لگائیں بجاہے اور ان کی توجہات کی نسبت جو کچھ بتا کیں زیبا ہے...اس لیے یہ پچیدان بدترین گذگارانِ زبان و دل سے اس بات کامعترف ہے کہ میرے کلام پریشان میں اگر کوئی بخن دل نشین اہل دل اور کوئی شخفیق لائق تصدیق اہل جق ہے تو وہ حضرت مرشد برحق ادام اللہ فیوضہ کے انتساب و توسل کا کچل ہے اور اگر اختلاط اغلاط اور آمیزش خرافات ہوتو یہ تیرہ دروں خود قائل ہے کہ اپنی عقل نارسا ہے اور اسٹے د ماغ میں خلل ہے...

یمی وجہ ہوئی کہ حضرت پیرومرشدادام اللہ فیوضہ کے سنانے کی ضرورت ہوئی مگر جب زبان فیض ترجمان سے آفریں وتحسین سی لی تو اصل مضامین کی حقیقت تو اینے نز دیک محقق ہوگئی... یوں کوئی منکر نہ مانے تو وہ جانے ،منکروں کا کام یہی ہے ہاں نقصانِ تقریب اور پریشانی تقریر کا اندیشه باقی ہے...سواس کی اصلاح محققان عیب یوش کے ذمہ ہے میرا کا منہیں میرا کام ہے توبیہے کتھیل امر بزرگان کی جائے سوجیسے ارشاد حضرت مجموعه علم وعمل جامع سممالات عياني وينهاني عالم رباني مولانا رشيداحمه صاحب خليفه ارشد حضرت پيرومرشدادام الله فيوضه باعث تحريراصل رساله اعني مديية الشيعه هوا تقاايماء مدايت انتماء حضرت مخدوم عالم بيرومر شدبرحق اس طرف مثير هواكه تقريرا ثبات حيات سيدالموجودات سروركا ئنات صلى الله عليه وسلم كومدية الشيعه سعجدا كركے جدانام ركھ دیجئے .. سوبایں نظر كه ریقریراوّل مثبت حیات خلاصه موجو دات علیه وعلىٰ آله افضل الصلوٰة والتسليمات ہے...دوسرےاس اثبات سےاس مُردہ دل کواُميد زندگانی جاودانی ہے...مع ہذامنشی محمر حیات صاحب موصوف گونداس باب میں متقاضی ہوئے... بوں مناسب معلوم ہوا کہاس رسالہ کانام آب حیات رکھا جائے...

رل میں بیر شان کرقلم اُٹھایا،اور کھہرائی کہ شروع تو خدا کے گھرسے بیجئے اور بن پڑے تو خدا کے گھرسے بیجئے اور بن پڑے تو بوسنہ گاہ عالم در سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پراختنا م کو پہنچا دیجئے تا کہ ابتداء انہنا دونوں مبارک ہوں ورنہ جس قدر بن پڑے نیمت ہے کیونکہ اس وسیلہ سے اس ظلوم قدول کو اُمید صحت اور ظن قبول ہے ...

سوخیرتا دم تحریر سطور توبید کمترین انام آستانه خداوندی پر جبدرسا ہے اور پچپیویں ذی الحجہ کوسنا ہے کہ مشتا قانِ زیارت کا مدینہ منورہ کوارادہ ہے ...ان کے ہمر کا ب ان شاءاللہ تعالیٰ بیزنگ اُمت بھی روانہ ہونے والا ہے ...

اب الازم يول ہے كہ مطلب كى باتيں كيج ... نبواؤل و ناظرين بانصاف كى خدمت ميں بيرض ہے كہ باجماع ابل عقل و نقل و بشهادت عقل و نقل كو كى حكم احكام خداوندى سے على اور مصالح و حكم سے خالى نہيں ہے، ايبا كو كى حكم نہيں كہ اس كے ليے كو كى علت اور اس ميں كو كى نہ كو كى مصلحت و حكمت نہ ہو چونكہ اس رسالہ ميں ايسى باتوں كى تفصيل كى تخبائش نہيں تو فقط اجمال ہى پر اكتفاكيا جاتا ہے ... اجماع ابل نقل تو سجى كومعلوم ہے باقى اجماع ابل عقل و شہادت عقل پر جملہ مشہورہ مسلمہ كافئ انام فعل الحكيم "لا يخلوا عن الحكمة" شاہد عاول ہے ... رہى شہادت نقل سووہ آيات جولفظ حكمت پر مشمل ہيں جيسے الحكمة شاہد عاول ہے ... رہى شہادت نقل سووہ آيات جولفظ حكمت پر مشمل ہيں جيسے "يُعَلِمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكُمة " يا لفظ حكم كومضمن ہيں جيسے "و كُلًا اتّينَا حُكُمًا وَ عُلْمَا "ابل انصاف كے ليے اس باب ميں دليل كافی و شاہدوا فی ہيں ...

وجد دلالت اور شہادت کی ہے ہے کہ بعد غور بشرط سلامت ذبن وشہادت عقل یول
معلوم ہوتا ہے کہ لفظ محم و حکمت سے جو کلام اللہ میں جابجا آتا ہے کم نبست حکمیہ حقیقیہ
ادکام شرعیم راد ہے لیکن نبست حکمیہ حقیقیہ کی حقیقت شرح طلب ہے ۔۔۔ اس لیے گزارش
ہے کہ کوئی صفت کی موصوف میں بالذات ہوتی ہے اور کی موصوف میں بالعرض ہوجس
موصوف میں وہ صفت بالذات ہے وہ موصوف تو اُس صفت کا محکوم علیہ حقیقی ہے اور وہ
صفت اس موصوف کے لیے محکوم بھیتی اگر چہ بوجہ مفقود ہونے حمل مواطا ہ کے باعتبار
طرف صفت وموصوف کو محکوم علیہ ومحکوم بہنہ کہ سکیس علی ہذا القیاس نبست فیما بین نسبت
حکمیہ حقیقیہ ہے اور اگر مابین صفت وموصوف ارتباط اور اتصاف ذاتی نہیں تو سب کو مجازی
سمجھے مگر نسبت حقیقیہ کی اطلاع تین طریق سے متصور ہے ۔۔۔ محکوم علیہ سے محکوم ہودریا فت
سمجھے مگر نسبت حقیقیہ کی اطلاع تین طریق سے متصور ہے ۔۔۔ محکوم علیہ سے محکوم ہودریا فت

بین کو پہچانے یا محکوم بہ سے محکوم علیہ کی طرف جائے اور نسبت فیما بین کی خبر لائے گرچونکہ شکل اوّل میں اوّل طرف اعنی محکوم علیہ کاعلم ضروری ہے اور شکل ثالث میں طرف ثانی کاعلم لائر ہے اور شکل ثانی میں دونوں کی اطلاع کی اوّل حاجت ہے تو بالضرور حکماء دین مراتب حکمیہ میں بتر تیب متفاوت ہوں گے ... مع ہذا سواطریق اوّل کے محکومات بہا کی اطلاع بجر تقلیدا نبیاء متصور نہیں کیونکہ عقول ناقصہ اوراک محکومات علیہ امیں کافی نہیں ...

علاوہ بریں ایک محکوم علیہ کاعلم اس کے سار ہے لوازم اعنی محکوم ات بہا کوشلزم ہوسکتا ہے اور محکوم بدکا علم اگر سلزم بھی ہوو ہے تو ایک ہی محکوم علیہ کے علم کوشلزم ہوتا ہے، اس وجہ سے بھی مرتبہ اقدل قابل اقراب ہے، پھر بایں وجہ کہ مرتبہ قالت اقدل و ثانی سے بالذات متا خر ہے اس کا مرتبہ بھی ان دونوں کے بعد ہی ہوگا ... سومر تبہ اقدل بدرجہ کمال تو انبہاء ہی کے ساتھ مخصوص نظر آتا ہے ... اگر چہ کی قدرمتبعان با خلاص بھی ان کے شریک ہوں ... چنا نچی بل ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ و کمے یہ الوضوء پر حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کا مدامت فر مانا اور بہت سے احکام میں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے موافق و تی کا آتا اس پر شاہر ہے گئی بنہ القیاس حضرت بایز بیر بسطا می اور حضرت شخ محی الدین ابن عربی رجہ تداللہ علیہ اک وہ اقوال جن سے احکام شرعیہ پر بدرس و تدریس فقط بمعونہ الہام ان کا مطلع ہونا علیہ الیہ کے دو اقوال جن سے احکام شرعیہ پر بدرس و تدریس فقط بمعونہ الہام ان کا مطلع ہونا شاہت ہوتا ہے بجب نہیں کہ اس پر محمول ہواورا حتال ہے کہ فقط علم احکام مراوہ و ... ب بات کہ کہ ان کا مراوہ و ... ب باتا میں احکام کو مات بہا آئی احکام کی طرف خرین کو انتقال و اقع ہوا ہواور مرتبہ ثانی اکا براولیاء بھی ہم انتا ہی اسے کھو مات بہا آئی احکام کی طرف ذبی کو انتقال و اقع ہوا ہواور مرتبہ ثانی اکا براولیاء بھی ہم انتا ہیں انتاء کے لیے ہے ...

رہامرتبہ ٹالٹ وہ معرکہ آراءاذکیاء اُمت ہے ماوراءاس کے تقلید بحت ہے...
بظاہر علم ہے اور حقیقت میں جہل گر چونکہ محکومات علیہا حقیقی علت اور ملزوم ہیں اور
محکومات بہا حقیقی معلول ولا زم ادھراحکام شریعت سے حکومات بہامراد ہیں یا معنی مشہور
اعنی تقدرین یا نبیت حکمیہ تولا جرم ہر حکم شریعت کے لیے کوئی نہ کوئی محکوم علیہ حقیقی ہوگا...
چنانچہ بناء قیاس بھی اس پر ہے... یعنی جب یہ معلوم ہوگیا کہ فلانے حکم یعن محکوم بہ کے

کیے فلانی شے محکوم علیہ ہے تو جہاں جہاں وہ شے پائی جائے گی بشرطِعلم بیہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ وہ تھم بھی یہاں موجود ہے کیونکہ محکوم علیہ حقیقی جب علت اور ملز وم تھہرا تو محکوم جھیقی معلول اور لازم ہوگا اور معلول ولازم علت ولمزوم کولازم ہوتے ہیں ...

بہرحال بشرط سلامت ذہن لفظ محم و حکمت ہے وہی مراد ہے جواس ہیجیدان نے عرض کیا ور نہ صحت مضامین مسطورہ جوشرح لفظ حکمت و حکم میں ندکورہوئے ... خود ظاہر ہے غرض احکام دین کے لیے علل کا ہوتا یقینی اوران علل کا ان احکام کے حق میں وجوہ ہوتا اور ان احکام کا ان علل کے حق میں مصلحت ہونا ظاہر و باہر ہے ... ہاں وہ احکام بھی اگر اور کسی امر کے علت ہوں تو وہ امر ان احکام کی مصلحت کہلائے گا... القصہ حقائق وجود اور احکام معبود میں ار تباط لزوم اور علاقہ علیت و معلولیت ہے ... القصہ حقائق وجود اور احکام معبود میں ار تباط لزوم اور علاقہ علیت و معلولیت ہے ... بہاں شاید کسی کو بیشہ بیش آئے کہ احکام دین جو بمعنی اوامر و نواہی ہیں ، انشاء ہیں نہ خبر یا اطراف خبر جو محکومات علیما کا ہونا ضروری ہو ... اس لیے یہ معروض ہے کہ اوامر و نواہی پراحکام کا اطلاق مجازی ہے ، در حقیقت اس جگہ احکام ہیں جن پرامرو نہی متفرع ہوتا ہے ... مثال در کار ہے تو لیجئے کلام اللہ میں ایک جانماز کا امرفر مایا تو یوں فرمایا:

فَٰإِذَا اطُمَأْنَنتُمُ فَاقِيمُوا الصَّلُوةَ إِنَّ الصَّلُوةَ كَانَتُ عَلَى الْمُؤْمِنِيُنَ كِتَابًا مُّوْقُونًاط

دوسرى جازنا مع فرمايا توبول فرمايا: لا تَقُرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً

دوسرے قرید نقدم "فَاقِیْمُوا الصَّلُوةَ"اس کے خرہونے کی خردیا ہے انصاف سے دیکھیں تو از قبیل مجاز ہے، رہاعلاقہ مجاز وہ یہ ہے کہ ضمون جملہ ہائے معلومہ کوامرو خبی لازم ہے... چنا نچے: "إِنَّ اللَّهَ يَامُورُ بِالْعَدُلِ وَالْاِحْسَانِ الْحَ" و نیز آیت "آلَّدِیُنَ یَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِیَّ اللَّامِیَّ الْحَ" سوااس کے اور آیتیں اور حدیثیں صراحنا یا اشارة اس پر دلالت کرتی ہیں...غرض اس قتم کے جملے مجملہ تفاصیل اجمال آیت "آیت "إِنَّ اللَّهَ یَامُورُ بِالْعَدُلِ" وغیرہ میں امر بصورت خبر نہیں ہاں چونکہ اس نفصیل کو جمکم اجمال مذکورامریا نہی لازم ہے تو علاء اُصول نے نظر بہ انجام ان کو بھی داخل امرونی رکھا... بالجملہ اوامرونواہی شرعیہ غیرشرعیہ کواحکام کہنے کی بیوجہ ہے جومعروض ہوئی...

ارباب فہم سے اُمید سلیم ہے اور اگر کسی صاحب کوتا مل ہوتو اس کا اتنای حاصل فکلے گا کہ تھم ہمعنی امر و نہی ہے ... مضامین سابقہ کا تسلیم کرتا تو بہر حال لازم ہی ہوگا کیونکہ ملاحظہ فر مایانِ تقریر گزشتہ کو معلوم ہو چکا ہے کہ مضامین ندکورہ کے انکار میں بہت سے امور عقلیہ و نقلیہ کا انکار لازم آئے گا، ہاں اتنافرق ہوگا کہ بجائے لفظ احکام لفظ مسائل کہنا پڑے گا اور مسائل کا ہونا ہر کم میں عقلی ہویا نقلی لازم ہے ... چنا نچہ لفظ علم بھی جو ایسے دومفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے جو باہم مبتداء و خبر ہوتے ہیں علوم کے لیے مسائل اور مسائل کے لیے محکوم علیہ و محکوم بہ کے ہونے کی خبر دیتا ہے ... چنا نچہ و اقفانِ دانش مندی اور ماہرانِ کتب منظق پر بیہ بات پہلے ہی واضح ہوگی ...

اور جب ہر علم میں مسائل ہوئے بلکم مائل ہی کا نام علم ہوا اور ہرمسئلہ میں محکوم علیہ اور محکوم بہ ہوئے تواگر وہ محکوم علیہ اور محکوم بہ حقیق ہیں جب تو ہر امر و نہی کے لیے علت کا ہونا ظاہر ہے کیونکہ محکوم بہ مسائل علم وین میں مامور بہ یا منہی عنہ یا معنی لفظ مامور بہ ولفظ منہی عنہ ہے ورنہ یہ بات بھی ظاہر ہے کہ ہر بالعرض کے لیے کوئی نہ کوئی بالذات ہے ...

ب را حران بالدات موگا وہی محکوم علیہ حقیقی اور ملزوم اور علت ہے اور طریق سو جو محکوم علیہ بالذات ہوگا وہی محکوم علیہ حقیقی اور ملزوم اور علت ہے اور طریق

توضیح کے لیے ایک مثال معروض ہے شہادت "انّه کان فاحشة" ہے زنامن جملہ فحثاء ہوا اور فحثاء بحکم "بنهی عن الفحشاء ہم عنہ قاب قیاس کی بیصورت ہوگی زنافحثاء ہے اور فحثاء منہی عنہ السحورت میں نتیجہ بیدلکلا اب قیاس کی بیصورت ہوگی زنافحثاء ہے اور فحثاء منہی عنہ اس صورت میں نتیجہ بیدلکلا زنامنہی عنہ ہوگی جداوسط علت جموت حدا کبراللا صغر ہوتی ہے تو فحشاء کا علت نہی ہونا ظاہر ہوگیا...غرض ہرامرونہی کی کوئی نہ کوئی علت ہے اور یہی ہمارا مطلب تھا اور برعم احقر حدیث "لکل حد مُطلع "بضم آئم می وتشد الطاء بھی بجنسہ اس جانب مشیر ہے ... وجہ دلالت کی ہے کہ مطلع بضم آئم می وتشد یدالطاء جھر و کے اور جھا کئنے کی جائے کو کہتے ہیں ... سوجیسے جھر دکوں اور جھا گئنے کی جگہوں سے تمام وہ چیزیں نظر آیا کرتی تہیں جو ان کے مقابل ہوتی ہیں اور ان کے وسلے ہے معلوم ہو جاتی ہیں ایسے ہی علل ہیں جو ان کے مقابل ہوتی ہیں اور ان کے وسلے ہے معلوم ہو جاتی ہیں ایسے ہی علل

کے مقابل جس قدر معلول ہوتے ہیں ان کے وسلے سے معلوم ہوجاتے ہیں اور اہل نظر صائب کو گویا انہیں میں سے نظر آتے ہیں کیکن کوئی نہیں کہ سکتا کہ مطلع سے علل قطر صائب کو گویا انہیں میں سے نظر آتے ہیں کیکن کوئی نہیں کہ سکتا کہ مطلع سے علل قریبہ ہی مراد ہیں ... عجب نہیں کہ لل بعیدہ اعنی صفات خدا وندی جوعلل اصلی ہیں مراد ہوں کیونکہ ثبوت حقوق اللہ یا حقوق العبادی اصل مقتضی ہے صفات ہی ہیں ...

مثلاً خداکی ربوبیت اور عظمت عبادت اور تعظیم کی خواستگار ہاور خداکا بصیر ہونا بندہ سے حیااور ترک فحشاء کو مقتضی ہاس جگہ سے ظاہر ہوگیا ہوگا کہ معلول اور لازم سے اس مقام میں بیر حقوق ہی مراد ہیں جو بندہ کے ذمہ ثابت ہوتے ہیں ۔۔۔ اعمال خارجیہ مراد نہیں جو بیشبہ واقع ہو کہ معلول اور لازم علت اور ملزوم سے منقک نہیں ہو سکتے ، پھر کیا سبب کہ باوجود علل اور ملزومات لوازم ومعلولات کہیں ہیں کہیں نہیں ،اعنی کوئی مطبع ہوار سبب کہ باوجود علل اور ملزومات لوازم ومعلولات کہیں ہیں کہیں نہیں ،اعنی کوئی مطبع ہواراس سے اس کے ہاتھ سے اعمال صالحہ موافق علل صادر ہوتے ہیں اور کوئی عاصی ہاور اس سے اعمال صادر نہیں ہوتے بلکھل و ملزومات بے معلومات و لوازم نظر آتے اعمال حسب اقتضاء لل بعیدہ اور قریبہ پر مطلع ہوگا وہ عالم اور حکیم کامل اور مصداق "وَ مَنُ بیں ۔۔۔ الغرض جو تحض علل بعیدہ اور قریبہ پر مطلع ہوگا وہ عالم اور حکیم کامل اور مصداق "وَ مَنُ بین ۔۔۔ الغرض جو تحض علل بعیدہ اور قریبہ پر مطلع ہوگا وہ عالم اور حکیم کامل اور مصداق "وَ مَنُ نُونَتَ الْبِحِکُمَةَ فَقَدُ اُونِ تِی خَیْرًا " ہوگا ور نہ اگر لوح محفوظ کا بھی عافظ ہوتو عالم نہیں جاہل ہے ۔۔۔ خیر اب بس سیجے اور اصل مطلب کی راہ لیجے ۔۔۔

مخدوم من جب ہر تھم کے لیے کوئی نہ کوئی علت تھہری اور وہ علت تھوم علیہ تھیقی ہوئی اور حکمت معرفت نسبت حکمیہ تھیقیہ کا نام ہوا تو لا جرم تحقق نسبت کے لیے وجود طرفین اعنی محکوم علیہ اور تحکوم بہ ضروری ہوا اور علم نسبت کے لیے علم طرفین کی حاجت ہوئی ... کین بعض او قات اطراف نسبت خود کوئی نسبت اور اضافت ہوتے ہیں ... تحقق نسبت اولی کے لیے جیسا نسبت ٹانیہ کا تحقق ضروری ہے اور اس کی معرفت اور علم کے لیے نسبت ٹانیہ کے علم ومعرفت کی حاجت ہے ایسے ہی اطراف نسبت ٹانیہ علم کے لیے نسبت ٹانیہ کے علم ومعرفت کی حاجت ہے ایسے ہی اطراف نسبت ٹانیہ اور علم ومعرفت اور اضافات پرشل علم کے اجارات و نکاح متفرع ہوتے ہیں ان کی تضرع اور تحقق اور معرفت تفرع کے بیوع واجارات و نکاح متفرع ہوتے ہیں ان کی تضرع اور تحقق اور معرفت تفرع کے بیوع واجارات و نکاح متفرع ہوتے ہیں ان کی تضرع اور تحقق اور معرفت تفرع کے بیوع واجارات و نکاح متفرع ہوتے ہیں ان کی تضرع اور تحقق اور معرفت تفرع کے بیوع واجارات و نکاح متفرع ہوتے ہیں ان کی تضرع اور تحقق اور معرفت تفرع کے بیوع واجارات و نکاح متفرع ہوتے ہیں ان کی تضرع اور تحقق اور معرفت تفرع کیا ہوتے ہیں ان کی تضرع اور تحقق اور معرفت تفرع کے بیوع واجارات و نکاح متفرع ہوتے ہیں ان کی تضرع اور تحقق اور معرفت تفرع کی جا

کیے جیسے تحقق بیوع واجارات و نکاح اور معرفتِ تحقق بیوع واجارات و نکاح ضرور ہےا یسے ہی تحقیق اطراف عقو دومعرفت تحقق اطراف عقو د کی حاجت ہے...

مثلاً منکوحہ غیر کے نکاح کی حرمت اس کے نکاح پر متفرع ہے اور نکاح اس کی علت ہے اور نکاح اس کی علت ہے اور نکاح ایک نسبت اور اضافت ہے ... فیما بین زوجین اور اسی سبب سے اپنے تحقق میں ان دونوں کے تحقق کامختاج ہو ... سواگر کہیں حرمت بوجہ نکاح ہوگاتو نکاح پہلے ہوگا اور جب نکاح ہواتو نا کحسین کا وجود دنیوی اعنی حیات خود ثابت ہوجائے گا..لیکن چونکہ عقد کو انعقا دلازم بلکہ اصل مقصود ہے تو جیسے عقد کے لیے عاقدین کی ضرورت ہے چونکہ عقد کو انعقا دلازم بلکہ اصل مقصود ہے تو جیسے عقد کے لیے عاقدین کی ضرورت ہے ایسے انعقا دکے لیے وہی منعقدین اعنی مقصود علیہ اور معقود بہ کی حاجت ہے ...

علی ہذاالقیاس علم نبیت اولی کے لیے معرفت منعقدین ضروری ہے بلکہ بعد غور، یوں معلوم ہوتا ہے کہ عقو دہیں اصل مقصودانعقاد ہے اوراق لا بالذات ضرورت ہے تو منعقدین کی ضرورت ہے ... گر چونکہ انعقاد بے عقد ممکن نہیں اور عقد بے عاقدین عقو داعنی بیوع و اجارات میں متصور نہیں تو ٹانیا و بالعرض عقد عاقدین کی عاقدین کی حاجت ہوئی ... یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ استحقاق حقوق بھے وارث کی جانب منتقل ہوتا ہے ... جن استیفا وحقوق اجارہ اعنی منافع ورثہ کی جانب منتقل نہیں ہوتا کیوں کہ قوام اصل مقصوداعنی انعقا ومنعقدین کے ساتھ ہے اور منعقدین میں سے معقو دعلیہ تو اور استحقال محقود علیہ تو اور استحق اور منعقدین میں سے معقود علیہ تو ہورا کے ساتھ ہے اور منعقدین میں سے معقود علیہ تو ہوال محقود المحقود الحقی المنعقدین بی ہوتا ہے ...

اوراس وجہ سے اس کا موجود نہ ہوتا ہوجہ عدم اوّل ہو یا عدم ثانی موجب عدم عدوث انعقاد یا باعث زوال انعقاد ہوتا ہے اور معقود بہ اعنی ثمن یا اُجرت اگر عروض میں سے ہے تو تعین اور تشخص ظاہر ہے اور اس صورت میں بہ بھی معقود علیہ ہے جیسا معقود علیہ اس صورت میں معقود علیہ ہے جاور اگر نقود میں سے ہے تو درصورت نہ ہونے اسباب تعین کے مثل اشارہ ایک مضمون کلی ہے جس کی ہزار ہا افراد متصور ہیں اور اس وجہ سے اس کے ہلاک اور فنا کے قبل قیامت عالم اسباب میں کوئی صورت نہیں اور اس

اس كى وجه سے عدم انعقا دمتصورنہيں... بالجمليہ چونکہ مبيع وثمن اشياء ثابته اور متقر رہيں ہے ہوتے ہیں یعنی اس کا وجودمختاج زمان نہیں آن واحد میں بتامہ تحصل ہوسکتا ہے تو انعقا دبيع بهمى دفعتة متصور ہےاور پھرموت عاقدین موجب انحلال عقدہُ انعقاد نہیں ہوسکتی کیونکہ انعقا داینے حدوث میں عقد عاقدین کامختاج ہے اپنی بقاء میں اس کامختاج نہیں بقامیں ہے تو فقط منعقدین کامحتاج ہے... چنانچہ رشتہ ورس کے انعقاد سے ظاہر ہے...رہا پیخلجان کہ انعقاد ہیج بغرض ملک مطلوب ہوتا ہے... پھر جب عاقدین ہی نہیں تو ملک کی کیاصورت ہوگی اور کون ما لک ہوگا تواس کا جواب اوّل توبیہ ہے کہ ملک من حیث ہولاعلی التعین کسی مالک کو مقتضی ہے درصورت وراثت ملک کی اضافت بدل جائے گی ملک نہ بدلے گی ... اس واسطے ایسے مواقع میں انقال ملک کہتے ہیں ... دوسرے پیرتبدیل ملک اعنی مشتری کا بائع کے قائم مقام اور اس کا نائب ہوجانا اور بائع کامشتری کے قائم مقام اوراس کا نائب بن جانا لازم بلکہ اصل غرض انعقاد ہے... چہ جائیکہ مخالف ہوتو عاقدین میں سے ایک کا مرجانا اوراس کے وارثوں کا اس کے قائم مقام ہو جانا بھی مخالف انعقاد نہ ہوگا جو عاقدین میں ہے کسی کی موت کے سبب انحلال عقدهٔ انعقاد متصور هو...غایت مافی الباب عاقدین کی آپس میں نیابت

بالخضوص لا زم مواور وارثان عاقدين كى نيابت لازم نهرو...

الحاصل انعقاداور ہے اور ملک اور ملک انعقاد پر متفرع ہوتی ہے جیسے انعقاد کو اپنے صدوث و بقاء میں مالک کی حدوث و بقاء میں مالک کی صروت مرورت مرجیسے ملک کو مالک کی حاجت ہے ملک کو اپنے حدوث و بقاء میں مالک کی ضرورت مگر جیسے ملک کو مالک بنادینے والوں کی حاجت ہوتی ہے تو فقط حدوث ہی میں ہوتی ہے بقاء میں حاجت نہیں ... اس صورت میں بعد انعقاد ہے اگر عاقد بن میں سے کوئی مرجائے تو جیسا وہ دوسرے، عاقد کے قائم مقام ہوا تھا وارث اس کا قائم مقام ہو جائے گا اور اس حساب سے قائم مقام کا قائم مقام کہلائے گا... اگر اندیشہ طول سدِ راہ قلم خیرت تو اس مضمون کے پس و پیش کے مضامین بھی باعث انشراح ناظرین ہوتے مگر نہ ہوتا تو اس مضمون کے پس و پیش کے مضامین بھی باعث انشراح ناظرین ہوتے مگر نہ ہوتا تو اس مضمون کے پس و پیش کے مضامین بھی باعث انشراح ناظرین ہوتے مگر

اس عذر معقول کے باعث اس بات کو یہیں ختم کر کے عرض دیگر زیر قلم ہے...

اعنی مبیع و تمن بوجه استقر ار آن واحد میں موجود ہوتے ہیں اور اس وجہ سے انعقاد ہے فیما ہیں مبیع و تمن بوجہ استقر ار آن واحد میں موجود ہوتے ہیں اور اس وجہ کہ بین مبیع و تمن دفعۂ واحد ہ مصور ہے گر منافع از بسکہ بابت و مستقر نہیں ہوتے ہیں ... منافع جیسے ابعاد اور ذی ابعاد مکان پر منطبق ہوتے ہیں ... مرکات زمان پر منطبق ہوتے ہیں ... منافع جواز قتم حرکات ہیں زمانہ کے تجدد کے ساتھ متجد دہوتے جاتے ہیں اور ان کا وجود اپنی تحصیل میں زمانہ کا تحقید کے ساتھ متحدد ہوتے جاتے ہیں اور ان کا وجود اپنی تحصیل میں زمانہ کا خواحد ہ متصور ہو میں نامی متحدد ہوتا جاتا ہے کیونکہ منافع اشیاء متحددہ میں سے ہیں ... وفعۂ واحد ہ موجود نہیں ہوسکتے اور تیل وجود منعقدین انعقاد کی کوئی صور سے نہیں ... وفعۂ واحد ہ موجود نہیں ہوسکتے اور تیل وجود منعقدین انعقاد کی کوئی صور سے نہیں ...

باقى رماتا اختيام ميعاد معين اجارات كالازم موجانا ،سوبيا گرچه بظاهراس عقد واحد كااثر ہے مگروہ عقداوّل حقیقت میں عقد نہیں بلکہ بوجہ ذکر زمانہ بالمعنی وعدہ عقو د منافع متجد دہ زمانہ عین کوشتمل ہے اور بیلزوم وفاءِ وعدہ کالزوم ہے جس سے بقدر تجد دمنا فع عقو داورانعقا دات متجد دہ پیدا ہوتے جاتے ہیں..عقد واحد کالزوم نہیں جو پیشبہ پیش آئے کہا گرعقد وانعقاد کے لیے وجودمنعقدین ضروری ہے تو اجارات میں وقت عقد و انعقاد حدوث منافع سے مقدم ہوتا ہے منافع میں سے پچھ بھی موجود نہیں... باقی اس قدرلزوم وعدہ کہ قابل دادوفریا دہو...اگر چیسارے وعدول میں نہ بإياجائے كيكن اجارات ذراعات ومجاريات ميں بغرض دفع حرج و آسائش خلائق علاوہ اس لزوم کے جو ہروعدہُ صالح کے لیے ہے اتنا بھی ضرورتھا اس واسطے شارع کی طرف سے اس قتم کے وعدوں میں دُنیا میں بھی دارو گیرمقرر ہوئی... بالجملہ چونکہ اجارات میں شیعًا فشیعًا وقت تجدد منافع عقو دانعقا دات متجد د ہوتے ہیں تو اگر قبل اتمام مدت اجاره مستاجر مرجاوے تو ورثه کو بحکم استیجار مورث استحقاق استخدام اجیر باقی نهرے گا کیونکہ وراثت درحقیقت نیابت ملک ہے اور ملک بوجہ عقد پیرا ہوتی ہے تو بعد انعقاد پیدا ہوتی ہے اور انعقاد قبل وجود منعقدین متصور نہیں تو پھرا جارات

میں وراثت جاری ہوتو کیونکر ہو ورنہ ملک منافع بضع جوتفریعات نکاح میں سے ... بایں وجہ کہ نکاح بھی بظاہرا کی شم کا اجارہ ہے بلکہ اور اجارات کی نسبت بوجہ احترام منافع بضع زیادہ مہتم بالثان گو در حقیقت سامان منافع بضع کے جوالیک شک مستقر ہے بچے ہوتی ہے ... چنانچہ طلاق بمنولہ اعماق اور خلع بمنولہ کتابت ہے ... اس پر شاہد ہے اس سے زیادہ کی یہاں گنجائش نہیں اور رسائل میں مفصل مرقوم ہے لاریب بعدموت ناکح ورثہ کی طرف منتقل ہوتے اور اولا دکو بعدموت والامنکوحات الاریب بعدموت والدہ ہویا غیر والدہ سب حلال ہوجا تیں ... ہاں ایک شبہ باتی رہا...

شبہ وہ بیہ ہے کہ اگر مانع وراشت اجارات بیہ ہے کہ جومنافع مملوک مورث ہوتے سخے وہ معدوم ہو پچے اور جو باتی تنے وہ مملوک ہونے ہی نہ پائے جومتا جراعنی مورث ہلاک وفنا ہو گیا اور زندہ ہی نہ رہا جو وہ اوّل ما لک ہوتا اور بعد موت وارث اس کا قائم مقام ہوسکتا ، شہداء توبشہا دت کلام اللّٰہ زندہ موجود ہیں ... ان کے مالک ہونے ہیں کیا خرا بی تھی اور نیابت ور شہ سے کون مانع تھا ...

### جواب شبه

سوجواب اس شبہ کا قطع نظر اس کے کہ شہادت نیت پر موقوف ہے اور وہ ایک امر معنوی ہے اس کی خبر خدائی کو ہوتو ہو، اوّل تو یہی ہے کہ در صورت ورافت بلکہ بیج وشراء اجارہ وغیرہ اسباب انقال ملک میں بھی وہی ملک اوّل ورشہ وغیرہ م کی جانب خواہ تام ہوخواہ بقدر صص منتقل ہوتی ہے ... چنانچہ ظاہر ہے اور کیوں نہ ہو وارث ومشتری مثلاً مورث و بائع کا قائم مقام ہوتا ہے اور قائم مقام نہ ہونے کے لیے جیسے تبدل قائمین ضرورہے، بقاء مقام بھی لازم ہے اور جب مقام بحالہ باقی ہوگا تو لوازم مقام جوں کے توں باقی ہوں گے لوازم مقام ہم ضروریات مقام ہوتا ہے اور جب مقام بحالہ باقی ہوگا تو لوازم مقام جوں کے توں باقی ہوں گے لوازم مقام کا نام ہم ضروریات مقام رکھتے ہیں ہم سہیل کے لیے ایک مثال معروض ہے ...

### مثال

سمسى حجت كے نيچے اگر كوئى پھر ركھا ہوا ہوتو سقف بەنسبت سنگ كے فوق اور سنك فدكور بانسبت سقف مرفوع ك تحت كهلاتا ب...ا كرسنك فدكوراً ما ليجيّ اوراس کی جگه بردوسرا پھر جماد یجئے یا سقف مذکور کوگراد یجئے اورای ارتفاع پر دوسری حصت بناد يجئے تو وہی تحستیت اولی جوسنگ اوّل کوعارض تھی یملی ہزاالقیاس وہی فوقیت اولی جوسقف اوّل کوعارض تھی اس سنگ ٹانی اوراس سقف ٹانی کوہوجائے گی اور کسی عاقل کو بیرتامل نہیں ہوتا کہ بیرفوقیت اور پی تحستیت اور ہے اور وہ فوقیت اور وہ تحستیت اور...وجداس کی وی ہے کہ مقام سابق لیعنی جیزاوّل باقی ہے اس کیے ضرور بات مقام اعنی فوقیت و تحستیت بھی بدستور ہاتی رہیں گے ہاتی فوقیت و تحستیت کی ضرور مات مقام کے سمجھنے میں اگر تامل ہوتو پھروہ کون سی بات ہوگی جو بے تامل تسلیم کی جائے ، كون نهيس جانتا كهموصوف بتحستيت وفوقيت اولأ وبالذات احيازين ... ثانيًا وبالعرض اشياء متحيره اورسنك اوّل كي تحستيت سقف ثاني كي طرف اورسقف اوّل كي فوقيت ستگ ثانی کی طرف مثل سقف اول وستگ اول بدستورمنسوب ہوگی اورسب جانتے ہیں کہ اوصاف ذاتیہ اور لوازم ماہیت قابل انفکاک نہیں ہوتے جب بیمثال ذہن نشین ہو چکی تو اب بگوش ہوش سنئے کہ جیسے جیز فوق و تحت کو بلحاظ یک دگر فوقیت و تحستیت اوّلاً و بالذات عارض ہوتی ہے پھر بوسیلہان دونوں چیزوں کے سقف و سنگ کومثلاً وہی فوقیت اور وہی تحسیت عارض ہوتی ہے اور سقف وسنگ جیز مذکور سے منتقل ہوجا ئیں تو بیفو قیت اور تحستیت ان کے ساتھ منتقل نہیں ہوتی بلکہ چیز ہی میں خود قائم رہتی ہے ایسے ہی مالکیت اور مملوکیت اور قابضیت ومقبوضیت اوّلاً و بالذات مقام مالك ومملوك وقابض ومقبوض كے ساتھ قائم ہيں اوراس مقام كے واسطے سے مالك و مملوك و قابض ومقبوض كوبيه صفتين عارض هوتي بين ...سو ما لك ومملوك اور قابض و

مقبوض کے بدل جانے سے بیضرور بات مقام متبدل نہ ہوں گے بلکہ جیسے درصورت تبدل سقف و بقاء سنگ مذکور بحالہ کے وہی تحستیت سابقہ جواوّل سقف اوّل کی طرف منسوب تھی اب سقف ثانی کی طرف منسوب ہو جاتی ہے ایسے ہی درصورت تبدل ما لك وبي مملوكيت سابقه زمين وباغ كي مثلاً جويهليمورث كي طرف منسوب تقي اب وارث کی طرف منسوب ہو جاتی ہے اور دعویٰ انقال ملک میں ملک سے یہی مملوکیت مراد ہے ورنہ ملک جمعنی مصدر جوازفتم لا پبقی زمانین ہے تبدل مالک کے ساتھ متبدل ہو جاتی ہے ... بالجملہ ضروریات مقام اعنی مالکیت ومملوکیت اور ایک کا دوسرے کے ساتھ انتساب تبدل یا قائم مقام اعنی تبدل مالک ومملوک سے متبدل نہیں ہوتی کیکن درصورت وراثت بجز زوال حیات اور کوئی چ<u>ز</u>موجب تبدل ملک نہیں،سو اگر موت شہداء موجب زوال حیات اوّل نہیں تو شہداء خود مالک ہوں گے اس صورت میں نداموال شہداء قابل میراث رہیں گے ندازواج شہداء کسی کے نکاح کے قابل اورا گرموت شہداءموجب زوال حیات اوّل ہےاوروہ حیات جس کے تحقق ہر كلام الله اوراحاديث صحيحه ناطق بين حيات ثاني بين ...

سوجب روح کواس جسم سے تعلق ہی ندر ہاتو بیاز واج واموال روح کے حق میں پیکار محض ہوں گے اور دوسرے عالم کے اجسام سے اگر تعلق پیدا ہوگیا ہے تو وہ اس باب میں پچھ مفیر نہیں کونکہ اس عالم کے اجسام سے تعلق اگر ذریعہ انفاع ہوسکتا ہے تو وہیں کے ازواج واموال کے انتفاع کا ذریعہ ہوسکتا ہے...مع ہذا ملک شہید کو اگر بحال سابق قائم رکھئے اور بجانب ورثهٔ منتقل نه کہئے تو صد ہا دُشوار یاں اور ہزار ہا حرج نظر آتے ہیں کیونکہ از واج و اموال شہداء میں درصورت مسطورہ تصرف سیجئے تو تس استحقاق سے بیجئے اور یوں ہی رہنے دیجئے تو کب تک رہنے دیجئے اور کا ہے کے لیے رہے دیجئے اس لیے حکمت کم برلی بنظر سابقہ نفع رسانی اقربا جس کی طرف جملہ '' ٱقْرُ بُلِكُمْ نَفُعًا''مشير ہے ...مقضى ہوئى كەبقدر قرب وبعد مدارج نفع رسانى مثل دیگر اموات ملک شہید بھی اس کے وارثوں کی طرف منتقل ہوا کرے اور اس کے اجارات خواه ازتتم نكاح بهول ياغير نكاح اى كى موت يرتمام بوجا ئيس و ہال اگر كسى كى موت مزمل حیات اول نه ہو بلکہ جیسے معانی متضادہ بشرطیکہ ایک بالذات ہوتو دوسرا بالعرض مجتمع ہو سکتے ہیں...اگر چەاثرایک ہی کالعنیٰ بالعرض ہی کا ظاہر ہوکسی جگہموت و حیات دو مجتمع ہوجا کیں اوراس وجہ سے روح کا بدن اوّل سے تعلق منفک نہ ہوتو اس صورت میں اس کے اموال واز واج بدستورای کی ملک میں باقی رہیں گے اور کسی کو اس کے اموال میں اختیار تصرف نہ ہوگا... تا وقتیکہ وہ خود قبل موت کسی کواپنا کارکن نہ بنا جائے اوراس کوکوئی دستورالعمل نہ بنا جائے...اس صورت میں البتہ اس کارکن کو وہیا ہی اختیار ہوگا جیسا کہ کارکنان احیاء کو اختیار ہوتا ہے بعنی جیسے کارکنان احیاء اشیاء احیاء کے مالک نہیں ہو جاتے بلکہ ملک احیاء بدستور قائم رہتی ہے بوجہ و کالت ایک اختیار مستعاران کوبھی حاصل ہوجا تا ہے ایے ہی اگر کوئی میت جس کی موت موجب ز وال حیات د نیوی نه هو کی هو کی قبل موت کسی کواپنا کارکن اور اینے اموال میں اپنا وكيل بناجائے تو وہ كاركن وكيل اور كاركن ہى رہے گا، مالك ندبن جائے گا اوراس وجه

ے اس کو جائز نہ ہوگا کہ سرموبھی خلاف امرموکل کرے... بالجملہ مدار کارمیراث و انقطاع نكاح زوال حيات يربي..عروض موت كواس سے مجھ علاقہ نہيں...

اكثرمواقع مين موت موجب زوال حيات موجاتي إوراس سبب سيربات سمجھ میں آتی ہے کہ بیسب موت ہی کی کار پر دازیاں ہیں... باقی وجداس بات کی کہ مدار كارميراث وانقطاع نكاح زوال حيات پر ہے وہى ہے جو پہلے مرقوم ہوكى كه نكاح و ملك و مالكيت خواص وخصائص احياء بلكه ذوى العقول ميں سے ہيں...اموات مثل جهادات قابل ملك و مالكيت و نكاح نهيس ... سوا گركسي كي موت موجب زوال حيات عي نہیں تو بوجہ بقاء حیات وعقل اس کے ملک اور نکاح میں بھی باقی رہیں گے اور پیا اختفاء اور استتار حیات وعقل جو بوجه موت پیش آیا ہے اس بات میں حارج نه ہوگا... رہا سے استبعاد كموت وحيات باوجوداس تضادو تخالف كے جوظا ہر ہے كل واحد ميں، زمان واحد میں کیونکر مجتمع ہوسکتے ہیں ... سواس کے جواب کے لیے ناظرین اوراق کواس بحث کا نظار کرنا پڑے گا جس میں اس کی تحقیق ہے کہ موت وحیات میں تقابل عدم وملکہ اور

پھر حیات وموت نبوی اور موت وحیات دیگراحیاء اموات میں کیافرق ہے...

بالفعل قابل كوش نهادن بيربات ہے كه انبياء كرام كيهم السلام خصوصاً سرور انبياء سلى الله عليه وسلم كے خصائص ميں غور و تامل ميجئے تو ارباب اذبان متوسط كوبھى برنسبت بقاء حيات عليهم السلام خصوصاً سردارا نبياء على الله عليه وسلم وه يقين حاصل موجا تاب جوارباب حدس کو بچر دملاحظہ خصائص وخواص مذکور کے باعث انشراح خاطر ہوتا ہے شرح اس معما کی نیہے کہ جیسے اختلاف اوضاع ممس وقمراوراختلاف تشکلات قمرکود مکھ کرار باب حدس کا ذ ہن اس جانب منتقل ہوگا کہ نور قرنور شمس سے متفاد ہے اور بعد شرح و بیان کے اصحاب اذ ہان متوسطہ نے بھی اس کوشلیم کیا اور اس پریقین کیا ایسے ہی سلامت اجساد انبیاء کیہم السلام على الدوام اورحرمت ابدى فكاح ازواج مطهرات رضوان التعليهم اجمعين اورعدم توریث انبیاء علیهم السلام سے ذہن ارباب حدس اوّل تواس جانب منتقل ہوتا ہے کہ بیہ

احکام مذکورہ احکام وثمرات حیات ہیں اور بعد بیان اس بات کے کہ بیدامور ثلاث ثمرات حیات ہیں،اصحاب اذہان متوسط بھی اس کو تبول کرتے ہیں بلکہ سیجھ لیتے ہیں کہ جیسے سلامت اجساداورعدم توريث ميں سب انبياء شريك ہيں... بيه بات رسول الله صلى الله عليه وسلم ہی کے ساتھ مخصوص نہیں... چنانچہ احادیث صیحہ اس پر شاہد ہیں ایسے ہی ممانعت نکاح از واج بھی عام ہوگی ..از واج محمری صلی الله علیہ وسلم ہی کی پچھ خصوصیت نہیں ... گوہتفریخ کلام الله وحدیث سی سے اب تک معلوم نه ہوا ہو...بہرحال بیاستدلال افا دہ یقین میں اس سے کم نہیں کہ اختلاف اوضاع ممس وقمراوراختلاف تشکلات قمر کود مکھ کراس کا یقین ہوجائے کہنور قمرنور تمس سے متفاد ہے بلکہ جیسے دھوپ اور چاندنا اور آمدوشد مردم اور معاملات گونا گوں اور حرکات واصوات کو دیکھے کربے دیکھے آفتاب کے طلوع کا لیقین ہو جاتا ہے...ایے بی امور مذکورہ کے ہونے سے حیات کا ہونا معلوم ہوجاتا ہے...اس اشكال اوراس استدال ميس هر كز كچه فرق نهيس... يهان اگرلوازم سے ملزومات كودريافت کرتے ہیں تو وہاں بھی لوازم ہی سے استدلال کرتے ہیں بلکہ جیسے صورت مذکورہ میں فقط جا ندنا اور دھوپ کا نمایاں ہونا دن کے ہونے اور آ فتاب کے طلوع کے لیے برنسبت اُور ماتوں کے دلیل کامل ہے اور تن تنہا کافی ہے...

یہاں تنیوں با تمیں الی بی جیں اور ہرایک ان میں سے اثبات حیات میں افر ہرایک ان میں سے اثبات حیات میں کافی جیں کوئیہ دھوپ اور روشنی کی دلیل کامل اور کافی ہونے کی تو یہی وجہ ہے کہ دھوپ اور چا ندنا طلوع آفتاب کولا زم ہے اور سوا آفتاب کے عالم اجسام میں سے کسی جسم میں بینور و جمال نظر نہیں آتا اور سوا دھوپ اور روشنی کے اور احوال باقیہ اور طلوع آفتاب میں اتصال اتفاقی ہے اور روشنی دھوپ بھی اگر چہلازم جیں پر اور طلوع آفتاب میں اتصال اتفاقی ہے اور روشنی دھوپ بھی اگر چہلازم جیں پر اور طلوع آفتاب ہیں اتصال اتفاقی ہے اور روشنی دھوپ بھی اگر چہلازم جیں پر اور طلوع آفتاب ہیں اتصال اتفاقی ہے اور روشنی دھوپ بھی اگر چہلازم جیں اور طلوع آفتاب ہیں اور موجود خارجی جیں لازم وجود خارجی جیں لازم وجود خارجی جیں لازم وات آفتاب ہیں ...

سویہاں امور ثلاثہ مذکورہ میں سے ہر ہرامر لازم حیات ہے..عوارض اتفاقیہ میں سے ہیں اس باب میں تنقیح حقیقت بغرض تسکین خاطر مدنظر ہو، تو ملاحظہ فرمائیے: مقالات جېځ الاسلام جلد 3 اورمنفعل کواعنی مفعول کوانفعال جمعنی ما به الانفعال که فاعل کوفعل جمعنی ما به الانفعال لا زم ہوتا ہے... مابہ الفعل كا نام ہم قوت فعلى اور مابہ الانفعال كا نام قوت انفعالى ركھتے ہیں..غرض بید دونوں ان دونوں کی ذات کولازم ہوتے ہیں...وجہاس کی بیہے کہ فاعل کو قوت فعلی اورمنفعل کوقوت انفعالی بالضر ورضر ورت ہے ورنہ افعال اور انفعالات کی پھر کوئی صورت نہیں کیونکہ ہرفعلیت کو فعلی ہویا انفعالی ایک قوت کی حاجت ہے...سوییہ دونوں قو تنیں ان دونوں میں اگر بالذات ہیں تولز دم اورلز دم کا ذاتی ہونا ظاہر ہےاوراگر بالعرض ہیں تو ہر بالعرض کے لیے کوئی نہ کوئی بالذات جاہیے کہ جس میں بی قو تیں بالذات ہوں اورجس میں بیقو تیں بالذات ہوں وہی حقیقتاً فاعل ومنفعل ہیں... ہاں فعل وانفعال جو ہر ہوتے تو بالذات کی ضرورت نہ ہوتی مگرید دونوں قوتیں ان دونوں کو لازم ہیں تو قوت فعلی ہے متاثر اور منفعل ہوناعرض مفارق ہے...

مثلًا نورشمس جس كوقوت فعلى آ فتاب كئيِّ... آ فتاب كولازم ہے تو دھوپ جواثر نورہے بنسبت زمین کے عرض مفارق ہے ایسے ہی ملک جمعنی مشہور جومنظور نظر عوام ہے بہنسبت اموالِ عرض مفارق ہے... ہاں ملک جمعنی مابدالملک جس کوقوت فعلی مالک کہنے البتہ ذوات مالکین کے ساتھ لازم ہے مگر جیسے دھوپ جوعرض مفارق زمین ہے بنورشمس کے جولواز مشمس میں سے ہے تحقق نہیں ہوسکتے اور کیونکر ہومعلول کہیں بھی بے علت متحقق ہوا ہے ایسے ہی ملک جمعنی مشہور بدوں ملک جمعنی مابد الملک متحقق نہیں ہو سکتے کیونکہوہ علت ہےاور بیمعلول اور ای پر کیا موقوف ہے جوعرض مفارق ہوگاوہ سسى كے عرض لازم ہى كاطفيل ہوگا...اس كيے ثبوت ملك بمعنى مشہور تقدم ملك بمعنى ما بہ الملک برلا جرم ولالت کرے گا ورنہ وجودمعلوم بے وجود علت لازم آئے گا یا معلول كى جانب عموم كااحمّال نكلے گا...

بطلان مضمون اوّل میں تو کلام ہی تہیں رہا..مضمون ٹانی عاقل کے نزد كي وه بھي باطل ہے اس ليے كەعلت كى كے عرض لازم كانام ہے...بشرطيكه منفعل كى جانب متعدی ہواورمعلول کسی کے عرض مفارق کا نام ہے... بایں کاظ کہ وہ کسی متصل ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ عرض مفارق اس صورت میں وہی عرض لازم ہے بایں کھاظ کہ فاعل سے صادر ہوا ہے اور اس کے ساتھ قائم ہے اور اس کے تن میں لازم ذات ہے اور بایں کھاظ کہ مفعول پر واقع ہوا ہے ... اگر کوئی علت مانع انفکاک ہے تو لازم وجود ہے اور اس کے تن میں عرض مفارق ہے اور جب عرض مفارق بعینه اور اگر منفک ہوسکتا ہے تو اس کے تن میں عرض مفارق ہے اور جب عرض مفارق بعینه عرض لازم ہواس سے عام نہیں ہوسکتا... یہاں وحدت شخص ہوگی مدت شخص وحدت نوعی ہوگی مگر چونکہ ملک بمعنی مشہور ہوگی ... یہاں وحدت نوعی ہوگی مگر چونکہ ملک بمعنی مشہور بخرض تصرف مطلوب ہوتی ہے تو وہاں بھی وحدت نوعی ہوگی مگر چونکہ ملک بمعنی مشہور استیلاء و قبر و فلہ ضرور ہے ... ہوئی چا ہے ... بخرض تصرف مطلوب ہوتی ہوگی اور میتوت لاجم مالک کولازم ہوئی چا ہے ... جن نے جائے اور اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ سبب ملک فقط استیلاء و قبض ہوں ہوتا ہے کہ سبب ملک فقط استیلاء و قبض ہوں اسباب حصول قبض خیص اسباب معروف اعنی بیچ اور شراءاورا جارہ اور بہداور میراث اسباب حصول قبض ہیں، اسباب ملک بالذات نہیں ... ہاں بایں وجہ کہ یہ اسباب ذریعہ حصول اور قبض ذریعہ حصول ملک ہدیتے ہیں ...

بالجملہ اموال جو مباح الاصل ہیں جیسے اوّل دفعہ بوبہ قبض واستیلاء ملوک ہوئے...آئندہ بھی بوبہ قبض ہی مملوک ہوتے رہتے ہیں... چنانچہ بالکع کے ذمہ سلیم کا واجب ہونا اور شتری کو قبل القبض بھے کا ممنوع ہونا عقل صائب ہوتو اسی جانب مشیر ہے... گوقبل القبض بھے کی ممانعت مثا کلت ربا پر بھی متفرع ہواور شاید یہی وجہ ہوئی کے فقہائے حنفیہ استیلاء کفار کو مزیل ملک اہل اسلام اور موجب ملک کفار قرار دیتے ہیں اور ہروا ہب کے لیے اختیار رو شکی موہوب ہتلاتے ہیں، اگر اسباب مذکورہ اسباب ملک ہوتے تو بائع کے ذمہ تسلیم واجب نہ ہوتی ... البتہ بائع کو مزاحمت اور ممانعت عن التصرف ممنوع ہوتی اور مشتری کو قبل القبض ہے ممنوع نہ ہوتی، اگر ہوتی بھی تو حسب اقتضائے ممنوع ہوتی اور مشتری کو قبل القبض ہے ممنوع نہ ہوتی، اگر ہوتی بھی تو حسب اقتضائے مشاکلت ربا مکر وہ ہی ہوتی ... ہوتی الله بالله القیاس غلبہ کفار اور ان کے استیلاء کو غصب کہتے مشاکلت ربا مکر وہ ہی ہوتی ... بھی ہزا القیاس غلبہ کفار اور ان کے استیلاء کو غصب کہتے

موجب ملک کفاراورمزیل ملک اہل اسلام نہ کہتے اورادھرواہب کوان کے نز دیک اختیار استر دادنه ہوتا کیونکہ درصورت ہے کہ بہبرملک کے لیے موجب بالذات ہوتو پھرازالہ ملک كى كوئى صورت نتھى ہاں ملك بالذات محل تصرف ہوتى تو يوں بھى ہوسكتا تھا..اس صورت میں شےموہوب کااستر داد بے شک غصب ہوگا...علاوہ بریں حدوث ملک از تتم لزوم ہے ا زنتم ایجاد و فعل نهیں ورنه میراث ووصیت میں ملک کا تحقق متعذرتھا... سوتا وقت بقاء مکزوم ملک کا باقی رہنا ضرور ہےاور وہ ملزوم بجز استیلاء وغلبہ قبض اور کچھ معلوم نہیں ہوتا...گریپہ استيلاء وقهرموہوب له كوواهب كى جانب ہے ميسر آيا ہے وہ بھى اس طرح كەموہوب لە کی جانب سے کچھزور وزرنہیں...اگر ہے تو فقط ایک قبول ہے اور قبول وانفعال میں اتصاف بالعرض ہوتا ہے، بالذات نہیں ہوتا...البتہ ہر ما بالعرض کے لیے ما بالذات کی ضرورت ہے اور اس جگہ پر ما بالذات لاریب واہب ہے اس صورت میں لاریب موهوب له درباره استيلاء وقبض وتصرف واهب كاوكيل موكاتا كهاس كى طرف اتصاف ذاتى اوراس كى طرف اتصاف بالعرض سيحج مواور جب بيفرق مسلم موگا تو اختيار استر داد آپ مسلم ہوگا اور اس باب میں عاریت و ہبہ میں کچھ فرق نہ ہوگا... ہاں بایں وجہ کہ ہبہ وعدهٔ عدم استر داد کو متضمن ہے اور عاریت میں بیہ بات نہیں... ہبدمیں ایک ملک ضعیف بيدا موجائے كى اوراس وجهسے استر داد كروه موكا...

خیر بیذ کرتواس مقام میں استظر ادی تھا مقصود بالذات نہ تھا جو کما پینجی اس کی شخقیق و تنقیح کی طرف متوجہ ہوجائے، نہ اپنا کوئی مطلب ان امور کی شرح وبسط پر موقوف اپنا مطلب ہے تو اتنا ہے کہ جیسے ذات آفاب کوقطع نظر کسی اور امر کے نور لازم ہے ایسے ہی قوت استیلاء وغلبہ ومبداء قہر وقبض ذات مالک کولازم ہے اور جیسے دھوپ زمین من حیث ہو کے حق میں عرض مفارق ہے ... پر بشر طقعلق فیما بین زمین ونور ، یہی دھوپ زمین کے حق میں لازم اور زمین کا اس طور سے منور ہونا ... بشر طقعلق فیما بین بشر طقعلق فیما جیسے دھوپ نمین کولازم ہے ... ایسے ہی ملک اموال کے حق میں عرض مفارق بیشر طقعلق فیما میات بشر طقعلق فیما کولازم ہے ... ایسے ہی ملک اموال کے حق میں عرض مفارق ب

ہے... پربشرط تعلق فیما بین قوت مذکورہ واموال یہی ملک اموال کے حق میں لا زم اوراموال کامملوک ہونا بشرط تعلق ندکور قوت مذکورہ کولازم ہے...

سواتی بات کو بحف کے لیے مضامین ندکورہ بالاکائی ہیں اوراگر کسی متوہم کی نظر میں کافی نہ ہوں تو نہ ہوں ہاری بات پھر بھی ہاتھ ہے نہیں جاتی کیونکہ اس صورت میں بہت ہے بہت کوئی تامل کرے گا تو اسباب معروفہ کے اسباب ملک نہ ہونے میں تامل کرے گا مگر کوئی پوچھ ہمارا کیا نقصان ہے ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ ملک ہمعنی عرض مفارق اثر تعلق توت ندکورہ ہے وہ تعلق بطور قبض حاصل نہیں ہوتا نہ ہی ، بوجہ بچھ و شراء ودیگر اسباب معلومہ ہی لیکن ظاہر ہے کہ اس صورت میں بھی حاصل وہی نکلے گا۔ بہر حال قوت ندکورہ اور اثر تعلق قوت ندکورہ اغنی ملک بمعنی عرض مفارق ذات مالک کولازم ہے ۔.. مگر قوت استیلاء کوانی فعلیت اور ظہور اثر ندکور میں اختیار اور شعور کی مالک کولازم ہے ... جنانچہ بدی بھی ہے اور نیز اکثر اسباب معروفہ ملک کا اختیاری ہونا میں پردلالت کرتا ہے ... علاوہ ہریں ملک بغرض تصرف وانقاع مطلوب اگر اختیار نہ ہوتا پھرعرض ندکور کا حصول معلوم ورنہ ملک محض ایک اثر متوہم کا نام ہوگا جس کو ملک ہوت عنہ نہ ہوگ جس پراحکام معلومہ اعنی مقولہ یا ایک تم کی اضافت کہتے ملک مجوث عنہ نہ ہوگ جس پراحکام معلومہ اعنی مقولہ یا ایک تم کی اضافت کہتے ملک مجوث عنہ نہ ہوگ جس پراحکام معلومہ اعنی طب تقرف مالک کور کا حصول معلوم فیروغیر ہا متفر عنہ ہوگ جس پراحکام معلومہ اعنی صفرت تعرف نے مرفی میں پراحکام معلومہ اعنی صفرت تقرف مالک کور کا حصول معلوم فیروغیر ہا مقر عنہ ہوگ جس پراحکام معلومہ اعنی مقولہ یا ایک تیم کی اضافت کہتے ملک مجوث عنہ نہ ہوگ جس پراحکام معلومہ اعنی طب تقرف مالک کور مت تصرف فیروغیر ہا مقر عنہ ہوگ جو سے عنہ نہ ہوگ جس کی اضافت کہتے ملک مجوث عنہ نہ ہوگ جس پراحکام معلومہ اعنی صفرت تقرف مالک کور کا حس تقرف فیروغیر ہا مقر عنہ معنومہ ایک در مت تصرف فیروغیر ہا مقر عرف میں کور کا حس تقرف فیروغیر ہا مقر عرف میں کور کا حس تقر فیروغیر ہا مقر عرف کور کا حس کور کی جو شور کی ہوں ۔۔۔

طلاق سرف الدور مساحرت میرویر به سرن اول الغرض ملک مجوث عنه کواختیار و شعور ضرور به اوراختیار و شعور خصائص احیاء میں الغرض ملک مجوث عنه کواختیار و شعور ضرور به اوراختیار و شعور خصائص احیاء میں سے ہوگی ... گر چونکہ مالک حقیقی خدا وند کریم ہے سوااس کے جو مالک ہے الک مجازی اعنی ایک ملک مستعار پروردگاری طرف سے حاصل ہے تواس صورت میں صورت خلافت نکلے گی ... چنا نچہ " اِنّی جَاعِلٌ فِی الْارُضِ خَلِیُفَةً "جو جمیج انحاء خلافت کوشامل ہے خلافت ملک ہو یا خلافت کوشامل ہے خلافت ملک ہو یا خلافت تھم وغیرہ اس خلافت ملک اموال کی طرف جوایک نحو خاص کی خلافت ہے اشارہ بھی موجود ہے واللہ اعلم ... اور بی ظاہر ہے کہ خلیفہ کسی کا وہی ہوتا کی خلافت ہے اشارہ بھی موجود ہے واللہ اعلم ... اور بی ظاہر ہے کہ خلیفہ کسی کا وہی ہوتا

ہے جواس کا کام کرسکے...اس لیے خلافت مکی کے لیے بیلازم ہوا کہ خلیفہ خداوندی
گران رضائے خدا وندی رہے جہاں اس کی مرضی ہوصرف کرے جہاں نہ ہونہ
کر ہے بینی اسراف نہ کرے تا کہ خلافت و وکالت منقلب بغصب وخیانت و بغاوت نہ ہو جائے اور دستور العمل خلفائے ملک اعنی فرمان واجب الا ذعان "اعطوا کل ذی حقی حقیہ" کی مخالفت سے ذلت نہ اُٹھائے مگر ظاہر ہے کہ بیالیا قت اور اس خلافت کی و جاہت بجرعقل متصور نہیں تو ملک اموال کے لیے علاوہ اس شعور واختیار کے جس میں تمام حیوانات شریک تھے ... عقل وقہم کی ضرورت ہوئی اس لیے ملک خصائص ذوی العقول میں سے ہوئی ... قبض واستیلاء حیوانات جوا کثر مواقع میں مشہور ہے ... دربارہ ملک بچھ مفید نہ ہوا... یہ بات انسان کے ساتھ مخصوص رہی جمادات و نیا تات تو در کنار اور حیوانات بھی اس نعمت سے محروم رہے ...

بالجمله ملک خصائص انسانی میں سے ہاوروہ بھی خاصہ لازمہ... چنانچہ ابھی مرقوم ہو چکا ہے ... اس صورت میں لزوم ملک بہ نسبت احیاء لزوم نور بہ نسبت جرم آ فقاب سے کم نہ ہوگا، اگر ہوگا تو زیادہ ہی ہوگا اس لیے کہ نور آ فقاب کے لوازم خارجیہ میں سے ہاور ملک بمعنی ما بہ الملک لازم ما ہیت ذوی العقول ہے ... چنانچہ ظاہر ہے اور اگر کسی پر ظاہر نہ ہوتو گو رہے کم فہم طویل بخن میں کم فہموں سے بایں نظر ڈرتا ہے کہ ان کے لیے اور اُلجھنے کا سامان ہوجائے گا... پر بایں اُمید کہ اہل فہم گوروز بروز کم ہوتے جاتے ہیں کیکن تا ہم ابھی عالم آباد ہے ... دل ناشاد کی با تیں پچھ پچھنل کرتا ہے ... وال معقول لازم ما ہیت کی دو تعمیں بیان کرتے ہیں:

اوّل: ملزوم ولا زم باجم علت ومعلول مول...

دوم: بيكه دونو ل معلول علت ثالثه كے مول ...

مہلی صورت میں تو علاقہ لزوم ظاہر ہے...دوسری صورت میں وجہ لزوم ہے ہے کہ جیسے علت سے معلول جدانہیں ہوتا ایسے ہی معلول بے علت نہیں ہوسکتا... بایں

ہمہ عموم کا اختمال نہیں... چنانچہ او پرمعروض ہو چکا...اس کیے معلول کے ساتھ علت ضرور ہوگی، اور اس علت کے ساتھ اس کے سارے ہی معلول ہوں گے اور ظاہر ہے کہ اس صورت میںمعلولات میں باہم تلازم ہوگا مگر چونکہ ایک معلول کا بہ نسبت دوسرے معلول کے لازم وملزوم ہونا مجازی ہے کیونکہ اس صورت میں اصل لزوم بین العلت والمعلول نكلاتوية بحجيدان لازم ذات كوفقطقهم اوّل ہى ميں منحصر ركھتا ہے اور قتم ثاني كو لازم وجود مجھتاہے... پرلازم وجود خاص نہیں یعنی لازم وجود خارجی یالازم وجود ذہنی نہیں بلكه لازم وجود عام موكا اوراس صورت ميں لازم ماہيت لازم بين بالمعنی الاخص ہی ہوگا... چنانچہ اجزاء آئندہ میں ان شاءاللہ واضح ہوجائے گا...بہرحال صفت ذاتی تجمعنی مثارالیہ کواس کے موصوف بالذات کے حق میں لازم ماہیت سجھتے ... ہاں موصوف بالذات اورموصوف بالعرض كالبجاننا ضرور ہے ورندلزوم خارجی بلكه اتصال اتفاقی باعث مغالطه وجائة وعجب نهين ... پهريدلازم ماهيت اگريسي منفعل کي جانب متعدي ہوتو اس مفعول کے حق میں قطع نظر شرائط تعدی سے تو عرض مفارق ہوگا اور بعد لحاظ شرائط تعدى اگر منفعل اس موصوف بالذات سے مبائن ہے اور وہ شرائط موصوف بالذات منفعل كے ساتھ دائم ميں تو فقط منفعل كے حق ميں لازم خارجي كہلائے گا... ماں باعتبار وجود کے اس صفت مفعول کو بھی کہ بیشتر بلحاظ تقیید واضافت مفعول اس کا نام جدا ہو جاتا ہے... گوحقیقت میں صفت وہی صفت موصوف بالذات ہے پر بہنسبت موصوف بالذات بھی لازم وجود خارجی کہہ دیتے ہیں، جیسے دھوپ کہ حقیقت تو اس کی وہی نور آفتاب ہے جو آفتاب کے حق میں صفت ذاتی اور زمین کے حق میں بالعرض ہے اور پھر دھوپ جواس کو کہتے ہیں اتصاف عرض کہتے ہیں...مثلاً اس سے پہلے اس کا بینام نہیں ہے تو بیدهوپ جیسے زمین کے حق میں باعتبار صدق کے لازم وجود خارجی ہے... باعتبار وجود کے بعد لحاظ شرائط مٰدکورہ آ فتاب کے حق میں بھی لازم وجود خارجی ہاوراگرامرمبائن بیں اعنی بوجہ اختلاط مبادی اشتقاق ایک دوسرے برمحمول ہوتا ہے

اورایک کا خارج میں موجود ہونا اعنی کلیت سے جزئیت تک پنچنا دوسر ہے کے اختلاط پر موقوف ہے تو مبادی مختلطہ ایک دوسر ہے کے لازم وجود خارجی ہوں گے اور نیز بعد تعدی صفت متعدی منفعل کے سی صفت ذاتی سے مخلوط ہوکر جو دوسرا نام بلکہ دوسری حقیقت پیدا کرلیتی ہے، اس حقیقت حاصلہ کو بھی بظاہر دونوں کا لازم وجود خارجی کہیں گے ... پر مردان حق شناس ایک کے جن میں فقط دوسر ہے کی صفت ذاتی اور لازم ماہیت کہیں تو کو لازم وجود خارجی کہیں گے ... ہاں مجموعہ کو مجموعہ کے حق میں لازم ماہیت کہیں تو جب بھی نہیں بلکہ سخس ہے کیونکہ ہرایک کی صفت ذاتی کو اس حقیقت حاصلہ کی قیام و قوام میں وخل ہے ... بالجملہ لازم ماہیت اسی صفت کو کہتے ہیں جس کے حقق میں فقط ماہیت تن تنہا کا فی ہو، کسی اور کی امداد واعانت یا اختلاط وار تباط کی حاجت نہ ہو...

سو بیر بات بجر اوصاف ذاتید کاورکی کومیسر نہیں اور اوصاف بالعرض اگر ہوتے ہیں تو لازم وجود خارجی ہوتے ہیں اور میرے خیال میں اوصاف انتزاعیہ میں سے اگرکوئی وصف اپنے موصوف کولازم ہے توازقتم لازم وجود خارجی ہم خروم کے ساتھ خارج میں موجود ہے ... ہاں سبیل ادراک میں فرق ہی پنہیں کہ وہ خارج میں ہے تو یہ نہیں میں ہے وہ خارج میں ہے وہ نہیں ہیں مثل انضامیات دوسروں کی خرف میں ہے وہ خروف وقعدی ہے ... مثلاً آسان پر فوقیت زمین کی طرف سے عارض ہوتی ہے اور خین پر سے موض وقعدی ہے ... مثلاً آسان پر فوقیت زمین کی طرف سے عارض ہوتی ہے اور خین پر سے تاہی اور اصل فوقیت زمین کے ساتھ اور اصل تحدی ہے ۔.. مثلاً آسان پر فوقیت زمین کے ساتھ اور اصل تحدی ہوتے کا لیا فیت نہیں موتے تو بیان سے ساتھ قائم ہے مگر چونکہ بوجہ کمال لطافت یہ اوصاف متعدی محدی کوئی نام تجویز نہ کیا گیا جسے دھوپ قبل تعدی نور تھا ور نہیا ستبعاد تو قبل تعدی اور قیام تحسیت بالسماء مرتفع ہوجا تا اور ان اوصاف کے عروض میں قیام فوقیت بالعرض اور قیام تحسیت بالسماء مرتفع ہوجا تا اور ان اوصاف کے عروض میں جو دوسروں کی اضافت اور لحاظ کی ضرورت ہے اس کی وجہ تھی معلوم ہوجاتی ...

باً کجملہ لا زم وجود خارجی وصف بالعرض ہوتا ہے جودوسری ماہیت سے اس طرف متعدی ہوتا ہے ...رہی ہیہ بات کہ واسطہ فی الثبوت کی دونوں صورتوں میں ذو واسطہ

موصوف بالذات ہوتا ہے حالانکہ واسطہ کی وساطت واعانت ظاہر ہے...سواس کے بیہ معنى نهيں كه وه صفت ذ وواسطه كے حق ميں صفت ذاتى تجمعنى بالذات مقابل بالعروض ہوتی ہے... بلکہ بیمطلب ہے کہ حصہ صفت عارضہ میں واسطہ فی الثبوت مثل واسطہ فی العروض شریک ذی واسط نہیں بلکہ یا تو فقط وہ ذو واسطہ ہی متصف ہوتا ہے یا دونوں ہوتے ہیں... پر ہرایک کے لیے جدا جدا حصہ عارض ہوتا ہے بیہیں کہ مثل واسطہ فی العروض دونوں ایک ہی حصہ میں شریک ہوں، ایک متصف بالذات ہو، ایک متصف بالعرض ورنہ کون کہہ دے گا کہ وہ رنگ جو کپڑے کو بواسطہ رنگ ریز عارض ہوتا ہے کپڑے کی صفت ذاتی ہے ورنہ زردی ،سرخی ، نلیک وغیرہ کپڑے کے ساتھ دائم قائم موتى، نەعدم سابق ہوتا، نەعدم لاحق أس كولاحق ہوسكتا... ہاں اجزاء نيل وكسنبه وغيره كى صفت ذاتى كہے توبظا ہر بجاہے ... گوبنظر تحقیق سے فتیں ان کے حق میں بھی اوصاف ذاتيہيں... يہي وجہ ہے كەمثل نور آفاب ان كوبھي لازم وجود خارجي كہتے ہيں، لازم ماہیت نہیں کہتے...رہے اوصاف انتزاعیہ ان میں سے اپنے موصوفات کو اگر کو کی وصف لازم ہوتو میرے خیال میں از قتم لزوم وجود خارجی ہے، ہاں ملزوم موجودات ذہنیہ میں سے ہے ...علیٰ ہٰداالقیاس حرکت قلم ومفتاح جو بواسطہ دست متحرک عارض ہوتی ہے، قلم ومفتاح بلکہ دست متحرک کے حق میں صفت ذاتیہ ہیں...ورنہ لاجرم فیما بين حركت وقلم ومفتاح ودست دوام ذاتى هوتا كيونكه لوازم ذاتيه ذات كى طرف منتند ہوتے ہیں... یعنی ذات ان کی علت ہوتی ہے اور معلول علت سے منفک نہیں ہوتا...رہا پیخلجان کہا گرحر کت صفت ذاتی جمعنی بالذات نہیں تو بالعرض ہوگی... پھر ہر بالعرض کے کیے کوئی بالذات جا ہے، سووہ کون ہے جومتحرک بالذات ہے اور علی الدوام متحرک ہے اور پھراس کے دست ومفتاح قلم کے لیے واسط فی العروض ہے.. سواس کا جواب اوّل تو یہ ہے کہ ہمیں اس سے کیا کام کہ وہ کون ہے اس کا انکارممکن ہی نہیں کہ صفت ذاتی ۔ موصوف کے لیے دائم ہوتی ہے اور حرکت بالفعل دست وقلم ومفتاح کو دائم نہیں...اس صورت میں جواب دہی سب ہی کے ذمہے...

تحمر بایں ہمہ بندہ ہیچیدان ہی عرض پرداز ہے کہ بالذات و بالعرض شیون وجودیات اوراقسام کا کنات میں سے ہیں ...عدمیات کوان باتوں سے سروکارہیں اور حرکت عدمی ہے ہاں بظاہر وجودی معلوم ہوتی ہے اور وہ بھی اس قدر کہ جوامر وجودی ہے بعنی سکون اس کے سامنے عدمی معلوم ہوتا ہے... پر بعینہ بیابیا ہی قصہ ہے جیسے روز روش میں آ دمی کا سامیر کہ ایک امر عدمی ہے ... دھوپے پر ایک وجود زائد معلوم ہوتا ہے بلکہ دھوپ بہنظرظا ہر کوئی شے ہی معلوم نہیں ہوتی ...معلوم ہوتا ہے تو سایہ معلوم ہوتا ہے یا ز مین معلوم ہوتی ہے ... تعاقب لیل ونہار وتوار دنور وظلمت سے اگر عروض وزوال نور مشہودنہ ہول تو کسی کو بہنسبت نورارض یعنی دھوپ بیگان نہ ہوتا کہ بیجی کوئی شے ہے، کے سیجھتے تو سامیہ ہی کو بچھتے شرح اس معما کی ہے کہ وجود مطلق کے وجودی ہونے میں تو تامل ہوئی جبیں سکتا...ورنه وجود بھی عدمی ہوتو پھر بجوعدم اور کیاہے جو وجودی ہواور جب وجود مطلق وجودی ہے تو وجود مقیر بھی لاجرم وجودی ہوگا کیونکہ وجود مطلق تو بوسیلہ عدم ہی مقید ہوگا ورنہ تقبید الشکی بنفسہ لازم آئے گی اس لیے کہ ماوراء وجود ہے تو عدم ہے .. سوعدم سے اگر مقید نہ ہوگا تو پھر وجود کے لیے وجود ہی مابدالقید ہوگا ... مگر لحوق عدم بالوجود بطورسريان تو منصور ہوگا ہی نہيں ورنہ اتصاف الوجود بالعدم اور اتصاف الشئ بصنده لازم آئے گاہال لحوق ہوگا توبطور طریان ہوگااور میں جانتا ہول کہ طریان بجز عدم کے اور کسی کا کام ہی نہیں...سطوح وخطوط ونقاط جن کے لیے حلول طریانی تجویز کیا ہے..غور سیجئے تو انتہاء جسم اور انتہاء سطح اور انتہاء خط کا نام ہے.. یعنی اس سے آ گےجسم وسطح وخطنہیں ... بالجملہ لحوق عدم ہوتو بطور طریان ہے، یعنی عدم محیط وجود ہے .. سواس کا ماحصل فقظ یہی ہے کہ بیوجود واسع نہیں ایک وجود قلیل ہے اور وجود قلیل بھی مثل وجود واسع وجود ہی ہے عدم نہیں جوعدی کہئے... بالجملہ وجود مقید بھی جو ا كي قليل اورمحصور بإحاطة العدم ب مثل وجود مطلق جوا يك وجود واسعٍ غيرمحصور ب وجود ہی ہے عدم نہیں، قلت و کثرت کا فرق ہے مگر عدم لاحق بالوجود بھی بظاہر بذریعہ

وجودیات لاحق ہوتا ہے جیسے مکان وزمان مثلاً ایسے مواقع میں نظر ظاہری سے دیکھئے تو تقیید الوجود بالوجود ہوتی ہے ... پرحقیقت میں تقیید الوجود بالعدم ہوتی ہے کیونکہ قضیہ زیدموجود فی الدار کے بیمعنی ہیں کہاس کا وجود سوادار کے اور کہیں نہیں ...

سوبیسلب جو بعد فی الدار کولا زم ہے مفادعدم ہے نہ مفادہ جود...جب
یہ بات محقق ہو پھی تو اب اتنا اور خیال فرمائے کہ سکون میں تقیید وجود بالمکان المعین اور
تقیید المکان بالموجود المعین اعنی الجسم المعین ہوتا ہے اور وجود مقید حسب تقریر بالا وجود کی
ہے نہ عدی تو لا جرم سکون وجودی ہوگا اور چونکہ امکنہ متعددہ باہم مجتمع نہیں ہوسکتے تو اگر وجود
کوایک مکان کے اختصاص کے بعدد دسرے سے اختصاص حاصل ہوگا تو لا جرم اختصاص
اوّل زائل ہوجائے گا اور زوال اختصاص کی اس جگہ پر یہی صورت ہے کہ وہ وجود معین اس
مکان سے زائل ہوجائے ... ہواس کو بجزعدم اور کا ہے سے تعیمر کیجئے ...

مر ظاہر ہے کہ حرکت میں زوال اختصاص مذکور ہوتا ہے...گوحصول اختصاص دیگر لازم آجائے اور میں جانتا ہوں جس نے حرکت کو وجودی کہا ہے اس کے لیے یہ حصول اختصاص ہی موجب غلطی ہوا ہے اور کیونکر غلط نہ کہتے اگر مصداق حرکت یہی اختصاص ہے تو سکون میں اور حرکت میں کیا فرق رہا اور زمان و آن کا فرق رہا اور زمان و آن کا فرق رکا لئے تو اس سے فقط تفاوت مقدار ثابت ہوگا یا اختلاف ظرف سوان دونوں سے اتنافرق کہ ایک دوسرے میں تقابل جس کو اختلاف ما ہیت لازم ہے متصور نہیں اس لیے کہ تفاوت مقادیر اور اختلاف ظروف سے ما ہیت نہیں بدلتی اور زوال اختصاص کود کھیے تو اس کا عدمی ہونا ظاہر ہے اور تو ارداختصاصات پر نظر کیجے تو وہ کوئی امر محصل نہیں ...اس کی حقیقت وہی زوال اختصاص اور حصول اختصاص دیگر ہے ...سو ما بین حرکت وسکون تقابل تضاد کہئے یا تقابل عدم و ملکہ ایک امرایک کے مقابل ہوگا ...مومول اختصاص ہے تقابل کیونکر صحیح ہوگا ...

علاوه برین حصول اختصاص کو جوسر ماییسکون ہے توارد اختصاصات سے بلحاظ حصول اختصاص جوتو ارد کولازم ہے تقابل ہوہی نہیں سکتا...ور نہ تقابل الشکی بنفسہ لازم آئے تقابل ہوگا تو بلحاظ زوال اختصاص ہی ہوگا...سواس میں عدم سے زیادہ اور کیا ہے ... بالجملہ مصداق حرکت زوال اختصاص فہ کور ہے اور وہ لاریب عدمی ہے ... انقسام بالعرض وبالذات سے اس کو کیا کام ہاں اختصاص بمکان یا جواصل سکون ہے امر وجودی ہے سواس کوکون کہتا ہے کہ نہ بالعرض ہے نہ بالذات ہے یہ بات لاریب اجسام کے اوصاف ذاتیہ میں سے نہیں ہے ... چنا نچہ قابل ابعاد ثلاثہ ہونا خود اثبات جسم میں سے اوصاف ذاتیہ میں سے نہیں ہے اس کے متصور نہیں ہے ... چان خوتا میں مکان خاص کے ساتھ البتہ ایک امر عرضی ہے ... اس مکان خاص کی ساتھ البتہ ایک امر عرضی ہے ... اس مکان خاص کی طرف سے جس میں بیا خصاص بالذات ہے اس جسم میں بالعرض آ جا تا ہے اس پر بھی تسکین نہ ہوتو اب اور صاحب ارشاد فرما کیں ...

كے حق میں لازم وجود خارجی ہے ورنہ عرض مفارق...

جب بیے بیات ذبہن تشین ہوچگی تواب اس طرف توجہ لازم ہے کہ جب بقاء ملک و زکاح وسلامت جمد نبوی سے بقاء حیات پراستدلال ایسا ہی ہوا جیسا دھوپ سے طلوع آ فآب پرتواس صورت میں حیات بجائے آ فآب اور قوت تملک اعنی قوت استیلاء و قبر قبض مذکور بجائے شعاع اوراموال واز واج مطہرات رضی اللہ عنہن اجمعین اور جسد مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ زمین و دَرود ہوار واشجار مثل ہوں گے ...غرض قوت تملک مقابل شعاع اور حیات مقابل آ فآب ہوگی ...

اور بید پہلے سے معلوم ہے کہ فیما بین آ قاب و شعاع علاقہ لزوم خارجی ہے بلکہ تحقیق لزوم ریخۃ قلم احقر بھی جوابھی مشرف بملاحظہ ہوئی ہے ... اس پر ولالت کرقی ہے اور کیوں نہ ہوذات آ قاب جو فقط ایک جسم کروی ہے ہرگز اس کو مقتضی نہیں کہ منور ہی ہو کیونکہ نہ اقتضاء جسمیت ہے ہن مقتضائے کرویت اور جسم مع النور کو مصداق ہ قاب کہئے تو نور لازم خارجی چھوڑ لازم ماہیت سے بھی بڑھ کر جز و ماہیت ہوگا مگر اور بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں ... اس صورت میں ہم کہیں گے حیات کا مصداق حیات مع منہ میں زبان رکھتے ہیں ... اس صورت میں ہم کہیں گے حیات کا مصداق حیات مع فوت التملک ہے خیر اس نزاع لا حاصل سے کیا حاصل، یہ بات مسلم چھوڑ بدیمی سمی کہ نور ہ قاب کے حق میں لازم وجود خارجی ہے اور تحقیق علاقہ فیما مابین حیات اور قوت تملک حیات حملک کے ایک لازم ذات ہے ... بالجملد لازم ماہیت وہ ہے کہ بے واسطہ کی اور امر کے ذات

ملزوم اس کو مقتضی ہو...عام ہے کہ واسطہ فی الثبوت ہویا واسطہ فی العروض، اگر واسطہ فی العروض ہے تب تو حاجت بیان ہی نہیں اور واسطہ فی الثبوت ہے تو اس کی وجہ بیہ ہے کہ واسطہ فی الثبوت ہے تو اس کی وجہ بیہ ہے کہ واسطہ فی الثبوت کی دونوں تشمیں کارگز اروخدمت گار واسطہ فی العروض ہوتی ہیں...اگر ان دونوں میں سے کوئی بھی ہوگا تو واسطہ فی العروض پہلے ہوگا... چنانچہ ناظرین تحقیق لزوم پران شاءاللہ مخفی نہ رہے گا اور ان شاءاللہ اس کی تحقیق آ کے بھی آئے گی ...

اس صورت میں کوئی فہیم ایسانظر نہیں آتا کہ قوت تملک فہورہ اور حیات میں کوئی واسطہ پیدا کرے... بالبداہۃ ان دونوں میں علاقہ لزوم ہاوروہ بھی ہوا سطہ اور کے دوات آفاب اعنی جسم خصوص کروی...اس بات کو مقتضی نہیں کہ منورہ ی یہ بھی ظاہر ہے کہ ذات آفاب اعنی جسم خصوص کروی ...اس بات کو مقتضی نہیں کہ منورہ ی ہوا کرے ور خداور اجسام خاص کراجسام کروی سب کے سب منورہ وتے اور عمدہ علامت لزوم ذاتی کی ہے ہے کہ لازم بین بالمعنی الاخص ہویا بالمعنی الاعم وہ لازم اجہت کی وواسطر فی الثبوت لازم وجود تبیں ہوتا کیونکہ لازم وجود بشرط امر ثالث لازم ہوتا ہے جس کوواسطر فی الثبوت کہتے یا بشرط تعدی اس صورت میں ذات ملزوم ہے امر ثالث فہور لازم ہوتا ہے یا فقط ذات ملزوم کے تصور کولازم کا تصور لازم ہے یا فقط ذات ملزوم اور ذات لازم کے تصور کولازم کا تصور لازم ہے یا فقط ذات ملزوم اور ذات لازم کے تصور کولازم کا تصور لازم ہے ...

سوظاہرہے کہ بیہ بات حیات عقلاءاور قوت تملک میں موجود ہے اور آفتاب اور نور میں نہیں اور بیجھی ظاہرہے کہ نروم ماہیت کوکوئی لزوم نہیں پہنچتا لزوم خارجی ہویا لزوم ذہنی کیونکہ لازم وجود ذہنی ہویا خارجی فی الحقیقت عرض مفارق ہوتے ہیں امر ٹالٹ کے باندھے جوڑ بے لازم بن جاتے ہیں ...

لا زم حقیقی وه لا زم ما بهیت ہے اور نیز لازم ما بیت فی الحقیقت اور بنظر عائز مساوی المزوم ہوتا ہے عموم کا احتمال یہاں خیال محال ہے کیونکہ ناظرین اور الآکو پہلے معلوم ہو چکا ہے: "کما ان الواحد لایصدر عنه الا الواحد کذلک لایصدر الواحد الا عن الواحد والعاقل تکفیه الاشارة" باتی رہے لوازم وجود

خارجی وہ بےشک عام ہوتے ہیں بلکہ عام ہی ہوتے ہیں کیونکہ لازم وجود جب ملزوم کے حق میں وصف بالعرض کھہرا اور ملزوم اس کے حق میں موصوف بالعرض تو لاجرم موصوف بالذات كوبهى وه لازم جواس كاوصف بالعرض ہےاہيے موصوف بالذات كوبھى لازم موكا بلكه بدرجه اولى اس صورت ميس لاجرم لزوم فيما بين قوت تملك اور حيات لزوم فیما بین نوروذات آفآب سے بدرجها قوی ہوگا کیونکہ قوت تملک اور حیات میں احتمال انفكا كنهيس اورنوراور آفتاب ميس انفكا كمكن ہاور نيز قوت تملك كى دلالت وجود حیات برنور کی دلالت سے جوآ فاب برکرتا ہے بدارج بردھ کر ہوگی کیونکہ یہال سوا حیات کے کی اور چیز سے وجود توت تملک متصور نہیں اور نور مذکور کا وجود کچھ آ فاب ہی یر مخصر نہیں ممکن ہے کہ کوئی اور چیز ہواور یہ بھی ظاہر ہے کہ جیسے قوت تملک موجب تساوی ولزوم ذاتی حیات پر بے شبہ و بے شک دلالت کرتی ہے ایسے ہی مملوکیت اموال اور منکوحیت از واج اورسلامت جسد بطور معلوم وجود قوت مذکور بر دلالت کرتی ہے... بعنی يهال بحى احتمال عموم نهيس منكوحيت ومملوكيت مطلقه قوت مطلقه يراورمنكوحيت ومملوكيت مقيده لعني جيبے كى مخص خاص كى طرف مضاف ہو قوت خاصہ مضافہ مخص خاص پر دلالت كرتى ہے..غرض بہر طور امور مذكورہ سے وجود حیات پر استدلال كرنا نور سے آ فآب براستدلال كرنے سے بر ها مواہ ...

باقی رہی نور آفتاب کی وضاحت اور کمال ظہور اور لوازم حیات کی عدم وضاحت اس فرق کود کی کے کرکوئی یہ دھوکا نہ کھائے کہ نور آفتاب کیفیت دلالت میں لوازم حیات سے بڑھا ہوا ہے ... اس وضاحت اور عدم وضاحت کا ماحصل فقط اتنا ہے کہ نور کی اطلاع ہر کسی کو ہو جاتی ہے اور لوازم حیات پر کوئی کوئی مطلع ہوتا ہے لیکن اطلاع کی اطلاع ہر کسی کو ہو جاتی ہے اور لوازم حیات پر کوئی کوئی مطلع ہوتا ہے لیکن اطلاع لوازم عام ہویا خاص مدار استدلال اطلاع لزوم پر ہے اطلاع لوازم پر نہیں سواس کا حال پہلے ہی معلوم ہو چکا کہ اطلاع لزوم لوازم ما ہیت کی اطلاع کے بعد لوازم ما ہیت میں ضروری ہے اور لوازم وجود میں اگر ہوتی ہے تو نظری ہوتی ہے کیونکہ لزوم ما ہیت

میں تو ذات ملزوم فقط یا ذات لزوم ولا زم دونوں مل کر کافی ہوجاتے ہیں کسی اور واسطہ کی حاجت نہیں ہوتی اورلز وم وجود میں بے واسطہ کا منہیں چلتا اور یہ بھی جانے والے جانبے ہوں گے کہ نظریت اس کا نام ہے کہ کوئی واسطہ فی العلم پیج میں دخیل ہو...

غرض يهال اعنی بجانب آفاب لازم ظاهر ہے تو وہال اعنی بجانب حيات لزوم ظاهر ہے ليكن ظهور لزوم ايسا ظهور ہے كه اس كے ظهور كی وجہ سے لوازم كوصفت بيديت حاصل ہوجاتی ہے يعنی لازم لازم بين كهلانے لگتا ہے اور ظهور لوازم باوجوديد كه مكتسب عن الغير نہيں، پھر بھی لوازم كوصفت بينيت ہاتھ نہيں آتی ...الغرض لزوم فيما بين حيات و امور ثلاثة مذكورہ بنسبت لزوم فيما بين جسم آفاب ونور آفاب قوى ہے تو امور ثلاثة مذكورہ سے جو ومود نور سے استدلال كرنا طلوع آفاب پر وجود نور سے استدلال كرنا علام ماستدلال كرنا ہو توى ہوگا ... ہال اتنى بات مسلم كه أمور ثلاثة مذكورہ سے وجود حيات پر استدلال كرنا وربيع عالى منتج وضع مقدم كودريافت كياجاتا ہے استدلال آئی ہے اور اس استدلال ميں وضع عالى منتج وضع مقدم كودريافت كياجاتا ہے اور بيلم منطق ميں محقق اور مبر بهن ہے كہ وضع تالى منتج وضع مقدم نہيں ہوتى ...

دوسرے بید کہ اُمور ثلاثہ میں سے انبیاء کے اموال میں میراث کا نہ ہونا ہنوزگل نزاع ہے شیعہ اس کو تتلیم ہیں کرتے ...مع ہذاعدم توریث انبیاء سے ان کی حیات کو ثابت کرنے میں مصادرہ علی المطلوب ہے کیونکہ بشہادت دیباجہ اصل غرض اثبات حیات سے تضجیح حدیث "لانورٹ "اور حکم حدیث "لانورٹ "تقی ... پھر جب حدیث فذکورہی کے وسیلہ سے حیات ثابت ہونے گی توقصہ تم ہوچکا...

تیسرے بیکہ سلامت اجسادِ انبیاعلی الاتصال استمرار حیات پردلالت نہیں کرتا...
اگر لمحہ دولمحہ بلکہ پہر دو پہر کے لیے روح کو بدن سے پچھتل ندرہ اورالقطاع کلی ہو
جائے اور بعدازاں پھر بدستورروح و بدن میں وہی علاقہ سابق عود کر آئے تب بھی
بدن میں پچھ فساد نمایاں نہ ہوگا...لیکن اس صورت میں نہ نکاح قائم رہے گا نہ ملک
اموال باقی رہے گی بلکہ بیتعلق ٹانی از قبیل حیات اخروی ہوگا غایۃ مافی الباب اوروں

سے پہلے حیات حاصل ہوئی... سواس میں کیا قباحت ہے... آخر حصول حیات اخروی میں بھی تقدم و تاخر مسلم الثبوت ہے .. خو در سول الله صلی الله علیہ وسلم کا سب سے اوّل قبر سے أمھنا حدیثوں میں مصرح ہے، ان تینوں خدشوں کے سواچو تھا خدشہ بیہ کہ:

علماء متقدمین نے حرمت نکاح از واج مطہرات کوان کے اُمہات ہونے برمبنی اور متفرع کیا ہے...حیات نبوی کا ثمرہ نہیں سمجھا یہی وجہ ہوئی کہ منکوحہ نبوی غیر مدخولہ بہا کے نکاح کوسلف سے لے کرخلف تک سب نے جائز رکھا ہے...اگرعلت ممانعت نکاح حیات نبوی ہوتی تو مدخولہ بہا کی ہی کیاخصوصیت تھی، مدخولہ بہااورغیر مدخولہ بہا

دونوں كا نكاح أمتيوں كوحرام ہوتا...

بہ چارخد شے جو ندکور ہوئے ان میں سے پہلا خدشہ تو تینوں استدلالوں کو مخدوش كرتا ب... باقى تين باقى ايك ايك استدلال كومخدوش كرتے بين ...علاوه بريس يانچوال ایک معارضه موجود ہے وہ یہ ہے کہ اوّل تو آپ کی وفات اور آپ کا انتقال ہزاروں آ دمیوں نے آتکھوں سے دیکھا... دوسرے جناب باری عز اسمہ خو درسول اللہ سلی اللہ علیہ وسلم کوخاطب کرے فرماتے ہیں:"انک میت وانھم میتون"جس کے بیمعنی ہیں کہ تم بھی مرنے والے ہواوروہ بھی مرنے والے ہیں ... پھر جب جناب باری عز اسمہرسول الله صلى الله عليه وسلم كي موت كي خبر ديس...أدهر بزارون كيسًا منه آپ كا انتقال موچكا ہو...متواتر قرنابعد قرن پیخر چلی آتی ہو کہ آپ مدینہ منورہ میں مدفون ہیں تو پھر آپ کا زنده مونا كيول كرسلم موسكتا ب... بال خداكى خبراورخبر متواتر سے زياده أكركوئى دليل قوى

مواوراس سے آپ کی حیات ابت موجائے تو بحکم قواعد تعارض سلیم بھی کیا جائے...

اب اگر آپ کی حیات مسلم بھی ہوتو بعداس کے کہ آپ کا انقال حسب فرمودہ خداوندی ہزاروں نے آئکھوں سے دیکھ لیا اور ان کے واسطے سے ہم کوخبر پہنچے گئی،اس حيات كويا توحيات ثاني كهاجائ كايامثل حيات شهداء مجها جائے گا... مرطا ہر ہے ك پیدونوں صور تنیں مفیدمطلب صاحب رسالہ ہیں اس کی غرض تو اس ردّ و کدیے ہیہ ہے

که رسول الده صلی الدعلیه وسلم کی حیات د نیوی علی الاتعبال اب تک برابر مستمر ہے اس میں انقطاع یا تبدل و تغیر جیسے حیات د نیوی کا حیات برزخی ہو جانا واقع نہیں ہوا...
چنا نچ بعض مضامین دیباجہ اس پر شاہد ہیں یعنی غرض اصلی اصل تحریر سے مدافعت طعن میر اث فدک تھی سووہ جب ہی ہو سکتی ہے کہ حیات نبوی حیات د نیوی ہواور پھروہ بھی علی الاتصال برابر بدستور چلی آتی ہو ورنہ حیات شہداء اور حیات ٹانی مانع تر تب میر اثن نہیں اور علی باز القیاس مانع اجازت نکاح از وال نہیں چنانچے ظاہر ہے ...

غرض به پانچ خدشے ابھی ہاتی ہیں اور پھر ہرایک خدشہ قابل کیا ظاور لائق التفات ہے اس لیے بتر تیب ان خدشات کے جوابات معروض ہیں... ملاحظ فرمائے گا...

اوّل خدشہ کا جواب تو یہ ہے کہ اگر یہ استدلال انّی ہے تو دھوپ سے آفاب کے طلوع پر استدلال بھی اِنّی ہے وہ اگر مفید یقین ہے تو یہ پہلے ہے وہ نہیں تو یہ بھی نہیں گر دھوپ کے مفید یقین طلوع ہونے میں کسی کوشک نہیں اس لیے استدلال معلوم کے مفید یقین ہونے میں بھی متر دو نہ رہنا چاہیے ہاں اس استدلال اور اُس استدلال میں اگر کوئی فرق معتد بہ ہوتا تو مضا گفتہ بھی نہ تھا اور جب دونوں استدلال من کل الوجوہ ایک ہی سے ہوئے بلکہ امور ثلاث معلومہ سے حیات پر استدلال نور سے آفاب پر استدلال کرنے سے ہوئے مقدم ہوکہ نہ کرنے سے ہو می مقدم ہوکہ نہ ہو ہماری بلائے ہمیں افادہ یقین کافی ہے ، سووہ یف سلم تعالیٰ پہلے ہی حاصل ہے ...

دوسرے بیکہ استدلال إتی میں علیٰ جمیع التقا دیروضع تالی کو منتج وضع مقدم نہ کہنادلیل کم فہمی ہوازم ما ہیت کا مساوی ما ہیت ہونا کچھ بہت دیر نہیں ہوئی جو ثابت ہو چکا ... پھروضع تالی منتج وضع مقدم نہ ہواس کے کیا معنی در نہ ہزار ہا یقین جن کے یقین ہونے کا تمام عالم کو یقین ہے یقین ہونے کا تمام عالم کو یقین ہے یقینی نہ رہیں گے ... دھوپ سے آفما ب کو بچھنا اور کسی کی آواز دیوار کے پیچھے سے سن کر اس کو بہجان لینا اور مجزات سے انبیاء میہم السلام کی نبوت پر ایمان لانا اور علامات مندرجہ توریت وانجیل وغیرہ کتب مقد سہ سے دسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہجان لینا جوقوت

یقین میں اپنی اولاد کے پہچانے کے برابر ہے... چنانچہ آیت "یَعُرِفُوُنَهُ کَمَا یَعُرِفُوُنَ اَبُنَاءَ هُمُ"اس کی گواہ ہے... بیسب یقین جن کا یقینی ہونا یقینی ہے یقینی ندر ہیں گے بلکہ خود خداوند کریم کی معرفت جوعوام کو بمشاہدہ عالم حاصل ہوتی ہے یقینی ندر ہے گی...

علیٰ بزاالقیاس اہل ایمان کا ان کے معاملات سے مؤمن سمجھنا اور کفار کا ان کے معاملات سے کا فرسمجھنا اور اس طرح نیک وبد کا پہچاننا اور سیے جھوٹے کا جاننا جو بوسیلہ ہ ثار اعنی معاملات حاصل ہوتا ہے... بیرسب علوم رائیگاں جائیں گے اور پیراحکام "لاتعدولا تحصلي"جوان علوم يرمقرع موت بين مترتب نه مون يا كيس كاور چونکہ اس مقام میں ہماری غرض یقین سے فقط اتنی ہی ہے کہ موجب تر تب احکام و آثار ہو سکے،اییایقین نہ ہی کہ جبیا تو حید درسالت وغیرہ کے لیے بکار ہے تو مؤمن و کا فرو صادق وکاذب ونیک و بد کے ایمان و کفر وصدق و کذب و نیکی و بدی کے ادراک کواگر کوئی ظنی بھی کیے چنانچے مقتضائے تعریف یقین وظن جو کتب فنون دانش مندی بلکہ کتب عقا کد میں مندرج ہے یہی ہے تو ہمیں کچھ مفزہیں کیونکہ ہم بھی رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی حیات کے لیے ایسے یقین کے خواستگار نہیں کہ وہ ہم سنگ یقین تو حید ورسالت ہو...فقط اس قدر کافی ہے کہ منشاء ترتب آثار واحکام ہوسکے...اگر اہل فراست کے نزد یک بعداس کے کہ اُمور ٹلا نہ مذکورہ سے حیات کو دریافت کریں، حیات کا یقین تو حیدورسالت کے یقین ہے کم نہ ہو، گو ہایں وجہ کہ بیاعتقادعقا ندضرور بید میں سے ہیں اس كاحاصل نه ہونا بلكه اس كا انكار موجب كفرنه ہوجيے آفتاب كود مكھ كر آفتاب كا انكار موجب كفرنهيں... چه جائكيه بوسيله دهوپ دريافت سيجئے اور پھرا نكار سيجئے...

الغرض استدلال اتنی اور وضع تانی علی العموم غیر مفید وغیر منتج نہیں ہاں یوں کہتے کہ الغرض استدلال اتنی اور وضع تانی علی العموم غیر مفید وغیر منتج نہیں ہاں یوں کہتے کہ اگر کوئی لازم یا اثر یا مسبب معلول ایسا ہوکہ اس کے ملزوم یا مؤثر یا اسباب یا علل کثیر ہوں اور پھران میں سے کسی ایک کی تخصیص یعنی ایک کا تحقق اور باقیوں کا عدم تحقق بدلیل ثابت نہ ہوتو ایسے لازم سے مثلا اس کے کسی ملزوم خاص پر استدلال نہیں تحقق بدلیل ثابت نہ ہوتو ایسے لازم سے مثلا اس کے کسی ملزوم خاص پر استدلال نہیں

ہوسکتا اور ایسے لازم کی مثلاً وضع کسی خاص ملزوم کی وضع کی منتج نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ احتمال باقی رہتا ہے کہ شاید بیلازم کسی اور ملزوم سے پیدا ہوا ہواورا گرکوئی لازم ایسا ہو کہ اس کا ملزوم مثلاً فقط ایک ہی ہویا بہت ہوں پرایک کی تخصیص بدلیل ثابت ہو جائے تو پھر بیاستدلال لاجرم مفیدیقین اوروضع تالی منتج وضع مقدم ہوگی...

سواستندلالات مذكوره سباى تتم كے ہيں يعنى جس لازم يااثر وغيره سے مثلاً اس کے ملزوم یا مؤثر پر استدلال ہے تو اس کے لیے ملزوم یا مؤثر فقط وہی ایک اس کا مدلول ہے جیسے دھوپ اور آفتاب کی مثال میں یا ملزوم ومؤثر وغیرہ تو کثیر بين يربدليل ايك ملزوم ومؤثر خاص كي خصيص ثابت موكى جيسے خوارق كارسول الله صلى الله عليه وسلم يا اورانبياء عليهم السلام كي نبوت يردلالت كرنا... يعني هر چندخوارق انبياء بي کے ساتھ مخصوص نہیں ...ساحروں اور کا ہنوں سے بھی ایسے وقائع وقوع میں آتے ہیں يررسول التُدصلي التُدعليه وسلم اورانبياء عليهم السلام كااوّل توموصوف بصفات حميده مونا مثل صدق وعفاف وزمدوخيرخوا بى خلائق جو بعد تجارب كثيره ابل عصريرواضح ہو گئے تنے... دوسرے دعویٰ نبوت کر کے خوارق کا دکھلا نا صاف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ منشاءخوارق مشہودہ نبوت ہی ہے سحرو کہانت نہیں ور نہاوّ ل تو ساحروں اور کا ہنوں کو ان صفات سے کیا سروکاروہ طالب وُنیا ہوتے ہیں اور اہل وُنیا میں صفات مذکورہ تو کہاں آن کے اضدادالبتہ ہوتے ہیں...دوسرے ساحروکا بن بھی دعویٰ نبوت کر کے اگر خوارق مطلوبه اورمجمزات مدعوه دکھلاویں تو پھرعوام کوتمپیر نبی غیرنبی کی ممکن ہی نہیں جو مورد تكاليف خداوندى موسكيس، مال السامخص كم يجهد كهلاوت يجهيو كجه بعيد تبيل...

باقی رہی ہی بات کہ امور ثلاثہ فدکورہ کے لیے ملزوم فقط حیات ِمتصلہ ہی ہے یا اور اُمور بھی ہیں پر کسی دلیل سے حیات کی تخصیص ثابت ہوگئ ... سوظا ہر نظر میں گوتعداد اسباب وملز و مات امور فدکورہ معلوم ہوتا ہے ... چنانچے سلامت جسد کے لیے تھی ، تیل ، شہد وغیرہ اشیاء حافظ تو ی میں ڈال دینا یا گھڑی دو گھڑی کے لیے حیات منقطع ہوکر پھر حیات

کاعودکرآ نااورحرمت نکاح از واج کے لیے نسب ومصاہرت ورضاع وغیرہ اسباب محرمہ کا پیش آ نااورعدم توریث کے لیے آل واختلاف دین وغیرہ اسباب حرمان کا موجود ہونا سب ہوسکتے ہیں لیک قطع نظراس کے ان تیوں باتوں کے اور اسباب ندکورہ یہاں بالقطع موجود نہیں اس موضع خاص میں لیخی سلامت جمد نبوی اور حرمت نکاح از واج مطہرات اور عدم توریث اموال مقبوضہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اگر غور فرمائے تو ایک وہی حیات ہے اورکوئی امر مذکورہ میں سے ہوئی نہیں سکتا ... نہ یہ کہ ہوتو سکتا ہے پر ہے نہیں ... شرح اس معما کی ہے ہے کہ ہم مطلقاً سلامت جمد سے بقاء حیات پر استعمال ل نہیں کرتے جو یہ احتال ہوکہ شاید اسباب ندکورہ میں سے اورکوئی سبب موجب سلامت جمد ہو حیات نہویا حیات ہو بہو کے احتال ہوکہ شاید اسباب ندکورہ میں سے اورکوئی سبب موجب سلامت جمد ہو حیات نہویا حیات کے احتاد انہا علیم السلام کے حرام ہونے سے استعمال کرتے ہیں ... سوسوائے حیات کے احتاد انہا علیم السلام کے حرام ہونے سے استعمال کرتے ہیں ... سوسوائے حیات کے اسباب ندکورہ کی صورت میں بقاء بدن نہ بوجہ حرمت یا احترام ہے بلکہ بوجہ موافع خارجیہ اسباب ندکورہ کی صورت میں بقاء بدن نہ بوجہ حرمت یا احترام ہے بلکہ بوجہ موافع خارجیہ اسباب ندکورہ کی صورت میں بقاء بدن نہ بوجہ حرمت یا احترام ہے بلکہ بوجہ موافع خارجیہ اسباب ندکورہ کی صورت میں بقاء بدن نہ بوجہ حرمت یا احترام ہے بلکہ بوجہ موافع خارجیہ اسباب ندکورہ کی مورت میں بقاء بدن نہ بوجہ حرمت یا احترام ہے بلکہ بوجہ موافع خارجیہ سے ... اگر یہ موافع نہ و تے تو زمین سب ہضم کر جاتی ...

علاوہ پر ہیں احرام کی تو کوئی وجہ نہیں صور فدکورہ میں جسد مُردہ میں کیا احرام و عزت آگئی رہی، حرمت جمعتی مشہور سووہ اگر ہوتی تو وہ بوجہ نا پا کی ہوتی، سونا پا کی کا سے حال ہے کہ پاخانہ جو سب نا پا کیوں سے زیادہ نا پاک ہے وہ تو زمین پر حرام نہ ہو تھوڑے عرصہ میں سب کھا پی کر برابر کردے... اجساد انبیاء جن کے مظہر و مقدس ہونے پر یدا ضافت ہی گواہ ہے بوجہ نا پا کی اس پر حرام ہوجائے، ہاں حیات کو موجب حرمت کہ اُس کا میں پر حرام ہوجائے، ہاں حیات کو موجب سب نا پا کی نہیں عزت و احرام ہو البتہ ہے بات قابل قبول ہے کیونکہ حیوانات میں نباتات سے محتر م اور نباتات جمادات سے پھر حیوانات میں بی آ دم اور بی آ دم میں سے بھی انبیاء سب سے زیادہ محتر م اور بی آ دم میں زمین میں سے بھی انبیاء سب سے زیادہ محتر م ادھر جمادات میں زمین سب سے زیادہ محتر م ادھر جمادات میں زمین سب سے زیادہ محتر م ادھر جمادات میں زمین سب سے زیادہ محتر م ادھر جمادات میں انبیاء سب سے نبیادہ محتر م ادھر جمادات میں زمین سب سے کم سواگر اس پر وہ چیزیں جواشرف و اعلیٰ ہیں جرام ہوں تو بچھ بجب نبیں ،خصوصانی آ دم اور ان میں سے اہل ایمان اور انبیاء

مقالات بجئ الاسلام جلد 8 البحرات بيورون مقالات بجئ الاسلام جلد عبد مركب جدد مرده منجمله جمادات موجاتا بي تواس صورت میں انبیاء کیہم السلام کواگر بعد وفات زندہ نہ کہتے مُردہ کہتے ان کے اجساد کا حیوان بھی ہونا سیجے نہیں ... چہ جائیکہ انسان بلکہ اس صورت میں ان کے اجساد کو داخل جنس نباتات رکھنا بھی غلط ہے، پھر حرام ہونے کی کون می وجہ ہے...

الغرض وجهرمت احترام موتو مواوروه درصورت حيات توممكن ہے ورنهمكن نہيں رہی، یہ بات کہ بوجہ احترام یا نا پاکی غیر ذوی العقول پر کسی چیز کے حرام ہونے نہ ہونے ك كيامعنى اس طرح كى حرمت ذوى العقول كساته مخصوص إورغير ذوى العقول ميں وجوب وحرمت وغير ومحض بمعنی طبیعت وخاصیت وغیرطبیعت وغیرخاصیت ہوں تو ہوں اگر کوئی صفت غیر ذوی العقول میں سے کسی کی خاصیت اور طبیعت ہے تو اس کو بہ نسبت اس کے مامور بداوراس صفت کے عدم یااس کی ضد کورام کہدیا ہوگا،

سواس کا جواب بیہ ہے کہ ملفوظات انبیاء علیہم السلام کے تتبع سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ غیر ذوی العقول کی نسبت امرونہی فقط موقع طبیعت وعدم طبیعت ہی میں واردنہیں ہوئے... چنانچہ اجسا دانبیاء کی حرمت سے حرمت کا موقع غیر طبیعت میں واردنه ہونا تو خود ظاہر ہے...اگر مخالف طبیعت ہی کا نام حرام تھا تو طبیعت ارضی تو اسی بات کو مقتضی تھی کہ اجساد انبیاء کو کھالیتی باعتبار طبیعت ارضی تو ان کے اجساد میں اوراوروں کے اجساد میں کچھفرق نہیں معلوم ہوتا اور آیت "یکا نارُ کُونِی بَرُدًا وَ سَكَامًا" \_ يخلاف طبيعت ما مورجونا آشكارا بسوامرونهي \_ يعلى العوم طبيعت و غيرطبيعت مراد لينا توضيح نهين ... هي جوتوبي كدحيوانات نباتات جمادات بعي جن كوغير ذوى العقول كہتے ہيں... بشها دت كلام الله واحاديث رسول الله علوم و ادراك ركھتے ہيں اوروہ بھى مكلف ہيں ان كے لائق ان كے ليے بھى احكام ہيں ... منجملہ ان احکام کے ان کے امور طبعی بھی معلوم ہوتے ہیں جیسے حضرت يوشع عليه السلام كاآ فآب كويول كهنا كدتو بهي مامور بي يعنى الي سيريس يارسول التصلى الله عليه وسلم كااس محض كے خطاب ميں جس نے ہوا پرلعت كي هي، يفر مانا كر لعنت نه كر يہ مامور ہے اس پر دلالت كرتا ہے گر چونكہ اوّل تو ان كا ذوى العقول ہونا جو مدار تكليف شرى ہے ... محفی نظر عوام كواس تك رسائی نہيں، دوسر ہان ميں تقبل احكام ميں علی المدوام پائی جاتی ہے یعنی اپنے طبائع پر قائم ہیں اور بیشان مكلفین یعنی جن و بشر سے بہت مستبعد ہے تو بیان كے علوم اور ادراكات وار ادات كا احتفا اور دوام تعبل احكام كا استبعادا بال عقول قاصرہ كے ليے جن كو كم عقل معقول كہتے ہیں اور پھر بیامور جو حیات كے عوار ض مفارقہ میں سے ہیں ... برعم خود ظاہر بینوں كولوازم حیات نظر آتے ہیں باعث انكار معنی حقیقی امر و نہی ہوجا تا ہے گرحق ہی ہے اور اہل حق جن كا دید کا سیرت كشادہ ہے وہ خوب حقیقی امر و نہی ہوجا تا ہے گرحق ہی ہے اور اہل حق جن كا دید کا بیر بار ادہ واختیار قائم ہیں گر چونكہ شل جن جانے ہیں كہ سواجن و بشر سب اپ اپ اے کام پر بار ادہ واختیار قائم ہیں گر چونكہ شل جن و بشر ان میں عصیان خداوندی نہیں اور اس سب سے ان کا حال کیسال رہتا ہے ...

دوسرے حواس واعضاء جوطریق ادراک اور خدام ادراک ہیں اور شفس وکلام و گفتگو وغیرہ جو آ ٹارادراک وخواص حیات میں سے ہیں پائے نہیں جاتے تو ان کا ارادہ مخفی و مستر ہے اہل معقول جن کوعقل سے بہرہ کم ہے اس کو طبیعت کہتے ہیں اوراس کی تعریف میں فاعل ہے ارادہ کہہ کراپی بے عقلی ظاہر کرتے ہیں کون نہیں جانتا کہ فاعل ہے ارادہ ایک مفہوم بے مصداق بلکہ ممتنع ہے فعل کے لیے فاعل میں ارادہ شرط ہے ورنہ اس کا فعل نہیں کسی قاسر کا فعل ہے ... بہر حال فعل فاعل ارادی اور قسری میں منحصر ہے فعل طبعی ظاہر میں شم ثالث ہے درنہ خور سے دیکھو تو آئییں میں واغل ہے ...

الغرض اہل عقل قاصر جن کومعقول کہتے ہیں بعض مامورات غیر ذوالعقول کو طبعی اوراس کے خالف کو خرق عادت یا بالخاصہ کہتے ہیں اوراہل حق دونوں کو تغییل حکم ربانی سمجھتے ہیں اور اہل حق دونوں کو تغییل حکم ربانی سمجھتے ہیں اور کیوں نہ مجھیں جہاں بوجہ تقد بق نبوی باوجود مرور دُھوراورطول زمانہ کے بے دکھیے اجساد انبیاء کیم السلام کو زیر خاک سالم تسلیم کرتے ہیں ... نباتات و جمادات میں حیات وادراک وارادہ کو اگران کے فرمانے کے موافق تسلیم کرلیا تو بچھ تعجب نہیں یہاں تو

بہت سے آ ٹارعلم وخبر کی خبر بھی دیتے ہیں ... کدو وغیرہ کی بیل میدان میں سطح زمین پر پھیلتی ہے اور اس میدان میں سطح زمین پر پھیلتی ہے اور اس میدان میں یا اس کے قرب وجوار میں اگر کوئی چیز ککڑی وغیرہ کے اقسام سے کھڑی یا گڑی ہوئی ہویا کوئی رسی وغیرہ کا ایک سراس کے پاس کسی چیز میں اور دوسراسر کسی اور چیز میں اور دوسراسر کسی اور چیز میں کی نے بین کسی کے بین کسی کے بین کہ کے بین کی بین کی بین کے بین کے بین کے بین کے بین کی بین کی بین کی بین کے بین کے بین کی بین کی بین کے بین کے بین کی بین کی بین کی بین کے بیا کی بین کے بیاں کی بین کے بی کے بین کے بی کے بین کے بین کے بی کے بین کے بی کے بین کے بین کے بین کے بی کے بین کے بی کے بی کے بین کے بین کے بی کے بیاں کے بین کے بی کے بیاں کے بین کے بین کے بی کے

الغرض تقلید انبیاء اور انباع رُسل علیهم السلام کیجئے تو سب جگہ کیجئے، اجساد انبیاء کے صحیح وسالم رہنے پر ایمان ہے تو اس پر بھی ایمان ہے قدرت خدا میں دونوں داخل مرتبہ امکان میں دونوں برابر تا ویل جب کیجئے جب کوئی محال لازم آئے... نبا تات و جمادات کے حکوم و مامور ہونے میں کیا خرابی ہے بلکہ عموم حکومتِ خداوندی نکلتا ہے... غایت مافی الباب بوجہ جامعیت حقیقت انسانی کہ وہ تمام حقائق کو جامع ہے انسان کی نسبت اوامر ونو اہی بکٹرت ہوں اور نبا تات و جمادات کی نسبت بجزیادِ خداوندی اور نتیل احکام مخصوصہ جن کو اہل ظاہر طبائع کہتے ہیں اور کوئی امرونہی نہ ہواور ہو بھی تو کمتر ہیں احکام مخصوصہ جن کو اہل ظاہر طبائع کہتے ہیں اور کوئی امرونہی نہ ہواور ہو بھی تو کمتر ہو جیسے زمین کی نسبت اجساد انبیا علیہم السلام کے کھانے کی ممانعت...

اس تقریر کے بعد بیا حمّال بھی باقی نہیں رہتا کہ وجوب وحرمت سے ایسے مواقع میں مقتضائے وجوب وحرمت اعنی دوام فعل یا دوام عدم فعل مراد ہے ... وجہ ارتفاع کی بیہ ہے کہ معنی حقیقی وجوب وحرمت کوچھوڑ کر بیہ معنی مجازی جب مراد کیجئے کہ معنی حقیقی نہ بن عیس ...سوییه بات جب تقی که حیات محال هوتی اور جب بشها دت انبیاء حیات گویته بر سر

ثابت ہوگئ تو پھر کیا کلام ہے...

الغرض حرمت مذكور بحكم ايمان هيقى ہاور منى اس حرمت كانا پاكى تو ہوہى المبيل على كيونكہ اجساد مقد سرة مطہرہ انبياء علیم السلام اگر بالفرض نا پاک تصاوراس وجبہ سے زمین پرحرام ہوئے تو ہمارے جشہ ہائے نا پاک تو بدرجہ اولی نا پاک تھے...
بدرجہ اولی حرام ہوتے ... علی ہذا القیاس گوموت وغیرہ اور نا پاکیاں اقل حرام ہو تیں ، اس صورت میں ہونہ ہوسب حرمت كا احترام ہوگا کیونکہ اسب حرمت انہیں دو میں مخصر بیں اور احترام اجباد جب بی متصور ہے کہ مادہ حیات اور تعلق روح باقی ہوور نہ جسم بے روح من جملہ جمادات ہے اس كوز مين پر چنداں فوقیت نہیں جوفر ق عزت واحترام پيدا ہواور نبی حرمت اس پر متفرع ہو... باقی بعض شہداء وصلیء کے اجساد كا بعد از منہ طویلہ سے وسالم مشہود ہونا علی ہذا القیاس كثر و در كی جڑكی ہڑی كا سالم رہنا...

پنانچہ حدیثیں صحیح اُس پردال ہیں قطع نظراس کے کہائی طرح علی الدوام رہنا کسی
دلیل سے ثابت نہیں، بیضروری نہیں کہ بیجہ حرمت ہی ہوجوان کے لیے بھی حیات کا
اثبات ضروری ہوجیے ہم تم بعض اشیاء بیجہ حرمت نہیں کھاتے خواہ بیجہ احترام ذات
طعام ہو...جیے انسان کا گوشت یا بیجہ احترام مکان طعام جیے حرم کے جانور کا گوشت یا
جوہ ناپا کی ہوجیے خزیر وغیرہ اور بعض اشیاء بیجہ محبت یا بامید نفع جیسے پلے ہوئے کبوتر
وغیرہ یا سواری بار برداری کے اون و بیل اور بعض چزیں بوجہ ادب جیسے گائے، بیل،
کسی پیرکا عطیہ ہواور بعض اشیاء بیجہ عدم رغبت اور بعض اشیاء بوجہ عدم قدرت جیسے
پیرانِ کہنے سال شکتہ دندان بخت چیزیں مثل چنوں وغیرہ کے نہیں کھاسکتے اور بعض اشیاء
بیرون کہنے مارجیہ جیسے شہد با ندیدہ ایڈاء زنور نہ کھاسکے ایر بعض اشیاء

ليے بھی وجوہ کثیر ہوں ،ان میں سے انبیاء کے اجسام کے نہ کھانے کی وجہ تو احتر ام ذاتی

ہواور شہداء وصلحاء کے اجسام کے نہ کھانے کی وجہ مثلاً ادب ہواور کنگروڑ کی ہڑی کے نہ

کھانے کا باعث مثلاً عدم قدرت ہولیعنی بوجہ خق اس کونہ کھاسکتی ہو...علاوہ ہریں انبیاء کے سواا گران کے بعض اتباع میں بھی ماد ہُ حیات اوران کے اجسام کے ساتھ علق روح باقی رہتا ہواور بوجہ جیات وہاں بھی حرمت احتر امی ہوتو ہمارا کیا نقصان ہے...

ہمارا دعوی تو بیر ہے کہ انبیاء زندہ ہیں یہیں کہ اور کوئی مثل انبیاء زندہ ہی نہیں کہ اور کوئی مثل انبیاء زندہ ہی نہیں ہاں چونکہ انبیاء کی زندگی بوجہ علم نبوت معلوم ہوتو وہ دونوں تھم باتی اعنی حرمت از واج اور عدم توریث اموال قابل تکلیف اور بالیقین واجب العمل ہوں گے اور اور ول میں بوجہ نہ معلوم ہونے حیات کے کسی وجہ سے دونوں تھم باتی کی تکلیف شارع کی طرف سے صادر نہ ہوئی ... بہر حال ہمارا استدلال حیات انبیاء پرنفس سلامت اجساد سے نہیں جو احتمال سبب دیگر یا شبہ انقطاع حیات ہوہم جو اثبات حیات کرتے ہیں تو حرمت اجساد سے استدلال کرتے ہیں ...

اورحرمت حسب تحریر بالا بے حیات متصور نہیں ورنداسباب حافظ قوی اگر موجب سلامت جسد ہیں تو قطع نظر اُس کے کہ جو اسباب اس بات میں معروف ہیں جیسے گئی، شیل، شہد ، سرکداس جگہ بالیقیں نہیں تو تھے مضمون حرمت کی کوئی صورت نہیں کیونکہ موافع فیکورہ کی صورت میں نہ کھانے کی الیم مثال ہے جیسے کھیوں کی فیش زنی کے اندیشہ سے شہد کو نہ کھائے یا محافظ ان سرکاری کے اندیشہ سے نہر کے گھاس پھوس کی طرف جو حقیقت میں مباح الاصل ہیں ... نیت نہ دوڑ آئے گر ظاہر ہے کہ اس کو حرمت پر متفرع نہیں کہہ سکتے اور القطاع حیات یعنی تھوڑی دیر کے لیے مرکر پھر زندہ ہو جانے کی صورت میں زمین کے کسی جسم کو نہ کھانے کی الیم صورت ہے جیسے کی جانور کو ذری کر کے چیل چھال کر پکار کھتے اور قبل اس کے کہ کھانے پائیں کی کے اعجازیا کر امت سے وہ پھر زندہ ہو جائے ، یعنی جیسے قبل ذریح بے کیاس کے گوشت کو بحالت زندگی نوج کر کھانا حرام تھا اور علی ہذا القیاس بعد زندگی ای طرح سے کھانا حرام ہے اور ماہیں ان دونوں حالتوں کے حلال تھا پر کھانے کی فرصت نہ کی ، ایسے ہی درصورت القطاع حیات دونوں حالتوں کے حلال تھا پر کھانے کی فرصت نہ کی ، ایسے ہی درصورت القطاع حیات دونوں حالتوں کے حلال تھا پر کھانا کرام ہو جائے ، کسی کے فرصت نہ کی ، ایسے ہی درصورت القطاع حیات دونوں حالتوں کے حلال تھا پر کھانے کی فرصت نہ کی ، ایسے ہی درصورت القطاع حیات دونوں حالتوں کے حلال تھا پر کھانا کی خرصت نہ کی ، ایسے ہی درصورت القطاع حیات

حلت میں کچھشک نہیں پر بیجہ قلت فرصت زمین کھانے نہ پائے ادراس وجہ سے وہ جسد سلامت رہ جائے تو کچھ بجب نہیں لیکن بیسلامتی بوجہ حرمت نہیں...

غرض سلامتی جمد بوجہ حرمت جس سے ہم استدلال کرتے ہیں وہ مرحیات متصورتہیں اور جب اس مسبب کے لیے فقط ایک ہی سبب ہواجس کو حیات کہتے ہیں تو اس مسبب سے حیات پر استدلال قوت اور افادہ یقین میں ایسا ہی ہوگا جیسے دھوپ سے اور نور سے آفتاب کے طلوع پر استدلال قوی اور مفیدیقین ہے جیسے نور بفتر رند کور کے لیے بجز آ فآب اور کوئی سبب نہیں ایسے ہی سلامت اجساد بطور مذکور کے لیے بجز حیات اورکوئی سبب ہیں رہا...جیزامکان میں ہونا وہ دونوں جگہ برابر ہے...اگرسلامت اجهادبطور فذكوركے ليے سواحيات كے اور سبب بھى ممكن ہے تو نور بفترر فذكور كے ليے بھی سوا آفاب کے اور سبب مکن ہے ... گریدامکان جیسا یہاں قادح یقین نہیں، وہاں بھی نہ ہوگا...اس امکان کے سبب آفتاب کے یقین میں تر دو کرنا جیسا وہم میں داخل ہےاورصاحب تر ددکو وہمی کہا جاتا ہے، یہاں بھی بیتر دد داخل وہم رہے گا اور صاحب ترود وہمی کہلائے گا اور بیفرق ظہورنور اور وضوح آ فتاب اور اختفاء سلامت جد نبوی اوراستنار حیات جس کی وجہ ہے اس کومثل نور آفتاب ہر کوئی محل استدلال میں نہیں لاسکتا اور حیات مثل آفتاب ہر کسی کواس طرح سے معلوم نہیں ہوسکتی ہمارے دعویٰ میں قادح اور ہمارے مطلب کے مخالف نہیں اس لیے کہ مدار استدلال چنانچہ او برمرقوم ہو چکا... ملازمت پر ہے ظہور دلیل اور وضوح مدلول پڑ ہیں ایک استدلال کو دوسرےاستدلال کے ساتھ قوت وضعف میں تثبیہ بشرط مساوات کیفیت ملازمت سیجے ہے...اگرچہ ایک استدلال میں دلیل اور مدلول ہر عام و خاص پر واضح ہوں اور دوسرے میں خفی لیکن دلیل و مدلول اگر چہ ہر عام و خاص پر واضح ہوں...استدلال جب ہی بن پڑے گا کہ دلیل و مدلول میں ارتباط ملازمت معلوم ہو، پھراس کے بعد اس دلیل کا اختصاص اس مدلول کے ساتھ معلوم ہو ورنہ دلیل و مدلول میں کتنی بھی وضاحت كيول نه هواستدلال متصور نهيس...

سواس باب میں نورسے آفاب پراستدلال کرنا اور سلامت جمد سے حیات پر استدلال کرنا وونوں برابر ہیں...اگر استدلال حیات میں یہ دونوں با تیں ضروری ہیں تو استدلال آفناب میں بھی دونوں ضروری ہیں... ہاں چونکہ نور فہ کور اور اس کا اختصاص آفناب کے ساتھ ہر خاص و عام کو معلوم ہاں لیے اس طریق سے آفناب کو ہرکوئی دریافت کرسکتا ہے اور سلامت جمد اور اس کا حیات کے ساتھ اختصاص کمی کو معلوم ہے تو اس طریق سے حیات کو بھی کوئی کوئی دریافت کرسکتا ہے لیکن بعد اطلاع سلامت جمد معلوم اور بعد اطلاع سلامت جمد حد حیات کے ساتھ ہے سلامت جمد سے معلوم اور بعد اطلاع اختصاص سلامت جمد جو حیات کے ساتھ ہے سلامت جمد سے حیات پراستدلال کرنے والا اور نورسے آفناب پراستدلال کرنے والا دونوں برابر ہیں ...

اس تقریر سے جبیہا سلامت جسد بطور ندکور کا اختصاص حیات کے ساتھ ٹابت ہوا ویسا ہی تنیسر سے خدشنے کا جواب بھی بخو بی واضح ہوگیا...

ر ماحرمت نکاح از واح مطهرات اورعدم توریث کاحیات کے ساتھ اختصاص، سواس میں سے اقل کے اختصاص کی تو یہ وجہ ہے کہ ہم مطلق حرمت نکا حیاستدلال نہیں کرتے جو کی کم عقل کو سواحیات نبوی کی اور سبب کا احتال ہو بلکہ اس حرمت سے استدلال کرتے ہیں کہ جو تمام اُمت کے لیے اپنا ہو یا برگانہ عام ہو، سوالی حرمت بجو حیات زوج یا عدت اور کی وجہ سے متصور نہیں کیونکہ اقل تو اسباب حرمت مندر وجد کوع " محرق میں سے کوئی سبب ایساعام مندر وجد کوع تمام اہل ایمان کواس کی وجہ سے کی خاص عورت سے نکاح حرام ہو، ایسا سبب نہیں کہ تمام اہل ایمان کواس کی وجہ سے کی خاص عورت سے نکاح حرام ہو، ایسا سبب اور سبب کا احتمال ایسا ہی جھتے جیسا نور بفتر رمعلوم کے لیے سوا آ قاب کے اور شکی کا احتمال ایسا ہی جھتے جیسا نور بفتر رمعلوم کے لیے سوا آ قاب کے کوئی سبب دیکھا نہ سنا احتمال کیونکہ جیسے نور بفتر رمعلوم کے لیے آج تک سوا آ قاب کے کوئی سبب دیکھا نہ سنا ایسا ہی حرمت عامہ کے لیے سوا زندگانی زوج یا عدت کوئی علت دیکھی نہ تی ... علاوہ ایسا ہی جملے ما وَدَ آءَ ذلِکُمْ "اس بات پردلالت کرتا ہے کہ سوا اسباب ایسا ہی جملے ما وَدَ آءَ ذلِکُمْ "اس بات پردلالت کرتا ہے کہ سوا اسباب

ندکورہ کے حرمت کے لیے اور کوئی سبب متصور ہی نہیں ، اس صورت میں حرمت عامہ کے لیے سواز نیدگانی زوج اور عدت کے اور کوئی سبب نہ ہوگا...

باقی ر بها خضاص عدم تو ریث سواس کا جواب اوّل تو یہ کہ حدیث "لا نورٹ" میں ورافت بمعنی موروثیت کی نفی ہے ورافت بمعنی وارشیت کی نفی نہیں لیمنی اصل ورافت ہی کی نفی ہے یہ بہیں کہ اصل تو موجود ہے پر موافع خارجیہ مافع ظہور اثر ہیں جسے ایام سفر میں فرضیت صوم بمعنی مقتضائے نسبت عبودیت ومعبودیت موجود ہے ۔.. یہی وجہ ہے کہ روزہ رکھ لیا جائے تو ادا ہوجا تا ہے پر موافع خارجیہ مافع ظہور اثر بیں ، اگر یہ مجرد اتمام سفر قبل حصول فرضیت ادام رجائے تو اثر فرضیت یعنی عقاب و علی ، اگر یہ مجرد اتمام سفر قبل حصول فرضیت ادام رجائے تو اثر فرضیت ایعنی عقاب و عقاب متر جب نہ ہوگا ، افع خارجی یعنی وفورر حمت خداوندی بلی ظمشقت اس اثر کو ظاہر خبیں ہونے دیتی ، لیکن ظاہر ہے کہ اس حال میں اور حال قبل تشریف آ وری رمضان خبیں ہونے دیتی ، لیکن ظاہر ہے کہ اس حال میں اور حال قبل تشریف آ وری رمضان لازم آ تا کہ صوم موجود ہے ور نہ میں زمین آ سان کا فرق ہے وہاں یوں نہیں کہ سکتے کہ اصل تھی صوم موجود ہے ور نہ اس زمان داور فور فر ذرکھنا اور بطور فرکور یعنی حالت سفر میں رمضان کا روزہ نہ رکھنا برابر اس زمان کا روزہ نہ رکھنا اور بطور فرکور یعنی حالت سفر میں رمضان کا روزہ نہ رکھنا برابر اس زمان کا روزہ نہ رکھنا اور بطور فرکور یعنی حالت سفر میں رمضان کا روزہ نہ رکھنا برابر اس زمان کا روزہ نہ رکھنا اور بطور فرکور یعنی حالت سفر میں رمضان کا روزہ نہ رکھنا برابر اس زمان کا روزہ نہ رکھنا اور بی وہ کی تو اب غور فرمائے :

"الا نُورِث فرمایا ہے... "الا یو فنا اَحَد الله بین فرمایا...الر "الا یوفنا اَحَد"

مرمات تو به بیک محکم کمال حقیقت شناس اور کمال بلاغت نبوی اہل تدقیق و حقیق بید

سمجھتے کہ مورث کی جانب کچھ عذر نہیں پر وارث کسی وجہ سے محروم ہیں اور "الا

نُورِث " میں یہاشارہ ہے کہ یہاں موروفیت ہی سمجھ نہیں وارثوں کی وارفیت ورکنار

اور موروفیت کے سمجھ نہ ہونے کی بجز حیات اور کوئی علت نہیں ...صاحب مال اگر زندہ

ہوں کہ نہ ہوں قاتل ہوں کہ نہ ہوں ۔ اس کے میں رہے گا،اس کے وارث اس کے دین پر

ہوں کہ نہ ہوں قاتل ہوں کہ نہ ہوں ۔ ...

غرض اس کی جانب صفت موروفیت ہی نہیں اور اس کا مال محل میراث ہی

نہیں... چہ جائیکہ کی کے وارث ہونے کی نوبت آئے کیونکہ مورث کی موروفیت وارثوں کی وارفیت سے بالذات مقدم ہے جیسے معبود مطلق کی معبود یہ یعنی وہ بات جو مغشاء استحقاق عبادت ہے عباد کی عبادت سے مقدم بالذات ہے...اگر بینہ ہوتا تو خدا میں بھی مثل اور معبود ول کے استحقاق عبادت نہ ہوتا... ہال موروفیت و معبود یہ انتزاعی جو بعد تعلق ورافت اور صدور عبادت مورث اور خدا کی جانب ٹابت ہوتی ہے ... البتہ ورافت اور عبادت سے متاخر ہے کیونکہ اس صورت میں مورث و معبود مفعول ورافت اور عبادت بمعنی ما وقع علیہ الفعل ہے جو مصطلح نحات ہے اور وقوع فعل مفعول ورافت اور عبادت بمعنی ما وقع علیہ الفعل ہے جو مصطلح نحات ہے اور وقوع فعل مفعول مرافع کی میں مفعول بمعنی من یقتصی وقوع کے الفعل علیہ ہے اور استحقاق اور اقتضاء صدور فعل سے متاخر ہے اور پہلی صورت میں مفعول بمعنی من یقتصی وقوع کے الفعل علیہ ہے اور استحقاق اور اقتضاء صدور فعل سے لاجرم مقدم ہے ...

ربی بید بات کمقضی تعلق دراشت کون چیز ہے سودہ موت مورث ہے اور دو بیشک وراشت ورشہ اور تعلق وراشت سے مقدم ہے اور نظر بظاہر مفہوم گوموت ومور وجیت مرادف نہ ہوں پر مصداتی کو دیکھے تو مور وجیت وہ خود موت ہی ہے اور اس صورت بیل صراحت اس محدیث سے نئی موت انبیاء نگلتی ہے ... غرض " لا نور ٹ بیل مصدر مجبول یعنی بی للمفعول محدیث سے نئی موت انبیاء نگلتی ہے ... غرض " لا نور ٹ بیل مصدر مجبول یعنی بی للمفعول بمعنی " من وقع علیه الفعل " کی نئی نہیں مصدر مبنی للمفعول بمعنی " من یقتضی وقوع الفعل علیه " کی نئی ہے کیونکہ مصدر بینی للمفعول بمعنی" ما وقع علیه الفعل "کاعدم مصدر بینی للفاعل کے عدم کی فرع ہے ... جیسے اس کا وجود و تحقق اس کے وجود و تحق کی فرع بینی للفاعل کے عدم کی فرع ہے ... جیسے اس کا وجود و تحقق اس کے وجود و تحق کی فرع ہے ... اس صورت بیل مقتضاء حقیقت شناسی اور کمال علم اور بلاغت بالغہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بینہ تفا کہ فرع کی فی کرتے اور در باب فی اصل لوگوں کور در میں ڈالتے کیونکہ فرع کی اور مطلب دوبالا ہوجا تا ... یعنی " لایو ثنا احد "خرماتے ...

علاوه بریں جملہ "ما تر کناه صدقة" کھی باعتبار معنی جبَ ہی صححے ہوسکتا ہے کہ موروفیت بمعنی اقتضاء وقوع فعل وراثت ہو... چنانچ عنقریب واضح ہوجائے گا...

الغرض" لا نورث" فرمانا اور "لا يوننا احدٌ" نه فرمانا خالى تكته سے نہيں ا اہل فہم مجھ گئے ہوں گے كہوہ ان شاءاللہ يہى فرق ہے جومعروض ہوا...

اوراس سے صاف طاہر ہے کہ انبیاء بدستور زندہ ہیں کیونکہ عدم اقتضاء وقوع فعل ورافت زوال حیات کی صورت میں تو متصور بی نہیں متصور ہے تو حیات میں متصور ہے لیکن انبیاء کی زندگی زیر پردہ عارض طاہر بینوں کی نظروں سے مستور ہے مثل اُمت ان کی موت میں زوال حیات نہیں ... چنانچہ ان شاء اللہ واضح ہوجائے گا...

علاوه بری "ما تر کناه صدقة "جواس بات پردلالت کرتا ہے کہ متر و کہ انبیاء صدقہ ہاں کو مقتض ہے کہ کوئی مصد ق بھی ہوسووہ سوائے ذوات انبیاء بیہم السلام اور کون ہوگا... پران کا مصد ق ہونا جب ہی صحیح ہوسکتا ہے کہ وہ وقت تقدق بقید حیات ہوں اور وقت تقدق بشہادت "ما تر کناه" وہ زمانہ ترک ہے اور ترک اس عجہ بوجہ موت تحقق ہوا تو لاجرم وقت ترک جووقت موت ہے انبیاء زندہ ہول گے اور ان کی موت ان کی حیات کی ساتر ہوگی لینی میہ موت رافع ودافع نہ ہوگی ... چنانچہ ان کی موت ان کی حیات کی ساتر ہوگی لینی میہ موت رافع ودافع نہ ہوگی ... چنانچہ ان شاء اللہ بیہ بات آئندہ خوب آشکارا ہوجائے گی ...

اس جگہ سے الی فیم پروشن ہوگیا کہ "ما تو کناہ صدقة" اور "لا نورث"

میں علاقہ علیتہ ومعلولیت واصلیت وفرعیت ہے... ظاہر میں تو" ما تو کناہ صدقة"

حم سابق کے لیے موقع علت میں معلوم ہوتا ہے لین اگر برکس کہتے تو زیادہ انسب

ہی بلکہ وہی صحح ہے کونکہ ضمون جملہ "لا نورث" جو بحکم تقریر گزشتہ فی موت ہے

اصل ہے اور چونکہ یہ اصل مانع تر تب وتعلق میراث ہے... ادھر بوجہ عروض موت

ظاہری چلہ شی و پردہ شینی قبررسول الله صلی الله علیہ وسلم اموال میں تصرف سے معذور

اس لیے اس کی ضرورت ہوئی کہ اپنے کارکن کو اپنے اموال کا جمع خرج بتلا جا کیں...

غرض مضمون "لا نورث" باعث بیان" ما تر کناہ صدقة" اور "ما تر کناہ صدقة" ایک دوسر ب

کے مؤید وسیح اور ہرایک بالاستقلال حیات انبیاء پرشام کیونگہ عدم موروقیت اور تصدق دونوں حیات انبیاء پرشام کیونگہ عدم موروقیت اور تصدق دونوں حیات احدیث میں بیدونوں باتیں متصور نہیں کیکن ارباب فہم پر پوشیدہ نہ رہے کہ حیات انبیاء اگر مانع ہے تو مانع موروقیت انبیاء ہے مانع وراقت انبیاء ہیں ہوسکتی...

سوكيا عجب ہے كہ انبياء اپنے آباء واجداد كے بشرطيكه ان كے آباء واجداد انبياء نہوں وارث ہوئے ہوں اور بہجوا حاديث سيحه ميں فقط لفظ "لا نورث " پراكتفاكيا ہے اور "لا نوث "جسے زبان زداكثر عوام ہے ہيں بڑھايا تواى واسطے نہ بڑھايا ہواور اگر بالفرض وہ لفظ "لا نوث " بھی صحیح ہوتو اس كی وجہ مض رعایت لزوم فيما بين اخذ وعطا ہوايعن وُ نيا ميں اولاً بدلاً ہے لينا ہے تو دُنيا بھی ہے اور دينانبيں تولينا بھی نہيں ...

اب عرض میہ ہے کہ ناظرین تحریر ہذا پر بخوبی واضح ہوگیا کہ امور ثلاثہ فرکورہ خواص حیات میں سے ہیں عوارض عامہ میں سے نہیں جوان سے استدلال حیات پرنا درست ہواور جب استدلال صحیح ہوا تو اس کی کیا پرسش ہے کہ بیاستدلال اِنّی ہے یا لیّی علیٰ ہذا القیاس اس کا کیا اندیشہ کہ یہاں تو وضع تالی وضع مقدم پر استدلال ہے ... یہ کیوں کر درست ہوگا...اب تسہیل فہم اور تقلیل وحشت ناظرین کے لیے خلاصہ جواب خدشہ اوّل معروض ہے ...

وہ بیہ ہے کہ بوجہ اِتّی ہونے استدلال معلوم کے جو بیاعتراض واجب ہوتا تھا کہ استدلال '' اِنّی '' میں وضع تالی منتج وضع مقدم نہیں پھر کیوں کرمطلوب معلوم ثابت ہوگا تو اس کے دوجواب ہوئے …اق ل تو یہ کہ عدم انتاج بوجہ احتمال عموم تالی ہے …سو کہاں بالبدا ہمتہ معلوم ہے کہ سوائے حیات اُمور ثلاثہ کے لیے اور کوئی سبب ہی نہیں ، ہونہ ہو حیات ہی ہوگی …اس صورت میں تالی گوعام تھی لیکن اس جگہ ایک خاص امر معین یعنی حیات میں مخصر ہے …

دوسرے بیرکہ تالی عام ہے نہیں یعنی ہرامرامور ثلاثہ میں سے حیات ہی کے

ساتھ مخصوص ہے... یہاں عموم ہی نہیں جو کچھ اندیشہ ہو...اب لازم یوں ہے کہ خدشہ ثانی کا جواب بھی رقم سیجئے ، ناظرین اوراق منتظر ہوں گے...

جناب من! عدم توریث کا ہنوز کل نزاع ہونا مسلم اوّل تو ہمیں اہل حق سے کام ہے رہیا کچھ تھوڑی ہات ہے کہ اہل سنت کا پرانا عقیدہ جس پراعتقاد مقلدانہ تھا محقق ہو جائے ... شیعہ راہ پر نہ آئے تو بلا سے دوسر ہے شیعہ کہاں تک تین پانچ کریں گے ... ایک دلیل اگر بطور مناظرہ ناتمام رہ گئ تو کیا نقصان اور بہت دلیلیں ہیں کچھ پہلے من چے ہو کچھ آگے ان شاء اللہ سنو گے ... بایں ہمہ ایس دلیل کی ضرورت ہے تو سننے ...

توریث اگر ہنوز کل نزاع میں ہونا مسلم پرنزاع دوسم کے ہوتے ہیں ایک نزاع معقول دوسراوہ جس کو دھنگا دھنگا کہتے ہیں ...سوکسی چیز کے ہونے نہ ہونے میں اگر قسم اوّل کا نزاع ہے تواس سے کسی شکی پراستدلال قابل ساعت نہ ہوگا ور نہ دو میں اگر قسم اوّل کا نزاع ہے تواس سے کسی شکی پراستدلال قابل ساعت نہ ہوگا ور نہ دو این ہوتا ہے الی انہم پر آشکارا ہے مگر یہ بھی اہل فہم پر آشکارا ہے کہ دلیل دو تم کی ہوتی ہے عقلی یا نقلی اور نقلی کا قوت وضعف باعتبارا حوال روا قاور اتصال سند ہوتا ہے ... اگر داوی اچھ سے حافظ، ضابط نہیم ہول اور سند متصل ہوتو با تفاق فریقین وہ روایت واجب القبول ہوگی ... اب ہم پوچھتے ہیں کہ روایت "لا نورٹ ما ترکناہ صدفة" بہ ہم صفت موصوف پھرانکار کے کیامعنی ...

اگر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ شیعوں کے نزدیک برے ہیں تو ان کی برائی کی کیا دلیل؟ اگر برائی بھی فدک کا میراث میں نہ دینا ہے تب تو مصا درہ علی المطلوب ہے اور اگر غصب خلافت ہے تو اس کا حال مفصل تو کتب شیعہ مطولہ شل از اللہ الحقاء و تحفہ اثنا عشریہ و غیرہ سے معلوم ہوگا... پر کچھ کچھ تو رسالہ ہدیة الشیعہ سے بھی واضح ہوجائے گا... یہاں اس رد و کدکی گنجائش نہیں ... پراس قدر معروض ہے کہ غصب کے لیے دو با تیں ضروری ہیں ایک مغصوب منہ دوسرے قہر غاصب، سویہ دونوں مفقو داول کے مفقو دہونے کی تو یہ دلیل ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ سویہ دونوں مفقو داول کے مفقو دہونے کی تو یہ دلیل ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ سویہ دونوں مفقو داول کے مفقو دہونے کی تو یہ دلیل ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ

تعالی عنہ سے پہلے اہل حل وعقد نے بلکہ سواان کے اور وں نے بھی کی سے بیعت کی ہی نہ تھی جو غصب کی نوبت آتی اور دوسرے کے مفقو دہونے کی وجہ بیہ کہ قبل استخلاف ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کسی پر جبر نہیں کیا بلکہ لوگوں نے در باب استخلاف ان پر جبر کیا اور وہ جبر کرتے بھی تو کس بجر وسہ پر زور وزر پر کھے نہ تھا… باقی تخیلات مجنونا نہ کوالیے مقامات میں دستاویز بنانا دیوانوں کا کام ہے… چونکہ تو اریخ اہل سنت بوجہ بدگمانی قابل استنا نہیں لازم یوں ہے کہ اس قصہ میں نصاری وغیر ہم سے تحقیق سے بحکے ان کوتو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے کام نہ بم فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے ، بلکہ سب سے زیادہ انہیں کے دشمن کیونکہ باعث فاروق رضی ولئے دونوں تھے اور اس پر بھی خاک ڈالئے…

اس روایت کی تکذیب کی وجه برعم شیعه خالفت قرآن به ... سواس کا حال رسالة مدية الشيعه ميں بخوبی واضح موگيا...اس رساله کے دیکھنے والے بران شاء الله بوشیده نه رہے گا که اس روایت اور آیات قر آنی میں ہرگز مخالفت نہیں بلکه اس درجه کو وفاق ہے کہ باہم مؤید یک دیگر ہیں اور کلام اللہ کے خالف ہی ہی مگر برعم شیعہ کلام اللہ ک خالفت كيام صرب، كلام الله جواب عالم مين موجود بوه توان كزديك كلام رباني عى نہیں بیاض عثانی ہے... ہاں کافی کلینی کے مخالف ہوتے تو مضا نقدنہ تھا... ہوناظرین اوراق ہدینة الشیعہ کو سیجی معلوم ہوگا کہ بدروایت روایات کافی کلینی سے دربارہ عدم توریث انبیاء کچھ م ہوگی زیادہ نہ ہوگی اوراسے بھی جانے دیجئے بڑی مخالفت کی وجہ تو یہی ب كرآيت "يُوْصِينُكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمُ" اورآيت "وَهَبُ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا يَّرِ ثُنِيُ" اور آيت "وَوَرِث سُلَيُمَانُ ذَاؤذَ" سيميراث انبياء ثابت بوتى ب، دواخير کی آیتوں ہے میراث انبیاء کا مجبوت تو ظاہر ہے...رہی آیت اوّل وہ رسول اللّٰه سلی اللّٰه عليه وسلم اوراً متيو ل كودونول كوعام ب...اس ليه آپ بھى اس تھم ميں داخل ہول كے... پرعموم "لانورث"كهال رما .. بودواخيركى آيتول سے ميراث كا ثبوت جب مكن ك

"نَحُنُ نَرِثُ الْآرُضَ وَمَنُ عَلَيْهَا" \_\_ يراث كاثبوت بوسكاور "يُوُصِيكُمُ اللَّهُ" ثبوت ميراث نبوى جب موكه رسول التصلى الله عليه وسلم كي موت اوّل تومسلم مواور جب رسول التُدصلي التُدعليه وسلم مُرده عي نهيس بلكه زنده بين تو پھر آيت "يُؤْصِيْكُمُ اللَّهُ" اور صدیث "لا نورث" میں کیا تخالف رہااوراس پر بھی قناعت نہ کیجئے عدم توریث کے قصہ کواصل سے جانے ہی دیجئے ، ہم امور ثلاثہ میں سے فقط اُن دو باقی ہی پراکتفا کرتے ہیں لیکن میددو بھی کم نہیں ...ان میں سے ہرایک حیات پر دلالت کرنے میں کافی وافی ہے...جیے نور آ فاب فظ آ فاب یر دلالت کرنے میں کافی ہے... پھر جب ایک نور آ فآب دلیل آ فآب بن سکے تو یہاں ویسے دیے دو ہیں لیکن ظاہر ہے کہ جب حیات ان دوہی سے بلکہان میں سے ہرایک سے ثابت ہوگئ توعدم توریث کا ثبوت آ بے ظاہر ہے اور یہ بھی روشن ہوگا کہ روایت کا ثبوت اوراس کی قوت کچھاسی میں منحصر نہیں کہاس کی سند ہی اچھی ہو، اگر کوئی آیت یا روایت صححهاس کے مصدق ہوتو بیقد لق آیت و روایت کافی ہے، اوّل توحیات قابل انکارنہیں... ہاں منکر بے عقل کا اعتبار نہیں، وہ انکار کر بیٹے تو کون مانع ہے منہ میں دوانگشت کی زبانی کافی ہے...اس لیے کلام اللہ کی سند پیش کرنی لازم موئی..اقل خداوند کریم قرآن مجید کی شان میں فرما تاہے:

"مُصَدِّقْ لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ" سو"مَابَيْنَ يَدَيْهِ الوريت والجيل وغيره يا آيات نازله سابقه بين ... بهرحال ايك دوسرے كوتقديق كرنا موجب صدق يك ديكر كفهرا... ادهر آيات متنابهات كے بعض اكابر نے يها معنی كے بين كه ايك آيت دوسرى آيت كے مشابه اور مطابق ہے ... چونكه ايك ميں مضمون ہے ، دوسرى آيت كا اور دوسرى آيت كا مصدق ہے ... خرض "مصدق لما بين يديه" ہونا در باره بيان اعتباركلام الله فلكور ہواہے ...

سوحدیث "لا نورث" بزعم شیعه جو بحکم "اَلْمَرُءُ بقیس علی نفسه" حضرت صدیق اکبررضی الله تعالی عنه کوکاذب و کذاب جانتے ہیں بوجه کذب صدیق

## علاوه برین خداوند کریم ارشادفرما تا ہے:

"وَإِذَا جَآءَ هُمُ أَمُرٌ مِنَ الْاَمْنِ اَوِالْحَوُفِ اَذَاعُوا بِهِ وَلَوُ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى الْوَلِى الْاَمْنِ مِنْهُمُ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسُتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمُ الخِيْنَ يَسُتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمُ الخِيْنَ اللَّهِ اللَّهُ مِنْهُمُ الخِيْنَ اللَّهُ الْحَوْداسِ بات پردلالت كرتا ہے كہ سوا قوت سنداعتبارروایت كے ایک یہ می صورت ہے كہ قال ہواسطہ كی امر کے بابواسطا خبار صححہ کے اس کی تقدین كرے الي بى بى به آیت "إِنْ جَآءً مُحُمُ فَاسِقٌ بِنَبَا فَتَبَيْنُوا"ای بات پردلالت كرتى ہے كہ صمون خبركو عقل لليم كر لے ورنہ صفحون مربسته بزار كی خبر سے محتی واضح نہيں ہوتا ... حروف مقطعات کے معنی اور استواء علی العرش کی حقیقت اور دیدار خداوندی کی کیفیت باوجوداس تو از قر آنی کے آج تک نہ کھلی ... بالجملہ جس خبر کی مصدق عقل یا نقل ہواس کو صادق ہی سمجھ میں نہ آیا ہوتو ایک تبھی پر پھر پڑیں ... گرتا ہم اتمام کیوں نہ ہوں اور اب تک بھی سمجھ میں نہ آیا ہوتو ایک تبھی پر پھر پڑیں ... گرتا ہم اتمام حوث کے لیے ایک مثال معروض ہے ...

## مثال

کہاگردوشخص بھی کے بہرے ایکا بیک اپی شنوائی کا دعویٰ کریں اور ایک دوسرے سے باتنیں کریں تو ہرایک کی شنوائی دوسرے کی شنوائی کی مصدق ہوگی اور پھراس پر ایک حکایت معروض ہے...

## حكايت

حضرت سیدالطا کفہ جنید بغدا دی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک شخص کومضطرب اور بے قرار د کھے کروجہ پوچھی تو اس نے عرض کیا کہانی والدہ کوجہنم میں دیکھتا ہوں ، آپ نے اس سے تو کچھے نہ فر مایا برموافق اس حدیث کے جس میں پچھتر ہزار یا لا کھ بارکلمہ طیبہ کے ثواب پروعدہ مغفرت ہے ای قدر کلمہ جو آپ کا پڑھا ہوا تھا اس کی والدہ کی روح كو بخشا... ہر چندا بھی اس سے کچھ ذكر نہيں كيا تھا جواس كومسرور يايا...اس حزن سابق کے بعداس خوشی کی علت ہوچھی تو اس نے کہا کہاب میں اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں...اس برآپ نے فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت حدیث معلوم سےمعلوم ہوئی اور حدیث فدکور کی صحت اس کے مکافقہ سے معلوم ہوئی ...سو جیسے حدیث معلوم باعتبار سند تو ضعیف تھی پر بطریق مذکور اُس کی صحت منکشف ہوئی...ای طرح حدیث "لا نو د ث"کوا گرچیج سمجھ کیجئے تو کیا نقصان ہے...**مکا ہف**ہ میں تو احمال خطابھی تھا، یہاں تو آیات وروایات صیحه موجود ہیں اور حکایت **ندکورہ** میں احتمال وضع ہوتو ہر چنداس کا وضعی ہونا ہمارے مدعا کے مخالف نہیں کیونکہ مثال میں تو فرض بھی کام دے جاتا ہے مگرتا ہم یوں سمجھ کر کہ سیاہ دلوں کا مکا ہفہ کی بات سے راہ برآنا تو معلوم اس نام سے ان کے حق میں اُلٹی اور گمراہی کا اندیشہ ہے اس ليےان كى فہم كےموافق ايك اور مثال واضح لكھتا ہوں...

## مثال

فرض کیجئے دومردعادل کسی ایک بات پر شفق ہوں اور تیسرا کوئی جھوٹا آ دمی الیں بات کے کہ ان دونوں کی بات کے مؤید ہوتو جیسے ان دو کی خبر تیسرے کی بات کی مصدق ہے اس تیسرے کی خبر ان دو کی خبر کی مؤید ہوگی الی ہی ماخذ سلامت جسداور ممانعت نکاح از واج مطہرات تو حدیث 'لانورث' کی مصدق اور بیر حدیث ان دونوں کے ماخذکی مؤید ہوگی ...

غرض ذکر حدیث "لانورث" جیسے اہل حق کے ق میں نتبت مدعا ہے ، خالف و مکر کے لیے بھی بوجہ تا کید فذکور کی قدر جا نگزا ہے ...علاوہ ہریں بیدا یک حدیث اگر شیعوں کو مسلم نہیں تو نہ ہی اورا لیک روایتیں اور آیتیں ہیں کہ نہ میراث کی آیتوں کے خالف نہ کی اور آیت کے معارض ، پھر بایں ہمہ در بارہ اثبات حیات مؤیدان میں سے ایک تو وہ روایت جس کا ماحصل بیر ہے کہ جس نے میرے مرنے کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے جیتے جی میری زیارت کی ، اہل فہم پر روثن ہوگا کہ غرض اس کلام سے سکیدن خاطر اس نے جیتے جی میری زیارت کی ، اہل فہم پر روثن ہوگا کہ غرض اس کلام سے سکیدن خاطر حزین مشاقان دیدار سرور درین ہے جو کم نصیبی سے آپ کی زیارت سے محروم رہے ، موافع خارجی کے باعث آئے نہ پائے یا آپ کے بعد اس عالم میں آئے سو سکیدن جب بی خارجی کے باعث آئے نہ پائے یا آپ کے بعد اس عالم میں آئے سو سکیدن جب بی مصور ہے کہ آپ زیدہ ہوں ... مجان ایمانی کو ملاقات پس پر دہ بھی کافی ہے ، آٹھوں سے نہ دیکھا نہ ہی ، عبد اللہ بن مکتوم کو جو نابینا تھے باو جودمحرومی دیدار یوں نہیں کہ سکتے کہ دیدار سے محروم رہے ، دوسر ہے وہ روایت جس کا یہ ضمون ہے کہ جس نے جج کیا اور میری دیدار سے محروم رہے ، دوسر ہے وہ روایت جس کا یہ ضمون ہے کہ جس نے جج کیا اور میری زیارت نہ کی آئواس نے جھے پر جفا کی ...

تنیسر ہے وہ روایتین جن سے انبیاء کا قبور میں نماز پڑھنا ثابت ہوتا ہے... چو تھے وہ روایت جس سے حضرت موی علیہ السلام کا بالحضوص قبر میں نماز پڑھنا ثابت ہے... یا نچویں معراج کی روایت جس سے انبیاء گزشتہ کارسول الله صلی الله علیہ

وسلم کے پیچھے نماز پڑھنااور بہ ترتیب معلوم آسانوں میں ان سے ملاقات کا ہونا ثابت ہوتا ہے...ان روایات میں بعض روایات کا باعتبار سند کے چنداں قوی نہ ہونا ممضر نہیں... چند ضعیف باہم مل کرالی طرح قوی ہوجاتے ہیں...جسے بہت سے احاد مل کر متواتر بن جاتے ہیں... یہاں تو فقط ضعاف ہی نہیں دوضعیف ہیں تو دوضیح بھی ہیں رہی ، آیتیں سوایک توان میں سے یہ آیت ہے:

"وَلَوُ اَنَّهُمُ إِذُ ظُلَمُوا اَنُفُسَهُمُ جَآؤُوكَ فَاسْتَغُفِرُوا الله وَالله وَاله وَالله والله وا

کونکہ اس میں کی تخصیص نہیں، آپ کے ہم عصر ہوں یا بعد کے اُمتی ہوں اور تخصیص ہوتو کیونکر ہوآپ کا وجود تربت تمام اُمت کے لیے بکسال رحمت ہے کہ پچھلے اُمتیوں کا آپ کی خدمت میں آنا اور استغفار کرنا اور کرانا جب ہی متصور ہے کہ آپ قبر میں زندہ ہوں اور اگر اہل عصر ہی کے ساتھ، یہ فضیلت مخصوص تھی تو آیت 'آلئیٹ اُولئی بِالْمُوُ مِنِینَ مِنُ اَنْفُسِهُمُ وَاَزُوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمُ ''کے دونوں جملے جدا جدا آپ کی حیات پرای طرح دلالت کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ قرآن کے جدا جدا آپ کی حیات پرای طرح دلالت کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ قرآن کے مدیث مانے والوں کوتو گنجائش انکار رہتی نہیں اور جو خص قرآن کے انکار سے موافق حدیث مقلین لاریب داخل زمرہ گراہان ہو چکا، اس کی راہ پرلانے کی کوئی تد پیر نہیں ...

غرض جولوگ کلام الله کو بیاض عثانی کهه کرخداکی آیات سے اپنے خیالات واہیات کومقدم سجھتے ہیں، وہ لوگ تو اپنے عقیدے کے موافق بھی بشہا دت حدیث فد کور گراہ ہوں گے، وہ نه مانیں تو وہ جانیں پرمؤمنان باخلاص کو بعداستماع تفسیر آیت فد کور ان شاءاللہ تسلیم دعوی معلوم لازم ہوگا گرچونکه مدافعت خدشہ چہارم بھی اسی آیت کی تفسیر پرموقوف ہے ...خدشہ چہارم کی تقریر یا دولا کر بعد کوا ہے جی کی با تیں عرض کروں گا...

اس ليے تقرير خدشہ جہارم اوّل معروض ہے...

وہ بیے کہ صاحب رسالہ حرمت نکاح از واج مطہرات سے رسول الله صلی الله

علیه وسلم کی حیات پراستدلال کرتا ہے اور علماء متقد مین نے حرمت نکاح از واج رضوان التعلیم مجعین کو آپ کے حیات پر متفرع نہیں سمجھا بلکدان کے اُمہات المؤمنین ہونے کا شمرہ قرار دیا ہے ... یہی وجہ ہوئی کہ منکوحہ نبوی غیر مدخولہ بہا کے نکاح کوسلف سے لے کر خلف تک سب نے جائز رکھا ہے ... اگر علت ممانعت نکاح حیات ہوتی تو مدخولہ بہا کر خلف تک سب نے جائز رکھا ہے ... اگر علت ممانعت نکاح حیات ہوتی تو مدخولہ بہا و نوں کا نکاح اُمتوں کوحرام ہوتا ... کی کیا شخصیص تھی ... مدخولہ بہا اور غیر مدخولہ بہا دونوں کا نکاح اُمتوں کوحرام ہوتا ...

الغرض خيال صاحب رساله درباره حرمت مذكوره مخالف اجماع صحابه رضي الثعنهم اجمعین وغیرہم معلوم ہوتا ہے اس لیے یہ بیچیدان عرض پرداز ہے کہ ہماراادھربھی کیا گیا ہے..جرمت نکاح از واج مطہرات اگر حیات سرورِ کا نئات علیہ الصلوٰ ۃ والتسلیمات پر متفرع نہیں بلکہ از واج مطہرات کے اُمہات ہونے پرمتفرع ہے تو اُمہات ہونااز واج مطہرات کا آپ کی حیات برمتفرع ہے بلکہ حسب خصائص نبوی متعلقہ باب نکاح ہوں كه نه ہول...ا گرغور سيجيئے تو متفرع اسى بات پر معلوم ہوتے ہیں جوموجب دوام و بقاء و استمرار حيات سرور كائنات عليه الصلوة والتسليمات ٢٠٠٠ كاش ال كرفنار افكار كوفرصت قرار واقعی میسر آتی جوحسرت تحریرا ثبات دعویٰ مذکورنکل جاتی ...گربایں خیال کها ثناءراہ مقصود میں إدھراُ دھر بھٹکنا اپنی کم فہمی کی دلیل ہوتی ہے...ادھرایک علت کے وی معلولوں میں سے ایک کی وجہ ارتباط بھی اگر منکشف ہوجاتی ہے تو اہل فہم کواور معلولوں کی وجہار نتاط بھی معلوم ہو جاتی ہے، اوروں کوچھوڑ کرعنانِ عزیمت بنام خدااس بات کے ا ثبات کی طرف موڑتا ہوں کہ آپ کے تمام خصائص نکاح حرمت از دواج ہو یا پچھ از واج مطهرات کا اُمهات ہونا ہو یا اور پچھسب ای بات پرمتفرع ہیں کہ آپ کی حیات قابل زوال اورممکن الانفکاک نہیں...سواگر متفذمین نے حرمت نکاح از واج مطهرات کوان کے اُمہات ہونے پر تفرع کیا ہے توبیر خاکیائے متقدمین ومتاخرین ان کے اُمہات ہونے کو آپ کی حیات پر متفرع و یکھتا ہے...غرض ہماری بات پھر بھی ہاتھ ے نہیں جاتی بلکہ حیات نبوی اور بھی مرلل ہوجائے گی...

تقصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ یہ بات تو بدیہی ہے اور تو اور شیعہ بھی جانے ہوں گے کہ از واج مطہرات کا اُمہات المؤمنین والمؤمنات ہونا ان کا کمال ذاتی مہیں ورنہ ہے کہ حرمت قبل نکاح نبوی بھی ہوتا یہ کمال ان کومیسر آیا ہے تو بدولت شرف از دواج حبیب ذکی الجلال صلی الله علیہ وسلم میسر آیا ہے ... اس صورت میں لا جرم رسول الله صلی الله علیہ وسلم میسر آیا ہے ... اس صورت میں لا جرم رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی جانب صفت ابوت کا ثبوت جا ہے ... سوابوت جسمانی بینی آپ کے نظفہ سے مؤمنین کا پیدا ہونا تو بہ نبیت جمیع مؤمنین بالبداسة باطل ہے ... ہونہ ہو ابوت روحانی ہولی ہول ... گرامل ابوت روحانی ہولی ہول ... گرامل ابوت و جانے ہوں گے کہ ابوت حقیق اور بنوت حقیق کی حقیقت اہل حقیقت کے نز دیک فقط ابتی ہو کہ دولد و اسط و جود ولد ہوتا ہے بر بایں طور کہ وجود ولد اس میں سے نکاتا ہے ...

غرض ایک نوع کا انشقاق و جو دبھی والد کی جانب ہوتا ہے ... فقط تو سطمحض نہیں ہاتی رہی کیفیت وساطت اس کو ابوت و بنوت میں دخل نہیں، والد کی کیفیت وساطت اس کو ابوت و بنوت میں دخل نہیں، والد کی کیفیت وساطت اور والدہ کی کیفیت تو سط کو د کیھئے کہ ہا وجو داس اختلاف کے وصف والدیت میں دونوں کیساں مشترک ہیں ... ادھر پرندوں کی کیفیت وساطت کو د کیھئے تو نی آ دم اور سواان کے اور جانوروں کی کیفیت وساطت نرالی ہی ہے ... گرانشیاب ولد میں کچوفر تی نظر نہیں آتا...

غرض حقیقت شناسان الل بھیرت اس تقریر کوئن کر سمجھ گئے ہوں گے کہ حقیقت ابوت فقط وساطت وجود بطور فہ کور بی ہے... کیفیت تو سط کو اس میں کچھ دخل نہیں ...

یہی وجہ ہے کہ تمام اُصول کو گئے بی او پر کیوں نہ ہوں آباء واُمہات کہتے ہیں... غرض کیفیت تو سط کو ابوت میں کچھ دخل نہیں ... ہاں تو سط کے ساتھ ایک نوع کا انشقاق وجود بھی چاہیے مگر تو سط مع الانشقاق سواواسط فی العروض کے خارجیات میں اگر ہے تو واسط فی الثبوت ہے اس کی دونوں قسموں میں بیہ بات نہیں اس کی ایک قتم جوحرکت تو واسط فی الثبوت ہوجائے گا وہ تو من وجہ موصل اور من

وجہ مُعد ہوتی ہے...مثلاً حرکت دست حرکت قلم اور حرکت سیابی کے لیے مُعد اور نفس
سیابی کے حق میں موصل الی القرطاس ہے اور دوسری قتم موصل محض ہوتی ہے...جیسے
کا تب کہ قلم وسیابی کے حق میں فقط موصل ہے اور یہی حقیقت تحریک ہے مگر ظاہر ہے
کہ نہ حرکت حرکت سے معفق ہوتی ہے نہ حروف حرکت سے نہ حرکت کا تب سے غرض
پیدا ہونے والی بیدو چیزیں تھیں اور کا تب وحرکت ان کے حدوث میں واسطے تھے...

سوان کی نسبت تو انتساب الشقاق معلوم ہاں سیابی سے حروف البتہ منتق ہوتے ہیں ... سودر بارہ عروض حروف جو ایک بیئت خاص کی سیابی ہے... کاغذ کے تن میں سیابی واسطہ فی العروض ہی ہے، واسطہ فی الثبوت نہیں مگر چونکہ تو فیج اس امر کی تعریف و بیان احکام وسا نظر پر موقوف ہے اور نیز بعضے غرضیں اُس سے متعلق ہیں اس لیے اقل وسا نظ کے باب میں کچھ عرض و معروض ہے ... واسطے دوقتم کے ہوتے ہیں ... ایک واسطہ فی الابوت، دوسرا واسطہ فی العروض، واسطہ فی العروض میں تو وہ وصف کہ جس کے عروض کے اللہ و اللہ و اسطہ فی العروض، واسطہ فی العروض میں تو وہ وصف کہ جس کے عروض کے اللہ و بالذات تو واسطہ کی ضرورت ہے ... بلکہ خاص و ہی حصہ جومعروض کو عارض ہے اقدا او بالذات تو واسطہ کے لیے ہوتا ہے اور ثانیا و بالعرض و وواسطہ ای معروض کے لیے بنظر فی العروض موصوف ہوتا ہے اور ثانیا و بالعرض و وواسطہ ای معروض کے لیے بنظر فی العرص و واسطہ بی موصوف ہوتا ہے برحقیقت میں واسطہ بی موصوف ہوتا ہے ... فیا ہر معروض موصوف ہوتا ہے برحقیقت میں واسطہ بی موصوف ہوتا ہے ...

وجراس کی بیہوتی ہے کہ صفت مذکورہ واسطہ کی صفت ذاتی اوراس کی لازم ماہیت ہوتی ہے اُس سے انفکاک کا اختال نہیں ہوتا جو یوں کہاجائے کہ واسطہ سے منفک ہوکر معروض کے ساتھ قائم ہوگئ، پہلے واسطہ کے ساتھ قائم تھی اور وہ موصوف تھا...اب ذو واسطہ اعنی معروض کے ساتھ قائم ہے اور وہ موصوف ہوگیا بلکہ ہمیشہ وہ واسطہ بی کے ساتھ قائم رہتی ہے اور ہیشہ وہ موصوف رہتا ہے ... ہاں حس ظاہراور عقل غلط میں بوجہ اقتر ان صفت نہ کورہ بالمعروض جو وقت تعدی اور دم انفعال کہ زمانہ وقوع فعل اور وقوع صفت ہوتا ہے اور وقوع افعال متعدیہ کو لازم ہے کہ صفت متعدیہ مفعول کے ساتھ صفت ہوتا ہے اور وقوع افعال متعدیہ کو لازم ہے کہ صفت متعدیہ مفعول کے ساتھ مقتر ن ہو ...

غرض وہ صفت جس کے حصول میں واسطہ کی ضرورت ہوتی ہے ... ہر چندواسطہ کے حق میں لازم ماہیت ہوتی ہے پر حسب اصطلاح نحاۃ لازم نہیں ہوتی ،متعدی ہوتی ہے واسطہ اس کے لیے فاعل اور معروض مفعول ہوتا ہے جیسے نور شمس کہ در مقیقت آفتاب کے ساتھ قائم ہے ...

اگر در و دیواریا اشجار و زمین و کهار پر واقع ہوتو اس سے منفک نہیں ہوجا تا...

ہاں ایک تنم کا اقتر ان زمین وغیرہ کے ساتھ بھی حاصل ہوجا تا ہے اور کیوں نہ ہو بینہ

ہوتو وقوع اور تعدی ہی کیوں کر ہو... بالجملہ جیے نور آ فتاب عین وقت تعدی الی الارض

اور دم وقوع آ فتاب کے ساتھ قائم معلوم ہوتا ہے ایسے ہی ہر واسطہ فی العروض کو خیال

فرمائے... باتی رہی یہ بات کہ نور آ فتاب لازم ماہیت آ فتاب نہیں بلکہ لازم وجود

خارجی ہے ... پھر موافق تقریر سابق اس کو واسطہ فی العروض کہئے ، سواس کا جواب سے

خارجی ہے ۔.. کیور موافق تقریر سابق اس کو واسطہ فی العروض کہئے ، سواس کا جواب سے

وجود خارجی وصف عرضی ہوتا ہے ...

وجود خارجی وصف عرضی ہوتا ہے ...

بایں وجہ کہ ہر مابالعرض کے لیے کوئی نہ کوئی مابالذات جا ہیے وہ خوداوروں کا محتاج ہوتا ہے، واسطہ فی العروض حقیق وہی ہوتا ہے جو در بارہ صفت متوسط فیہا کسی اور کامحتاج نہ ہو، مثال آقاب ونورارض میں اگراس نورمند کئی فی جیم الشمس کوخالق حقیق نے جسم آقاب کے ساتھ لازم کردیا ہے ... واسطہ فی العروض حقیق کہئے تو زیبا ہے، واقعی وہ شعاعیں جوز مین تک پینچتی ہیں، اگر تکلتی ہیں تو اکورمند کی سے تکلتی ہیں اور صادر ہوتی ہیں تو اس سے کھے سروکا رئیس ... ہاں اگر حقیقت ہیں تو آب فقط نورہی ہواور قدرت کا ملہ خداوندی نے ای کوگول کر ہی شکل بنادیا ہوتو گھر آقاب ہی واسطہ فی العروض حقیقی ہوگا... اور سے بات اہل فہم کے نزدیک پھر مستبعد نہیں خاص کران لوگوں کے طور پر جوشعاعوں کوجیم کہتے ہیں ...

اور بظاہر و بیکھئے تو تعریف جسم شعاعوں پرسرایا مطابق آتی ہے اور منکرول کے پاس اٹکار کی کوئی جحت الیی نہیں جس کا اٹکار نہ ہوسکے اور کوئی دلیل الی نہیں جس کا جواب بن نہ آئے ، گرنہ ہمیں اس کی تحقیق سے کوئی مطلب، نہ اس بات کے بطلان سے کچھ ہمارا نقصان جواس کی تحقیق میں ردّ و کد کیجئے مگراس قدر کہہ دینا ضرور ہے کہ حقیقت آفآب اگرنورمجسم ہوگی تو نورانیت اورمنوریٹ دونوں اس کے لوازم ماہیت میں سے ہوں گے... پھرنور کو بایں معنی لازم وجود خارجی کہنا قابل شنوائی نہ ہوگا... بہرحال واسطہ فی العروض حقیقی وہی ہوتا ہے جوصفت عارضہ معروض کےحصول میں کسی اور كامختاج نه موورنه واسطه في العروض مجازي كهيَّ ، حقيقى نه كهيَّ جيسي آئينه لعي كرده كواس طرح آفاب كے سامنے سيجة كەلىك نىچ كانقابل كسى ياس كى دىوار كے ساتھ بھى مثلاً اسے حاصل رہے تو اس صورت میں لاجرم جیسے وہ آئینہ آفاب سے نور کو لے گاویسے ہی د بوار مذکورکوبھی اس نور میں سے کچھ نہ کچھ دے گا...سوبے نظر ظاہر سے آئینہ د بوار کے حق ميں واسطه في العروض ہے اورغور سے ديكھئے تو واسطه في الثبوت ہے... چنانچہ بعداستماع تنقيح حقيقت واسطه في الثبوت ان شاء الله بيبات ثبوت كويني جائ كى...

غرض آ مکینہ صورت مرقومہ میں واسطہ فی العروض مجازی ہے واسطہ فی العروض حقیقی تو وہ آ فتاب ہے یا نور آ فتاب ہے...اگرنورکواس کے ساتھ قائم کہے اور آ فتاب کونور جسم نہ کہے اور یہ بھی نہ سہی وہ نور جوز مین سے ملاصق ہے اور جس کے النصاق اور اتصال سے زمین منور معلوم ہوتی ہے زمین کی نورانیت کے لیے واسطہ فی العروض ہے وہ بذات خود منور ہے اور زمین اس کے واسطہ سے منور ہے ... غرض صفت تنویر اور نورانیت اس نور کے حق میں تو لازم ماہیت ہے اور اس کا کوئی انکار بھی نہیں کرسکتا اور زمین کے حق میں صفت نہ کورہ عرض مفارق ہے ... چنانچہ ظاہر ہے ... کرسکتا اور زمین کے حق میں صفت نہ کورہ عرض مفارق ہے ... چنانچہ ظاہر ہے ... جب رہے بیات خو ب محقق ہوگئی اور واسطہ فی العروض کے حق میں جب رہے بیات خو ب محقق ہوگئی اور واسطہ فی العروض کے حق میں جب رہے بیات خو ب محقوق ہوگئی اور واسطہ فی العروض کے حق میں

صفت متوسط فیہا لا زم ماہیت ہوتی ہے اور معروض کے حق میں عرض واسطہ کے حق

میں بالذات، معروض کے حق میں بالعرض واسطہ فاعل ہوتا ہے... معروض مفعول تو ہیا بات اب سجھ میں آگئ ہوگی کہ محکوم علیہ حقیق وہ واسطہ ہی ہوتا ہے ذو واسطہ معروض نہیں ہوتا اور واسطہ فی العروض علت صفت عارض معروض ہوتا ہے بلکہ یہ بات بھی معلوم ہوگئ ہوگی کہ محکوم علیہ حقیق وہی ہے جو موصوف بالذات ہوا ور نسبت حکمیہ حقیقہ اگر ہوتی تو فیما بین علت و معلول و موصوف بالذات وصفت ذاتی ہی ہوتی ہے اور نیز یہ بھی ہرکوئی سجھ گیا ہوگا کہ واسطہ فی العروض حقیق در بارہ و جود کہتے یا کسی اور صفت و جودی کی نسبت کہتے سواء موجود مطلق خدا وند برحق کے اور کوئی نہیں ، آخر این و جودی کی نسبت کہتے سواء موجود مطلق خدا وند برحق کے اور کوئی نہیں ، آخر رہتا ... یہ عیب حدوث اور داغ احتیاج ہی کیوں ہمارے نام لگنا اور جب و جود عرضی رہتا ... یہ عیب حدوث اور داغ احتیاج ہی کیوں ہمارے نام لگنا اور جب و جود عرضی این اس کے اور کسی کو بہتے جاتی قدر محقق ہوگئی اور رہے ہمی معلوم ہوگیا کہ سوااس کے اور کسی کو این کہتے جاتی کہ العروض کہتے جیں تو بایں معنی کہتے جیں کہ صفت متوسطہ فیہا خالق سے اگر کی ور بی لیتا ہے اور سوااس کے اور کسی کو اقراب کی واسطے سے پنچتی ہے ...

 عقل راز آشنا کہا کرے ... سواگر کوئی کسی کے وجود کا واسطہ فی العروض مجازی ہووے تو بعد خدا وند ذوالجلال اس کے حقوق کو مجھنا چاہیے ... سبحان الله دربار ہ احسان اس عالم میں اگر کوئی نظیر خدا وندی ہے تو واسطہ فی العروض ہے ... گر ظاہر ہے کہ خدا وند اکبر کے مالک ہونے کی وجہ یہی ہے کہ وجود اور کمالات وجود خلائق اس کی ذات کے ساتھ قائم نہیں وہ فقط شریک انتفاع ذات کے ساتھ قائم نہیں وہ فقط شریک انتفاع ہیں ... جیسا استعارہ میں ہوتا ہے تو اس صورت میں جس کا واسطہ فی العروض ہونا ہماری نسبت ثابت ہوگا بنی وساطت کے موافق ہمارا مالک ہوگا...

ر ما واسطہ فی التبوت اس کی حقیقت اِس بے حقیقت کے زدیک ہیہ کہ بیدواسطہ حصہ عارضہ معروض میں مثل واسطہ فی العروض معروض کا شریک نہ ہو...اگر معروض کا شریک ہوگا تو پھر واسطہ فی الثبوت نہ ہوگا واسطہ فی العروض ہوگا کیونکہ شرکت یوں تو متصور نہیں کہ وصف متوسط فیہ واسطہ اور ذو واسطہ دونوں میں بالذات ہو کیونکہ بیہ بات پہلے محقق ہو چکی ہے کہ صفات ذاتیہ میں وسائط کی مخبائش نہیں ہوتی ذات موصوف تن تنہا ان کے حقق میں کافی ہوتی ہے ۔..

بہرحال وہ صفت ایک میں ڈاتی ہوگی تو دوسرے میں عرضی ہوگی...سویہ بعینہ واسطہ فی العروض واسطہ فی العروض واسطہ فی العروض غیر حقیقی کی صورت ہے یا دونوں میں عرضی ہوگا...جیسے واسطہ فی العروض غیر حقیقی کی صورت میں خوض کرنے سے معلوم ہوگا لیکن مخفی نہ ہوگا کہ کی کی کے حصہ واحد میں مشترک ہونا دوطرح متصور ہے...

ایک تو بیر کہ واسطہ خود اس کلی اور اس وصف متوسط فیہ کا کوئی حصہ ہو جیسے حرکت مفتاح وقلم وغیرہ کے لیے واسطہ ہے ... دوسرے بید کہ اس کلی اور اس وصف کا حصہ تو نہ ہو پر اس وصف سے اور اس کلی سے واسطہ کو کچھواسطہ بھی نہ ہوا عنی اس کا کوئی حصہ اس کو عارض نہ ہو ... جیسے رنگریز کپڑے کے لیے واسطہ حصول رنگ کسنبہ ونیل ہے ... پ خود موصوف برنگ کسنبہ ونیل ہے ... پ

ساتھ موصوف ہوتو غاص اس حصہ کے ساتھ موصوف نہ ہواور واسطہ بحثیت اتصاف معلوم واسطه نه ہو، اعنی واسطه کا اس وصف کے ساتھ موصوف ہونا ذو واسطه کے موصوف ہونے میں کچھ دخل نہ رکھتا ہوجیے فرض کیجئے کو کی فخض حالت رفتارا پینے ہاتھ کی لکڑی کو چکر دیتا جائے تو ظاہر ہے کہ ہاتھ کولکڑی کے چکر کے لیے واسطہ ہے پر حرکت دست کو جو بوجہ رفتار لازم ہے لکڑی کے چکر میں پچھ مداخلت نہیں ہاں ہاتھ کی

دوسرى حركت كواكر كميّة وبحاب...

جب اس قدر محقق ہو چکا تو اب ایک اور گزارش ہے ... کہ واسطہ فی الثبوت کی قتم اوّل اعنی بیر که واسطه خودان وصف متوسط فیه کا ایک حصه هو... منحصر حرکت ہی میں معلوم ہوتی ہے وجداس کی درکار ہے تو سنئے کہ تعدی اوصاف کوموصوف بالذات اعنی واسطه في العروض كي جانب ہے موصوف بالعرض اعنى معروض كى جانب انتقال ضرور ہے... پر بیر معلوم ہوگا کہ درصورت تباین امکنہ موصوف بالذات وموصوف بالعرض انقال بحركت محال موتا بي توحيارنا حيار حركت واسطه في العروض ياحركت معروض کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ وجود ما بالعرض بے وجود ما بالذات ممکن ہی نہیں ليكن تبهى حركت واسطه في العروض اوركسي واسطه كي مختاج نهيس موتى جيسے دهوال خود حركت كرتا ب اوراطراف خانه كوسياه كرديتا ب ...

على مذاالقياس معروض بهى خود متحرك موتا ہے اور واسطه في العروض سے مستنفيد ہوجاتا ہے...جیے گیدڑ کے نیل کے ماٹ میں گرنے کا قصہ مشہور ہے اور مجھی اس حرکت اور انتقال اور عروض کے لیے کسی اور کی تحریک کی ضرورت پروتی ہے لیکن جیسے محرک روحانی کوتجد دارادہ ضرور ہے...محرکات جسمانی کوتجد دحرکت اور اینے منخرک

ہونے کی خود حاجت ہے...

غرض تحريك بيحركت متصور نهين... بالجله جب حركت واسطه في العروض یا حرکت معروض کے لیے اور کسی محرک کی ضرورت ہوتی ہے...تو اس کی حرکت بھی حاجت ہوتی ہے جیسے رنگ ریز بھی کپڑے کورنگ میں ڈالٹا ہے بھی رنگ کو

کپڑے پر چھڑ کتا ہے ... بہر حال رنگریز خود بھی حرکت کرتا ہے ... مگر ظاہر ہوگا کہ جیسے
بضر ورت متحرک مقصود اعنی واسطہ فی العروض حرکت مقصود کی ضرورت ہوتی ہے
بضر ورت حرکت بھی محرک اور اس کی حرکت کی ضرورت ہوتی ہے ... اگر متحرک مقصود
ہے محرک حاصل ہوجائے تو پھرمحرک کا ہونا عروض میں بیارہے اس واسط بعض مواقع
میں جیسے دومثالیس معروض بھی ہو چکی ہیں محرک کی ضرورت نہیں ہوتی ...

جسب بیر مقتق مو چکا کہ وض میں بغرض انقال ترکت کی فرورت ہے تواتا اور بھی یاد کر لینا چاہیے کہ اوصاف متجددہ میں ہر آن وز مان میں ایک جدا حصہ معروض کو عارض ہوتا ہے کیونکہ نابتات اور متجددات اور قارالذات اور غیر قارالذات میں مابہ الانتیاز فقط بہی ہے کہ تجددات میں ہر آن میں فر دِجد ید پیدا ہوتا جا اور ثابتات میں وہی حصہ اوّل برابر مستمر چلا آتا ہے ... علی بغراالقیاس دوجسموں کو آن واحد میں ترکت کا ایک حصہ عارض نہیں ہوسکتا کیونکہ جسے ترکت کے تجددائن محدود ہونے کے لیے اور اس کے تشخص اور تعین کے لیے زمانہ کی حاجت ہے ایسے ہی مسافت کی بھی ضرورت ہے ... کو تشخص متصور نہیں تو بالضرور ہرجم کی حرکت محدود اور متحص ہوگی اور بوجہ بتائن امکنہ تشخص متصور نہیں تو بالضرور ہرجم کی حرکت محدود اور متحص ہوگی اور بوجہ بتائن امکنہ مصور تعین حصہ عارض بھی ہو، سواح کت خود متبائن ہوں گے ... اس صورت میں ایسا واسطہ جواز قشم مقصود بھی ہواور عین حصہ عارض بھی ہو، سواح کت کے متصور نہیں ، اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ عین حصہ عارض بھی ہو، سواح کت کے متصور نہیں ، اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت جو بوجہ ابوت روحانی مسلم ہو بھی ہے ...

قطع نظراس کے کہانشقاق ذرکورالصدرمفقود ہے،اس تم میں تو داخل ہو بی نہیں سکتی
کون نہیں جانتا کہ آپ کا وجود باجود نہازتتم حرکات ہے نہارواح مؤمنین از تتم حرکات ہال
اگر دونوں وجود از قتم حرکات ہوتے تو یہ بات قابل انکار نہ تھی کہ پہلی حرکت سے دوسری
حرکت اگر منشق نہیں تو ایک قتم کا تفرع تو ہے جسے تولد سے جاز اُ تعبیر کرسکتے ہیں ...

رہی واسط فی الثبوت کی قسم خاتی اس کا حال پہلے ہی معلوم ہو چکا کہ
اگر اس کی ضرورت ہوتی ہوتی ہو بغرض ایصال حرکت ضرورت ہوتی ہے جو وقوع اور
عروض کے لیے ضرور ہے ... جیسے رنگ ریز کی وساطت کے دیکھنے سے واضح ہے
بغرات خود ضروری نہیں نہ خواہ نخواہ وصول اس پرموقو نہ ہے کیونکہ بھی وصول ہے موصل
بھی ہوتا ہے اور نہ نفس تحقق عارض کے لیے اس کی ضرورت ہے کیونکہ دربارہ عارض
بہلے معروض ہو چکا ہے کہ وہ واسط فی العروض کا لازم ما ہیت ہوتا ہے اور سے بہت ویر
ہوئی واضح ہو چکا ہے کہ لوازم ما ہیت کے حقق میں ما ہیت تن تنہا کافی ہوتی ہے کسی کی
مولی واضح ہو چکا ہے کہ لوازم ما ہیت کے حقق میں ما ہیت تن تنہا کافی ہوتی ہے کسی کی
مولی واضح ہو چکا ہے کہ لوازم ما ہیت کے حقق میں ما ہیت تن تنہا کافی ہوتی ہے کسی کی
مورض نہ خواہ نو اور قواہ موسل ہو ، بھراس کی طرف تو لد کا اختصاب قرین عقل ہرگر فنہیں ...
ہوتی ہے ... سوا اس کے اس کو کچھ دخل نہیں نہ وجود عارض اس سے متولد ہو خہود موس نہ خواہ نو اور کو اسط فی العروض یا حرکت معروض کو اس سے متولد کہنے تو
ہوں ایصال ووصول و حرکت واسط فی العروض یا حرکت معروض کو اس سے متولد کہنے تو
ہوں تنہیں تو بھی تولد کہنا گونہ بجا ہے پریہاں اس سے کیا کام چلنا ہے ... ہال
ارواح مؤ منین از تم ایصال وصول و حرکت وصول حرکت ہوتیں تو کیا مضا کقہ تھا ...

جناب رسول الله صلى الله عليه وسلم كوبشها دت "وَازْ وَاجُهُ اُمَّهَا تُهُمْ" والد ارواح قراروے سكتے ہيں ...غرض وساطت نبوى وساطت ثبوتى تو نہيں كوئى سى قسم واسطہ فى الثبوت كى ليجئے ہونہ ہو وساطت عروضى ہوگى ... رہا واسطہ فى العروض كى طرف انتساب يه بات اليينہيں كہ كوئى منكر بھى اس كا انكار كرسكے ...كون نہيں جانتا اور پہلے بھى واضح ہو چكا ہے كہ عارض قطع نظر عروض ومعروض سے لازم ما ہيت واسطہ فى العروض ہو تا ہے اور لازم ما ہيت و بن ہے جس تے تحقق ميں ما ہيت كافى ہو پھراور تولدكس كا نام ہے كيونكہ الشقاق ندكور يہاں بخو بى موجود ہے ... ہال كوئى تجتى لا اُمتى اس ميں تكرار كر بے تو كرے كہ عروض عرض كا كام ہے ارواح جواہر ہيں ، جواہر ميں عروض كہاں جو واسطہ فى العروض سے متولد كئے ...

ون توسط اس بات ومقتفى بكايك وسط موجس كوواسط كبة اور دوطرفيس .. بسويهال دونول مسلم رسول الله صلى الله عليه وسلم جن كوواسطه في العروض تفهرايا اور ارواح مؤمنین جن کو عارض کہہ لیجئے جیسے مقتضائے نبوت لازمہ ابوت نبوی ہے یا معروض تیسرا کوئی نہیں اور اگر کسی اعتبار سے ارواح کی جانب وہ مضمون نکال بھی لیجئے تو رسول التصلى التدعلية وللم تواس سلسله مين سب سيمقدم بين يرتوسط كركيامعنى؟ اس کیے بیدکڑارش ہے کہ عالم اسباب کے تمام علل اگر چہ ماہیات ملزومہ ہی کیوں نہ ہوں بنظر غائر ﴿ مِکھے تو وسائط ہی ہیں کیونکہ ہرمعلول کے لیے علت حقیقی تو وہی خالق کن فیکون ہے ..لل واسباب کی راہ سے اس کا فیض سب کو پہنچا ہے معلول اور لوازم ما ہیت کا وجود بے نظر غائر دیکھئے تو علت اور ملزوم ہی کے ساتھ قائم ہوتا ہے...اس صورت ميس علت اور ما جيت ملز ومه واسطه في العروض اور وجود عارض اور ماجيت لازم معروض موكى اورامور ثلاثة حسب اقتضائے مفہوم جدا جدانكل آئيں كے مربير يادر ہے كه وجود كاعارض ہونا جمعنی بالعرض ہے جومقابل بالذات ہوتا ہے... جمعنی عرض مقابل جو ہرنہیں جو یوں کہا جائے کہ وجود جوائے تحقق میں سب سے ستغنی ہے اور سب ایے تحقق میں اس کھتاج

اگرعرض ہوگا تو پھر جو ہرکون ہوگا... ہاں بالعرض کا اطلاق جو ہر پرمحال ہوتا تو میرا کہنا بھی بے جاتھا پرکون نہیں جانتا کہ فصول جواہرا گرجواہر ہیں توبالعرض ہیں...

علاوہ بریں کوئی جنس بے اقتر ان فصول وعوارض متحص نہیں ہوتے اور مشخصات پرمحمول ہوگا کیونکہ مشخصات پرمحمول ہوگا کیونکہ مشخصات پرمحمول ہوگا کیونکہ تصادق طرفین ہی سے ہوتا ہے ...اس صورت میں حمل جو ہرعلی المشخصات حمل عرضی ہی ہوگا جس کی بنااسی مضمون یا لعرض پر ہے ...

ر با خدسته تو سط سواس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہاں تو سطنہیں تو موافق اصطلاح قدیم دیکھا تو واسطہ فی العروض پراطلاق مفہوم توسط باعتبار لغت خوب مطابق نہ پایا، لازم ماہیت جو ماہیت کے ساتھ قائم ہوتا ہے، اگر معروض کو عارض ہوتا ہے تو

بایں معنی بواسطہ ماہیت عارض نہیں ہوتا کہ ماہیت لازم اورمعروض کے وسط میں واقع ہے کون نہیں جانتا کہ ماہیت مقدم ہے وسط میں ہے تو لازم ہے... ہاں اتنی بات مسلم كهواسطه فى العروض اعنى ماهيت معلومه جب تك معروض كے ساتھ مقترن يامنتسب نه هوگا عروض متحقق نه هوگا..غرض اقتر ان واسطه فی العروض عروض بالذات سے مقدم ہے سوایسے ہی لازم کا موجود مطلق سے متنفید ہونا ہے استفادہ ماہیت متصور نہیں ان کا اطلاق اگر صحیح ہے تو اس ہیجیدان کا اطلاق بھی صحیح ہے اور اگر تحقق عروض اور تمائز امور ثلاثة بطور مذكوراب تك بھي ذہن شين نہيں ہوا تو اور ليج ير نظر ظاہر بين كو بالائے طاق ر کھئے لازم خودستلزم عروض ہے پرانصاف شرط ہے... مجھ کونہ د یکھئے میری بات کو دیکھئے حادث کوایے تحقق میں اوّلاً و بالذات اگر ضرورت ہے تو کل تین چیزوں کی ضرورت ہے فاعل اعنی واسطہ فی العروض اور وتوع اعنی فعل اور کی وقوع اعنی منفعل سواان کے جو سجھے اگر ضرور یات میں سے ہتو انہیں کے متمات میں سے ہے حادث کو فاعل كي ضرورت تو ظاہر ہے رہى وقوع اور محل وقوع اگران كى ضرورت نه ہوتو يوں كہوعالم قدیم ہی رہا، حادث کہنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ جب فاعل حقیقی خداوندا کبرکھہرااور فاعل کے ساتھ قیام فعل جمعنی مابدالفعل ضرورہاس لیے کہوہ اس کے لوازم ماہیت میں ہے ہوتا ہے ... چنانچہ مکررسہ کررروش ہو چکا ہے تو پھر بجز قدم اور کیاا حمّال ہے ... بهرحال وقوع اورمحل وقوع کی حادث کو بالضرورضرورت ہے...علاوہ بریں جیسے نفس وجود فاعل کی جانب سے حاصل ہوتا ہے تعین اور تشخص اور تشکل اور تصور کل وقوع کا طفیل ہوتا ہے مثال کی ضرورت ہے تو کیجئے:

## مثال

شعاع آفتاب کا وجوداگر آفتاب کا فیض ہے تو یہ تثلیث وتر پیج وغیرہ جو صحن خانوں کی دھو پوں میں نظر آتی ہے ۔۔۔۔ حن خانوں کا طفیل ہے مگر بسااوقات محل وقوع محسوس نہیں ہوتا اور بذات خود معلوم نہیں ہوسکتا اور کہیں بذات خود مدرک ومحسوس ہوتا ہے اور غور سے دیکھے تو کہیں بھی محسوس نہیں ہوتا ...احساس ہوتا ہے تو عوارض ہی کا ہوتا ہے اگر اجسام کامحل وقوع جومکان ہے اور حرکات کامحل وقوع جوز مان ہے محسوس نہیں ہوتے تو جسم جوسوا دو بیاض کامحل وقوع ہے اور جس کی نسبت وہم غلط کا رسب سے زیادہ احساس کا مدعی ہے ،سوا اِس کے کہ اس کے عوارض کومشل سوا دو بیاض وشکل و صورت وزمی تو خشکی وتری وگرمی وسردی ادر اک کرلیا اور کیا محسوس ہوتا ہے ...

غرض ہر حادث کو کل حوادث کی ضرورت ہے جس کو بھی کل وقوع سے تعبیر کیا ہے اور کہیں مفعول اور کہیں منفعل کہا ہے ... سویڈل وقوع ہی ہمیشہ معروض ہوتا ہے اور جو اس پر واقع ہوتا ہے وہ اس کے حق میں عارض ہوتا ہے اس صورت میں ہر حادث کے لیے ایک معروض ہوگا، ایک واسطہ فی العروض ہوگا... اس میں کوئی ہو جو ہر ہو یا عرض روح ہو یا جسم ہاں سے چیزیں مخلوق نہ ہوتیں قدیم ہوتیں تو بی تقریر اُلٹی میرے منہ پر مارنی تھی مگر اہل اسلام کا بیہ مقد ور نہیں کہ ان کے حدوث سے انکار کریں اور کوئی جو جا ہے سو کے گوشت خر دندان سگ ...

اس تقریر کے بعد کوئی بہت سے بہت چین بابر وہوتو بایں وجہ ہو کہ جو ہر اور جواقسام جو ہر ہیں ... شل ارواح واجسام عروض سے مستغنی ہیں اور ان کو بھی عروض کی ضرورت ہوئی تو پھر جو ہر ہی کیا ہوئے ،عرض کہو جو ہر نہ کہو پر حقیقت شناسان معانی شنج جانے ہوں گے کہ میری عرض اور پہلوں کا ارشاد باہم متعارض نہیں اپنی جداا صطلاح ہان کا ارشاد تو ہنی اس بات پر ہے کہ جس کو وہ جو ہر کہتے ہیں ... اس کو اپنے تحقق میں فقط ایک کی وقوع کی ضرورت ہے اور کسی کی نہیں ، پھروہ اپنی اصطلاح میں اس ارتباط کو جو کل کے ساتھ ہوتا ہے عروض اور وقوع سے تعبیر نہیں کرتے ... میں اس ارتباط کو جو کل کے ساتھ ہوتا ہے عروض اور وقوع سے تعبیر نہیں کرتے ... میں اس ارتباط کو جو کل کے ساتھ ہوتا ہے عروض اور وقوع سے تعبیر نہیں کرتے ... میں اس ارتباط کو جو کل کے ساتھ ہوتا ہے عروض اور وقوع سے تعبیر نہیں کرتے ...

وقوع ہوتا ہے اور اس کے ساتھ جو ارتباط ہوتا ہے اس کوع وض سے تعبیر کرتے ہیں ...
دوسرے جو ہر کے کل وقوع کی حاجت ہے اور میری عرض ہے ہے کہ احتیاج کل وقوع سے کوئی خالی نہیں جو ہر ہو یا عرض اور احتیاج کی وجہ سے کسی کوسوا خدا وندا کبر کے جو ہر حقیق نہیں کہہ سکتے ... ہاں اس کی نبیت جو ہر کا اطلاق ہم عنی مستعنی عن الغیر جتنا کہئے ہجا ہے یوں تو کوئی اصطلاح کا مقلد کے یا نہ کے اور غور سے دیکھئے تو وہ بھی جو ہر کوجو ہر بوجہ استغناء ہی کہتے ہیں بوجہ امکان نہیں کہتے ور نہ عرض بھی جو ہر ہوتا اور یہ ہمی ظاہر ہے کہ متقابلین وحدانی الذات ہوتے ہیں ور نہ ایک نبیت شخصیہ کے دو منسوب الیہ یا دومنسوب لازم آئیں گے کیونکہ تقابل بھی ایک نبیت ہوگا... اس صورت میں فقط استغناء اور احتیاج پر دارومدار جو ہریت وعرضیت ہوگا... امکان وغیرہ مفہومات مقتر نہ کواس سے چھ سروکار نہیں لیکن ظاہر ہے کہ استغناء تام بجر واجب جل شانہ جو مصداتی وجود ہے اور کسی کونصیب نہیں ...

علاوہ برین ذاتیات جواہر کواگر ایک دوسر ہے کی پچھ حاجت نہیں تو اقتر ان وترکیب

کیوں ہے فعل عبث خدا کی نبست متصور نہیں ... بایں ہمہ پھر ماہیات محصلہ کس کو کہو گے

بلکہ ماہیت مصنوعہ کہنا بھی زیبا نہیں ،انبان کی صنعت سے سربراگر بنتا ہے تو خالی منفعت

سے نہیں ہوتا اور پھر وہ منفعت الی ہے کہ باوجود تحصیل قطعات خشب ہر قطعہ ترتب
منفعت سربر میں جودر حقیقت بھی قطعات کی منفعت ہے دوسر فطع کامختاج ہے ...

بجو اس کے کہ ہر ذاتی اپنے تقرر اور وقوع اور ظہور اور ترتب منفعت میں

دوسر سے ذاتی کامختاج ہے اور کوئی وجہ ترکیب کی نہیں غرض بنظر غائر ایک دوسر ہے کا

مکل وقوع ہے یہ بات بھی تو خدا ہی میں ہے کہ اس کوکل وقوع کی حاجت نہیں ... گر

جو جاتی ہے اور سے احت نہیں ہو ہرکہلا تا ہے ور نہ در حقیقت اس کے ہر پہلو سے اور

ہو جاتی ہے اور سے احت نہی ہو ہرکہلا تا ہے ور نہ در حقیقت اس کے ہر پہلو سے اور

بات بات سے عرضیت نہی ہے اور سوامحل وقوع کے در بارہ قیام خداکی طرف احتیاح

كا بهونا تو قابل انكار بى نهيس اعنى تمام ما بيت اگرقائم بين توخدا كى ذات كے ساتھ قائم بين ... سوا گرعرض جمعنى بالعرض نهيس تو مقابل جو ہرتو پھر بھى رہيں...

سوجس نے بیدعویٰ کیا ہے کہ حقیقت عالم عوارض مجتمعہ فی ذات واحدہ، بظاہر حق معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم! اب بات دور جاپڑی، لازم یوں ہے کہ اصل مطلب کی طرف منہ موڑیئے...

جناب من ارواح جب حادث منهم یں توان کے لیے کوئی نہ کوئی کل وقوع ضرور ہوگا. سوگواس کی حقیقت سے ہم واقف نہ ہول پراس قدر معلوم ہے کہ ان کے لیے ظرف تحقق ہے غایت مافی الباب جیسے اجسام کا ظرف تحقق مکان ہے اور حرکات کا ظرف تحقق زمان ارواح کا ظرف تحقق بھی کوئی اور ہی ہوسواس کی حقیقت گوہمیں مشخص اور محدود معلوم نہ ہو پر اتنا معلوم ہے کہ آیت "اکنیٹی اُولی بِالمُمُوْمِنِینَ مِنُ اَنْفُسِهِمُ وَ اَزُواجُهُ اُمَّهَا تُهُمُ" میں "اُمَّهَا تُهُمُ" کی ضمیر "مُوَّمِنِینَ" کی طرف راجع ہے اور یہ جسی معلوم ہے کہ خرض اصلی اور مقصودا ہم جن وانس کی پیدائش سے عبادت ہے اور یہ جسی معلوم ہے کہ خرض اصلی اور مقصودا ہم جن وانس کی پیدائش سے عبادت ہے اور یہ جسی معلوم ہے کہ دربارہ عبادت مؤمنین کے لیے مقدااگر ہیں تو رسول ہے اور نیز یہ جسی معلوم ہے کہ دربارہ عبادت مؤمنین کے لیے مقدااگر ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اطمینان نہ ہوتو دوشاہد عدل موجود ہیں ۔۔ایک تو آیت:

﴿ .....قُلُ إِنَّ كُنْتُمُ تُحِبُّوُنَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوْنِي يُحْبِبُكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرُ لَكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرُ لَكُمُ ذُنُوبَكُمُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيُمٌ ٥

دوسرى آيت: لَقُدَ كَانَ لَكُمُ رَسُولِ اللّهِ اُسُوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنُ كَانَ يَرُجُوا اللّهَ وَالْيَوُمَ الْاَحِرَ وَذَكَرَ اللّهَ كَثِيْرًا٥

یو جو المدور بیلی سے معلوم ہے کہ تکلیف مالابطاق اعنی اس بات کی اور بیہ بات عقل کو پہلے سے معلوم ہے کہ تکلیف مالابطاق اعنی اس بات کی تکلیف جس کا مادہ ہی مکلف میں نہ ہوخدا کی طرف سے متصور نہیں ورنہ پھرانسان معذور تھا کون نہیں جانتا کہ کان سے آئھ کا کام نہیں ہوسکتا...اس لیے ضرور ہوا کہ

انسان اورجن میں کوئی ایباجز وہوجس کا مقتضاء اصلی عبادت ہواور بیجھی خلاہر ہے کہ مصداق لفظ مؤمن اگر ہوگا تو وہی جز وہوگا کیونکہ عبادت اعنی انقنیا دیاطن اورخضوع و خشوع قلبی کے لیے ایمان ضرور ہے اور عبادت جمعنی مذکور ایمان کی لا زم ماہیت جس مين ايمان هوگا بالضرور وقت صدورا حكام منقاد هوگا ورنه مؤمن نه هوگا...اس **صورت** مين بشهاوت رجوع ضمير "المهاتهم الى المؤمنين" وه ابوت نبوى جو جمله "وازواجه امّهاتهم" سے ٹابت ہوتی ہے برنبیت ای جزو کے منحصر ہوگی جو

مصداق مؤمن ہے اور بذات خود مقتضی عبادت ہے...

ر بی میر بات کہ بہ نبت اور اجزاء کے آپ کی ابوت ہے کہ بیں سوانحصار اقتراء سے جوبشہادت آیت "قل ان کنتم تحبون الله" اور آیت "لقد کان لكم في رسول الله اسوة حسنة الخ"بنبت حضرت رسول الله الله عليه وسلم ثابت ہوا، یہ بات لگتی ہے کہ آپ کی ابوت فقط برنسبت اسی جزء کے ہے جو مصداق مؤمن ہے کیونکہ میا نتداء جوان آ بیوں سے ثابت ہوتا ہے کسی فتم خاص کی باتوں کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ عقائدے لے کراعمال تک کوئی عقیدہ اور کوئی خلق اوركوئي حال اوركوئي عمل كيول نه موسب مين اقتداء نبوي صلى الله عليه وسلم ضرور ہے... چنانچے مقتضائے اطلاق یہی ہے اور نیزسب کے نزویک مسلم بھی یہی ہے ... مگر ظاہر ہے کہ بیا قتداء بغرض معرفت انحاءعبادت ہے تو اس صورت میں لازم ہے کہ رسول الله صلى الله عليه وسلم مين سوائے أس جزء كے جس كا مقتضاء اصلى عبادت ہواور ايسا جزءنه ہوجس کا مقتضااس کے مقتضاء کے مخالف ہوجیسے اربع عناصر باہم متخالف الاثر والاقتضاء موتے ہیں اور جب ایبا جزء جو مخالف جزء مذکور بطور مذکور مونہ ہوگا تو لا جرم معصومیت لازم ہوگی کیونکہ گناہ کے لیے جو مخالف عبادت ہے کوئی ایسا جزء حیا ہیے جو مخالف جزء مقتضی عبادت ہووہ نہیں تو گناہ بھی نہیں اور اس کے ساتھ آیت ''او لئک الَّذين هداهم الله فبهداهم اقتده" كوملائيَّة اورانبياْء عليهم السلام كي معصوميت.

ہمی روش ہو جائے گی..اس صورت میں زلات انبیاء کیہم السلام اوسم گناہ جس کی حقیقت مقتضاء جزء مخالف تھہری، ہرگز نہ ہوں گی، ہوں گی تو از قبیل غلط نہی ہوں گی جس پر بوجہ کمال عنایت تنبیہ لازم ہے گر چونکہ تنبیہ حبیب عتاب دشمن کے ہم رنگ ہوتی ہوتی ہے تو عوام کالانعام کے حق میں موجب جیرانی ہوجاتی ہے گراس طرف دیکھا تو مقتضیات طبائع بنی آ دم کو مختلف پایا، ایک کا مقتضاء طبع دوسرے کے مقتضاء طبع سے ملتانہ دیکھا، دربارہ عبادت میساں اقتضاء ہے ... نہ دربارہ گناہ وطلب معیشت ہرکی کارنگ جدا ہے وہ میں موافق نہ رسول اللہ ملی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ورنہ امر انباع ہی کی کیا جا جتھی اور وعدہ محبوبیت اور مغفرت کی کیا ضرورت تھی...

ا کر بغرض انجاح مطلب طبعی کہاس کو بیان تفصیل عبادت کہتے بیان کے ليے امر كى ضرورت بھى تقى تو خود بخو د بمقتضائے طبع سب بنى آ دم كار بندا تباع ہوا كرتے...سويداختلاف مقتضيات طبائع طبيعت واحدہ كا تو كام نہيں...لاجرم طبائع مختلفه بالهممنضم مول كى كيونكه فقط اختلاف مبيئات عارضه اشخاص مختلفه أكر بدول انضام اور طبائع کے کسی طبیعت کے اشخاص میں ممکن بھی ہوتو باعث اختلاف مقتضیات متخالفه نبیس ہوسکتا..خصوصاً عبادت اور گناہ کہ باہم ضد صریح ہیں اوروں میں اگر تخالف ہے تو دور کا تخالف ہے گر تخالف دور کا ہویا نزدیک کا طبیعت واحدہ اور ہیجات عارضها شخاص طبیعت واحده میں متصور نہیں ..خصوصاً مقتضائے معارض عبادت کہ بے مقتضى معارض مقتضى ومنشاءعبادت نهيس هوسكتا كيونكه بيربات بي تضاداورامكان توارد محل واحد میں ممکن نہیں اور ہیئت اور ذو ہیئت کا تضا داور پھرتو اردکی واحد معلوم ،اگریوں کہا جاوے کہ سوا انبیاء علیہم السلام کے اور کوئی معصوم نہیں نہ بیر کممکن توہے پر کسی کا معصوم ہونامعلوم ہیں .. تب تو بمعونت تقریر پذامطلب ہل ہے کیونکہ معصوم نہ ہونا خواہ مخواه اس بات کو تفتضی ہے کہ سوائے انبیا علیہم السلام کے اور سب میں کوئی جز ایسا ضرور ہے جو بذات خودمصدرومنشاء گناہ ہے ورنہ پھرمعصوم نہ ہونے کے کیامعنی تھے...

اوررسول الليكيلي الله عليه وسلم واسطه في العروض بين ...

اس تقریرے گا تو بیرے گا تحد اہل تن کوان شاء اللہ کوئی شبہ باتی نہ رہے گا، ہاں رہے گا تو بیرہے گا کہ حسب قرار داد صاحب رسالہ بیہ بات تو مسلم ہے کہ تولد کے لیے والد کی جانب وساطت اور ایک نوع کا انشقا ق چاہیے ... پر بیہ بات کہ وساطت مع الانشقا ق وسائط کے اقسام میں سے واسطہ فی العروض ہی میں منحصر ہے ہنوز محل علی ہے ... والدین جسمانی لا جرم واسطہ فی العروض ہیں واسطہ فی العروض ہیں ورنہ بقاء ولد کے لیے بقاء والدین ضرور ہوتا ... آخریہ بات تو صاحب رسالہ نے بھی بیان کی ہے کہ معروض بظاہر موصوف ہوتا ہے حقیقت میں واسطہ فی العروض ہی موصوف ہوتا ہے حقیقت میں واسطہ فی العروض ہی العروض کی العروض کا لازم ماہیت ہوتا ہے اور واسطہ فی العروض اور ہیئت عروض سے واسطہ فی العروض العروض کا لازم ماہیت ہوتا ہے اور واسطہ فی العروض العروض کا سے واسطہ فی العروض کا سے واسطہ فی العروض کا سال کی علت اور وہ اس کا معلول اور قطع نظر دعوی کی مصاحب رسالہ ...

یہ بات پہلے ہے بھی معلوم اور مسلم ہے اور ظاہر ہے کہ صفت بے موصوف اور لازم ماہیت ہے ابنی ملزوم کے اور معلول ہے ابنی علت کے نہ موجود ہوسکتا ہے نہ باقی رہ سکتا ہے ۔۔۔ اس صورت میں کیوکر کہا جائے کہ وساطت مع الانشقاق واسطہ فی العروض ہی میں مخصر ہے ۔۔۔ اگر یہی ہے تو والدین جسمانی کا والد ہونا اور بیا حکام کثیرہ جواس پر متفرع ہوتے ہیں سب غلط ہیں ۔۔۔ حالانکہ ابوت کی حقیقت اگر منتزع ہوتی ہے تو انہیں کے ابوت کی کیفیت اعنی وساطت مع الانشقاق کود کھے کر منتزع ہوتی ہے گر آشنایان اسرار علوم یہ بیا ہے دوئی نہ ہوگی کہ تو سط وجودی میں انشقاق الوجود عن الوجود الشقاق الموجود عن

الموجود سے بڑھ کر ہے اور بی بھی معلوم ہوگا کہ کلیات مشککہ کی افراد کاملہ ہی مصداق حقیقت کاملہ ہوتے اور بی بھی معلوم حقیقت کاملہ ہیں ہوتے اور بی بھی معلوم موگا کہ ثابت باقتضاء النص اگر حنفیہ کے نزدیک عام نہیں ہوتا تو کامل ہونے میں تواس کے کسی کو کلام ہی نہیں اور وجہ یو چھے توسنے کہ:

بناء تشكيك عروض برب طبيعت من حيث موتومحمل اختلاف آثار موبي نہیں سکتی...ملزوم کی جانب سے جسے واسطہ فی العروض کہئے سب حصص کو یکسال نسبت ہے... پھر بیداختلاف آثار جو درصورت تشکیک لازم ہے ہونہ ہو قابل اورمعروض کی طرف سے ہوگالیکن جو بات باقضاءالنص ثابت ہوتی ہے تو بایں وجہ ثابت ہوتی ہے کے منطوق نص کی مبادی اور ضروریات میں سے ہوتی ہے ہاس کے منطوق محقق نہیں ہوسکتا اور ظاہر ہے کہ امر ضروری بقدر ضرورت ٹابت ہوتا ہے اور پیہ بات پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ معروض ضرور مات وجود عارض میں سے نہیں ۔۔قطع نظر معروض سے وہ ا پنے ملزوم کے ساتھ بیہجس کا لازم ماہیت ہے قائم ہوتا ہے معروض سے فقط محدود ہو جاتا ہے...سواگر کوئی چیز بضرورت اقتضاءالنص ثابت ہوگی اس کے ملزوم کا ثبوت تو ضروری ہوگا...معروض کے تحقق کی کچھ ضرورت نہیں سو جب معروض سے قطع نظر کیا جائے تو طبیعت عارض من حیث ہواور من حیث انتسابہ الی الملو وم کامل اور متواطی ہوگا...طالب ذکی کو بہاں ہے معلوم ہوگیا ہوگا کہ لاتشکیک فی الماہیات کے اگر پچھ عنی ہیں تو یہ ہیں کہ شک من حیث ہومتواطی ہی تشکیک ہے تو عروض کے مرتبہ میں ہے اوراس کے ساتھ بیجی معلوم ہوگیا ہوگا کہ بیہ جومنقول ہے کہ سوادیت میں تشکیک نہیں ہے اسودیت میں ہےاس کی بناء بھی اس بات پر ہےاحسان فراموثی ہےتو کام ہیں پر جن کو آيت "هَلُ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ" يادِ بِمِرى اسْ عقده كَثَالَى رِأُميدُ وَ یوں ہے کہ وُ عاہی ویں گےورنہ اس سے بھی کیا کم کہ اہل کتاب کی طرف داری میں بن پڑے یا نہ بن پڑے، مجھے سے دست وگریبان ہونے کو تیار تو نہ ہول گے ...

بالجملہ جب ابوت نبوی جملہ "وَ أَزُو اَجُهُ اُمُهَاتُهُمْ" بِ اِقضاء النص ثابت ہوئی اور حقیقت ابوت توسط مع الانشقاق تھمری تو بایں کاظ کہ اس جوت میں کئی اور مقام کی طرف کی ظرف کی تخواکش نہیں او قطع نظر کل و مقام سے توسط مع الانشقاق اپنی ذات سے کامل ہے تو سے اوسط بوجہ اتم وہی ہے جو واسطہ نی العروض کے ساتھ مخصوص ہے ، اگر اب بھی تسلی نہ ہوئی ہو تو اس میں تو کوئی مضمون دقیق ہی نہیں کہ ابوت جسمانی میں انشقاق الراجود عن الوجود عن الوجود بیں ... انشقاق الموجود عن الوجود میں الموجود کی الموجود کے ساتھ قائم نہیں ہوتا تو ان کے وجود کے ساتھ قائم نہیں ہوتا تو ان کے وجود کے ساتھ قائم نہیں ہوتا تو ان کے وجود کے ساتھ قائم نہیں ہوتا تو ان کے وجود کے ساتھ قائم نہیں ہوتا تو ان کے وجود کے ساتھ تائم نہیں ہوتا تو ان کے وجود کے ساتھ تائم نہیں ہوتا تو ان کے وجود کے ساتھ تائم نہیں ہوتا تو ان کے وجود کے ساتھ تائم نہیں ہوتا تو ان کے وجود کے ساتھ تائم نہیں ہوتا تو ان کے وجود کے ساتھ تائم نہیں ہوتا تو ان کے وجود کے ساتھ تائم نہیں ہوتا تو ان کے وجود کے ساتھ تائم نہیں ہوتا تو ان کے وجود کے ساتھ تائم نہیں ہوتا تو ان کے وجود کے ساتھ تائم نہیں ہوتا تو ان کے وجود کے ساتھ تائم نہیں کو جود اور ان کے عدم کے ساتھ تائم کا مرائم آئا تا...

علیٰ ہذاالقیاس والدین کا حامل ہونا خصوصاً والدہ کا تو محل تامل ہوہی نہیں سکتا...
ہم تو کہتے ہی ہیں خدائے تعالیٰ بھی "حَمَلَتُ حَمَلًا خَفِیفًا" فرماچکا ہے... ہا جملہ
ابوت جسمانی میں والدین اور ولد کا وجود جداجدامتقل بالذات ہوتا ہے... ہرایک
کے لیے ایک وجود متبائن قیوم ہے... سواییاالشقاق کہ تبائن وجود باقی رہی جزئیات وہ
بھی اجمام کے جزئیات کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ یہ بات بے تبائن امکنہ ولدمتصور
ہیں اور مکان اجمام ہی کے خصائص میں سے ہاوصاف کلیہ میں یہ بات متصور
ہیں اور مکان اجمال مطلوب ہے توسنے:

کوانشقاق وجود کا وجود ہے ہویا موجود کا موجود سے اقتران باہمی بلکہ اشتمال کے بر دیگر ہے ضرور ہے اور اشتمال کلیات اور کلیات کی نسبت اگر متصور ہے تو چار طرح متصور ہے ایک تو ملز وم کا اشتمال بنسبت لازم ماہیت، دوسراعارض کا اشتمال بنسبت معروض، تیسراعام کا اشتمال خاص کو، چوتھا ماہیت کا اشتمال اپنی جنس وفصل کو، تیسر ہے اور چوشے اشتمال کا اشتمال ہونا تو ظاہر ہے ... باتی پہلی صورت میں اشتمال کی وجہ یہ ہے کہ لازم ماہیت ذات ماہیت سے خارج ہوتا ہے نہ بذات خود مستقل ہوتا ہے، نہ خارج سے آتا ہے ...

ووسرى صورت مين ظاہر ہے كہ عارض خارج عن الذات كو كہتے ہيں ... باي ہمہ اوّل عوارض ہی محسوں ہوتے ہیں تو اس صورت میں لاجرم عارض معروض کو مشتل ہوگا نہ کہ معروض عارض کو .. کیکن ظاہر ہے کہ جاروں صورتوں میں تبائن امکنہ اور تبائن وجودات نبیں بلکہ اختلاط وجوداوراتحادامکنہ ہے .. کیکن ان جاروں صورتوں میں مضمون انشقا فخصوصاً بطورتو سطاعني منشق عنه واسطهُ وجود منثق به مواكر يتوييصورت اوّل عي میں ہے..صورت ثانی میں تو ظاہرہے کہ معروض عارض کا اپنے وجوداور تحصل میں ہرگز متاج نہیں، بلکہاس کا وجود لازم اور ضرورہے کہ وجود عارض سے ثابت بالذات ہو، کسی قد رضر ورت ہوتی ہے تو عارض ہی کومعروض کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ وہ اس کامحل تحقق ہوتا ہے اور یہ بھی نہ ہی لیکن اس میں تو کھھ کلام ہی نہیں کہ معروض محل مستغنی ہوتا ہے اور صورت ٹالث اور رابع میں انتقاق کہے توبید دُشواری ہے کہ صورت انتقاق میں بعد انشقاق منشق منشق عنه ميس يجهكي اورنقصان لازمنبيس آجاتا،اس كاوجود جول كا توں باقی رہتا ہے اور عام وخاص اور ماہیت اور اجزاء ماہیت میں انشقاق کہتے تو بعد اخراج خاص جوعام كاايك حصه اور بعد اخراج جنس وفصل جوما هيت كے اجزاء ہوتے میں عام میں اور ماہیت میں ای قدر کی آجائے گی...

ہاں ملز وم اور لا زم ما ہیت ملز وم میں البتہ توسط وجود بھی بوجہ اتم ہے کیونکہ اس
سے زیادہ توسط کی کوئی صورت ہی نہیں ... چنانچہ کررسہ کررروشن ہو چکا اور الشقاق
فرجود بھی بوجہ اکمل ہے ... چنانچہ عنقریب سے بات بھی پایہ بھوت کو پہنچ بھی ہے کیونکہ
خدا وند کر یم اور مخلوقات میں اگر ربط ہے تو اسی قبیل کا ہے ... گر چونکہ عروض اور
وتوع کو صدوث لا زم ہے تو ما ہیات مختلفہ جو خداوند کریم کی صور علمیہ بطور علم فعلی معلوم
ہوتی ہے اور اس وجہ سے قدیم کہئے تو بجا ہے بوجہ عروض لوازم ما ہیات مختلفہ مصدا ت
صدوث ہوگئی ہیں ... سوحقیقت حادث یا تعلق ہے یا ہیئت حاصلہ بوجہ اقتران وجود و
عدم جو درصورت عام وخاص ضرور ہے ...

گریه بحث ایک دریائے ناپیدا کناراوراس کی ہرموج ہم وزن بحرذ خارہے...ہم سے بیچیدان ایسے دریا وَں میں غلطان و پیچان ہوکر ڈوب مرتے ہیں اس لیے اتن ہی پر اکتفا کرتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہاس میں بھی کچھ خطانہ ہو...واللّٰداعلم بالصواب!

بالجمله صورار بعدمیں سے صورت اوّل میں فقط بیہ بات پائی جاتی ہے کہ توسط بھی ہواورانشقا ق بھی ہو... بایں ہمہ حضرت رسول اکرم صلی اللّٰدعلیہ وسلم کی روح پر فتوح نهارواح مؤمنين كي نبيت عرض عام ورنه جاري ارواح متقدم بالذات جوتيس نەمتاخر جىپےمقتضاءابوت ونبوت مذكورە ہے... بايں ہمەتصادق ہوتا بيرتباين نەہوتا اور پھر تباین بھی خدا کی پناہ کہ زمین و آسان کا فرق بھی اس کےسامنے ہم رنگ اتحاد ہے اور نہ ارواح مؤمنین کی نسبت عام جنسی ور نہ تصادق مذکور لا زم تھا اور نہ ارواح مؤمنین اس کی جنس وقصل ورنہ قطع نظر تصادق کے ایک ماہیت کے غیر متنا ہی اجزاء لازم آئیں گے کیونکہ افراد خارجیہ اگرمتناہی ہیں تو افراد مقدرہ نوع بنی آ دم کا تو کچھ طه نا بى نېيں... بايى ہمه كس كوجنس كہتے اور كس كوفصل اور سب كوجنس كہتے تو ايك مرتبه میں ایک سے زیادہ جنسیں لازم آئیں گی اورسب کو قصل کہتے تو ایک مرتبہ میں ایک سے زیادہ فصلیں لازم آئیں گی ... ہاں درصورت ارتباط لزوم ماہیت ان قبائح میں ہے ایک بھی لازم نہیں آتا اور قبائح کامنتفی ہونا تو ظاہر ہے پر ایک تصادق میں اشتباه موتو موسواس كاجواب بهي من ليجيئ...

. جواب: لازم ماہیت بالنظرالی ذاتہ اور بالنظرالی الملز وم مطلق ہوتا ہے ... بیہ خصوصیتیں فقط معروض کی جانب سے اکتساب کرتا ہے ... چنانچہ میرا بیہ کہنا کہ عارض سے معروض کوشکل اور تجد د حاصل ہوتا ہے ... یا د ہوگا اور مثال ہی درکار ہے تو لیجئے ...

مثال

کرہ شعاع آفاب آفاب کومثلاً لازم ہے جس طرف سے دیکھئے اطلاق شعاع اس پرضجے ہے اور بیاطلاق ہر طرف سے مساوی بیفرق شدت وضعف وتر ہیج و مثلیث قابل اعنی معروض کی جانب سے ہے، آئینہ میں بھی شعاعیں زیادہ آئی ہیں اور دیوار واشجار وزمین و کہسار پر وہ بات نہیں ہوتی ایسے مظل نور مثلاً روشن دان اگر مربع ہی ہوگا اور مثلث ہے تو نور داخل مثلث بن جائے کا ... غرض بیا متبیاز فیما بین اس جانب سے ہاس جانب سے نہیں تو ارواح مؤمنین کا درجہ تما نز تو روح نبوی کے تبائن پر مابدالا متیاز لازم ماہیت روح نبوی سلی اللہ علیہ وسلم نہیں جیسے تر نبج و شکیث فرکورلا زم ماہیت آ قاب نہ تھیں اوراس وجہ سے اس پر صادق نہیں آتی تھیں اور درجہ اطلاق میں بے شک لازم ماہیت پر تصادق کی ممانعت ممنوع ہے ... جیسے نور مطلق کا حمل آ قاب پر بطور اشتقاق ممنوع نہیں ...

باقی رہیں صور ثلاث ماقیدان میں ظاہر ہے کہ تصادق اور امکان حمل مرتبہ انتیاز ضرور کے ... چنانچہ مرد مان فہمیدہ سمجھ ہی گئے ہوں گے ... بالجملہ آیت "وَ اَذُو اَجُهُ اُمَّهَا تُهُمُ "اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ارواح مؤمنین کا وہ جزء جس کومصداق مؤمن قرار دیا ہے اور جزء ایمانی کہیں تو بجا ہے ... ذات بابر کات رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے فائز ہوا ہے کیونکہ خمیر "اُمّها تم "مؤمنین کی طرف راجع ہے ... چنانچہ شرح او پر معلوم ہو چکا ہے ...

اور بی بھی ظاہر ہے کہ وہ ایک مضمون کلی ہے کہ سب مؤمنین کی ارواح کو شائل ہے ... سو بمقتصاء تقریر مسطور لاجرم اس میں اگرتو سط اور انشقاق ہوگا تو از قبیل صدور لوازم ماہیات ہوگا ... رسول الله صلی الله علیہ وسلم واسطہ فی العروض ہیں وہ جزایمانی آپ کے ق میں لازم ذاتی ہے .... ارواح کے حق میں عارض ہے، ارواح اس کے لیے معروض ہوں کی ... غرض آپ کا تو سط دربارہ وجودروحانی از قتم وساطت عروض ہے ... مجملہ وساطت جوت ہیں اور طریق میں اور واسطہ فی الغروض میں اور واسطہ فی الغروض میں اور واسطہ فی الثبوت کی ایک قتم میں تو واسطہ اور ذو واسطہ میں ایک طرح کا اشتراک ہوتا ہے ... واسطہ فی العروض میں وہی ایک حصہ دونوں طرف میں مشترک چنا نچہ ظاہر ہے واسطہ فی العروض میں وہی ایک حصہ دونوں طرف میں مشترک

ہوتا ہےاور واسطہ فی الثبوت کی ایک تتم میں ہر چندایک حصہ دونو ل طرف نہیں ہوتا ، پر دو حصاليك بى كلى كرموتے بين ... مان قتم ثانى واسط فى الثبوت مين اشتر اكتبين ہوتا،اور ہوتا بھی ہے تو اتصاف واسطہ کو اتصاف معروض میں کچھ دخل نہیں ہوتا...جیسے فرض کیجئے کہ کوئی رنگ ریز اپنا بھی قدرت خداہے ایسا ہی رنگ رکھتا ہو، جبیسا کپڑے کو رنگ كر بنا ديتا ہے ...كين ظاہر ہے كه اس كے رنگ ذاتى كو كپڑے كے رنگين ہونے میں کچھ دخل نہیں ...اب سنئے کہ واسطہ فی الثبوت کی ایک قتم تو حرکت ہی میں منحصر

ہے... چنانچہاو پر مفصل معلوم ہو چکااور مخضر أاب بھی سہی...

عالم میں دیکھئے تو ظروف میں تو زمانہ غیر قارالذات ہے اور مظروفات میں حركت غير قارالذات ٢ ... سوحركت كاعدم قرار بهي بطفيل زمانه بي سيحيئ ... غرض عدم قرار ذاتی زمانه میں ہے اور حرکت میں عرضی اس کا تجدد زمانہ کے تجدد کا طفیل ہے ... مگر سوا حرکت کے نہ کوئی وصف مظروف زمانہ ہے نہ شل حرکت متجد دالذات ہے جو بوں کہا جائے کہ اس کا ایک حصہ متحرک کے حق میں دوسرے حصہ کے عروض کا مُعد ہے اور دوس کے حق میں دوس صدے عروض کے لیے مبدأ اگر ایک کا اتصاف دوسرے کے اتصاف کا سبب ہوگا تو ہوں ہی ہوگا کہ وہی ایک حصہ دونوں میں مشترک ہوجائے... غرض واسطه فی الثبوت کی دہتم جس میں اشتراک بھی ہواور ایک کا اتصاف موجب اتصاف ذي واسطه مو بجرحر كت متصور نهيس .. سورسول الت<mark>د صلى التدعليه</mark> وسلم کی وساطت بایں نظر که روحانیت دونوں طرف مشترک ہے اس فتم کی تو تہیں ہوسکتی ہاں دونوں جانبین حرکات میں سے ہوتیں تو مضا کقہ نہ تھا اورقتم ثانی واسطہ فی الثبوت كہے اور يوں كہے كه آپ كا اتصاف بوصف روحانيت مؤمنين كے اته ماف روحانیت میں کچھ دخل نہیں رکھتا تو اس میں پیزانی ہے کہا گر دونوں کا اتصاف عرضی ہے تو اوّل تو خلاف مفروض لازم آئے گا... دوسرے ایک ماہیت ایک حصہ کا دوسرے حصدی نسبت سبب ہونالازم پڑے گالزوم لازم اوّل کی وجہتو بیہے کہ اتصاف واسطہ کا

وض نه ہونا تو وہاں متصور ہے جہاں وصف عارض واسطہ اور ذو واسطہ کچھا ور ہوا ورخود واسطہ کچھا ور ہوا ورخود واسطہ کچھا ور بھے مثال رنگریز سے خود ظاہر ہے ... رنگریز اور چیز ہے اور رنگ عارض رنگریز اور رنگ عارض رنگریز اور رنگ عارض توب اور چیز ہوسکتا ہے کہ کی نے اس کورنگ دیا اور کسی کواس نے رنگ دیا پر جہاں مصداق واسطہ خود وصف عارض ہی ہو... پھر کیوں کر کہئے کہ اتصاف معروض میں اس کو دخل نہیں ... سویہاں یہی قصہ ہے وصف عارض ارواح مؤمنین وہ جزءایمانی ہے جس کا اوپر چند بارذکر آچکا ہے ...

سورسول الله صلى الله عليه وسلم كى طرف مصداق عين ذات وہى ہے... پھر كيوں كر كہتے كه اس كا حصول ارواح كے عروض ميں دخل نہيں ركھتا... باقی رہالازم ثانی وہ خود ظاہر ہے كيونكه جب دونوں طرف اتصاف عرضى ہوتو ان كے ليے كوئی ايک ہی ما بالذات ہوگا ورنہ صدور واحد عن الكثير لازم آئے گا كيونكه صص منقسمه بوجه انقسام مختلف الما جيت نہيں ہو گئے متمير اور منفصل ہوگئے ہیں...

غرض مجموعة هم سقواحد باس كاايك بى مابالذات چا بياور صد عارضه روح نبوى صلى الله عليه وسلم اور صص عارضه ارواح مؤمنين كومخلف المابيت كيتووه اشتراك جو بوسيله آيات بينات "قُلُ إِنْ كُنتُمْ تُحِبُونَ اللّهَ فَاتَبِعُونِي الخ... "اور آيت "وَمَا آيت "لَقُدَ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّهِ السُوةُ حَسَنة الغ" اور آيت "وَمَا خَلَفُتُ الْجِقَّ وَالْإِنْسَ إِلّا لِيَعْبُدُونَ" ثابت بوچكا بسب گاؤنور دموجائك... خَلَفُتُ الْجِقَ وَالْإِنْسَ إِلّا لِيَعْبُدُونَ" ثابت بوچكا بسب گاؤنورد بوجائك... بال تشكيك كي بناچنانچه بهلمعروض بوچكا برق تشكيك اختلاف ابيت متصورتين كول مرتشكيك كي بناچنانچه بهلمعروض بوچكا برق وض يربكال في الحقيقت تو موصوف بالذات بوتا به اورمعروض حسب قابليت كمال مين متفاوت بوتي بين ... چنانچه آئينه اورز مين كي قابل النور بون كي تخائش نهين ... غرض جب دونول جانب اتصاف عرضي بولا ايک چيز بها ختلاف ما بيت كي گنجائش نهين ... غرض جب دونول جانب اتصاف عرضي بولار مابالذات دونول كاايك بواتو دونول جانب ايک بي مابيت كي دوجه بول گي... ورمابالذات دونول كاايک بواتو دونول جانب ايک بي مابيت كي دوجه بول گي...

ربی بیر بات کہ ایک ماہیت کا ایک حصہ ای ماہیت کے دوسرے حصے کا سبب یا شرط اعنی واسطہ فی الثبوت یا واسطہ فی العروض ہوسکتا ہے یا نہیں ، سواس کا جواب ہے ہے کہ اوصاف قارة الذات میں توبیہ بات ممکن نہیں کیونکہ واسطہ فی الثبوت ہو یا واسطہ فی العروض مسبب سے تقدم ذاتی ضرور ہے ... سواوصاف قارة الذات میں جمیع حصص کا وجود تو برابر ہی ہونا چاہے ورنہ قرار ذات کے پھر کیا معنی کیونکہ الی شک کا وجود جب تک متصور نہیں کہ اس کے سارے حصہ وجود ہوں ... غرض نفس وجود حصص تو داخل وجود کی ہے اس میں تو تقدم و تا خرکی گئجائش نہیں ... ہاں عروض معروضات میں تقدم تا خرمکن ہے لیکن ایک حصہ دوسرے حصہ اور اس کے معروض کے وسط میں واقع ہونا ممکن نہیں واسطہ فی الثبوت در حقیقت متم فاعلیت فاعل ہوتا ہے ...

یا بول کہنے کہ امور ٹلاٹہ فدکورہ ضرور بیہ حدوث میں سے وقوع اس پر موتو نے ہوتا ہے۔۔۔۔ موصل ہوتا ہے تو وہی ہوتا ہے۔۔۔۔ موصل ہوتا ہے تو وہی ہوتا ہے۔۔۔۔ مواگر ایک حصہ دوسرے حصہ کے لیے موصل ہوا ور متم ہوتو لا جرم کوئی بات اس میں بنسبت اس دوسرے حصہ کے ایسی زائد ہوگی جس پر ایصال متفرع ہے اور جس کے سبب اس کو ما بدالوقوع کہئے ۔۔۔

سویہ بات اگر نفس ماہیت پر متفرع کہنے تو ماہیت تو دونوں میں برابر مشترک ہے...اگر ماہیت ہی سرمایہ وقوع تھی تو دوسرے حصہ کی کیا حاجت تھی ... علی بندا القیاس واسطہ فی العروض دونوں میں مشترک اورا گر معروض کی طرف بیا ختلاف منسوب ہے تو ، حصہ کا نام مفت بدنام ہے ... ہماری غرض بھی یہی تھی کہ کسی ایک ماہیت کا ایک حصہ اسی ماہیت کے دوسرے حصہ کا واسطہ فی الثبوت نہیں ہوسکتا... اس صورت میں بالضرور ایک ماہیت کے دوسرے حصہ کا واسطہ فی الثبوت نہیں ہوسکتا... اس صورت میں بالضرور ایک جانب اتصاف ذاتی اور دوسری جانب عرضی ہوگا... سورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تو احتمال عرضیت باطل ہے ورنہ یہ وصف ابوت و بنوت منعکس و معقلب ہو جا ب گا ہو نہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اتصاف ذاتی اور مؤمنین کی جانب گا ہو نہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اتصاف ذاتی اور مؤمنین کی جانب

اتصاف عرضی ہوگا...گریہ بات بعینہ اس کا ترجمہ ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو در بارہ وجودروحانی جزءایمانی واسطہ فی العروض کہتے...والحمدلله علیٰ ذالک

اب ہم اگراس بات کو یا د دلا کراز واج مطہرات کا اُمہات المؤمنین والمؤمنات ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوت فرع ہے... یوں دعویٰ کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پُرفتوح مؤمنین کے وجود روحانی خاص کر جزایمانی کے لیے واسطہ فی العروض ہے اور ارواح مؤمنین عارضی بمعنی فرکوراعنی ارواح مؤمنین آپ کی روح اقدس کے آثار ہیں اور بایں وجہ آپ ابوالمؤمنین ہیں...

تو ہم جانے ہیں کہ قدر دان کلام ربانی جن کو بیان نکات آیات سے

ترقی ایمان ہواور مجبان حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم جن کو آپ کی شرح

کمالات سے شاد مانی ہو،ایسے شاد ہوکران باتوں کو یاد کریں جیسے کوئی کھوئی ہوئی چیز

جوعزیز بھی ہو پھر ہاتھ آ جائے اوراس کوسنجال کررکھیں ... بالجملہ جس کی طبیعت سلیم

اور ذہن منتقیم ہے ان باتوں کوس کرشاد ہوں گے اور بحجے کر داددیں گے اور کیوں نہ

ہو، یہ تقریر کلام اللہ کے ''تبیانا لکل شیء ''اور معدن الحقائق ہونے کے لیے عمدہ

شاہد ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف اور افضلیت کے لیے بر ہان کامل

ہیں جو بچھ کھا گیا ہے اور این شاء اللہ کھا جاوے گا... ماخذ صحیح ہے اور از الہ تر ددات

ہیں جو بچھ کھا گیا ہے اور این شاء اللہ کھا جاوے گا... ماخذ صحیح ہے اور از الہ تر ددات

کے لیے جو در بارہ کلام ربانی ہونے قرآن کے اور رسول حقائی ہونے حضرت حبیب

الرحمٰن کے بعض طالبوں کے دلوں میں پر جاتے ہیں تقریف ہونے حضرت حبیب

الرحمٰن کے بعض طالبوں کے دلوں میں پر جاتے ہیں تقریف ہونے۔...

غرض بیاستدلال جوجمله ''وَاَذُوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمُ ''سے ماخوذ ہے دربارہ واسطہ فی العروض ہونے رسول الله صلی الله علیه وسلم کے بطور نذکوراال فہم سلیم کے لیے افادہ یقین میں کافی ہے مگر بائد یعنہ سو چہی متعصبین اور غلط کاری متوجمین اور نیز بایں نظر کہ اقتضاء النص اور دلالت التزامی پھراقتضاء النص اور دلالت التزامی ہی ہے ...عبارة

النص اور دلالت مطابقی کونہیں پہنچی، دوسرااییا جملہ جورسول الله صلی الله علیہ وسلم کے واسطہ فی العروض ہونے میں عبارت النص اور آپ کی ابوت روحانی میں بدلالت مطابقی دلالت کرے ... پیشکش ناظرین اور آپ کی دلالت کرے ... پیشکش ناظرین اور آپ :

جملہ "وَازُوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمُ" پہلے ہے متصل ہے، دوسرا جملہ بیہ ہے "اکتبی اولی بِالْمُوْمِنِیْنَ مِنُ اَنْفُسِهِمُ" جس کے بیمعنی ہیں کہ نبی زیادہ نزدیک ہے مؤمنوں سے بنسبت ان کی جانوں کے ...اعنی ان کی جانیں ان سے اتنی نزدیک نہیں جتنا نبی ان سے نزدیک ہے ...اصل معنی اولی کے اقرب ہیں اور جس کسی نے "احب" اور "اولی" بالتصرف اس کی تفیر میں کہا ہے وہ اس کے خالف نہیں اور اس فتم کی اقربیت کو احبیت اور اولی بالتصرف ہونا لازم ہے...

علت محبوبیت اوراولویت تصرف یمی اقربیت ہے... پراقربیت کے لیے یہ دونوں با تمیں علت نہیں ہو کتیں اوراب تک بھی اطمینان خاطر نہیں ہوا تو لیجے ،ادھر کان کیجے اپنی ذات کے ساتھ محبت کا ہوتا بدیمی ہے بلکہ اصل محبوب ہر کسی کے قل میں بالبداہۃ اپنی ہی ذات ہے ... اس کے بعد جواس سے قریب ہے بہ نسبت بعید کے زیادہ محبوب ہاولا داور بھائیوں کی محبت کا نفاوت اسی وجہ سے ہے مگر ایک قرب ظاہری ہے جیے زمان یا مکان ، دوسرا قرب باطنی جیسے قرب اخلاق وامز جہ واوصاف مگر جیسے قرب اخلاق وامز جہ واوصاف مگر جیسے قرب نظاہری میں اتحاد زمانی یا مکانی جس قدر ہوضر ور ہے قرب باطنی میں بھی کوئی اللہ علیہ وسلم کے اشر اک کو معدان رکھتے ہیں کیونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہم کے اشر اک کو معدان تعیم فرمایا ہے ... فہم ہوتو یہ بات حدیث داللہ علیہ وسلم نے ایک ہم کے اشر اک کو معدان تعیم فرمایا ہے ... فہم ہوتو یہ بات حدیث محبت اپنے ساتھ ہوتی ہے اور دوسرے درجہ میں قریبوں کے ساتھ ہوتی ہے ... قرابت نسبی میں محبت کا نہ ہونا جو بالبداہۃ مشہود ہے اس نسبی میں محبت کا نہ ہونا جو بالبداہۃ مشہود ہے اس میں میں محبت کا نہ ہونا جو بالبداہۃ مشہود ہے اس

کچر د بیلھئے کہ قرابت سبی ک<sup>ح</sup>قیقت فقط اتن ہے کہ اس کی اصل اعنی اجزاء نطفه پدری اس کی اصل کے ساتھ بھی قرین تھے اور باہم ایک مکان میں مخلوط تھے، بعد پیدائش اگر دوسرا قرب سوائے مقاربۃ سابقہ کے میسر آ جا تا ہے تو وہ محبت اور مضاعف ہوجاتی ہے...د کیھئے بچہاگر پیداہوتے ہی مرجا تا ہے تو والدین کوا تناصد مہ نہیں ہوتا اوراگر چندے آغوش مادراور کنار پدر میں رہ کر جاں بحق تشکیم کرتا ہے تو والدين كيا كجهرنج نبيس ألهاتے اور اگر جوان موكر جہان سے جاتا ہے تو پھرتو والدين مرنے سے پہلے مرجاتے ہیں ... بیاز دیا دصدمہ جواز دیا دمجت پر دلالت کرتا ہے بجز مزیدز مان قرب اور کسی وجه ہے نہیں..غرض جوں جوں قرب میں ترقی اور تضاعف موتا ہے و وں و وں محبت اور لوازم محبت اور آثار محبت میں ترقی اور تضاعف حاصل ہوتا ہے... بہاں تک کہ اگر دو آ دمیوں کا انداز مزاج ایک سا ہوتا ہے اور رنگ ڈھنگ ملتا ہےتو بایں وجہ کہ بید ونوں ایک معدن کے دوٹکڑے ہیں اور بھی باہم دونوں قرین یک دیگر تھے...ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں...اگرچەرابط قرابت نسبی باہم نہ رکھتے ہوں..علیٰ ہزاالقیاس ایک ولایت کے دوآ دمی بلکہ ایک ضلع کے بلکہ ایک بستی كدوآ دميول مين جوار تباط نظرآ تابوه غيرول مين نظرنين آتا...

بنی آدم کوبی آدم سے اور گھوڑوں کو گھوڑوں سے اور علیٰ ہذاالقیاس اور جانوروں کو اور جانوروں کو اور سے جوار تباط ہے غیروں سے نہیں اور کہیں ایک شم کی قرابت محبت سے خالی نظر آئے تو دوسری شم کی قرابت اور قرب کی محبت جواس سے غالب ہوتی ہے اس کے معارض ہوتی ہے ... چنا نچے اہل فہم خود بجھ جا میں گے میر سے مجھانے کی حاجت نہیں ... بالجملہ قرب کی شم کا کیوں نہ ہوا ہے موافق مورث محبت ہوتا ہے خدا ہے جس کا نام ہی قریب ہے اور جس کی شان " فک نُ اُفُور بُ اِلَیٰہِ مِنْ حَبْلِ الْوَدِیٰدِ" ہے ... ہر نیک و بدکوایک نوع کی محبت معلوم ہوتی ہے ورنداس کے طالب نہ ہوتے کوئی قوم اور کوئی فہر بایسانہیں جو بطور خود خدا کے طالب نہ ہوں، یہ ہی کہ سوااہل اسلام کے کوئی فہر ہب ایسانہیں جو بطور خود خدا کے طالب نہ ہوں، یہ ہی کہ سوااہل اسلام کے کوئی فہر ہب ایسانہیں جو بطور خود خدا کے طالب نہ ہوں، یہ ہی کہ سوااہل اسلام کے

سب ناکام ہیں گران کی ناکامی دلیل عدم محبت نہیں ہو تھی ... ثمرہ صلالت اور خلطی راہ ہے اگر کسی کا عاشق اپنے معثوق کی طلب میں نظے اور اپنی غلطی سے اس کے گھر کی راہ حجوڑ کر کسی اور طرف کو چلا جائے تو جیسے اس کی ناکامی میں شک نہیں ایسے ہی اس کی محبت میں بھی شک نہیں ایسے ہی اس کی محبت میں بھی شک نہیں ... یوں بھٹکتے پھر ناخود دلیل محبت ہے ... محبت نہ ہوتی تو پھر کیا غرض تھی جو یوں عمر گنواتے ... ادھرخداوند کریم ارشاد فرما تا ہے:

سوخدا کی مجت کاوبی طالب ہوگا جوخدا کا محت ہوگا جوخدا سے پچھ علاقہ بی نہیں رکھتا، اس کے جن میں خدا کی محبت کی خبر کیا بشارت ہوگی، اگر کوئی معشوق کسی غیر عاشق سے یوں کہے کہ مجھے تجھ سے محبت ہے تواس کی طرف سے بجز اس کے اور کس جواب کی امید ہے کہ ہے تو میں کیا کروں ... بالجملہ یہ تخویف اور بشارت اگر طرف ثانی میں محبت نہ ہونخو ف اور مبشر کی تذکیل کا سامان ہے ... سوخداوندا کرم کجا، اور سامانِ تذکیل کجا... غرض آیات ربانی کود کھے اور حالات انسانی کود کھے خدا کی محبت ہرول میں نگلی ہے کہتے ہول میں تکا کے جس ہرول میں شریف ہے کیکن اس کا سبب کوئی بتلائے تو سبی سوااس قرب بے چون کے جس ہراسم شریف ہے کیکن اس کا سبب کوئی بتلائے تو سبی سوااس قرب بے چون کے جس ہراسم شریف

قریب اور آیت "نَحُنُ اَقُوبُ اِلَیْهِ مِنُ حَبُلِ الْوَرِیْدُ" دلالت کرتی ہے اور کیا ہے جمال با کمال اب تک و یک انجین خدا کے کلام محبت سے پہلے کی نے تنہیں جو یوں ہی کہتے:

با کمال اب تک و یکھا نہیں خدا کے کلام محبت سے پہلے کی نے تنہیں جو یوں ہی کہتے:

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بساکین دولت از گفتار خیزد

اوراگرفرض کیجے دیم کیوری فریفتہ ہوئے ہیں، تب بھی بہی بات ہے کہان کی اوراگرفرض کیجے دیم کیوری فریفتہ ہوئے ہیں، تب بھی بہی بات ہے کہان کی ارواح کو کسی تم کا قرب اس جمال با کمال سے ہے جوہر مابیاً لفت وموافقت ہے آدمی کو وہی تیزیں بھاتی ہیں جواس کے کام آتی ہیں...گر کسی کے کام وہی آتا ہے جواس کے معدن کا ہوتا ہے ... کہیں بھی سنا ہے کہ آگ کا کام خاک سے یا پانی سے یا ہوا ہے یا کسی اور سے نکل سکتا ہے آگ کا کام آگ ہی سے نکلتا ہے، آئھ کا کام آگھ ہی سے نکلتا ہے ۔ آئھ کا کام آگھ ہی سے نکلتا ہے ۔.. کان سے یا ناک سے یا ہاتھ سے یا پاؤں سے یا کسی اور عضو سے نہیں نکلاً ... گر موافقت بایں معنی کہ دونوں کا ایک معدن ہوو و یعید قرابت نہی ہے قرابت نہی میں بھی ہی اس عاد معدن ہوتا ہے ... بالجملہ موافقت قرب معدن کو مجت وہیں ہوتی ہے جہاں قرب معدن ہوتا ہے ۔.. بالجملہ موافقت قرب معدن کو مجت لازم ہے بلکہ محبت وہیں ہوتی ہے جہاں قرب معدن ہوتا ہے ہاں معدن کی دوشمیں معلوم ہوتی ہیں ...

اقل بیکدوچیزی باجم ایک وصف انفای میں شریک ہوں اور بیدونوں اس کلی کی فرد ہوں ... جیسے دوانسان یا جیسے دوآ دمی ایک اخلاق کے کہ وصف انسانی میں یا سی خلق میں شریک ہیں اور دونوں اس کے فرد ہیں ...

دوم بیرکسی وصف انتزاع میں شریک ہوں جیسے و بی ہونایا ہندی فاری وغیرہ ہونایا کی، مدنی، دہلوی وغیرہ ہونا یا کمی معدن اصلی اور حقیقی اور کلی رکھتے ہیں اور شم ٹانی کا نام جزئی اور فرعی اور غیر حقیقی رکھتے ہیں ۔۔ شم اقل کی وجہ تسمیہ تو ظاہر ہے بیت مانی کے جزئی ہونے میں شاید کسی کو پھھتا الی ہو، سواس کا جواب یہ ہے :

کہ انتزاعیات اضافیات ہوتے ہیں اور اضافیات میں دربارہ احکام اگر اعتبار ہوتا ہے اور وہ اس بحث میں ظاہر ہے اعتبار ہوتا ہے اور وہ اس بحث میں ظاہر ہے کہ جزئی ہے کی نہیں ... غرض اس جگہ امر مشترک جوقابل اعتبار ہے اپنے وطن یاضلع یا

ولایت مثلاً وہ جزئی ہے یوں بتکلف کہ ہی سکتے ہیں کہ سکونت وطن واحد دونوں میں مشترک ہے اور وہ امر کلی ہے جزئی نہیں ...لین ظاہر ہے کہ الیمی اضافت اوصاف انضامیہ میں بھی نکل سکتی ہے اور ہا وجود اس کلیت اضافت کے مضاف اعنی وصف انضامی کلی ہے اور یہاں مضاف جزئی ہے ...

گر ہر چند ہرتم کا اتحاد معدن موجب محبت ہے کین وحدت تقیقی جس قدر موجب محبت ہے وحدت معدن غیر حقیق اس قدر موجب محبت نہیں ہے اور کیوں نہ ہو وصف انتزاعی وصف انتخا می کہیں ہے تاور کیوں نہ ہو وصف انتزاعی وصف انتخا می کہیں ہے تجا اور امر جزئی کلی کے برابر نہیں ہوسکتا ... بہی وجہ ہے کہ بعض اوقات ایک سنتی یا ایک ضلع یا ایک ملک کے دوآ دمیوں میں باوجوداس وحدت معدن کے وہ محبت نہیں ہوتی جودور دور دور کے دہے والوں میں بوجا تحاد مزاج کے زیادہ نظر آتی ہے ...

على مذاالقياس دوستول كالتحاد بعض اوقات جو بھائيوں كى محبت اورا تتحاد سيے زيادہ نظر آتا ہے تواس کی وجہ بھی بہی ہوتی ہے کہ وہاں اتحاد معدن حقیقی ہے اور بہال اتحاد معدن عرضی کیونکہ حقیقت انسانی فقط روح ہے اور اخلاق روح سے متعلق ہیں اور قرابت نسبی بدن مے متعلق ہے دوح ہے اس کو کچھ سروکا رنہیں ...کون نہیں جا نتا کہ مال بای کے صلب وشكم سے اولادكاجم بيدا موتا بروح بيدانبيں موتى اور ظاہر ہے كه بدن روح كے حق میں بمنوله مسکن ہے تو اتحاد سبی میں بدن کو ایک اصل اور معدان اعنی مادرو بدر کی طرف انتساب بوا...جبیها اتحاد وطن ما اتحاد صلع ما اتحاد ولایت میں ای ایک مع**دن کی طرف** انتساب تعاايهاى يهال بحى بدن عى كوايك معدن كى طرف انتساب ساور محبت فرجى اور محبت ایمانی اعنی اتحاد ند بهب اوراشتر اک ایمان کی دجہ سے جومحبت ہوتی ہے ہر **چند بظاہر** اس محبت کی علت معدن غیر حقیق معلوم ہوتا ہے کیونکہ کی ایک مقتداءاور پیشوایا ایک ند ہب کی طرف انتساب ہوتا ہے لیکن باوجوداس اشتراک کے جواشتر اک معدن عرضی معلوم ہوتا ے اور خاص کر جب مذہب کا لحاظ کیا جائے بنظر غائر د مجھے تو اتحاد مذہبی میں اتحاد معدن حقیقی بھی ہوتا ہے اور بیاتحاد معدن عرضی بھی اس کے طفیل میں پیدا ہوجا تاہے، شرح اس اجمال کی بیرہ کہ اوصاف بالفعل کے لیے ضرورہ کہ مرتبہ
بالقوہ موصوف کے لیے پہلے سے عاصل ہو... چنا نچنظا ہر ہے اور ریجھی ظاہر ہے کہ ایمان
اور کفرمثل غضب وحلم وجود و بخل وحسن و خلق و تر شروئی وعدل وظلم کے اقسام بالفعل میں
سے ہیں ... سوجیسے اوصاف مذکورہ میں قبل مرتبہ فعلیت ایک مرتبہ قوت ایسا ہوتا ہے کہ جس
کے اعتبار سے موصوف کو ہر دم غضبان ولیم وجواد و بخیل وخوش خلق و بدخلق عادل وظالم
کہہ سکتے ہیں ... آثار غضب و حلم وجود و بخل وحسن خلق وغیرہ صادر ہوں کہ نہ ہوں ایسے ہی
ایمان و کفروتقوی فسق وغیرہ کو بھی سمجھنا چا ہے اور ریجھی ظاہر ہے خاص کرنا ظرین اورا ق
گزشتہ پر کہ مرتبہ قوت ہمیشہ لازم ما ہیت موصوف حقیقی ہوتا ہے ...

اس صورت میں اشتراک وصف بالقوت از شم اشتراک معدن حقیق ہوگا اور یہ جو غلبہ محبت ایمانی اور فرجی مشہور ہے اور بہ نبیت محبت نبی کے اس کی قوت معلوم ہے ... چنا نچہ اس کے غلبہ کے وقت بھا ئیوں کو اگر مخالف ہوتے ہیں تو مارڈ التے ہیں اور بھائی حقیقی نہ ہی بنی آ دم سب آپس میں بھائی ہیں، ایک دوسر کو جو بوجہ تخالف فرجب اکثر قبل کر دیتا ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ یہاں اتحاد معدن حقیق ہے اور نسب میں اتحاد معدن غیر حقیق اور آ دمی کو جو مال ودولت و آب ونان یا اپنے محن کی محبت ہول ما یہ تخلل ہیں یا آلہ تبدل یا مانع تحلل ہوتے ہیں اور اگر کہیں تبدل و تحلل کی مخوائش نہیں بھی ہوتی تو اس سے بھی کیا کم کہ سی محبوب کے صول کے لیے بیا سباب ذریعہ ہوتے ہیں یا را تر کہیں تبدل و تحلل کی مخوب کے صول کے لیے بیا سباب ذریعہ ہوتے ہیں یا کی محبوب کی حفظ کے وسلہ بن جاتے ہیں اور اجز اء بدنی وہ ہیں کہ ذریعہ ہوتے ہیں یا کی محبوب کی حفظ کے وسلہ بن جاتے ہیں اور اجز اء بدنی وہ ہیں کہ ذریعہ ہوتے ہیں یا کہی محبوب کی حفظ کے وسلہ بن جاتے ہیں اور اجز اء بدنی وہ ہیں کہ ذریعہ ہوتے ہیں یا کہی محبوب کی حفظ کے وسلہ بن جاتے ہیں اور اجز اء بدنی وہ ہیں کہ خری کے مخت ہے ...

چہ جائیکہ وہ خود ہوں کیونکہ بھائی کو جو بھائی سے محبت ہے تواس کی بہی وجہ ہے کہ اس کا بدن دونوں ایک معدن نے نکلے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں ایک کو دوسرے بدن رونوں ایک معدن ہے ۔۔۔ ایک بدن دوسرے بدن کے ساتھ

قائم نہیں، ایک دوسرے کا وصف نہیں غرض ایک دوسرے کے ساتھ منظم نہیں ... ایک دوسرے کا وصف انظا می نہیں فقط ایک علاقۂ انتساب ہے ... سو جب اس کے بدن کے منتسبات اس قدرمجوب ہیں خوداجز اُبدن کس قدرمجوب ہوں گے ... آخر بدن ایک وجہ سے قائم مقام اصل روح سمجھا جاتا ہے ... ہی وجہ ہے کہ بہت سے احکام جسمی کوروح کی طرف جواصل مرجع ضائر ہا ورسمی بعلم ہوتی ہے راجع کردیتے ہیں بھی کہتے ہیں کہ زیدمثلا دُبلایا موٹا ہوگیا یا فلاں فیض طویل ہے یا حسین ہے ... علی ہذا القیاس اور ظاہر ہے کہ بیس احکام جسمی ہیں روح نہیں اور چھر بے واسط اظہار مضاف ان احکام کوروح کی طرف منسوب کردیتے ہیں ... غرض بایں وجہ کہ بدن انسانی ایک وجہ سے قائم مقام روح ہے ... گویا اس کی مجت اپنی ہی مجت تھی جاتی ہے ۔.. گویا اس کی مجت اپنی ہی مجت تھی جاتی ہے ... جسے جمالی محبت کو حالا تکہ محبت جسمانی ہے عرف میں صاحب جمال کی طرف منسوب کیا کرتے ہیں ...

ر ہا بی شبہ کہ یہ تو مانا کہ مجت اپ ساتھ ہوتی ہے یا اپ قریب المعدن کا ہوتا ہے ، ساتھ گریہ کیوں کر کئے کہ کی کا کام ای سے نکلتا ہے جو اس کے معدن کا ہوتا ہے ، آدی کا کام غذا ہے جلتا ہے اور آ گ کا کام رفن سے نکلتا ہے حالا نکہ اتحاد معدن نہیں ، سواس کا جواب اقل تو بھی ہے کہ یہ بات اگر صحح نہیں نہ ہی ہمیں فقط اتنی بات سے کام ہے کہ مجت اپ بعدا ہے قریب المعدن کے ساتھ ہوتی ہے ... گر بایں نظر کہ مجت غذا قابل اٹکا رئیس اور پھر اتحاد معدن معلوم یہ عرض ہے کہ غذا اور روغن سے اگر بدن یا آگ کا کام جلتا ہے تو بعدا سے چا ہے کہ شکل رفغی اور شکل غذا کی زائل ہوکر شکل بدنی اور شکل خاری اس کی جگہ قائم ہو جاتی ہے اور اس صورت میں زائل ہوکر شکل بدنی اور شکل خاری اس کی جگہ قائم ہو جاتی ہے اور اس صورت میں اتحاد معدن کے اٹکار کی گئوائش نہیں ... اور یہ بات نہ بھی آخر اتنی بات سے تو اٹکار ہو بہیں سکتا کہ روغن سے آگ کا کام چلتا ہے ، یانی نے نہیں چلتا ...

سویہ فرق بجزاس کے نہیں ہوسکتا کہ پانی اور روغن میں فرق ہو .. سووہ فرق یوں توممکن ہی نہیں کہ پانی آگ سے موافق ہواور روغن مخالف ہوگا تو یہی ہوگا

که روغن میں اور نار میں تو تو افق اور یانی اور آگ میں تخالف ہو…وجہ تو افق کی کچهه بی سهی صورت مو میولی موجزء لاینجری مو کچه اور مو... پرصورت ماری طرف ہے جو ہر ہوعرض ہو کچھاور ہو بالجملہ ہرچہ بادا بادا تحاد آ ٹارکے لیے بقدر

اتحادموَ ثر کا بھی اتحاد جاہے... جب میہ بات محقق ہوگئی تواب سنئے کہ لاجرم مجت تو موافق ہی ہے ہوگی مخالف سے نہ ہوگی ... ہرکسی کو وہی چیز بھائے گی جوموافق ہوگی اعنی جس چیز ہے ایک نوع کا اتحاد ہوگا اور جس سے تباین وتخالف ہوگا اس سے محبت تو در کنار ألثى عداوت اورمخالفت ہى ہوگى اور بير بات باوجود بداہت اگر بايں وجەمقبول نہیں کہ قاسم نے کیوں کہی تو بیہ وجہ معقول مگر رسول الله صلی الله علیہ وسلم کا ارشاد تو بہر حال قابل تسلیم وایمان ہے... جناب سرور کا ئنات علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوت والتسليمات بھي يوں ہي ارشادفرماتے ہيں: "الارواح جنود مجنّدة فما تعارف منها ائتلف و ما تناكر منها اختلف"

جملہ ''الارواح جنود مجنّدۃ'کوخیال فرمائے اور پھرفرمائے کہا*ں*ے وہی اتحاد معدن نکلتا ہے یا کچھ اور غرض حدیث "الناس معادن کمعادن الذهب والفضة"اورحديث"الارواح جنود مجنّدة" مين ايك بي اصل كي طرف اشارہ ہے... ہاں فروع متفرعہ جدا جدا ہیں لیکن جب بناءمحبت ایک نوع کے ا تحاد پر ہوئی تو جس قدرا تحاد ہوگا ای قدرمجت بھی ہوگی...موجیسے دو بھائیوں میں فقط اتحادمعدن بایں معنی ہے کہ ایک ماں باپ کے صلب اور شکم سے خارج ہوئے ہیں اوراولا داور ماں باپ میں اس سے زیادہ اتحاد ہے کیوں کہ دو بھائی ایخ آپ تو جدا جداتھے پرمعدن فقط ایک تفااور یہاں ایک خارج ہے تو ایک معدن تیسری کوئی چیز ہی نہیں جس کو دونوں کا معدن قرار دیجئے اوران دونوں کو بمٹرلہ دو بھائیوں کے جدا جدامقرر کیجئے، ایسے ہی وومسلمانوں میں اگراتخاد ہے تو بیہ ہے کہ ایک معدن اعنی

ذات بابر کات محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم كے فيض وجود سے موجود ہوئے ہيں... اس صورت میں مسلمانوں اور خود حضرت سرورِ کا ئنات علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوت والتسليمات ميں كوئى معدن مشترك نه ہوگا بلكه اہل ايمان بمنوله خارج اور رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنزله معدن ہوں گے ... گرجیسے بہ نسبت بھائیوں کے اولا و اور ماں باپ میں رابط محبت توی ہے ایسے ہی بہ نسبت رابطہ فیما بین اہل اسلام کے وہ رابطہ جو فیما بین اہل ایمان اور حضرت رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ہوگا، قوی تر ہوگا سوجس کی نے "اولی من انفسهم" کی تغیر میں "احب من انفسهم" کہا ہے اس كابيكها"اقرب من انفسهم" كالفنهيس بلكهاورمؤيد م كيونكه محبت ك لیے تو کوئی وجہ جا ہے اور تقریر مسطور سے واضح ہو چکا ہے کہ وجود محبت اتحاد معدن اور قرب معدن میں منحصر ہیں اور اگر واضح نہ ہوا ہوتو سنئے کہ استقر اء سے معلوم ہوگا کہ محبت یانسبی ہوتی ہے یا کمالی یا جمالی یا احسانی محبت نسبی اوراحسانی کوتوس سے ہوکہ ایک میں اتحاد معدن خود ہے اور ایک میں متحد المعد ن اور قریب المعد ن کے حصول ے لیے محبوب احسانی ذریعہ ہوتا ہے ...غرض محبت احسانی بالعرض ہوتی ہے...اصل محبوب توكوئي قريب المعدن عي موتائه ... يرچونكم حن اس كے حصول كاسامان موتا

ہے تو وہ محبت بالعرض اس طرف کو بھی عارض ہوجاتی ہے ...

گر ناظرین اوراق گزشتہ کو اس میں نامل نہ رہا ہوگا کہ موصوف بالعرض موصوف حقیقی نہیں ہونا موصوف حقیقی وہ موصوف بالذات ہی ہوتا ہے اس لیے یہاں بھی محبوب حقیقی وہ قریب المعدن ہی رہا ... محن محبوب نہ ہوارہی محبت کمالی اور جمالی اس کی صورت ہے ہے کہ کمال کا تو نام ہی کمال ہے پر جمال بھی ایک قسم خاص کا کمال ہے اور کمال ظاہر ہے کہ نقصان کے مقابل ہے ... سومحت میں اگروہ کمال موجود ہے کہ جومحبوب کی جانب سرمایہ محبت ہے تب تو اتحاد معدن ظاہر ہے اور اگر نہیں تو ہوں کہومحت میں نقصان اور کمال کے لیے کوئی معیار اور پیانہ کہومحت میں نقصان اور کمی ہے مگر نقصان اور کمال کے لیے کوئی معیار اور پیانہ

جا ہے... جیسے فرض سیجئے وجود جسمانی انسانی کے لیے اعضاء چند مقرر ہیں... مجموعه ان سب کا کمال و نقصان اعضاء کے لیے معیار اور نمونہ ہے... اگر کسی کے پوری دو آئکھیں ہیں مثلاً تو فیہا ورنہ ایک ہے یا دونوں کی دونوں ندارد ہیں تو ہرکوئی کہتا ہے کہاس قدر نقصان ہے... ایسے ہی ہرکمال ونقصان کا ایک نمونہ ومعیار جا ہے...

علی بذا القیاس اولا د کے کھیل تماشے اور پیاری بیاری باتوں کو جولڑ کین میں ہوتی ہیں اور تخدمت اور اعانت کو جو جوانی میں کرتے ہیں از تنم احسان سمجھنے کیونکہ احسان کی حقیقت فقط اتنی ہے کہ کسی غیر سے کسی مقصودیا کسی محبوب کے حصول میں کچھ اعانت ہو ... سو بیاری باتیں اور خدمت اور انتفاع کس کومطلوب و مقصود ہیں ہوتا...

علاوه بریں درصورت طول مقارنت ایک قرب زمانی بھی حاصل ہواور قرب زمانی ہو یا قرب مکانی ہر قرب موجب محبت ہے کیونکہ یہ بھی ایک قتم کا قرب معدن ہے کلی نہیں جزئی ہی سہی ، حقیقی نہیں غیر حقیقی ہی سہی ... بہر حال عدم سابق ہو یا عدم لاحق دونوں موجب ملال ہوتے ہیں ... چنانچہ اولاد کی تمناقبل تولد اور رنج فراق بعد وفات اس پر شاہد ہے ...

و الدورون من معرف المول المالمول كو آنكه پاؤں كى تمنا كا ہونا اور تيج سالموں كو علاوہ بريں مادر زاد اندھوں ،لنگڑوں كو آنكھ پاؤں كى تمنا كا ہونا اور تيج سالموں كو اندھالنگڑا ہوكررنج و تاسف كرنا دونوں حال ميں محبت كى دليل ہے...اگر محبت نہ ہوتی تو میتمنا اور بیتاسف ہرگز متصور نه تھالیکن عدم لاحق کی صورت میں وہ محبت اپنی محبت مجھی جاتی ہے۔۔۔اگر آنکھوں والا اندھا ہوجا تا ہے تو اس کارونا اپنی ہی آنکھوں کا رونا ہے کسی غیر کی آنکھوں کا رونا ہیں سمجھا جاتا ۔۔۔ سوعدم سابق میں بھی اپنی ہی محبت سمجھے کسی غیر کی محبت نہ بھے کسی غیر کی محبت نہ بھے کہ بیات مقرر ہو چکی تو ہماری گزارش بھی سننے ...

## گزارش

كدابل كمال كى محبت بوجه كمال ہوتی ہے اور كمال كى محبت بمقتصائے تقر سر مسطور ایک وجہ سے اپنی ہی محبت ہے تو اس صورت میں اہل کمال کی محبت کی بنا بھی اسی قریب معدن پر ہوئی پہتو اہل کمال اور اہل جمال کا ذکر ہے جومحبت کے ہم جنس ہوں جیسے بنی آ دم کے لیے، بنی آ دم پرلباس فاخروزیبااورمرکب تیز وخوش نمااورمسکن عالی وخوش قطع وکلشن و گلزار وباغ وجوئبار وغيره كى تمنااوراً لفت مين مشكل بسواس كاجواب اوّل توبيه: کہ معادن مشتر کہ کو بمنولہ اجناس و انواع مشتر کہ کے سمجھتے جیسے ان میں با وجود یکه اشتراک سب میں مشترک تفاوت قرب و بعد ہے...مثلاً کوئی جنس قریب ہے کوئی بعید ایسے ہی معادن مشتر کہ میں بھی باہم تفاوت قرب و بعد ہوتا ہے... اگرچه برنبت أمور غيرمشتر كه كے سب قريب بى سمجھے جائيں...سوجس چيز كو آپ زیبا یا خوش نما یا خوش قطع کہیں گے اگر وہ معدن قریب میں شریک نہیں تو کیا ہوا معدن بعید میں شریک ہے...اعنی کمال و جمال کہیں کیوں نہ ہو... آخر کمال و جمال ہے کیکن کمال و جمال مطلق بمنولہ جنس ہے اور کمال انسانی خاص انسان کے لیے بمنزلہ نوع کے ہے بیتو جب ہے کہاشیاء مذکورہ کی محبت کو کمالی اور جمالی سمجھتے اور اگر احسانی کہتے اور بظاہر بجاہے کیونکہ محبت احسانی حقیقت میں اس محبت کا نام ہے جو سی سے بوجہ انتفاع پیدا ہو...تب اس تقریر کی پچھ حاجت ہی نہیں... ہاں اس وہم کے دفع کے لیے کہ بناءمحبت اشیاء مٰدکورہ انتفاع پر ہےتو فرق نیک و بد کیوں ہے اتنا

اور کہنا ضرور ہے کہ خود منافع میں فرق نیک و بدہے نیک سے منفعت نیک اور بدسے منفعت بدحاصل ہوتی ہے ...

شرح اس معما کی بیہ کے ممکنات خصوصاً خلاصہ ممکنات حضرت انسان کوغور سے

دیکھتے تو مجموعہ حاجات ہے اور کیوں نہ ہواگر بینہ ہوتو ممکن پھرممکن نہ ہوواجب ہوغنا اور
استغناء خواص واجب میں سے ہاور حاجت کی بناء سب جانے ہیں کہ عدم پر ہے جس
چیز کی حاجت ہواس کے بیمعنی ہوئے کہ وہ چیز ہیں اور بیکھی ظاہر ہے کہ وجود بقدر عدم
درکار ہواکرتا ہے ...اگرکسی کی آئھنہ ہوتو آئھ ہی کی حاجت کہواور آئھ ہی درکار محمو ...

اس صورت میں اس عدم اور وجود کے تطابق کی الی مثال ہوگی جیسے قالب اور مقلوب اور بدن اور انگر کھے کی مثال ہے کیونکہ قالب کے جوف میں اور انگر کھے کے اندرجس قدر خلو ہے اس قدر مقلوب اور بدن کی ضرورت ہے کی بیٹی دونوں مطلوب نہیں بلکہ دونوں صورتیں موجب فتح ہیں ... اس صورت میں جس قدر کوئی چیز اس عدم کے مطابق جو ملزوم حاجت ہے ... اس قدر مرغوب اور محبوب ہوگی ... اس جگہ سے تفاوت رغبات کی وجہ جو فیما بین بی آ دم بلکہ تمام حیوانات میں مشہود ہے ... خوب سمجھ میں آگئی ہوگی ...

بی تقریر ہر چندمنافع کے ساتھ مخصوص معلوم ہوتی ہے جن کی محبت محبت احسانی ہے لیکن بغور د کی محبت محبت احسانی ہے کی بیات جاری ہے، اوّل ایک مقدمہ معروض ہے...

## مقدمه

وجود مطلق تو حضرت واجب الوجود بى كا وجود ب وجودات ممكنات وجودات مقيده اور وجودات خاصه بين ... وجداس كى بيب كه واجب الوجود بهى وجود خاص بوتو عدم اس كومحيط مو كيونكه تخصيص الشكى بنفسه تو محال به ... بونه بوغير سے بو بسوسوا موجود كے بجرعدم اور كيا ہے جس سے خصيص كى أميدر كھے كيكن وجود خاص اور وجود مفيد جن

کے ایک ہی معنی ہیں ہے اختصاص وتقیید متصور نہیں اور تقیید اور اختصاص کو تناہی لازم ہے ... ورنہ 'لا تناہی مجمع الوجو ،' ہواور اس ہے زیادہ اطلاق کی کوئی صورت نہیں اور جب تناہی ہوئی تو احاطۃ العدم آپ لازم ہے درنہ پھر وہی لا تناہی موجود ہے ... مثال پوچھے توسطح کو دیکھے کہ سطوح خاصہ ائنی مثلث و مربع ومحس وغیرہ وائرہ و بیضوی و منحرف وقطاع وغیرہ جوخطوط معلومہ کے احاطہ میں ہوتے ہیں قطع نظر خطوط معلومہ کے احاطہ میں ہوتے ہیں قطع نظر خطوط معلومہ کے احاطہ کے دیکھے تو تقیید اور اختصاص ہی نہیں اور بعد لحاظ خطوط معلومہ ملاحظہ کے جبے تو تقیید اور اختصاص ہی نہیں اور بعد لحاظ خطوط معلومہ ملاحظہ کے تو تقیید اور اختصاص ہی نہیں اور بعد لحاظ خطوط معلومہ ملاحظہ کے جبے تقیید اور اختصاص تو معلومہ العدم پہلے موجود ہے ...

غرض یہ ہے کہ جب مثلث مثلاً ہوگا تو خطوط ثلاثہ کے باہر کے سطح کواس سے منقطع سمجھ لیں گے ورنہ پھر مثلث کہاں اس کوشامل سیجئے تو پھر مثلث سے ہاتھ دھوئے اور یہ غرض نہیں کہ آگے پھر سطح معدوم ہے جب مثال کی توضیح سے فراغت حاصل ہوئی تواب سنئے:

کہ وجود متنائی کوا حاطۃ العدم لازم ہے اور یہی صورت تقیید ہے کیکن ہر مقید سے مطلق سابق ہوتا ہے اور مطلق چونکہ مقابل مقید ہے تو لاجرم اس میں احاطۂ عدم نہ ہوگا خاص کر وجود مطلق میں کیونکہ عدم محیط مصداق سلب عدولی ہے تو اس کے لیے کوئی موصوف اور موضوع موجود چاہیے اس صورت میں خلاف مفروض لا زم آئے گا... جہاں عدم الوجود کہتے تھے وہاں وجود لکلا اور مصداق سلب بسیط ہے تو اس کے لیے تحق نہیں جو یوں کہئے کہ وہ محیط ہے اور وجود اس کے احاطہ میں ہے اور محاط میں ہے اور محاط ہے۔ سبہرحال وجود مطلق منتمی علی العدم نہیں ...

ہاں وجود مقید البتہ محاط بالعدم ہے لیکن اس صورت میں بالضرور اس احاطہ میں جو بوسیلہ عدم حاصل ہوا ہے کی پارہ وجود ہی کوجدا کیا ہوگا...سووہ پار ہائے وجود جو بوجہ تقبید جدا ہوئے ہیں دربارہ تحقق ہم سنگ واجب ہوں گے اور شریک واجب الوجود ہوں گے واجب جوتشلیم الوجود ہوں گے واجب جوتشلیم

كردة ابل منقول ومعقول ہے ايك خيال غلط ہوجائے گا...

دوسرے وہ مقیدا گر بحثیت عدم محیط واجب ہے تب تو مصداق واجب عدم ہوگا نه وجوداس صورت میں واجب الوجود واجب العدم ہوگا اور بحثیت وجودمحاط واجب ہےتو وہ عین وجودمطلق کا وجوب ہے جو بذات خود واحد ہے..غرض اگر کسی وجودمقید کو واجب کہیں بھی تب بھی مطلق ہی کو واجب کہنا پڑے گا اور واجبوں کے تکثر سے خود وحدت واجب لازم آئے گی اور وجودات ممکنات کے وجودات خاصہ ہونے کی پیہ دلیل ہے کہ وجودات ممکنات اگر وجودات مطلقہ ہوں تو دوحال سے خالی نہیں یا تو باہمہ وجوه عين واجب هول تب توممكن نه كهو واجب كهو...مع بذاية تكثر بديمي اوربير عدوث وجود وعدم جوعالم مين بالبدامة مشهود بسب غلط مواور جب بديهيات اورمحسوسات بلكه محسوسات ميں سے بھی اوّل محسوسات كا اعتبار نہيں اور بيعلوم غلط ہيں تو پھركون سا علم صحيح موكا جواعتباركيا جائے..غرض كوئى بات قابل اطمينان نه موگى اورغير واجب بین تو نه وجود واجب کومطلق کهونه وجودات ممکنات کومطلق کیونکه ایک مفهوم میں دو مطلق نہیں ہو سکتے تکثر بے تقبید ممکن نہیں لاجرم مقید ہوں گے لیکن تقبید چنانچہ ابھی معلوم مواانتهاءالوجود بالعدم كوكت بين توبالضروراطراف وجودات مكندين عدم موكا اور چونکه مکن مجمع الجهات ممکن ہے واجب نہیں تو وجودات مکن جمع الجهات عرضی مول کے ذاتی نہ ہوں گے اور جب وجودات مکنہ جمیع الجہات بالعرض ہوئے بالذات نہ ہوئے توممکن میں جمیع الجہات فی حد ذاتہ عدم ہوگا مگر چونکہ وجود کومقیداور عدم کوقید قرار دیا ہے تو لاجرم وجود وسط عدم میں واقع ہوگا اور عدم صورت مفروضہ میں محیط موكا...اس تقرير يدوباتين اللفهم كو بخوبي واضح موسين

ا قر لَ تو بدكه وجود واجب متنابى نہيں غير متنابى ہے اعنی منتبی علی

العدم نبيس جوعدم اس كومحيط مو...

و وسر کے بیا کہ وجود ممکن متناہی ہے اعنی منتبی علی العدم ہے اور عدم اس کو محیط ہے کی العدم ہے اور عدم اس کو محیط ہے لیکن اقتر ان وجود و عدم سے حدود فاصلہ پیدا ہوں گے جیسے مثلث اور مرابع کی

مثال ہے واضح ہے کہ نقطہ وخط وسطح حدود فاصلہ بین الوجود والعدم ہیں کیونکہ جب کوئی خط یاسطح یاجسم مثلاً تمام ہوتا ہے تو یوں ہی کہتے ہیں کہ آگے خطنہیں یاسطح نہیں یاجسم تہیں اور خط وسطح اورجم تمام ہو گئے ... سواس تمامی ہی کا نام نقطہ اور خط اور سطح ہے ... بالجمله جب ايك خط تمام موتاب يا ايك سطح تمام موتاب يا ايك جسم تمام موتاب تواس خط اوراس سطح اوراس جم کا وجو داوراس خط اوراس سطح اوراس جسم کاعدم جو بعد انتہائے خط وسطح وجسم ہے... جب باہم مقترن ہوئے تو وجود خط اور عدم خط کے اقتر ان سے جو ایک انتهاءاورایک حد فاصل پیدا ہوئی...اس کا نام تو نقطہ ہے اور وجود سطح اور عدم سطح کے اقتر ان سے جوایک حدیدا ہوتی ہے اس کا نام خط ہے اور وجودجسم اور عدم جسم کے اقتران سے جوایک حدفاصل پیدا ہوتی ہے اس کا نام سطح ہے ... بالجملہ ہروجود وعدم كاقتران مصدود فاصله بيدا موتى بي مكرحدود فاصله خط وعدم خط وسطح وعدم سطح وجسم وعدم جسم کا تو اہل ریاضی نے ایک نام اپنی اصطلاح میں مقرر کرلیا ہے باقی اور حدود فاصله کا اب تک کوئی نام مقرر نہیں ہوا...ہم اپنی اصطلاح میں ہرفتم کے حدود فاصلہ کو ميكل اور بيئت نام ركه كرسياق تقرير من ميكل يا بيئت سي تعبير كرين كي ... اب سفت: كهلوازم نورشمن توهر بإرهٔ نورًاور هرشعاع مين موجود بين اسي كي ضرورت نہیں کہ نورجمیع حصص ہوتو لوا زم نور ہوں نہ ہوتو نہ ہوں ... کشف الوان اور مبداء انکشاف ہونا جیہا آ فاب کی ساری شعاعوں میں مل کر پایا جاتا ہے ویہا ہی حچوٹے ہے جچوٹے نور کے ککڑے میں بھی پیربات موجود ہے ...

باقی یفرق کہ نور کا برا انگڑا دور تک روش کرتا ہے اور چھوٹا تھوڑی دور تک ... بسو یہ فرق اس نور کا فرق نہیں یہ فرق مقداری ہے سوجیے لوازم نور ہر نور کے نکڑے میں موجود ہیں ایسے ہی لوازم وجود ہر وجود کے حصہ میں موجود ہوں گے مگر ظاہر ہے اور نیز ابھی واضح ہو چکا ہے کہ وجود من حیث ہو قابل عروض عدم نہیں ورندا تصاف الشکی بالضد لازم آئے گا اور وجود معروض عدم ہوگا اور جب قابل عروض عدم نہ ہوا تو بایں بالضد لازم آئے گا اور وجود معروض عدم ہوگا اور جب قابل عروض عدم نہ ہوا تو بایں

وجه که آب نه عدم سابق کی کوئی صورت نه عدم لاحق کی کوئی شکل از لیت اور ابدیت لا زم ذات و جود بهول گے اس لیے نفس و جود مقید بالعدم توجس میں و جود من حیث بو موجود ہے مصداق ممکن نہیں ہوسکتا...رہی قید عدم اس کو مصداق ممکن کہئے نب بھی خرا بی که درصورت و جود ممکن اتصاف الشکی بالصند لا زم آئے گا اور سوااس و جود مقید اور عدم قید کے اگر بچھ ہے تو یہ حدود فاصلہ ہیں جو بعدا قتر ان و جود و عدم ظہور میں آئی ہیں اور بعدا قتر ان اور قبل تقیید کے بعدد یگر ہے قابل انتزاع ہوئی ہیں...

غرض حقائق ممکناًت بیر حدود فاصلہ ہیں جو بہ نببت وجود حقیقی کے امورانتزاعی ہیں جو بہ نببت وجود حقیقی کے امورانتزاع ہیں ہوں کیئے ہیں کی انتزاع اُس موجود حقیقی کا جس کو واجب الوجود اور خالق ہر موجود کہئے نہ سے کہ ہم تم بھی انتزاع ہی سے ادراک کرتے ہیں اور ہماری نسبت بھی اُمور انتزاع ہی ہے۔ ادراک کرتے ہیں اور ہماری نسبت بھی اُمور انتزاعی ہیں اس کی الیم مثال سمجھئے ...

مثال '

کوئی شخص مثلاً کارخانہ سلطنت کوخواب میں دیکھے یاکسی کارخانہ کا خیال باندھے تو اس کارخانہ کے ارکان اوراشخاص اوراشیاء کواگر موجود خیالی کہہ سکتے ہیں تو بہنیت اس صاحب خیال اورخواب والے کے موجود خیالی کہہ سکتے ہیں ایک کوان ارکان اور اشخاص اوراشیاء میں سے بہنیت دوسرے کے موجود خیالی نہیں کہہ سکتے ،ایسے ہی حدود فاصلہ بین الوجود والعدم اگرانتز اعی اور خیالی ہیں تو بہنیت خداوند حقیق کے خیالی ہیں ۔ آپس میں ایک دوسرے کے نبعت خیالی نہیں کہہ سکتے ... ہاں موجودات انتز اعیہ میں باعتبار تحقق کے تشکیک ہے اور اس اعتبار سے ایک طبقہ دوسرے طبقہ کی نبیت اور ایک مرتبہ دوسرے مرتبہ کے لئاظ سے انتز اعیہ وسکتا ہے ...

اس صورت میں وہ دوسرا مرتبہ اس کی نسبت موجود محقق ہوگا جیے فرض کیجئے سطوح اقتر ان جسم وعدم جسم سے پیدا ہوتے ہیں ، یایوں کہئے اقتر ان اجسام سے پیدا ہوتے ہیں ، یایوں کہئے اقتر ان اجسام سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ یہ بھی ایک جسم کا اقتر ان اس کے عدم کے ساتھ ہے ... آخر دوسر سے

جسم پر"لولا هذا الجسم" مادق آتا ہے... بہر حال بیسطوح جواقتر ان فرکور سے
پیدا ہوتے ہیں بہ نسبت اجسام کے اُمورانتزاع ہیں پھران سطوح کو جواپنے اعدام
کے ساتھ اقتر ان حاصل ہوتا ہے اور خطوط پیدا ہوتے ہیں تو وہ بہ نسبت ان سطوح کے
انتزاعی ہیں ... پھران خطوط کے اقتر ان سے جو نقاط پیدا ہوتے ہیں تو وہ ان خطوط کی
نسبت انتزاعی ہیں ... بیا ہذا القیاس یہاں بھی یہی خیال فرمائے، ہاں اس میں شک
نہیں کہ اقرل انتزاعیات حقائق ممکنات خارجیہ کو قرار دیجے ...

جب به بات قرار پاچی که حقائق مکنه حدود فاصله بین الوجود والعدم بین توبیه بات آپ کی سمجھ میں آگئ ہوگی که بیر حدود به نسبت اس وجود محدود کے جوقبل اقتر ان معلوم غیر محدود تقاعوارض بین اور دہ جو ہر معروض اور کیوں نه ہووجود حقیقی بھی عرض ہوتو بیا استغتاء جو وجود کو بالبداہة تمام موجودات سے حاصل ہے اور بیراحتیاج جوساری موجودات کو ایخ تحق میں وجود کی طرف بدرجہ کامل ہے منعکس اور منقلب سمجھتے اور جب یہی بات منقلب ہوگئی تو پھر سیدھی ہی کون کی درجہ کامل ہے منعکس اور منقلب سمجھتے اور جب یہی بات منقلب ہوگئی تو پھر سیدھی ہی کون کی درجہ کامل ہے منعکس اور منقلب سمجھتے اور جب یہی بات منقلب ہوگئی تو پھر سیدھی ہی کون کی درجہ کامل ہے منعکس اور منقلب سمجھتے اور

اس جگه سے ان لوگوں کے قول کی تصدیق ہوگئی جو کہتے ہیں "العالم عوار ض مجتمعة فی معروض واحد"

غرض جو ہرکامل اگر ہے تو وجود مطلق ہے اور تھا کُل مکنہ اگر چہ باعتبار ظاہر جو ہر ہوں ... پھرعرض ہیں، ہاں بایں ہمہ جو ہریت اگر وجود کو بہ نسبت تھا کُل مکنہ بالعرض مقابل بالذات کئے تو بجا ہے گراس سے عرضت مقابل جو ہریت لازم نہیں آتی ... بہ بات جب مرکوز خاطر ہو چکی اور معلوم ہوگیا کہ تھا کُل مکنہ حدود فاصلہ بین الوجود والعدم ہیں تو آپ اُلٹے پھر ئے اور اصل مطلب کو پھر لیجئے و کیھئے کس کس کو تھا کُل مکنہ کے ساتھ اتھا ومعدن اور قرب معدن ہے ... یہ بات تو بے کہ ظاہر ہے کہ حدود فاصلہ کو خارج وجود داخل اور داخل وجود خارج دونوں کے ساتھ الطباق ہے اعنی جیسے شکل مثلثی اور مربعی وغیرہ کے داخل و خارج میں دوسطی ہوتی ہیں اور پھر سطح داخل کی جانب داخل اعنی طرف باطن پر وہ جانب خارج اعتی طرف باطن پر وہ جانب خارج اعتی طرف باطن پر وہ

شکل منطبق ہے ایسے ہی حقائق مکنہ کو جو حدود فاصلہ بین الوجود والعدم ہیں بہ نسبت وجود داخل اور وجود خارج کے سبجھئے ...

اتنا فرق ہے کہ جیسے اشکال معلومہ مثلث وغیرہ کوتوجہ ومیلان بجانب سطح داخل ہے۔۔۔ اگر چہ انسان بحانب وجود داخل ہے۔۔۔ اگر چہ انطباق مذکورہ دونوں طرف برابرہے۔۔۔ بالجملہ خط متدیراورشکل انطباق مذکورہ۔۔۔۔ اسلام نہ کورہ دونوں طرف برابرہے۔۔۔ بالجملہ خط متدیراورشکل دائرہ کومیلان بجانب داخل ہے اس لیے کہ خط مذکورای طرف کو جھکا ہوا ہوتا ہے۔۔۔ بالی فیرالفتیاس اشکال خطوط مستقیمہ میں خطوط کا میلان بجانب داخل ہے۔۔۔ اتنا فرق ہے کہ خط متدیر باوجود میلان مذکور خط واحدر ہتا ہے اور خط متقیم بعد میلان دوسرا خط کہلاتا ہے۔۔۔ سواییا ہی حدود مذکورہ کومیلان بجانب وجود داخل ہے اور بھی وجہ ہے کہ اشکال مذکورہ میں بھی قیم اشکال وہ سطح داخل شجھی جاتی جادر تھا ئی مکہ ہیں ہی وہ سطوح داخلہ پر بھی اطلاق دائرہ اور مثلث اور مربع شائع ہے اور تھائق مکہ میں بھی وہ وجود داخل ہے اور تھائق مکہ میں بھی وہ وجود داخل ہے آور تھائق مکہ میں بھی وہ وجود داخل ہے تیم اور معروض سمجھا جاتا ہے۔۔۔ چنا نچہ نود خداوند کریم فرماتے ہیں:

روب دو می بی بیات بیا در کھیے اور اس بات کویاد کیجے کہ حاجت کی بناء عدم پر ہے اور در رکھیے اور اس بات کویاد کیجے کہ حاجت کی بناء عدم پر ہے اور در صورت حاجت جو عدم ہوگا تو اس عدم ہی کی مقدار کے موافق وجود در کار ہوگا...ان دونوں با توں کے بیحظیے کے بعد بیہ بات آپ بھے میں آجاتی ہے کہ بحبت منافع اور محبت ہمالی اعتبوں اس بات میں شریک ہیں کہ محب کی جانب عدم ہے ...
زندہ معشوق است و عاشق مردہ جملہ معشوق است و عاشق پردہ مشرح اس معما کی بیہ ہے کہ ہیا کل ذکورہ اور حدود دسطورہ جن کو حقائق مرد کے ہیا کل ذکورہ اور حدود دسطورہ جن کو حقائق مکنہ کہتے ایک اُموراعتبار بیہ ہیں اور وجود داخلی یا خارجی ہرچندان کے لیے تیم ہے کین

پھرایک امرمغائر ہے خارج تو خارج ہے پروجود داخل بھی داخل حقیقت نہیں حقیقت کھرایک امرمغائر ہے خارج ہو خارج ہے پروجود داخل بھی داخل حقیقت نہیں حقیقت ہے گہرایک مذکورہ سے خارج ہے اس حساب سے جوف حقائق مکنہ ہوگا... مثل وجود داخل ہے ۔.. اس صورت میں جس موجود کا وجود بقدر جوف حقائق مکنہ ہوگا... مثل وجود داخل محبوب ہوگا فرق ہوگا تو اتنا ہوگا کہ وجود داخل تیم ہیاکل فدکورہ ہے اور ہو کی خاجت ہے اور وجود مبائن بشرطیکہ بمقد ارجوف حقائق ہو ایج تقوم میں اس وجود کی حاجت ہے اور وجود مبائن بشرطیکہ بمقد ارجوف حقائق ہو تیم حقائق نہیں لیکن انطباق باطن ہیاکل اور ظاہر وجود دونوں جگہ برابر موجود ہے ...

ایک اور بات سننے: صدق علی کثیرین دوستم پر ہے... ایک بطور انقیام، دوسرابطورانطباع، شم اوّل وجود اوراقسام وجود میں موجود ہے اور شم دوم حدود فاصلہ مذکورہ میں مشہود ہے اور کیوں نہ ہو ہیا کل مذکورہ مثل اشکال ہندسہ دائرہ ومثلث وغیرہ بطورانقسام کثیرین پرصادق نہیں آسکتے... آخر سے بات تو کودن بھی جانتے ہیں کہ خطمتدیریا خطوط مثلث وغیرہ کونقسیم کیجئے تو پھر دائرہ اور مثلث معدوم محض ہوجاتا ہے خارج قسمت پرصادق آنا تو در کنار خطمتدیریکو جو پورادائرہ ہو، اگر تقسیم کیجئے تو پھر دائرہ جو پورادائرہ ہو، اگر تقسیم کیجئے تو پھر دائرہ نہیں رہتا نہ چھوٹا نہ بڑا ہاں قوس رہ جاتی ہے ... علی ہذا القیاس مثلث وغیرہ کو سجھئے...

البته مظاہرہ کثیرہ اور مرایا متعددہ میں ایک قطر کا دائرہ اور ایک مقدار کے تمین یا چار خطوں کا مثلث یا مربع ظاہر اور مرئی ہوسکتا ہے ... لیکن ظاہر ہے کہ بیہ تکٹر اگر راجع ہے تو مظاہر کی طرف راجع ہے ... ظاہر اس تکثر سے برطرف ہے اس کی وحدت میں ہرگز کچھ فرق نہیں آیا...ور نہ یہ تکثر اگر حدود فدکورہ اور اشکال فدکور کو بھی آ د بائے تو پھر تصویر سے ذی تصویر کا پیچا نا اور بیا کال کہ بیزید کی شکل ہے یا عمر وکی قابل اعتبار نہ رہے ... بالجملہ اشکال اور ہیا کل کی وحدت زائل نہیں ہوتی ... ہاں جسے جز ئیات کا الطباع بہت سے آئینوں میں ممکن ہے اور اس الطباع سے ان کی وحدت میں فرق نہیں آتا بلکہ با وجود بقاء وحدت مظاہر کثیرہ ہو جاتی ہیں ایسے بی حدود فاصلہ کو رہا کی فردہ اگر چہ کلیات ہی کے ہیا کل حدود فاصلہ کو رہا کل فردہ اگر چہ کلیات ہی کے ہیا کل

کیوں نہ ہوں، ہمیشہ جزئی ہوتے ہیں وجہاس کی ظاہر ہے...مفہومات کلیہ میں ان کے افراد متمیز نہیں ہوتے اور اوصاف کلیہ میں بہت سے موصوف شریک ہوتے ہیں اور مفہومات جزئیہ اور اوصاف فخصیہ میں کوئی شریک نہیں ہوتا اور ای وجہ سے موصوف کوغیر موصوف سے تمیز دیتے ہیں... ہاں باوجوداس تمیز کے پھر مظاہر کثیرہ میں ظہور کر سکتے ہیں... چنانچہ آئیوں کی مثال سے واضح ہے...

سو جب ما به التمير بقدر ندكور جزئيت همرى تو جهال ماسوا سے تميز حاصل هوگ ... جزئيت آپ هوگ ،اب ديكھے كه حدود ندكوره اور بهاكل مسطوره اگركليات كى بهياكل بھى ہوتى بيں تو ان كليات كو ان كليات كے ماسوا سے تميز ضرور ديتى بيں باتى وه تكثر جوكليات ميں مشہود ہوه بهاكل كليات كا تكونبيں بلكه معروضات بهياكل اعنى وجودات داخله كا تكثر ہے اعنى جيسے خط متدير دائره ميں بعد تقيم صدق على كثير بين ممكن نہيں ... بال معروض خط متدير جوسطح داخل ہے ... اگر بزار كروں پر بھى تقسيم كى جائے تو بعد تقسيم بھى اس كے كلائے سطح بى رہتے ہيں ... ايسے بى بهياكل كليات اور داخل بهياكل فدكور اعنى وجود محدود كو بجھے ... اقرل اعنى بهياكل كاكثيرين پر صادق آ نا بعد تقسيم ممكن نہيں اور ثانى اعنى وجود داخل بعد تقسيم بھى كثير بن پر صادق آ تا ہے اور جزئيات ميں بيكل اور داخل بيكل دونوں ميں انقسام ممكن نہيں ...

اس کی الیمی مثال ہے جیے فرض کیجے ایک دائرہ کے اندر چھوٹے دائرے بناتے بناتے چلے جاؤ... یہاں تک کہ مرکز تک نوبت بنج جائے ... بومرکز کے دائر کے بناتے بناتے بیاجا ہے۔ یہاں تک کہ مرکز تک نوبت بنج جائے ... بومرکز کے برابر کا دائر ہ جیے شل دوائر کبیرہ اور دوائر کی طرف منقسم نہیں ہوسکتا ایے بی اس کا داخل اعنی مرکز بھی منقسم الی کثیر بین نہیں ہوسکتا ... بالجملہ ہیا کل کلیات کی ہوں یا جزئیات کی سب جزئی ہیں باقی داخل ہیا کل اگر قابل انقسام ہوتو کلی ہے در نہ جزئی اور کلی طبعی میں داخل ہیا کل کلیات ہے جو ضمن افراد اعنی ہیا کل جزئیہ میں موجود ہے اور جیسے سطوح دوائر میں نقاط غیر متنا ہیہ نکل سکتے ہیں ایسے بی کلیات طبعیہ میں ہیا کل جزئیہ سے سطوح دوائر میں نقاط غیر متنا ہیہ نکل سکتے ہیں ایسے بی کلیات طبعیہ میں ہیا کل جزئیہ سے سطوح دوائر میں نقاط غیر متنا ہیہ نکل سکتے ہیں ایسے بی کلیات طبعیہ میں ہیا کل جزئیہ

الی غیرالنها به متصور بین اوراگر سطوح دوائر مین نقاط متساویه بالمرکز غیرمتنا بی نبیس...
بال بوجه کثرت قابل حصر واحصانبین تو کلیات طبعیه کوبھی ایسا بی سجھنے اوراس تقریر سے
سیبھی واضح ہوگیا کہ کسی دائرہ میں دوائر مرکزیہ نجویز نہ کیے جاویں تب بھی دائرہ فدکورہ
کے تحقق میں کچھ شک نبیں ایسے بی کلیات طبعیه کا تحقق بھی ہیا کل جزئیه پرموقوف
نبیس ...غرض کلیات طبعیہ من افراد وجزئیات میں بالضر ورموجود بیں پر بیم عن نبیس که

جزئيات ہي ميں منحصر ہيں... پاجزئيات پر موقوف ہيں...

غرض کلی طبعی داخل میاکل کلیات ہے جس کے صص جزئیات میں منقسم ہوتے ہیں اورخود میاکل کلیات طبعیہ باعتبار اصل کے جزئی ہیں... ہاں باعتبار ظہور کے کلی اعنی مظاہر کثیرہ میں ظاہر ہوسکتی ہے ... چنانچہ او پر مرقوم ہو چکا اور جنس جس کو سنا ہوگا قليل وكثير ير برابرصادق آتى ہوہ يہى ہياكل كليات طبعيد ہيں جيسے چھوٹى تصوير ہويا بوی اپنے ذی تصویر پرسب برابرمنطبق ہیں کیونکہ بیہ چھٹائی بڑائی غور سیجئے تو مظہر کی ہے...ظاہران بلاؤں سے منزہ ہے بلکہ کوسوں دورہے...گوعقل غلط اندلیش بوجہ اختلاط ظاہر ومظہراس کی بلا اس کے سردھرے ایسے ہی ہیاکل کلیات جیسے مجموعہ حصص مر صادق آتی ہیں جن کوکلیات طبعیہ کہئے ایسے ہی ان کے صف برصادق آتی ہیں ... خواہ وہ قصص بڑے ہوں یا چھوٹے اس سے اہل فہم سمجھ گئے ہوں گے کہ اطلاق طبعی توجب ہی تک باقی رہتاہے جب تک سارے حصفراہم ہوں اور مجموعہ میں سے پچھ کم نہمو اوراطلاق جنسی جیبا درصورت اجتماع حصص تھااییا ہی بعد تقسیم بھی باقی رہتا ہے... وجہاس تفرق احوال کی بیہ ہے کہاطلاق کے لیے وجود مطلق ضرور ہے سوطبیعت میں تو بعد تقسیم نقصان آ جاتا ہے...طبیعت کا ملہ رہتی ہی نہیں جواس کے احوال ہاتی رہیں اور ہیکل میں بعد تقسیم بیفرق نہیں آتا... جب اس شخفیق سے فراغت یا کی تو اب عرض میہ ہے کہ باطن میکل اور ظاہر وجود داخل میکل تو حقیقت میں ایک ہی ہیں بلکہ اس ہیکل کو جدالحاظ کروجیئے باعتبار انتز اع ممکن ہے یا وجود داخل کے ساتھ قائم مجھویا وجود خارج کے ساتھ مخفق خیال کرو، تینوں صورتوں میں سے وہ ایک شی واحد ہے لیکن بیہ ہیئت جو ہیکل فدکور کی ہیئت ہے اگر فرض کر وکسی موجود مبائن میں ہوتو بظاہر بیہ دونوں ہیکلین مبائن یک دیگر معلوم ہوتی تھیں... لیکن تقریر بالاسے اہل فہم کو واضح ہوگیا کہ یہاں بھی وہی اتحاد ہے...

اس تقریرے واضح ہوگیا ہوگا کہ شخص بمعنی مابہ انتخص ممکنات میں بھی عین ذات متشخص ہے ... بالجملہ اس صورت میں کسی حقیقت مکنہ کواعنی بیکل فہ کور کواگر حیات ولوازم حیات مثل ادراک ومحبت وغیرہ میسر آئیں تو لا جرم اوّل اپنی محبت ہوگی، بعد میں متحد المعدن اور قریب المعدن کی محبت بیدا ہوگی لیکن تحقیق فہ کور سے بیصاف ثابت ہوگیا کہ جیسے درصورت انتزاع اپنی محبت ہے ایسے ہی صور ثلاثہ باقیہ میں بھی اپنی ہی محبت ہے غیر کی محبت نہیں، وجداس کی وہی ہے کہ ہیاکل معلومہ بیں تعدد فی حد ذاتہ نہیں ہوتا، اگر ہوتا ہے تو اس کے مظاہر میں ہوتا ہے اور اگر بالفرض کوئی عقل کا پورا ہے دھرمی پر آئے اور ہیاکل کے تکثر انقسامی کا قائل ہو باکے اور اس تک مظاہر میں ہوتا ہے اور اگر جائے اور اس کے مظاہر میں ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے تو اس کے مظاہر میں ہوتا ہے اور اگر جائے اور ہیاکل کے تکثر انقسامی کا قائل ہو جائے اور اس تک مظاہر میں کا قائل ہو

بتاویلات تقسیم انقسامی بنائے تو ہمارا کیا نقصان محبت پھربھی رہے گی...وجہ محبت اتحاد ذاتی نہ ہی قرب معدنی اورا تحاد معدنی ہیں...ا تنافرق ہوگا کہ درصورت اولی محبان جمالی کا بیہ ولولہ کہ بسا اوقات اشتیاق محبوب یا فراق مطلوب میں جان پر کھیل جاتے ہیں اور اس کے سامنے اپنی جان کو پچھ خیال میں نہیں لاتے، بے کھی موجہ ہو جائے گا اور درصورت ثانیہ غلبہ عروض کا قائل ہونا پڑے گا... یعنی جیسے آب وغیرہ اشیاء جائے گا اور درصورت ثانیہ غلبہ عروض کا قائل ہونا پڑے گا... یعنی جیسے آب وغیرہ اشیاء باردہ میں حرارت عارضہ کا جو محبت غیرہے کہ ہرودت ذاتی کا پہتہ بھی نہیں لگتا ایسے باردہ میں حرارت عارضہ کا جو محبت غیرہے کہ ہی دل عشاق پر پیغلبہ ہوجا تا ہے کہ محبت کا بچھ نشان نہیں ملتا... باقی رہی بیہ بات کہ محبت جمالی کوااور خیرہ کو محبت کا بچھ نشان نہیں ملتا... باقی رہی بیہ بات کہ محبت ہمالی کوااور سخن وحدت وانطباق ہمیا کل وغیرہ کی تحقیقات کواسواس کا بیہ جواب ہے ...

کہ مجت جمالی اور محبت کمالی دونوں کی علت وہ انطباق باطن ہیکل اور ظاہر جمال و کمال ہے کیونکہ اہل جمال و کمال قیم وجود ہیکل تو ہوتی ہی نہیں ... بلکہ موجودات مبائنہ ہوتی ہیں اور بایں ہمہان کی محبت کسی احسان پر موقوف نہیں ہوتی بلکہ احسان اور الطاف کی طلب اگر ہوتی ہے تو بعد محبت ہوتی ہے ...ادھر محبت یا اپنی یا کسی برگانہ کی ہوگی اور برگانہ کی محبت بھی یابالذات ہوگی یابالعرض ہوگی ... پھر بالعرض ہمی ہے تو وہ غیر یا مبادی حصول محبوب ہے جیسے احسان میں ہوتا ہے یا فقط اضافت الی المحبوب باعث محبت غیر ہے جیسے اشیاء مضافہ الی المحبوب کی مثل اقارب و جامہ و مکان وغیرہ کی محبت کمالی و جمالی و جمالی

سواہل کمال یا جمال کی محبت ظاہر ہے کہ بالعرض تو نہیں احسان تو معلوم ہو چکا کہ یہاں باعث محبت نہیں رہی ...اضافت مطلقہ الی انحو باس کے لیے کوئی محبوب اصلی علیہ جس کی محبت اس کے ترک محبت کی باعث ہو ...اس صورت میں یا پنی محبت کہ سویہ تو ہے اس بات کے متصور نہیں کہ حقیقت محب اور حقیقت محبوب اعنی دونوں کی ہیکلیں ایک ہوں فقط یہ تغائر اضافی اعنی یہ بات کہ یہ پیکل اس مادہ میں ظاہر ہے یا اس میں جس کی حقیقت وہی تکثر انطباعی ہے باعث تکثر ہوگیا ہے اور یہ تکثر بوجہ اضافت ایسا ہو ... جسیا ایک شخص کسی کا بیا ہو جیسے وہاں شخص واحد باعتبار اضافات کثیرہ اور مضافات کثیرہ محب اور مضافات کثیرہ محب اور مضافات کثیرہ محب ہوتا ہے ایسا ہی بہاں بھی سمجھے اور اگر اپنی محبت نہیں بلکہ غیر اور مضافات کثیرہ علیہ عیر محب ہوتا ہے ایسا ہی بہاں بھی سمجھے اور اگر اپنی محبت نہیں بلکہ غیر محب ہے تو محب اور محبوب میں اتحاد معدن اعنی قر ابت معدنی ضرور ہے ...

کین میربات بخوبی مخقق ہو چکی کہ حقیقت ممکن فقط وہ حدود فاصلہ اعنی ہیاکل عارضۂ وجود ہیں، وجود داخل وخارج دونوں اس سے خارج ہیں...اس صورت میں ناچار ہوکر اس کا قائل ہونا پڑے گا کہ ہیاکل وجوداعنی حقائق مکنہ کوکسی کلی طبعی کا حصہ کہتے، وہ کلی طبعی ان دونوں کا معدن ہواور محبّ ومحبوب دونوں اس میں مشترک ہوں...

سویه بات بدلائل سابقه باطل ہے اور نیز بایں خیال باطل ہے کہ ہیا گل فدکورہ کا معدن نفس وجود تو ہو ہی نہیں سکتا ورنہ سارے احکام وجود مثل از لیت و ابدیت و استغناء جن کا اوپر ذکر آ چکا ہے ہیاکل کے لیے مسلم تھہریں کیونکہ سوائے اطلاق طبعی تمام احکام کلی حصص منقسمہ میں موجود ہوتے ہیں ورندا قسام پھرا قسام ندر ہیں..علی ہذا القیاس عدم بھی معدن ہیا کل نہیں ہوسکتا ورندا حکام عدمیہ شل بطلان واستحالہ تحقق وغیرہ لازم آ کمیں ہونہ ہو ہیاکل کا معدن اور ہیاکل ہوں...

اس صورت میں یا سلسلہ اضافت الی غیر النہایہ جائے گایا کہیں اختام یائے گا...لا تناہی کا بطلان تو پہلے ہی معلوم ہے باقی اختیام کے بطلان کی وجہ بھی ظاہر ہے کیونکہ کسی ہیکل کوا گرکسی دوسرے ہیکل کے نسبت معدن اعنی کلی طبعی کہتے گا تو صدق جزئیات کے لیے انقسام کی ضرورت پڑے گی...سوانقسام کا حال پہلے سےمعلوم ہو چکا کہ حدود فاصلہ میں بایں طورنہیں ہوسکتا کہ بعد تقسیم اقسام میں اپنے منقسم کا وجود بھی باتی رہے ..غرض ہیاکل میں اشتراک طبعی ممکن نہیں جوقر ابت معدنی متصور ہو... اورا گر بالفرض مان بھی لیجئے تب بھی ہیاکل کواگر قرابت معدنی ہوگی تو ہیاکل ہی کے ساتھ ہوگی اور کوئی ایک ہیکل دونوں میں مشترک ہوگی اور بالضرور دونوں پر برابر صادق اور منطبق ہوگی کیونکہ امرمشترک کوصدق علی اقسمین لازم ہےاورصدق کوالطباق ضروری ہے ورندا گرانطباق ندہوتو کوئی کیوں ندہو ہر کسی پرصادق آیا کرے،صادق آنے ندآنے میں فارق فقط يهي انطباق ہے... مربي بھي ظاہر ہے كه اگرايك شئ دو چيز پرمنطبق ہوگي تووه دونوں آپس میں بھی ایک دوسرے پرمنطبق ہوں گی..اس صورت میں مابدالاشتراک اور مابهالوحدت جس كوامر ثالث اعنى امرمشترك اورمقسم قرار ديا تفا...وه عين ذات شريكيين اعنى ذات مسمين نكلا كيونكه مابهالاشتراك وه امرقراريايا تهاجود ونول يمنطبق موسووه انهيس دونول کی ذات ایک دوسرے برمنطبق نکلی الیکن بیتو ہو ہی نہیں سکتا کہ سی کی ذات اس میں اور أس مين مشترك مهوورنه كليبة الجزاور جزئية الكل اورجس كوذات فرض كياتفااس كاذات نه ہونااورسوااس کےاوراسی شم کےمفاسدلازم آئیں گے...

چنانچے ظاہر ہےاس کیے بالضروریہی ہوگا کمنطبقین میں وحدت ذاتی ہواور تغائر

اضافی ...الغرض اگر محبت جمالی میں محبوب عین محب ہوتا ہے تب تو قصہ کوتاہ ورنہ درصورت تغایر پھر وہی اتحاد انجام کارلازم آئے گااور وحدت ذاتی کا قائل ہونا پڑے گا... بالجملہ محبت جمالی میں محب ومحبوب باہم منطبق ہوتے ہیں بلکہ عین یک دیگر ہوتے ہیں ...

چنانچه بانحاءمتعدده ثابت هو چکااور کیوں نه هومصداق جمال په هیاکل اور حدود فاصلہ ہی ہوتی ہیں ظاہر ہے کہ مادہ بدن انسانی اگر بشخصہ باقی رہے پریہ ہیئت بدل جائے موڑ تو ڑ کریوں ہی ایک گارے کا پیڈا بنالیں تو پھر جمال معدوم ہو جاتا ہےاور آئینہ میں باوجود یکہ مادۂ بدنی ہرگزنہیں جمال بحال خود باقی ہے..علیٰ ہٰداالقیاس تصویر میں خیال فرمائے کیونکہ مادہ تصویری اگر چہ مادہ ہے پروہ مادہ نہیں حالانکہ جمال وہی ہے...اس سے صاف ظاہر ہے کہ مصداق جمال نفس ہیا کل ہیں ماد ہ بدنی کواس میں کے وخل نہیں ..اس صورت میں ہیکل محب اور ہیکل محبوب میں انطباق ممکن ہے ... رہی کمال کی حقیقت سووہ اگرد کیھئے تو ایک نوع کی ہیکل ہے... ظاہری نهیں باطنی سہی بلکہ جمال ظاہراور کمال باطن میں دیکھئے تو ارتباط ظاہریت ومظہریت ہے...کمال ظاہری اور جمال مظہر چہرۂ انسانی کود کیھئے کہ ایک مجموعہ اعضاء چند ہے... جمله اعضائے معلومہ بہتر تیب و تناسب معلوم ہوکرمورث جمال ہو جاتے ہیں کیکن اعضاء معلومه میں ہے جن کودیکھئے ایک کمال کامظہر ہے... آئکھ قوت باصرہ کے لیے، كان قوت سامعه كے ليے اور كيوں نه ہوصورت بغرض معنى مطلوب ہے كيكن ظاہر ہے کے قویٰ مٰرکورہ وجودیہ ہیں سب میں وجود مشترک ہےاور وجودا قسام ہیاکل میں نہیں ور نہاس کے لیے بھی کوئی وجود جا ہیےاس لیے کہ ہیا کل اعنی حدود فاصلہ کے لیے کوئی مقسم محدود جاہیے...سو وجود سے اوپر کوئی مفہوم عام نہیں جس کی تحدید اور تقسیم کی جائے یا وجود ہوگا یا اور کوئی مفہوم وجود سے خاص ہو...سویید دونو ں صورتیں بالبداہت باطل بین... بالجمله وجودا قسام هیاکل مین سے نہیں اور تقسیم بے تحدید ممکن نہیں... تیکن پہلےمعلوم ہو چکا کہ کلی طبعی کے سب احکام سواا طلاق کے اقسام میں

ہونے جاہئیں ورنہ پھراس کی قتم ہی کیوں ہوں گی..قتم کوتو قتم جب ہی کہتے ہیں کہا ہیں کہا ہے ہیں کہا ہیں کہا ہیں کہا ہیں کہا ہیں کہا ہے اور اس میں موجود ہوں قطرہ میں اگر پانی کے آٹار ولوازم مثل سیلان وتیر بدنا روغیرہ نہ ہوتے تو اس کو پانی اور پانی کی قتم کوئی نہ کہتا...

الغرض يار ہائے وجود من حيث ہوتو قطع نظر حدود لاحقہ كے سب كے سب کیساں ہیں... ہاں باعتبار حدود فاصلہ جوان کولاحق ہوتی ہیں اپنے مقسم سے بھی متمیر اورایک دوسرے سے بھی متمیولیکن ظاہر ہے کہ ایک کو باصرہ کہنا اور ایک کوسامعہ خوداس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بیدونوں نام مابدالا متیاز ہیں..سوجب بیہ بات تھہری کہ وجود تمام کمالات میں امرمشترک ہے اور امرمشترک مابدالا متیاز نہیں ہوسکتا، مابدالا متیاز هو تكتى بين تو وه حدود فا صله هو تكتى بين تولا جرم مصداق باصره وسامعه وه حدود بى هول گی مگر چونکہ حدود بے محدود متصور نہیں اس لیے وجود کی سب ہیاکل میں ضرورت ہے...مع ہذا وجود روح اور مغز ہیاکل ہے اور ہیاکل بمنولہ پوست اورجسم سوجیسے یوست بےمغز اورجسم بےروح برکار ہے ایسے ہی ہیاکل مذکورہ بے وجود برکار ہیں بالجمليه ماورائے وجود جتنے مفہوم وجودی ہیں سب ازقتم ہیاکل ہیں، کمال ہویا جمال ہو سنسى كا ہوممكن كا ہويا واجب كا ہوفرق اتناہے كہ وجودات داخلہ ہيا كلممكن ميں اپنے حساب سے عرضی تھےاور واجب میں ذاتی ... چنانچہ وجود واجب کے ذاتی اور وجودمکن كے عرضى ہونے كى بحث اس رسالہ ميں بہت سے سياقوں سے آچكى ہے...

ان شاء الله اس تقریر سے "خلق الله ادم علی صورته" میں بظاہر جو استبعاد تھاکسی قدر زائل ہوگیا ہوگا، اگراند بیشہ تطویل نہ ہوتا تو بندہ درگاہ اس بحث کو بقدر فہم ناقص اور بھی دراز کرتا چونکہ اصل مطلب ہاتھ سے نکلا جاتا ہے ناچار ہے اور اس لیے وہ بات جو قابل بیان ہے بیان کرتا ہے ... شاید کسی کو بیشبہ ہوکہ بیئت جمالی عوارض جسم میں سے ہے اور محبت احوال روحانی میں سے جسم کوجسم سے اور روح کو روح سے الطباق ہوتو ہوروح کوجسم سے الطباق کے کیا معنی ، کمالات کوتو یوں

بھی کہہ سکتے ہیں کہا جزاءروحانی ہوں جیسے اعضاءمعلومہ چثم وگوش اعضاء جسمانی ى پرروح اورجىم ميں انطباق كى كوئى صورت نہيں...

اس لیے بہ بچیدان عرض پرداز ہے کہاوّل توانطباق بین الشیکین کو سیلا زم ہیں كها گرايك جسم ہوتو دوسرا بھی جسم ہی ہو...د مکھئے قو کی باطنہ مثل قوت باصرہ اور قوت سامعهاعضاء ظاہرہ چیم وگوش کے ساتھ ایک انطباق رکھتے ہیں اور پھر دونو ل جسم نہیں بلكه ايك جسم ہے تو ايك كيفيت على ہذا القياس نقوش قرطاس كوالفاظ كے ساتھ اور الفاظ كومعانى كے ساتھ اور معانى كوككى عنہ كے ساتھ لاجرم ايك انطباق ہے اور پھرمنطبق

اورمنطبق عليه مين اتحادنوعي تكنهين...

الغرض اس جگہ انطباق سے وہ انطباق مرادنہیں ہے جو بین الجسمین ہو بلکہ انطباق سے انطباق عام مراد ہے اور یہ بھی نہ ہی کلام انطباق ہیا کل میں ہے اور ہیا کل کا حال معلوم ہے کہ وہ حدود فاصلہ بین الوجود والعدم ہیں ، ادھر وجو دمفہوم واحد ہے تو لاجرم اس کے مصداق میں وحدت نوعی ہوگی جیسے سطح جسم وغیرہ میں وحدت نوعی ہے..علیٰ ہذا القیاس عدم مفہوم واحد ہے اور اس کے لیے اگر کوئی مصداق بھی بوجہانتزاع ذہن ہوگا تو وہ بھی نوع واحد ہوگا...اس صورت میں اگر میاکل میں انطباق ہوگا تو اس انطباق کو دجود داخل ہیا کل منطبقہ کی طرف اضافت ہوگی یانفس ہیاکل کی طرف اضافت ہوگی ... درصورت اولیٰ منطبق اورمنطبق علیہ نوع دا حد ہے اور درصورت ثانیہ ہر چنداخمال تعد دنوعیت ہے لیکن ہم بھی بیہیں کتے کہ ہر ہیکل کو ہر ہیکل کے ساتھ انطباق ہے بلکہ جہاں انطباق ہے وہاں اتحاد نوعی ضرور ہے مگر جیسے مرایا ومناظر مختلفہ میں شکل واحد مختلف معلوم ہوتی ہے کسی میں چھوٹی کسی میں بڑی کسی میں ٹیڑھی ،کسی میں جوں کی تو ں کسی میں کسی رنگ کی اور پھر بایں ہمہوہ وحدت اصلی بحالِ خود باقی ہے ...علیٰ ہٰداالقیاس ہیکل واحد روح میں اورطرح ظہور کرے اورجہم میں اور طرح تو کیا دورہے...

شہ

ر باید شبه که مصداق روح وجسم وجود معروض بیاکل ہے تو کیا سبب ہے کہ معروض واحد عارض واحد اس پراس قدر تفاوت ہے کہ ایک روح دوسراجسم ہے اوراگر مصداق روح وجسم نفس ہیاکل عارضہ للوجود ہیں ... تب بھی بہی خرابی کیونکہ انطباق اتحاد ہیاکل کوشفتضی ہے اور وجود خود واحد ہے ...

## جواب شبه

سواس شبہ کا بیہ جواب ہے کہ پارہائے وجود کے لیے ایک بی بیکل نہیں ہوتی بلکہ ہیا کل متعددہ متواردہ اور مجتمع رہتے ہیں ایسی کون ی جزئی ہے کہ جس میں جنس عالی سے لیکر نوع سافل تک مشلا مجتمع نہیں اور بیہ بات پہلے واضح ہو چک ہے کہ مصداق موجودات خاصہ وہ ہیا کل ہیں نفس وجود نہیں ورنہ بیتما کر مشہود قطع نظر ہیا کل سے نفس وجود میں متصور نہیں اور بیج می ظاہر ہے کہ اجناس وانواع سب موجودات خاصہ میں سے ہیں ۔۔اس لیے بیضر ور پڑا کہ ایک ایک جزئی میں ہیا کل متعددہ موجود ہوں، اس صورت میں اس کی ایسی مثال ہوگی کہ دائر ہیا مربع مجنس وغیرہ میں مثلث وغیرہ اشکال معلومہ بنائے جائیں ...

سوظاہر ہے کہ دائرہ میں اگر مثلث بنے گاتو اورصورت ہوجائے گی اور مرلع بنے گاتو اورجلوہ نمایاں ہوگا... علی ہذا القیاس مربع میں اگرشکل مثلث بنے گیتو اور ہیئت ظاہر ہوگی... سواگر ایک مقدار کا مثلاً ایک مربع ایک دائرہ میں بنایا جائے گاتو اور ہیئت ظاہر ہوگی... سواگر ایک مقدار کا مثلاً ایک مربع ایک دائرہ میں بنایا جائے اور ای مقدار کا مربع کی دوسر براے مربع میں بنایا جائے تو دونوں جگہ گوایک مربع ہے... گرچونکہ اس کے ساتھ ایک جگہ ایک ہیں جگہ ایک ہیں جا اور دوسری جگہ دوسری ہیکل تو حاصل جمع بلکہ حاصل ضرب دونوں کا جدا جدا جدا ہوگیا... سواسی طرح روح اورجسم میں بھی خیال فرمائے... اعنی ایک ہیکل جس جدا جدا ہوگیا... سواسی طرح روح اورجسم میں بھی خیال فرمائے... اعنی ایک ہیکل جس کے اعتبار سے انطباق متصور ہے... ہیاکل متباینہ کے ساتھ مواضع مختلفہ میں مجتمع

ہوئے، روح میں اس کے ساتھ اور ہیکل ہے اور جسم میں اور حاصل ضرب دونوں کا متبائن ہے جس کے باعث اس قدراختلاف معلوم ہوتا ہے ... مرد مان ظاہر بین حاصل ضرب کو حاصل ضرب کو حاصل ضرب کو حاصل ضرب ہے منظبق کرنا چاہتے ہیں ... اس لیے بیا ستبعاد بیدا ہوتا ہے کہ روح کیا جسم کیا ایسے تفاوت پر انطباق کے کیا معنی، بیہ با تیں تو اتحاد نوعی کو مقتضی ہیں ... اگر منظبقین کو فقط جدا لحاظ کر کے تطبیق دیں تو بیٹر انی پیش نہ آئے ...

اس تقریر کے بعد "خلق الله ادم علی صورته" کے معنی به نسبت سابق اور واضح موسی است مرقومه بالامند فع ہوگیا تولازم یوں ہے کہا کیے اور شبہ کا بھی جواب دیا جائے...

شبه

وه یہ ہے کہ بنائے محبت جب الطباق پر ہوئی تو کیا وجہ ہے کہ ایک عاشق ہوتا ہے
تو دوسرامعثوق... یفرق تو جس کے سامنے فرق زمین و آسان بھی گرد ہے اس بات کو
مقتضی ہے کہ اتحاد نوعی در کنارا تحاد جنسی بھی نہ ہوا وروہ اتحاد جس پر بنائے محبت ہے...
چنانچے الطباق نہ کور سے ظاہر ہے اس بات کا خواہاں ہے کہ عاشق ومعثوق میں اتحاد نوعی
بلکہ اتحاد شخصی ہوکیونکہ اتحاد ہیا کل منطبقہ او پر ٹابت ہو چکا ہے... اس صورت میں لازم
ہے کہ من کل الوجوہ دونوں کا ایک حال ہو... یہ فرق التجا واستغناء اور بیر تفاوت ناز و نیاز
فیما بین کیک دیگر نہ ہو... جب تقریر شبہ معلوم مرقوم ہو چکی تو اب اس کے جواب کی
طرف بھی توجہ لازم ہے... اس لیے ناظرین اوراق کی ضدمت میں بیگر ارش ہے...
طرف بھی توجہ لازم ہے... اس لیے ناظرین اوراق کی ضدمت میں بیگر ارش ہے...

جواب

کے فرق ظاہر وباطن ہیاکل اور حدود فدکورہ کچھ دقیق وخفی نہیں جو بیان سیجے کوئ نہیں جاتا کہ ایک کو محدود جاتا کہ ایک کو مقعر کہتے ہیں سالی ہذا القیاس سے بات بھی واضح ہے کہ حدود فاصلہ کوانے داخلات کی طرف میلان اور خارجات سے ایک نوع کا انحراف ہوتا ہے، دائرہ کو رکھے کہ کھے کہ کے داخل ہوتا ہے، دائرہ کو رکھے کہ کہ کے داخل کو دیکھے کہ کے داخل پر گویا گرا ہڑتا ہے اور رُخ سطح داخل کو دیکھو کہ اس سے کیسا بھر اہوا ہے۔

اوراس کے منہ کودیکھو کہاس سے کیسامڑا ہوا ہے ... علی ہذاالقیاس رُخ سطح خارج کودیکھو کہ ہمہ تن اس کی طرف متوجہ ہے اور رُخ دائرہ کودیکھئے کہاس کی طرف ہرگز توجہ بیں ہوا یہے ہی ہیا کل مکنہ کو بچھئے ... چنانچے کسی قدراس کی طرف اشارہ پہلے بھی گزرچکا ہے ...

الغرض فرق نیاز و بے نیازی اور تفاوت نازو نیاز سے اتحاد حقیقت باطل نہیں ہوتا... جمال ظاہر میں از بسکہ جانب ظاہر مشہود ہوتی ہے اور وقت مشاہدہ جوا یک قسم کا علم ہے حصول جمال مشہود جو اس علم میں معلوم ہے... بنفسہ یا بشبہ ضرور ہے تو لا جرم صورت جمالی کو ایک نوع کا دخول مدر کہ ناظرین حاصل ہوگا... سواگر ما بد الا دراک خود ذات مدرک اعنی روح ہے تب تو مطلب ظاہر ہے ورند لا جرم کوئی صفت ذاتی اور قوت اصلی ہوگی کیونکہ علم وادراک سے مرادائشاف ہا ورظاہر ہے کہ تما معلومات بذات خود منکشف خیس اور بعض اشیاء اگر بذات خود منکشف بھی ہوئیں تو کیا ہے ... ہمارے تمہارے لیے بھی تو کوئی مبداء انکشاف چا ہے ... ہمارے تمہارے لیے بھی تو کوئی مبداء انکشاف چا ہے ... اندھے کو آفا ہی روش کیا مفیول ہا اور خواس کی مفیول ہا ور سے آتی طاہر ہے کہ مفعول ہمیشہ معروض اس صفت کا ہوتا ہے جو فاعل کی طرف سے آتی خواس ہوتی ہیں ہوتیں ہوتیں بلکہ معروض پر واقع ہوتی ہیں ...

قیام سے تواس جگہ بیمراد ہے کہ جیسے اشجار قائمہ کی نیخ زمین میں ہوتی ہے اور تمام ہوجھ باران کا اس پر ہوتا ہے ... اس طرح صفات قائمہ بھی اپنے موصوفات سے خارج ہوئی ہوں اور ان کی جڑ ذوات موصوفات میں ہواور ان کے تمام آٹار ولوازم ان کی طرف راجع ہوں ... سویہ بات بجر موصوف بالذات کے اور کسی میں متصور نہیں ... بالجملہ موصوف بالغرات ضرور ہے سووہی فاعل ہے اس صورت میں معلوم میں اگر صفت انکشاف بالعرض آئی ہے ... چنانچہ اس کا مفعول ہونا بھی اس

بات كا گواه بتولاجرم عالم میں جواس باب میں فاعل ہوہ انکشاف ذاتی ہوگا...جیسے نور آفتاب کے ساتھ قائم ہے، ایک نورجس کو دربارۂ انکشاف علمی مبداء انکشاف کہئے اس کے ساتھ قائم ہوگا اور موافق تحریر بالا بالضروراس کی جڑذات عالم میں مرکوز ہوگی اور لا جرم ایک نوع کا دخول ذات عالم میں اس کو حاصل ہوگا...

اس لقر بریسے واسی ہوگیا ہوگا کہ مبداء انکشاف اس صفت کو کہنا ہا ہے گر ہال "لامشاحة فی الاصطلاح" پا ہوصورت کومبداء انکشاف کہو جوحقیقت میں معلوم ہے جا ہوکیفیت انجلائی کے جولواحق علم میں سے ہوگر جب اصطلاح میں کچھ ممانعت نہیں تو ہم بھی درباب اصطلاح نہ کور بوجہ تو افق معنی اصل بدرجہ اولی مجاز ہوں گے ... اس لیے عرض ہے کہ ہماری کلام میں جب کہیں یہ لفظ علی الاطلاق آئے تو صفت نہورہ مراد ہوگی اور بھی بھی اس کو وجود علمی اور وجود ذہنی سے تعبیر کریں گے اور وجہ اس فنہ کہا میں منہ کی اس مضمون اور مضامین آئندہ سے واضح ہوجائے گی ... بالجملہ معلوم جس کا خول ما بہ الا دراک والانکشاف میں لاجرم مسلم ہے ... ذات عالم میں بدرجہ والی داخل ہوگی کہ داخل کو دخول فی المدخول الاقل لازم ہے اور بول تسلیم داخل ہوگا کیونکہ داخل کے داخل کو دخول فی المدخول الاقل لازم ہے اور بول تسلیم داخل ہوگا کیونکہ داخل کے داخل کو دخول فی المدخول الاقل لازم ہے اور بول تسلیم نہیں کرتے تو ہم بھی بجردان شاء اللہ تسلیم کرائیں گے ... سنے:

عروض کے لیے ضرور ہے کہ صفت عارضہ معروض کو لائل ہو...سو اگر مابہ الانکشاف ہیا کل مکنہ کولائل ہوگاتو دوحال سے خالی نہیں یا مابہ الانکشاف داخل ہیا کل ہو یا خارج ہیا کا گر مطلقاً ہم انکار نہیں کرتے تو اقر اربھی نہیں کرتے ... وجہ اس کی ہے ہے کہ موجودات خارجیہ میں وجود داخل ہیا کل ہوتا ہے اور معدومات خارجیہ میں خارج ہیا کل ہوتا ہے اور معدومات خارجیہ میں خارج ہیا کل ہوتا ہے اور معدومات خارجیہ میں خارج ہیا کل ہوتا ہے۔۔۔۔

ای وجہ سے اوّل کوموجوداور ٹانی کومعدوم کہتے ہیں...سوعلم موجودات میں تو دخول مبداء انکشاف جوایک وجود خاص ہے متصور ہی نہیں ور نداجتا ع المثلین لازم آئے...ا س صورت میں تو بالضرور وجود علمی اعنی مبداء انکشاف بجانب خارج لاحق ہوگا اور بوجہ دخول داخل وجود علمی اعنی مبداء انکشاف میں ہیکل مذکور پیدا ہوگی اور حقیقت میں اگرخور سیجئے تو معلوم مطلق اعنی علم کا مفعول مطلق وہی ہیئت ہے جو باطن مبداء انکشاف میں پیدا ہوتی ہے… باقی موجود خارجی وہ مفعول بہ ہے جس پروہ صفت انکشافی اعنی مبداء انکشاف واقع ہوئی ہے اور وجہ اس تسمید کی مطلوب ہے تو اوّل سنئے:

کہ باء مفعول بہ ہے استعانت کے لیے ہے اور بہ کی خمیر الف لام کی طرف را جع ہے جو ہے جس سے مرا دخود مفعول بہ ہے اور لفظ مفعول کی خمیر اس بیت کی طرف را جع ہے جو باطن صفت واقع میں پیدا ہوتی ہے اعنی جس کو مفعول مطلق کہتے ... جب بیہ بات ذہن نشین ہو چکی تو اس بات کے کہنے کی پچھ حاجت ہی نہیں کہ مفعول فعل کی نبست اس کو کہنا چا ہے جس کو بنا کمیں اور ظاہر ہے کہ بعد فعل اگر پچھ بنایا جاتا ہوہ پہلے سے ہونا ہے جو باطن صفت واقعہ میں پیدا ہوتی ہے، مفعول بہ نہیں بنایا جاتا وہ پہلے سے ہونا چا ہے جو باطن صفت واقعہ میں پیدا ہوتی ہے، مفعول بہ نہیں بنایا جاتا وہ پہلے سے ہونا چا ہے ہونا ہو ہے ۔.. چا ہے جس سبب سے باء استعانت کا لاحق کرنا اور مفعول کو بہ کے ساتھ مقید کرنا ہو تھول معہ میں ہوتی ہیں مقید کرنا ہو جھے لیے اور مفعول معہ میں ہوتی ہیں مقید کرنا ہو جھے لیے اور مفعول مطلق کے اطلاق کی وجہ کو دریا فت کیے ۔...

بالجمله علم موجودات خارجیه میں تو بایں وجہ کہ باطن ہیاکل وجود خارجی سے بھرا ہوا ہوتا ہے، دخول وجود ذہنی اعنی مبدأ انکشاف متصور ہی نہیں ورنہ اجتماع المثلین لازم آئے کیونکہ ہیاکل عارضہ ہونے میں باعتبار نفس وجود سب برابر ہیں اور یہ بات خود ظاہر ہے کہ مبدأ انکشاف اقسام وجود میں سے اقسام عدم میں سے نہیں اور سواو جود وعدم کے اور کوئی مقسم نہیں ... ہاں یہ کہے کہ اجتماع المثلین کے یہ معنی ہیں کمل واحداور موطن واحد میں ایک موطن اور ایک کی ووچزیں جو نہیں ہوسکتیں ...

مثلاً موطن جواہر میں دو جو ہراور موطن وکل عوارض میں دوعرض ایک قتم کے جیسے سوادو بیاض مجتمع نہیں ہوسکتے ورنہ سینکڑوں عوارض کا اجتماع جواہر کے مواطن میں مشہود ہے جیسے سوادو بیاض ہی موطن جسم میں عوارض کا اجتماع جواہر کے مواطن میں مشہود ہے جیسے سوادو بیاض ہی موطن جسم میں موجود ہے ... بعض اجسام میں اوپر سے نیچ تک ایک ہی رنگ ہوتا ہے ... بسوا گرعلم بھی وجود کے لیے عرضی ہواور بظاہر جیح بھی بہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ علم بے وجود متصور نہیں تو اس صورت میں نفوذ اور دخول فی المعلوم میں کیا حرج ہے گراس کا جواب قطع نظر اس کے کہ اکناہ اشیاء کا معلوم نہ ہونا عدم نفوذ علم کا شاہد ہے ... ہیہ ہے کہ سلمنا علم عوارض وجود میں سے ہے، گرعالم کے حق میں لازم ذات اور ملزوم کے حق میں بالحرض ... ہو وجود میں سے ہے، گرعالم کے حق میں لازم ذات اور ملزوم ہوتی ہے ور شائروم میں متعلوب باتصاف عرضی ہوجائے گا... پھر اگر نفوذ ہوتو خواہی نخواہی اجتماع فرکور لازم معلوم ہے تین جس کی ذات کو مبدا انکشاف فدکور لازم نہ ہوتو قطع متعلوب باتصاف عرضی ہوجائے گا... پھر اگر نفوذ ہوتو خواہی نخواہی اجتماع فرکور لازم شہوت کے درصور تیکہ علم لوازم ذات وجود میں سے ہوگا...

چنانچه ظاہر ہے یہ بات ممکن ہی نہیں کہ کوئی موجود قابل علم نہ ہواور اس کی ذات کومبداء انکشاف لازم نہ ہو...لاریب عالم وغیر عالم جمعنی فدکور میں نسبت منع الجمع ہوگی اور وجہاس کی علم اور عدم علم ہوگا...سواس صورت میں اگر اجتماع المملین نہ ہوگا تو درصورت نفوذ اجتماع الفندین ہوگا...بہر حال دخول متصور نہیں ہاں اگر باطن ہیاکل خالی ہوجیہا معدومات میں ہوتا ہے تولاجرم وجود علمی داخل ہیاکل ہوگا...

اس تقریر سے صاف روش ہوگیا کہ موجودات خارجیہ معدومات ذہنیہ ہیں اور اس سے بیعقدہ بھی منحل ہوگیا کہ اور اس سے بیعقدہ بھی منحل ہوگیا کہ انتزاعیات کا گوخارج میں وجوز ہیں ہوتا ذہن میں ہوتا ہوا ہوگیا کہ انتزاعیات کا گوخارج میں وجوز ہیں ہوتا ذہن میں ہوتا ہوا دیے شبہ بھی مرتفع ہوگیا کہ عدم اور معدومات ہی کیوں کہلاتے ۔۔علی ہذا کہ عدم اور معدومات ہی کیوں کہلاتے ۔۔علی ہذا القیاس وجہ ہیں ورنہ کنہ لازم آئے کیونکہ وجہ امرع ضی ہوتا ہے اورعرض کے لیے معروض

اوّل جا ہیں۔ پھر عدم اور معدومات کے علم کی کیاصورت ہے۔.. بالجملة علم موجودات اور علم معدومات میں فقط فرق خلو داخل و خارج ہے ورنہ معلوم دونوں صورتوں میں وہ ہیا کل ہی ہیں بلکہ معلوم جہاں کہیں ہوتی ہیں یہ ہیا کل ہی ہوتی ہیں ...نفس وجودونفس عدم معلوم نہیں ہوتا کیونکہ یہاں حدوث مفعول مطلق علمی کی صورت نہیں...

چنانچه ظاہرے ''و العاقل تكفيه الاشارة'' اس سے ظاہر ہوگيا كه عالم كو ا پناعلم اور اپنے مبداء انکشاف کاعلم اور وجود وعدم کاعلم اور جناب باری جل مجده کا علم بالكنه متصورنہيں اور بيد دعويٰ بداہمة علم نفس اگر بدنسبت علم بالكنہ ہے ... چنانچہ مقتضائے دعویٰ اتحاد عالم وعلم ومعلوم یہی ہے غلط ہے قطع نظراس سے دعویٰ مذکور یوں بھی غلط ہے کیلم کے نتیوں سا مان اعنی عالم اور مبداءانکشاف اور معلوم موجود توجہ کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ توجہ کے بیمعنی ہیں جس طرف منہ نہ تھا، اس طرف کرلیا...سویهاں بوجه اتحادغیبویت کا احتال ہی نہیں جوتوجه کی حاجت ہو...اس صورت میں لا زم یوں تھا کہ مم اورعلم العلم ہمیشہ ہوا کرتا، پھر کیا وجہ ہے کہ ملم نس مجھی ہوتا ہے بھی نہیں ہوتا..علیٰ ہزاالقیاس علم العلم کے نتیوں سامان موجود، پھر کیا باعث ك علم أتعلم بهي موتا ہے بھي نہيں موتا ... بايں ہم علم كواضافت لازم ہے اور تقابل تضائف میں متقابلین کا متغائر ہونا ضرور ہے..علیٰ ہٰداالقیاس توجہ کو بھی اضافت لا زم ہے بیہ بھی اگر متحقق ہوگی تو وہیں ہوگی جہاں تغائر ہوگا... پھرعلم النفس کے کہو بیگاہ کے ہونے کا بیعذر کرنا کہ توجہ بھی ہوتی ہے بھی نہیں ہوتی یاعلم تو ہوتا ہے پرعلم العلم ہیں ہوتا...انہیں کا کام ہے جوئر اور دُم میں تمیز نہیں کرتے...

بالجمله عالم كوا پناعلم اوراپ مبداء انكشاف كاعلم اور جناب بارى كاعلم اور وجودو عدم كاعلم بالكنه ممكن نبيس اشياء فذكوره كاعلم بديبى مويانظرى اگر به قوبالوجه به اوركسى درجه ميس علم بالكنه ممكن به تو بوجه انقباض مبدأ انكشاف اپنايا اپ مبدا انكشاف كاعلم ممكن به بنانچه آگ ان شاء الله واضح موجائے گا... بال نفس مياكل كاعلم بالكنه

حاصل ہوتا ہے کیونکہ باطن وجودعلمی میں حدوث ہیا کل متصور ہے اور بوجہ شخنص اور وحدت ذاتی ہیا کل جس کی بحث اوپر مذکور ہو چکی...

خود ظاہر ہے کہ انقاش ہیاکل کے باعث جو باطن وجود علمی میں ہوتا ہے کنہ ہیاکل نہیں برلتی اور اس تقریر سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ حصول الاشیاء بانفسہا ہے اور جس کسی نے حصول الاشیاء باشابہا کا دعویٰ کیا ہے ... اگر چہ بعد لحاظ وحدت ذاتیہ ہیاکل غلط ہے گر بایں نظر کہ بیکل واحد وقت قیام باشیئین وہیکلین معلوم ہوتی ہیں تو ہیکل قائم بالوجود الخارجی اس صورت میں اور ہوگی اور ہیکل قائم بالوجود الخارجی اس صورت میں اور ہوگی اور ہیکل قائم بالوجود الخامی اور سراسر غلط بھی نہیں کیا اور جس کسی نے معلوم کوشکی من حیث ہوا ور علم کوشکی من حیث القیام قرار ویا ہے اس کی نظر انہیں دوم تبول کی طرف ہے جو بعد لحاظ قیام ہیکل بالوجود الخارجی اور

قیام بیکل بالوجودالذ بنی پیدا ہوتے ہیں ...

بالجملة علم موجودات میں وجود علمی داخل ہیا کل نہیں ہوتا بلکہ بجانب خارج ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ جمال موجودات خارجہ میں سے ہے ... سو بعد دخول صورت جمالی اگر باطن وجود علمی میں وہ صورت منتقش ہوگی تو دوحال سے خالی نہیں یا ہیکل عالم اور صورت جمالی یا دونوں باہم منطبق ہوں یا نہ ہوں اگر انطباق ہوگا اور دونوں ہیکلوں کے حدود باہم ایسے مطابق ایک دوسرے کے ہوں جیسے دو مثلث متثابہ چھوٹے بوے ایک دوسرے کے اندر ہوں اور ان کے زاویے برابر ہوں اور ہر زاویہ ای نظیر کے مقابل واقع ہوتو لا جرم محبت پیدا ہوگی مگر اوّل تو بایں وجہ کہ بیکل زاویہ ای خالی جمالی کی طرف میلان ہے اور وہ اس سے ایک نوع سے گریزاں ہے عالم کی جانب نیاز اور معلوم کی جانب بے نیازی اگر پیدا ہوتو مناسب بھی یوں ہی ہے، کی جانب نیاز اور معلوم کی جانب بے نیازی اگر پیدا ہوتو مناسب بھی یوں ہی ہے، دوسرے باطن عالم کی کیفیت صاحب جمال کو منکشف نہیں جو اس طرف سے بھی دوسرے باطن عالم کی کیفیت صاحب جمال کو منکشف نہیں جو اس طرف سے بھی محبت بیدا ہواور نیاز لازم آئے ...

بان اگر مدرک صورت بیمالی ہوتی روح انسانی نہ ہوتی تو البته احمال ادراک جمال باطن محت و حدوث مجبت اور نیاز تھا اور اگر کسی کو بیشبہ پیش آئے کہ ظاہر تقریر صاحب رسالہ اس جانب مشیر ہے کہ مبداء انکشاف معلومات پراس طرح واقع ہوتا ہے جس طرح نور آ فقاب اجسام منورہ پرجس سے ایک نوع کا انبساط اور حرکت بجانب مبداء انکشاف معلوم ہوتا ہے نہ ہے کہ مبداء انکشاف مثل آ نکینہ ہے اور صور معلومات اس میں خود واقع ہوتی ہیں ... سواس صورت میں ممکن ہے کہ مبداء انکشاف جانب صدوراغی عالم کی طرف ہے مثل نور آ فقاب تنگ ہوا ور بجانب وقوع ائنی معلومات کی طرف سے مثل نور آ فقاب تنگ ہوا ور بجانب وقوع ائنی معلومات کی طرف سے وسیع ہوا ور بیکل معلوم ہیکل عالم سے بڑی اور بعدلی ظرف ان جو دخول محکمی متصور ہے تو وہ دخول عالم کی طرف سے ہونہ معلوم کی طرف سے ہونہ معلوم کی طرف سے ہونہ معلوم کی طرف سے ، پھراس صورت میں محبت عالم ہو کہ نہ و یہ معاملہ نا زونیا زبر میکس ہونا جا ہے تو اس کی جو یہ معاملہ ہو کہ نہ ہو یہ معاملہ نا زونیا زبر میکس ہونا جا ہے تو اس کا جواب ہیں ہے :

ك يخروط ناقص متوازي الطرفين كواگر سطح مستوى يرراس كي جانب ہے كھڑا كيا جائے تو قاعدہ کو بانسبت راس وسیع ہے پراس کا سارابوجھ اس راس ہی برہوگا... راس کا بو جھ قاعدہ پر نہ ہوگا اور وجہ اس کی یہی ہے کہ میلان اجسام بجانب مرکز عالم ہے نہ بجانب اعلیٰ جوقصہ برعکس ہو ... پھر ہایں وجہ کہ مخر وط مذکوراس سے لے کر قاعدہ تک ایک جسم متصل وا حد بانتخص ہے تو قاعدے سے لے کرراس تک سارے مخروط كا بوجهاى قدرزمين يربوگاجسكودائره رأس ميط ب...اگرچه قاعدے كے محاذات میں اس سے زیادہ زمین واقع ہے...وجداس کی فقط یہی ہے کہ اس صورت میں قاعدہ سے لے کر نیچے تک ساری مخروط کی توجہ بوجہ قیام باطن راس کی طرف ہے...اگر مخروط ندکور قاعدہ پر کھڑا ہوتا تو معاملہ بالعکس ہوجاتا...سوایے ہی مبداء انكشاف كوخيال فرمائي كدوه اى قدروجود كے ساتھ قائم ہے جس كوبيكل عالم محيط... چنانچہاس کاعلم ہونا اور اس کا عالم ہونا ہی اس پر دلالت کرتا ہے...جانب وقوع مبداءانکشاف کا رجوع اگرچہ بہ نسبت جانب صدور وسیع ہے کیوں نہ ہو باطن ہیکل عالم کی طرف ہوگا اور اس جانب کے تمام احکام اس طرف رجوع کریں گے ...اس طرف کے احکام اس طرف رجوع نہ کریں گے جوہیل عالم کوہیکل معلوم میں وافل

سمجها جائے...الغرض باوجودا نبساط ووسعت جانب وقوع جانب صدور ہی اس کومحیط ہوگی اور توجہ ومیلان اورگریز اورانح اف بطور مسطور تحقق ہوں گے...واللّٰداعلم!

باقی قبل وجود خارجی یا بعد لحوق عدم الات اگرصورت جمالی کا خیال سیجیئے تو گو اس صورت میں وہ موجودات خارجیہ میں سے نہیں پر یہ بات بھی ظاہر ہے کہ ہیا کل بذات خود معروض صغرو کر کمی نہیں ... چنا نچہ او پراس کی تحقیق گزر چکی ہے اور کیوں کر ہوں ہیا کل بذات خود اگر چہ کمیات ہی کی کیوں نہ ہوں اور اگر چہ اقتر ان کمیات ہی سے بیدا ہوئی ہوں اقسام کیف میں سے ہیں ... چنا نچہ اور کی اور وجود علمی میں سے وسعت ہے کہ کسی مقدار سے انکار نہیں ... چنا نچہ ہر کسی کا وجدان اس کا شاہد ہے اس صورت میں اگر نقاش خیال راحت وجود علمی میں کوئی صورت جمالی قبل وجود خارجی یا بعد لحوق عدم تر اشے بھی تب تو وہ صورت اگر ایک بار ہ وجود علمی سے خارج ہے بیتی میں داخل ہے اور یہ بعینہ الی صورت ہوگی جیسے ایک دائر ہیا کوئی اور شکل مشلا بق میں داخل ہے اور یہ بعینہ الی صورت ہوگی جیسے ایک دائر ہیا کوئی اور شکل مشلا مشلا کسی سے خارج شکل ہیں سے خارج شکل ہوگا ۔ سے خارج شکل ہوگا ۔۔۔ سے سطح کلاں میں بنائی جائے تو ایک ٹکڑ ااس سطح کا داخل شکل اور ایک خارج شکل ہوگا ... ہمر حال دخول والطباق اس صورت میں بھی متصور ہے ...

جب یہ تقریر شاخ درشاخ یہاں تک پہنچ چکی اور شہات واردہ بحد اللہ مندفع ہو گئے اور شہات واردہ بحد اللہ مندفع ہو گئے اور بہان ہو گئے اور بہان ہو ہو انظباق ہے اور انظباق سے اور انظباق کو اتحاد و محبت بقاوت محبت انظباق سے تقاوت محبت لازم ہے تو اب لازم یوں ہے کہ محبت نسبی کا بھی پچھ حال بیان کیا جائے اس لیے دو اب لازم یوں ہے کہ محبت نسبی کا بھی پچھ حال بیان کیا جائے اس لیے

ناظرین اوراق کی خدمت میں بیعرض ہے...

کے نسب کی دوقتمیں ہیں ۔ قیم اوّل روحانی ہتم دوم جسمانی ۔ نسب جسمانی میں تو زی نسب کے ساتھ محبت بالعرض ہوتی ہے خواہ اپنے جسم کی محبت ذاتی ہوخواہ عرضی … ہاں اگر اپنے جسم کی محبت احوال روحانی میں سے ہاں اگر اپنے جسم کی محبت عرضی ہوگی تو بایں نظر ہوگی کہ محبت احوال روحانی میں سے ہوجاتی ہو جاتی سے اور جسم ایک مرکب روح ہے اس سے بوجہ منافع چند در چند روح کو محبت ہو جاتی

ہے اس صورت میں بیہ محبت از تتم محبت احسانی ہوگی...

بهرحال روح کواییج جسم کی محبت ذاتی ہو یاعرضی پر ذی نسب کی محبت بہرطور عرضی ہے...اس میں آباء واولا دے آپس کی محبت تو ہے واسطہ ہے چونکہ آباء واُمہات حسب اصطلاح سابق معدن ہیں تو اولا د کومعد نیات سمجھنا جا ہے اور اخوان واخوات کوشریک المعد ن اورقريب المعد ن مجيئ ... قرابت معدنی اورشراکت معدنی باعث محبت فيما بين ہوئی ہے...گرچونکہ معدنیات خارج عن المعدن ہوتے ہیں... چنانچہ تولدے ظاہر ہے اورخروج كواكك نوع كى كريز لازم بتواولادكومان باب سے اگر بنسبت مال باپ كى محبت کے محبت کم ہواور اس کمی کے باعث ایک قتم کی بے نیازی ہو... چنانچہ بالبدامة مشہود ہےتو بجاہے مگر اخوان واخوات میں کوئی دجہ ترجی نہیں، ہاں اگر کوئی دوسری محبت محبت نسبی کے ساتھ ایک جانب منضم ہوجائے اوراس سبب سے دونوں کی محبت میں تفاوت نماياں ہوتو ہوسكتا ہے اورنسب روحانی میں جس كا مذكور اوپر آچكا ہے...واسطه في العروض روحانی معدن اور ہیاکل روحانیہ معدنیات اور ہیاکل روحانیہ آپس میں ایک دوسرے کی نسبت اخوان واخوات مكر چونكه واسطه في العروض بياكل ندكوره كودونول طرف سي محيط بوقو لاجرم ایک نوع کامیلان اورایک طرح کی گریز ہوگی،اینے داخل کی طرف رُجحان اور میلان ہوگااورخارج کی طرف ہے گریز بلکہ خارج کواس کی طرف میلان ہوگا .. بوخارج کے میلان

کی طرف میاکل روحانیه کی جانب اور میاکل روحانیه کی گریز کی طرف اسکی جانب سے جو فیما بين رسول التُصلى التُدعليه وللم اورأمت مرحومه بوج نسب روحاني مونا حالي بين

شايداس مديث مين اشاره مواور نيز آيت: "لَقَدُ جَاءَ كُمُ رَسُولٌ مِّنُ اَنُفُسِكُمُ عَزِينٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُمُ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمُ بِالْمُؤْمِنِينَ رَوَّ وَحِيمٌ" بهى رسول التُصلى التُدعليه وسلم كي ميلان كي طرف جواُ مت مرحومه كي طرف تقا ولالت کرتی ہےاور ہمارا بیانحراف اور بیگریز جوظا ہرہےاس بے نیازی پر دلالت کرتا ہے جو مَقْتَفَاء الْحُراف اصل مَدُور بِ اور نيز آيت "إلاَّ تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَوَهُ اللَّهُ إِذُ أَخُوَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا "الرَّفْهِم بوتُواس يردال ٢٠٠٠.

باقی میلان ہیاکل بجانب واسطہ فی العروض جوداخل کی طرف سے حاصل ہے اور اس كا اثبات ير مارا مطلب اصلى موقوف إ ... آيت "ألنَّبِيُّ أولني بِالمُو مِنِينَ مِنُ أَنُفُسِهِمٌ" مِن مندرج م يونكه صيغه احب توبالا تفاق انعلَ الفضيل بمعنى مفعول ہے باتی رہا" اولی" وہ اگر جمعنی احب ہے تب تو مطلب ظاہر ہے اور اگر اس سے اقرب مراد ہے تو قرابت معدنی حاصل ہوگی اور قرابت مذکورہ بشرط ادراک وملکہ محبت علت محبت ہے... چنانچہاو پر مذکور ہو چکا... سوا دراک کا ہونا بہ نسبت ارواح تو مخفی ہی نہیں علیٰ بذاالقياس ملكه محبت كاارواح مين ظاهرو باهر بهاورعلت معلول متخلف نهيين هوسكتا تولاجرم بياكل روحانيكوواسط في العروض كساته علاقة محبت موكا...

مگر ہاں بیشبہ باقی رہا کہ محبت تومسلم پراحبیت کی کیا وجہ، دوسرے واسطہ فی العروض مونارسول الله صلى الله عليه وسلم كاكهال سي فكل آيا ، سواس كاجواب بيه ب...

جواب

كه اولى كے صله ميں اس آيت ميں لفظ "مِنُ أَنْفُسِهمٌ" واقع ب اور "مِنْ

أنْفُسِهِمْ" كَيْخْمِيرِمُوَمْنِين كَيْ طَرِف راجع ہے تواب بيمعني ہوئے كەرسول الله صلى الله عليه وسلم مؤمنين كى نسبت ان كى جانول سے بھى زيادہ نزديك ہيں مگراس قدر قرب كه قریب کواینے مضاف الیہ کے ساتھ اس کی ذات سے بھی زیادہ قرب حاصل ہو...اشیاء مائنه فی الوجود کے ساتھ تو ہوہی نہیں سکتا ورنہ تبائن کہاں، تبائن کم سے کم بُعد اوراستقلال كو تقتضى ہے اور اقربیت ندكوره اتھال وانضام سے زیادہ كی خواستگارعلی بزاالقیاس ملزوم و معروض ے عوارض مفارقیہ اورلوازم وجود کی نسبت بھی اس قدر اقربیت کی اُمیزنہیں كيونكه عوارض مفارقه وجود مين اپني معروض سيمستغني هوتے ہيں... چنانجي تحقيقات گزشته اس پرشامدی اورمستغنی الوجود کواتصال وانضام بھی باقتضاء امر ثالث ہوتا ہے... چه جائيكه بيقرب جس ميس مباعة اور الفصال وهمي كي مخبائش نهيس اور لوازم وجود حسب بیان سابق من جمله اوصاف عرضیه موتے ہیں، اوصاف مفارقه اور لوازم وجود میں باعتبار عرضیت بچهفرق نبیس موتا .. اس کیےان سے بھی بیا میدر کھنی ایمی نادانی ہےاور جب لمزومات ومعروضات باين طوراقرب الى اللازم والعارض نبين توملزوم اورمعروض تو كايے كو بطور ندكورا قرب الى ذات أكملو وم والمعروض ہوں سے كيونكه ملزوم ومعروض كولازم وجوداور عارض كي طرف افتقار في الوجودنهيس تعانو افتقار في انتفض تو تقااوريهان بيجي نهيس مان لازم ماجيت اور اوصاف انتزاعيه "من انفسهم" واقع إور "من انفسهم" كي ضمير مؤمنين كى طرف راجع ہے تو بيمعنى ہوئے كەرسول الله صلى الله عليه وسلم مؤمنين كى نسبت ان کی جانوں سے بھی زیادہ نزد یک ہیں مگراس قدر قرب کہ قریب کوایے مضاف الیہ کے ساتھاس کی ذات ہے بھی زیادہ قرب ہو،اشیاءمبائنہ فی الوجود کے ساتھ تو ہوہی نہیں سکتا ورندتائن كهال تبائن كم سے كم تميز ومغائرت كو مقضى ہے اور اقربيت فدكوره محويت و تلاشى سے بھی زیادہ کی خواستگار ہے جس کو احتیاج الی الاقرب فی انتحقق واتعقل دونوں لازم بين... چنانچدان شاءالله بعد تقريروا ثبات اقربيت واضح موجائے گا...

علیٰ ہذاالقیاس نہ موصوفات و معروضات کواپنے اوصاف بالعرض کے ساتھ ہے قرابت حاصل ہوسکتی ہے نہ اوصاف مذکورہ کو اپنے موصوفات اور معروضات کے ساتھ اس میں اوصاف مذکورہ عوارض مفارقہ ہوں یا لوازم وجود ہوں اس لیے کہ اوصاف غرضیہ کواپنے تحقق میں اپنے موصوفات اور معروضات کے ساتھ علاقہ احتیاج نہیں اگر ہے تو احتیاج فی انشخص ہے جس کی شرح وتفصیل اور اثبات و تحقیق سے اور اق گزشتہ میں فارغ ہو چکا ہوں اور احتیاج فی انتخال جو اور اق گزشتہ میں فارغ ہو چکا ہوں اور احتیاج فی انتخال جو اس پر متفرع ہے کا ہے کو ہوگی اس لیے کہ عقل مجرصاد ق ہے مشی و مؤجد نہیں جو وقت حال تو قف مبدل ہو جائے ۔.. چنا نی خقیق موعود میں یہ دقیقہ آشکار اہو جائے گا...

الغرض اوصاف بالعرض کو مرتبہ ذات میں اپنے معروضات سے استغناء ہوتا ہوا ہوا درصورت استغناء تصورا قربیت مذکورہ حسب تحقیق موعود متصور نہیں ... پھر جب اوصاف مذکورہ کا بہ نسبت اپنے معروضات کے بیرحال ہوتو معروضات تو اوصاف بالعرض سے اور بھی مستغنی ہوتے ہیں بلکہ استغناء کلی ان کو حاصل ہوا کرتا ہے ... در بارہ تحقق تو حاجت بیان ہی نہیں رہا، در بارہ تشخص اگر موصوفات بھی تشخص ہی میں متاج اوصاف ہوں تو پھر لزوم دور میں کیا دیر ہے ...

اب دو اختمال باقی بین ...اوّل تویه که ذات ملزوم اقرب الی لازم الذات من ذات اللازم اولی بلازم الذات من ذات اللازم ہو...

ووم به کدلازم ذات اقرب الی الملزوم من ذاته واولی بالملزوم من ذاته مو...

سواحتال ثانی تو محال ہے اس لیے کہ اقربیت مذکورہ کوحسب وعدہ گزشتہ لازم

ہے کہ اقرب مذکور اپنے تعقل وتحقق میں اپنے مضاف الیہ کامختاج الیہ ہو... سولا زم

ذات اگر لازم بالمعنی الاخص ہے تب تو معاملہ بالعکس ہے اس لیے کہ ملزوم کے تصور

سے لازم کے تصور کالازم آ جانا جب ہی متصور ہے کہ ملزوم علت لازم ہواور علت کو مفتقر الیہ ہونا ضرور ہے... چہ جائیکہ اُلٹی مفتقر ہواور ہم اپنی اصطلاح میں لازم ذات

ای کو کہتے ہیں اور اگر لازم ذات بالمعنی الائم ہے تو آپس میں تو علاقہ علیت و معلولیت متصور نہیں ورنہ جوعلت ہوتا اس کے کنہ کے تصور سے دوسرے کا تصور بھی لازم ہوتا ہونہ ہو دونوں مل کر کسی ایک علت کے معلول ہوں گے درنہ پھرلزوم ذاتی کی کوئی صور سے نہیں کیونکہ عوارض مفارقہ سے وفا کی اُمیز نہیں اور وفا کی اُمیز بھی ہوتو کیوں کر ہو باہم کوئی علاقہ ہی نہیں گراس صور سے میں گو دونوں کے تصور سے جزم باللزوم لازم ہو...گرا قربیت مذکورہ متصور نہیں کہ علت اپنے معلول یعنی لازم ذات کی ساتھ اور اس مفارق کے ساتھ ایک ساتھ ایک ساتھ اور اس مفارق کے ساتھ ایک ساتھ ایک ما قرب رکھتی ہو... سویہاں پہلے ہی سے معاملہ اُلٹا ہے اس لیے بہی اختمال رہا کہ طروم اپنی ذات کی نسبت رہیں رکھتا ہوگر معاملہ اُلٹا ہے اس لیے بہی اختمال رہا کہ طروم اپنی ذات کی نسبت یہ نسبت رکھتا ہوگر معاملہ اُلٹا ہے اس لیے بہی اختمال رہا کہ طروم اپنی ذات کی نسبت یہ نسبت رکھتا ہوگر سے ساتھ اللہ اُلٹا ہے اس لیے بہی اختمال رہا کہ طروم اپنی ذات کی نسبت یہ نسبت رکھتا ہوگر سے ساتھ اللہ اُلٹا ہے اس لیے بھی موض ہے ...

کہ لازم کا اپنے ملزوم کی طرف افتقار تو مسلم ہے کہ ملزوم اپنے لازم ذات
کی نسبت علت تا مہ ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ فقط وجود ملزوم تحقق لازم کے لیے
کا فی ووافی ہوتا ہے اور وسا تط یا شرا تط کی ضرورت نہیں تو پھراس صورت میں لا جرم
عقل جام جہال نما کو تصور کہ نہ لازم بے تصور ملزوم وُ شوار ہوگا... بلکہ غور سے دیکھئے تو
ممتنع ہے وجہ اس کی بیہ ہے کہ عقل بہ نسبت اپنے معلومات واقعیہ کے مجر ہے شی نہیں
بلکہ یوں کہئے جو پچھ خارج میں ہوتا ہے دید و بصیرت اور چشم عقل اس کو دیکھ لیتی
ہے بید انہیں کرتی ... اس صورت میں ضرور ہے کہ کہ لازم کے تصور کو اس کے اقتقار
کا تصور بھی لا زم ہو ور نہ لازم ذات کا انفکاک اس کے ملزوم سے لازم آئے گا، وجہ
اس کی ظاہر ہے اور نہیں سے استفسار مد نظر ہے تو سنے:

افتقارلازم ذات الی الذات لازم ذات کی صفات ذاتیہ بیں سے ہے... چنانچہ طاہر ہے ورنداستغناء لازم آئے گا اورانفکاک ممکن ہوگا اور جب لازم ذات ہی کواپنے ملزوم سے ممکن تھہرا تو جہال میں کسی کوکسی ملزوم سے ممکن تھہرا تو جہال میں کسی کوکسی سے پچھ علاقہ ہی نہ ہوگا... بالجملہ بناء کارلزوم افتقار پر ہے، استغناء ہوتو پھر ملزوم کی کیا

حاجت ہے..اس کیے ضرور ہوا کہ لازم ذات کی کنے تصور کواس کے اقتقار کا تصور لازم مو... بان اگر عقل مجرد مدرک مطلق نه موتی بلکه شل حواس ایک طرح کا خاص اوراک اس کے سپر دہوتا توممکن تھا کہ ہاوجودلزوم ذاتی وانتقار ذاتی لازم کےادراک کواس کے افتقار ذاتى كا اورلزوم ذاتى كا تصور لازم نه مو ... موسكاتا تهاكه جيسے اجسام كے سواد و بياض كا ادراک آئکھکا کام ہے اور خوشبو، بدبو کا ادراک ناک کا کام ہے ایسے ہی ملزوم کا ادراک عقل سے متعلق ہواورائتقار ذاتی کا ادراک کسی اور حاسہ کے متعلق ہویا جیسے احساس محسوسات حواس كاكام ہاورانتزاع اضافیات اورانتزاعیات عقل كا كام ہا بسے ہى ادراك لازم عقل كاكام اورادراك افتقارقوت ديكركاكام موتامكرسب برروش ہے كم عقل سے او پر کوئی قوت نہیں جس کی طرف عقل کو دربارہ ادراک ایسی احتیاج ہو جیسے حواس کو عقل کی طرف ہے...خدانے حواس کواگرا یک نحوخاص کا ادراک دیا ہے توعقل کو جمیع انحاء ادراک میں خل دیاہے بلکہ اصل مدرک وہی ہے ادھرافتقار خوداضا فیات میں سے ہے اس کا ادراک از قتم انتزاع ہے جو خاص عقل ہی ہے متعلق ہے...اس صورت میں ممکن ہی نہیں ک<sup>ے قل</sup>کسی ملزوم ذاتی کوادراک کرے اوراس کے لوازم ذات یکوادراک نہ کرے... الغرض حضور ملزوم كوحضور لازم ذات في الذبهن لازم ہے ورندلزوم ذاتي نه ہوگا لزوم خارجی ہوگااور حضور فی الذہن کوادراک لازم ہے کیونکہ سرمایہادراک یہی حصول صورة الشئي في العقل ہے...

الغرض لازم ذات کے تصور کواس کے اقتقار کا تصور لازم ہے اور افتقار کے تصور کے بہم معنی ہیں کہ ملزوم کوموقوف علیہ اور مقدم فی الوجود اور لازم کوموقوف اور متاخر فی الوجود ہوچکا ہے کہ ادراک اس کا نام ہے کہ معنی مبداء الوجود ہجھے اور چونکہ سابق میں واضح ہوچکا ہے کہ ادراک اس کا نام ہے کہ معنی مبداء انکشاف معلوم کے ساتھ متعلق ہوجائے ... سوبایں وجہ کہ بیم علوم جس کا نام اقتقار ہے ایک امراضا فی ہے ادراضا فیات کا تصور بے تصور اطراف اعنی مضاف ومضاف الیے مکن نہیں اور یہاں بیدونوں بھی ملزوم ولازم ہیں تولا جرم افتقار کے تصور کو ملزوم و

لا زم كانصورلا زم بوگا.. بگرچونكه اس اضافت ميس مضاف اليه لمزوم ب اورلا زم مضاف اورمضاف اليه كانصور بحكم اضافت مقدم بوتا ب تو لمزوم كانصورا دّل بونا چا بي...

شرح اس معما کی ہے کہ چھت کوفو ق جب سجھتے ہیں جب پہلے زمین کولحاظ کر لیتے ہیں ... علیٰ ہذا القیاس زمین کو تحت جب خیال کر سکتے ہیں جب پہلے چھت کومثلاً خیال کر لیتے ہیں ... وجہ اس کی ہے ہے کہ پہلے اضافت میں زمین مضاف الیہ ہے اور دوسری اضافت میں جھت مضاف الیہ ہے گر ابھی روش ہو چکا ہے کہ افتقار لازم ذات ذاتی ہے تو لا جرم مرتبہ مصداق لازم میں بیاضافت ہوگی جیسے مفہوم فوق وتحت میں اضافت ہوگی جیسے مفہوم فوق وتحت میں اضافت داتی ہے ...

سواگریدومفہوم کی تھم کے لیے مصداق اور معنون ہوں تو لاجرم ماتحت و مافوق
کا تصورا ق ل ضرور ہوگا... بالجملہ بحکم اقتقار ذاتی ضرور ہے کہ جب کندلازم کا تصور ہوتو اس سے پہلے ملز وم کا تصور ہو بچے اور اس سے تحتی طور پر بیان کیجئے تو بیصورت ہے کہ افتقار ذاتی اور لوازم ذات ذہ نا اور خارجاً متبدل نہیں ہوتے کیونکہ اختلاف وجود یا اختلاف معروض اور بید دونوں اختلاف موجب اختلاف ذات نہیں ہوتے ... یعنی اختلاف معروض اور بید دونوں اختلاف موجب اختلاف ذات نہیں ہوتے ... یعنی اختلاف عوارض سے ذات معروض مختلف نہیں ہوتی اور اختلاف اختلاف سے دوسرے کا اختلاف سے دوسرے کا معروضات سے ذات عوارض مختلف نہیں ہوتی ... ایک کے اختلاف سے دوسرے کا اختلاف سے دوسرے کا اختلاف سے دوسرے کا اختلاف اگر متصور ہے تو وہ فقط لوازم ذات اور ان کے طرومات میں ہے علی العموم بیا ایس نہیں چونکہ اس باب میں ایک تحقیق معقول اجزاء گزشتہ میں مرقوم ہوچکی ہے تو اس فتم کی اور چھیٹر چھاڑ تکر ار بے فائدہ نظر آئی ... اس لیے اس بخن سے دوگر دان ہوکر مطلب پیش آ مدہ کوتمام کرتا ہوں ریسنئے:

جب بیہ بات روش ہوگئی کہ اختلاف وجود سے ماہیات میں تبدل نہیں آتا ۔۔۔ ذہن میں وہی ماہیت رہتی ہے جو خارج میں تھی تو ماہیت بھی قضیہ مجمع علیہا"الشئی افدا ثبت ثبت بلو ازمہ"اگر ذہن میں آئے گی تو ای لزوم واقتقار واحتیاج وتو قف کے افدا ثبت بلو ازمہ"اگر ذہن میں آئے گی تو ای لزوم واقتقار واحتیاج وتو قف کے

ساتھ آئے گی اور بدستورخارج اس کے وجود سے پہلے اس کے ملزوم کا وجود ذہن میں حاصل ہوگا ورنہ وہ اُتھا راور تو قف اور وہ احتیاج ولزوم جواس کے لوازم ذاتی یا ذاتیات میں سے تھایا عین ذات تھا اختلاف وجود سے جواختلاف عرض ہے یا اختلاف معروض ہے ناختلاف معروض ہے نائل ہوجائے گا اوراس کا حال ابھی آپ بن چکے ہیں کہ دوسکتا ہے یا نہیں ...

القصہ وجود ذہنی میں بھی وجود لازم ذات وجود ملزوم پرموقوف ہے جیسے وجود خارجی میں اوّل وجود ملزوم ضرورتھا...اس کے بعد وجود لازم کی اُمیدتھی ایسے ہی وجود ذہنی میں بھی اوّل وجود ملزوم ہوگا، پھر وجود لازم ہوگا مگرسب پر روش ہے کہ وجود ذہنی اور حصول فی الذہن اور علم بالفعل اعنی علم بمعنی مصدری میں پچھ فرق نہیں اگر ہوگا تو فرق اعتباری ہوگا اس لیے علم کنہ لازم جب ہوگا بعد علم کنہ ملزوم ہوگا... ہاں علم بالوجہ میں ہم اس بات کے مدی نہیں اس تقریر کے بعداس قول کی وجہ بھی معلوم ہوگئی ... کو بیقول کی اس بات کے مدی نہیں اس تقریر کے بعداس قول کی وجہ بھی معلوم ہوگئی ... کو بیقول کی کا ہوکہ علم کسی چیز کا اس کی علت کے وسلے سے متصور ہے ...

الغرض جس کسی نے بیکہا ہے اگر چہ حکمائی کا قول کیوں نہ ہو تیج ہے اور کیوں کر تیج نہ ہوعلم بالوجہ تو ذی وجہ کاعلم ہی نہیں ہوتا ،اس کاعلم تو یہی علم کنہ ہے ...ان مضامین کی تائید خاص کر اس بات کی کہ ماہیات خارجیہ ذہن میں آ کر متبدل نہیں ہوجا تیں اس بحث سے بخو بی متصور ہے جس میں تکٹر انقسامی اور تکثر انظباعی کا ذکر یاعلم کی تحقیق ہے ...

## شبهاوراس كاجواب

اب مناسب وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ بیاسِ خاطر اہل فہم اس شبہ کا بھی جواب ویا جائے کہ اگر لازم ذات میں افتقار ذاتی ہے تو ملزوم کی جانب استغناء ذاتی ہے اور فلا ہر ہے کہ استغناء ہمی مثل افتقار مفہوم اضافی ہے جس کے تعقل کے لیے مستغنی اور مستغنی عنہ کے تعقل کی ضرورت ہے پھر جیسے اضافت افتقار میں ملزوم مضاف الیہ ہے تو اضافت استغناء میں لازم مضاف الیہ ہے۔ اگر وہاں تقدم تعقل مضاف الیہ ضرور ہے تو

101 مقالات مجدُ الاسلام جلد 3 یہاں بھی تقذم تعقل مضاف الیہ ضرور ہوگا اور ظاہر ہے کہ دونوں کا ایک دوسرے سے مقدم ہونا محال ہے تو اب بہ ناحیاری یہی کہنا پڑے گا کدافتقاریا تواضافی ہے یا تعقل اضافت کے لیے تعقل طرفین ضروری نہیں یا مضاف کے تعقل برمضاف الیہ کے تعقل کا مقدم ہونا غلط ہے ... مگر پہلے دومقد مے تو قابل انکار نہیں اور پچیلی بات اوّل تو کہیں سی نہیں، دوسرے تراکیب اضافیہ میں مثل''غلام زید'' وغیرہ مضاف کامضاف الیہ پرمقدم ہونا بالبداہت اس بات برشاہ ہے کہ مضاف کا تعقل مضاف الیہ کے تعقل سے پہلے ہوتا ہےند برعس ..اس لیے یہی خیال میں آتا ہے بلکمتیقن ہے کہ یہی مقدمه غلط ہے ... بالجملهاس شبه كاجواب بياسِ خاطراحباب ضرورنظرآيا... گوياباين نظر كه دو دليلول میں ہے اگر ایک دلیل غلط ہو جائے تو مطلب باطل نہیں ہوجا تا...دعویٰ مالی تونہیں کہ کم ہے کم دوشاہدوں کی ضرورت ہو،مطالب علمیہ کے اثبات کے لیے ایک دلیل بھی کافی ہے سووہ دلیل جس کی بناءاس بات برہے کہ ماہیات خارجیہ ذہن میں آ کرمتبدل نہیں ہوجاتیں اس بات کے اثبات کے لیے کافی ہے..غرض خاطراحباب عزیز ہے باوجود اندیشة تطویل میمعروض ہے کہ نسبت حقیقیہ نسبت ایجابیہ ہی ہوتی ہے اور نسبت سلبیہ نبت واقعية بين ... بالجملة نسبت فقط قضيه موجبه من موتى إساليه من سلب نسبت

موتا بنديد كرنبست سلبيدورندموجبه كليد بعداد خال مفهوم سلب سالبه كليدم اكرتا... الحاصل موجبه كليه كابعد دخول مفهوم سلب سالبه كليه نه جونااس بات پرشامد ہے كه مفہوم سلب قاطع نسبت ایجانی ہوتا ہے...ابقاع نسبت سلبیہ نہیں کرتا ہال جیسے عدم تصور بعدلحاظ ثانى تصورين جاتا ہے اور لامفہوم بعد تعلق فہم مفہوم كہلاتا ہے ايے بى سلبنسبت بعدلحاظ وتعلق علم نسبت موجاتا ہےاورنسبت سلبید کہلاتا ہے کیکن الل مہم پر روشن ہوگا كەسالبەميں اوّل يعنى سلب نسبت ہوتا ہے... ثانی اعنی نسبت سلبيه تهيس ہوتی .. سوجس کسی نے سبت سلبیہ کونسبت قرار دیا ہے مقط اشارہ کیاظ ٹانی معلوم ہوتا

ہاور ظاہر ہے کہ اس صورت میں بہتفاہل جونبت ایجابیہ اور نسبت سلبیہ میں ہے تقابل تضاد ہوگا... تقابل ایجاب وسلب نہ ہوگا اور خلاصہ اوّل تقابل کاعلم النسبت اور علم عدم النسبت نکلے گاجس سے دو قضے موجبا یک محصلہ دوسرا معدولہ بنیں گے اور مرجع تقابل کا معلوم کی جانب ہوگا نامل کی جانب اور دوسر نے تقابل کا معلوم کی جانب ہوگا نامل کی جانب اور دوسر نے تقابل کا محصل علم النسبت ہوگا جس سے دوقضے ایک موجبد دوسراسالہ بنیں گ... پھر بہتقابل علم کے مرتبہ میں ہوتو وہ معلوم کے مرتبہ میں بالجملہ سالبہ میں نسبت نہیں ہوتی ...سلب نسبت ہوتا ہے مگر جیسے مفہومات تصور بیعد میں بالجملہ سالبہ میں نبین ہوتا ... جیسے کی عدم البصر کے لیے ایسے ہی مفہومات توجود بیاتصور بیوضع کر لیتے ہیں اعنی حرف سلب نفظوں میں نہیں ہوتا ... جیسے کی عدم البصر کے لیے ایسے ہوتا مفہومات نسبیہ ایجا ہیہ وضع مفہومات نسبیہ ایجا ہیہ وضع مفہومات نسبیہ ایجا ہیہ وضع ہوتا ہے ہی لفظ طلب نہیں ہوتا ایسے ہی الفظ مفہومات نسبیہ ایجا ہیہ وضع ہوتا ... سونجہاں میں طرف سلب نہیں ہوتا ایسے ہی الن میں بھی لفظ سلب نہیں ہوتا ایسے ہی الفظ منہومات کے استغناء بھی ہے حقیقت اس کی عدم الافتقار ہے وجود عدم ہوتا ... سونجہلہ انہیں کے استغناء بھی ہے حقیقت اس کی عدم الافتقار ہے وجود عدم الافتقار نہیں ... البتہ بیمنہوم اس حقیقت عدمیہ کے لیے عنوان ہے اور اسی نظر سے بیلفظ وجود کی اس کے لیے تجویز کیا گیا ہے ...

اور میں جانتا ہوں کہ جہاں مفہومات عدمیہ کے لیے الفاظ وجودی ہوتے ہیں اور مرادالفاظ وجودی ہوتے ہیں اور مرادالفاظ وجودیہ ہے کہ لفظ سلب لفظوں میں نہ ہوتو یہی وجہ ہوتی ہے کیکن محکوم علیہ مرتبہ مصداق ہوتا ہے ... سووہ محکم کتعقل نسبت کے لیے تعقل منتسبین ضرور ہے حقیقت کے ساتھ مربوط ہے ... پھر دوسرا مقدمہ یعنی مضاف الیہ کے تعقل کا مقدم ہونا تو خوداس کی فرع ہے اور کہیں اُس کے بعد ہے ...

الغرض نسبت ہوتو سب کچھ ہوا در جب نسبت ہی نہیں تو نہ یہ ہوگا نہ وہ ہوگا اور لیا ظ ٹانی کے بعد جواستغناء نجملہ نسب ہوجا تا ہے تو وہ لوازم ذات ملزوم میں سے نہیں بلکہ اس عدم نسبت افتقار کاعنوان ہے جولازم ذات ملزوم تھا اور اس کاعنوان ہے ... الغرض وقت تحقق مرتبہ نسبت طرفین وہ نہیں رہتی جو قبل تحقق مرتبہ نسبت یعنی وقت عدم نسبت تقى بلكه وقت عدم نسبت معلومه منسوب كي طرف بهي ذات محصه تقى ...

اعنی ذات ملزوم اور منسوب الیه کی طرف بھی ذات محضه اعنی ذات لازم اور وقت تحقق مرتبه عنوان عدم نسبت منسوب کی طرف ذات محض نہیں بلکه ذات مذکور بشرط عروض نسبت معلومه ہے اور ظاہر ہے کہ بیم رتبہ عین ذات ملزوم نہیں جو یوں کہا جائے کہ نسبت استعنّاء میں منسوب ذات ملزوم ہے اور بحکم مقدمه مسطورہ لازم ہے کہ تعقل ملزوم ہے اور بحکم مقدمه مسطورہ لازم ہوا ورمحال مذکور لازم آئے اور تراکیب اضافیمثل غلام زید وغیرہ میں مضاف کا مضاف الیه پر مقدم ہونا اور اس وجہ سے مضاف کا مضاف الیہ پر مقدم ہونا اور اس وجہ سے مضاف کا مضاف الیہ پر مقدم ہونا اور اس وجہ سے مضاف کا مضاف الیہ پر مقدم ہونا اور اس وجہ سے مضاف کا مضاف الیہ پر مقدم ہونا اور اس وجہ سے مضاف کا مضاف الیہ پر مقدم ہونا اور اس وجہ سے مضاف کا

وجبراس کی بیہ ہے کہ ہماری گفتگو نقابل تضاعف کے مضاف اور مضاف الیہ میں ہے جو واقعی مضاف اور مضاف الیہ ہوتے ہیں...علی العموم ہرمضاف ومضاف الیہ میں نہیں اور ظاہر ہے کہ غلام اور زید میں تقابل تضا کف نہیں... ہاں غلام اور مولی میں جس كے افراد میں سے ایک زید بھی ہوسكتا ہے ...البتہ تقابل تضائف ہے سواس كاتعقل قبل تعقل مفہوم غلام بے شک ضرور ہے مگرنہ بایں طور کہاس طرف مفہوم مولی ہو،اس ليے كمفهوم مولى بھى مفهوم اضافى ہاوراس كامضاف اليديبى غلام ہاوراس كاتعقل اس كے مفہوم كے تعقل برموقوف تھا...سواس كاتعقل بھى اس كے تعقل برموقوف ہوتو ا یک جہت میں اور ایک بات میں دونوں طرف سے تو قف ہواورسب جانتے ہیں کہ بیہ صریح دورممتنع ہے... ہاں اس میں شک نہیں کہ مضاف الیہ کی جانب میں ایک مصداق عام بالوجه متصور ہوتا ہے اور مضاف کی طرف فقط مفہوم ہوتا ہے... گو بایں وجہ کہ مفہوم عرضى اضافى بمصداق متصور نبيس... بالاضطرار كسى مصداق عام يا خاص كى طرف ذبهن دوڑ جائے کیکن پیرخیال اضطراری مجکم اضافت مذکورہ نہیں ہوتا...اس کا باعث اضافت ثانيهوتى ہے جومفہوم كواپ معروض اور مصداق كے ساتھ ہوتى ہے... بهرحال ایک اضافت کی وجہ سے مضاف کی جانب مفہوم اور مضاف الیہ کی جانب

مصداق بالقصد ملحوظ ہوتے ہیں...اگر چہ مصداق مضاف الیہ بالوجہ متصور ہواور مفہوم مضاف کو اضافت کسی مصداق کے ساتھ لاحق ہوجائے اور بینہیں کہ دونوں جانب مصداق ہی مصداق ہوں ورنہ وقت تعقل کی پھر کو کی صورت نہیں...ظاہر ہے کہ مثلاً ذات فوق وتحت مثلاً سقف وفرش میں دربارہ تعقل باہم علاقہ وتو قف نہیں...علی بذاالقیاس بیہ محص نہیں کہ دونوں جانب مفہوم ہی مفہوم ہوں ورنہ دور نہ کورلازم آئے گا... ہاں بایں وجہ کہ تقابل تضائف میں ہمیشہ دوام الاضافتین متعاکس ومتلازم ومتعانق ہوا کرتی ہیں تو ایک کا تعقل دوسرے کے تعقل کا باعث ہوجا تا ہے...ثرح اس اجمال کی ہیہ ہے:

جب کی مصداق کوکی مصداق کی طرف اضافت ہوتی ہے تو اس کو بھی ایک اور اضافت اس کی طرف اضافت اس کی طرف ضرور پیدا ہوتی ہے ... اتنافرق ہوتا ہے کہ اس میں پیرمضاف اور وہ مضاف الیہ ہوتا ہے اور یہی معنی متعاکس مضاف الیہ ہوتا ہے اور یہی معنی متعاکس ہونے کے ہیں اور بناء عس منطق بھی اس تعدد اور اثنینیت اضافت پر ہے ... اگر ایک ہی اضافت ہوتو جومضاف یا منسوب یا محکوم میں جہووہ مضاف الیہ اور منسوب الیہ اور محکوم علیہ نہ ہوسکے ... چنانچہ ظاہر ہے اور یوں کوئی کم فہم نہ ہمجھے تو کیا ہے اندھے بھی آفاب کوئیس و کی سکتے ... بالجملہ ایک اضافت کے ساتھ دوسری اضافت ضرور ہوتی ہے خاص کر تقابل تضائف میں چنانچہ لفظ تضائف بھی اس جانب مشیر ہے اور جب ایک اضافت کے ساتھ دوسری اضافت سے ساتھ دوسری اضافت ہے ساتھ دوسری اضافت ہوگا۔..

لین به بات ملحوظ رہے کہ ان دونوں اضافتوں میں باہم علاقہ علیت ومعلولیت نہیں ہوتا ورنہ ایک طرف افتقار ہوتا تو دوسری طرف استغناء ضرور ہوتا... چنانچہ ظاہر ہے بلکہ دونوں معلول ٹالٹ ہوتے ہیں، تلازم ہوتا ہے لزوم نہیں ہوتا ... سواگر کو کی شخص اس لزوم کولزوم ذاتی برمحمول کر کے بیاعتراض کرے کہ یہاں طرفین سے افتقا رمعلوم ہوتا ہے، لزوم ذاتی ہوتا تو بیانہ ہوتا تو بیاسی کا قصور فہم ہے جس علت نے دونوں مصدا قوں کواسے اسے موقع کے ساتھ فاص کردیا ہے ... ای نے اس کواس کے ساتھ

نبت عطا کردی ہے چونکہ ایسے مضامین بے مثال اچھی طرح سمجھ میں نہیں آتے تو ایک مثال بطور مشتے نمونہ خروارے معروض ہے:

## مثال

جب خالق نے زمین و آسان کو یا بانی مکان نے سقف وفرش کو اپنے اپنے حیز کے ساتھ مخصوص کر دیا تو لا جرم اس کی طرف سے اُس پر اور اس کی طرف سے اُس پر اور اس کی طرف سے اِس پر فوقیت اور تحستیت کا عروض ہوگا...

اورصورت اس عروض کی بیہ ہے کہ ابعاد ثلاثہ ہرجیم کو لازم ہیں، ان ابعاد موہومہ کو دوطر فہ خارج تصور کریں تو جہات ستہ پیدا ہو جاتے ہیں...سوان خطوط موہومہ میں سے جودونوں کولا زم ہیں ایک خطاتو فلک وسقف سے خارج ہو کرز مین و فرش پر واقع ہوتا ہے اور ایک خطاز مین وفرش سے نکل کرفلک وسقف پر واقع ہوتا ہے کیکن پی تعدد جب ہی تک ہے کہ ایک دفعہ اس کومبداء خروج خط موہوم اور اس کومنتهی تشهرائيس اورا كيك دفعهاس كومبداءاوراس كومنتهي قرار دين اورا كرمبداءاورمنتهي كا لحاظ نه كريں تو پھر بين السماء والارض اور نيز بين السقف والفرش ايك خط موہوم واصل معلوم ہوتا ہے... چنانچہ ظاہر ہے جب خط موہوم واصل بین اجسمین کو لحاظ كرين توايك نسبت مطلقه معلوم ہوتی ہے جس كوايك وضع خاص تي تعبير كرين تو بجا ہے اور جب باعتبار ابتداء اور انتہاء کے دیکھیں تو خط خارج من السماء والسقف مصداق تحستیت ہے...ای واسطے جس پروہ خط داقع ہوتا ہے ای کوتحت بنا دیتا ہے اوراس وجدسے بالیقین کہدیکتے ہیں کہ مستیت ارض وفرش آسان وسقف کے ساتھ قائم ہے جیسے وہ نورجس کے وقوع کے باعث زمین منور ہو جاتی ہے، آ فتاب کے ساتھ قائم ہے اور خط خارج من الارض والفرش مصداق فوقیت ہے...ای واسطے جس پروہ واقع ہوتا ہےاس کوفوق بنا دیتا ہےاورای لیے کہدیکتے ہیں کہ فوقیت فلک و

سقف زمین وفرش کے ساتھ قائم ہے... باتی تحت اور فوق کا اطلاق جوخود فلک و سقف زمین وفرش پرنہیں ہوتا...

وجدبيه بي كتحستيت وفوقيت مصادر منى للمفعول بين اعنى بحثيبت الوقوع بياساء تجويز کیے گئے ہیں... جیسے نور واقع علی الارض کو دھوپ کہتے ہیں، نور مطلق یا بحثیبت القیام بالشمس كودهوپنېيں كہتے،ايسے بى يہاں بھى خيال فرمائيئے اور زلات لفظيد اور مسامحات بیانی کوچھوڑ کرغور فرمائے کہ یہ بچیدان بایں ہمدد یوانگی بفضلہ تعالی کیسے ٹھکانے کی بات کہتا ہے جب کیفیت حدوث اضافتین اور وجہ تلازم اس مثال خاص میں مثل آفتاب روثن ہوگئ تو اہل بصیرت کے لیے بیرقاعدہ ہاتھ آگیا کہ بین المتصالقین بایں وجہ کہ علت فاعلیہ نے ان دونوں کوجد اجد امنصب اور مقام اوم کل عنایت کیا ہے... ایک نسبت مطلقہ بید اہوتی ہے پھر دوطرح سے اس کی تعیین اور شخیص ہوسکتی ہے ... پھر وجود خارجی میں بعن قطع نظر عن اعتبارالمعتمر دونول معأمتحقق بين اوروجود ذبني مين متقدم اورمتاخرا كراس كويبلي لحاظ كرت ہیں تو وہ بالاضطرار دوبارہ کمحوظ ہوجاتی ہے..غرض بوجہ تعانق مرتبہ مخبر عنہ جس کوہم نے بوجود خارجى تطع نظرعن اعتبار المعتمر تعبير كياب... ايك كيعقل كودوسر م كاتعقل لازم آجاتا ہے..ابلازم یوں ہے کہاس بحث کوزیادہ درازنہ کریں، اپنی ضرورت کو یہی بہت ہے... مناسب یوں ہے کہ خلاصہ جواب بیان کر کے اصل مطلب کی طرف رجوع کریں كه غلام زيد ميں تقابل تضا كف نہيں... ہاں ايك متضائفين ميں سے زيدير عارض ہے اس لياس كو بالعرض مجازاً مضاف اليه كهدوية بين اور جارا كلام منضائفين حقيقي مين ہے ہاں بوسلہ ترکیب مذکوراس بات کو بیان کرتے ہیں کہ معروض مفہوم تضا کف ثانی اعنی مولی جومتقابل غلام ہے زیدہ اور ظاہر ہے کہ بدوسری اضافت ہے اوراس اضافت کا تعقل لاریب ہے اس کے متصور نہیں کہ مفہوم غلام پہلے سے معلوم ہو...اگراس سے بیہ لازمنہیں آتا کہ اضافت اولی میں بھی جو اضافت حقیقی ہے اور جس کے اعتبار سے تقابل تضائف بمضاف اليدس بهلي الم مصور موامواورات بهي جانے و يحك ...

عل ہے اور ایک مرتبہ اخبار اور ظاہر ہے کہ مرتبہ تعقل متکلم کے حق میں مرتبہ اخبار سے مقدم ہے ... رہا مخاطب اس کے لیے علم بالوضع ضرور ہے کہ ينلے سے حاصل ہواور علم بالوضع بےاس كے متصور نہيں كەموضوع له كى حقيقت كوجانتا ہواور ہمارا کلام اس تعقل اولی میں ہے مرتبہا خباراور تخاطب میں نہیں ... بایں ہمہ مرتبہ اخباراور تخاطب میں کنه مضاف مضاف نہیں ہوتی بلکہ وجہ مضاف مضاف ہوتی ہے... غرض یہ ہے کہ متضائفین کے لیے دواعتبار ہوتے ہیں...ایک تو یہی اعتبار تقابل اس اعتبار سے تو ایک تعقل کا دوسرے کے تعقل پر موقوف ہوتا ہے، دوسرااعتبار عروض علی المصداق اس اعتبار سے ایک کا تعقل دوسرے کے تعقل پرموقوف نہیں کیونکہ اس صورت میں اضافت معتبر فی التصا كف ملحوظ نہیں ہوتی بلكه نسبت عروض ملحوظ ہوتی ہے ... نقیح اس كى يە ہے كەغلام كے ليے مثلاً ايك تومفهوم باعتبار تقابل بالمولى ہے، دوسرامفهوم باعتبار عروض غلامیت ہےمصداق غلام پروہ فرض کروعمروہے یا بکرہے...سواعتباراوّل میں تو لاريب مفهوم غلام كاتعقل مضاف اليه كتعقل يربطور مذكور موقوف باور باعتبار ثاني مير تعقل موقوف نبيس كيونكه تضائف بى نبيس بلكهاس صورت ميس ماحصل اس مفهوم كاصفت عارضه على المصداق ہے جس كو وجه اعتباراة ل بھى بناليں تو زيبا ہے اوريہى وجه معلوم ہوتى ہے کہ بیمفہوم خودمحکوم علیہ احکام مبنیہ بیں ہوتا بلکہ مصداق کی طرف سے سب احکام راجع ہوتے ہیں ..اگر "جاء نی غلام زید" کہتے ہیں تو حکم مجئی ظاہر ہے کہ صداق کی طرف راجع ہوتا ہے...اس مفہوم کی طرف راجع نہیں ہوتا،اس سے صاف ظاہر ہے کہ اعتبار ثانی مراد ہے اعتبار اول مراونہیں اور ظاہر ہے کہ تضائف باعتبار اول ہے جو کنہ لازم ہے نہ باعتبار ثانی جواس کے لیے وجہ ہے اور یا دہوگا، ہم نے جودعویٰ کیا ہے باعتبار علم بالکند دعویٰ كياب، يه بحث ہر چند بوجوہ چندغلط بينوں كوغلط معلوم مومكر جواہل فہم ہيں باوجود پريشاني تقريرا وركوتا بى الفاظ مطالب اصليه كوروش ديكه كران شاءالله تائيد ونفيديق وشكر وامتنان ع يش آكيل ك ... "والله اعلم وعلمه اتم"

جب اس جواب باصواب سے فراغت پائی تولا زم یوں ہے کہ اصل مطلب کو پھر سنجالیں! مخدوم من! لازم ذات کا تعقل جب ملزوم کے تعقل پر موقوف ہوا تو چار ناچار یہ کہنا پڑے گا کہ باعتبار تعقل ملزوم بہنیت لازم کے اقرب ہے کیونکہ ملزوم کا تعقل پہلے ہوتا ہے اور لازم کا تعقل بعد میں حاصل ہوتا ہے ... اس صورت میں اگر خود لازم میں مادہ ادراک ہوت ہیں بات ہوگی کیونکہ کی کے ادراک سے معلوم کی ذات اور ذاتیات اور لوازم ذات میں فرق نہیں آ جاتا اور وہ اپنا ادراک ہویا کی بیانہ کا ادراک ہویا کہی لازم ہے کہاوّل ذات ملزم کا اس کو ادراک کرے تب بھی بیلی نازم نے کہاوّل ذات ملزم کا اس کو ادراک کرے تب بھی کی لازم ہے کہاوّل ذات ملزم کا اس کو ادراک حاصل ہو ...

ابعرض دوم بیہ ہے کہ کی شک کے قریب ہونے کے کسی دوسری چیز سے اوّل تو معنی یہی ہیں کہ اگراس کی طرف حرکت کی جائے تو اوّل وہ آئے اور ظاہر ہے کہ علم وادراک میں ایک حرکت باطنی اور توجہ لی ہوتی ہے ... خاص کر جب ایک معلوم سے دوسر معلوم کی طرف توجہ ہو کیونکہ اس میں تجد داور تعاقب کی ضرورت ہے اور اس کا نام حرکت ہے ... بالجملہ جیسے حدوث توجہ جسمانی کے لیے حرکت کی ضرورت ہے ... اتنا فرق خرورت ہے ایسے ہی حدوث توجہ جسمانی کے لیے حرکت کی ضرورت ہے ... اتنا فرق ہے کہ وہاں توجہ جسمانی ہے تو حرکت بھی جسمانی ہے اور یہاں توجہ قبلی ہے ... مع ہذا خاص استدلال میں انقال ذہنی کا ہونا ظاہر ہے اور آپ خود جانے ہوں گے انقال حرکت ہے کہ وہاں توجہ جس اور آپ خود جانے ہوں گے انقال حرکت ہے کہ یہیں اور اب بھی سمجھ میں نہیں آتا تو لیجئے یوں سمجھے:

کہ رکت کھانی ہی نہیں ہوتی جوخواہ مخواہ رکت کے لیے ابعاد کی ضرورت ہو ۔ من جملہ ہو ۔ من جملہ رکات ایک حرکت کی بھی ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ صور معلومات مجملہ کیفیات ہیں ، سواگر ایک صورت سے دوسری صورت کی طرف انتقال ہوگا تو ایک کیفیت سے دوسری کیفیت کے طرف انتقال ہوگا تو ایک کیفیت سے دوسری کیفیت کی طرف انتقال ہوگا جس کے حرکت کیفی ہونے میں اگر شک ہوتو اسی کو ہوجس کے نزد یک حرکت کے لیے بقاءنوع مقولہ حرکت "من اولہ

المی آخوہ" ضرور ہواور ظاہر ہے کہ بیت کام محض ہے، انصاف ہے دیکھے تو بقاء جنس مقولہ بلکہ اجناس میں ہے بھی بقاء جنس عالی ضرور ہے کیونکہ اس صورت میں مضمون انتقال کو پچھڑ تی ہی ہے تنزلی نہیں ...ادھر حرکت کانفس مقولات اور اجناس عالیہ کی طرف اضافت کرنا اس پرشاہد ہے کہ بقاء مقولہ ضرور ہے نہ بقاء نوع مقولہ ہاں بوجہ بقاء نفس مقولہ اس حرکت کو بھی حرکت فی المقولہ کہیں گے جس میں جنس چھوڑ نوع مقولہ بھی باتی رہی ... بایں ہم نظر و فکر میں بہنست صدی کے فارق ہے تو بہی حرکت وعدم حرکت فارق ہے ... اگر انتقال ذبنی حرکت نہ ہوتو یہ فرق بیہودہ کس کام آئے گالیکن واضح ہے فارق ہے ... اگر انتقال ذبنی حرکت نہ ہوتو یہ فرق بیہودہ کس کام آئے گالیکن واضح ہے بعد دوسر کا ادراک لاجم اقل کے قرب اور ٹانی کے بُعد پر دلالت کرے گا، وہ اقراب و ٹانویت باعتبار انتقال تدریجی ہو، یا باعتبار انتقال ذبی ہواور اس کو بھی جانے و ٹانویت باعتبار انتقال تدریجی ہو، یا باعتبار انتقال ذبی ہواور اس کو بھی جانے معلوم اقراب کے بھر ادعاء تطابق کرتے ہیں اور خبر بنا لیتے ہیں ۔۔ چنانچہ ظاہر ہے ...

اس میں مدرک اگر غیرلازم ہے تب یہی ہے اورخودذات لازم ہے تب کہی عنہ اس مورت میں لاجرم جو بات درجہ علم و حکایت میں ہوگی، درجہ معلوم و حکی عنہ میں پہلے ہوگی ... سویہ یقین تقدم و تاخر علم ملزوم ولازم ذات جولا جرم ضروری ہے اتفاقی خبیں ... خوداس بات پر شاہد ہے کہ بعد مدرک اوّل ذات ملزوم ہے، پھرذات لازم ہے ۔ اس میں مدرک اگر غیرلازم ہے تب یہی ہے اورخودذات لازم ہے تب یہی ہے ...

شبه

ر ہا بیشبہ کہ اس صورت میں ذات مدرک ملزوم کے دونوں جانب واقع ہوگی اور باوجود وحدت تعدد لازم آئے گا...

جواب شبه

سواس كاجواب دوباتوں برموقوف ہے جن كى تحقيق بخوبى بحث مياكل ميں گزر چكى ہے...

اقرل تو سیر که میاکل ممکنات میں تکثر انطباعی ہے تکثر انقسامی نہیں ... اعنی مثل دائرہ مثلث مربع وغیرہ اشکال سطح جن میں فقط خطوط مقتر نہ بدیئت کذائی ملحوظ ہوں اور سطح معروض اشکال نظر سے ساقط ہو ہیا کل ممکنہ میں تکثر بطور تقسیم اس طرح ممکن نہیں کہ ان کے اقسام پروہ صادق آئیں ... یعنی جیسے خطوط مقتر نہ اشکال مذکورہ کی تقسیم کے بعد خارج قسمت خطوط محضہ رہ جاتے ہیں اور اسم شکل زائل ہو جاتا ہے ایسے ہی ہیا کل ممکنہ اور حدود فاصلہ مذکورہ کو بھی اگر تقسیم کیا جاوے تو خارج قسمت پھر وہ ہیکل نہ رہے گی جس کو مقسم قرار دیا تھا ...

الغرض شل آب وآتش وخاک و بادوغیره اشیاء قابل قسمت مذکوره نہیں کہ بعد تقسیم بھی خارج قسمت پراسم مقسم باقی رہتا ہے ...کون نہیں جانتا کہ آب وآتش وغیره کوکتنا ہی تقسیم بیخے اور کتنے ہی چھوٹے چھوٹے اجزاء نکا لئے لیکن اجزاء خارجیہ پراسم مرکور برابر صادق آئے گا... ہاں شل اشکال مذکورہ البتہ قابل تکثر الطباعی ہے کہ ایک سے لے کر ہزار آئینہ تک لیجئے ... ایک آن میں سب میں منطبع ہو سکتے ہیں ... چہ جائیک علی سبیل التعاقب والتناؤب چونکہ اس کی تنقیح قرار واقعی او پر ہوچکی ہے تو اس قدر بغرض یا دد ہانی بہت ہے اس سے زیادہ تکرار بے فائدہ ہے ...

ووسرے بیہ بات ہے کہ اس تکٹر انطباعی میں حقیقت منظیع میں تکٹر اور تعدونہیں
آجاتا... ہاں بوجہ تکٹر منظیع فیہ اور تعدد مرایا و مناظر حقیقت منظیع پر ایک تکٹر اعتباری
عارض ہوجاتا ہے جس کے باعث احکام متکثرہ متقابلہ کامحکوم علیہ بن سکتا ہے ... بیہ
مضمون بھی اوراق گزشتہ میں بخو بی واضح ہو چکا ہے ... جب بید دونوں مقدے آپ
کے گوش گزار ہو چکے تواب بیالتماس ہے:

کہ جیسے آئینہ میں اپنا مشاہرہ آپ کرتے ہیں ایسے آئینہ ذات ملزوم میں لازم ذات کو اپنا مشاہرہ ہوتا ہے ... گرجیسے اس ادراک میں جو بوسیلہ آئینہ ہوتا ہے مدرک بصیغہ فاعل ذات بے حیثیت اور مدرک بصیغۂ مفعول ذات مذکور بشرط انطباع وحیثیت انعکاس ہے ایسے ہی ادراک کنہ لازم میں اگرخودلازم مدرک ذات خویش ہو...مدرک بسیغہ فاعل تو تنہا ذات مدرک ہے اعنی اس صفت مدرکیت میں جوصفت فاعلی ہے اس کو کسی آلہ اور کسی شرط کی ضرورت نہیں جو دربارہ حصول صفت ندکورہ اس کو متم سامان کہا جائے ... غرض ملزوم کی اس کو مکر رحاجت نہیں ، ایک وہ احتیاج سابق جو دربارہ تحقق وجود تھی وہی ہے ... دربارہ حصول صفت ندکورہ پھر اس کی طرف رجوع کی حاجت نہیں ... ہاں مدرکیت بفتح الراء میں جوصفت مفعولی ہے پھر ذات ملزوم کی طرف رجوع کی حاجت نہیں ... ہاں مدرکیت بفتح الراء میں جوصفت مفعولی ہے پھر ذات ملزوم کی طرف رجوع کی دو جود مکنات وجود فعلی نہیں وجود انفعالی ہے ، اس لیے جب اس کی ضرورت ہوگی درجہ مفعولیت میں ہی ضرورت ہوگی ...

مگریہ یا در ہے کہ ضرورت سے اس جگہ وہ ضرورت مراد ہے جس کو علت تا مہ سے تعبیر کر سکتے ہیں ... سومضا مین گزشتہ کے یاد کرنے سے یہ یاد آ جائے گا کہ ایک شئے ایک ہی شئے کی علت ہوتی ہے اور یاد نہ آئے تو یہ بات کافی ہے کہ علت مصدر معلول ہوتی ہے اور ایک شئے ایک ہی صادر کا مصدر ہو علق ہے ... اس لیے جوشی واسطہ فی العروض مفعولیت ہوگا، ہمیشہ اسی باب میں واسطہ فی العروض رہے گا ور نہ انقلاب ما ہیت لازم آئے گا... بالجملہ لازم کو در بارہ ادراک فاعلی زات ملزوم کی ضرورت نہیں ... البتہ در بارہ مدرکیت مفعولی اس کی احتیاج ہے ... واسلے کی واحتیار بیدا ہو گئے اور یہ دواعتبار باعث تفارق احکام نہ کورہ ہو گئے ہیں اس لیے دواعتبار بیدا ہو گئے اور یہ دواعتبار باعث تفارق احکام نہ کورہ ہو گئے ہیں اعتیانی ہے ...

الغرض حقیقت واحده متعدد نہیں ہوتی اور بایں ہمہاحکام متعدده مثل فاعلیت و مفعولیت وقر ب وبعد بوجہ تعد داعتبارات پیدا ہوجاتے ہیں...

یتقر برتواس صورت میں ہے کہ ایک بار ذات لازم کومن حیث ہولیں اور ایک بار بشرط اقتر ان ذات ملز وم لحاظ کریں اور اگر ہیکل لازم معروض کے ساتھ قائم سمجھیں اور اس اعتبار سے مدرک بصیغہ فاعل قرار دیں اور مدرک بصیغہ مفعول بشرط قیام بالملووم بدستورر ہے تو وحدت تو بدستورر ہے گی اور فرق احکام اور بھی واضح ہوجائے گا... ہرچند تفہیم مطلب کے لیے اتن ہی تقریر کافی ہے...

کین اس موقع میں وہ تقریر جس میں ہیا کل کا وجود داخلی اور خارجی کے ساتھ قیام ندکور ہے زیادہ تر مفید ہے کیونکہ اس تقریر سے صاف روش ہے کہ ہیا کل ممکنہ وجود داخل جوف اور خارج از جوف کے ساتھ الیی طرح قائم ہیں جیسے خط مت در یر دائر ہ مثلاً سطح داخل دائرہ اور خارج دائرہ دونوں کے ساتھ قائم ہے ... بالجملہ اگر مدرک بصیغہ مفعول دونوں ای مرتبہ وجود خارجی میں ہونے میرک بصیغہ مفعول دونوں ای مرتبہ وجود خارجی میں ہونے حیا ہمیں تب کی حرج نہیں ...

ید دوصور تیں اس کی صحیح کے لیے آتی ہیں اور اگر ایک مرتبہ وجود خارجی ہیں ہواور دوسرا مرتبہ وجود ذہنی ہیں ہوتب کچھ حرج نہیں کیونکہ تقریرات گزشتہ اس بات پر شاہد ہیں کہ جیسے وقت طلوع آفاب اجسام متحاذیہ متنورہ کی صورت کروی ہو یا ملعمی باطن نور آفاب میں بقدر تحاذی و تنور منطبع اور منقش ہوجاتی ہے ایسے ہی شکل معلومات باطن مبداء انکشاف میں جس کو ایک نور قائم بذات العالم قرار دیا ہے، منتقش ہوجاتی ہے پھر جیسے شکل اجسام ندکورہ باوجود اس تعدد اعتبار قیام کہ و بالبداہۃ واحد رہتی ہے کیونکہ اس وقت وہ ایک حد فاصل بین النور والجسم المنور ہوتی ہے اور پھر حد بھی کیسی کہ گنجائش تقسیم نہیں ہوتی ...ایسے ہی صور معلومات باوجود اس تعدد قیام کے متکونہیں ہوتیں اپنی اسی وحدت اصلی پر رہتی ہیں اور وجہ باوجود اس تعدد قیام کے متکونہیں ہوتیں اپنی اسی وحدت اصلی پر رہتی ہیں اور وجہ اس کی بہی ہے کہ صورت وہ ایک حدفاصل غیر منقسم بین العلم بمعنی مبداء الانکشاف والمعلوم ہوتی ہے ... چنانچہ ظاہر ہے اس صورت میں اگر مدرک بصیخہ فاعل ما باعتبار قیام بالوجود الذہنی قرار دیں تو تعدد و باعتبار قیام بالوجود الذہنی قرار دیں تو تعدد و باعتبار قیام بالوجود الذہنی قرار دیں تو تعدد و باعتبار قیام بالوجود الذہنی قرار دیں تو تعدد و باعتبار قیام بالوجود الذہنی قرار دیں تو تعدد و باعتبار قیام بالوجود الذہنی قرار دیں تو تعدد و باعتبار قیام بالوجود الذہنی قرار دیں تو تعدد و باعتبار توں وحدت نہ کور دونوں موجہ ہوجائیں اور وہ فرق قرب و بعد ظاہر ہو

جائے مگراس وقت اس تقریر کا یا د کرنا ضرور ہے...

ب حرین ما معلوم و مدرک بصیغه مفعول وه معلوم مطلق اعنی مفعول مطلق علم وادراک ہے ورنہ باعتبار قیام ذبخی معلوم و مدرک بصیغه مفعول ہونا خوب بچھ میں نه آئے گا... بالجمله فرق قرب و بعد فقط تعدد اعتبار کا خواستگار ہے ... تکو حقیق کی حاجت نہیں جب اس خوفشار سے فراغت پائی تو اب بیالتماس ہے کہ جب علم کندلازم خودلازم کے لیے علم ملزوم پرموقو ف ہاورخواہ نخواہ اس کے علم کے بعداس کاعلم ہونا ضرور تھ ہرا اللہ ملزوم پرموقو ف ہاورخواہ نخواہ اس کے علم کے بعداس کاعلم ہونا ضرور تھ ہرا اللہ ہما اللہ فہم کی تسکین کا باعث ہوگا ... علی اللازم من نفس اللازم اقولا جرم اللہ فہم کی تسکین کا باعث ہوگا ... علیٰ بندا القیاس اگر انتزاعیات کی نسبت ان کے مناشی انتزاع کو ایسا ہی سمجھا جائے تو اور بھی زیبا ہے اور زیادہ تربیا ہے کوئکہ لازم ذات و خارجیات تو بادی النظر میں موجود واقعی اور موجود خارجی کے معلوم بھی ہوتے ہیں ... پر انتزاعیات موصوفات واقعیہ اور خارجیہ حسب مشہور واقع و خارج میں موجود ہی نہیں انتزاعیات میں موجود ہی نہیں موجود ہی تیں ... پر انتزاعیات موصوفات واقعیہ اور خارجیہ حسب مشہور واقع و خارج میں موجود ہی نہیں ... پر انتزاعیات موجود ہی تابیں ... پر انتزاعیات موجود ہوتے ہیں تو بعداد راک مناشی انتزاع ذبین میں موجود ہوتے ہیں ...

چونکہ اس مطلب کے مبادی اوراق گزشتہ میں مفصل مرقوم ہو چکے ہیں تو مکرر چھیڑ چھاڑ کوتطویل بیہودہ سمجھ کربطور تنہیہ وتذکیر فقط اس قدر معروض ہے کہا گرکوئی جسم مدور آفقاب کے مقابل ہوتا ہے تو نور آفقاب اس کومحیط ہوجاتا ہے اوراس کا فخن اس کے نور سے خالی رہ جاتا ہے اوراگر اس جسم کی تدویر کے موافق کوئی روشن دان کی دیوار میں ہوتا ہے تو اس روشندان کے فخن اعنی جوف میں تو نور ہوگا اوراس اعتبار سے گویا مقدار شخن دائرہ مشار الیہا جو وقت قیام بالجسم مظلم تھا منور ہوگا اور خارج میں ظلمت محیط ہوگی جہاں پہلے نور محیط تھا اسی طرح موجودات خارجیہ کو معدومات ذہنیہ سمجھے اور معدومات خارجیہ کو موجودات ذہنیہ خیال فرمائیے ... سو بایں معنی اگر انتزاعیات خارج میں معدوم اور ذہن میں موجود ہوں تو پھر ج نہیں گراس کی تنقیح ضرور ہے کہانتزاعیات کارج میں معدوم اور ذہن میں موجود ہوں تو پھرج ج نہیں گراس کی تنقیح ضرور ہے کہانتزاعیات کارج میں معدوم اور ذہن میں موجود ہوں تو پھرج ج نہیں گراس کی تنقیح

سو محتصراً کر ارش ہیہ ہے کہ دومفہوم سارے مفہومات او لیہ سے عام بیں ، ایک تو مفہوم وجود ، دوسرامفہوم عدم ، جس مفہوم کود یکھنے وہ یا وجود کے مفہوم کے نیچے داخل ہے اورمفہو مات اولی سے غرض مفہوم کے مفہوم سے احتراز ہے کیونکہ بطور تکررنوع مفہومات وجود و عدم کے ساتھ بھی فہم وعلم متعلق ہوکران کو مفہوم بنا دیتا ہے ...سواس صورت میں ہر چند مفہوم کامفہوم وجود اور عدم دونوں کے مفہوم سے عام ہے لیکن میہ مفہوم اولی نہیں مفہوم ثانوی ہے ... بالجملہ اہل فہم سمجھ گئے ہوں گے کہ سوائے مفہوم و مرا دفات و متعانقات مفہوم وجود و عدم سے زیادہ کوئی عام نہیں ...سو یہی اصل مدعا ہے اس متعانقات مفہوم وجود و عدم سے زیادہ کوئی عام نہیں ...سو یہی اصل مدعا ہے اس میں اگر بوجہ کوتا ہی تقریر و کے بیانی فقیر گئجائش گرفت ہوتو ہوا کر ہے ...

غرض میر نقصان بیان سے اصل مطلب غلط نہ ہو جائے گا اور پہلے واضح ہو چکا ہے کہ خود وجود وعدم قابل ادراک نہیں، مدرک ومعلوم ہوتے ہیں، تو بیصور مدرک ومعلوم ہوتے ہیں، تو بیصور مدرک ومعلوم ہوتے ہیں ہو بعد تحدیدات واقتر انات وجود وعدم پیدا ہوتے ہیں اوراوراق گزشتہ میں انہیں صور کانام ہم نے حدود فاصلہ اور ہیا کل رکھا ہے پر جیسے جسم وعدم جسم میں حد فاصل سطح ہوتی ہے اور سطح اور عدم سطح میں خط میں نقط حد فاصل ہوتا ہے اور اس اعتبار سے بعض حدود کے لیے اور حدود ہیں ایسے ہی حدود فاصلہ بین الوجود والعدم کو سجھے کہ ایک حداورائیک ہیکل وجود ی کے لیے دوسری حداور ہیکل ہے لیہ بین جسم سے لے کر نقط تک تحدیدات متعددہ ہوتے ہیں ایسے ہی وجود سے لے کرعدم محض تک تخصیصات متعاقبہ وارد ہوتے ہیں سواس کا نام تحدید ہو جود رہے اور خدم کی وجہ سے ایک حد فاصل ہوتی ہے ...مثلاً اوّل تخصیص جو وجود پر عارض ہوئی اور جس کی وجہ سے ایک حد فاصل ہین الوجود والعدم پیدا ہوئی، یہ تخصیص رکھئے جس کی وجہ سے آئیک حد فاصل ہین الوجود والعدم پیدا ہوئی، یہ تحصیص رکھئے جس کی وجہ سے آئیک حد واصل ہوئی ... پھراس کے بعد جو ہرکو تقسیم کیا تواقسام خاصہ جم وغیر جسم پیدا ہوئے ...

نبيت سطح كاور سطح مين بانبيت جم كايك ضعف اوپر سے نيچ تك آيا ہے... اب پھر بیالتماس ہے کہ جیسے طلح برنسبت جم کے اور خط پر نسبت سطح کے انتزاعی ہے ایسے ہی حدود متنازعہ فی الوجود ایک دوسرے کی نسبت منشاء انتزاع اور صفت انتزاعی ہوں گے یعنی جیسے مثلاجهم اگر منشاءانتزاع ہے توسطحاس کے لیے امرانتزاعی ہاور سطح منشاءانتزاع ہے تو خطاس کے لیےام انتزاع ہےا یہے بی اوّل درجہ کی حد کے لیے تو خود وجود حقیقی منشاءانتزاع ہوگا اور وہ حداس کے لیے امرانتزاعی ہوگا اور اس صورت میں انتز اعیات کے خارج میں بوجود منشاءموجود ہونے اور ذہن میں بذات خودموجود ہونے کے بیمعنی ہول کے کہ حدود مذکورہ کو وجود محدود سے جوان کا منشاءانتزاع ہے خالی تصور کریں تو پھراس درجہ کا وجودان کواگر ہوگا تو ذہن ہی میں ہوگا كيونكه حدود مذكوره بهنسبت نورمبداءانكشاف اس وقت بوجه خلوجوف اييا تصور فيجئ جیسا دائرہ روشندان کو برنسبت نور آفاب تصور کیا تھا اور چونکہ اہل نظر صائب کے نز دیک وجود خارجی اور وجود ذہنی اعنی مبداءانکشاف نفس وجودیت میں متماثل ہیں یا متضا دورنه پھرموجودات خارجیہاورانتز اعیات خارجیہ کے علم کی کوئی صورت نہیں اور ہرمبداءانکشاف ہرصورت منفردہ اور ہرنسبت کے ساتھ متعلق ہوسکتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر مراتب حدود مذکورہ اور مدارج ہیاکل وجود خارجی کی جانب ہوں گےاتے ہی مراتب اور مدارج مبداء انکشاف کی جانب ہوں گے...

شرح ال معما كى بيه ب : كما گرتماثل وتضاد فدگورنه موگاتواس كااجتماع ممكن موگا كيونكه بناءامتماع اجتماع انبيس دو با تول ير ب اورغور سے ديكھے تو فقط اجتماع تقيمين پرہے...بواجماع متضادین کا اجماع تقیقین کے لیے ستلزم ہونا تو ظاہرہے کیونکہ تضاد میں بیضرورہے کہ جس وقت ایک ضد ہواس وقت دوسری ضد کا عدم ہو، سٹو وقت وجود ضد واحد اگر دوسری ضد کا دجو دبھی ہوتو دوسری ضد کا وجود وعدم اور علیٰ بنرا القیاس ضد اوّل کا وجود وعدم لازم آئے گا...

رہااجہ کا ہمکین سواس کی وجہ یہ ہے کہ دو ثملوں میں جیسے ایک بات کا اتحاد ضرور ہے ایسے ہی ایک ایک ایک بات میں تفارق بھی ضرور ہے ور نہ جمیج الوجوہ اتحاد ہوتو اضافت مماثلت کی کیاصورت ہوگی کیونکہ اضافت کے لیے حاصیتین متغائر تین کا ہوتا ضرور ہے اور ظاہر ہے کہ متغائرین میں ایک کا عدم دوسرے پرصادق آیا کرتا ہے ور نہ وجود صادق آئے اور تغائر باقی نہ رہے اور جب ایک پر دوسرے کالا داخل ہوا تو پھراگر اجتماع ہوگاتو شکی اور لاشکی اکتھے ہوجانے کے سوا اور کیا ہوگا اور اس کو اجتماع التقیصین کہتے ہیں ... بالجملہ وجود خارجی اور وجود ذبنی اعنی مبداء انکشاف نہ کورہ میں اگر تماثل یا تضاد نہ ہوتو پھر اجتماع وجود یات اگر ہیں تو اجتماع وجود یات اگر ہیں تو اجتماع وجود یات اگر ہیں تو یہی دو ہیں اور حقیقت میں دیکھئے تو تماثل تضاد کو تا تو اگر ہیں تو یہی دو ہیں اور حقیقت میں دیکھئے تو تماثل تضاد کو تا تا تھا ہر ہے ... چنانچے ظاہر ہے ...

اب سننے کہ وجود خارجی اور وجود ذہنی میں جیسا تقابل ایجاب وسلب و تقابل عدم وملکہ نہیں ایسا ہی تقابل تضائف بھی نہیں ... چنانچہ ظاہر ہے ورندایک کا تعقل دوسرے پرموقوف ہوتا ... سواگر تقابل تضاد وتماثل بھی نہ ہواور وہ دونوں باہم متلازم ہیں چنانچہ ظاہر ہوگیا تو پھر مانع اجتماع کون ہے ... اس صورت میں لازم ہے کہ وجود خارجی و وجود ذہنی میں اگر اجتماع ہوتو بطور اقتر ان الحدود بالحدود نہ ہوجیے متفادین میں ہواکرتا ہے ... چنانچہ دھوپ اور سایہ کے اقتر ان سے ظاہر ہوتو بطور اجتماع الکل بالکل ہوجیے حلول سریانی ہواکرتا ہے ... اس صورت میں نہ کوئی مفعول اجتماع الکل بالکل ہوجیے حلول سریانی ہواکرتا ہے ... اس صورت میں نہ کوئی مفعول ہو ہو ہوگی ہواکہ الکتاع الکل بالکل ہوجیے حلول سریانی ہواکرتا ہے ... وجہ اس کی تقریرات گزشتہ ہیں ہو نہ مفعول مطلق کی کوئی صورت ہے ... وجہ اس کی تقریرات گزشتہ ہیں مفصل مرقوم ہو چکی ہے اس لیے فقط اجمال پر اس جگدا کتفاء کیا جا تا ہے ...

مفعول بہ مفعول مطلق کے لیے سانچہ اور قالب ہوا کرتا ہے... چنانچہ باء بہ مفعول بہ میں ہے اس بات پرشاہر بھی ہے...سویہ بات جب ہی متصور ہوگی کہ وجود ذہنی مفعول بہ کو محیط ہو یا برعکس بیاس کو محیط ہو...لیکن ظاہر ہے کہ درصورت حلول سریانی دہنی مفعول بہ کو محیط ہو یا برعکس بیاس کو محیط ہو یا برگرمکن نہیں ... پھر بیموم تعلق علم کہ یہا حاطہ جس پر قالبیت اور مقلوبیت موقوف ہے ہرگر ممکن نہیں ... پھر بیموم تعلق علم کہ کہ سے انکار ہی نہیں کیوں کر محیج ہوگا...

الغرض عموم علم خصوصاً علم ممكنات تو اس بات پرشاہد ہے كہ وجود ذبئ تمام موجودات خارجيہ كومحيط ہوسكتا ہے... غلية ما فى الباب دفعة واحدة نه مهى على سبيل التنا وَب مهى اورحلول سريانى ہوتويہ بات ممكن نہيں اس ليے چارنا چار يہى كہنا پڑے گا كہ وجود ذبنى اور وجود خارجى ميں باہم حلول سريانى ممكن نہيں اور ايک دوسرے كى حد پرتھم جاتا ہے اور ایک دوسرے كے ليے محد د بن جاتا ہے جيے زمين مثلاً نور آ فاب كے ليے محد د بين مائل نور آ فاب كے ليے محد د بين آ گے جانے سے مانع ہاور ظاہر ہے كماس صورت ميں محاطى جانب ميں جس منے محدود بيدا ہوں گے ...

مثلاً ہوا پانی نور آفاب وغیرہ اجہام ہو اور اجہام کومیط ہوتے ہیں تو جیے محاط
کی جانب حدود عایت و نہایت سطح ہوتی ہے محیط کی جانب بھی موقع تلاتی پر بھی سطح
پیدا ہوتی ہے ... اتنا فرق ہے کہ محاط کی محدب میں وہ سطح ہوتی ہے اور اس کی حدمحد بی اگر خط ہوتی ہے اور اس کی حدمحد بی اگر خط ہوتی ہے اور اس کی حدمقعری اگر خط ہوتی ہے اور اس کی حدمقعری خط ہوتی ہے اور اس کی حدمقعری خط ہونی میں ہر چند یہ بات بظاہر متصور نہیں تو اس کی حدمقعری خط ہونے کے کیامعنی علی ہذا القیاس نقط کے لیے نقط کے ہونے کی کوئی صورت نہیں مگر کوئی ہوجھے ہمارا کیا نقصان ہے فقط در بارہ احاطہ حدوث حدود متماثلہ ہم کوایک ممثیل مدنظر تھی ،سووہ جسم وسطح کے احاطہ سے حاصل ہے بلکہ ان میں متماثلہ ہم کوایک ممثیل مدنظر تھی ،سووہ جسم وسطح کے احاطہ سے حاصل ہے بلکہ ان میں سے ایک بھی اس مطلب کی تصویر کے لیے کافی ہے ... خط ونقط اگر قابل احاطہ نیں تو شاکہ بھی سے ایک بھی اس مطلب کی تصویر کے لیے کافی ہے ... خط ونقط اگر قابل احاطہ نیں تقط کا بھی خدا میں خط کی حدا عنی خط اور خط کی حدا عنی نقطہ کا بھی خسم کوئی حدا عنی نقطہ کا بھی کی حدا عنی خط اور خط کی حدا عنی خط اور خط کی حدا عنی نقطہ کا بھی خسم کے بیہ کہ التزام کیا تھا کہ سطح کی حدا عنی خط اور خط کی حدا عنی خط اور خط کی حدا عنی نقطہ کا بھی خسم کے بیہ کی اس مطلب کی تصویر کے لیے کافی خط اور خط کی حدا عنی خط اور خط کی حدا عنی نظ کا بھی

ا حاطہ ہونا چاہیے... بایں ہمہ یہ کب ضرور ہے کہ ہرشک کے لیے وہی محیط ہو جواس سے متزع ہو بلکہ منشاء انتزاع ہی اگر محیط انتزاعیات ہوتو کیا بعید ہے... آخر خود خدا وندکر یم کا اور اُس کے علم کا موجودات اور معلومات کی نسبت محیط ہونا ایسانہیں کہ اس کا انکار کیا جائے ... حالانکہ خدا و ندعلیم اور اس کے علم کو بہ نسبت موجودات و معلومات انتزاعی نہیں کہ سکتے ... "تعالَی اللّٰهُ عَنْ ذٰلِکَ عُلُوّا کَبِیْرًا" بلکہ معاملہ بالعکس انتزاعی نہیں کہ سکتے ... "تعالَی اللّٰهُ عَنْ ذٰلِکَ عُلُوّا کَبِیْرًا" بلکہ معاملہ بالعکس کہئے تو بجا ہے چنانچ تقریر وجود و حدود کے یاد کرنے سے ان شاء الله اس باب میں اطمینان ہوجائے گا... ہواگریوں کہا جائے کہ خط کو سطح اور نقطہ کو خط محیط ہے اور وجد ان ومشاہدہ کو شاہداس کا قرار دیا جائے تو اہل تن کو ان شاء اللہ گنجائش انکار نہ ہوگی ...

خط اگر چاروں طرف سے وسط سطح میں واقع ہوتو اس کی نسبت سطح کا محیط ہونا ظاہر و باہر ہے ..علی ہزاالقیاس اگر نقطۂ وسط سطح میں ہوتو اس کی نسبت بھی خط کا محیط ہونا چنداں مخفی نہیں کیونکہ اگر کسی دائرہ یا کرہ کومتحرک علیٰ نفسہ تسلیم کریں **تو لا جرم محی**ط ہے لے کر نقطہ تک دوائر متوازیہ پیدا ہوں گے جن میں سے سریع الحر کت اور بڑا دائرہ محيط ہوگاا درسب میں بطی الحرکت اور جھوٹا وہ دائر ہے جومر کز کومحیط اور اس سے متصل ہے...سوبیددائرہ لاجرم اس نقط مرکز کومحیط ہے اور ظاہر ہے کہ سب نقاط آپس میں برابر ہیں تولاجرم ہرنقطہ کے گردا یک خط متدریا ورمدور ہوگا جواس کومحیط ہے ہاں جوخط کہ طرف سطح پر واقع ہے اور ایسے ہی وہ نقطہ جو اُس خط کی طرف پر واقع ہے جو طرف سطح ہے اس کی نسبت البتہ احاطۂ سطحی اورخطی کا بالفعل ہوتا بظاہر خفی ہے ... مگر **بای**ں نظر کہ خط کا طرف سطح پر واقع ہونا کرات فلکیہ میں تو متصور ہی نہیں اگر متصور ہے تو مكعبات ميں متصور ہے سو جہاں مكعبات واقع ہيں وہاں لا جرم كوكى دوسراجسم ضرور ملاصق ہوگا اور اس کے تلاصق کے باعث یہاں سے لے کر وہاں تک سطح واحد ہو جائے گی اور خط مذکور وسط میں آجائے گا... ہاں اگر کرات میں خطوط بالفعل ہوتے تو برنبيت خط فلك الافلاك بيركمان موسكتاتها كه بيخط طرف سطح يرواقع ہے وسط سطح ميں

واقع نہیں... بایں ہمہ خطوط و نقاط کے لیے اگر کوئی ماہیت ہے تو جوایک خط کی ماہیت ہوگی وہی دوسرے ہوگی وہی دوسرے ہوگی ایسے ہی جوایک نقطہ کی ماہیت ہے وہی دوسرے نقطہ کی ماہیت ہے وہی دوسرے نقطہ کی ماہیت ہے چھر جوایک خط یا ایک نقطہ کے احکام اور آثار ہوں گے وہی دوسرے کے ہوں گے دہی دوسرے کے ہوں گے دہی میں اگر علم جمعنی مبداء انکشاف اس پر واقع ہوگا اور بوجہ مذکوراس کو محیط ہوگا تو اس پر واقع ہو سکے گا اور اس کو بھی محیط ہوگا...

الحاصل بایس نظر کیم بمعنی مبداء انکشاف کوایے تعلق میں کسی مفہوم ہے ا نکارنہیں...ادھرعلم بالفعل کے لیے لازم مبداءانکشاف معلومات کومحیط ہو پھر جوحد کہ محاط کی جانب ہوگی وہی لازم ہے کہ محیط کی جانب پیدا ہوتو بالضرور جس قتم کے حدود وجود خارجی کی جانب پیدا ہوں گے وہی مبداءانکشاف کی جانب بھی پیدا ہوں گے اورجس قندرطبقات وجود خارجی کی جانب ہوں گےاسی قندروجود ذہنی کی جانب ہوں گے... بالجملہ موجود حقیقی خارج میں وجود خارجی ہے بلکہ بایں نظر کہ وجود خارجی وجود ذہنی کے مقابل ہےاور وجود ذہنی عین ذہن ہے... یوں معلوم ہوتا ہے کہ وجود خارجی عین وجود ہےاور بچ بھی تو ہے سواذ ن کے یا وجود خارجی ہے یا حدود وجود سوحدود وجود تو امورانتز اعیہ ہیں، ان کوتو عین خارج نہیں کہ سکتے ...ان کے موجود خارجی ہونے میں بھی کلام ہے...اگرمصداق خارج ہوگا تو یہی وجود ہوگا...اس صورت میں حدود ند کوره موجوده فی الخارج ہوں گے اور وجود داخل جوف حدود اور نیز وجود خارج جوف اعنی وجودمحیط ان کے لیے منشاءانتزاع ہوگا گرجیسےاشکال ہندی میںنظر سطح داخل پر ہوتی ہے، سطح خارج برنہیں ہوتی ... مثلث ومربع اگر کہتے ہیں تو سطوح داخل شکل مثلث ومربع کو کہتے ہیں...اگرچے شکل مثلث ومربع سطح خارج کے ساتھ بھی قائم ہو ایسے ہی حدود وجود میں نظر وجود داخل کی طرف ہوتی ہے وجود خارج کی طرف نہیں ہوتی ...اگر چەحدود مذکوره دونوں کے ساتھ قائم ہوں... چنانچ ظاہر ہے:

اور نیز پہلے ثابت ہو چکا ہے ... بایں ہمہاگراس کونہ مانے تو تصاوق امور متبائد

كيونكهاس وقت وجودز بني داخل بهياكل موكا...

اس تقریر سے بیہ بات بھی واضح ہوگئ کہ امورانتز اعیہ کو جمیع الوجوہ معدوم فی الخارج نہیں کہہ سکتے بلکہ جیسے وقت وجود خارجی خارج میں قائم بالوجود والداخل ہوتے ہیں اوراسی وجہ سے کہہ سکتے ہیں کہ انتز اعیات صادقہ اور مختر عات خیالیہ شل انیاب اغوال میں فرق ہے اور یہی معنی ہیں اس قول کے خارج میں بوجود منشاء موجود ہیں ورنہ مجمیع الوجود معدوم ہوں تو پھر اس فرق کی کوئی وجہ نہیں ... بالجملہ موجود حقیقی اور مصداق خارج ہے اور حدود فرکورہ موجود بالعرض اور قطع نظر وجود داخل سے اعنی من حیث ہوا مورانتز اعیہ ہیں ... بال جیسے طح باوجود کیہ بہنیت جسم ایک امرانتز اعیہ جیں اس جیسے طح باوجود کہ بہنیت جسم ایک امرانتز اعیہ جین خامر بالنظ میں خط بہنیت خط منشاء انتز اع ہے اگر چہ فی حد ذاتے بہنیت سطح امر انتز اعی ہے سال جیسے سطے اس جیسے بی بعض حدود بعض حدود کے لیے منشاء انتز اع ہیں ...

اگرچہ فی حد ذاتہ بہ نسبت اپنے منشاء انتزاع کے امور انتزاعیہ ہوں اور یہی وجہ ہے کہ جن حدود کے لیے ہماری ہیاکل منشاء انتزاع ہیں ، ہم کو انتزاعی معلوم ہوتے ہیں اور بایں وجہ کہ ہماری نظرانے انتزاعیات کی طرف معروف ہے اپنے مناشی کی طرف متوجہ نہیں ... اپنے آپ کا انتزاعی ہونا مشہود نہیں ہوتا گو بدلیل خاہر ہوگئی ہے ... اغنی جیسے نور ثابت ہو جائے اور وجہ غیر مصروف ہونے کی پہلے ظاہر ہوگئی ہے ... اغنی جیسے نور آ فاب نے اوپر واقع نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کی حرکت خارج کی طرف ہے داخل کی طرف نہیں ایسے ہی مبداء انکشاف کا وقوع خود مبداء انکشاف پر اور مخرج پر ممکن نہیں جو اپنا مشاہدہ اغنی بالکنہ اور اینے مناشی کا علم بالکنہ میسر آئے اور بینسبت کہ وہ منشاء انتزاع ہے اور بیاسبت کہ وہ منشاء انتزاع ہے اور معلوم ہو تی ہے ۔.. دلیل معلوم ہواور اپنا انتزاعیات کے ساتھ جو ہم کو بینسبت معلوم ہو تی ہے کہ مبداء انکشاف کو اس طرف حرکت معلوم ہو تی ہے تو اس کا باعث فقط وہی ہے کہ مبداء انکشاف کو اس طرف حرکت ہے ... باتی یہ بات کہ اس کی نسبت کی ایک جانب خود ہم واقع ہیں اور اپنا علم بالکنہ میکن نہیں تو اس کا جواب ہے ۔:

کتعقل کنہ منسوب کے لیے منسوب الیہ کاعلم بالوجہ کافی ہے ... چنانچہ پہلے مرقوم ہو چکا ہے اور نیز تعقل فوق وتحت وہل و بعد سے واضح ہے کیونکہ یہ مغہومات اضافیہ ہیں اور مفہومات اضافیہ بیت اضافیہ بیت اضافیہ ہیں اسلاق مفہومات المدکورہ اگر ذہن جاتا ہے تو مطلق مضاف الیہ کی جانب جاتا ہے ،کسی نوع کی تخصیص نہیں کر سکتے اور ظاہر ہے کہ تحقق مفہومات ندکورہ کے جاتا ہے مفہوم متضا کف متقابل کافی نہیں بلکہ تحقق کے لیے ذات مضاف الیہ کی ضرورت ہے اور یہی ضرورت باعث تو قف تعقل ہے کیونکہ علم خبر ہے ،انشان ہیں جو ضرورت علمی کے لیے ضرورت باعث تو قف تعقل ہے کیونکہ علم خبر ہے ،انشان ہیں جو ضرورت علمی کے لیے ضرورت خارجی کی ضرورت نہ ہو...

الغرض حدود باہم ایک دوسرے کے لیے مناشی انتزاع ہیں اور ایک دوسرے کے حق میں بھی انتزاع ہیں اور سوا حدود کے اور کوئی امر انتزاع نہیں کیونکہ سوا حدود کے اور کوئی امر انتزاع نہیں کیونکہ سواحدود کے وجود ہے وجود ہے یا عدم سوعدم تو قابل انتزاع ہی نہیں ورنہ عدم کے لیے اتصاف بالوجودیات

چنانچدا تنابی جواس مادهٔ خاص میں اطلاق کولازم ہے خوداس بات پرشاہد ہے گرظا ہر ہے کہ تنابی ایک امروجودی ہے ... گووجودا نتزائی بی ہی کیونکہ ماحصل اس کاوبی حدود فدکورہ بیں اوراُن کے لیے وجودا نتزائی حاصل ہے اگر چہخودان کا تحقق بعجہ عدم اطراف حاصل ہواور وجودا نتزائی تعلق علم کے لیے کافی ہے ... اس صورت میں حاصل کلام یہوگا کہ تصور عدم مقید ہوسیا ہے دورہوتا ہے اورتصور عدم مطلق ہوسیا ہو سیا ہو حدود ہوتا ہے ... علی ہذا القیاس تصور وجود مقید بوسیا ہو حدود ہوتا ہے ... علی ہذا القیاس تصور وجود مقید ہوسیا ہو حدود ہوتا ہے ... علی ہذا القیاس تصور وجود مقید ہوتا ہے ... علی ہذا القیاس تصور وجود مقید ہوتا ہے ... عرض جیسے ابتداءً علم تمام کلیات ہوسیا علم جزئیات ہوتا ہے جس کو بوسیا ہم مام ہوسیا ہم خاص ہے ایسے بی وجود مطلق اور عدم مطلق کا علم ہوسیا علم وجوز مقید وعدم مقید ہوتا ہے اور ہوجہ تعلق علم ہوسیا علم وجوز مقید وعدم مقید ہوتا ہے ... بالجملہ اوّل تصور مقید ہوتا ہے اور ہوجہ تعلق علم ہوسیا علم وجوز مقید وعدم مقید ہوتا ہے ... بالجملہ اوّل تصور مقید ہوتا ہے اور ہوجہ تعلق علم ہوسیا علم وجوز مقید وعدم مقید ہوتا ہے ... بالجملہ اوّل تصور مقید ہوتا ہے اور ہوجہ تعلق علم ہوسیا علم وجوز مقید وعدم مقید ہوتا ہے ... بالجملہ اوّل تصور مقید ہوتا ہے اور ہوجہ تعلق علم ہوسیا علم وجوز مقید وعدم مقید ہوتا ہے ... بالجملہ اوّل تصور مقید ہوتا ہے اور ہوجہ تعلق علم

آس کے لیے وجود ذہنی حاصل ہو جاتا ہے... بعد عروض اس وجود کے اگر اس کو موضوع بنا نمیں تو لا تناہی کو جو بمعنی اطلاق ہے بطورا یجا بعد ولی اس پرحمل کریں تو لا جرم ایک صفت وجودی اگر چہ کتنے ہی ضعف کے ساتھ کیوں نہ ہواس کے لیے حاصل ہو جائے گی ... بالجملہ تصور عدم مطلق وعدم مقید بالکنہ نہیں اور کیوں کر ہوعدم کے لیے کوئی کنہ ہی نہیں ورنہ پھر وجودہی کی وعدم مطلق سلی نہیں اور کیوں کر ہوعدم کے لیے کوئی کنہ ہی نہیں ورنہ پھر وجودہی کی کیا قدر ہو ... ہاں تصور بالوجہ ہے اتنا فرق ہے کہ بوجہ عدم مقیدا گر وجودی ہے تو بوجہ عدم مطلق سلی ہے جس کا وہاں ایجاب ہے ... اس کا یہاں سلب ہے ، پھر بیسلب بطور عدول اعنی بحثیت وجود ذہنی اس کے لیے ثابت کرتے ہیں ... بھی ہذا القیاس وجود مطلق اور وجود مقید کو خیال فرمائیے ...

ا تنا فرق ہے کہ یہاں وجہ ذی الوجہ کے ساتھ قائم ہے، وہاں ذی الوجہ کے ساتھ قائم ہے، وہاں ذی الوجہ کے ساتھ قائم ہے جومقارن ومحیط ذی الوجہ ہے ... بہر حال عدم کا تصور بالوجہ ہے اور وجہ عدم البتہ وجودی ہے گویڈرق ہوکہ وجہ عدم مطلق بہنبت وجہ عدم مقید ضعیف الوجود ہے لیکن وجہ کے وجودی ہونے سے کنہ کا وجودی ہونالازم نہیں آتا، ادھر بالبداہة معلوم کے عدم کے لیے کوئی کنہ وجودی نہیں ...

پھراس بات سے کیا ہوتا ہے کہ علم عدم اگر چہ بطورانتزاع ہو وجود عدم پر دلالت کرتا ہے کیونکہ علم صفت وجودی ہے اس کے لیے واسطہ فی العروض اور معروض دونوں وجودی چاہئیں ... اس لیے کہ معروض علم اس جگہ وجہ عدم ہے جو بالیقین وجودی ہے کہ نہیں جو یوں کہا جائے کہ بدلالت تعلق علم کنہ عدم کا وجودی ہوتا ثابت ہوتا ہے ... بید تقر میر با عتبار طا ہر ہے اورا گرغور کیجئے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ عدم کی جانب جیسے عدم وجودی ہے ویسے ہی عدم العلم ہے علم عدم نہیں جوشبہ نہ کور کہیں ... یہ جب ہوتا کہاؤل وجود عدم ہوتا ، ہاں جیسے عدم وجود مشتبہ ہوکر بھی وجود عدم ہوتا ہاں جیسے عدم وجود مشتبہ ہوکر بھی وجود عدم ہوتا ہاں جیسے عدم وجود مشتبہ ہوکر بھی وجود عدم ہوتا ہاں جیسے عدم ہوجود مشتبہ ہوکر بھی وجود عدم ہوتا ہاں جیسے عدم وجود مشتبہ ہوکر بھی وجود عدم ہوتا ہاں جیسے عدم ہوجود مشتبہ ہوکر بھی وجود عدم ہوتا ہاں جیسے عدم ہوجود مشتبہ ہوکر بھی وجود عدم ہوتا ہاں جیسے عدم ہوجوا تا ہے ...

مثلاً سابیعدم النور ہے اور بایں نظر کہ نورایک امر وجودی ہے تو عدم النور کوعدم الوجود کہہ سکتے ہیں ۔۔۔لین وقت ارتفاع آ فقاب وصفاء جواگر کسی میدان مستوی میں جس میں نہ کوئی آڑ ہونہ پہاڑ نہ درخت ہونہ جھاڑ کوئی شخص تن تنہا جائے اور اپنے سابیہ کی طرف نظر دوڑائے تو ایسے وقت میں میدان میں اس کا سابیہ جوعدی ہے وجودی معلوم ہوتا ہے اور دھوپ جو وجودی ہے عدمی خاص کر وقت حرکت کہ اس وقت وہم غلط کارنظر حقیقت بین کی الی نظر بندی کرتا ہے کہ دھوپ کی طرف وجودی ہونے کا اختال بھی نہیں ، جاتا ، سابیہ ہی کو وجودی سے میں ہیں ۔۔۔

اب دیکھئے یہاں عدم الوجود بمنزلہ وجود العدم ہے ایسے ہی علم کو سیجھئے...اعنی وھوپ کی جانب علم ہے اور سایہ کی جانب عدم العلم، گر بادی النظر میں دیکھئے تو دھوپ کی جانب عدم العلم اور سایہ کی طرف علم العدم معلوم ہوتا ہے ... سوجس کو علم عدم بطور انتزاع سیجھتے ہیں وہ حقیقت میں عدم العلم اور عدم انتزاع ہے گر بوجہ اشتباہ بطور انتزاع ہوتا ہے اور جب علم ہی نہیں تو پھر ریہ اعتراض بھی وار نہیں ہوسکتا کہ علم برکس معلوم ہوتا ہے اور جب علم ہی نہیں تو پھر ریہ اعتراض بھی وار نہیں ہوسکتا کہ علم عدم اس کے تحق اور قابلیت انتزاع پر دلالت کرتا ہے ... بہرحال عدم کے لیے کی درجہ کا تحق ہی نہیں جو قابل انتزاع ہواور ہوتو کیوں کر ہو ... اجتماع انقیصین اور اجتماع الفدین اور احتماع الفدین اور درجہ کا احتماع الفدین و دود ہو ...

الغرض عدم تو بوجہ مذکور قابل انتزاع نہیں اور قابل انتزاع ہوتو پھر منشاء انتزاع کون ہوگا... اُمورانتزاع یہ کابذات خود معدوم ہونا اور بوجود منشاء انتزاع موجود ہوناگی بار معلوم ہو چکا ہے اور نیز سب کے نزدیک مسلم بھی ہے ... پھر وجود بھی بذات خود معلوم ہوگا تو وہ موجود ہی کون ہوگا... معلوم ہوگا تو وہ موجود ہی کون ہوگا... مع بذا وجود کے لیے بھی کوئی منشاء انتزاع ہوتو "تقدم الشیبیء علی نفسه" لازم آئے کیونکہ امورانتزاعیہ کا وجود مناشی انتزاع کے وجود پر موتوف ہوتا ہے اور موتوف علیہ کا وجود موتوف کے وجود سے پہلے ہونا چاہیے... اس لیے منشاء انتزاع وجود، وجود سے پہلے موجود موتوف کے ایک نشاء انتزاع وجود، وجود سے پہلے موجود ہوگا اور اس کے لیے وجود جود

وجود سے پہلے حاصل ہوگا..الغرض وجود بھی قابل انتزاع نہیں... پھر جب عدم اور وجود دونوں قابل انتزاع نہیں تو بجز حدود فاصلہ کے تیسرا اور کوئی نہیں جس کو قابل انتزاع کہئے ...لا جرم مصداق انتزاعیات سواحدود نذکورہ کے اورکوئی ہوگا...

چنانچ معنی انتزاع خودای طرف کھینچتے ہیں کیونکہ نزع وانتزاع کسی چیز کے کسی ایک چیز ہے گئی ایک چیز کے کسی ایک چیز ہیں سے یا دو چار چیز وں میں سے نکال لینے کواور کھینچ لینے کو کہتے ہیں ... سوقبل حدوث حدود نہ وجود کسی ظرف کا مظروف ہے اور نہ کسی حدکا محدود ہے اور نہ عدم ہے ہاں حدود نہ کورہ بین الوجودین واقع ہوتے ہیں جس سے ان کا وقوع بین الوجود الخاص والعدم الخاص لازم آتا ہے ... چنانچہ ظاہر ہے ...

القصه بجر حدود فدكوره امرانتزائ اوركوئى نبيس بوتا، وه انتزائ بين اوروجود منشاء انتزاع اقل اعنى سب بين اقل جوانتزاع ہے قد حدوجود كا انتزاع ہے... پھر حدوجود كى حدكا انتزاع ہے... غاية ما فى الباب اور نہا بت كاريہ بوگا كہ ايك حد باوجود اپنزائ ہو اورغورے ديكھے تو سب جگه انتزائ ہو اورغورے ديكھے تو سب جگه منشاء انتزائ ہو اورغورے ديكھے تو سب جگه منشاء انتزائ وجود ہى ہوتا ہے... ہاں بوجہ فرق مراتب فرق قوت وضعف ہوتا ہے... اب آگے اپنا فہم رہا مطابق كركے ديكھ ليس... ہمارايه كام نہيں كة تفسيل وار ہر ہرامر انتزائ پرمفہوم حد فاصل كومطابق كركے ديكھ ليس... ہمارايه كام نہيں كة تفسيل وار ہر ہرامر انتزائ پرمفہوم حد فاصل كومطابق كركے دكھ لائيں... بايں ہمدا يك اشاره اجمالى كہ وہ تقريح تفصيلى ہے بال فہم ہے نزد يك زيادہ ہے...ہم ہى كے جاتے ہيں...

ارباب فہم بر محفی ہمیں کہ حدود فاصلہ ندکورہ اموراضا نیہ اور مفہوبات نسبیہ ہوا کرتے ہیں کیونکہ مفہوم حیلولت بین الشیئین ان کے مفہوم میں داخل ہے، چنانچہ ظاہر ہے اور بیہ بھی ظاہر ہے کہ حیلولت کا تعقل ان دونوں کے تعقل پر موقوف ہے ... جب بیہ بات ہے ... ہو یہی اضافت میں ہوتا ہے اس سے زیادہ اور کیا ہوتا ہے ... جب بیہ بات معلوم ہوگئی تو اب کسی امرانتز اعی کے حد ہونے میں تامل ندر ہے گا کیونکہ ایسا کوئی انتز اعی نہ ہوگا جس میں مضمون اضافت نہ ہویا ہوتو مخفی ہو ... جب اس قبل وقال انتز اعی نہ ہوگا جس میں مضمون اضافت نہ ہویا ہوتو مخفی ہو ... جب اس قبل وقال

سے فراغت یا کی تواب اصل مطلب کی سوجھی!

آپ کویاد ہوگا جوہم نے دعویٰ کیاتھا کہ کسی شک کاکسی شک سے اقرب من نفسہ ہونا ملزوم لازم ذات اور منشاء انتزاع میں منحصر ہے... ملزوم لازم ذات کی نسبت اقرب من نفس اللازم ہے اور منشاء انتزاع انتزاعیات کی نسبت اقرب من نفس اللازم ہے اور منشاء انتزاعیات کی نسبت اقرب من نفس اللانتزاعیات ہے ... سو بحمد الله ملزوم کا بہ نسبت لازم ذات تو اقرب ہونا ہم واضح کر چکے ... رہا منشاء انتزاع سواس کے اقرب ہونے کے اثبات کے مبادی ثابت کر چکے ہیں ... بتیجہ نکال کر وکھلا دینے کی دیر ہے ... سوسنے!

حدود کا بیشل وجود موجود ہونا تو ظاہر ہے بیمکن نہیں کہ حدود موجود ہوں اور وجود ہی سناء انتزاع کی حاجت نہ ہو بلکہ حدود کا وجود ہی نہیں ... اگر ہے تو وجود ہی موجود ہے اور جب بیصورت ہے تو علم حدود بے علم وجود محدود متصور نہیں ... جیسے علم موجود ہے اور جب بیصورت ہے تو علم حدود بے علم اور متصور نہیں الکہ علم ملز وم کاعلم لازم سے اوّل ہونا ضرور تھا، ایسے ہی علم انتزاعیات سے علم مناشی انتزاع کا سابق ہونا ضرور ہے اور وجہ وہی ہے کہ افتقار ذاتی لازم ذات انتزاعیات ہے ... خارج و ذہن میں کیسال رہے گا، بیمکن نہیں کہ ذہن میں آ کر متبدل باستغناء ہوجائے ورنہ لازم ذات نہ ہوگا اور مثل ذہن خارج میں بھی انفکاک ممکن ہوگا...

سواس کا ماصل بجزاس کے اور کیا ہے کہ صدود کو اپنے تحقق خارجی میں وجود کی ضرورت نہیں کیونکہ منشاء انتزاع صدود سوا وجود کے اور کوئی نہیں ، صدود وجود باہم ایک دوسرے کے لیے منشاء انتزاع ہوتے ہیں تو بہ جہت وجود ہوتے ہیں ... اتنا فرق ہے کہ ان کا وجود بہنست وجود مطلق ضعیف ہو ... سویہ بات برسر وچشم ہے کون کہد دے گا کہ حدود متوسطہ کا وجود ہم سنگ مطلق وجود اعنی منشاء انتزاع اوّل ہے انتزاعیات کو جو وجود حاصل ہوتا ہے تو بالذات نہیں ہوتا ... بطفیل منشاء انتزاع ہوتا ہے ... پھر دونوں کیوں کر برابر ہوں گے ، ایک قوی ہوگا ، دوسر اضعیف ہوگا ... بالجملہ وجود صدود متوسط وہ عطاء وجود برابر ہوں گے ، ایک قوی ہوگا ، دوسر اضعیف ہوگا ... بالجملہ وجود صدود متوسط وہ عطاء وجود

مطلق ہے...اس صورت میں منشاء انتزاع بجز وجود اور کوئی نه ہوگا...نہایت کاربعض مراتب میں وجود کے لیے بیرایئے حدود ہواور جب وجود علی میں بھی شل وجود خارجی مناء انتزاع امرانتزاعی سے سابق اور مقدم ہوا تو اگر خود امرانتزاعی کو بھی اپناعلم ہوگا تو بعد علم منشاء انتزاع ہوگا اور اس صورت میں ہیے کہ سکتے ہیں کہ امرانتزاعی بھی اگر اپنے دھونڈ نے کو نکلے تو اپنا پیتہ ونشان ہیجھے ملتا ہے... پہلے منشاء انتزاع نظر پڑتا ہے... سویہ مضمون یعینہ وہ مطلب ہے جواس عبارت سے نکاتا ہے...

"المنشاء للانتزاع اقرب الى الامور الانتزاعية من انفسها" اور بجائے لفظ "اقرب" كاگرلفظ اولى ركيس جو بيك معنى مرادف" اقرب" كة فيمر صورت عبارت بوجہ تبدل صله بيه جو جائے گى ... "المنشاء للانتزاع اولى بالامور الانتزاعية من انفسها"

ربی یہ بات کہ نسبت اولویت تغائز کو مقتضی ہے اور امر انتزائی اپنا مغائر ذات نہیں ... سواس کا وبی جواب ہے جو در بار ہ اثبات تغائر لازم من فس اللازم کام آیا ہے ... اغی جیسے تین اعتبار وہاں ہو سکتے ہیں و یسے بی تین اعتبار یہاں بھی ہو سکتے ہیں کے ونکہ جیسے وہاں لازم کو من حیث بو لے کر مغائر لازم من حیث القیام بالملو وم کہہ سکتے تھا یسے بی یہاں بھی اُمور انتزاعیہ کو من حیث القیام بالمنشاء کہہ سکتے ہیں اور جیسے وہاں لازم کو بحثیت وجود ذبئی مغائر لازم من حیث الوجود الخار بی کہہ سکتے ہیں اور جیسے وہاں لازم کو بحثیت وجود ذبئی کو مغائر امور انتزاعیہ من حیث الوجود الخار بی کہہ سکتے ہیں اور جیسے وہاں لازم من حیث الوقوع علی المعروض کو مغائر لازم من حیث القیام بالوجود الخارج منہا مغائر امور انتزاعیہ من حیث القیام بالوجود الخارج منہا مغائر امور انتزاعیہ من حیث القیام بالوجود الخارج منہا مغائر امور انتزاعیہ من حیث القیام بالوجود الخارج منہا مغائر امور انتزاعیہ من حیث القیام بالوجود الخارج منہا مغائر امور انتزاعیہ من حیث القیام بالوجود الخار کے کونکہ وجود طلق کے لیے تو کوئی حدی نہیں ... چنانچیا و پرواضح ہوچکا ہے ... اس

صورت میں جوحد پیدا ہوگی بین الوجودین پیدا ہوگی اوراگر بالفرض وجود مطلق کے لیے کوئی حدہے تو وہ حدبین الوجود المطلق والعدم المطلق ہوگی!

الغرض بيتنوں اعتبار به نبست جميع حدود فدكوره متصور جيں ، مگر لازم بحثيبت عروض معروض حد فاصل بين اللازم والمعروض كوستلزم ہے...اس صورت ميں حد فاصل بين اللازم والمعروض كے ليے لازم منشاء انتزاع ہوگا اور جونسبت كه لازم كو لمزوم كے ساتھ تھى وہى نسبت حد فاصل كولازم كے ساتھ ہوگى اعنى جيسے ملزوم اولى باللازم من فنس اللازم تھا اليے ہى لازم اولى بالحد الفاصل ہوگا ... مگر جيسے عروض لازم كو بيلازم ہے كہ ايك حد فاصل بيدا ہوا ہے ہى الى مد فاصل ہوگا ... مگر جيسے عروض لازم كو بيلازم ہوگى !

وجہ اس کی بیر ہے کہ بین اشیکین بھی حدوث حدود فاصلہ ممیزہ بعد اقتر ان جبہی مصور ہے کہ دونوں مخلف النوع ہوں ورنہ بعد اقتر ان الشکی واحد ہو جائیں گے ... پانی کود کھئے کہ اس کواگر پانی ہی کے ساتھ ملائے تو مجموعہ ایک شک واحد مصل ہوجائے گا... جب دو چیز وں کا بیمال ہے کہ بعد اقتر ان بقاء تمیز کے لیے اختلاف نوعی کا ہونا ضرور ہے تواکی شک واحد میں جس میں اب تک بجز وحدت کے تکو کا نام بھی نہیں ... حدوث تمیز اور حدود فاصلہ کا ظہور کیوں کر متصور ہے ... باتی اختلاف نوعی کس بات پر متفرع ہے اور اس کے حدوث کے کیا سامان ہیں ... اس مقام میں ہم کو بیان کرنا ضرور نہیں ... ہاں اگر اختلاف نوعی کا عالم میں کوئی محکر ہوتا اور کوئی محض سے کہ سکتا کہ موجودات عالم میں سب ایک نوع کے افراد ہیں تو اس وقت اس کے اثبات کی طرف متوجہ ہونا قرین عقل تھا اور درصورت سے کہ موجودات عالم میں اختلاف نوعی کے ہونے پر بوجہ بدا ہمتہ تمام افراد بشرکوا تفاق ہے تو پھر اس عالم میں اختلاف نوعی کے ہونے پر بوجہ بدا ہمتہ تمام افراد بشرکوا تفاق ہے تو پھر اس تطویل لا طائل سے بجز بیہودہ ہمرائی کے کیا عاصل ...

## ایک احتمال اوراس کا جواب

ہاں ایک اختال باتی ہے کہ مص وجود میں تمیز اور حدوث حدود کے لیے اقتر ان

ہی کی کیاضرورت ہے جوخواہ مخواہ اختلاف نوعی کے قائل ہونے کی نوبت آئے، یہ بھی تو ممکن ہے کہ باہم انفراج ہواور بوجہ تفرق ایک دوسرے سے تمیر ہو...

سواس کا جواب ہے ہے کہ تفرق واتصال کے لیے امتیاز ظرفی کا ہونا ضرور ہے مصحح تفرق واتصال ہوسکے کیونکہ اتصال بعدالنفر ق اور تفرق بعدالاتصال ایک حرکت ہے اور ہر حرکت کے لیے ایک مسافت ضرور ہے اور تفرق واتصال ازلی ہیں تو تفرق کے ساتھ اتصال اور اتصال کے ساتھ تفرق ممکن ہے اور جب بیمکن ہے تو تفرق کے جو دمسافت ضرور ہوگا اور محال ہے تو تفرق واتصال میں تقابل نہ رہے گا، تقابل تضاو کہنے یا تقابل عدم وملکہ کیونکہ ان دونوں تقابلوں میں متقابلین میں سے جہاں ایک ہوگا وہ ہرے کاممکن ہونا ضرور ہوگا...

گرتقابل کا تو انکار ہوئی نہیں سکتا ورنہ انکار بدیجی لازم آئے گا... سوچار ناچار وجود مسافت کا قائل ہونا پڑے گا... چنا نچہ ظاہر ہے اور یہ بھی ظاہر نہیں تو پھر کوئی مفہوم ظاہر نہیں اور ظاہر ہے کہ ظرف محیط مظروف ہوا کرتا ہے سووجود کے لیے اگر ظرف قرار دیا ہے تو احتیاج معکوس اور تقدم الشکی علی نفسہ لازم آئے گی ... اعنی تمام موجودات تحقق میں وجود کے مختاج ہیں ... یہاں وجود منجملہ موجودات ظرف کامختاج ہوگا...

اور وجهاس کی پہلے ظاہر ہو چکی اعنی ظرف تحق حقیقت میں معروض ہوتا ہے اور معروض مثل واسطہ فی العروض و وقوع مبادی حوادث میں سے ہاس لیے کہ حسب قرار دادسابق ہر حادث کو بوجہ حدوث اپنے حدوث میں تین چیز وں کی ضرورت ہے ...
ایک واسطہ فی العروض، دوسرا وقوع، تیسرا معروض اور مبادی باقیہ متمات ایک واسطہ فی العروض، دوسرا وقوع، تیسرا معروض اور مبادی باقیہ متمات امور ثلاثہ فی کور قادث ہی نہیں ان کو ان چیز وں کی ضرورت ہی نہیں ... سوو جو داگر حادث ہواا وراس کو بھی اپنے تحقق میں امور ثلاثہ کی ضرورت ہوئی تو پھر معلوم نہیں قدیم کون ہوگا اور استغناء کس کی صفت ہوگی ...

بالجمله انفراج کے لیے ضرور ہے کہ کوئی ظرف وجود کو محیط ہواور وجود سے تحقق میں سابق ہو... سواس میں احتیاج معکوس اور نقدم الشک علی نفسہ لا زم آئے گی ... اس لیے تفرق واتصال کے درجہ وجود مطلق میں گنجائش ہی نہیں اس لیے حدوث حدود کے لیے جو بالیقین مشہود اور مسلم کافئہ انام ہے اختلاف نوعی کی ضرورت اور اقتر ان کی حاجت ہے اور جب دو مختلف النوع میں بعد اقتر ان حدود فاصلہ حادث ہوں گے تو حاجت ہے اور جب دو مختلف النوع میں بعد اقتر ان حدود فاصلہ حادث ہوں گے تو لا جرم وہ دونوں باہم فاعل و منفعل ہوں گے اور منفعل کی جانب سی صفت کا عروض ہوگا ور یہی ہما را مطلب تھا...

توضیح اس مطلب کی مناسب وقت دیم کریم عروض ہے: کہ معروضات سابقہ میں یہ بات عقریب ہی واضح ہو چک ہے کہ لواز م ذات مضاف حقیقی اور ملز و مات مضاف الیہ حقیقی ہوا کرتے ہیں ...اعنی مابین کنہ لازم ذات ومفہوم ملز وم تقابل تضا کف ہوا کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ وجود وعدم دونوں حقائق اضافیہ میں سے نہیں ...دوسر سے بید دونوں اگر کسی کے لوازم ذات میں سے ہوں تو لاجرم ان کا ملز وم ان سے پہلے تحقق ہوگا اور وجود وعدم کا تحقق اس کے تحق پر موقوف ہوگا ...سویہ دونوں با تیں بہ نسبت وجود متصور ہو تکیس نہ بہ نسبت عدم وجود کا حال تو ظاہر ہے کہ وہی تحقق میں سب سے اوّل ہے اور سب حقائق کا تعقق اس کے تحقق کی فرع ہے ہاں کوئی دیوانہ اس کونہ مانے تو نہ مانے ۔..

باقی رہاعدم نہ اس کے لیے تحقق نہ اس کا تحقق کسی پرموقوف جولزوم یا سوااس کے اور مفہومات ایجابیہ کی گنجائش ہو ہاں عدم لزوم اور سوااس کے اور اعدام کا ہونا اگر کہئے تو بجائے کیونکہ جب ذات ہی کا تحقق نہیں تو اوصاف کا تحقق کہاں ، اس لیے چار ناچار یہی کہنا پڑے گا کہ مصداق لوازم ذات حدود حاکلہ ہیں جن کو بارہا ہم نے بنام حدود فاصلہ اور ہیا کل تعبیر کیا ہے کیونکہ ماوراء وجود وعدم ہیں تو یہ حدود ہیں ... پھراس پر تفا کف بھی موجود تو قف تحقق بھی محقق خارجا و ذہنا لزوم بھی مسلم ... غرض وہ کون سی بات ہے جولوازم ذات میں ہوتی ہے اور ان میں نہیں ...

ایک شبہ ہوتو حلول سریانی کے ہونے میں شبہ ہو، سواس کا جواب ہے جنکہ واقعی با دی النظر میں مابین ملزوم ولازم ذات حلول سریانی معلوم ہوتا ہے گر دیدہ کی بین ہوتو معلوم ہو کہ جہال حلول سریانی مابین لازم ذات وملزوم ہے وہ مابین کنہ اللا زم وعنوان الملزوم ہے ۔.. بین کنہ اللا زم والمنر وم نہیں ...

شراح اس اجمال کی بیہ ہے: کہ جہات وجود بیسب وجود مطلق کی طرف راجع ہیں ورنہ سب یا بعض عدم کی طرف راجع ہوں کیونکہ بعد وجود بجزعدم اور کیا ہے مگر چونکہ لازم میں ایک جہت خاص ملحوظ ہوتی ہے بلکہ خود ایک جہت خاص ہوتا ہے تو مصدا ق ملزوم بھی وجود خاص ہوگا مگر چونکہ تخصیص وجود یات بے لحوق عدم ممکن نہیں تو ماحصل وجود خاص کے ملزوم ہونے کا بیہ ہوا کہ مصدا ق ملزوم وجود من عدم ممکن نہیں تو ماحصل وجود خاص کے ملزوم ہونے کا بیہ ہوا کہ مصدا ق ملزوم وجود من حیث ہوا ہے ۔.. بشرطیکہ عدم خاص لاحق اعنی لحوق عدم خاص واسطہ فی الثبوت لزوم ہیکل خاص ہواور واسطہ فی العروض فقط وہ مرتبہ من حیث ہوا ہو ورنہ وجود مطلق کا مرجع جہات وجود بیہ ونا غلط ہوجائے گا...

اور پہلے واضح ہو چکا ہے کہ مرتبہ واسطہ فی العروض وہ عین مرتبہ طروم ہے...اتنا فرق ہے کہ تسمیہ لازم والمروم ہیں نسبت واقعہ بین اللازم والملو وم پر نظر ہوتی ہے اور تسمیہ واسطہ فی العروض میں نسبت واقعہ بین اللازم والملو وم پر بھی لحاظ ہوتا ہے یا نقطہ بہی نسبت ملحوظ ہوتی ہے... بالجملہ جو چیز بہ نسبت معروض کے عارض ہے بہنبت واسطہ فی العروض کے حارض ہے بہنبت واسطہ فی العروض کے لازم ذات ہے، پھر جب واسطہ فی العروض نفس وجود ہواتو طروم بھی وہی ہوگا اور ظاہر ہے کہ حدود و جود میں حلول سریانی ممکن ہورنہ پھر حدود کا حدود ہوتا ہی غلط ہوگا۔. مثلاً سطح مدود کو خط متدریر لازم ہے ... سواس خط متدریر کوانے طروم کے ساتھ جو ہوگا.. مثلاً سطح مدود کو خط متدریر لازم ہے ... سواس خط متدریر کوئن حیث ہواعتبار کریں یاباعتبار ایک شطح الداخل لیس تو اسی خط کے ساتھ جب باعتبار قیام باطح الخارج لیس، حلول قیام باطح الداخل لیس تو اسی خط کے ساتھ جب باعتبار قیام باطح الخارج لیس، حلول سریانی ہے ... سو پہلے اعتبار سے لازم ہے اور دوسرے اعتبار سے عنوان المزوم اور معنون سریانی ہے ... سو پہلے اعتبار سے لازم ہے اور دوسرے اعتبار سے عنوان المزوم اور معنون

معة عنوان ملزوم تفهرا ئيس تواعتبارا وّل لازم ماهيت هوگااورعلا قه لزوم ظاهر هوگا...ورنه فقط معنون کو کیجئے تولازم وجود یاعرض مفارق اور تیسرے اعتبار سے عارض اور پیفرق ہرچند اعتباری ہے گرقابل اعتبار ہے اس لیے کہ اعتبارات ثلاثہ سے احکام متفاوتہ پیدا ہوتے ہیں... ریمکم کہ سوامر کز نقطۂ داخلہ دائرہ سے جتنے خط محیط تک خارج ہوں گے ان سب میں بردادائرہ وہ ہے جومرکز پر ہوکر جائے اور سب میں چھوٹا وہ ہے جواس کامتم ہواورسوا ان کے جو بڑے خط کے قریب ہووہ اس سے بڑا ہوگا جو بڑے سے دوراور چھوٹے کے قریب ہوگا... پیچکم باعتبار قیام باسطح الداخل ہےاور پیچکم کہ نقطہ خارج از دائرہ سے اگر معيط دائره تك خطوط متعدده كصنيح جائين تو پھرسب ميں چھوٹا وہ ہے جومركز كى سمت ميں ہواورسب میں براوہ ہے جودائرہ کومماس ہواور جو بڑے خطے تے ریب اور چھوٹے سے بعید ہو، بنسبت اس خط کے جوچھوٹے سے قریب اور بڑے سے بعید ہوگا بڑا ہوگا... ب تحكم باعتبار قیام باسطح الخارج ہے اور باعتبار من حیث ہو، ان دونوں حکموں میں سے ایک بھی ہیں، چنانچہ ظاہرہے...

غرض اختلاف احكام سے ثابت ہے كفرق اعتبارات ثلاثة قابل اعتبار ہے...سویہ تینوں مراتب باہم متداخل ہیں اور ایک دوسرے میں بطور سریان حلول کیے ہوئے ہیں ... بہر حال عنوان ملز وم اور کنہ لا زم میں حلول سریانی ہوتا ہے ... غاية ما في الباب تتليم حلول سرياني سے بطلان فرق حقيقي اور تحقق فرق اعتباري لا زم آئے...گرکوئی ایبالازم ماہیت بتلائے توسہی جس میں بیہ بات نہ ہو کہ عنوان ملزوم

میں اور لازم کی کنه میں فرق حقیقی ہوفرق اعتباری نہ ہو...

رہی ہیہ بات کہزوج ہوناار بعہ کولازم ہےاور پھرلازم بھی کیسالازم ماہیت بایس ہمیہ اربعے عام طلق ہے اور بیموم تغار حقیق پردلالت کرتا ہے ... سواس کا جواب بیہ ہے: كه مثال مذكور مين تسامح ہے ...اس مثال ميں لزوم اصطلاحي نہيں لزوم لغوى ہے اور ہماری غرض لا زم سے وہ چیز ہے کہ وصف خارج از ماہیت ہو داخل ماہیت نہ ہو، پوں جنس وفصل کو باعتبار ضرورت ذاتی جو مقتضائے جزئیت وکلیت ہے...اگر لا زم
کہیں تو قاعدہ ندکورہ پر اعتراض نہیں ہوسکتا...واقعی یہ ہے کہ زوج وفر ددونوع ہیں
اور اربعہ خمسہ وغیرہ اس کے افراد ہیں ... زوجیت مغہوم اربع سے کوئی چیز خارج نہیں
اور کیوں کر ہو...ابتداء رسالہ میں تساوی المزوم ولا زم ذات ٹابت ہوچکی ہے... پھریہ
عموم اور وہ ضرورت بجز اس کے متصور نہیں کہ زوج کونوع کہنے اور اربع کوفر داور
اربعہ خمسہ میں گنجائش نوعیت ہے تو زوج وفرد کوجنس کہنے اور یہ بھی نہیں اخمال
جزئیت میں تو کچھ کلام ہی نہیں ... پھر قبل ابطال اخمال ندکوراعتراض کے کیا معنی بلکہ
جزئیت میں تو کچھ کلام ہی نہیں ... پھرقبل ابطال اخمال ندکوراعتراض کے کیا معنی بلکہ
جب بشہا دت ہر ہائی تساوی لا زم ذات و ملزوم اور نیز تحقق طول طریانی بین کنہ
جب بشہا دت ہر ہائی تساوی لا زم ذات و ملزوم اور نیز تحقق طول طریانی بین کنہ
دلیل اب تک قائم نہیں ... معارضہ کرنا اس کا کام ہے جس کوانساف سے کام نہ ہو بلکہ
دلیل اب تک قائم نہیں ... معارضہ کرنا اس کا کام ہے جس کوانساف سے کام نہ ہو بلکہ
دلیل اب تک قائم نہیں ... معارضہ کرنا اس کا کام ہے جس کوانساف سے کام نہ ہو بلکہ
دلیل اب تک قائم نہیں ... معارضہ کرنا اس کا کام ہے جس کوانساف سے کام نہ ہو بلکہ
دلیل اب تک قائم نہیں دائل نہ خال لازم ہے ...

ہم پوچھتے ہیں جیسے گھڑی کے وسیلہ اگر کوئی مہندس غروب کی خبردے اوراس وقت کوئی کودن جابل لب بام کھڑا ہو کرنظر کرے تو آفاب نظر آئے اس وقت یہ فیص اپنی آنکھوں کی دیکھی مانے گا، یا گھڑی والے کی بات کو چے جانے گا…جیسے یہاں گھڑی کی بات مشاہدہ کے آگے کوئی نہیں سنتا بلکہ بشہا دت مشاہدہ گھڑی ہی کوغلط کہتے ہیں ... اگر چہ صاحب نظر جابل ہے اور گھڑی والا عالم مشاہدہ میں علم وفہم کی ضرورت نہیں اور گھڑی سے وقت پہچانے میں علم وفہم درکار ہے وہاں تو بدرجہ اولی تغلیط ...

مثال مشہور صرور ہے کیونکہ یہاں گھڑی ایک دلیل تو تھی توی نہیں ضعیف ہی سہی ،مثال مشہور صرور ہے کیونکہ یہاں گھڑی ایک دلیل تو تھی توی نہیں ہندیف سہی ،مشاہدہ کے مقابلہ کی نہیں تو بالکل لغوجھی نہیں وہاں تو کوئی دلیل بھی نہیں ،مشعیف نہوی اور اگر ہے تو یہ مصاحبت ذہنی و خارجی جونوع وجس میں بھی متصور ہے ... غرض لازم و ملزوم ہی پر وقوف نہیں ...

الحاصل: كذلازم اوروجه لمزوم حقيقى كذلازم اوروجه لمزوم حقيقى ميں البعة حلول سريانی ہوتا ہے... مركنه لازم اوركنه لمزوم ميں حلول سريانی متصور نہيں كيونكه مفاوحلول سريانی اگرغور وانصاف ہے و كيھئے تو وہی فرق اعتباری ہے جو درصورت حلول ہياكل متصور ہے اور درصورت حلول وجود ہياكل ممكن نہيں ... وجہاس كی مطلوب ہے تو سنئے:

متصور ہے اور درضورت حلول وجود ہياكل ممكن نہيں ... وجہاس كی مطلوب ہے تو سنئے:
کہ حال وكل دونوں اگراقسام ہياكل بلكہ ايك درجہ کے ہياكل ميں سے ہوں ...

کہ حال وکل دونوں اگراقسام ہیا کل بلکہ ایک درجہ کے ہیا گل میں سے ہوں... جیسے فرض کرو دونوں سطحی ہوں یا دونوں خطی تو دو حال سے خالی نہیں یا تو ایک دوسرے کے لیے حدو طرف ہویا نہ ہواگر حدو طرف ہوں گے تو ظاہر ہے کہ حلول طریانی ہوگا ورنہ پھر حدو طرف کہنا غلط اوراگر حدو طرف نہ ہوتو دو حال سے خالی نہیں...

یادونوں کا وجود جدا جدا ہے یا ایک ہی وجود، اگر جدا جدا ہے تو ایک دوسرے سے مستغنی ہوگا... پھر بایں ہمہ حلول سریانی ہوتو اوّل توبیا ستغناء مبدل باحتیاج ہوجائے گا کیونکہ حلول کے لیے احتیاج ضرور ہے ... دوسرے اجتماع المثنین لازم آئے گا اور تمیز کی کوئی صورت باتی ندر ہے گی، نہ خارجاً نہ ذہ نا، اگر وجود واحد ہے تو پھر فرق بجز اختلاف اعتبار متصور نہیں گراس فرق اعتباری کوسوا حدود حلول کوئی نہیں کہتا ...

باقی رہا سواد بیاض کا بعض اجسام میں الی طرح حلول کرنا کہ جہاں سے
کا شے وہاں سپیدی یا سیابی موجود ہے اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ حلول سریانی
ہے حالانکہ سپیدی وسیابی اورجسم میں قسم فرق حقیق ہے تو اس کا جواب اقب لتو یہی ہے
کہ یہی بات سطح میں بھی موجود ہے ... سطح کو جہاں سے کا شے وہاں سطح موجود ہے پھر
سطح بی نے کیا قصور کیا ہے کہ باوجود تساوی سواد و بیاض حلول سریانی نصیب نہیں ...
دوسرے سواد و بیاض وغیرہ الوان ایک سطح جسم خاص کا نام ہے اور سے ظاہر ہے
کہ ایک جسم سے ایک بی طرح کے سطوح پیدا ہوں گے ... باقی شخن جسم میں تصور
لون ایسا بی سمجھئے ... جسیا تصور سطح وہ اگر بالفعل ہے تو یہ بھی بالفعل ہے اور وہ بالقوہ تو
ہم بیں ہو

عائیں گے تو ہم بھی لون بالفعل کے داخل جسم میں قائل ہوجائیں گے... بالجملہ حلول سریانی اگر متصور ہے تو اطراف وحدود میں متصور ہے... اس صورت میں لازم ما ہیت کو حال فی الملز وم بالحلول السریانی کہنا جب ہی مناسب ہے کہ حال فی الوجہ الملز وم مُرادلیں یا دونوں ایک درجہ کی ہیکل تجویز کریں...

سویہ بات کہ دونوں ایک درجہ کے بیکل وحد ہوں جب ہی متصور ہے کہ لازم
ذات مضاف الی الملز وم متقابل التصائف نہ ہواوراس کا حال ابھی معلوم ہو چکا کہ
ہے یا نہیں لا جرم یہی ہوگا کہ حلول سریانی اگر ہوتو کنہ لازم اور وجہ ملزوم میں ہوجس میں
اگر فرق ہے تو فرق اعتباری ہے ... چنانچہ امثلہ مذکورہ سے واضح ہے مگر اس میں پچھ
شک نہیں کہ کنہ لازم اور کنہ ملزوم میں حلول سریانی نہیں ہے تو حلول طریانی ہے ... اس
صورت میں خواہ مخواہ لازم بہ نسبت ملزوم ایک امرانتز اعی اور حدلات ہوگا اور یہی ہمارا
مطلب تھا اور بہت دیر سے مکنون خاطر تھا کہ اس کو ظاہر کیجئے ...

الحاصل: فوائة تقرير مذكوره سے بایں وجه كه لازم كوجداليا اور امورانتزاعيه كو جداليا اور امورانتزاعيه كو جدا... يه معلوم ہوتا تھا كه يه دونوں حقيقت ميں مختلف ہيں، گرہم نے بايں مجبورى كه ہنوز لازم كا امرانتزا عى ہونايا امرانتزا عى كالازم منشاءانتزاع ہونا كل تا مل ہے ايك كوايك ميں داخل كركا كر گفتگو كيجئے تو تحكم بے جااور دعوى بدليل سمجھا جائے گا...اولويت ملزوم به نبست لازم ذات جدى ثابت كى اور اولويت منشاء انتزاع برنبت صفت انتزاعى جدى ورنہ تق يو چھئے تو يه دونوں مثل معنى مفہوم و مدلول وغيره مصداق ميں واحد اور مفہوم ميں ورنہ تق يو چھئے تو يه دونوں مثل معنى مفہوم و مدلول وغيره مصداق ميں واحد اور مفہوم ميں متفائر ہيں ... بحثيت انتزاع عقل انتزاعى اور مازم کہلاتے ہيں اور بحثيت انتزاع عقل منظائر ہيں ... بحثيت اتصال باہمى لازم و ملزوم کہلاتے ہيں اور بحثيت انتزاع عام ہو...

رہایہ شبہ کہ اگر حقیقت الامریوں ہے تو صفات انضامیہ کے لیے کوئی محکانا ہی نہیں بلکہ شل مفہوم عنقا ایک مفہوم ہے مصداق ہوں گی حالانکہ صفات میں اوّل درجہ کی صفات صفات انضامیہ ہی ہوتی ہیں ... سواس کا جواب اوّل تو یہی ہے کہ ہماراتصور نہیں دلیل کامل

جیے مصدر بینی للفاعل صفت فاعل ہوتا ہے ایسے ہی مصدر بینی للمفعول صفت مفعول ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ ہرصفت کو اپنے موصوف کے ساتھ ایک نسبت ہوتی ہے گروہ مصدر جو بین الفاعل والمفعول ہوا اعنی متعدی ہوخود ایک نسبت ہوتا ہے تو بیم عنی ہوئے کہ نسبت حاکلہ بین امنسین کو دونوں منتسین کے ساتھ ایک نسبت علیحدہ ہے گر ظاہر ہے کہ جب نسبت اصلیہ بالقصد محوظ ہوگی تو دونوں برابر کی نسبتوں کی طرف توجہ اجمالی ہوگی اور جب دونوں پہلوکی نسبتوں میں سے سی ایک طرف توجہ بالقصد ہوگی تو پھر نسبت اصلیہ کی طرف توجہ کہ اس صورت میں وہ احدی منتسبین میں سے ہے توجہ باتی بھی رہے گی اور یوں خیال آجائے بیتی ہیں رہے گی اور یوں خیال آجائے تو وہ کے نسبت مقصودہ کے تصور کا ٹمر فہ ہیں سے ہے توجہ باتی بھی رہے گی ہور یوں خیال آجائے تو وہ کے نسبت مقصودہ کے تصور کا ٹمر فہیں ۔ شجملہ حدیث انفس سمجھے ،

اب سنے کہ نسبت ما کہ بین الفاعل والمفعول جب "من حیث انه نسبة " بلحوظ ہوگی تو منجملہ انتزاعیات ہوگی اور جب "من حیث انه منتسب " ہوگی تو منجملہ انفامیات ہوگی اور وجہ فرق تسمیہ بھی اس صورت میں ظاہر ہوجائے گی ... غرض حیثیت صدور و وقوع سے ساری نسبتیں انفامی ہیں اور "من حیث انه اضافة او نسبة " انتزاعی ہیں اور چونکہ عدود فہ کورہ مفہومات نسبیہ ہیں تو بیتیوں اعتباران میں برابرجاری ہوجا کیں ہی اور شہ فہ کورم مقاصل ہوجائے گا مگر چونکہ انتزاع کے لیے اقت کا منتسبین فرادی ضرور ہے بطور احساس ہو یا تعقل ہو ... اس کے بعد کہیں انتزاع ہو ورنہ پھر انتزاع کے کیامعنی تو جس منتسب کا اقتل احساس یا تعقل ہوگا تو بذر بید حدود ہی ہوگا کو بذر ایجہ حدود ہی ہوگا کو بذر بید حدود ہی ہوگا کے کیامعنی تو جس منتسب کا اقتل احساس یا تعقل ہوگا تو بذر بید حدود ہی ہوگا کو بذر ایجہ حدود ہی ہوگا کے کیامعنی تو جس منتسب کا اقتل احساس یا تعقل ہوگا تو بذر بید حدود ہی ہوگا کو بذر ایجہ حدود ہی ہوگا کے کیامعنی تو جس منتسب کا اقتل احساس یا تعقل ہوگا تو بذر بید حدود ہی ہوگا کے کیامعنی تو جس منتسب کا اقتل احساس یا تعقل ہوگا تو بذر بید حدود ہی ہوگا کے کیامور کور من میں انتزاع کے کیامور کیا ہوگا ہوگا ہو ہور دعدم قابل اعاطر وجود ذبی نہیں چنانچے سابقاً معروض و مبر ہی ہوچا ہے ...

اوراس صورت میں وہ حد" من حیث انّه اضافة "توطحوظ ہو ہی نہیں سکتی ورنہ علم منتسبین فرادی فرادی فرادی فرادی فرادی فرادی فرادی فرادی فرادی الرم "من حیث انّه صاحر ً او واقع " ہوگا...اس لیے انضامیات اوّل درجہ کے صفات معلوم ہوتے ہیں اور انتزاعیات ہوگا...اس

دوسرے درجہ کے، اعنی علم انضامیات علم انتزاعیات سے پہلے معلوم ہوتا ہے ورنہ باعتبار تحقق تو انتزاع ہی سابق ہے کیونکہ انتزاع من حیث اندنسبة کی طرف راجع ہے اور ظاہر ہے کہ حدمن حیث اند میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہوتا، اس کے بعد دو اعتبار ندکوراعنی اعتبار صدور و وقوع پیدا ہوتے ہیں کیونکہ صدور و وقوع دونوں مفہوم وجودی ہیں اور اوصاف ثبوتیہ ہیں سے ہیں اور وجود موصوف اوّل لازم ہے ...

اس تقریر سے بیہ بات بھی نکل آئی کہ حدود جہت صدور سے مفعول پراور جہت وقوع سے فاعل ہیں اور جہت وقوع سے فاعل ہیں اور جہت وقوع سے فاعل ہیں اور جہت وقوع سے صفات مفعول ہیں ...

اور کسی موصوف کی صفت غیر موصوف پرمحول نہیں ہوسکتی ...اس لیے جہاں کہیں وجود حدوداعتی حقق نسبت معلوم ہواور پھر حدودنسبت احدام نسبین پرمحول نہ ہو سکے تو پھر بالیقین معلوم ہوجائے گا کہ وہ نسبت صفت منتسب ٹانی ہے اور 'مِن حیث انّه نسبة'' باخوذ مین حیث انّه نسبة'' باخوذ نبین حیث انّه نسبة'' باخوذ نبین ...سویشها دت آیت 'آلئیٹی اولی بالمُومِنینَ مِن اَنْفُسِهِمُ'' ارواح مومنین کا وصف انتزاعی اورصفت اضافی ہونا جس کے ایک جانب میں روح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے معلوم وحقق ہے ...

بایں ہمہ ارواح مؤمنین روح پُرفتوح حضرت الکونین سلی اللہ علیہ وسلم پرمحمول نہیں تولاجرم وصف منسوب ٹانی ہوں گے اور بیشہ مند فع ہوجائے گاکہ ارواح مؤمنین روح مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حدود انتزاعیہ ہیں تو محمول نہ ہونے کی کیا وجہ حالانکہ انتزاعی ہونے کی کیا احبہ عالانکہ انتزاعی ہونے کے لیے اتضاف لازم ہا اوراتصاف کومل لازم بالمواطات نہیں بالا شتقاتی ہی اور وجہ اندفاع شبہ ظاہر ہے...

باقی رہی ہے بات کہ منسوب ٹانی کیا چیز ہے انصاف سے ویکھے تو بعد اثبات اس بات کے کہ ارواح مؤمنین امور اضافیہ ہیں، اس کا بیان ہمارے ذمہ ضرور

نہیں کیونکہ ہماری غرض منسوب مطلق منسوب پر موقوف ہے...سواس **قدر فقط تحقق** اضافت کولازم ہےاورتعیین نوع ہے ہاری غرض متعلق نہیں جو بیہودہ تطویل لا طائل سیجے... بایں ہمہ کسی قدراس باب میں پہلے بھی اس تقریر میں جس میں بواسطہ جملہ "وازواجه امّهاتهم" رسول التُّصلي التُّدعليه وسلم كا بواسطه ارواح مؤمنين واسطه في العروض ہونا ثابت کیا گیاہے گفتگو ہو چکی ہے ...اس وادی پُر خارسے تو دامنِ مقصود بچا لائے پرایک اورخلش درپیش ہے...اس کا بندوبست بھی ضرور ہے...وہ میہ ہے کہ ارواح مؤمنين كابه نسبت روح مقدس نبوي صلى الله عليه وسلم أيك امرانتز اعي بهي مونا ثابت ہوگیااور باوجودامرانتزاعی ہونے کے محمول نہہونے کی وجہ معلوم ہوگئی مگر در صورت حدود اور انتزاعی ہونے ارواح مؤمنین کے لازم بیرتھا کہ محدود اور منشاء انتزاع اعنى حضرت عالى روح مقدس نبوى صلى الله عليه وسلم كو هر آن وز مان ميس هر هر روح كا حال بالنفصيل معلوم مواكرتا...اس صورت مين آپ كو برنسبت ارواح مبؤمنین در بارهٔ علم وہی نسبت ہوتی جوخداوندِ علیم کوتمام عالم کے ساتھ در بارہ علم نسبت حاصل ہے کیونکہ جیسے قیم ممکنات اور قیوم حادثات وجود مطلق ہے جوصفت ذاتی خدا وندى ياعين ذات خداوندى ہے اور مياكل تمام مكنات كاس كے ساتھ قائم ہيں... اوراس وجهے سرمایہ علم تمام ممکنات اعنی حصول صورت تمام ممکنات متحقق ہے ایسے ہی درجہ ثانیہ میں روح مقدس نبوی صلی الله علیہ وسلم قیوم ہیا کل ارواح مؤمنین ہے اور وہی سر مابیلم تمام ارواح مؤمنین اعنی حصول صورت تمام ارواح متحقق ہے... پھر کیا وجہ ہے کہ علم باری تو اس وجہ سے ہر آن وز مان میں بالضرورسب کو عام وشامل مواور علم نبوی صلی الله علیه وسلم کاعموم وشمول تو در کنارایک روح اوراس کی کیفی**ات کاعلم** ضروري نه هو كيونكه ضروري هو گا توسجي كاعلم ضروري هو گا كيونكه علت ضرورت اگر هو گی تو يهي نبيت قيوميت هوگى .. سويه بات سجى ارواح كے ساتھ برابر ہے ... حالانكه تتبع احاديث سے صاف ظاہر ہے كه رسول الله صلى الله عليه وسلم كوبعض

مقالات حجةُ الاسلام جلد 3 اقوال وافعال مؤمنين كى كچھ خبرنہيں ہوئى...قصدا فك سے روثن ہے كەرسول الله صلى الله عليه وسلم نے س قدراس باب میں تبحتس کیااور پھر بایں ہم قبل نزول وی پچھ معلوم نه هوا... حضرت على رضى الله عنه بوجه شكر رنجى بالهمى جوحضرت طاهره مطهره فاطمه زهرارضي الله عنها ہے پیش آئی تھی ،مسجد میں جا کرسور ہے اور آپ کو بیمعلوم نہ ہوا کہ حضرت علی رضى الله عنه كهال حلي كئة ورنه سوال كى كيا حاجت تقى ...

اور میمکن نہیں کنفس ارواح کاعلم ہواوران کی کیفیات واردہ کاعلم نہ ہواوران کے افعال واقوال کی اطلاع نہ ہو کیونکہ ارواح مؤمنین روح مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ليےانتزاعي ہوں گي اوراس وجه سے قائم بالروح النبوي صلى الله عليه وسلم ہوں گي...

اور جب روح نبوی صلی الله علیه وسلم ارواح مؤمنین کی قیوم ہوئی توان کے تمام افعال کے لیے بھی بالضرور قیوم ہوگی ..علیٰ ہٰداالقیاس ان کے تمام انفعالات کے لیے حامل ہوگی ... چنانچہ ظاہر ہے اور اگر بایں ہم علم افعال وانفعالاً ت ارواح لازم نہیں تو خدا وندعلیم کے لیے بھی ان کاعلم لازم نہ ہوگا کیونکہ جیسے یہاں قیومیت اور انفعال بواسطہ ہے وہاں بھی بیمی ہے اور اگرا حادیث مذکورہ میں خلاف متبادر بہ حکم یہ کہتے کہ تجتس اورسوال ہے عدم العلم لا زمنہیں آتا...جیسے حساب دسوال وکتاب روزِجز اسے خداكى نسبت جهل كاالزام نهيس لكسكماً! "تعالى الله عن ذلك علوًا كبيرًا" تو اس كاكيا جواب كما الحق وتحقيق عموم علم كوبطور فذكور تتليم المي كرتے...

الحاصل: بيايك أورگھافي وُشوارگزار باقي ہے مرنظر برخدا بيمعروض ہے کہ بمعونت تقریر حال و دیگر تقریرات گزشتہ اگرغور نیجئے تو بین العلمین اور نیز بین الله العلیم اور بین النبی الکریم فرق بین ہے...

شرح اس معما کی بیہ ہے کہ حدوث حدود کے لیے حدود کے دونوں جانب میں

اختلاف نوعی کا ہونا تو ثابت ہی ہو چکا اور بیمعلوم ہوگیا کہ "من حیث اتھا صادر قُ" حدود فرکورہ صفات فاعلیہ ہیں اور "من حیث اتھا واقعة "صفات مفعولیہ پرایک بات قابل بیان جس سے توقیح تقریرات سابقہ ولاحقہ ہوجائے اور سن لیجے کہ تحدید کے لیے ایک وجود دوسرے عدم کی ضرورت ہے اور بید دونوں وجود وعدم مرتبہ حقیقت حدود میں برابر دخیل ہیں ...

اس صورت میں جب دومخلف النوع چیزوں میں کوئی حد فاصل حادث ہوگی تو جیسے بوجہ اشتراک جنسی یا وجودی ایک عام حد فاصل دونوں کے حق میں وصف ذاتی ہے، ایسے ہی ایک ایک حد فاصل خاص بھی دونوں طرف ہے جس کی جہت وجودی ایک طرف قائم ہے اور جہت عدی دوسری طرف بینہیں کہ شل حد فاصل عام دونوں طرف اینہیں کہ شل حد فاصل عام دونوں طرف اینہیں کہ شال حد فاصل عام دونوں طرف اینہیں کہ شال حد فاصل عام دونوں طرف اینہیں کہ شال مطلوب ہے تو لیجئے:

## مثال

اگرایک سطح وسیع پرایبادائرہ ہوجس کے جوف کا رنگ کچھاور ہواور خارج کا کچھاور تو رنگ داخلی کی حد ہر چند وہی حد عام ہے جس کو دائرہ کہتے ... پراس کی جہت وجودی سطح داخلی کے ساتھ قائم ہے اور جہت عدمی سطح خارجی کے ساتھ قائم ہے ... علی ہذا القیاس حد رنگ خارجی کو خیال فرمائیے اور ظاہر ہے کہ رنگ خاص ایک سطح خاص کا نام ہے جیسے رنگ مطلق سطح مطلق کا نام ہے اور اس مثال میں شبہ ہے تو نور آفا بااور زمین کے مابین جو حدنورانی اور حدز مینی حادث ہوتی ہے اس مضمون کے لیے روشن مثال ہے...

بالجملہ حد فاصل بین النور والارض جس میں نور کی طرف سے لیجئے تو ایک طرف نوراور دوسری طرف عدم النور ہے اور زمین کی طرف سے و کیکھئے تو ایک طرف زمین اور دوسری طرف عدم زمین ہے، ایسے ہی حد ہے جس کے دو طرف مختلف النوع محدود ہیں... پھراگراس حدکومتم نور کہئے تو اس وقت بھی حد فاصل ایک سطح نورانی ہوگی جس کی جہت وجودی نور کے ساتھ قائم ہے اوراس وجہ سے اس کے حق میں وہی سطح نورانی جس کو اپنے محاورات میں ہم دھوپ کہتے ہیں عارض ہے ...لازم ذات نہیں ...

علی ہذاالقیاس اگرمتم زمین کہے تو یہ ہی حدفاصل ایک سطح ظلمانی ہوگ جس کی جہت وجودی زمین کے ساتھ قائم ہے اوراس وجہ سے اس کے تن میں لازم ذات اور جہت عدنی نور کے ساتھ قائم ہے اوراس وجہ سے یہ سطح ظلمانی اس کے تن میں عارض ہوگی یا اقتر ان دھوپ اور سایہ ہے اپنا اظمینان کر لیجئے کیونکہ یہاں ایک خط فاصل جو حد حائل ہے ... ما بین النور والظلمات حادث ہوتا ہے پھراس کے ایک طرف سے دکھے تو ایک خط نورانی ہے جس کی جہت وجودی نور کے ساتھ اور جہت عدمی سایہ کے ساتھ قائم ہے اور دوسری طرف و کیھئے تو ایک خط ظلمانی ہے جس کی جہت وجودی ساتھ قائم ہے۔ س کی جہت وجودی ساتھ قائم ہے۔ س کی جہت وجودی سایہ کے ساتھ قائم ہے۔ س کی جہت وجودی ساتھ قائم ہے۔ ساتھ قائم ہے۔ س کی جہت و جودی ساتھ قائم ہے۔ ساتھ قائم ہے۔ س کی جہت و جودی ساتھ قائم ہے۔ س کی جہت و جودی ساتھ قائم ہے۔ ساتھ ہے۔ سات

جب بیہ بات دلنشین ہو چکی تو اب بطور یا دد ہائی پھر بیم مروض ہے: کہ جیسے مصداق حقائق مکنہ اعنی حدود ندکورہ اور ہیاکل مکنہ ہیئت ترکیبی وجود وعدم ہے اور جہت وجود کی وعد می دونوں اس میں داخل ہیں، تنہا تنہا ایک ایک جہت مصداق حقائق ندکورہ نہیں ورنہ حقائق ندکورہ واجب ہو تیس یاممتنع ممکن نہ ہو تیں ... چنا نچہ ظاہر ہے ... ایسے ہی ارواح مؤمنین جو حقائق مکنہ میں ایک حقائق خاصہ ہیں، جہت وجود خاص اور جہت عدم خاص سے مرکب ہول گی ... چنا نچہ یہ بھی ظاہر ہے، پھراس صورت میں اور جہت عدم خاص سے مرکب ہول گی ... چنا نچہ یہ بھی ظاہر ہے، پھراس صورت میں گوجہت وجود کی روح مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قائم ہو، پر جہت عدمی آپ کی روح پاک کے ساتھ قائم ہو، آپ کی ہی ذات کے ساتھ قائم ہو تی تو اس صورت البتہ بظاہر ہے دھوکا پڑتا کہ علم ارواح مؤمنین و افعالات و انفعالات ارواح مؤمنین ہر آن وز مان میں لازم وضروری ہے ...

الحاصل: مصداق حقائق مکندارواح مؤمنین ہوں یا سواان کے اور پچھ ہومجموعہ دوجہت وجودی وعدی ہے... اتنافرق ہے کہ ارواح مؤمنین کی حقائق خاصہ ہیں ... سوان کی جہت وجودی وجہت عدمی بھی خاص ہی ہوگی اور روح پاک حضرت لولاک علیہ السلام اگر جہت وجودی وجہت عدمی بھی خاص ہی ہوگی اور روح پاک حضرت لولاک علیہ السلام اگر قیوم ارواح مؤمنین ہے تو باعتبار جہت وجود قیوم ہے ... دونوں جہتوں کے اعتبار سے قیوم نہیں جواحاطہ جملہ جہات ارواح ندکورہ لازم آئے اور حصول صور ارواح ندکورہ کہا جائے جس سے چار ناچاراس بات کا قائل ہونا پڑے کہ اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہرآن وزمان میں حصول علم جملہ ارواح مؤمنین بتام افعالہا وانفعالا تہاضر ور ہے جس پرشبہ مذکور کو ورود کی گئجائش ملے ... ہاں بایں وجہ کہ قیوم جملہ جہات وجود بیوعد میہ حقائق مکن اگر طرف واحد نہیں قودون طرفین حدود مذکور کی قوضر وردی ہیں ہیں ...

چنانچ بیان حال سے بین ہو چکالازم ہے کہ خداوند کریم کو ہر آن وز مان میں علم ظہور ممکنات حاصل ہواس لیے کہ حدوث حدود فاصلہ کے لیے بیہ بات ضرور ہے کہ دونوں طرف اُمور وجودی ہوں ورنہ انفراج بین حصص الوجود المطلق لازم آئے گا جس کے ابطال سے عنقریب ہی فراغت حاصل ہوئی ہے اور نیز مختلف النوع ہونا طرفین کا جب ہی بن برئتا ہے کہ دونوں وجودی ہوں اور اس کے اثبات سے بھی سبکدوش ہو تھے ...

اس لیے ہر بیکل کے دونوں طرف میں تصف وجود ہوں گے اور ظاہر ہے کہ تمام تصف وجود ہالذات اگر قائم ہیں تو ذات پاک خداوندی ہی کے ساتھ قائم ہیں ... اس صورت میں لاجرم یہی کہنا پڑے گا کہ قیوم جہت عدم ممکنات بھی حسب قر ارداد سابق ذات خداوند پاک ہی ہے ... فقط قیوم جہت وجود ہی نہیں اور جب دونوں جہتوں کے لیے قیوم وہی ہے تو اب قیام ہیا کل ممکنہ بالوجود الالہی لازم آئے گا اور ادراک لوازم ذات وجود میں سے ہے بلکہ ادراک کیا تمام اوصاف وجود بیاصل میں اوصاف وجود ہی ہیں ... جہاموجود ات پرمحول ہوتے ہیں ادراس لیے جبوت محمول کے لیے وجود موضوع کی ضرورت پڑی ... چنانچہ پہلے اس باب میں عرض معروض ہوچکی ، اس لیے لازم پڑا

كهم ظهورمكنات هرآن وهرزمان مين خداوندليم كوثل علم از لى برابرحاصل مو...

الغرض ذات باک خدا وندی تعالی شانداورروح مقدس حضرت لولاک صلی الله علیه وسلم میں بہت فرق ہے ذات خداوندی قیوم جہتین ہے اورروح پاک نبوی صلی الله علیه وسلم قیوم جہت واحدہ ہے ... اس لیے شمول علم بلکہ خود حصول علم میں بھی تساوی ممکن نہیں ... ہاں بوجہ تعانق جہتین و قیام جہت واحدہ مقام حضور میں تمام حاضر ہیں ... سو جیسے ارواح مؤمنین کو اس صورت میں دوام حضور بہ نسبت روح مقدس نبوی صلی الله علیه وسلم حاصل ہوگا ... اگر روح مقدس نبوی علیه السلام کو بھی دوام توجہ بہ نسبت ارواح فرورہ حاصل ہوتو دوام علم جملہ ارواح بحمیح افعالہ اوانفعالا تہالا زم ہے ... گرجیسے دوام توجہ باری تعالی ممکنات کی طرف ضرور ہے دوام توجہ روح مقدس غلیہ الصلاق و والسلام بہ توجہ باری تعالی ممکنات کی طرف ضرور ہے دوام توجہ روح مقدس غلیہ الصلاق و والسلام بہ توجہ باری تعالی ممکنات کی طرف ضرور ہے دوام توجہ روح مقدس غلیہ الصلاق و والسلام بہ توجہ باری تعالی ممکنات کی طرف ضرور ہے دوام توجہ روح مقدس غلیہ الصلاق و والسلام بہ

نبت إرواح ندكوره ضرور نبيس بلكيد وشوارب...

تقصیل اس اجمال کی ای طرح جسسے ضرورت توجد دربارہ محصول علم وانکشاف معلوم ہو جائے ، یہ ہے کہ فقط محصول فی مبداء الانکشاف معدوث علم و انکشاف کے لیے کافی نہیں اور بیہ جو علم کی تعریف میں محصول صورة الشکی کہا جائے ... باعتبارا کثر واغلب ہے ... ہاں معلوم کی جانب سے اتنی ہی بات کی ضرورت ہے اور اس وجہ سے اگر یوں کہیں کہ حدوث علم بمعنی مصدر بنی للفاعل کے لیے سامان اصلی اتنا ہی ہے تو بھے مضا کقہ نہیں ... چنا نچے مصول کا صورة الشکی کی طرف مضاف ہونا ای طرف مثیر ہے کہ بی تعریف اگر منطبق ہے تو مصدر بنی للمفعول ہی پر منطبق ہے گر صدوث علم بمعنی مصدر بنی للفاعل کے لیے اصل میں ایک مبداء انکشاف جو حقیقت حدوث علم بمعنی مصدر بنی للفاعل کے لیے اصل میں ایک مبداء انکشاف جو حقیقت عدوث علم بمعنی مصدر بنی للفاعل کے لیے اصل میں ایک مبداء انکشاف جو حقیقت میں اس کے حق میں مبداء کشف ہے اور مبداء انکشاف معلوم کے لیے ہے ...

دوسری توجہ کی ضرورت ہے اورسوا اس کے مصدر بنی للفاعل کو ضرورت حصول صورة الشکی اورمصدر بنی للمفعول کو ضرورت توجہ ومبداء انکشاف ضرورات اصلیہ میں سے نہیں بلکملل بعیدہ اورمبادی میں سے ہیں ... بالجملہ فقط حصول صورة الشکی اوراک نہیں ہوجا تا توجہ روحانی بھی جس کوتفائل چہرہ پنہانی کہئے ضرور ہے اوراس کی وجہوبی ہے کہ نسبت واقعہ بین الفاعل والمفعول کے پہلومیں دونسبتیں اور ہوتی ہیں ایک فاعل کی طرف دوسرے مفعول کی طرف جن کے باعث نسبت واقعہ فیما بین فاعل ومفعول کی طرف دوسرے مفعول کی طرف ہوجاتی ہے ۔.. سومبداء انکشاف ایک امر اضافی ہے، بایں اعتبار کہ لوازم ذات اموراضا فیہ ہوتے ہیں ... چنانچہ بہتفصیل معلوم واضح ہو چکا ہے، فاعل کے ساتھ اس کو ایک اضافت حاصل ہے اور بایں اعتبار کہ متعدی ہے ... چنانچ علم سے صیغہ مفعول اعنی معلوم کا مشتق ہونا اس پر شاہد ہے کہ مفعول کے ساتھ اس کو دوسری اضافت حاصل ہے اور خاہر ہے کہ مفعول کے ساتھ اس کو دوسری اضافت حاصل ہے اور خاہر ہے کہ مفعول کے ساتھ اس کو دوسری اضافت حاصل ہے اور ظاہر ہے ۔..

نيز واضح ہو چکا ہے کہ مفعول مطلق کومبدا فعل کے ساتھ جولا زم ذات فاعل ہوتا ہے وہی نبیت ہوتی ہے جومبدا فعل مذکور کو فاعل کے ساتھ نبیت ہوتی ہے بعنی جیسے وه اقرب اليه من نفسه موتا ہے ایسے ہی پیر جیسے مفعول مطلق برنسبت مبداء افعال ایک امرانتزاعی ہوتا ہے ایسے ہی مبدا و فعل جولازم ذات فعل ہے بہ نسبت ذات فاعل انتزاعی ہوتا ہے...جیسے لازم ذات کا تعقل ذات ملزوم پرموقوف ہوتا ہے...ایسے ہی كنه مفعول مطلق كاتعقل ذات مبداء انكشاف يرموقوف موتا إس لي كم مفعول مطلق حسب تحقیق سابق ایک حد فاصل بین المبداء والمفعول ہوتا ہے اور حد کا تعقل محدود کے تعقل پرموقوف ہوتا ہے بلکہ سواان کے اور کسی کا تعقل کسی پرموقوف ہی نہیں... چنانچہای بناء پرلوازم ذات کا اقسام حدود میں سے ہونا ثابت ہوچکا ہے... الحاصل مفعول مطلق كومبدا فعل كساتھ وہى نسبت ہوتى ہے جومبدا و عل كو فاعل کے ساتھ ہوتی ہے، یا یوں کہئے فاعل کومبدا فعل کے ساتھ وہی نسبت ہوگی جومبداء فعل کومفعول مطلق کے ساتھ ہوگی ... اتنافرق ہے کہ فاعل ومبدا فعل میں علاقہ لزوم بھی ہوتا ہےاورمبدا فعل اورمفعول مطلق میں بظاہرعلاقہ لزوم ہیں ہوتا مگریہلے واضح ہوچکا ہے كم المزوم بهي المزوم بحسب الوجود بين موتا بلكه بشرط لحوق عدم خاص موتا بي سوايسي بي

ميداء انكشاف بهى بشرط لحوق عدم خاص جس كاپيانه مفعول به كوسجهي ملزوم مفعول مطلق ہے... چنانچہ ظاہر ہے... بالجملہ باہمہ وجوہ باہم تناسب ہے اس لیے معلوم مطلق کومبداء انکشاف کے ساتھ وہی نسبت ہوگی جومبداءانکشاف کو فاعل کے ساتھ ہوگی اور فاعل کو میداءانکشاف کے ساتھ وہی نسبت ہوگی جومبداءانکشاف کومعلوم طلق کے ساتھ ہوگی... غرض عالم كومعلوم مطلق كے ساتھ نسبت عالميت اور معلوم مطلق كوعالم كے ساتھ نسبت معلومیت بذات خودنہیں... بواسطه مبداءانکشاف ہے مگرتوسط مبداءانکشاف مثل توسط حداوسط قیاس معروف نہیں بلکہ توسط حداوسط قیاس مساوات ہے...اس ليے كه حاصل اس تناسب كاميهوا كه:

"المعلوم المطلق منسوب الى مبدأ الانكشاف بالنسبة الخاصة المعلومة و مبدأ الانكشاف منسوبٌ الى العالم ايضًا كذالك" يايون كَهَے:"العالم منسوب الى مبدأ الانكشاف كذا و مبداء الانكشاف ايضاً منسوب الى المعلوم المطلق كذا"

الغرض نهعالم اورمبداءانكشاف مين باهم تصادق ہے نەمبداءانكشاف اورمعلوم مطلق میں باہم تصادق ہے جوایک دوسرے پرمحمول ہواورصورت قیاس اقتر انی کی بطور معروف حاصل ہو...اس کیے صحت نتیجہ صحت مقدمہ ثالثہ پر موقوف ہوگی اور ظاہر ہے کہ مقدمه ثالثہ جس براس قیاس میں نتیجہ کا دارومدارے کلیتہ نہیں ورندلازم آئے کہ جارکو مثلاً سولد کے ساتھ وہی نسبت نصف ہونسبت رابع نہ ہواس لیے کہ یہاں بھی بعینہ یہی صورت ہے جارکوآ تھ کے ساتھ وہی نسبت ہے جوآٹھ کوسولہ کے ساتھ نسبت ہے ...ال كي لازم يراكه فقط تحقق تسبتين مذكورتين علت تامه حصول علم للعالم نه مو .. سوحالت منتظره كالجسس كيا توايك اورنسبت معلوم موئى جس كابين العالم ومبداالانكشاف اوربين مبداء الانكشاف والمعلوم المطلق مونا ضرور ہے اعنی عالم كومبداء انكشاف كے ساتھ نسبت مسامعت عابياورمبداءانكشاف كومعلوم مطلق كساته نبست ماست عابي...

القصه مبداء انکشاف مثل عینک دیدار معلوم مطلق کے پیش رو حیا ہے جس کا حاصل وہی توجہ اور مسامنت ہے سوجیسے آئینہ کسی کے ہاتھ میں ہوا در پیش رونہ ہوتو گواس کو نسبت حصول فی الیدای طور حاصل ہو...جیسے وقت مسامنت اور مواجہت ہے پراس وقت وەصورتىں جو بوجەتقابل آئىنە مىں منطبع ہیں...صاحب آئینە کومشہود نەہوں گی ایسے بى فقط حصول صور فى مبداء الانكشاف جس كا ماحصل تحقق نسبت ثانيه ب اوروجودميداء انكشاف جس كاحاصل تحقق نسبت اولى ب...انكشاف صورللعالم كے ليے كافى نه موگا... القصبه دونوں كامثل آئينه وصور آئينه يامثل مگس بندوق ونشانه ايك سيدھ ميں ہونا بھی ضرور ہے..فقط تحقق سبتدین معلومین سے کامنہیں چلتا ،اس صورت میں حاصل تناسب بيهوا كمعلوم مطلق مبداانكشاف كى سيده ميس باورمبداء انكشاف عالم كى سيدهين إورظامر إكروية قياس بهي قياس مساوات برمقدمه ثالثه يحيح ب... الغرض عارون نسبتون كاتحقق ضروري بيالين تحقق نسبتين اوليين علم خدا وندی میں تحقق تسبتین ٹانیتین کوستلزم ہے اور علوم ممکنات میں متصور نہیں ، وجداس کی يه ہے كه جيسے مركز دائر ه كوسب نقاط واقع على الحيط اور نيز نقاط واقعه بين الدائر ه سے کیساں تقابل حاصل ہے ایسے ہی ذات خدا دندی کوتمام ممکنات کے ساتھ جو بمنولہ نقاط واقعه على المحيط بين كيونكه حدود وجود واجبي بين اور نيزتمام صفات كے ساتھ جو داخل دائرہ وجوب ہیں برابرنسبت احداث وعلیت حاصل ہے اور اس طرف سے نسبت حدوث ومعلولیت سب کوخدا کے ساتھ موجود ہے...

سوجیے ایک مرکز پر دو دائرے بنائیں اور اس صورت میں جونبیت کہ مرکز کو چھوٹے دائرہ کے ساتھ ہوگی ۔۔ وہی نبیت چھوٹے دائرہ کو بڑے دائرہ کے ساتھ ہوگی ۔۔ وہی نبیت چھوٹے دائرہ کو بڑے دائرہ کے ساتھ ہوگی ایسے ہی مرکز ذات خدا وندی پر دائرہ علم جو صفت کا شفہ ہے اور مبداء کشف خدا وندعلیم کے لیے ہے اور دائرہ حدوث بڑے چھوٹے دو دائرے بنائے گئے جن میں سے اقرب الی الذات صفت کا شفہ ہے اور اس وجہ سے ذات کو اس صفت کے ساتھ جونبیت ہوگی الی الذات صفت کا شفہ ہے اور اس وجہ سے ذات کو اس صفت کے ساتھ جونبیت ہوگی

وہی نبیت صفت ندکورہ کو دائرہ حدوث کے ساتھ ہوگی باتی صفات واجبہ اور تھا کُن مکنہ
میں تقابل اربعہ د کیچ کر بیا حمّال بھی نہیں رہتا کہ ذات واجب کوصفات واجبہ اور تھا کُن
مکنہ کے ساتھ نبیت تو متساوی ہو جیسے مخر وط متدیر القاعدہ کی راس کوجس کے قوس کا مرکز خود نقطہ راس ہو نقاط واقعہ علی القاعدہ کے ساتھ نبیت تساوی ہوتی ہے اس لیے کہ متقابلین میں باہم الی نبیت ہوتی ہے جیسے مرکز پر دوزاویہ متقابلہ اور ان کے وتروں میں ہوتی ہے اعنی جیسے ایک دائرہ مرکز سے ایک جانب ہے تو دوسرا دوسری جانب ....
میں ہوتی ہے اعنی جیسے ایک دائرہ مرکز سے ایک جانب ہے تو دوسرا دوسری جانب ....
الغرص تقابل ہدایت واضلال ورجمت وغضب وغیرہ صفات جو اصل تقابل ممکنات ہے ساتھ شل مکنات ہے خود اس بات پرشاہد ہے کہ نبیت خداوندی صفات و ممکنات کے ساتھ شل نبیت راس مخر وط فہ کور بے نقاط قاعدتہ بلکہ شل نبیت مرکز دائرہ الی نقاط المحیط ہے جس سے شبہ فہ کور مرتفع ہوگیا اور نبیت روح مقدس نبوی علیہ الصلوۃ والسلام الی معلوما تھا نہانہ مثل نبیت مرکز الی الدائرہ ہے نہ مثل نبیت راس مخر وط فہ کور الی نقاط القاعدہ ہے ... وجہ مثل نبیت مرکز الی الدائرہ ہے نہ مثل نبیت راس مخر وط فہ کور الی نقاط القاعدہ ہے ... وجہ مثل نبیت مرکز الی الدائرہ ہے نہ مثل نبیت راس می مطلوب خاطر ہے تو ہم بھی حاضر ہیں گر بہلے ایک تمہیر پیشکش ہے ....

تمهيد

مجموعة تقیقین بمیشه مساوی جمله موجودات بوتا ہے اس لیے که زیداگر ایک ذات خاص پر صادق آتا ہے تو باقی تمام موجودات پر لازید صادق آتا ہے ورنه موجودات باقیه میں سے کوئی موجوداییا ہو کہ زیدصادق نہ آیا تولازید بھی صادق نہ آگے تو ارتفاع انقیقین لازم آئے اور جب مجموعة تقیقین مجموعہ موجودات کے مساوی ہواتو دوسری عرض یہ ہے کہ جوادث کا تبائن تومسلم اوریہ بھی اس لیے کہ جمکن میں ایک جہت خاصہ موجود مطلق کی طرف سے فائض ہوئی ہے اورایک حصہ خاصہ عطا میں ایک جہت خاصہ موجود مطلق کے سارے حصے اور ساری جہیں کی وجود مطلق کے سارے حصے اور ساری جہیں کی ایک مکن کی آغوش میں آجائیں ورنہ وجود مطلق کے سارے حصے اور ساری جہیں کی ایک مکن کی آغوش میں آجائیں ورنہ وجود مطلق کے سارے حصے اور ساری جہیں کی ایک مکن کی آغوش میں آجائیں ورنہ وجود مطلق کے سارے حصے اور ساری جہیں کی وجود مطلق کے سارے حصے اور ساری جہیں کی ایک مکن کی آغوش میں آجائیں ورنہ وجود مطلق کی مروجود مطلق نہ رہے مقید ہوجائے ...مع ہذا تھا اُتی مکن

مقالات حجةُ الاسلام جلد 3 آب حيات كهيرا يدين IAA کی حقیقت معلوم ہو چکی ہے کہ وہ حدود فاصلہ ہیں اور حدوث حدود کے لیے ضرور ہے كە وجودكى قدر آئے توكى قدر باہر بھى رە جائے... بالجملە كوئى حقیقت حقائق ممكنه میں سے ایی نہیں کہ جمیع حصص وجود اور جملہ جہات وجود کومحیط ہو لا جرم کچھ داخل حقائق کچھ خارج رہے گا اور خارج پر لا داخل اور داخل پر لا خارج صا دق آئے گا اور تقابل ایجاب وسلب پیدا ہوگا...ادھرذات خداوندی کوجوحوادث کے لیے بمنول مرکز ہے تمام حوادث كے ساتھ ارتباط ہے اور كيول نه موبيار تباط نه موتو حدوث وحوادث نه مول... اب اس بات کو یا د فرمائے کے تحقق ممکنات کے لیے ضرور ہے کہ ایک وجود خارج من الذات اور واقع على حقائق الممكنات كيونكه ہرموصوف بالعرض كے ليے ایک موصوف بالذات حایج اور ایک صفت جو اس میں بالذات اور اس میں بالعرض ہوتو اس صورت میں بوجہاشتر اک صفت مذکورہ مرکز ذات سے ہیکل ممکنات تك ايك مخروط بيدا موگاجس كاراس مركز كي طرف اور قاعده محيط كي جانب موگا... غرض منانتی انتزاع مشابہ مخر وطات ہوں گے ...اس میں كو فَي ممكن كيوں نه ہوا وّل ممكنات سرورِ كا ئنات عليه الصلوٰ ة والتسليم ہوں يا كو فَي اور جن میں باہم تخالف و تضاد ہے نہ تو افق ولز وم ایک نسبت تو اپنے مبادی اور مناشی

اس صورت میں ممکنات کواپنے معلومات کے ساتھ لاجرم مختلف نسبتیں پیدا ہوں گی انتزاع کے ساتھ دوسری نبیت اپنے معروضات کے ساتھ تیسری نسبت اپنے انتزاعیات کے ساتھ، چوتھی نسبت مفہومات باقیہ کے ساتھ مگران جارنسبتوں میں ہے تین پہلی نسبتیں تو ضروریات وجود میں سے ہیں کیونکہ ذوات ممکنہ تین جہتوں ہے خالی نہیں ہوتیں ...ایک جہت وجو دجس کی وجہ سے اپنے منشاءا نتز اع کی طرف منسوب ہے دوسری جہت عدم ،جس کی وجہ سے اپنے معروض کی طرف منسوب ہے، تیسری جہت تحدد وتشخص جس کے سبب اپنے حدود اعنی انتزاعیات کی جانب منسوب ہے...الغرض ان تینوں انتسابوں کی علت تو ذات ممکن ہی میں موجود

ہے... باقی رہاا نتساب رابع ولوازم ذات وذا تیات ممکن میں ہے بہیں منجملہ عوارض خارجیہ ہے ... چنانچہ ظاہر ہے اب سنئے :

کہ بظاہر علوم جہات ٹلاٹہ بما فیہا کے ممکن کے لیے ضروری معلوم ہوتے ہیں لیکن اور اق گزشتہ میں اس امر کی تنقیح ہو چک ہے کہ عالم کو اپنا اور مبادی اور اپنے صفات و اتنیکا علم بالکنے ممکن نہیں ہاں علم بالوجہ ہوتا ہے ... اس صورت میں علوم جہات ثلاثہ فدکورہ و اتنیات ولوازم و ات ممکن میں سے نہ ہوں گے ... چنانچہ واضح ہے ...

اوراگر کچھ خفا ہوگا تو میری تقریر کی پریشانی یا مسائات بیانی کے باعث ہوگا...
گریوں سمجھ کر کہ اس سے کون چھوٹا ہے جو میں چھوٹوں... پھراس امر میں زیادہ کنج و
کا وکرنی سعی باطل ہے ... مطلب سے مطلب ہے اور اال فہم سے معاملہ ہے ، ہر رند
بازاری سے کا منہیں ورنہ اس رسالہ میں ایک بھی بات ایس نہیں جس کو بے کھکے مان
جا کیں ، اصل مطلب کا نکال لینا اہل فہم کے حوالے کرکے بیگر ارش کرتا ہوں:

الغرص فظاتی بات ہے پہر ہیں ہوتا کہ جیسے ہیاکل مکنہ عموماً وجود مطلق کے ساتھ قائم ہیں اوراس کے حق میں انتزاع ہیں ایسے ہی ارواح مؤمنین روحِ اطہر سرورِ عالم سلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قائم اوراس کے حق میں انتزاعی ہیں ... بالجملہ جہات ثلاثہ مذکورہ کو ذات واجب تک رسائی نہیں ... نسبت الی المنشاء والی المعروضی کا نہ ہونا تو خود ظاہر ہے کون نہیں جانتا کہ خدا وند کریم امر انتزاعی نہیں جواس کے لیے کوئی معروض ہو ... ہاں انتقاع لیے کوئی معروض ہو ... ہاں انتقاع نسبت ثالثہ البتہ ظاہر بینوں کے حق میں ہنور کی تا س ہے ...

اس کیےمعروض ہے کہذات بے چون و بے چگون تک تو تحدید کی کیارسائی ہوتی وجودمنسط بھی جومجملہ صفات اور قیوم ذوات ممکنات ہے آغوش قیود میں نہیں آسکتا... چنانچہ بخو بی روشن ہو چکا ہے...رہی ہیا کل مکنداس کومحیط نہیں خودوہ ان کومحیط ہے...اگر تشبیہ دیجئے تو بہرتفہیم بیمثال عمرہ ہے کہ جیسے جوف فلک الا فلاک میں افلاک باقیہ مشتكا نهاورعناصرار بعهاور بهت سے خارج المركز اور متمات اور تداوىر اور مكعبات جن کے ہیاکل کی تعداد حداحصاء وشار سے خارج ہے، داخل ہیں اور وہ ان سب کو محیط ہے..ایے بی وجودمنبط جونجملہ صفات خداوندی ہے تمام موجودات کومحیط ہے... الغرض وجودمطلق بوجه حدود فاصله مذكوره محدودنهيس هوا...حصص وجودمطلق تحدیدات میاکل سے محدود ہوئے ہیں مگرتمام ذوات مکنداس میں اوّل ممکنات سرویہ مخلوقات صلى الله عليه وسلم مول يا كوئي اورخودا حاطه حدود ميس بين حدود كومحيط نبيس... مخضربیہ کدوجود مطلق داخل کی جانب سے محدود ہے اور خارج سے یا اصل میں محیط محدود کو ہے اور ہیاکل مکنه خارج کی جانب سے محدود ہیں اور صدود ان کومحیط ہیں اور ظاہر ہے کہ ابن دونول مضمونوں میں زمین و آسان کا فرق ہے اور روح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اگر چہخودمحدود حدود خارجیہ ہو، پرارواح مؤمنین اس کے حدود داخلہ میں سے ہیں اور اس وجہ سے ان کومحیط اور شرطِ علم جوا حاطہ عالم بہ نسبت معلومات ہے، اسی ·

طرح موجود ہے جیسے وجود مطلق میں اگرچہ بہ نسبت حدود خارجیہ پیشرط مفقو د ہے قو بجرطريق اثبات مطلوب يايول كهئے باعث تامل دربارہ اعتقاد واجماع علوم ارواح مؤمنين بافعالها وانفعالاتهافى ان واحدٍ يا دوام علوم مذكوره برنسبت حضرت اعلم مخلوقات عليه السلام بيرہے كەحسب تمهيد سابق كەمعلومات نبوي صلى الله عليه وسلم جہات مختلفه میں واقع ہیں اور بوجہ تعارض و تضاد جہات مذکورہ اجماع توجہات بجانب جہات ند كورهمكن نبيس جوَّعلق علم بالا رواح يابقاء علم ارواح مذكوره ميں اورعلوم خارج نهروں... بال اگرنعوذ بالتُدعكم حقيقت ومعرفت ذات وصفات خدا وندى اورعلوم واسرايه خدا وندی اورعلوم شریعت وطریقت و نیزعلوم دیگرمعلومات سے حضرت اعلم مخلوقات سرورِموجودات صلى الله عليه وسلم كوعارى ومعرّ اتضور يجيح تو پھرالبته اجمّاع علوم ندكوره اور دوام علوم ندکورہ کے قائل ہونے میں بظاہر پچھترج نہیں...اگرچہ گنجائش اٹکار پھر بھی بایں وجہ باقی ہے کہ جب تک نسبت روح مقدس صلی اللہ علیہ وسلم الی ارواح مؤمنین متل نسبت راس مخر وطمقد یا بقاعده جس کے راس وقاعدہ میں نسبت مرکز الی المحيط ہو ثابت نہ ہو جائے ... تب تک اعتقاد مذکور کی کوئی وجہ ہیں ، اعتقاد کے لیے یقین کامل حاہیے نہ احمال مگر معتقدان دین اسلام کواس میں تامل نہ ہوگا کہ ہرنوع كےعلوم میں خصوصاً معرفت ذات وصفات وتجلیات وعلوم اسرار شریعت وطریقت و مبداء ومعا دميس رسول التدصلي التدعليه وسلم كاوه رُتبه بكدديدة وجم وخيال الل كمال تبھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا... چہ جائیکہ آپ ان علوم سے ممرّ اومعرّ اہوں ہاں علوم ارواح بإفعالها وانفعالا تنهامين اگربه نسبت معرفت ذات وصفات وتجليات علوم اسرار وغيره بجهفوقيت موتى توبتقاضائع محبت احمدى صلى الله عليه وسلم وخيال رفعت شان محمدى عليهالصلوٰ ة والتسليم اس كا اقر اراوراس كا انكار گوارا كياجا تا...

الغرض عالم کے لیے دربارۂ حصول علم توجہ شرط ہے اور درصورت تعارض و تضاد جہات معلومات اجتماع توجہات متضادہ ممکن نہیں جواجتماع علوم ندکوره لا زم آئے اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کواجماع علوم و دوام علوم ندکوره

معلومه میں مثل علیم وخبیر کہا جائے ...

اس تقریر کی بناتواسبات پھی کہذات عالم کشف معلومات میں کافی ہے یا حدود و اطراف ذات قالمیہ مبداء کشف وانکشاف ہیں اور اگرذات عالم یا حدود و اطراف ذات قابلیت کشف ولیافت، مبدائیت کشف وانکشاف نہیں رکھتے بلکہ مبداء انکشاف کوئی اور چیز سواء ذات و حدود واطراف ذات کے ہوتی ہے تو اس وقت میں تو کشاف کوئی اور چیز سواء ذات و حدود واطراف ذات کے ہوتی ہے تو اس وقت میں تو کی حدوثت ہی نہیں کیونکہ قیام ارواح اگر ثابت ہوا ہے تو روح مقد سلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت ہوا ہے تو روح مقد سلی اللہ علیہ وسلم خلیان نہ کور جیران کرے اور اگر حقائق ارواح ہیکل مخروط نہ کور ہوں ... فقط قاعدہ مخروط نہ کور نہوں جس کوس قاعدہ کے لیے نقطہ راس مرکز ہواور ارواح مؤمنین فقط قاعدہ ہی کی جانب نہوں بلکہ ساتوں کے اطراف میں بھی بعض ارواح قائم ہوں یا قاعدہ ہی پر ہوں پر قاعدہ مخروط مو جوگل توجہ ہوگا ، ظاہر و باہر ہے اور کسی کوصد یق کسی کوشہید ہی کوسالے کہنا خود اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ارواح مؤمنین کوروح مقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یک ماں نقابل حاصل نہیں ...

الله ليك كه بيتنول تسميل اقسام ايمان سے بيل اور باہم انواع مختلفہ بيل ، نوع واحد كافراد ميں سے نہيں ... بي بات خود بى روش ہے كه ايمان وصديقيت وشہادت و صلاح نسبت الى الشخص نہيں ... الله ليك كه مفاجيم ثلاثة خود بھى كلى بيل اور نسبت نوع الى الصحف بھى نہيں الله كيك كه اختلاف صنف سے آثار نوع مختلف نہيں ہو جاتے اور يہال اختلاف آثار كے بيان كى مجھ حاجت نہيں ...

م ثارصد يقيت مين كمال تميزعلوم صادقه وكاذبه باور آثارشهادت مين كمال جدواجتها دربارهٔ ازاله منكرور فع فساد واعلاء كلمة الله الجواد ب

اور آ فارصلاح آ فارلازمہ میں سے ہیں مثل صدیقیت وشہادت آ فار

پھر بایں ہمہ یوں نہیں کہ سکتے کہ اقسام ٹلاثہ میں فرق شدت وضعف ہے جس سے تفاوت قرب و بعد ٹابت ہونہ فرق ساست وعدم ساست ہے کیونکہ شدید و ضعیف میں فرق نوعیت نہیں ہوتا، ہاں کی بیشی آٹار ہوتی ہے... شدید میں امثال ضعیف ہوتے ہیں اضداد ضعیف نہیں ہوتے اور فرق نوعیت تقابل تضاد کو مقتضی ہوتے ہیں اضداد ضعیف نہیں ہوتے اور فرق نوعیت تقابل تضاد کو مقتضی ہے ... چنا نچہ ظاہر ہے چند شمعوں کا نوراگر ہا ہم روش ہوں تو ایک شمع کے نور کی نسبت مختلف الما ہیت نہیں ہوجا تا اور اقسام ٹلاثہ میں ظاہر ہے کہ فرق نوعی ہوئی واحد نہیں، وضعف نہیں ... چنا نچہ اختلاف آٹار سے روش ہے ... بالجملة ایمان نوع واحد نہیں، انواع کثیرہ اس کے بیجے واضل ہیں ...

اور پہلے ٹابت ہو چکا ہے کہ جزءایمانی ہرروح کارسول الله صلی الله علیہ وسلم کی

طرف سے فائض ہے تو لا جرم واسطہ فی العروض اعنی روح سرورِ عالم صلی الله علیہ وسلم جہات ثلاثہ پرمشمل ہوگی اور انواع ثلاثہ ندکورہ جہات ثلاثہ کی کمیت میں واقع ہوں گی ... بنہیں ہوسکتا کہ شل نقاط واقعہ علی القاعدۃ الحر وط الهذکورا کیک سمت اور الیک بعد پرواقع ہوں اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں تساوی توجہ بلکہ اجتماع توجہ ممکن ہے اس لیے کہ بحکم تقریر مسطور اجتماع علوم ارواح با فعالہا وانفعالا تہا ممکن معلوم نہیں ہوتا ... چہ جائیکہ دوام واستمرار مع ہذا فیضان جزء ایمانی روح سرور عالم صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ قائم ہو ... پھراگر قیام ہیکل جزء ایمانی بالروح الدوی صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ قائم ہو ... پھراگر قیام ہیکل جزء ایمانی بالروح الدوی صلی الله علیہ مقتضی ہے تو فقط صول علم جزء ایمانی اور علم و آثار جزء ایمانی کو مقتضی ہے ... علم ارواح محتم اختال ہو العلیم المفعال "بات سے لازم نہیں آتا!" و الله اعلم بحقیقة الحال و هو العلیم المفعال "

بعد ختم اس تقریر کے بیگر ارش ہے: کہ ہر چند بی تقریر کم فہموں کو ایک خیال خام معلوم ہوگا...اُدھر محبان جاہل اس تقریر کوموہم کسرِ شان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھیں گر جیسے اہل فہم سے بیا مید ہے کہ ان مطالب دقیقہ کو سمجھ کر محظوظ ہوں گے، ایسے ہی اہل حق سے بیا مید ہے کہ اس تحقیق کو احقاق حق سمجھیں، تسویل باطل نہ سمجھیں، میں اہل حق سے بیا مید ہے کہ اس تحقیق کو احقاق حق سمجھیں، تسویل باطل نہ سمجھیں، میں نعوذ باللہ منہا اگر کا سرشانِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا تو اثبات حیات اور اثبات واسطہ فی العروض ہونے رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف کیوں متوجہ ہوتا ...

بالجمله الله بات سے کہ روح پُر فتق حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم ارواح مؤمنین کے لیے منشاء انتزاع ہے اور ارواح مؤمنین آپ کی روح مقدس صلی الله علیہ وسلم کے لیے امور انتزاعیہ اور حدود فاصلہ ہیں، یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت سرویا عالم صلی الله علیہ وسلم کو ارواح مؤمنین کاعلم بجمیع احوالہا و با فعالہا و انفعالا تہا بھی ہوا عالم صلی الله علیہ وسلم کو ارواح مؤمنین کاعلم بحمیع احوالہا و با فعالہا و انفعالاتہا بھی ہوا کرے جویہ شبہ پیش آئے کہ منشاء انتزاع ہونا ۔۔۔ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کا ارواح مؤمنین کے لیے اور ان کا انتزاع ہونا تو اس بات کو مقتضی ہے کہ رسول الله صلی الله

علييه وسلم كوعلم جمليه أرواح تجميع احوالها حاصل هواوروقائع والهعلى عدم العلم المذكوراس بات کو مقتضی ہیں کہ نہ آپ ارواح مؤمنین کے لیے منشاء انتزاع ہول نہ ارواح مؤمنین امورانتز اعیه ہول... ہاں اگر مقتضی ہے تواس بات کو مقتضی ہے کہ روح نبوی صلى الله عليه وسلم "اقرب الى المؤمنين من انفسهم" بو ... اس لي كمعبت ك لیے علت یہی قرب وقرابت ہے... چنانچہ بالنفصیل پیہ بات معروض ہو چکی ہے قرب کے لیے محبت علت نہیں ... چنانچہ بدیہی ہے علیٰ ہٰداالقیاس اقربیت مٰدکورہ اس بات کو متفتضى ہے كەحضرت سرور عالم صلى الله عليه وسلم بانسبت ارواح مؤمنين اولى بالتصرف من القسهم ہوں...اس کیے کہ تصرف کے لیے مالکیت ضرور ہے اور بوجہ اقربیت ند کورہ اور اُمور انتز اعیہ مسطورہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم مالک ارواح ہوں گے، ارواح خوداینی ما لک نه ہوں گی ،اس لیے کہانتزاعیات میں جہت وجود منثاءانتزاع کی طرف راجع ہوتی ہے،مفیض جہت وجودحقیقت میں منشاءانتزاع ہوتا ہے اور واسطه عروض وجود انتزاعیات کے حق میں یہی منشاء انتزاع ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ انتساب حقيقي منشاءا نتزاع كي طرف ہوگا توانتساب الى انفسهم آپ مجازى ہوگااور پير بات اس سے زیادہ ظاہر ہے کہ موجب ملک اگر ہوگا توانتساب حقیقی ہی ہوگا،انتساب مجازی نه ہوگا خاص کر درصورت تقابل سویہاں بعینہ یہی قصہ ہے...

اس کیے حسب تحقیقات سابقہ حصہ واحدہ واسطہ فی العروض اور معروض کے نکا میں مشترک ہوتا ہے، واسطہ فی العروض کی طرف جس حصہ کو انتساب صدور و قیام ہوتا ہے معروض کی طرف ہوتا ہے، واسطہ فی العروض کے حق میں مشترک ہوتا ہے، واسطہ فی العروض کے حق میں جو حصہ صفت ذاتی اور لازم ذات ہوتا ہے وہی حصہ معروض کے حق میں صفت عرضی اور وصف بالعرض ہوتا ہے حقیقتا اور اوّلاً و بالذات جو حصہ واسطہ فی العروض کی طرف منسوب ہے مجاز اور ثانیا و بالعرض وہی حصہ معروض کی طرف منسوب ہے ۔۔۔۔۔ پھر اگر معروض حصہ ندکور کا مالک ہوگا یا بوجہ انتساب ندکوراس میں تصرف کا مجاز ہوگا تو

واسطہ فی العروض بدرجہ اولی اس کا مالک اور اس میں تضرف کا مجاز ہوگا...مع بزا بناء ملک وتصرف قبض پر ہے... چنانچہ مضامین اور اق گزشتہ اس مضمون کے لیے ان شاء اللہ بر مان کامل ہیں...

اس لیے لازم پڑا کہ اصل مالک اور متصرف باستحقاق واسطہ فی العروض ہو معروض نہ ہو کیونکہ معروض کا قبضہ دائی اور ضروری نہیں ہوتا ، مستعار اور چندروز ہ ہوا کرتا ہے بلکہ قبضہ ہی نہیں معروض اس حصہ عارضۂ معروض پر قابض ہوا کرتا ہے ... آفتاب کواور آئینہ کود کیھئے آگ کواور یانی کو ملاحظہ فرمائیئے ...

ہر چندنور آفاب اور حرارت آئش لازم ماہیت آفاب وحقیقت آئش نہیں جو
آفاب و آئش کو واسطہ فی العروض حقیق کہے گر چونکہ آفناب آئینہ کے حق میں اور
آئش اپنی ذات کے حق میں بظاہر واسطہ فی العروض ہے تو اس قدر فرق بین معلوم ہوتا
ہے کہ آپ بھی جانتے ہیں آفاب کا نورخصوصاً اہل ہیئت کے نزدیک زائل نہیں ہوتا
اور آئینہ میں بھی برقر ارنہیں رہتا ... آئش کی حرارت خصوصاً علائے طبعیات کے خیال
کے موافق زوال پذیراوریانی کی حرارت کو قیام نہیں ہوتا ...

اس سے صاف ظاہر ہے کہ قبضہ واسطہ فی العروض مرتفع نہیں ہوتا اور معروض ہمیشہ قابض نہیں رہتا... بایں ہمہ معروض کا قبضہ عطاء واسطہ فی العروض ہے اور واسطہ فی العروض کا قبضہ عطاء واسطہ فی العروض نہاں ہو... واسطہ فی العروض کا قبضہ ایک کمال خانہ زاولازم نہاد ہے جو وقت عطام عروض زائل ہو... قبل از عطاء ورنہ بعد از سلب اس لیے عین وقت عطاء مالکیت اسی کے لیے مسلم رہے گی ... سواس کی صورت کوئی صاحب فرما ئیں بجز اعادہ واستعارہ اور کیا ہو سکتی ہے... گرگی ... سب جانے ہیں کہ متاع مستعار میں معیر بہ نسبت مستعیر اولی بالتصرف ہوتا ہے... بالجملہ آیت کریمہ "النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم "کی کل تین تفسیریں ہیں...

(١) اقرب الى المؤمنين من انفسهم

(٢) احب الى المؤمنين من انفسهم

(٣) اولى بالتصرف في المؤمنين من انفسهم...

ان تنیوں تفسیروں کوغور سے دیکھئے تو دواخیر کی تفسیریں ایک اوّل ہی کی تفسیر کی طرف راجع ہیں...ایں لیے کہ قرب کے لیے محبت اور تصرف علت وسب نہیں... ہاں محبت وتصرف کے لیے قرب علت وسبب ہے بلکہ بجز قرب نہ محبت کے لیے کوئی سبب ہے نہ تصرف کے لیے کوئی علت ہے، دعویٰ اوّل کی تصدیق تو تحقیق محبت سے عیاں ہے اور دعوے ٹانی کی راستی پر بحث قبض و ملک گواہ ہے کیونکہ حسب تحقیقات گزشتہ تصرف ملک پر متفرع ہے اور ملک قبضہ کی فرع ہے اور قبض بے قرب متصور نہیں ... پھر جب قبضها تناهوا كهاين ذات اوراين حقيقت كوبھي ميسرنہيں تو قرب بھي اتنابي ہوگا... اب د کیھئے کہ بیددواخیر کی تفسیریں ہم کومفزنہیں... ہاں اگران تفسیروں کا ہونا ہارے دعوے میں مخل ہوتا تو بیاحتال تھا کہ دعویٰ حیات جناب سرورِ کا سُنات علیہ وعلى آله اقضل الصلوت والتسليمات كى آيت فدكوره أكردليل عوتوبيتفيراول دلیل ہے اس کیے اثبات دعویٰ ندکور کے لیے ابطال تفسیرین اخیرین ضرور ہے ... جب تفسيرين اخيرين مذكورين مخل مطلوب نهيس بلكه بالا ولي مثبت مطلوب ہيں ... چنانچے بفضلہ تعالی واضح کرد کھایا تو پھرابطال تفسیرین کی کیا حاجت ہے بلکھیجے ان دو تفسيروں سے توضیح مقصود زيادہ ترہے...اس ليے اثبات لوازم تحقق تام ملزوم پر دال ہوتا ہے...سب جانتے ہیں کہ "الشی اذا ثبت ثبت بلوازمہ" صورت میں تفیراول وعوى بين تفسير ثانى و ثالث اس كى دليل ب اور بعينه قضايا قياساتها معها كى صورت ب ... ابأس معبود مفيض الخيروالجودمعلم العلوم معطى الوجود كاشكر بكمال نياز وعجزجال گداز بجالا یئے کہ ہم کہاں کہاں شاخ درشاخ چلے گئے گر جہاں گئے ای اصل پر رہے اور ہرطرف سے ایک ثمرہ تازہ لائے اور مغزمطلوب بحد اللہ حاصل کیا اور اصل مطلب کی طرف پھر چلے آئے...

بالجمله آیت "النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم" جم تغیرے لیج مثل

آفناب نیمروز اہل نظر کے لیے اس بات پر شاہد ہے کہ دسول الله صلی الله علیہ وسلم منشاء وجودارواح مؤمنین ہیں اور ماہین روح نبوی علیہ الصلوٰ ق وانسلیم اورارواح مؤمنین وہ رابطہ اورار تابط ہے کہ منشاء انتزاع اورانتزاعیات ہیں ہوا کرتا ہے اور چونکہ بھہا دت تقریرات گزشتہ یہ بات واضح ہو چی ہے کہ انتزاع من بین الشیکین ہوا کرتا ہے ... چنا نچہ لفظ انتزاع ہی خوداس بات پر شاہد ہے تو شکی ٹانی کے لیے در بار ہُ اتصاف روحانیت روح نبوی صلی الله علیہ وسلم واسطہ فی العروض ہوگی کیونکہ منشاء انتزاع موصوف بالذات ہوا کرتا ہے ... موصوف بالذات ان دونوں میں سے کون سا ہے مرکسی کا کا منہیں ، اہل افہام متوسطہ بسا او قات موصوف بالعرض کوموصوف بالذات اور موصوف بالذات کو موصوف بالذات کو موصوف بالذات اور موصوف بالذات کو موصوف بالدات کو موصوف بالذات کو موصوف بالدی سے کوئی سے کوئی سے کھوٹ ہوں بیات ہوں بیانہ بالذات کو موصوف بالدی سے کہ کوئی ہوں بالذات کو موصوف بالدی ہوں ہوں بالغرض سمجھ لیتے ہیں ... چنا نچہ انتزاع فوقیت و

تحستیت میں اکثریمی ہوتا ہے اور چونکہ اس باب میں ایک اشارہ کافی گزر چکا ہے زیادہ گفتگو کرنی مناسب نہیں جانتے ...

ہاں اس بات کا جبالا دینا ضرور ہے کہ اس صورت میں مصدرارواح مومنین آپ ہوئے اور مخرج اور منبع حدوث ارواح ندکورہ آپ کی روح مقدس سلی اللہ علیہ وہ کی ... بو یہ ہمارا مطلب تھا کیونکہ ابوت روحانی اور کیا ہوگی، ابوت جسمانی کو ابوت کہنا انصاف سے دیکھئے تو اس ابوت کے سامنے محض تجوز ہے جس کی بناء اسی منشائیت اور علیت اور وساطت عروضی پر ہے ... اعنی حقیقت تولید بیہ ہے کہ ایک شک دوسری شک کے لیے منشاء انتزاع اور علت اور واسطہ فی العروض ہو ... سو بایں نظر کہ ابوت جسمانی میں بھی ایک شائر ہو الدین کی طرف ہے اطلاق والد و ولد جائز رکھا گیا ور نہ حقیقت تولید یہی ہے کہ کوئی شک کے لیے منشاء انتزاع اور علت حقیقی اعنی منبع حدوث اور مصدر وجود ہواور ظاہر ہے کہ شک عادث وصادر کے عطاء اور دادو دہش منشاء صدوث اور علت حقیقی ہے گر ظاہر انتزاع اور علت وضی تعبیر کیا ہے گر ظاہر

ہے کہ علیت اور منشاء انتزاع کیلئے فقظ علت و معلول اور منشاء انتزاع اور صفت انتزاع کی ضرورت ہے جیسے تولد کے لیے ایک والد دوسرے ولد کی حاجت ہے اس لیے کہ یہاں فقظ اضافت واحدہ ہے اور اضافت واحدہ کے لیے اس کے دونوں حاشیوں کا تحقق کا فی ہوتا ہے اس لیے کہ تصور ابوت اور تحقق تولد کے لیے فقظ وجود حاشیتین جو اضافت کے لیے ضروری ہے ای والد وولد کا فی ہے امر ثالث کی ضرورت نہیں ...

ہاں وساطت عروضی میں دومفہوم اضافی مجتمع ہیں...ایک وساطت، دوسرے عروض، پھران میں باہم تقابل تضائف بھی نہیں جوفقط وجود حاشیتین کافی ہواور ہر ایک کوایک اعتبار سے مضاف الیہ قراردے کر دواضافتوں کو پورا کرلیں، لا جرم چارحاشے چاہئیں ورنداس سے بھی کیا کم کہ تین تو ہوں جوایک کو مشترک بین الا ضافتین اور متفائر باعتبارین اعنی مضاف اور نیز مضاف الیہ تھہرا کر دو اضافتوں کا بوت پورا کریں، اس لیے چارنا چار ماوراء روح مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اورارواح مؤمنین کے ایک اورام راائ کی ضرورت پڑی جس کو معروض بھی کہئے اور ذو واسطہ بھی اس کا نام رکھئے ... بالجملہ اضافت وساطت کے لیے تو دوحاشیے روح مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ذو واسطہ ہیں اور اضافت عروض کے لیے دوحاشی رادواح مؤمنین جوعوارض ہیں اور ذو واسطہ جوم عروض ہے ...

رہی ہی بات کہ معروض اور ذو واسطہ کیا ہے اس کی تحقیق بقدرضرورت بلکہ زیادہ چند بارگزر چکی ہے کیونکہ بھکم اضافت مدی اضافت کے ذے اتن ہی بات لازم ہے کہ علت اضافت بیان کرے اور ظاہر ہے کہ اضافت کا ثبوت خود مسلزم تحقق منسبین ہے اور بیلازم نہیں کہ اثبات منسبین بھی بجنسہما یا بڑع ہما یا بشخصہما کیا کرے اور ہم نے بایں ہمہ دو تین بار تحقیق معروض کی طرف اثبارہ کیا... ہاں تشخیص و تعیین معروض نہیں ہوئی سواس کے پیچھے پڑتا بجز جمافت بیہودہ سرائی کے اور کیا ہے بلکہ انصاف سے دیکھے تو ہم در بے اثبات نسبت ابوت واضافت تولید وتولد ہیں ...

اوراس کے لیے فقط علیت اور معلولیت کا اثبات بین الروح النبوی صلی الله علیہ وسلم و بین الرواح النبوی صلی الله علیہ وسلم و بین ارواح المؤمنین کا فی ہے ... ان کے معروضات کا اثبات تک ہمارے فرمہ ضروری نہیں ... چہ جائیکہ تعیین وشخیص البتہ بغرض چند جن میں سے ایک اثبات فرق بین موت النبی صلی الله علیہ وسلم وموت المؤمنین بھی ہے امر مذکورہ کا اثبات ہم نے ایپ ذمہ لیا تھا ...

ہاں اس شبر کا جواب البتہ ہمارے ذہ ہے کہ آیت مذکورہ اگر دال ہے تو ابوت
ایمانی پر ہے تو الدروحانی پر دلالت نہیں کرتی اور مطلب مکنون کا اثبات تحقق ابوت روحانی
پر موقوف ہے اس لیے کہ غرض اصلی اثبات دوام افضل موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ...
اور ناظرین اوراق گزشتہ پر ظاہر ہے کہ بیہ بات بذر بعہ قاعدہ ممہدہ اعنی
علیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہی متصور ہے کہ آپ ارواح مؤمنین کے لیے
علیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہی متصور ہے کہ آپ ارواح مؤمنین کے لیے

علت حیات ہوں اور وساطت عروضی سے کا منہیں چلتا...تفصیل اس جواب کی چونکہ ایک مقدمہ کی تمہید پرموقوف ہے اس لیے اوّل وہی معروض ہے...

تمهيد

ایمان و کفر کے لیے حقق حیات اوّل ضروریات میں سے ہے...وجہ اس کی سے کہ ایمان انقیاد باطن کا نام ہے اور ظاہر ہے کہ انقیاد باطن قوت عملیہ ارادیہ کے انقیال کے لیے تعلق علم احوال و انفعالات میں سے ہے اور قوت عملیہ ارادیہ کے انفعال کے لیے تعلق علم بالمعلوم کی ضرورت ہے بلکہ اس انفعال کے لیے اگر فعل ہے تو کیفیت علمیہ ہی ہے اس صورت میں کیفیت ایمانیہ ایک حالت "متو سطه بین القوة العلمیة و القوة العملیة الارادیه" ہے اور حاصل ضرب عمل وعمل کیفیت علمیہ وقوت عملیہ ہوئی مگر العملیة الارادیه" ہے اور حاصل ضرب عمل و میں کیفیت اتصاف قوت علمیہ اور کیفیت ندکورہ کا نام ایمان ہوگا ورنہ اس صورت میں ایمان فقط علم سے حقق ہوجایا کرتا ہے اور یہود مردود با وجود اس علم کے کہ آیت "یعرفونه کما یعرفون کو ابناء هم"

جمی اُس پرشاہد ہے مورد عمّاب نہ ہوتے اس کیے کہ بحثیت مذکورہ فقط فاعل ہی کی ضرورت ہے ... چنانچہ ظاہر ہے اور نیز پہلے واضح ہو چکا ہے ہاں بحثیت اتصاف مفعولی ہرصفت کو فاعل ومفعول دونوں کی ضرورت ہے...

ر ہی اس بات کی دلیل کہانصباغ واتصاف قوت عملیہ مقصود ہے اوّل تو يهي آيت "يَعُر فُوُنَهُ كَمَا يَعُرِ فُوُنَ أَبُنَآءَ هُمُ" ہے... بايں ہمه لفظ انقياد واذعان و خضوع وخشوع وغیره بھی جومنجملة تفسیرات ایمانی ہیں،اس بات پردلالت کرتے ہیں... پھر تفوی وصبر و تو کل وغیرہ جو منجملہ مقتضیات ولوازم ذات ایمان ہیں اس کے لیے بر ہان ہیں اس لیے کہ بیسب اُموراختیار یہ ہیں اوراختیار وارادہ قوت عملی کا کام ہے، توت علمي اس لوث سے منزہ ہے اس پر آیت "وَمَا خَلَقُتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعُبُدُوُن"اورنيز آيت"وَمَا أُمِرُوُا إِلَّا لِيَعُبُدُوا اللَّهَ مُخُلِصِيْنَ لَهُ الدِّيُنَ \*ثُل آ فناب فيمروزاس بات يرشام اله كمقصود بالذات اورمطلوب بواسط عبادت ب جولا جرم مجمله اختيارات وعمليات ب مكربشهادت آيت "قَالَتِ الْاَعُوابُ المَنَّا قُلُ لَّمُ تُؤْمِنُوا وَلَكِنَ قُولُوا اَسْلَمُنَا وَلَمَّا يَدُخُلِ الْإِيْمَانُ فِي قُلُوبِكُمُ "اور نيز بدلالت حديث "انما الاعمال بالنيّات" بيربات روش بكراصل عبادت نيت اور انقیاد باطن ہے..سواس کوہم ایمان کہتے ہیں...اتنافرق ہے کہایک نیت عام اور عبادت عام ہوتی ہے اور ایک نیت خاص اور عبادت خاص ہوتی ہے ... سوجیے نیات خاصمال اعمال خاصه بین ایسے ہی نبیت عامہ کوعلت جملہ اعمال سجھئے...

بالجمله ان تینوں میں جس کوہم نیت سیجھتے ہیں اعنی نیات خاصہ متعلقہ صوم وصلو ۃ اعمال معینہ جس کو ایمانی کی اوراس کے اعمال معینہ جس کو ایمانی کیئے وہی نسبت ہے جو اور عام و خاص اعنی کلی اوراس کے حصہ میں ہوتی ہے مگر ظاہر ہے کہ حصص کلیات طبعیہ مغائر ماہیت کلینہیں ہوجاتے... اس لیے جو ایک کی حقیقت ہوگی وہی دوسرے کی حقیقت ہوگی...

بالجمله باين نظركه نيات خاصم عجمله ارادات بين جوقوت عمليه اراديهى سيمتصور

بیں ... یول سمجھ میں آتا ہے کہ ارادہ عام اور نیت عامہ بھی جس کو ایمان کہتے ارادہ اور قوت عملیہ ہی کا کام ہوگا اور ظاہر ہے کہ تعلیم واذعان جوشہور تفییرات ایمانی میں سے بیں بے ارادہ متصور نہیں خودارادہ کہو یا ملزوم ارادہ کہواس لیے خواہ مخواہ یوں کہنا پڑے گا کہ ہر چند کیفیت ایمانی کے حقق میں کیفیت علمیہ اور قوت عملیہ کو ہرا ہرا ایسا ہی وخل ہے جیسے حوادث میں مبدا صدوث اعنی لازم ذات واسطہ فی العروض اور معروض کو وخل ہوتا ہے گر بایں نظر بھی اتصاف فاعلی مقصود ہوتا ہے اور بھی اتصاف مفعولی پھر جس کا اتصاف مقصود بالذات ہوتا ہے ... مفت متوسطہ اس کی صفت ہوجاتی ہے اور اس اعتبار سے دوسر بے پراس کا حمل اور دوسر بے کی طرف اس کا انتساب جائز نہیں ہوتا ... چنا نچہ تقریر منع تصادق مصدر بی لفاعل اور بی للمفعول میں بیہ بات واضح ہو چکی ہے اور یہاں اتصاف مفعولی اعنی اتصاف قوت عملیہ وقوت ارادیہ بالکیفیتہ المعلومۃ مقصود ہے تو اتصاف مفعولی اعنی اتصاف قوت عملیہ وقوت ارادیہ بالکیفیتہ المعلومۃ مقصود ہے تو لاجرم ایمان احوال قوت عملیہ میں سے ہوگا ، یہ تقریر حسب دلخواہ اہل زمانہ تھی ...

اوراگرتقلیدابناءروزگارکوایک طرف دهریختویون معلوم ہوتا ہے کہ احیاء میں دوتو تیں ہیں...ایک علمیہ جس کا کام کشف وادراک معلومات ہے ... دوسر عملیہ جس کا کام حرکات وسکنات ہے ... خواہ حرکات آئینی ہوں یا غیر آئینی ہوں مثل کی جس کا کام حرکات وسکنات ہے ... خواہ حرکات آئینی ہوں یا غیر آئینی ہوں مثل کی وکی کے خواہ جسمانی ہوں خواہ روحانی ہوں اس صورت میں توجہ روحانی اور میلان قبی بھی جس کو بحت کہتے ہیں داخل حرکات رہے گا اوراس صفت کا کام ہوگا جس کو ہم نے بنام قوت عملیہ تعبیر کیا ہے اورائی کو ہم قوت اراد یہ بھی کہتے ہیں اور کیوں کر نہ کہتے ارادہ کہتے ،ارادہ ہمعنی عزم کی حقیقت اگر غور کیجئے تو یہی مجت ہے کہ قد رت پر عارض ہوکر صورت عزم حاصل کرلیتی ہے کیونکہ بوسیلہ تحلیل عزم سیجئے تو یہی دو با تیں نکلتی ہوں ... باقی علم ارادہ سے بالبدامة سابق ہے ارادہ اس سے مرکب نہیں ، اس واسطے علم بے ارادہ اکثر ہوتا ہے اورارادہ قد رت سے اس طرح سابق نہیں اس لیے ارادہ یہ بیں ہوتا ، جب یہ بات محقق ہو چکی تو سنے :

بعدغور بول معلوم ہوتا ہے کہ وت علمیہ اور قوت ارادیہ میں دربارہ ایمان فقط اتناہی اشتراک ہے کہ دونوں ایک مفعول کے ساتھ متعلق ہوجاتے ہیں یعنی جو چیزاس کے لیے مفعول امراد ہائی محبوب ومطلوب ہے یہ مطلب نہیں کہ معلول وفعل صادر ہے اس لیے کہ اصل ارادہ اوراق لی مرتبہ توجہ محبت ہے پھر طلب ہے باقی افعال ارادیہ آثار قدرت میں سے ہیں اور منشاء ان کا وہی محبت وطلب ہے ... اعنی بایں نظر کہ افعال وحرکات موسل الی انحجو ببالذات یا الی انحجو ببالعرض ہوتے ہیں تو باشارہ ارادہ و محمقوت ارادیہ قدرت کارپرداز افعال ہوتی ہے اوراس وجہ سے محبوب بالعرض ہوتے ہیں تو باشارہ ارادہ و محمقوت ارادیہ قدرت کارپرداز افعال ہوتی ہے اوراس وجہ سے محبوب بالعرض ہو باشارہ ارادہ و محمقوت ارادیہ قدرت کارپرداز افعال ہوتی ہے اوراس وجہ سے محبوب بالعرض ہو باشارہ ارادہ و محمقوت ارادیہ قدرت کارپرداز افعال ہوتی ہے اوراس وجہ سے محبوب بالعرض ہو باتی ہے اس لیے کہ موسل الی الحبوب بھی محبوب ہی ہوجا تا ہے ...

غرض اصل ارا دہ مجبت ہے اورارادہ بمعنی مشہورا عنی عزم فعل اس کے آثار لا زمہ میں سے ہے جن سے قدرت ہی متاثر اور منفعل ہوتی ہے...اس لیے محبت مقد ورات میں اس کا ظہور ہوتا ہے، یہ بیل کہ وقت تعلق بغیر المقد ورات ہیں عزم جس کی حقیقت طلب ہے زائل ہوجا تا ہے بلکہ طلب بحال خود ہے کیونکہ لوازم محبت میں سے ہے ہاں مطلوب منہ بیس مرتبہ ملکہ موجود ہے مرتبہ فعلیت میں تحقق نہیں بالجملہ قوت علمیہ اور قوت ارادیہ جس کوقوت عملیہ اوّل کہا ہے دونوں ایک مفعول کے ساتھ متعلق ہوتے ہیں اور سوااس کے آپس میں کوئی فعل وانفعال نہیں ... ہاں قوت ارادیہ بذات خود اپنے مفعول کے ساتھ متعلق نہیں ہوتی تعلق ارادہ بالمراد کے لیے تعلق علم بالمراد المذکور شرطاور واسطہ فی الثبوت ہے مگر کسی کوشا یدیہ خیال ہوکہ تقریر مسطور جب بالمراد المذکور شرطاور واسطہ فی الثبوت ہے مگر کسی کوشا یدیہ خیال ہوکہ تقریر مسطور جب راست ہو کہ مرادات محبوبات میں مخصر ہو جا کیں، سواس کا جواب اس تقریر میں راست ہو کہ مرادات محبوبات میں مخصر ہو جا کیں، سواس کا جواب اس تقریر میں مندرج ہے ...اعنی ارادہ کے لیے محبوب ہوتا جا ہیں الذات ہویا بالعرض ہو...

بالجملہ ایمان کے لیے بمقتصائے تقریر اوّل علم وارادہ دونوں ضروریات وجود میں سے ہیں اور کیوں نہ ہوانقیا دمحبت کے آٹار میں سے ہوادرمحبت ہی اصل ارادہ ہے اور محبت بے علم متصور نہیں اس لیے جس کسی کا ایمان ذاتی ہوگاعلم وارادہ بھی اس کا

ذاتی ہوگا گرسب جانے ہیں کہ حیات ہیں سواعلم وارادہ کے اور کیا ہے بلکہ غور کیجئے تو حیات وعجب وارادہ تینوں ایک مصداق کے لیے مفہوم ہیں ... ہاں جیسے مفہوم و مدلول و موضوع لہ ومراد وغیرہ ایک مصداق کے لیے مفہوم است متغائر الاعتبار ہیں ایسے ہی حیات وعجب وارادہ وغیرہ مختلف الاعتبار ہیں ... فقط بہ حیثیت اتصاف فاعلی حیات ہیں اور بہ حیثیت اضافت فیما بین مجب وارادہ ہیں اورا گرارادہ کومرادف طلب رکھئے تو خیر بیاور بات ہے ... گرارادہ ہمعنی محبت بہ حیثیت تعالی افعال کچھا ور نہیں ہوجا تا، اگر چہ بادی انظر میں کچھا ور معلوم ہو، اس لیے کہ مجبت قار الذات اور غیر قار الذات محبت ہونے میں دونوں برابر ہیں، پرقار الذات اعنی حرکات اراد بیداخل قدرت محب ومرید ہیں اوراس وجہ سے ان کا صدور اور وقوع اور تحقی اور صدوث متعاقب ارادہ ہوجاتا ہیں اور اس وجہ سے ان کا صدور اور وقوع اور تحقی اور حدوث متعاقب ارادہ ہوجاتا ہیں دونوں برابر ہیں، پرقار الذات اعنی حرکات ارادہ بوجاتا ہو ہوجاتا ہیں اور اس وجہ سے ان کا صدور اور وقوع اور تحقی اور صدوث متعاقب ارادہ ہوجاتا ہیں جاعنی قدرت بہ ہوا خوابی ارادہ یا بجہت تھم ارادہ یا فعل ارادہ جوجا ہوسو کہو، مطلب ایک ہے ... کار پرداز اور مطبح الخدمت اور منعل ہوجاتی ہے اور غیر قار الذات بایں وجہ کہ داخل قدرت میں بہیں بوجاتی ہو اور کھیں نہیں آ سکتی ...

بہر حال محبت وارادہ اور حیات میں سوافرق ندکور اور کچھفرق نہیں ... چنانچہ آٹار
اوصاف ثلاثہ متقارب ہیں کارحیات واحیا تمیز ہے یاحر کت جو بوسیلے علم وقد رت متصور
ہے ... سویہی بات محبت اور ارادہ میں ہوتی ہے ... ہاں محبت میں بالحضوص علم اور میلان
الی النافع اور نفرت و ہرب من المضر ہوتا ہے اور ارادہ میں طلب تحصیل نافع یا طلب دفع
مضر معلوم ہوتا ہے ... سویستین ہر چند بوجہ تغایر متسبین متغایر معلوم ہوتی ہیں مگر بایں
نظر کہ طالب و ،ی ہوتا ہے جومحت ہوتا ہے ... یوں معلوم ہوتا ہے کہ جومنشا عمرت ہوتا ہے اور نہ کوبات کی اور ہوگا ،اس لیے ارادہ عیں محبت کا وہی منشاء طلب ہے ورنہ محبت کی کو ہواور طالب کوئی اور ہوگا ،اس لیے ارادہ عیں محبت کا م ہوگا مگر قاعدہ ہے کہ تفاوت قابلیت معروض اعنی مفعول سے ظہور آٹار میں اختلاف
ہوتا ہے ... اس لیے محبت مقد ورات میں بج بحبوبیت مفعول کی جانب اور پچھا اثر طاہر ہوتا ہے ... اس صورت

میں فاعل کی جانب ایک صفت واحدہ ہے جس کے مراتب باعتبار ظہور آثار مختلف ہیں پھرایک آثار کے اعتبار سے اس کا نام محبت ہے دوسرے آثار کے اعتبار سے اس کا نام محبت ہے دوسرے آثار کے اعتبار سے اس کا نام محبت ہوں وخصوص آثار ہے مگر ہاں اتنا ہے کہ افعال ہمیشہ محبوب بالغیر ہوں گے اور محبوب ہمیشہ بالذات امور قارة الذات ہوں گے... چنا نجے ظاہر ہے اور ظاہر نہیں تو نہ ہواس کے اور ایصناح کی پچھ ضرورت بھی نہیں مگر پچھ جن نہیں کہ ارادہ بمعنی نہ کور عین حیات ہے اور نہ ہی ہمارا کیا نقصان ،اگراس کے عدم شبوت میں ہمارا کیا نقصان ،اگراس کے عدم شبوت میں ہمارا کیا خصور کرکرتے...

گرجارا مطلب بہر حال ثابت ہے اس میں کی گو گو گئی گام بی نہیں کہ ارادہ و علم بے حیات متصور نہیں اور ایمان بے علم وارادہ ممکن نہیں حصول علم کے لیے بالضرور علم اور علم وارادہ کے لیے بالضرور حیات جا ہے ... وجہ ضرورت پچھبی ہی اس لیے کہ جس کا ایمان ذاتی ہوگا اس کی حیات بھی ذاتی ہوگی اور جس کا ایمان بالعرض ہوگا اس کی حیات بھی بالعرض ہوگا گر بوجوہ فہ کورہ معدن دونوں کا ایک بی ہوگا، یہ نہیں ہوسکتا کہ حیات بھی بالعرض ہوگی ہیں دونوں کا ایک بی ہوگا، یہ نہیں ہوسکتا کہ ایمان دونوں عرضی ہول، حیات کہ بیں اور سے آئے اس لیے کہ ایمان حاصل ضرب قوت علمیہ اور قوت عملیہ اور نوت مملیہ دونوں نہیں ہوسکتا کہ حیات ہواور ریے اراد یہ ہواور ظاہر ہے کہ بیدونوں رُکن حیات نہو ... چٹانچہ ظاہر ہے تھا جی بیان نہیں، اس لیے دونوں نہ ہول اور حیات نہ ہو ... چٹانچہ ظاہر ہے تھا جی بیان نہیں، اس لیے بشہ دت آیت کریمہ "دائشہ گی اُولی بالکمو مینی مِن اَنْفُسِهِم "حیات مومنین ان بھی اللہ علیہ وسلم اور بایں لحاظ کہ صفات ذاتیہ قابل گرشتہ نفس مقدس سرور انفس صلی اللہ علیہ وسلم اور بایں لحاظ کہ صفات ذاتیہ قابل انفکا کہ نہیں ہوتیں اور صفات عرضیہ قابل ذوال ہوتی ہیں ...

اس بات کا قائل ہونا پڑے گا کہ نفس مقدیں نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور حیات میں نبست ضرورت ذاتیہ ہے اور نفوس مؤمنین اور حیات میں نبست ضرورت ذاتیہ ہے اور نفوس مؤمنین اور حیات میں نبست امکان ذاتی ہے بالجملہ

حیات نبوی علیہ الصلوۃ والسلام دائی ہے ... ممکن نہیں کہ آپ کی حیات زائل ہوجائے اور حیات موسیدہ فقیقت میں صفات میں موسین عرض ہے زائل ہو سکتی ہے ... اس لیے کہ صفات عرضیہ حقیقت میں صفات ہی نہیں ہوتیں موسوف کے ذمہ فقط تہمت اتصاف لگ جاتی ہے ... وہم غلط کا رمحکہ عالم شہاوت میں متہم کر دیتا ہے ورنہ حقیقت میں مالک صفات عرضیہ موسوف بالذات ہوتا ہے ... صفات عرضیہ اس کے آثار میں سے ہوتی ہیں اور اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ امت اُمم ماضیہ سے افضل اور خیر ہواس لیے کہ آثار تابع مؤثر ہوتے ہیں ... افضل مؤثر کے آثار بھی ادون ہوں گے ...

چنانچه خداوند کریم بھی ارشاد فرما تا ہے:

"كُنتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخُوِجَتُ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعُرُوفِ الآية" اوراس صورت مِينُ مُكن ہے كہ آیت "اَلنَّبِیُّ اَوُلٰی بِالْمُوْمِنِیْنَ مِنُ اَنْفُسِهِمُ" میں "اَلنَّبِیُّ" میں بھی ہورت میں ممکن ہے کہ آیت "اَلنَّبِیُ اَولٰی بِالْمُوْمِنِیْنَ مِنُ اَنْفُسِهِمُ" میں حبیعت کے میں بھی اور "اَلْمُؤْمِنِیْنَ" میں جی الف لام استغراق کے لیے ہو یا اوّل میں طبیعت کے لیے اور دوسرے میں استغراق کے لیے اور بیم عنی ہول کہ ہر نی اولی بالمؤمنین ہوتا ہوتا ہوتا ہوتا مامؤمنین ہوتا ہوتا ہوتا المؤمنین ہوتا فقط اس اُمت کے مؤمنین مرادنہ ہول گے بیکھے سب مؤمنول کو عام ہوگا!

مقالات حجةُ الاسلام جلد 3

اورسیاق وسباق بھی پچھال تعیم کے خالف نہیں اس لیے کہ مقصود بالذات اولویت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت ارواح اُمت مجمدی صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت ارواح اُمت مجمدی صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت ارواح اُمت مجمدی صلی اللہ علیہ وسلم بہ کہ معشی زائداس کے کلیہ ہونے میں حاصل ہے گرظا ہر بہی ہے کہ الف لام دونوں لفظوں میں عہد کے لیے ہوات میں حاصل ہے گرظا ہر بہی ہے کہ الف لام دونوں لفظوں میں عہد کے لیے ہواور مراد ہے کہ "ھلڈا النبی اولی بھو لاء المؤمنین من انفسهم "لیکن اس بات سے اور انبیاء کی اولویت بہ نسبت اپنی اُمت کے اگر ٹابت نہیں ہوتی تو باطل بھی نہیں ہوتی بات ان فرق ہے کہ درصورت استغراق اوروں کی اولویت بدلالت مطابقیہ ٹابت ہو جائے گی اور منصوص ہوگی اور درصورت استغراق اوروں کی اولویت بلور قیاس ٹابت ہوگی اس لیے کہ بلغاء وضحاء اگر موضوع کو کسی وصف عنوانی سے تعیم لیطور قیاس ٹابت ہوگی اس لیے کہ بلغاء وضحاء اگر موضوع کو کسی وصف عنوانی سے تعیم کرتے ہیں تو اہل فہم اس وصف کوعلت مجمول سجھتے ہیں ...

مثلاً اگر کوئی شخص کے ہذا الشجاع ہزم الجند تولا جرم اہل فہم کے نزدیک وصف شجاعت کو ہزمیت لشکر میں دخل ہوگا...اس لیے اس نتم کا قضیہ اگر چہ بادی النظر میں شخصیہ ہوتا ہے ... پر بوجہ مذکور کلیہ کے تھم میں ہوتا ہے ...

الغرض ذوق سلیم ہوتو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس اولویت میں وصف نبوت کو دخل ہے اور ہر نبی کو اپنی اُمت کے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے ساتھ اور اسی وجہ سے خصیص انبیاء کیہم السلام کی اُم خاصہ کے ساتھ کی گئی ہے اور اسی بناء پر یوں کہہ سکتے ہیں کہ موافق تفاوت مدارج انبیاء کیم السلام مراتب اُم بھی متفاوت ہیں یعنی جیسے آفاب اور قمر میں فرق ہے اور ان کے اسلام مراتب اُم بھی متفاوت ہیں تعنی جیسے آفاب اور قمر میں فرق ہے اور ان کے آٹاراعنی دھوپ اور چاندنی میں اتناہی تفاوت ہے ایسے ہی جس قدر مراتب انبیاء میں اُٹاراعنی دھوپ اور چاندنی میں اتناہی تفاوت ہے ایسے ہی جس قدر مراتب انبیاء میں اُٹار مت کی کی روح کے آٹار ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے اس اُمت کو خود خداوند کر کیم اُمت کے نبی کی روح کے آٹار ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے اس اُمت کو خود خداوند کر کیم اُٹے آئی اُسلیل الرسلین خاتم اُٹے آئی آئی آئی آئی اور کیوں نہ فرمائے اس اُمت کے نبی افضل الرسلین خاتم

النبیین سید الا وّلین والاً خرین علیه وعلیهم وعلی آله افضل صلوت المصلین واکمل تعلیمات السلمین، پھریه اُمت کیول کر افضل الایم نه ہوگی اور بیبیں سے انبیاء علیهم السلام کے انبیاء ہونے کی علت معلوم ہوگئی...اعنی بیات کہ حضرت نوح علیه السلام اور حضرت ابراہیم اور حضرت موئی اور حضرت واؤد بیات کہ حضرت نوح علیه السلام اور حضرت ابراہیم اور حضرت موئی اور حضرت واؤد اور حضرت علیه علیه ملم ہی کیول اور حضرت علیه میں کیول موئے اور ان کے اُمتی اُمتی کیول ہوئے ، معامله برعکس کیول نه ہوا، اُمتیوں میں سے کوئی نی ہوجا تا اور انبیاء فذکورین علیم السلام ان کے اُمتی ہوتے ...

کین اب اچھی طرح کاشمس فی نصف النہار وشن ہوگیا کہ یوں ہی ہوتا چاہیے تھا، اگر اس ترتیب کے خالف ہوتا تو خالف عقل تھا، مؤثر اور واسطہ فی العروض اور علت قابل اختداء اثر اور عارض اور معلول نہیں، ہاں اثر اور عارض اور معلول قابل اقتداء مؤثر اور واسطہ فی العروض اور معلول نہیں بلکہ بیر تیب ضروری اور وہ ترتیب محال اقتداء مؤثر اور واسطہ فی العروض اور علت ہیں بلکہ بیر تیب ضروری اور وہ ترتیب محال اس کے کیامعنی ہیں ہوتا راس کے کیامعنی ہیں اس لیے کہ واسطہ فی العروض اور مؤثر اور علت اور منشاء انتز اع ہوٹا واسطہ فی العروض اور مؤثر اور علت اور منشاء انتز اع ہوٹا واسطہ فی العروض اور مؤثر اور علت اور مؤثر اور علت اور منشاء انتز اع کے اختیار میں نہیں ہوتا ... وجہ اس کی ظاہر ہے ارادہ کے نیچ اصل میں افعال اختیار بیہ حاصل ہوتی ہیں جیسے در ہم دینار مثلاً ان کو کسی اور اختیاری بوجہ مداخلت افعال اختیار بیہ کہتے ہیں اور صفات ذاتیہ مزید و مخار نہ افعال ہیں نہ افعال اختیار ہیہ حاصل ہوتی ہیں بلکہ مثل ذات صفات نہ کورجی خداداد ہوتے ہیں ...

د یکھے استماع وابصار جواز تنم افعال ہیں اختیاری ہیں، گرخود تمع و بصر اختیاری نہیں عطاء خدائے واہب العطایا ہیں ورنہ اندھے مادر زاد اور بہرے مادر زاد تسمع و بصر حاصل کرلیا کرتے اور ظاہر ہے کہ علیت ومعلولیت ومؤثریت و اثریت اور وساطت عروضی اور عارضیت اور منشائیت انتزاع اور انتزاعیت لوازم مراتب مخلوقیہ سے ہیں اورلوازم مخلوقیہ مخلوقات کے اختیار میں نہیں ورنہ ہر کوئی اپنے حسب دلخواہ مراتب جلیلہ وجیلہ حاصل کرلیا کرتا...

بالجمله أمور مذكوره صفات ذاتيه ميں سے ہيں اورمثل ذات محض بقدرت الهی مخص معین ہوئی ہیں

موصوف اوصاف مذکورہ کو اُس میں کچھ دخل نہیں جیسے آفتاب کومنوراعنی فاعل تنوير اورمصدر شفاع بناديا اورزمين كومثلا قابل تنويراور شعاع كوصادر آتش كومحرق اور مصدر حرارت اور چوب کومثلاً قابل احتر اق اور حرارت کوصادر بنایا، ایسے ہی انبیاء کو مصدرارواح مؤمنين اورارواح كوصاور بناديا ندانبياء نے بزور بازويهم تنبه حاصل كيا نه مؤمنین بوجه تکاسل اُس سےمحروم رہ گئے مگراس مرتبہ میں اور نبوت میں پھراییا فرق ہے جیسے عقل و وزارت اور سپہ سالاری اور شجاعت میں اعنی استعداد نبوت تو اُسی منشائيت اورمصدريت مذكوره كانام بي مكراستعداد كوفعليت لازمنهي ورنه برعاقل وزيراور هرشنجاع سيدسالا راور هرچوب خشك سوخنة ادر هرجهم كثيف منور مواكرتااوروجه اس کی پیہے کہ فعلیت اتصاف قوابل ایقاع اور افاضہ فاعل پڑموتوف ہے قابل کے اختیار میں نہیں چنانچہ امثلہ مٰدکورہ سے واضح ہے اس لیے تقررعہدہ نبوت بھی مثل منشائيت اورمصدريت مذكوره اختيار انبياء مين فيهوكا... بالجمله استعداد نبوت اور فعليت نبوت دونوں دا دخدا وندی ہیں کسب کواس میں خلنہیں اور یہیں سے ابوت روحانی حضرت حبيب رباني عليه الف الف صلوة وسلام برنسبت ارواح مؤمنين أمت محمرى صلى الله عليه وسلم ثابت موكئ اس ليے كه حقيقت ابوت وساطت ايجاد ہے اعنى والد جسمانی سلسله ایجاد میں واسطه وجود ولد ہوتا ہے سوایسے ہی ارواح انبیا<sup>عیب</sup>م السلام خصوصاً سرورانام عليه وعليهم الصلوة والسلام وعلى آله الكرام واسطه وجودارواح أمم بي كيول كهانبياء عليهم السلام خصوصاً حضرت سيدالموجودات صلى الله عليه وسلم حسب تحرير گزشته منشاءانتزاع ارواح مؤمنین اُمت ہوتے ہیں اورارواح مؤمنین اُمت اُن کے حق میں منجملہ انتر اعیات ہوتی ہیں اور ظاہر ہے کہ والدین جسمانی کو وجود ولد میں

ا تناوط نہیں جتنا منشاء انتزاع کو وجود انتزاعیات میں دخل ہوتا ہے، اوّل تو وجود آوی بے والدین متصور بلکہ واقع ہے ... حضرت آدم علیہ السلام کے نہ ماں تھیں نہ باپ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے والد کوئی نہ تھا، پھر بعد وجود بقاء اولا دکے لیے بقاء والدین ضروری نہیں اگر ماں باپ کا جہم فنا ہو جائے تو اولا دکا جہم فنا نہیں ہو جاتا اور منشاء انتزاع کو بالضرورت حدوث و بقاء انتزاعیات دونوں میں دخل ہے اور پھر دخل بھی کیسا کہ بے منشاء انتزاع نہ حدوث انتزاعیات دونوں میں دخل ہے اور پھر دخل بھی علی بذا القیاس مؤثر اور واسطہ فی العروض اور علت کو حدوث و بقاء عارض واثر و معلول علی بذا القیاس مؤثر اور واسطہ فی العروض اور علت کو حدوث و بقاء عارض واثر و معلول میں کیسی پچھ حاجت بیان نہیں اور کیوں نہ ہویہ سب مفہو مات اور مفہوم میں کیسی بچھ حاجت ہی مصداق پر صادق آتے ہیں ...فرق اگر ہے تو اعتباری ہے حقیق منشاء انتزاع ایک ہی مصداق پر روثن ہے ...اہل رسالہ کے سجھنے والوں کو اس قسم کے فرقوں نہیں ... چنانچہ اہل فہم پر روثن ہے ...اہل رسالہ کے سجھنے والوں کو اس قسم کے فرقوں کے بیان کی بچھ حاجت نہیں ورنہ میں ہی قلم گھا تا اور کا غذسیاہ کرتا ...

الغرض مداخلت والدجسمانی اور ضرورت والدروحانی میں زمین و آسان کا فرق ہے ... والد جسمانی اگر ہے بھی تو واسطہ فی الثبوت ہے جواصل ارکان وجود حادث سے حسب تحقیقات گزشتہ خارج ہے، اگر وہ ہوتا ہے تو منجملہ موصولات آثار فاعل الی مفعول یا واقعات مواقع وصول اثر ہوتا ہے اور منشاء انتزاع اور علت اور مؤثر اور واسطہ فی العروض معطی وجود ہوتا ہے ...

بالجملہ والدروحانی کوخود جناب خالق اکبر کے ساتھ ایک نوع کی مشابہت تامہ ہے جیسے ممکنات کو حدوث میں کیا بقاء میں کیا وجود باری کی ضرورت اوراس کی طرف احتیاج ہے ... ایسے ہی انتزاعیات وغیرہ کو منشاء انتزاع وغیرہ کے حدوث و بقاء میں ضرورت ہے اس جگہ سے اہل فہم کو کیفیت ارتباط حادث بالقدیم کسی قدر معلوم ہوگئ مور یہ اور یہ بھی معلوم ہوگیا ہوگا کہ حقوق والدروحانی والدجسمانی کے حقوق سے کس قدر زیادہ ہیں اور کیوں نہ ہوں وہاں اگر تولد جسمانی ہے تو یہاں حدوث روحانی ہے قدر زیادہ ہیں اور کیوں نہ ہوں وہاں اگر تولد جسمانی ہے تو یہاں حدوث روحانی ہے

و بان اگر مداخلت بے تو یہاں ضرورت ہے... پھر جب حقوق والدین جسمانی اس قدر ہیں کہ حقوق والدین منجملہ اکبر کہائز کھہرا... چنانچہا حادیث صحیحہ بخاری وسلم میں مصرح ہے تو حقوق والدروحانی کتنے اور عقوق والدروحانی کیسا ہوگا...

بالجمله جس قدر والدجسماني مظهر خالقيت ومظهر ربوبيت ہے اس سے زيادہ والدروحاني مظهر خالقيت ومظهر ربوبيت ب..اى ليه "وَإِذُ أَخَذُنَا مِينَاقَ بَنِي اِسُوَآئِيُلَ لَا تَعُبُدُونَ اِلَّا اللَّهِ " كَاتِكُ " وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا " فرمايا تو "أَطِيُعُوا اللَّهَ" كِساتِه "أَطِيعُوا الرَّسُولَ" لكَّاياس مِن اوراس مِن ويَهوكتنا فرق ہےاور کس قدر تفاوت ہے عبادت خداوندی اور چیز ہےاوراحسان والدین اور چیز ہے...احسان میں فعل محسن یا عطام محسن مقصود نہیں ہوتا وہ راحت مقصود ہوتی ہے جو اِن دونوں کے ساتھ مربوط ہوتی ہے گرچونکہ ثمرہ مٰدکورہ فعل مٰدکوریا عطاء مٰدکوریراور عطابے فعل ندکورا ورفعل ندکور ہےا طاعت متصور نہیں تو بنا چاری اطاعت والدین کی ضرورت پڑتی ہےاورعبادت میں خودعبادت ہی مقصود ہے کوئی اورثمرہ جوعبادت پر متفرع ہو جناب باری کومطلوب نہیں اور عبادت عین اطاعت کا نام فیے عبادت کی حقیقت بھی اطاعت ہے تو یہاں اطاعت بذات خودمقصود ہے اور والدین کے حق میں اطاعت آلہ مقصود ہے اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی متاجر کسی اجیرے ایسے کام پرعقد اجارہ کرے جوکسی آلہ پر مقصود ہوتو آلہ مذکورمتا جرکی ملک میں داخل نہیں ہوجا تا اور دربارہ آلہ کوئی استحقاق اس کو حاصل نہیں ہوتا، بعد اختام کام کے یا قبل شروع کام کے بلکہ عین وفت کام کےمتا جرکو آلہ سے کچھکام نہ ہوگا... فقط اپنے کام سے کام ہوگا، آلہ مذکورا گراجیر مر ہے اور وہ آلہ اس کا ہے تو ملک اجیر رہے گا اور غلام ہے تو ملك مولى رہے گا.. متاجر كودر بارة ملك بوجه طلب كار ندكور كچھاستحقاق نه ہوگا... بالجمله والدين مستحق راحت ہيں اور اطاعت ميں جو آله راحت ہے کچھ استحقاق نہیں اسی لیے امر والدین کے گناہ ومعصیت میں نہیں سنے جاتے اوراطاعت خالی از راحت میں چنداں تا کرنہیں فقط بایں لحاظ کہاطاعت موجب سرور ہےاور

سرور منجملہ راحات ہے اطاعت خالی از راحت بھی سرور ہے اس کیے والدین اگرغنی و قوی ہوں اور اولاد کے ذمہ حج فرض نہیں تو اجازت کی خواہ مخواہ ضرورت نہیں اور آیت "آیت "اَطِیْعُوا اللَّهُ وَاَطِیْعُوا الرَّسُولَ" میں خود عطاء استحقاق اطاعت ہی سے رسول اکرم صلی الله علیہ وسلم کو سرفراز فرمایا، آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت کھی رایا، ایمان کے لیے "اَلا اللّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّهِ "کورُکن بنایا...

ربی بیہ بات کہ وبی اطاعت اولی الامر کوعنایت ہوئی...سواس میں ہمارا کیا نقصان ہے لاریب اولی الامر بھی واجب الاطاعت ہیں...گرجیسے رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی اطاعت خدا کی اطاعت سے دوسرے درجہ میں ہے ایسے ہی اولی الامرکی اطاعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی اطاعت سے دوسرے درجہ میں ہے گرا تنافرق ہاطاعت رسول الله علیہ وسلم کی اطاعت سے دوسرے درجہ میں ہے گرا تنافرق ہے کہ اطاعت رسول اطاعت معنون ہے اور اطاعت اولی الامراطاعت عنوان ہے ... اعنی اولی الامرکی اطاعت بحثیت امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے اور اطاعت رسول بحثیت ذات اگر چہ بادی انظر میں یہاں بھی اطاعت عنوانی ہے ...

شرح

شرح اس اجمال کی ہے کہ رسالت صفت مفعولی ہے، رسول سے مرسل مراد ہے اور اولی الامرصفت فاعلی امر فاعلی بذات خود اطاعت کو مقتضی ہے... رسالت مفعولی بذات خود اطاعت کو مقتضی نہیں ... اگر کوئی شخص کسی کے پاس غلام بطور بہہ بھیج و بے تو لاریب باعتبار لغت اس کومرسل کہیں گے، مگر بیار سال بخرض طلب اطاعت غلام نہیں بلکہ بغرض باعتبار لغت اس کومرسل کہیں گے، مگر بیار سال بغرض طلب اطاعت غلام نہیں بلکہ بغرض استخذام غلام ہے جس میں اُلئے غلام مرسل کواطاعت مرسل الیہ کی لازم ہے ... الغرض مفہوم رسول مثل مفہوم اولی الامر مقتضی اطاعت اور خواستدگار انقتیا و نہیں جو علت خطاب "اطبعوا" ہو سکے ... ہاں مفہوم امر بالمعروف البتہ علت خطاب «اطبعوا" ہو سکے ... ہاں مفہوم امر بالمعروف البتہ علت خطاب «اطبعوا" ہو سکے ... ہاں مفہوم اولی الامر تو اطاعت عنوانی ہوگی اور «اطبعوا" ہوسکا ہے اس لیے اطاعت اولی الامر تو اطاعت عنوانی ہوگی اور «اطبعوا" ہوسکا ہے اس لیے اطاعت اولی الامر تو اطاعت عنوانی ہوگی اور «اطبعوا" ہوسکا ہے اس لیے اطاعت اولی الامر تو اطاعت عنوانی ہوگی اور

اطاعت رسول اطاعت ذاتی ہوگی کیونکہ جب عنوان موجب خطاب نہیں ہوسکتا تو بعد عنوان معنون ہی موجب خطاب ہوگا ور نہ معنون بھی نہ ہوتو پھرا دکام خدا وندی کا تھم اور حکمت ہوتا غلط ہو جائے گا اور بیدہ ہات ہے کہ سب میں اق ل اس رسالہ میں اُسی کے اثبات سے فراغت پائی ہے بلکہ تھم کا تھم کہنا خودای بات پر دلالت میں اُسی کے اثبات سے فراغت پائی ہے بلکہ تھم کا تھم کہنا خودای بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس میں کچھ حکمت ہے اور پہلے واضح ہو چکا ہے کہ تھم وحکمت علم نبیت محقیقے حکمیہ کو کہتے ہیں جو مابین محکوم علیہ اور کھوم بہ حقیقی اعنی موصوف بالذات اور موسوف بالعرض ہوا کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ محکوم علیہ حقیقی علت محکوم بہ حقیقی ہوتا ہے ... چنا نچہ بخو بی او پر واضح ہو چکا ہے ... چنا نچہ بخو بی او پر واضح ہو چکا ہے ... جنا نچہ بخو بی امر و نہی اس پر متفرع ہے ... چنا نچہ بخو بی او پر واضح ہو چکا ہے ... اس صورت میں قضیۃ الرسول مطاع میں اگر معنون بھی مثل عنوان علت محمول نہ ہوتو علم و تصد بی قضیۃ الرسول مطاع میں اگر معنون بھی مثل عنوان علت محمول نہ ہوتو علم و تصد بی قضیۃ الرسول مطاع میں اگر معنون بھی مثل عنوان علت محمول نہ ہوتو علم و تصد بی قضیۃ ملکورہ منجملہ تھم وحکمت نہ ہوگی اور پھر خطاب اطبعوا کے لے موافق قاعدہ حکمت کوئی وجہ نہ ہوگی ...

بالجملة قفية الرسول مطاع بين معنون محكوم عليه هيقى ہاور ظاہر ہے كه معنون رسول اس جگه بجز روح مقدس سرور عالم صلى الله عليه وسلم اور نہيں فعل ارسال ذات مقدس سلى الله عليه وسلم الله عليه وسلم كے ساتھ متعلق نہيں اور اہل فتم پر روش ہے كه اطاعت ذاتى بجز اس كے متصور نہيں كه مطاع مطبع كے ليے منشاء فتم پر روش ہو كيونكه اس صورت ميں ما بين مطبع ومطاع علاقه ذاتى ہوگا ورنه باعتبار ذات مطبع بھى مطاع سے مستعنى ہوگا تو پھر اگر اطاعت ہوگى تو مثل اطاعت اولى الامر اطاعت وفى الامر اطاعت اولى الامر اطاعت وضى ہوگى اور يہى وجه معلوم ہوتى ہے كہ لفظ "الرّسول" كے ساتھ "اطبعوا" فرمايا اور اولى الامر كے ساتھ اطبعوانه بردھايا تاكم معلوم رہے كہ اطاعت رسول اطاعت رسول اطاعت سول عن ابوجہ فرمايا اور اولى الامر بالذات ہے اور اطاعت اولى الامر بالتبح اور بالعرض اعنى بوجہ نيابت نبويہ ملى الله عليه وسلم اولى الامر كومنصب مطاعيت عاصل ہے ... باقى بعض مواقع ميں جو لفظ الر مسول كے ساتھ بھى لفظ اطبعوانہ بين فرمايا اس كى دوجہ ہيں:

اقرل تو مید که ہر چنداطاعت رسول بالذات ہے... پر بایں ہمہ بالذات نہیں کیونکہ خود ذوات مکنہ کاتحقق اور وجود بالذات نہیں بالعرض ہے اور موصوف بالعرض کے احکام موصوف بالذات کی طرف راجع ہوا کرتے ہیں اس لیے آپ کی اطاعت بھی خدا ہی کی طرف راجع ہو با تیں مقتضائے ذات محمدی صلی اللہ علیہ وہلم ہیں وہ اصل میں مقتضیات خداوندی میں سے ہیں...

ووسرگی وجه ریب ہے کہ مقضائے ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم عین اوامر و نوابی خدا وندی ہیں جیسے دوحاکم ہوں ایک بالا دست، ایک حاکم ماتحت اور پھران دونوں کی رائے کسی مقدمہ میں شفق ہواس صورت میں طالب اور مطلوب ایک ہوگا... کبھی لحاظ تعدد طالب ہے بھی اعتبار اتحاد مطلوب ہے جہاں اعتبار تعدد طالب ہے وہاں وہاں "اطیعوا الله واطیعوا الرّسول" فرمایا جہاں اعتبار اتحاد مطلوب ہے وہاں "اَطِیعُوا اللّٰه وَرَسُولُهُ" فرمایا...

بالجمله اطاعت اولى الامر سے كوئى به دھوكا نه كھائے كه اولى الامركا بھى منشاء انتزاع ہونا اس صورت ميں لازم آتا ہے اور بيسارا كارخانه بنا بنايا وُھا جاتا ہے كيونكه اس صورت ميں ان كى حيات بھى ذاتى ہوگى اوراحكام حيات ذاتى مثل بقاء فكاح وملك اموال بعد مرگ بھى لازم آئيں گے ... بلكه يهى جمله بعد لحاظ تقرير فدكور حيات نبوى سلى الله عليه وسلم كذاتى ہونے اور حيات اولى الامر كوشى ہونے پر ولالت كرتا ہے اس ليے كه بناء ذاتيت حيات منشائيت انتزاع برتھى ... سوبفضلم تعالى منشائيت انتزاع برتھى ... سوبفضلم تعالى منشائيت اولى الامر بشها دت تقرير فدكور منشائيت اولى الامر بشها دت تقرير فدكور آيت من اَنفُسِهِمُ " تاب ہوگئ! آيت آيت آيت آيا الله وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمُو مِن اَنفُسِهِمُ " تاب ہوگئ! استعانت آيت "اَلنَّبِيُ اَولُلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِن اَنفُسِهِمُ " تاب ہوگئ! والحمد لله على ذلك ...

اور کیوں نہ ہو کلام ہائے صادقین ایک دوسرے کے مصداق ہوا کرتے ہیں...

مثل کلام ہائے دروغ ،موافق مثل مشہور ، دروغ گورا حافظہ نہ باشد...ایک دوسرے کے مکذب نہیں ہوتے...

اجسادانبیاء کیم السلام خصوصاً سیدانام علیہ الصلاۃ والسلام نہ مستعدف ادہوئے نہ فاسارہوئے بلکہ زیر پردہ خاک بشہا دت احادیث سیحہ سالم موجود ہیں جیسے خداکا کوئی وارث نہیں ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی کوئی وارث نہ ہونا چاہیے کیونکہ اس صورت میں ملک نبوی بوجہ منشائیت نہ کورہ مثل ملک خدا وندی اصل ہوگ اور ملک موسنین جوان کے اموال میں ان کو حاصل ہے ملک مستعارہ وگی ...اس لیے کہ موصوف بالعرض کے احکام واوصاف موصوف بالذات کے احکام واوصاف ہوتا کرتے ہیں اور موصوف بالعرض کے حق میں ان کا انتہاب از قبیل مجاز واستعارہ ہوتا کرتے ہیں اور موصوف بالعرض کے حق میں ان کا انتہاب از قبیل مجاز واستعارہ ہوتا

ہے... پھر جب ملک مؤمنین اپنے اموال میں ملک مستعار ہوئی ، ملک اصلی نہ ہوئی تو آپ کے اموال میں ملک اصلی ہونے کے کیامعنی...

یہ بات جب ہی متصور ہے کہ ملک مؤمنین ہم سنگ ملک نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہواس لیے کہ ملک مورث و ملک وارث میں تضا د ہے اس لیے دونو ں کا اجتماع ممکن ' نہیں اور تصنا دکولا زم ہے کہ دونوں متضا دیا ہم ہم وزن ہوں ور نہ اجتماع لا زم آئے گا کیونکہ جہاں اضداد میں مدارج متفاوتہ ہوا کرتے ہیں تو جس قدر ایک ضد میں مراتب ہوں گےاتنے ہی ضد ٹانی میں بھی ہوں گے ... مثلاً حرارت کے مراتب اگر متفاوت ہیں تو برودت کے مراتب بھی اسی قدر متفاوت ہیں مگر جیسے حرارت مطلقہ برودت مطلقہ کے مضاد ہے ایسے ہی اس کا ہر ہر مرتبہ اپنے اپنے مقابل کے مرتبہ کا مضاد ہے..علی الاطلاق کیف مااتفق تضار نہیں ورنہ یہ برودت جو پہاں کی آتشوں اورگرم پانیون میں بانسبت حرارت نارجہنم وحمیم دوزخ موجود ومسلم ہے ہرگزنه ہوتی ، کون کہہ دے گا کہ حرارت آتش جہنم وحمیم دوزخ ہم سنگ حرارت آتش دُنیاوی اور آب گرم حمام ہے، ناجار کی بیشی کا اقر ارکرنا پڑے گا اس **میں جس قدر** وجود ہوگا ای قدر کا عدم لازم آئے گا اور درصورت وجود موضوع ایک ضد کے ارتفاع کودوسرے کا وجودلا زم ہے لاجرم بفترر مذکور برودت ہوگی.. سویہ برودت آتش دُنیا و آب گرم دُنیا جس کا بنا جاری تشکیم کرنا پڑا گرمی آتش و آب **ندکور کی ضد** نہیں ورنہ اجتماع ممکن نہ ہوتا، اس کے بعد چون و چرا کرنی اور ان احتمالوں کا پیدا كرناجوبديمي البطلان مول انہيں كاكام ہے جوبطالت شعار وباطل پيندہيں ...

بالجمله الملاك متعدده برنبت اشياء مملوكه بابهم متضاد بين اور پهر ملك مين بوجه في كور بالا تفاوت موجود ب... بهارى مِلك بهم سنگ مِلك خداوندى نهين ورنه اجتماع ممكن نه تفا حالانكه بشها دت آيت كريمه "وَلِلْهِ مَا فِي السَّبِم واتِ وَمَا فِي الْآرُضِ") ورحد بث شريف" إنَّ لِلْهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعُظَى "اشياء مملوك عباد مين الكري وارجمتع بين اور كيول كرنه بول ملك خداوندى ملك حقيق اور ملك خالق جوادمجمتع بين اور كيول كرنه بول ملك خداوندى ملك حقيق اور

ذاتی ہے اور ملک عباد ملک مجازی اور عرضی ہے اور موصوف بالعرض اور موصوف بالذات اوصاف عرضیہ موصوف بالعرض میں شریک ہوتے ہیں ... چنانچہ محررسہ کرر روشن ہو چکا ہے اوراو پر بالتخصیص اس بات کا خدکور بھی آ چکا ہے اس صورت میں لازم ہے کہ جیسے ملک نبوی ہوکیونکہ ہے کہ جیسے ملک نبوی ہوکیونکہ جیسے وجود حضرت واجب الوجود منشاء انتزاع روح حبیب محمود صلی اللہ علیہ وسلم تھا ایسے ہی روح اقدس حضرت حبیب مقدس منشاء انتزاع ارواح مؤمنین ہے وہال اگر منشائیت فدکورہ باعث ملکیت ذاتیہ تھا تو یہاں بھی منشائیت فدکورہ موجب ملک ذاتی ہوگی اور اموال مؤمنین جس قدر مملوک مؤمنین ہیں اس سے بڑھ کر مملوک حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے ...

بالجمله ملک نبوی صلی الله علیه وسلم مضاد ملک مؤمنین نبیں جو ملک مؤمنین قائم مقام ملک نبوی صلی الله علیه وسلم ہواس صورت میں بالفرض والتقدیرا گر ملک نبوی صلی الله علیه وسلم زائل بھی ہوجائے تو میمکن نہیں کہ ملک مؤمنین اس کے قائم مقام ہوجائے...

باقی رہااختال حدوث ملک جدیدتو بیسلم کہ ملک نبوی سلی اللہ علیہ وسلم باقی یا ذائل ہوجائے ... شل ہبدوئج وشراء واجارہ نبوی سلی اللہ علیہ وسلم اشیاء مملوکہ نبوی سلی اللہ علیہ وسلم علی اللہ علیہ وشراء میں ہوتا ہے ... سودرصورت بقاء ملک نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تو اضطراری جیسے میراث میں ہوتا ہے ... سودرصورت بقاء ملک نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تو اضطراری ہے ندائق علیہ میں ہوتا ہے ... سودہ وصورت بقاء ملک نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تو اضطراری ہے ندائق ملک اضطراری اس کے لیے زوال ملک چاہیے ... سووہ جوں کی تو ل موجود ہے اور درصورت زوال ملک نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اگر چہ بیا خمال پھما دت کی تو ل موجود ہے اور درصورت زوال ملک نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آگر چہ بیا خوی صلی اللہ مقام تو ہوئی نہیں سکتا جو بوجہ قرابت وارثوں کوتر جیج ہو ور نہ تساوی وجہ ملک نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و ملک اقارب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و مؤمملہ مؤمنین ہیں لازم آئے ...
علیہ وسلم و ملک اقارب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جو مجملہ مؤمنین ہیں لازم آئے ...

بالجملة حقوق خداوندی وحقوق مصطفوی صلی الله علیه وسلم میں اگر چه اتنا فرق ہے جتنا واجب وممکن میں گرنو بھی تشابہ حاصل ہے اور وجہ اس کی منشائیت ہے ... اعنی جیسے خدا وند کریم بشہا دت 'ن کئ اُقُرَ بُ اِلَیٰهِ مِنُ حَبُلِ الْوَدِیْدِ '' منشاء انتزاع ممکنات بیں ... اس لیے کہ آیت گو بوجہ خطاب خاص انسان کی شان میں نازل ہوئی ہے پر حکم عام ہے ... چنانچہ ظاہر ہے ایسے ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم بشہا دت ''اکتئیٹ اُوکئی فام ہے بالکہ وُمنین بیں اس لیے حقوق بالکہ وگئی ہے تا کہ وگئی ہے بالکہ وُمنین بیں اس لیے حقوق نبوی ،حقوق والدین جسمانی سے برارج زیادہ ہوں گے ...

اس معلوم ہوتا ہے کہ حرمت ازواج مطہرات حرمت منکوحہ والدجسمانی سے اضعاف مضاعف ہوگا... چنانچہ آیت "وَ مَا کَانَ لَکُمُ اَنُ تُوُدُو اَ رَسُولَ اللّٰهِ وَلا اَنْ عَنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا " کو آیت اَنْ تَنْکِحُو اَ اَزُواجَهُ مِنُ بَعُدِهِ اَبَدًا إِنَّ ذَلِکُمُ کَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا " کو آیت "وَلا تَنْکِحُو اَ اَزُواجَهُ مِنُ بَعُدِهِ اَبَدًا إِنَّ ذَلِکُمْ کَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا " کو آیت "وَلا تَنْکِحُو اَ مَا نَکْحَ ابَاءُ کُمْ مِنَ النِسَآءِ اَلّا مَا قَدُ سَلَفَ إِنَّهُ کَانَ فَاحِشَةً وَمَقَتًا " مِن اللّٰ مَا قَدُ سَلَفَ اِنَّهُ کَانَ فَاحِشَةً وَمَقَتًا " مِن مقابلہ کرنے سے اس بات کی تقد لین خدا کے کلام میں سے بھی تکانی ہے ... "مَا کَانَ لَکُمُ " سے صاف عدم استحقاق اور انتفاء موجب حلت اور عدم مناسبت عیال ہے جس سے ظہور ہے اور ہے وار ہے ذاتی اور قطع طمع کی طرف اشارہ ہے اور "اَلا تَنْکِحُوا " سے فقط ممانعت نکاتی ہے جس میں باعتبار ہے کے دونوں احتمال ہیں اور باعتبار کیفیت خفا ظاہر ہے نظہور ہے اس لیے اس قدر قطع طمع بھی نہ ہوگا...

باقی رہا"فاحشہ"اورمقت اور سبیل سیکی ہونا بیالی بات ہے کہ صغائر و کہائر و نوں میں مشترک ہے اور عظمت بجز کہائر کے اور گناہوں میں متصور نہیں ... پھر مخطئے ہما" کے ساتھ "عِندَ اللّهِ فرمایا بیاور بھی اس گناہ کے اکبریت پرولالت کرتا ہے بعنی اور کہائر اگر کہائر ہیں تو باعتبار عباد کہائر ہیں ،خدا کی رحمت کے سامنے بچھ حقیقت نہیں اور کہائر ہیں تو و خدا وند کریم ہی اس کوعظیم سمجھتا ہے ... بایں ہمہ در بار مانا اور یہاں خود خدا وند کریم ہی اس کوعظیم سمجھتا ہے ... بایں ہمہ در بار مانا اور یہاں "اِنَّ ذَالِکُمُ "فرمانا اور یہاں "اِنَّ ذَالِکُمُ "فرمانا اور

بھی بات کو بردھائے دیتا ہے، شمیر میں بوجہ فیبت ایک نوع کی تو بین لگتی ہے اور اسم
اشارہ میں بوجہ حضور مزید اختصاص شکتا ہے جس سے خوابی نخوابی عظمت ہویدا
ہے ... پھر اسم اشارہ بھی کون " ذلکے مُ "جس میں بوجہ لوق کاف خطاب اور وہ بھی
خطاب جمع سعبیہ اور وہ بھی سعبیہ عام نمایاں ہیں ... علاوہ بریں "ما نکح ابّاءُ کُم "کا
از واجہ کے ساتھ مقابلہ کیا تو اور بھی ایک فرق جلیل نظر آیا وہ یہ ہے کہ "نکح بغلل
ہے جو حدوث و تجد د پر دلالت کرتا ہے جس سے احتمال زوال صفت منکوحیت ہویدا
ہے ... " اَذُو اَ اُجُهُ "جمع زوجہ ہے جو صفت مشبہ ہے دوام و ثبوت پر دلالت کرتا ہے
اس پر نسبت سکے نسبت فعل الی الفاعل الختار ہے جس سے حدوث اور بھی ظاہر ہوگیا
اس پر نسبت سے ضعار الی الفاعل الختار ہے جس سے حدوث اور بھی ظاہر ہوگیا
ادراضا فت از واج الی الفاعل نہیں جوظہور حدوث سے جو صافت ...

ان سب کے بعد لفظ "مِنُ بَعُدِه اَبدًا"کا حرمت ازواج مطهرات میں بڑھانا اور حرمت منکوحات الاب میں فقط "لَا تَنْکِحُوا مَا نَگَحَ ابّاءُ کُمْ" پراکتفافرمانا اللی عقل کے نزدیک اتنا بڑا فرق ہے کہ پوچھنے کی حاجت نہیں کیونکہ لفظ "مِنُ م بَعُدِه ابلی عقل کے نزدیک اتنا بڑا فرق ہے کہ پوچھنے کی حاجت نہیں کیونکہ لفظ" مِنُ م بَعُدِه ابلی اس جانب مشیر ہے کہ موجب انتفاع حلت نکاح ابتداء مفارقت نبوی اوروفات نبوی سلی اللہ علیہ وسلم سے انتہا ابد تک موجود ہے اور قضیہ مصرحہ "مَا کَانَ لَکُمُ الْحَ" باعتبار تقاویر زمانی کلیہ ہے اور "لَا تَنْکِحُوا" سے جوحرمت بالالتزام ثابت ہوتی ہے تو وہ باعتبار تقادیر زمانی کلیہ ہے اور "لَا تَنْکِحُوا" سے جوحرمت بالالتزام ثابت ہوتی ہے تو وہ باعتبار تقادیر زمانی نظر بظام رمفاد قضیہ مہلہ ہے ...

سوابل انصاف فرما ئیں کہ دلالت النزامی اوراس احمال پراس دلالت کے برابر ہوجا ئیں گے جوخود تو مطابقی ہواور بدلول کلی ہو، پھراس بدلول میں اوراس مدلول میں اوراس مدلول میں زمین و آسان کا فرق بھی ہو...علاوہ بریں پیظا ہر ہے کہ " آلا تَنْکِحُوا مَا نَکَحَ آباءُ کُمُ " میں مطابقة تو فقط نہی ثابت ہوتی ہے اورالتزاماً حرمت اعنی بطور اقتضاء النص نہی سے حرمت ثابت ہوتی ہے جس کو استدلال" إلتی " کہتے ہیں اور " مَنا حَانَ لَکُمُ اَنُ تُوذُو اُ رَسُولُ اللّهِ النے " میں بدلالت مطابقی تو انفاء موجب " مَا حَانَ لَکُمُ اَنُ تُوذُو اُ رَسُولُ اللّهِ النے " میں بدلالت مطابقی تو انفاء موجب

مقالاً ت جِهُ الاسلام جلد 3 ملت ہے اور بدلالت التزامی ثبوت حرمت ہے اور ظاہر ہے کہ بیاستدلال کی ہے جس کی فوقیت استدلال ائی کی نسبت ظاہر و باہر ہے...

غرض حرمت منكوحات الاب مين وضع تالى سے وضع مقدم كو ثابت كرتے ہيں اور حرمت از واج مطہرات میں وضع مقدم سے وضع تالی کا اثبات کیا ہے پھرمنکوحات الاب میں علت نہی نکاح آباء ہے جو بالیقین بعد طلاق یاوفات زائل ہوجا تا ہے...اس لیے سوا ابناء اور محارم اوروں کو نکاح حلال ہے اور اسی لیے بصیغہ ماضی تعبیر کیا ہے اور ازواج مطهرات ميں علت انتفاء حلت نكاح فقط زوجيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ب جوکسی زمانه پر دلالت نہیں کرتی اور جب کسی زمانه پر دلالت نه کرے **گی تو تقبید زمانی نه** لحاظ میں ہوگی نمجوظ میں ہوگی..اس صورت میں بیابیاامر ہوگا کہ سلب زمانی **کواس تک** رسائین موگی جوموجم علت نکاح موربیفرق نهایت دقیق ہے... "والحمدلله الذي افهمنی"اس میں اور وجه تقریر دوام وثبوت صفت زوجیت وعدم دوام منکوحیت وثبوت

منكوحات الاب ميں ہر چند بظاہر كچھ فرق نہيں مگرغور كيجئے تو بہت فرق ہے... تقرير اوّل مين بالذات عدم سابق مين بحث تقى اور بالالتزام عدم لاحق كى طرف ذہن جاتا تھا اور یہاں بالذات عدم لائق میں گفتگو ہے اور عدم سابق سے پچھ

بحث بى نېيى ... پهر بايى ممصفت ابوت آباء جسمانى چندال يقينى نېيى موتى ، احمال زنا

بهی ہوتا ہے اور وصف رسالت کا ثبوت ایسا یقینی ہے کہ احتمال مخالف کی گنجائش ہی نہیں... بالجمله دونول آيتول مين غور سيجئ تو مابين المؤمنين اوررسول التدصلي التدعليه وسلم فرق زمین و آسان کانظر آتا ہے بلکمثل آیت "اَلنّبیّ اَوُلی بِالْمُوْمِنِیُنَ" اور آیت "اَطِيُعُوا اللَّهَ وَاَطِيُعُوا الرَّسُولَ"اورآيت"وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنُ تُؤَذُوا رَسُولَ الله الخ" بھی دوام حیات پردلالت کرتی ہے ...صورت اس کی بیہ ہے کہ حسب بیان بالالفظ"من م بعده أبَدًا" ، بيربات ثكلتى ہے كه وفات نبوي صلى الله عليه وسلم سے لے کر ابدتک علت اباحت نکاح منتفی ہے اور ظاہر ہے کہ وہ خلومحل صالح عن نکاح

الغير ہے اور خلو مٰد کور کا انتفاع بے بقاء نکاح متصور نہیں جو باقتضاءالنص بقاء حیات الی الا بدیر دلالت کرتا ہے ...

چنانچی ظاہر ہے گر "اَلا تَنْکِ مُحُوا مَا نَکُحَ ابّاءُ کُمْ" الْحَیْس کوئی لفظ ایسا نہیں جوانفاء مادہ حلت پر دلالت کرے بلکہ لفظ فاحشہ اس طرف مثیر ہے کہ بوجہ بے حیائی نہی فرمائی ہے بینیں کم کل قابل خالی نہیں ... غرض انفاء واسطہ فی العروض اور انفاء کل قابل فرمائی ہے تو وجود عارض محال ہوجا تا ہے اور وجود موانع سے محال نہیں ہوجا تا جو یہاں بھی عدم جواز نکاح سے حیات پر استدلال ہوسکا ... اگر یہ ہوتو پھر کسی کے والد کی منکوحہ کا نکاح کسی سے بھی جائز نہ ہوتا کیونکہ احیاء کی منکوحات غیر مطلقہ کسی کو حلال نہیں ہوتیں ... بالجملہ ہم سے جا ہلوں کی سجھ میں تو اتنی وجوہ فرق آتی ہیں، باتی خداجانے اور کیا کیا فرق وقتی دونوں آیتوں میں ملحوظ ہوں گے ... خیراب برسر مطلب آتا ہوں:

ابوت روحانى حضرت حبيب ربانى صلى الله عليه وسلم بدلالت آيت "ألنَّبِيُّ أَوُلِي بِالْمُؤْمِنِيُنَ مِنُ أَنْفُسِهِمُ الخ"

موافق کفتر میر بالا روش ہو پھی گریہ بات باقی رہی کہ کفار کے لیے کون منشاء
انتزاع ہے اوران کا والدروحانی کون ہے سواس کا جواب اوّل تویہ ہے کہ ہمیں اس
سے کیا بحث، ہمارا مطلب فقط تعیین رابطہ وقر ابت فیما بین حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم ومؤمنین تھا سوبفضل اللہ تعالی وہ اییا روش ہوگیا کہ بجز تیرہ درونوں کے اور
کی کو گنجاکش کلام نہیں گر پھر بھی استظر اوّ ااگر پھواس باب میں ذکر کیا جائے تو چندال
بے جانہیں جیسے ایمان کے لیے حیات ضروری ہے ایسے ہی کفر کے لیے بھی حیات کی
ضرورت ہے اس لیے کہ امتاع عن الانقیا دبھی بجزاحیا متصور نہیں ... بالجملہ انقیا د ندکور
اورامتناع مسطور باہم متضاو ہیں لیکن جیسے انقیا وقعل اختیاری ہے ایسے ہی امتناع بھی
فعل اختیاری ہے عدم الفعل نہیں جو حیات کی ضرورت نہ ہواور یوں کہا جائے کہ صدق
مالبہ کے لیے وجود موضوع کی ضرورت نہیں ، حیات کی کیا حاجت ہے گرا حیاء میں
سالبہ کے لیے وجود موضوع کی ضرورت نہیں ، حیات کی کیا حاجت ہے گرا حیاء میں

ریما تو بجوشیاطین و د تبالین اور کوئی سمجھ میں نہیں آتا کہ مولد و منشاء استراع ارواح کفار ہوسکے گرشیاطین کو دیما تو ملائکہ کے مقابل پایا، ملائکہ کی تعریف میں تو جناب باری تعالی "کلا یعکوئ و اللّه مَآ اَمَو هُمُ وَیَفُعَلُونَ مَا یُوْمَرُونَ "فرماتے ہیں اور شیاطین کی تعریف میں بیارشاد ہے "و کان الشَّیٰطانُ لِوَبّه کَفُورٌ ا"ان دونوں کا خلاصہ وہی انقیاد واقتناع ہے…ادھ قلب کے ایک جانب اگر ملک ہے تو دوسری جانب شیطان ہے …تقابل انقیاد واقتناع کواس تقابل کے ساتھ ملائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ملائکہ کے مقابلہ میں بجوشیاطین اورشیاطین کے مقابلہ میں بجو ملائکہ اورکی نہیں اس لیے کہ انقیاد اس کیفیت کے ساتھ کہ قلب کے دا ہے جانب ہو، بجو ملائکہ اورکی میں نہیں اور افتناع اس کیفیت کے ساتھ کہ قلب کے دا ہے جانب ہو، بجو شیاطین کے میں نہیں اور افتناع اس کیفیت کے ساتھ کہ قلب کے بائیں جانب ہو، بجو شیاطین کے اور کی میں نہیں اس لیے یول نہیں کہ سکتے کہ ملائکہ کے مقابلہ میں بجو شیاطین کے اور کسی میں نہیں اس لیے یول نہیں کہ سکتے کہ ملائکہ کے مقابلہ میں بجو شیاطین کے اور کسی میں نہیں اس لیے یول نہیں کہ سکتے کہ ملائکہ کے مقابلہ میں بجو شیاطین کے اور کسی میں نہیں اس لیے یول نہیں کہ سکتے کہ ملائکہ کے مقابلہ میں بجو شیاطین کے مقابلہ میں بجو شیاطین کے مقابلہ میں بجو شیاطین کے مقابلہ میں بی کوئی ہے ۔...

الغرض بوجه تقابل تضاد معلوم جوحسي تقرير مسطور ثابت ہوا... يول معلوم ہوتا هم كه اگر شياطين منشاء انتزاع ارواح كفار ہول لاجرم ملائكه منشاء انتزاع ارواح مؤمنين ہول اور بياولويت نبوى به نسبت ارواح مؤمنين جوابھى ثابت ہوئى غلط ہو جائے اس ليے ناچار يہى كہنا پڑے گا كه منشاء انتزاع ارواح كفارشياطين تو نہيں مگر جونكه بعد شياطين قابل منصب مذكورا گر بين تو دجال بين ہال اگرارواح كفار كا انتزاى ہونا غلط ہوتا تو يہ بات غلط ہوتی مگراس كوكيا كيج كه جيسے بوجه تقابل مذكور شياطين كا منشاء انتزاع كفار غلا ہونا غهر الله الله مؤمنين انتزاع كوارغلروں كا مثل مؤمنين انتزاع هونا ضرور ہے...

اس صورت میں لاجرم منشاءانتزاع ارواح کفاراُ مت محمدی صلی الله علیه وسلم اگر د جال موعود ہوجس کی آمد آمد کی خبروں سے کان بھرے ہوئے ہیں اور د جاجلہ باقیہ جو ہرز مانہ میں پیدا ہوتے رہے ہیں اس کے ساتھ وہی نسبت رکھتے ہوں جواولیاء اُمت

مرحومه رسول الله صلى الله عليه وسلم كساته نسبت ركعة بين تومضا كفت بين ... "والله اعلم بحقيقة الحال!"

الغرض جوڑ توڑ لگائے تو بیمعلوم ہوتا ہے جومعروض ہوا، آئندہ خدا جانے کیا حقیقت الحال ہے کیونکہ کلام اللہ وحدیث سے اب تک کوئی بات اس باب میں سمجھ میں نہیں آئی..رہی نیہ بات کہ خطاب ایمان وویگر تکلیفات ایمانی اس بات کو مقتضی ہیں کہ كفار مين بھى ملكه ايمانى ہوورنة تكليف مالا يطاق لازم آئے كەمخالف آيت "كلا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفُسًا إِلَّا وُسُعَهَا " بوجائے ، و یکھنے کی تکلیف ای کودے سکتے ہیں جس میں ملکہ بقر ہو سننے کی تکلیف اس کودے سکتے ہیں جس میں ملکہ مع ہو، اندھے کود مکھنے کے لیے ادر بہرے کو سننے کے لیے کہنا ایسا ہے جیسا کان سے دیدار کے طالب اور آ نکھ سے استماع كخواستكار موجائي اوراس جكدت عن" لا يُكلِّفُ اللهُ نَفْسًا إلَّا وُسُعَهَا" کے بھی سمجھ آ گئے ہوں گے یعنی ہر فعلیت کے لیے ایک قوت جا ہے سوجتنی قوتیں احاطہ ماہیت اور وسعت حقیقت مکلف میں ہول گی..ای قدر فعلیوں کی تکلیف متصور ہے... جب ملكه ايماني موانو لاجرم رسول الله صلى الله وسلم بي كاطفيل موكا...اس صورت ميس تخصیص مؤمنین کی کیا وجہ ہے اور کفار کے دجال کے سرچیکانے کی کیاضرورت ہے... سواس کا جواب بیہ ہے: کہلاریب مادہ ایمانی کفار میں موجود ہے...حدیث " کُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطُوةِ الخ" بهي اس كى مؤيد إدراس قدر كانتساب ميس رسول التُدصلي التُدعليه وسلم كي جانب كيهرج بهي نبيس بلكه وجه بعثت اور تخصيص وعوت عامہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوجاتی ہے پر کفار میں مادہ ایمانی ملکہ کفر کے ساتھ مخلوط ہے لفظ طبع وختم اس بات كو تفتضى ہے كما يمان تدول ميں ہاور كفراس كومحيط ہے...

على بذاالقياس لفظ غشاوه بهى اى جانب مشير به كه كفارنورايمان سے خالى نهيں اس ليے كه سياق وسباق سے ظاہر ہے كه باعث كفروكافرى وہ أمور جيں جن كو "طبع و ختم و غشاوه" سے تعبير فرمايا ہے اوراس صورت ميں بالضرور ماختم عليه

ایمان ہوگا کیونکہ تشبیہ کفر ہاشیاء مذکوراس ہات کو مقتضی ہے کہ کفر بھی کسی چیز کوایسے ہی ساتر ہو جیسے اشیاء مذکورہ اپنے ہاتحت کوساتر ہوا کرتی ہیں اور ظاہر ہے کہ ہر شکی اپنی ہی ضد کی ساتر ہوتی ہے جیسے رنگ سرخ وسنر مثلاً کپڑے کے سفید رنگ کوساتر ہوتا ہے ہراس کی خوشبو و ہد ہوکا ساتر نہیں ہوتا...

وجاس کی یمی ہے کہ تضاد ہے تو باہم الوان میں ہے الوان اور روائے میں نہیں ہاں اتنا فرق ہے کہ ایک ضد دوسری ضد کی ساتر جب ہی ہوتی ہے جب کہ ضد مستور محل متوار دعلیہ کے لیے صفت اصلیہ ہویا بوجائر وم شل صفت اصلیہ ہوگئی ہو ور منہ مزیل ضد سابق ہوگی ساتر نہ ہوگی ... سوبایں نظر کہ مشبہات نہ کورہ ستر پردلالت کرتے ہیں ،ازالہ پردلالت نہیں کرتے ہیں ،ازالہ بردلالت نہیں کرتے ہوں جھ میں آتا ہے کہ زیر پردہ مستور ہوجاتا ہے بین کہ ذاکل ہو جاتا ہے یا پہلے سے معدوم ہوتا ہے اور فقط انہیں الفاظ پر کیا موقوف ہے ... آیت "اِنَّ جاتا ہے یا پہلے سے معدوم ہوتا ہے اور فقط انہیں الفاظ پر کیا موقوف ہے ... آیت "اِنَّ اللّٰهُ لَا یُجِبُّ الْکُافِریُنَ" بھی اس جانب مشیر ہے ... اگر شوق شرح ہوتو سنے:

بشرط ذوق فیم آیت سے صاف ہویدا ہے کہ کافروں کو دھمکاتے ہیں اور بے نیازی سے ڈراتے ہیں...گریش تم سے پوچھتا ہوں کہ کافروں کے دھمکانے کے وقت اگر کافروں کے دلوں میں خدا کی محبت نہ ہوتو اس دھمکی سے کیا حاصل ہے ... خدا و ندعیم حکیم نے ان کواس طرح دھمکایا اس لیے کہ بے نیازی کا صدمہ عاشق جا نباز ہی کو ہوتا ہے ... اگر فرض کیجئے حضرت بوسف علیہ السلام بھی کسی بے درد بے غرض سے جس کو حضرت سے محبت ہونہ اُلفت بے غرضانہ، بے نیاز انہ یوں ارشاد فرما کیں کہ جھے تجھ سے محبت نہیں میرادل تجھ سے نہیں ملا تو اس کی طرف سے بجز اس کے اور کا ہے کہ اُس کے کہ میری بلاسے میری پاپش سے اس لیے ضرور ہے کہ وقت اظہار بے کہ یوں کے کہ میری بلاسے میری پاپش سے اس لیے ضرور ہے کہ وقت اظہار بے نیازی بایں پیرا ہے کہ "اِنَّ اللّٰهُ لَا یُبحِبُ الْکَافِرِیُنَ "کافروں کے دل میں محبت خدا وندی ہوجو یہ ارشادا اپنی کی پر ہوورنہ حکمت ومتانت خداوندی کو نعوذ باللہ بٹا لگتا ہے اور ظاہر ہے کہ مجبت ہی اصل ایمان ہے ...

چنانچ تقریرات گرشته اس باب میں شاہد کافی ہیں ...ادهر آیت فیطر آ اللهِ الّمتی فیطر الله الله الّمتی فیطر النّاس عَلَیْها "اور حدیث " کُلُّ مَو لُو دِ یُولَدُ عَلَی الْفِطرَ قِ "اور سوااس کے اور آیتیں اور حدیثیں اس مضمون کی مؤید اور مصدق ہیں ان سب سے صاف ظاہر ہے کہاں نظرت اور مقتضائے جبلت بی آ دم ایمان ہی ہے ور نہ فطرت اور فطر کے معنی کو کہاں تک بنائے گا...اگر ذوق فہم ہے تو یہ الفاظ صاف صاف یوں کہتے ہیں کہ ایمان لوازم ماہیت انسانی میں سے ہے کیونکہ لوازم وجود اور اوصاف مفارقہ حسب تحقیق دیرینہ اوصاف عرضیہ خارجیہ ہواکرتے ہیں جن کا زوال درجہ ایمان میں ہم سنگ بقا ہوتا دیرینہ اوساف عرضیہ خارجیہ ہواکرتے ہیں جن کا زوال درجہ ایمان میں ہم سنگ بقا ہوتا ہے بیعنی ہونا نہ ہونا برابر ممکن ہے ... پھر فطرت اور فطر فرمانا کیونکر شیحے ہوسکتا ہے ... یہا لفاظ ہے اس جانب مشیر ہیں کہ بید ین طبعی اور خلقی بات ہے ... ہویہ بات جب ہی متصور ہے کہ تو اس جانب مشیر ہیں کہ بید ین طبعی اور خلقی بات ہے ... ہویہ بات جب ہی متصور ہے کہ لازم ما ہیت انہیں لوازم اور اوصاف کانام ہے جو بوجہ خلقت لازم آئے ہوں ...

بالجمله ایمان لوازم ما بیت انسانی میں سے ہے گر عشاوہ کفرنور ایمان کو ایم طرح ساتر ہوگیا ہے جیسے آفاب کو جاب یا آگ کورا کھ دبائے ہوئے ہوتی ہے گر آیت "لِنبُلُو اَخْبَارَ کُمُ "اور آیت"لِینبُلُو کُمُ اَیْکُمُ اَخْسَنُ عَمَلاً "سے توصاف بیبات معلوم ہوتی ہے کہ ایمان و کفروتقو کی و فسوق سب اوصاف متضادہ قدی چزیں ہیں اس لیے کہ اچھے برے کم ایمان و کفروتقو کی و فسوق سب اوصاف متضادہ قدی چزیں ہیں سعادت و شقاوت جس میں برے کمل دریا فت کرتے ہیں سوان کی کل دواصلیں ہیں سعادت و شقاوت جس میں ایمان و کفروتقو کی و فسوق سب داخل ہیں ...غرض ایمان و تقو کی وغیرہ سے اچھے کم اور امتحان کے بعد جو چزمعلوم ہوتی ہے وہ ایک مستوروخفی ہوتی ہے جو ظاہر ہو جاتی ہے بوجہ امتحان پیرانہیں ہو جاتی ...

طالب علموں کا امتحان ہوتا ہے تو بوسیلہ امتحان استعداد مخفی ظاہر ہو جاتی ہے استعداد امتحان کی وجہ سے پیدائہیں ہو جاتی بیالی ہذا القیاس سونے چاندی کو جوکسوئی پر لگاتے ہیں تو کسوئی پرلگانے سے ان کا سونا چاندی ہونا جوایک وصف قدیمی بلکہ عین مصداق حقیقت ہے ظاہر ہو جاتا ہے کسوئی پرلگانے سے سونا چاندی پیدائہیں ہو جاتا ۔۔۔

چنانچه ظاہر ہے اور صیغہ ہائے ماضی و مستقبل جو مصدر کفر سے مشتق ہیں اور کلام اللہ میں کفار کی شان میں وارد ہیں جیسے "کفو و یکفوون" مشلا اور نیز توارد و تعاقب کفرو ایمان جو سینکڑوں جگہ مشہود ہوا ہے اور نیز جملہ "ضلوا" و اصلوا" اور جملہ "فابواہ یہو دانہ او ینصرانہ او یمجسانہ او کما قال" اس بات پر شاہد ہے کہ کفرام عرضی حادث ہے ان دونوں مضمونوں میں گو بظاہر تعارض نظر آئے پراہل فہم جانتے ہیں کہ درجہ ملکات وقوی جے بالقوہ کہتے ہیں اور درجہ نعلیات جے بالفعل کہتے ہیں باہم متغائر ہیں گواقل دوسرے کے لیے علت ہو کیونکہ علت و معلول ہونا مقتضی تغائر ہی متفائر ہیں گواقل دوسرے کے لیے علت ہو کیونکہ علت و معلول ہونا مقتضی تغائر ہی فارقت و شدم افی ، پھران میں سے اقل سابق ہاور دوم لاحق ہے ... سویہ تو ہو،ی نہیں سکتا کہ خانی قدیم ہویا دیرینہ ہواور اول حادث یا متجد دہو، اگر فرق حدوث و قدم و مفارقت و ملازمت ہوتو اول لازم اہیت یالازم وجود ہوگا اور ثانی حادث اور متجد دہوگا...

ال صورت میں خواہ مخواہ بیلازم آئے گا کہ باوجود تضاد باہمی ایمان و کفر ملکہ کفر ملکہ کفر ملکہ کفر ملکہ کفر ملکہ کا بیان کے ساتھ دو و چراغ مثلاً جیسے دو دِ چراغ ہے دو دِ چراغ ہے دو دِ چراغ ہے دو دِ چراغ ہے ایمان اور قبل مثلاً جیسے دو دِ چراغ ہے آتش اور قبل آتش متصور نہیں ایسے ہی کفر بھی ہے ایمان اور قبل ایمان متصور نہیں ... چنا نچرائیان کا لازم مرحبہ کا ہیت وفطرت وطبیعت ہونا جو آیات و ایمان متصور نہیں ... چا نجرم پہلے احادیث مثار الیہا سے ثابت ہو چکا ہے اس جانب مثیر ہے کہ کفرا گر ہوگا تو لا جرم پہلے ایمان ہوگا جس کا ماصل و ہی ملازمت مع تقدم الایمان علی الکفر ہے ...

علادہ بریں دلیل عقلی بھی اس جانب مثیر ہے کہ گفر کے ساتھ ایمان وہی نسبت رکھتا ہے جودودِ چراغ وغیرہ کے ساتھ علیہ چراغ وغیرہ نسبت رکھتا ہے اس لیے کہ حقیقت کفر امتناع عن الانقیاد ہے اورامتناع عن الشک بعد القدرۃ علی الشک متصور ہے ورنہ امتناع نہیں امتناع عن الشک متصور ہے کہ قدرت علی جز ہے ... چنانچہ ظاہر ہے کین جیسے بین ظاہر ہے اس کے ساتھ یہ بھی ظاہر ہے کہ قدرت علی الشک میں شک کنایہ عن المقدور ہے اور مقد ورات اوّلاً و بالذات سوا افعال کے اور بچھ نہیں ... باتی مفاعیل وہ بواسطہ افعال مقدور کہلاتے ہیں، بذات خود مقد ورنہیں ہاں نہیں ... باتی مفاعیل وہ بواسطہ افعال مقدور کہلاتے ہیں، بذات خود مقد ورنہیں ہاں

بزات خودمعلوم بیں لیکن ہر فعل کے لیے ایک ملکہ ضرور ہے جس پر مناط قدرت ہے...
اس صورت میں کفر کی حقیقت امتناع عن فعل الانقیاد ہوگی اور امتناع عن فعل الانقیاد کے
لیے حسب تقریر بالا ملکہ انقیاد کی ضرورت ہوگی...سووہ ملکہ ایمان ہے اور اس سے
ملازمت ذکورہ اور تقدم مشار الیہ دونوں ثابت ہوتے ہیں... چنانچہ حاجت بیان نہیں...

اب رہی ہے بات کہ یہ مانا کہ فرامتناع عن الانقیاد کو کہتے ہیں اوراس کے وجود ملکہ انقیاد اول چاہے ... پر بیتو فرمائے کہ منشاء انقیاد اور مانع انقیاد نہ کورکیا چیز ہے ... سوگز ارش ہے کہ امتناع کا حال تو معلوم ہی نہ ہوا کہ ایک فعل وجودی اختیاری ہے جو بغرض عدم بعض افعال اختیاریہ مقصود ہوتا ہے مگر ظاہر ہے کہ افعال اختیاریہ ہے کہ افعال اختیاریہ کے ارادہ واختیار ضرور ہے اور پہلے ظاہر ہو چکا ہے اور نیز ظاہر ہے کہ منشاء ارادہ واختیار محبت ہے سوفعل امتناع کے لیے بھی کوئی محبت ہی مرخ ہوگی مگر محبت فی صد ذاتہ ایک شکی واحد ہے سویہ تضاد و تنانی کفر و ایمان باعتبار اصل حقیقت تو ہو ہی نئی صد ذاتہ ایک شکی واحد ہے سویہ تضاد و تنانی کفر و ایمان باعتبار اصل حقیقت تو ہو ہی مبین سکتے کیونکہ و ہاں بھی یہی محبت ہے ہونہ ہو خارج سے بی تضاد آیا ہوگا... سوفاعل اگر تضاد اعنی محب کوریک متعدی لازم ذات فاعل ہوتا ہے ... سوباعتبار فاعل اگر تضاد ہے تو باعتبار محب ہے ... تضاد لازم آئے جس کو ہرادئی و اعلی باطل سجھتا ہے لاجم یہی کہنا پڑے گا کہ باعتبار محبوب تضاد و تنانی ہے ...

بالجمله ما بین ایمان و کفر تضاد ہے گر چونکہ حقیقت ایمان و کفر ایک محبت ہے اور محسبتین باعتبار ذات متضاد نہیں اور ایسے ہی باعتبار فاعل تو لاجرم بیتضاد باعتبار مفعول ہوگا کیونکہ ماورائے ذات محبت تحقق محبت میں اگر دخل ہوتو انہیں دو کو دخل ہے کیکن ظاہر ہے کہ محبت صفات حیات میں ہے ہائنی منشاء محبت فقط حیات ہے اس لیے فاعل محبت اعنی موصوف بالذات محبت کے لیے سوا محبت نقط حیات ہے اس لیے فاعل محبت اعنی موصوف بالذات محبت کے لیے سوا حیات کے اور کوئی نہ ہوگا اور بیہ بات ایمان و کفر دونوں میں مشترک ہے تو بالضرور میں مشترک ہے تو بالضرور

فارق بین الحجو بین کوئی اور ہوگا لینی جب نفس حیات دونوں جگہ مشتر ک ہے تو ہے ممکن ہی نہیں کہ باعتبار ذات حیات جو اصل محت ہے تفاوت محبوبین پیدا ہو، محصص اور مرجح سوا حیات کے کوئی اور ہی ہوگا کیکن وہ امر زائدا گر امر وجودی عرضی اور انضا می ہویا مبائن محض ہوتو ہے معنی ہوں کہ تحقق مفعول مطلق میں سوا مفعول ہو وہ مبدا فعل کے اور امور کو بھی دخل ہے حالانکہ سے بات موافق اشارہ تقریرات گزشتہ روش ہو چی ہے کہ وجود مفعول مطلق بین مبدا فعل والمفعول ہو کرتا ہے بلکہ کسی قدرا نکار ضرورت مفعول ہے کی جو جود مفعول ہوگی بھی گنجائش ہے، والعاقل تکفیہ ہوا کرتا ہے بلکہ کسی قدرا نکار ضرورت مفعول ہوگی بھی گنجائش ہے، والعاقل تکفیہ الاشارة اور سواان دونوں کے فاعل کی ضرورت با واسطۂ مبدا فعل ہے بیعنی تحقق مبدا فعل ہے بیعنی تحقق مبدا فعل ہے مبدا فعل کو اس

جب بیہ بات محقق ہو چی تو پھر گزارش ہیہ کہ مرتبہ فعلیت افعال متعدیہ کواگر بذات خود ضرورت ہے تو فاعل اور مبدا فعل اور مبدا فعل اور مفعول مطلق کی ضرورت ہے کیونکہ افعال متعدیہ اموراضا فیہ ہوتے ہیں اور ہراضا فت کے حقق کے لیے ایک مضاف ایک مضاف ایک مضاف الیہ مبداء اضافت کی ضرورت اعنی مبداء اشتقاق محمول کی ضرورت ہے جو امد المضافین ہوا کرتا ہے ... اس صورت میں اگر اُمور وجودیہ خارجیہ کو تعیین و شخیص مفعول مطلق محبت میں ضرورت ہوتو لازم آئے کہ یہ اضافت سب اضافتوں سے خرالی مفعول مطلق محبت میں ضرورت ہوتو لازم آئے کہ یہ اضافت سب اضافتوں سے خرالی ہے اور اضافتیں تو تین ہی امر کی مخاص ہیں اور یہ اضافت سے اردکن کی خواستدگار ہے ...

باقی آلات اورشرا لط اور رفع موانع کواضافت میں کہیں دخل ہوتا ہے تو ان کی مرافلت سے زیادتی علی الثلاثہ لازم نہیں آتی کیونکہ آلات اورشرا لط وغیرہ موصلات مبدا فعل الی المفعول ہوتے ہیں معطیات وجود میں سے نہیں ہوتے ... معطی وجود فقط واسطہ فی العروض ہوتا ہے جو فاعل حقیق ہے ... چنانچہ بحث وسالط میں اس کی شخصی سے فراغت ہو چکی ہے اور معطی وجود مفعول مطلق فقط مبدا فعل فاعل ہوتا ہے

چنانچاس کی تنقیح بھی کماحقہ ہو چکی ہے اور ظاہر ہے کہ مبداء محبت فقط حیات ہے ورنہ بہت سے بہت ہوتو کوئی لازم ماہیت حیات ہوجس کوارادہ یا پچھاور کہئے ،غرض اس کی بحث بھی قرار واقعی او پرگز رچکی ہے ...

اس صورت میں بنا جاری یہی کہنا پڑے گا کہ کوئی امر عدی ہے ... سو بیا امور عدم یہ جرد حدود اور کون ہے بینی وہی حدود فاصلہ فدکورہ اور ہیا کل مسطورہ ہوں گی جو فاصل بین الوجود والعدم ہوتی ہیں یعنی دو حیا توں میں اگر کوئی ایساامر فارق ہے جس نے زیادتی حیات علی الحیات لازم نہ آئے تو بیہ حدود فدکورہ ہیں ... سواتنا فرق کہ محبوب مختلف بالنوع بلکہ متضا دہو جاویں ... بجز اس کے متصور نہیں کہ دونوں ہمکییں باہم مختلف بالنوع ہوں ... سویہ بات خواص فصول نوعیہ میں سے ہاس لیے کہ جب اختلاف نوعیت ان پر موقوف ہوا تو بذات خود ہے اقتر ان امر ڈالٹ مختلف بالنوع

ہوں گے در نہ وجو د بالعرض بے وجو د بالذات لازم آئے گا... اور ریہ بات بایس نظر موجہ ہے کہ مجت کے لیے انطباق بین بیکل الحوب

وبیکل الحب ایساضرور ہے جیساعلم میں تطابق صورت حاصلہ اور ذی صورت ضرور ہے ...
چنانچہ بحث محبت میں یہ بات روش ہو چکی ہے ... سو باعتبار نفس محبت ومحب اعنی مصواق

حیات تو اختلاف الطباق بحدید که اختلاف نوعی موجاوے متصور نہیں ہاں باعتبار فضول الاحقد البته اختلاف مثار الیہ متصور ہے اس لیے بالضرور اختلاف و تضادمحبوبات ایمان و

كفراختلاف مياكل كى طرف راجع موگااور حدود فاصله ندكوره بناءاختلاف ندكور مول گى...

مرطا ہر ہے کہ ہیا کل مذکورہ اگر اس قدراختلاف کی علت ہوں گی توجب ہی ہوں گی کہ

خودباجم متضاد موں اوصاف متضادہ ایک کل میں مجتمع نہیں ہوسکتے ..اس لیے ضرور ہے کہ

جوحصه حيات معروض بيكل ايماني مووه حصه معروض بيكل كفرنه موكا...

سوکفارنگوں سار میں بوجہ اجتماع کفروا یمان جس کے اثبات سے ابھی فراغت پائی ہے لاجرم جامع ومجمع دو حصہ حیات متنافیہ ہوں گے اور اس وجہ سے ہرایک کا معدن ومنشاء ومولد جدا ہوگا... سو بایں وجہ کہ حصہ حیات معروضہ ہیکل ایمانی منجملہ مومنین ہے کہ دخیات معروضہ ہیکل ایمانی منجملہ مؤمنین ہے کہ حیات ہواور انقتیا و بالذات اس کے لیے بھی معدن وہی ذات بابر کات حضرت سرورِ کا مُنات صلی اللہ علیہ وسلم ورن عموم"النبی اولی النح"غلط ہوجائے گا...

باقی رہا حصہ حیات معروضہ بیکل کفر لاجرم کسی اور ہی معدن سے آیا ہوگا مگر بقرائن مذکورہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ معدن حصہ مذکورروح دجالی ہواوراس میں بجز کفراور کچه نه هو، شائبه فعلیت ایمان تک بھی مرتبه ذات میں نه هو... چنانچه جمله متضمنه احادیث صیحه مکتوب بین عینیه کافراس کامؤید بھی ہے اعنی اس میں اس جانب اشارہ ہے کھنے کفر میں فرد کامل ہے باطن میں تو سبھی کفار کے نقش کفر ہوتا ہے اس کے ظاہر تک اس کااثر آگیا ہے... ہاں وجود ملکهٔ ایمانی حسب قرار دادسابق ضرور ہے اس لیے کہ ابھی ثابت ہواہے کہ کفر بے ملکہ ایمانی متصور نہیں... چنانچے عموم خطاب ایمان و تکلیف ایمانی بھی اس جانب مشیرے مگراس وقت بیابیا ہوگا جیسے کسی ناقص روغن کے جراغ کو گل کرد بچے اوراس میں سے ای تھوڑی سی ناریت اور آتش سے جوفنتیلہ میں باقی ہے دھواں ہی دھواں اُٹھتا ہے اور روشنی کا نام بھی نہیں ہوتا اور سوا اس کے اور کفار میں بالائے ملکہ ایمانی کسی قدر درجہ فعلیت بھی ہوتو کچھ بعیر نہیں مگر ہاں اس قدر فعلیت انقياد و درجهُ تذلل جونوبت تتليم جميع احكام پنچے نه هو ورنه كفرنه هوگا ايمان هوگا، بالجمله نجات من النارتو جب ہی متصور ہے کہ فعلیت انقیاد و تذلل بقید مذکور ہو اور اس کو اصطلاح شرع میں ایمان کہنے لگے ہیں اور اس سے کم ہوتو ندایمان مصطلح شرع ہے اور نہ نجات من النار متصور ہے... ہاں تخفیف عذاب جیسے بعض کفار کے لیے مو**عو**د ہے یا بعد اسلام ان اعمال کامقبول ہونا جوز مانہ سابقہ میں بتقاضائے فعلیت ناقصہ کیے گئے تھے جيع "أسُلَمْتُ عَلَى مَا أَسُلَفَتُ مِنُ خَيْرِ" عَيْمِ معلوم موتا بالبت ال فعليت ناقصه بحي متصور بي.. "والله اعلم بحقيقة الحال!"

علام المراس كوملكة كفرائن مذكوره اس برشام بين كها گر جة دجال ابوالكفار الموراس كوملكة كفرائن حصه مذكوره كرساته وبى نسبت به جورسول الله سلى الله عليه وسلم كوارواح مؤمنين اورصص ايمانى مندرجه ارواح كفار كرساته بهرس الميابي مندرجه ارواح كفار كرساته بهرس الميابي الله عليه وسلم كى آمد آمداور بشارتين انبياء سابقين سے منقول بين ايسے بى انداز دجال موعود بھى جميشہ سے منقول ہوتا چلا آيا ہے ... اس حساب بين ايسے بى انداز دجال موعود بھى جميشہ سے منقول ہوتا چلا آيا ہے ... اس حساب ميناق النه سلى الله عليه وسلم نى الانبياء بين ... چنانچه آيت "وَإِذُ اَحَدُنَا مِنْ الله الله الله الله الله الله الله عليه وسلم نى الانبياء بين ... چنانچه آيت "وَإِذُ اَحَدُنَا مُعَدِّقُ لِمَا مَعَكُمُ لَتُولُّمِنُنَّ بِهِ وَلَقَنُصُونًا الله الح الله بالد الله الله عادراى موجود بھى دجال الدجالين ہوگا...

ایکشبه

باقی رہایہ شبہ کہ اس صورت میں مناسب بیتھا کہ خود حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے مقبول ہوتا کیونکہ اضداد رافع اضداد ہواکرتے ہیں... سواس صورت میں صدمقابل دجال آپ تھے نہ حضرت میسی علیہ السلام ، سواس کا جواب بیہ ہے:

جواب

کہ تضاد ایمان و کفر مسلم ہے پر اضداد کثیر المرات میں ہر مرتبہ کیف ماتفق دوسر ہے ضد کے ہر ہر مرتبہ کا مضاد نہیں ہوا کرتا... سود جال ہر چند مراتب موجودہ کفر میں سب میں بالا ہے پر مقابل مرتبہ محمدی اللہ علیہ وسلم نہیں ہوسکتا اور حساب سے یوں کہہ سکتے ہیں کہ جیسے جناب باری عزاسمہ مراتب تحقق میں ایسا کیا ہے کہ نہ کوئی اس کے لیے مماثل ہے نہ کوئی مقابل ہے اور اس لیے وہ "لا ضدلہ و لا ندله"کا مصداق ہے ایسے ہی حضرت رسول اکر مسلی اللہ علیہ وسلم مرتب فضل و کمال ایمانی و امکانی میں ایسے یکتا ہیں کہ نہ کوئی ان کے لیے مماثل ہے نہ کوئی ان کا مقابل ہے اور اس کے ایم ماثل ہے نہ کوئی ان کا مقابل ہے اور اس کے ایم ماثل ہے نہ کوئی ان کا مقابل ہے اور اس

ال وجه سے اس عالم میں جیسے مصداق "لائد له" ہیں ایسے ہی مصداق "لاضدّله" ہیں ایسے ہی مصداق "لاضدّله" ہیں ایسے ہی حبیب ہیں ایسے ہی حبیب بیں ایسے ہی حبیب خداوندی کے لیے دربارہ تحقیق کوئی ضدموجو دنہیں ... ہاں حضرت عیسیٰ علیه السلام البتہ دجال کے لیے مرمقابل ہوں ...

بالجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مراتب ایمان میں کوئی کا فر مدمقابل مہیں ہوسکتا، دجال ہویا کوئی اور بدمآل ہوا ور وجاس کی ہے ہے کہ اتصاف بالا وصاف حسب بیانات مررہ دوطرح ہوتا ہے ... ایک ذاتی اور دوسرے عرضی سووصف ذاتی کا تو کوئی وصف ضدمقابل ہوہی ہیں سکتا... اس لیے کہ وصف ڈاتی قابل زوال نہیں، پھر اگرکوئی وصف مقابل وصف ذاتی فدکور پر عارض بھی ہوگا تو وصف ذاتی فدکور کا ساتر ہوگا اور ظاہر ہے کہ امر ساتر مرتبہ مستور میں نہیں ہوتا بلکہ مرتبہ وصف مستور سے مرتبہ سفلی اور ظاہر ہے کہ امر ساتر مرتبہ مستور میں نہیں ہوتا بلکہ مرتبہ وصف مستور سے مرتبہ سفلی عیں ہوتا ہے ... ہاں وصف عرضی قابل زوال ہوتا ہے ... سوبعد زوال جو وصف اس کے قائم مقام ہوگا وہی وصف قائم وصف زائل کے لیے ضدمقابل ہوگا...

جب بیہ بات متحقق ہو چکی تو اب سنیئے کہ وصف نبوت میں بھی یہی تقسیم ہے کہیں ذاتی ہے کہیں عرضی ہے ... سو جناب رسالت مآ ب سلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تو ذاتی ہے اور سوا آپ کے اور انبیا علیہ م السلام کی نبوت عرضی ہے ... دلیل نقلی تو اس کے لیے آیت "وَإِذُ اَخَذُنَا مِیْفَاقَ النَّبِیِیْنَ اللّٰع " ہے ... اس لیے کہ سب کی نبوت اگر اصلی ہے تو پھر سب متساوی الاقدام ہیں ... اس صورت میں مقتضائے حکمت حکیم مطلق بیت کہ کوئی کسی کا تابع ومقتدی نہ ہوتا اقتداء وا تباع کولازم ہے مقتدی فاعل مقتدی مفعول سے درجہ سافل میں ہوا ور اتصاف ذاتی اس بات کو مقتضی ہے کہ سب ایک ورجہ میں ہوں اور دلیل عقلی کی خواہش ہے تو سنے:

نبوت اور صدیقیت منجله کمالات علمی ہیں جیے شہادت و صلاح . منجمله کمالات عملی ہیں... چنانچ مفہومات اربعہ ہی اس دعویٰ کی تصدیق کے لیے گواہ

عادل ہیں...علاوہ بریں مابہالامتیاز انبیاء کیہم السلام واُم علم وجہل ہوتا ہے عمل و عدم عمل نہیں ہوتا... ظاہر اعمال میں اکثر اُمتی انبیاء سے برابر ہوجاتے ہیں بلکہ بہت ہے اُمتی بڑھ جاتے ہیں ... چنانچہ انبیاء ملیم السلام کی عبادات اور مجاہدین اُمت کے مجاہدات کے مواز نہ ہے میہ بات واضح ہے اور فرق باطنی اعمال اعنی تفاوت اخلاص کے لیے بڑا سبب معرفت ذات وصفات وعوا قب عبادات وسیئات ہوتی ہے جس کا ماحصل وہی کمال علم ہے... بایں ہمہ آیت "وَمَا نُرُسِلُ الْمُوُسَلِيُنَ إِلَّا مُبَشِّرِيُنَ وَمُنُدُدِيْنَ "جِس مِين حفرارسال تبشير وانذار فرمات ہیں اس پر دلالت کرتی ہے کہ غرض اصلی بعثت انبیاء کیہم السلام سے تعلیم اُمت ہوتی ہے عمل وعبادت نہیں ہوتا اور ظاہر ہے کہ تعلیم کے لیے کمال علمی کی ضرورت ہے... کمال عملی اگرمطلوب ہے تو فقط اس لیے کہ در باب تعلیم وتعلم عمل مقتدائے دین کو دخل تام ہے... چنانچے ظاہر ہے...علاوہ بایں تعلیم قولی ہی میں اگر تعلیم کو مخصر رکھیں تو پر نبی کو سانس لینے کی بھی فرصت نہ ملا کرے ...خصوصاً ایسے نبی جو "کافة للنّاس " يعنى تمام مخلوق كے ليے ہوسلى الله عليه وسلم ،اس ليتعليم عملى كى تجويز كى گئى تا كەرەغمل نىي كے حق ميں عبادت اورىخمىل نفس ہواوراُ مت كے ليے تعليم ہو...

غرض امثال خطاب "فاتبعونی" یا خطاب "لَقَدُ کَانَ لَکُمُ فِی رَسُولِ اللّهِ
اُسُوةٌ حَسَنَةٌ" یا ارشاد "صلّوا کما رأیتمونی اُصلی" میں جوحفرت سرورِ عالم
سلی اللّه علیه وسلم کے حق میں مشحر تخفیف تقدیع ہے اس جانب اشارہ ہے کہ حضرت
سیدالا برارصلی اللّه علیہ وسلم کو جو کام کرتے دیکھوتم بھی وہی کام کیا کرو، بہر حال افعال
انبیاء بھی اُمت کے حق میں منجملہ تعلیمات ہیں ...

جب بيمقد مات معروض ہو بچكاوران مقد مات كے وسله سے بيہ بات معلوم ہوگئ كہ بعثت انبياء وارسال رسل كرام عليهم السلام فقط بغرض تعليم ہوتی ہے تو اب سير گزارش ہے كہ حديث "عَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاَحِوِيْنَ "اگر ذوق فہم ہوتو

دوباتوں پر دلالت کرتی ہے:

ایک توبید که حضرت سرورانبیا علی الله علیه وسلم جامع جمیع علوم سابقه ولاحقه بین ... دوم بید که پہلے اور کوئی نبی جامع علوم فدکورہ نبیں ہوا...دعویٰ اوّل میں تو کسی مسلمان کو مجال گفتگو ہی نبیس ، باقی دوسرادعویٰ بھی اہل فہم کے نزدیک ہم سنگ دعویٰ اوّل ہے ...

اقل تواس کیے کہ یہ بات مقام خصوصیت میں ارشاد فر ماتے ہیں اعنی افضال خاصہ خدا وندی کو جو خاص آپ ہی کے لیے خصوص رہے بطور اظہار نعمت حقانی اظہار فر ماتے ہیں ...

دوسرے نقابل اوّلین و آخرین اس بات کوتفتضی ہے کہاوّلین کےعلوم خاصہ اور تصے اور آخرین کےعلوم خاصہ اور تھے درنہ یہ اسافت جو اختصاص پر دلالت کرتی ہے ایسے افسر فصحاء وبلغاء سلی اللہ علیہ وسلم ہے متصور نہیں ...

پھر بعداس کے جب اس طرف نظری جاتی ہے کہ ''الیّو مَ اکھملُٹ لکھُم ویننا'' فرماتے ہیں... علی ہذا القیاس سورة فتح میں جو بیارشاد ہے ''اِنّا فَتَحْنا لَکَ فَتُحا مُینِنا' فرماتے ہیں... علی ہذا القیاس سورة فتح میں جو بیارشاد ہے ''اِنّا فَتَحْنا لَکَ فَتُحَا مُینِنا لِیَعُفِولَککَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنُ ذَنبِکَ وَمَا تَأَحَّو وَ یُتِمَ نِعُمَتَهُ عَلَیٰککَ الله مَا تَقَدَّم مِن ذَنبِک وَمَا تَأَحَّو وَ یُتِمَ نِعُمَتَهُ عَلَیٰککَ الله مَا تَقَدَّم مِن ذَنبِک وَمَا تَأَحَّو وَ یُتِمَ نِعُمَتَهُ عَلیٰکک الله مَا تَقَدَّم مِن آتا ہے کہ اسم علیم مربی روح محمدی سلی الله علیہ وسلم ہواس لیے سورة فتح میں اتمام نعمت خاص آپ ہی کے لیے ہے اورسورة ماکدہ میں اگر چہ خطاب عام ہے گرمقصود بالذات سرورانام علیہ الصلاق والسلام ہیں اور سب آپ کے طفیلی عام ہے گرمقصود بالذات سرورانام نعمت حقیقت میں اتمام انواع علوم ہے کیونکہ نیمت جیلی علم اور پچھ ہم ہواں حینہ میں جو پچھ لطف ہے وہ علم وادراک کا لطف ہے کھانے پینے کی حنہ اور مجو بان حینہ میں جو پچھ لطف ہے وہ علم وادراک کا لطف ہے کھانے پینے کی جز اگر زبان تک نہ جائے تو کیا مزہ آئے ...

علیٰ ہذاالقیاس اور نعمتوں کو بیجھے ہر نعمت اپنے اوراک کے بعد نعمت ہے اوراس سے بہذا القیاس اور نعمت کہتے ہیں اس صورت میں اتمام نعمت بجز اتمام انواع ملکات سے پہلے اس کو مجاز اُنعمت کہتے ہیں اس صورت میں اتمام نعمت بجز اتمام انواع ملکات

علوم متصور نہیں کیونکہ اگر جملہ انواع نعماء میسر بھی آ جا کیں اور ادراک بعض نعم عطانہ ہو جیسے اچھی آ وازوں کے لیے کان اور اچھی صور تول کے لیے مثلاً آ نکھ تو پھر حقیقت میں اتمام نعمت نہیں باقی اشخاص اور جزئیات علوم لذات بالفعل تو سبھی جانتے ہیں کہ غیر متناہی ہیں اور پھر طرق ہیہ کہ ذمانی ہیں ان کا حصول زمانہ متناہی میں متصور ہی نہیں جو اتمام نعمت سے افر ادعلوم کی طرف ذہن دوڑائے اس لیے چارونا چار ملکات ادر اکات وانواع ملکات علوم مراد لیے جا کیں گے ...

اور بید بات جنب ہی متصور ہے کہ اسم علیم مربی روح پُرفتوح حفرت مرورِ عالم صلی الله علیہ وسلم چونکہ اگر سمج یا بصیر مثلاً اساء علیہ میں سے مربی روح حضرت سرورِ کا مُنات علیہ الصلوۃ والسلام ہوتا تو علوم باقیہ سے آپ محروم رہتے اور اتمام نعمت نہ ہوتا ... ہاں اسم علیم جمع اساء علمیہ کو مشمل اور محیط ہے مگر جیسے بشہا دت اتممت اور ''یُتیم نِعُمَتَهُ' مربیت اسم علیم بہنست ذات محمدی صلی الله علیہ وسلم ثابت ہوتی ہے ایسے ہی حسب بیان بالابشہا دت جملہ ہائے مسطورہ عدم تربیت اسم علیم بہ روتی ہے ایسے ہی حسب بیان بالابشہا دت جملہ ہائے مسطورہ عدم تربیت اسم علیم بہ ورنداسم مطلق علیم ہی ان کا بھی مربی اور مفیض ہوتو پھر آپ میں اور ان میں کیا فرق تھا ورنداسم مطلق علیم ہی ان کا بھی مربی اور مفیض ہوتو پھر آپ میں اور ان میں کیا فرق تھا جو یہاں تو اتمام نعمت فرمایا اور وہاں نہ فرمایا ،اگر عذر تفاوت قابلیت ہے تو غیر موجہ ہے کیونکہ اس فرق سے فقط تفاوت شدت وضعف ہوتا جو باعث تفاوت مراتب یقین ہو جا تا باعث اتمام ونقصان نہ ہوتا ...

علاوہ بریں "اکھ مَلْتُ لَکُمُ دِیُنَکُمْ" کے بعد "اَتُمَمُتُ عَلَیْکُمْ نِعُمَتِیْ"
فرمانے سے صاف ظاہر ہے کہ اکمال وین پر اتمام نعمت متفرع ہوا اور اکمال دین کہی ہے کہ جمیع احکام دین نازل فر ماویں خاص کر جب عموم خطاب لکم اور علیم کا لحاظ فرما ویں تو یہ مطلب اور بھی روشن ہوجاتا ہے اس لیے کہ تفاوت شدت وضعف اگر متصور ہے مابین مصور بھی ہے تو مابین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء کرام متصور ہے مابین

عرب سے جہ الاسلام جلد 3 اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اورانبیاء سابقین متصور نہیں بعنی یوں نہیں کہہ سکتے کہ اس م أمت ك لوك انبياء سابقين عليهم السلام سے مدارج يفين ميں فاكق مين ... "سُبُحَانَكَ هلدًا بُهُتَانٌ عَظِيْمٌ" اوران سب كے بعد حديث "بُعِثُتُ لِأَتَمِّمَ مَكَارِمَ الْآخُكَاقِ" اورحديث "نُحْتِمَ بِيَ النَّبِيُّوُنَ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ "مضامين مسطوره بإلا كى مصدق ہے... پرشرط بيہ كفهم سليم اور ذ بن متنقيم حاجي...

بالجمله آیات مذکورہ کو باہم ملائیے تو یہ بات خود بخو دئیگتی ہے کہ مربی وأستاذ نبوی صلی الله علیه وسلم اسم علیم ہے جوجیع علوم کومحتوی اور مشتمل ہے اور مر بی واُستادا نبیاء گزشته اوراساعلمی میں جو به نسبت اسم علیم خاص میں کیکن **اہل علم** پر روش ہے کہ مدرک حقیقی مصداق علم مطلق ہوتا ہے علم سمع و بصر سب اس کے طرف راجع اورمنسوب ہوتا ہے علم وادراک مطلق سمع وبصر کی طرف راجع اورمنسوب نہیں ہوتا... چنانچہاہے حال سے نمایاں ہے کہ حواس ظاہرہ مدرک نہیں ، مدرک سمع و بصر بھی وہی نفس عالمہ ہے جومصداق علم مطلق ہے...

مگر ظاہر ہے کہ جو مخص علم مطلق ہے مستفید ہوگا وہ علوم خاصہ سے آ گے گزر گیا ،وگا اوراس کامنتهائے سیرلاریب فوق علوم خاصه اعنی سمع وبصر وغیره ہو**گا اور جولوگ** علوم خاصہ ہے مستفید ہوں گے بے شک ان کا مقام اور منتہائے سیر علوم خاصہ کے نيح ہوگااس ليے بالضرور مخص اوّل ان كے حق ميں واسطه في العروض ہوگا...

مثال

اس کی ایسی مثال ہے جیسے فانوس ز جاجی میں شمع کافوری کسی ایسے کمرے میں روش سیجئے کہ جس کے کواڑوں میں مختلف رنگ کے آئینے جڑے ہوئے ہوں اور پھر کواڑوں کے باہر شمع کے مقابل کوئی اور آئینہ نصب کیجئے جیسے اس مثال میں فانوس خصوصیت نہیں اور آئینہ مقابل معمع خارج کمرہ خاص اس نور سے مستفید ہے جواس ِ طرف کواڑوں کے آئینوں کے دسیلہ سے آتا ہے، کواڑوں میں سرخ آئینہ ہے تو آئینہ خارج میں بھی سرخ ہی نور ہوگا اور سبز ہے تو سبز ہی نور ہوگا مگر بہر طور فانوس مذکور میں چھن کر آئے گا...ایہ ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم تو مثل فانوس مذکور کے جمیع حصص نور مطلق سے مستفید ہیں اور سوا آپ کے اور انبیاء کرام ملیہم السلام ثل آئینہ خارج کمرہ كمايك نورخاص مستفيد بجواس طرف سے كواڑ ميں ہوكر آتا ب...

پھروہ بھی بواسطۂ فانوس مذکورایک نحوخاص علم سے مستفید ہیں جوصفات خاصہ علميه كى راه سے آتا ہے بروہ بھى بواسطة رسول الله صلى الله عليه وسلم ہر چند بيه مثال بظاہر موہم احتیاج صفات باری بجانب حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم ہے مگر اہل فہم جانتے ہیں کہ فانوس و آئینہ منجملہ منقولات ہیں اپنے مناصب مذکورہ میں بوسیلہ حرکت بہنچتے ہیں اور کواڑمن جملہ اجزاء مکان ہیں کہ قابل نقل ہی نہیں اس لیے فانوس و آئینہ کا نورجیے مکن الحصول ہے ویسے ہی ممکن الزوال ہے پرکواڑوں ، آئینوں کا نور تا وقتیکہ تمع مذكورا پی جگه پرروش رے ضرور ہے سواتنی بات اور نیز اس بات میں کہ نبی آخرالز مان مثل فأنوس كهجميج حصص نورسے مستفيد ہے جميع حصص انواع علم سے مستفيد ہيں اور باقی انبیاعلیهم السلام شل آئینه خارج کمره که نورخاص اورحصهٔ خاص سے مستفید ہے علم خاص اورنوع خاص علمی ہے مستفید ہیں .. تشبیہ مقصود ہے علاوہ بریں مثال جمیع الوجوہ مثال نہیں ہوتی خاص کراس بے مثال کی مثال جس کی شان میں خوداس کا پیہ كلام هو"لَيُسَ كَمِثُلِهِ شَىءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيْرُ" اوراً گريه مثال نا پند باتو جانے دیجئے، پر پہلے پیہ بات س کیجئے...

كه فاعل مطلق كے ليے قابل بھى مطلق ہى جا ہيے اور فاعل خاص كے ليے قابل بھی خاص ہی در کارہے، دور نہ جائے علم کا ہی حال سناتے ہیں ممکنات دربار ہ کمالات اصل میں قابل ہیں فاعل نہیں ... گو بادی النظر میں کہیں فاعل بھی نظر آئیں اس لیے کہان کے کمالات خداداد ہیں، خانہ زاد نہیں، عرضی ہیں ذاتی نہیں اور جس کے اوصاف عرضی ہوتے ہیں وہ مفعول ہوتا ہے اور واسطہ فی العروض اس کا فاعل ہوتا ہے ... سواحیاس مطلق کے لیے تو جسم مطلق قابل ہے اور احساس خاص مثل ابصار واستماع کے لیے اجسام خاصہ عنی اعضائے خاصہ ضرور ہیں، ایسے خاص مثل ابصار واستماع کے لیے اجسام خاصہ عنی اعضائے خاصہ ضرور ہیں، ایسے ہی قابل علم مطلق روح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور قابل علوم خاصہ ارواح انبیاء بی قابل علم مطلق روح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہو اسطہ قبول جسم مطلق ہے ایسے ہی قبول اجسام خاصہ بواسطہ قبول جسم مطلق ہے ایسے ہی قبول انبیاء کرام علیم السلام ہوں گر جیسے قبول اجسام خاصہ بواسطہ قبول جسم مطلق ہے ایسے ہی قبول انبیاء کرام علیم السلام ہواسطہ قبول اسیدانا مسلی اللہ علیہ وسلم ہوگا...

الغرص علوم ربائی رسول الله علی وسلم کاور انبیاعیهم السلام کے لیے واسطہ فی العروض ہیں، پھر نبوت میں جو حسب تحریر بالا منجملہ کمالات علمیہ ہے آپ واسطہ فی العروض ہوں گے اور مکر رسہ کر رثابت ہو چکا ہے کہ واسطہ فی العروض وصف عرضی کے لیے موصوف بالذات ہوتا ہے اور نبوت اور ایمان آپ کے لیے وصف ذاتی ہوا تو پھر نہ آپ کے لیے مراتب فعلیۃ میں کوئی مماثل ہوگا اور نہضد مقابل میں اس لیے کہ موصوف بالذات ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے اس لیے موجود بالذات ایک وہی وحدہ لاشریک لہ ہے اور ایسے ہی موافق تقریر گزشتہ جو گئی بارگز ربھی ہے، اوصاف ذاتیہ کے لیے کوئی وصف رافع نہیں ہوتا جو درجہ میں اس سے کم ہوتا ہے ...

بالجمله د جال نعین رسول الله صلی الله علیه وسلم کی نسبت اگر چه باعتبار کمال ایمان و کفر ضد مقابل ہے گر باعتبار درجہ نبوی صلی الله علیه وسلم و درجه د جالی بالهم تضاد نہیں بلکه د جال باعتبار تقابل مرتبہ سافل میں ہے ... ادھراور انبیاء علیہم السلام بھی درجہ نبوی صلی الله علیه وسلم سے فروتر ہیں اس لیے بالضرور انبیاء باقیہ میں سے کوئی اور نبی اس کے لیے ضد مقابل ہوگا، سوبایں نظر کہ اصل ایمان انقیا و و تذلل ہے جس کا خلاصہ عبدیت ہے اور اصل کفر اباء و امتناع ہے جس کا حاصل تکبر ہے۔

حضرت عیسی علیه السلام اور می وجال تعین میں تقابل نظر آتا ہے اس لیے کہ حضرت عیسیٰ علیه السلام این حق میں فرماتے ہیں: ''اِنِّی عَبُدُ اللّٰهِ'' اور دجال تعین دعویٰ الوہیت کرے گا، ادھر جس فتم کے خوارق مثل احیاء موتی حضرت عیسیٰ علیه السلام سے صا در ہوئے تھے اس طرح کے خوارق اس مردود سے ہوں گے...

پھر بایں ہمہ دعویٰ عبودیت نصاریٰ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معبود بنالیہ اجمع کرنا ضدین یعنی داعیہ از الہ منکر والتزام منکر فدکورہ پھراس پران کا کیا گویارسول الله صلی الله علیہ وسلم ہی کا کیا ہے اس لیے کہ اقتداء انبیاء سابقین بسید المرسلین تو معلوم ہی ہو چکا پھر دعویٰ عبودیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس بات پرشاہدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنائب خاص ہیں اس لیے کہ یہاں بنسبت حضرت اقدس سید عالم علیہ الصلاق والسلام نائب خاص ہیں اس لیے کہ یہاں خدا وندکر یم رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے حق میں سورہ جن میں بخطاب عبداللہ یول فرماتے ہیں: "وَ أَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبُدُ اللَّهِ یَدُعُونُهُ کَادُوا یَکُونُونَ عَلَیْهِ لِبَدًا"

فرق ہے تو ہے کہ وہاں خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجرومظہر ہیں اور یہاں جناب باری مخبرعبر بیت حضرت اقد س سلی اللہ علیہ وسلم ہیں ... سود کھے لیجئے کہ خبر عیسوی کو خبر خدا وندی سے کیا نسبت ہے ... غرض منصب خاص محمدی صلی اللہ علیہ وسلم یہی عبدیت مطلقہ ہے جو تمام مقامات ایمانی سے بایں وجہ بالا ہے کہ وہ عبودیات خاصہ مندرجہ تحت عبدیت مطلقہ ہیں ... مقامات مستقلہ نہیں پھرائی منصب میں حضرت عیسیٰ مندرجہ تحت عبدیت مطلقہ ہیں ... سو بعدیا و آوری وساطت عروضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام شریک ہیں ... سو بعدیا و آوری وساطت عروضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسلم ہیں اور شاید بھی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نائب خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم وسلم ہیں اور شاید بھی وجہ ہے کہ حسب ارشاد آئیت ہدایت بنیا و:

وَإِذُ قَالَ عِيُسلَى ابُنُ مَرُيَمَ يَا بَنِيُ اِسُرَائِيُلَ اِبِّيُ رَسُولُ اللهِ "وَإِذُ قَالَ عِيُسلَى ابُنُ مَرُيَمَ يَا بَنِيُ السَّوُرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ بَّالِيُ الدُّكُمُ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوُرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ بَّالِيُ مِنُ بَعُدِى اسْمُهُ آحُمَدُ" منصب بشارت آمد آمد سرور انبیاء علیه الصلاة والسلام پر مامور ہوئے...گویا حضرت عیسیٰ علیه السلام اوران کے اتباع کو آپ کے حق میں مقدمۃ الحبیش سمجھئے... چنانچہ انجام کارشامل حال اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر غنیم اکبر و جال موعود کو تل کرنا زیادہ تر اس کا شاہر ہے اس لیے کہ وقت اختیام سفر و مقابلہ غنیم و بعناوت سیا ہیان مقدمۃ الحبیش بھی شریک لشکر ظفر پیکر ہوجاتے ہیں... جب اس مضمون کے قبض و بسط سے فراغت پائی تو اب لازم یوں ہے کہ ایک یا دو با تیں مناسب مقام سنا کر آگے چلئے...مومنان نافر مان اور عاصیان باایمان کی حقیقت کی تحقیق بھی ای قاعدہ مسطورہ سے متصور ہے تفصیل اس کی ہے:

تفصيل

که آ ثار متضاده کا صدور ملکه واحد ہے ممکن نہیں بالضرور دو ہی ملکہ متضادہ بھی چاہئیں، سومومنان نافر مان سے بالیقین افعال نیک و بدصادر ہوتے ہیں اور نیک وبد میں تقابل تضاد ہے ...ان دونوں الرول کے ملکوں میں بھی تضاد ہی ہوگا اور ظاہر ہے کہ مصدرافعال حسنہ ملکہ ایمان ہے اس لیے مصدرافعال سینہ ملکہ کفر ہوگا...اس صورت میں کفار اور مومنان بدکر دار میں فقط فرق کی بیشی ملکہ کفر و ایمان ہوگا...سوجس میں ملکہ ایمان غالب ہوگا وہ مؤمن کہلائے گا اور جس میں ملکہ کفر غالب ہوگا وہ کافر ملکہ کا اور جس میں ملکہ کفر غالب ہوگا وہ کافر میں میں ملکہ کفر غالب ہوگا وہ کافر میں اجمام مرکبہ عناصر متضادۃ الاثر سے اور نسخہ ہائے مرکبہ ادور پر مختلف التا شیر سے میں اجمام مرکبہ عناصر متضادۃ الاثر سے اور نسخہ ہائے مرکبہ ادور پر مختلف التا شیر سے مرکب ہوتے ہیں اور پھر ہایں ہمہ باعتبار جزء غالب گرم مزاح یا سر دمزاح کہتے ہیں ...

بالجملہ جسے ماہیت کفار میں جزء آیمانی فیض نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تھا ملکہ کفر ومعصیت جو امز جہ مؤمنین میں ثابت ہوا ہورشا شئہ د جال ہوگا!

اب دوسرى عرض بير ہے كەحسب بيان بالااہل ايمان ميں ايمان لازم ماہیت ہے..علیٰ ہذاالقیاس کفرلازم ماہیت اہل کفرہےاورانسان باعتبار کفروایمان دو نوع متباس اور اس طور يرمعن "هُدّى لِلمُتَّقِينَ" اور "هُدّى وَ بُشُوى لِلْمُولِينِينَ" يا" إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ" بَعَى دلْشَين موجات بين اور تاويل صائرین الی التقوی یا الی الایمان یا الی الکفر کی ضرورت نہیں ہوتی ہے کیونکہ اس صورت میں متقین بالقوہ اور مؤمنین بالقوہ اور کا فرین بالقوہ مراد ہوں گے اور اطلاق ابيا ہوگا جيسے شجاع بالقو ۃ اورمؤمنين بالقوہ اور كافرين بالقوہ مراد ہوں گے اور اطلاق اییا ہوگا جیسے شجاع بالقو ۃ اور سخی بالقو ۃ کو ہر دم شجاع وسخی کہا کرتے ہیں اعنی جیسے قبل ظہور آٹارشجاعت وسخاوت اطلاق شجاع واطلاق شخی درست ہے اور بیا طلاق حقیق ہے مجازى نہيں ايسے ہى اطلاق اشياء معلومه مؤمن و كافرومتقى و فاسق باعتبار ملكه وقوت واقف حال کو درست ہے.. سوخدا سے زیادہ اور کون واقف حال ہوگا اور نیز ای طور پر "لِيَبُلُوَكُمُ أَيُّكُمُ أَحُسَنُ عَمَلًا" اورسوااس كاوراس فتم كى آيتول كو يكف ك بعدیہ شبہان شاءاللہ عارض حال نہ ہوگا کہ آ زمائش کے لیے ایک وجود سابق جا ہے اوريهان الجھے برے ملون كاليہلے سے بچھ پيتہيں...

ارواح مؤمنین اُمت ثابت ہوگی تواب جملہ "وازواجه امھاتھم" کا عطف اس پر
الیا چیاں ہوگیا کہ کیا کئے اور حرمت ازواج مظہرات قطع نظر اس کے کہ حضرت
مرورِکا مُنات علیہ الصلوٰ قاموصوف بحیات ہیں اور آپ کا نکاح اس وجہ سے منقطع نہیں
ہوا جو دوسروں کے لیے حلت کی کوئی صورت ہو، اس وجہ سے بھی بجائے خود ہے کہ
آپ مؤمنین کے والد روحانی ہیں ...ادھر والد جسمانی کی منکوحات کی حرمت مصرح و
مسلم ہے اعنی بحکم "وَلا تَنْکِحُواْ مَا نَکَحَ ابْآءُ کُمْ" منکوحات والد جسمانی کی
حرمت میں کچھکام نہیں وہ منکوحات مخاطبین کی والدہ ہوں یا غیر ہوں ... غرض جب
والد جسمانی کی یہ رعایت ہے کہ ان کی والدہ تو والدہ ہی ہے اور منکوحات الاب بھی
ان برحرام ہیں تو منکوحات والدروحانی تواس سے زیادہ حرام ومحترم ہوں گی ...

بافی رہی ہے بات کہ منکوحات والدجسمانی توسب کی سب حرام ہوویں مخولہ بہا ہوں کہ نہ ہوں اور منکوحات والدروحانی میں مدخولہ بہا کی تخصیص کی گئی اور غیر مدخولہ بہا حلال رہیں حالانکہ تفاوت مراتب ابوتین اس بات کو مقتضی تھا کہا گر بھ فرق ہوتا تو برعکس ابوت جسمانی میں ہوتا سواس کا جواب ان شاء اللہ چنداوراق کے بعد آتا ہے بالفعل قابل عرض مضامین ہیں ادھر کان رکھئے اور مضامین مسطورہ سے سینہ بھر یے کہ اس ناکام ہمچمدان نے بعد تسوید تقریر ابوت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جو محلہ "وَازُوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمُ 'اور جملہ "اَنَّبِیُّ اَوُلی بِالْمُوْمِنِیُنَ مِنُ اَنَّفُسِهِمُ "سے محل یہ ہوایت خداوندی ثابت کیاتھا... بخرض اطمینان وتصدیق مولا نا و مخدومنا رونق طریقت زیب شریعت مولا نارشیدا حمد گنگوہی سلمہ اللہ تعالیٰ وادام فیوضہ کی خدمت میں عرض کی تویوں ارشاوفر مایا:

تفسیر مدارک میں ہے کہ ایک قراۃ میں مابین جملتین اعنی جملہ،
﴿ اَلنَّهِی اَوُلٰی بِالْمُؤْمِنِیُنَ مِنُ اَنْفُسِهِمُ "اور جملہ " وَاَزُوَا جُهُ اُمَّهَا تُهُمُ "اور جملہ " وَاَزُوا جُهُ اُمَّهَا تُهُمُ "اور جملہ " وَهُوَ اَبُّ لَهُمُ "مَنْ ہِا اَنْ اَسْعِلْ اللہِ کے سننے سے کیا عرض کروں کہ س

قدرشاد مانی بهوئی... به میجدان تو تصدیق مسطور بی کوغنیمت جانتا تھا آپی به قدر و منزلت نه تھی که خود عالم بالا سے میر کے کلام کی تصدیق کی جائیگی..لیکن الحمدلله ثم الحمد للداس بات کوس کر اطمینان بهوگیا ، پھر بنظر مزید اطمینان مدارک و بیضاوی و معالم کودیکھا تو جومولا نانے فرمایا تھا وہی نکلا...

بالجمله جمله "اَلنَّبِیُّ اَوُلی بِالْمُوَّمِنِیْنَ مِنُ اَنُفُسِهِمُ" جمله "وَازُوَاجُهُ المُّهَاتُهُمُ" کے لیے بمنوله علت ہے اور جمله "وَازُوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمُ" اس کے لیے بمنوله معلول ہے اور جمله "و بھم "کوبھی المحوظ رکھا جائے تواق ل الی کے لیے علت یا ای اق ل کے لیے تفییر ہے ... چنانچہ تقاریر گزشتہ سے اس بیان کی تقدیق واضح ہے ... پھر جمله "وَازُوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمُ" جمله "وَهُوَابٌ لَهُمُ" پرمتفرع المی اللہ میں الل

یہ علت ہے تو وہ معلول ہے ...

اب ناظرین اوراق کی خدمت میں یوض ہے کہرسول الدسلی الدعلیہ وسلم جولوازم اللہ علیہ وسلم کی حیات کا ذاتی ہونا تو بوجہ ابوت رسول الدسلی الدعلیہ وسلم جولوازم منتائیت روحانی سے ہے تا بت ہوگیا اور وہ جوہم نے دعویٰ کیا تھا کہ اگر موافق اقوال مشہود حرمت از واج مطہرہ تمرہ امومت از واج مطہرات رضی اللہ عنہان ہے ۔۔۔ نتیجہ حیات سرورِکا کنات صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تب بھی کچھ حرج نہیں کیونکہ اُمہات المؤمنین ہونا از واج کا خود تمرہ حیات ہے ۔۔۔ چنا نچہ بخو بی مدل ہوگیا مگریہ بات ابھی موجب دل پاش باش ہے کہ حرمت از واج مطہرات رضی اللہ عنہان اور عدم توریث اموال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور سلامت اسجادا نبیا علیم السلام موافق تحقیقات مشارالیہا سے فقط نفورہ بالا سے موجہ و مدل نہیں ہو سکتے ۔۔۔ وجہ اس کی ہے ہے کہ تحقیقات مشارالیہا سے فقط ضرورت و دوام حیات روحانی حضرت حبیب ربانی صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہوتی ہواور کے دواقی فرورہ دیا دی مذکورہ حیات جسمانی کے شوت پر موقوف ہیں اس لیے گزارش ہے کہواقی قدر مذکورہ دعاوی ندکورہ حیات جسمانی کے شوت پر موقوف ہیں اس لیے گزارش ہے کہواقی قدر مذکورہ دعاوی ندکورہ کیا اثبات کے لیے کافی نہیں اور میں نے بھی اب تک ہوقی قدر مذکورہ دعاوی ندکورہ کے اثبات کے لیے کافی نہیں اور میں نے بھی اب تک سے قدر مذکورہ دعاوی ندکورہ کے اثبات کے لیے کافی نہیں اور میں نے بھی اب تک ہو

دعویٰ نہیں کیا کہ بیتقریب تام ہے مگراس کو کیا کہتے، مطالب مذکورہ بے مق**د مات** مسطوره ثابت ہی نہیں ہوسکتے تھاس لیے بطورتمہیداوّل جو پچھمسطور ہوامسطور ہوا بعد تمهيد مقدمات مسطوره اور مقدمات ضروريه معروض بين كان لكاكر سننے كه موت وحیات میں نقابل کا انکارتو ہو ہی نہیں سکتا ، اگر کلام ہوتو تعیین نقاب**ل میں کلام** مو... سوتقابل تضائف اورتقابل ايجاب وسلب تواسى حبكه بن نهيس سكتا... مونه موتقابل تضادیا تقابل عدم وملکہ ہوتقابل تضائف کے نہ ہونے کی توبیہ وجہ ہے کہ حیات کا تعقل موت پرموقوف نہیں،اگر تقابل تضائف ہوتا تو طرفین کا تعقل ایک دوسرے برموقوف ہوتااور تقابل ایجاب دسلب ہوتو پیمعنی ہوں کہ موجو دات میں کوئی چیز ایسی نہ ہوجس پر حات یا موت محمل مواطات صادق نه آئے ... سواوّل تو احیاء واموات ہی ایسے ہیں کہان پر حیات وموت دونوں صادق نہیں آتے ، دوسرے جمادات وغیرہ پر حیات و موت چھوڑ جی ومیت کا اطلاق بھی نہیں کر سکتے ... چنانچہ ظاہر ہے ہاں تقابل تضادو تفابل عدم وملكه ہے اس میں بحسب ظاہرتو تقابل عدم وملكه غالب معلوم ہوتا ہے اور باعتبار اشاره "خَلَقَ الْمَوُتَ وَالْحَيوْةَ الخ" اور حديث ذي موت تقابل تضاد غالب معلوم ہوتا ہے کیونکہ مخلوقیت صفات موجودات اور وجودات میں سے ہے اعدام کواس سے کیاسر دکار، بہر حال بیدواخمال ہیں سوان میں سے جونسااخمال مسلم ہو ہمارا مطلب ان شاء الله نکل آئے گا... ہاں یوں سمجھ کر کہ جہل سے علم بہتر ہے ہم بھی شاید

مناسب دیکه کراس باب میں پھھاشارہ کرجائیں...

بالجملہ ما بین موت و حیات نقابل نضا و ہمویا نقابل عدم و ملکہ
بہرحال ہرچہ بادا بادرسول الله صلی الله علیہ وسلم اور مؤمنین کی موت میں بھی مثل
حیات فرق ہے... ہاں فرق ذاتیت وعرضیت متصور نہیں... وجہ اس فرق کی وہی
تفاوت حیات ہے بعنی حیات نبوی بوجہ ذاتیت قابل زوال نہیں اور حیات مؤمنین
بوجہ عرضیت قابل زوال ہے اس لیے وقت موت حیات نبوی صلی الله علیہ وسلم زائل نہ

ہوگی ہاں مستور ہوجائے گی اور حیات مؤمنین ساری یا آدھی زائل ہوجاوے گی ... سو درصورت تقابل عدم وملکہ اس استتار حیات میں رسول اللہ سلی اللہ علیہ وسلم کوتو مثل آفاب سجھنے کہ وقت کسوف قمر بے اوٹ میں حسب مزعوم حکما اس کا نور مستور ہوجا تا ہے، زائل نہیں ہوتا یا مثل شمع چراغ خیال فرمائے کہ جب اس کو کسی ہنڈیا یا ملے میں رکھ کراو پر سے سر پوش رکھ دیجئے تو اس کا نور بالبدا ہت مستور ہوجا تا ہے زائل نہیں ہوجا تا اور در بار ہ زوال حیات مؤمنین کومثل قمر خیال فرمائے کہ وقت خسوف اس کا نور زائل ہوجا تا ہے فقط وہ صقالت وصفائی اصلی باتی رہ جاتی ہے یا مثل چراغ سمجھئے کہ گل ہوجا نے ہے بعد اس میں نور بالکل نہیں رہتا، البتہ روغن یا فتیلہ یا کسی قدر کھوڑی دریتک سرفتیلہ میں آتش باقی رہ جاتی ہے ...

اوردرصورت تقابل تضادر سول الله صلى الله عليه وسلم كاستار حيات كوايما سيحك عيد معمولى برودت آب سردگرم كرنے كے وقت حرارت آتش سے دى جاقل ہا ووال حيات مؤمنين كوايما سيحك كہ خاك و پھر و چوب وغيره اوّل كى وجہ سے شل نزول برف وغيره سرد بهوں پھر بوجہ حرارت آ فقاب يا استعال نارگرم ہو جائيں، آب سردك معمولى جو وقت نہ ہونے اسباب حرارت كے ہوتى ہے، آگ سے گرم كرنے كے بعد ذاكل نہيں ہو جاتى ... البتہ زير پرده حرارت مستور ہو جاتى ہے، ورنہ زوال محض ہوتو يہ برودت معمولى پھر صفت ذاتيہ نہ ہوگى! صفت عرضيہ ہوگى جس كے ليكوئى موصوف بالذات واجب بالذات سواذات آب ضرور ہے كيونكہ ہر بالعرض كے ليے كوئى موسوف بالذات واجب بالذات سواذات آب ضرور ہے كيونكہ ہر بالعرض كے ليے كوئى سبب خارجی نہيں بلكہ مفارقت اسباب حرارت عارض مثل ناروآ فقاب جو پھر پرودت ،ى عائد جالى آب ہوتى ہے ...

اس سے صاف بیر بات روشن ہے کہ بیمفت کی سب خارجی سے حادث نہیں ہوتی اقتضائے ذات آب ہے اور خاک پھر چوب وغیرہ میں ظاہر ہے کہ دونوں حالتیں خارج ہی سے آئی ہیں، خداداد ہیں، خانہ زاد نہیں ایک جاتی ہے تو دوسری

اس کی جگہ آجاتی ہے اوراگراس مثال میں دربارہ انطباق حال کچھ خلجان ہے تو ہم اوّل تو آب سردہی کو پیش کرتے ہیں، پر بایں شرط کہ اوّل بوجہ برف وغیرہ حالت اصلیہ سے زیادہ باردہواور پھر بوسیلہ آتش وغیرہ حالت اصلیہ سے زیادہ برف مثلاً حداصلی سے زیادہ وغیرہ اسباب حرارت حداصلی سے زیادہ گرم ہواور پھر بوسیلہ برف مثلاً حداصلی سے زیادہ سردکرلیں ...ان دونوں صورتوں میں ظاہر ہے کہ دونوں کیفیتیں جیسے باہم متضاد ہیں ایسے ہی دونوں اصلی نہیں دونوں کی دونوں عرضی ہیں بوسیلہ اسباب خارجہ جن میں بیصفتیں بالذات بائی جاتی ہیں آب مذکور میں بالعرض آجاتی ہیں اور بوجہ تضاد مذکور مجتمع نہیں بالندات بائی جاتی ہیں آب مذکور میں بالعرض آجاتی ہیں اور بوجہ تضاد مذکور مجتمع نہیں ہوتیں ایک زائل ہولیتی ہے تب دوسری کیفیت اس کے قائم مقام ہوتی ہے ...

دوسری اور مثالیں بہت ہیں کیڑا، چاندی بذات خود سپید ہیں اور شخبر ف سوتا بذات خود سپید ہیں اور شخبر ف سوتا بذات خود سرخ ہیں، نیل بذات خود نیلا ہے اور زعفران وغیرہ بذات خود زرد ہیں، ان میں سے بعض اشیاء پراور رنگ چڑھا لیتے ہیں، چاندی پرسنہرا جھول اور سفید کپڑے کو سی رنگ میں رنگ لیتے ہیں اور سونے پردو پیلا جھول دے کر رنگ اصلی چھیاد سیتے ہیں ...

ان صورتوں میں کسی عاقل کے نزدیک اشیاء معلومہ کا رنگ اصلی جدانہیں ہو جاتا... ہاں اِس میں بھی بچھٹی نہیں کہ عارضی رنگوں کے بنچ چھپ جاتا ہے اوراگر انہیں الوان عارضہ کو بوسیلۂ آب یا سوہان وغیرہ جدا کر کے سوائے الوان اصلیہ کے اور کوئی رنگ مثل رنگ زائل اشیاء مذکورہ پر چڑھا دیں، کپڑے کوکسی اور رنگ میں رنگ لیں اور چاندی سونے پراق لجھول کوریت کہ دوسراکوئی اور جھول کرلیں تو میں رنگ لیں اور جھول کرلیں تو بیٹ کہ دوسراکوئی اور جھول کرلیں تو بیٹ کہ دوسراکوئی مقام ہوجاوے گا... بعد اس کے کہ کیفیت استتار و زوال حیات دل نشین ہوگئی، ہم بچھاور آگے بوسے ہیں اور مضامین باقیہ ضرور یہ کومش کرتے ہیں ...

اہل عقل میں ہے کسی کو اس میں تامل نہ ہوگا کہ حیات اولاً و بالذات صفات روح میں سے ہے اور ٹانیا و بالعرض بوسیلہ تعلق معلوم الوجود مجہول

الكيفيت جوروح كوايخ بدن كے ساتھ حاصل ہے حيات روحانی جسم عضري پر عارض ہو جاتی ہے ورنہ جسم بذات خود موصوف بالحیات نہیں بلکہ مثل آب گرم کہ بوسیله آتش گرم ہوکرتا وقت مجاورت ومقارنت آتش گرم رہتا ہے جسم عضری بھی بوجہ تعلق روحانی زنده موکرتا وقت مجاورت روح زنده رہتا ہے... پھر جیسے پانی بعدز وال محاورت ومقارنت مذكوره شيئا فشيئا مهندا موكراين حالت اصليه برآجاتا ہے بدن حيواني بهي بعدز وال تعلق مذكور شيئا فشيئا اپني حالتيں بدل كر جماديت اصليه پر آجا تا ہے...خیرحیات کا بہنیبت روح اصلی ہونا اور بہنست بدن عرضی ہونا تو ظاہر تھا... اب اس کی تحقیق جا ہیے کہ موت اوّل کس کی صفت ہے اور پھر کس پر عارض ہوتی ہے .. سومخدوم من اوّ لُ تو خداوند کریم ارشاد فرماتے ہیں: "وَ مَا كَانَ لِنَفُسِ أَنُ تَمُونَ النع " اور "كُلُّ نَفْسِ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ "ان دونول آيتول مِن انتساب موت الی النفس ہے جس سے نفس اعنی روح کا معروض موت ہونا صاف آشکارا ہے دوسرے تقابل میں اتحاد کل معتبر ہے سوارواح واجسام دونوں کی حیات کے مقابلہ میں ایک موت بھی ہوگی ..فرق ہوگا تو یہی ہوگا کہ کہیں موت ساتر حیات ہو کہیں رافع ومزیل

ہو، ہاں اجسام مؤمنین اُمت کی موت کے لیے بھی کچھ ضرورت نہیں کہ اق ل عروض موت روحانی یاز وال حیات ارواح ہواہے بلکہ القطاع تعلق معلوم ہی کافی ہے...

چنانچ ظاہر ہے قرمشرق سے مغرب کوجاتا ہے اور اس حرکت میں ایک قطع زمین سے تعلق پیدا ہوتا ہے تو ایک قطع سے زائل بھی ہوتا ہے کچھ تو بوجہ کرویت ارض بیہ بات ضرور ہے اور پچھ بوجہ حیاولت درود بواروا بروغبار، بیہ بات پیش آتی ہے سوقطعات زمین کا بے نور ہوجانا اس صورت میں وییا ہی ہے جیسا وقت خسوف تام پروقت خسوف اوّل بیصد مہ بے نوری قبر کو پہنچا ہے، پھراس کے باعث قطعات زمین بے فور ہوجاتے ہیں اور درصورت زوال تعلق دامن حال قمرتک کوئی صدمہ نہیں پہنچا...
نور ہوجاتے ہیں اور درصورت زوال تعلق دامن حال قمرتک کوئی صدمہ نہیں پہنچا...

ر باجسداطهر حضرت ساقی کوتر صلی الله علیه وسلم سو ہر چنداس کی موت کی بھی دو صور تیں ہیں ۔۔۔ ایک تو وہی و موت ہی ہوں صور تیں ہیں ۔۔۔ ایک تو وہی عروض موت، دوسرے زوال علاقهٔ روح اقدس و جسد مقدس صلی الله علیه و آلہ وسلم ...

بالجمله انفکاک علاقہ فیما بین روح پاک وجسد مصفی ممکن ہے اور کیوں نہ ہو جو حادث ہے اس کا زوال بھی ممکن ہے اور اس کا عدم بھی وجود کے برابر مرتبہ امکان میں امکان رکھتا ہے لیکن عالم اسباب میں کسی سبب کے ساتھ ارتباط مسبیت نہیں یعنی جیسے عالم اسباب میں تنویر ارض وساء کے لیے شمس وقمر احراق اجسام سوختنی کے لیے جیسے عالم اسباب میں تنویر ارض وساء کے لیے شمس وقمر احراق اجسام سوختنی کے لیے ہوا رہ باصواب خدائے مسبب الاسباب نے بنایا ہے ۔..

اس طرح قطع علاقہ روح اطهر حضرت ساتی کور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کوئی سبب نہیں بنایا وجہ مطلوب ہے تو سنئے: روح کو بدن کے ساتھ تعلق بغرض تحمیل روح ہے رفتار واد و دبیش مثل ابصار واستماع سب ای پرموقوف ہیں ... غرض بغرض اتمام فاعلیت تحمیل مؤثریت تعلق بدن کے روح کو ای طرح حاجت ہے جیسے بغرض کتابت کا جب کوالم کی ضرورت ہے، یا بخار کو تثنیہ وغیرہ کی حاجت ہے اگر میہ آلہ بدن نہ ہوتو روح ایے تمام اعمال وافعال میں مثل معذوران بے دست و پامعذور ہے ...

بالجملہ مقصود بالذات علاقہ بدنی سے اتمام فاعلیت ہے اور اگر انفعال پیش آجائے مثلاً اگر کوئی شخص بوسیلہ بدن کسی ضارب کامضروب ہوجائے تو بیغرض اصلی نہیں اور زیادہ تو ضیح منظور ہے تو سنئے:

بن اوردیاره و می دونسمیس بین ایک کمال علمی، دوسرا کمال علمی، کمال علمی کمال علمی کمالات کی دونسمیس بین ایک کمال علمی بزات خوده اگر مقصود ہوتو کمال علمی ہے ہاں حصول کمالات عملی بے براطت کمال علمی مقصود ومطلوب ہوجاتی ہے ... چنانچہ وساطت کمال علمی متصور بین اس لیے بھیل علمی بھی مقصود ومطلوب ہوجاتی ہے ... چنانچہ خدا کی معرفت بغرض خوف وشوق مطلوب ہے اور خوف وشوق بغرض انتثال امراد هرعلوم خدا کی معرفت بغرض خوف وشوق مطلوب ہے اور خوف وشوق بغرض انتثال امراد هرعلوم

شريعت وطريقت كابغرض عمل مطلوب مونا ظاهروبا برب باي بمه خداوند تعالى شانه كليه ارشاد "وَمَا خَلَقُتُ الُجِنَّ وَالْإِنُسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَ وَمَآ اُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخُلِصِينَ لَهُ الدِّينَ "خوداس بات كا كواه ہے كہ مطلوب بالذات عمل ہے نعلم...

دوسرے"إِنَّ اَنُحُرَ مَكُمُ عِنْدَ اللَّهِ اَتُقْتُكُمُ"وغِيره آيات سبائ جانب مثير بين ..علاوه برين عامل بے علم كامحمود خلائق ہونا اور عالم بے عمل كامطعون عالم ہونا بھى جانتے ہيں، پھرد كيھئے اس سے كيا نكلتا ہے ...غرض بدامر بديمى ہے كہ علم آلہ عمل ان سب سے زيادہ بہ ہے كہ اس تعلق كاثمرہ بدن كے فق ميں فقط حيات جسمانی ہے اور حيات فقط بغرض عمل مطلوب ہے ...

چنانچه فرماتے ہیں: "خَلْقَ الْمُونَ وَالْحَيْوةَ لِيَبُلُوكُمُ أَيُّكُمُ أَحْسَنُ عَمَلاً جَلَه لِيَبُلُوكُمُ أَيُّكُمُ الْخ" عصاف ثابت ہے كمل اصل ثمره حيات ہے اور مطلوب بالذات ہے ... سوحيات كامل ميں مؤثر ہونا تو مخاج بيان نہيں ، ربی موت اس كا خوف اور پھر ايمان بعث جيسا باعث اقتال امر ہے ايما اور كوئى امر نہيں ... اس وجہ سے رسول الله صلى الله عليه وسلم نے يمى ارشاد فرمايا ہے: "اَ كُيْورُوا فِي اَلْمَا فَي هَا فِي هَا فِيهُ الله عليه وسلم نے يمى ارشاد فرمايا ہے: "اَ كُيْورُوا فِي هَا فِيهُ اللّهُ الله عليه وسلم نے يمى ارشاد فرمايا ہے: "اَ كُيْورُوا فِي هَا فِيهُ اللّهُ اللهُ الله عليه وسلم نے يمى ارشاد فرمايا ہے: "اَ كُيْورُوا

بالجمله حیات اصلی منشاء اعمال اور مبداء اعمال ہے بالذات اعمال کو مقتضی اور اعمال کے لیے مادہ قریب ہے اور موت بالذات تو مانع عمل ہے پر بالتبع مقتضی اعمال ہو جاتی ہے، چنا نچہ فدکور ہوا... اس وقت حاصل حیات قدرت ذاتی علی الاعمال اور حاصل موت بجز عن الاعمال ہوگا، یعنی قدرت عملیہ اور قوت اختیار سیکا کرک جانا ہوگا اور مورد حیات و موت اصل میں قوت عملی اور قدرت اختیاری ہوگا ... چنا نچہ آیت: "اَللّهُ یَتُوفَی الْاَنْهُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِی لَمُ تَمُتُ فِی مَنَامِهَا فَیُمُسِکُ الَّتِی قَصٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَیُرُسِلُ الْاَنْحُولی اِلٰی اَجَلِ مُستَّی" بھی بالالتزام اس دوئ کی مصدق ہے اس لیے کہ اصاک و اَجَلِ مُستَّی" بھی بالالتزام اس دوئ کی مصدق ہے اس لیے کہ اصاک و

ارسال صلوح حرکت کو مقتضی ہیں سوکل میں بجزحر کت اور کیا ہوتا ہے ...

بالجمله حیات وموت امساک وارسال قوت عملی ہے، قوت علمی کواس میں کچھ دخل نهيس، اگرچه ابل ظاهر بقاء علم وزوال علم كوحيات اورموت پرموقوف سجھتے ہيں...اس جگہ سے امکان ادراک تواب وعقاب قبراموات کے لیے سلم ہوگیا ہوگا مگراس قدر ملحوظ خاطر ناظران اوراق رہے کہ جس حیات کا ثمرہ عمل ہے وہ حیات بالفعل ہے اعمال روحانی اورافعال قلوب کے لیے حیات روحانی بالفعل جا ہیےاوراعمال جسمانی کے لیے حیات جسمانی بالفعل لازم ہے... باقی حیات روحانی بالقوہ جوعین قوت عملیہ ہے اور حیات جسمانی بالفعل جوتعلق قوت عملیہ مذکورہ بالبدن ہے اور چیز ہے ان مراتب بالفعل کے زوال سے ان مراتب بالقوہ کا زوال لا زمنہیں آتا جو بیشبہ ہو کہ عجز عن الاعمال عدمی ہے.. سواگریہی عجز حقیقت موت ہے تو بیہ بات تو رسول الله صلی الله عليه وسلم كي نسبت بھي واجب التسليم ہوگي پھروہ دعويٰ حيات روحانی وجسمانی كيونكر ثابت کیجئے گا...علاوہ بریں عجز اصلی اور ہے اور عجز خارجی اُور، یہاں بوجہ عروض امر خارجی که حقیقت میں ای کو درصورت تضا دموت کہنا جا ہیے نہ اس عجز کو بیہ عجز لا زم آجاتا ہے تو جیسے کسی زور آور کے دبالینے سے کمزوروں سے بعض افعال صادر نہیں ہو سکتے اور بظاہر عاجز مجھے جاتے ہیں اور وہ مُر دہ نہیں کہلاتے ایسے ہی رسول اللہ صلی الثدعليه وسلم اورانبياءكرام عليهم السلام كوبوجه عروض موت ياعدم اسباب ارسال باعتبار خارج عاجز سجحئ اورميت سجحت باعتبار اصل حقيقت عاجز اورميت خيال نهفر مايج

جب بہ مقدمہ ممہد ہو چکا تو بغور سنئے کے تعلق کی دوسرا انفعالی اور منفعلی مثل نورکا تعلق کی دوسرا انفعالی اور منفعلی مثلاً نورکا تعلق آ قاب کے ساتھ فعلی ہے اور آ فاب کا تعلق اس تو فاعلی ہے اور آ فاب کا تعلق اس نورکا تعلق اس نے منفعلی ہے یا مثلاً نورکا تعلق شمع و چراغ کے ساتھ فعلی اور چراغ و شمع کا تعلق اس ساتھ فعلی اور چراغ و شمع کا تعلق اس

نور کے ساتھ فاعلی اور زمین وغیرہ کے ساتھ اسی نور کا تعلق انفعالی اور زمین وغیرہ کا تعلق اسی نور کے ساتھ منفعلی ہے ...

مثلاً اگر کوئی جسم قابل تعلق نور آفاب اور زمین یا تیم و چراغ اور زمین کے مابین حائل ہوتا ہے تو وہ مانع تعلق انفعالی نور اور مانع تعلق منفعلی زمین ہوتا ہے لینی اس تعلق کوز مین سے چین کراپے تصرف میں لے آتا ہے... آفاب و تیم چراغ کے ساتھ نور نذکور کو جوتعلق تھا وہ تعلق بدستور رہتا ہے اس میں چھ فرق نہیں آتا بلکہ تعلق ماتھ نور اور قوی ہو جاتا ہے، اس لیے کہ منفعل اوّل کی نسبت منفعل ٹانی یعنی حائل و حاجب فاعل سے قریب ہوتا ہے اور نور نذکور کو آپ جانے ہیں جتنار و کتے جا وَفاعل ہی کی طرف کو ہتا آتا ہے ... اگر چراغ کو کسی چھوٹی می ہنڈیا میں بذکر دیجے تو وہ نور منتشر جو پہلے دور دور تک پھیلا ہوا تھا متداخل و مند مج ہوکر فقط ہنڈیا ہی میں ساجاتا ہے اور شعلہ چراغ سے سطح داخل ہنڈیا تک نور شدید ہوجاتا ہے ... ہوگو طح ہنڈیا ہی ماس ساجاتا اس صورت میں بہ نسبت اس حال کے کہ نور کا کوئی روکنے والا نہ ہوتا زیادہ روثن اس صورت میں بور غل منفعل معدوم ہوجا نے وال نہ ہوتا انسان شدید ہوگا اور اگر بالفرض کوئی چیز مابین فاعل و منفعل حاجب و حائل تو نہ ہو پر شرا لط انفعال مفقود ہو جائیں مثلاً تقابل و تحاذی فوت ہوجا نے یا منفعل معدوم ہوجا نے تواس وقت گوتعلق جائیں مثلاً تقابل و تحاذی فوت ہوجا نے یا منفعل معدوم ہوجا نے تواس وقت گوتعلق جائیں مثلاً تقابل و تحاذی فوت ہوجا نے یا منفعل معدوم ہوجا نے تواس وقت گوتعلق جائیں مثلاً تقابل و تحاذی فوت ہوجا نے یا منفعل معدوم ہوجا نے تواس وقت گوتعلق جائیں مثلاً تقابل و تحاذی فوت ہوجا نے یا منفعل معدوم ہوجا نے تواس وقت گوتعلق جائیں مثلاً تقابل و تحاذی فوت ہوجا نے یا منفعل معدوم ہوجا نے تواس وقت گوتعلق

اوّل شد بيدومتحكم نه مويرز وال ونقصان بهي متصور نهيس...

ان سب مضامین کے بعد بیرض ہے کہ حیات وموت تو حسب تحقیق سابق ارسال واساک قوت عملی کا نام ہوا اور تعلق حیات بالبدن تعلق فعلی و فاعلی ہے ... چنانچہ ابھی عرض خدمت کر چکا ہوں تو اس صورت میں مانع تعلق قوت عملیہ بالاعمال تو متصور ہوگا پرمنع تعلق قوت عملیہ بالبدن جومبداء افعال اور منشاء حیات ہے متصور نہیں ہاں اگر تعلق گوقوت عملیہ کا بدن کے ساتھ تعلق فعلی و فاعلی نہ ہو بلکہ تعلق منفع لی ہو، ہو بلکہ تعلق کا ارتفاع ممتنع ہو، ہر بجہت انفعال ومنفعل متصور ہے ...

سوبيه بات حيات جناب سرورِ كائنات صلى الله عليه وسلم كے ساتھوتو متصور نہیں کیونکہ آپ کی حیات مستعار نہیں کسی دوسرے کاطفیل نہیں ... برینسبت حیات أمت البية ممكن ہے كيونكہ حيات روح مبارك صلى الله عليه وسلم كوموافق مقتضائے تحقیقات سابقہ ابدان مؤمنین کے ساتھ تو تعلق انفعالی ومنفعلی ہے اور آپ کے بدن اطهر كے ساتھ تعلق فعلى و فاعلى ہے اور بناء حيات وموت قوت عمليه پر ہے اور وہ قوت آب میں ذاتی اور سوا آپ کے اوروں میں عرضی ہے.. سواس کو اگر ابدان مؤمنین کے ساتھ تعلق ہوگا تو لا جرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتبار سے انفعالی اور افعال کے اعتبار سے فعلی ہوگا اور اس حیات سے ابدان مؤمنین کی ایسی مثال ہوگی جیسے آئینہ کہ ادھرسے آ فاب کے مقابل ادھرزمین وغیرہ سے آمنا سامنا،سوجیسے آئینہوز مین کے چیمیں کوئی چیز حائل ہوجائے تو پھرنورخالص سارا کا سارا آئینہ کی طرف سٹ جاتا ہے، زمین کی طرف آ دھارہے نہ تہائی اور اگر کوئی چیز آ فاب اور آئینہ کے مابین حائل ہوتی ہے تو پھر دونور آئینہ سے چھوٹ کرسارا کا سارا آفتاب کی طرف ہولیتا ہے مگر درصورت میر کہ جم حائل مابین آفتاب و آئینہ حائل ہوتو پھر فقط آئینہ ہی بےنورنہیں ہوتاز مین بھی نےنور ہوجاتی ہے...

سوا کرموت امر وجودی ہے اورموت وحیات میں باہم تقابل تضاد ہےاور یہی حق معلوم ہوتا ہے ... چنانچہ آیات واحادیث اس پردال ہیں تو پھرموت مؤمنین کی توبیصورت ہوگی کہ مابین روح نبوی صلی الله علیہ وسلم اور مابین معروضات ارواح مؤمنین جن کی تتلیم سے موافق تحقیقات سابقہ جارہ نہیں وہی امر وجودی حائل ہوجائے اور تعلق حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جومعروضات مذکورہ کے ساتھ انفعالى تفامنقطع ہوجائے اوراس وجہ سے وہ تعلق فعلی بھی جوابدان کے ساتھ حاصل تھا مقطوع ہو جائے اورموت حقیقی ظہور میں آئے اور اگرموت امرعدمی ہےاور باہم تقابل عدم وملکہ ہے، تب اس کا انجام یہی ہوگا کیونکہ انفکاک تعلق انفعالی جو مابین روح مقدس حضرت سيدابرارصلى الله عليه وسلم اورمعروضات ارواح مؤمنين حاصل ہے،ضرور ہے مگر بہرطور تقابل تضاد ہویا تقابل عدم وملکہ انفکاک علاقہ انفعال حیات ومنفعلی معروضات جسم کے بے جان ہو جانے کوشلزم ہے کیونکہ معروضات مذکورہ ا گرخو دا جسام ہیں تب تو حال ظاہر ہے اس وقت مثال انفعال وفعل و فاعلی ومنفعلی نور وآئینہ سرایا منطبق ہے اور اگر معروضات مذکورہ سوااجسام کے اور پھے ہیں اور یہی حق معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ ثبوت ارواح پہلے سے ثابت معلوم ہوتا ہے...تب بیش بریں نیست کہ قوت عملیہ روح کو بدن کے ساتھ یہی ایک تعلق حاصل ہے گروہ تعلق فعلى ہےانفعالى نہيں، چنانچە پہلےمعروض ہو چكا...

اس صورت میں بیعلق فرع انفعال نہ ہوگا بلکہ شل تعلق نور جو آفاب کے ساتھ حاصلی ہے اوّل سے فعلی ہوگا ،سواس میں ہارا کیا نقصان ہے ہارا مطلب تو ہے کہ اگر تعلق حیات معروضات کے ساتھ نہ ہوگا تو ابدان کے ساتھ بھی نہ ہوگا کیونکہ تعلق

کے لیےاوّل وجود متعلق ضرورہے...

بالجملهاس صورت میں اور بھی تخفیف تصدیع وتقلیل خلجان ہے مگراس بناء پریہ بات خوب روشن ہوگی کہ مابین روح اطهر حضرت سرورِ عالم اور جسد مطهر جناب 480

رسالت ما بسلی الله علیه وسلم کسی حائل اور حاجب کی گنجائش نہیں جوموت جمعنی انقطاع علاقہ حیات متصور ہو کیونکہ علاقہ روح وجسد حسب تحقیق تازہ فعلی ہے اور اس علاقہ کے انقطاع کی کوئی صورت نہیں ، پھر مداخلت مانع وحاجب ہوتو کیونکر ہو...

اس صورت میں یفرق ہاتھ لگا کہ تعلق حیات و بدن نبوی صلی اللہ علیہ وسلم قابل انفکا کہ نہیں ۔۔۔ پھرموت جسمانی حفرت حبیب ربانی جو کسی طرح قابل انکار نہیں بجراس کے متصورہ ی نہیں کہ حیات نہ کورزیر پردہ موت مستور ہوجائے اور موت جسمانی حبیب ربانی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی مثل موت روحانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استثار حیات بدستور مسطور بھی جائے اور مؤمنین بآیت مرقومہ خواہ روحانی ہو خواہ جسمانی القطاع علاقہ حیات ہو، ہاں یہ بات ممکن ہے کہ خدا وند کریم اپنی قدرت کا ملہ سے اس علاقہ نعلی کو بھی توڑد ہے اس لیے کہ جینے نور مقتضائے ماہیت آفناب اعنی جسم کروی نہیں ورنہ ہرکرہ یا ہرجم نورانی ہواکرتا بلکہ لازم وجود خارجی ہے ایسے ہی علاقہ نعلی حیات نہ کور میں الانقطاع ہے لازم ماہیت نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کے حق میں لازم وجود خارجی اور دائم بدوام ذات الموضوع ہے اور مؤمنین کے ابدان کے حق میں میں لازم وجود خارجی اور دائم بھر طانفعال اس لیے مکن ہے کہ علاقہ روح وجسد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بے وجہ اور علاقہ روح وجسد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بے وجہ اور علاقہ روح وجسد مؤمنین بے کہ علاقہ روح وجسد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مقطع نہ ہوگا ۔۔۔

چنانچ "وَلا أَنُ تَنُكِحُوا أَزُواجَهُ مِنُ م بَعُدِهِ أَبَدًا "بعد ملاحظه اجازت عامه جو درصورت موت ازواج آیت "وَالَّذِیْنَ یُتَوَقُّونَ مِنْکُمُ وَیَدَرُوْنَ فَام جَو درصورت موت ازواج آیت "وَالَّذِیْنَ یُتَوَقُّونَ مِنْکُمُ وَیَدَرُوْنَ أَرُبُعَهُ اَشُهُو وَعَشُرًا" ہے دربارہ تکاح متوفی عنها زوجها ثابت ہال پردلالت کرتی ہے یعن علی العموم آیت "یُتَوَقُّونَ مِنْکُمُ" تو بعد عدت درصورت زوال حیات القطاع نکاح پرشاہد ہے اور آیت "وَلا اَنْ تَنْکِحُوا اَزُوَاجَهُ "حَمَت نکاح اَرواج مظہرات پرالی الابددال ہے ... پھرتظیق کی تنکے کُوا اَزُوَاجَهُ "حَمَت نکاح اَرواج مظہرات پرالی الابددال ہے ... پھرتظیق کی

بجز اس کے اور کیا صورت ہے کہ نکاح منقطع نہ ہوا ہواور بقاء نکاح بے بقاء علاقہ روح و جسد متصور نہیں گر اجازت نکاح از واج شہداء اور تقسیم اموال شہداء بفترر میراث جواحادیث صححہ اور اجماع سے ثابت ہےا نقطاع حیات پردال ہے...

ادهر آیت "کل نفس ذائقة الموت" ذوق موت پرشامد ہے...سویہ بات کہ
القطاع حیات بھی ہواور ذوق موت بھی ہوجھی متصور ہے کہ مابین حیات شہداءاور حیات
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جومبداء حیات مؤمنین ہے جاب موت حاکل ہو... پھر حیات شہداء
ہوتو یوں ہوکہ اس جاب کور فع کر کے جا ہیں تو یوں ہی رکھیں جا ہیں کی اور بدن کے ساتھ
چھوڑ دیں اور بظاہر شہداء کے لیے یہی ہوتا ہے...

چنانچه احادیث مشحره ادخال "اجواف طیرِ حضرِ" اورلفظ "عند ربهم" جو
آیت "لا تَحُسَبَنَ الَّذِینَ قُتِلُو ا فِی سَبِیلِ اللّهِ اَمُواتًا" میں واقع ہاں پردال بھی
ہیں ورنداس سے بھی کیا کم کہاقال انفعال ندکور بھی زائل ہوجائے... پھر نے سرے سے
ایجادوانفعال کے بعدابدان طیورخضر کے ساتھ علاقہ لگادی اور بہی تعلق حیات شہداء کے
لیے کافی ہے اوراس امر کی تسلیم سے تو چارہ ہوئی نہیں سکتا کہ تعلق مابین ارواح شہداء اور
اجساد شہداء منقطع ہوجائے... گوعلاقہ فیما بین روح نبوی سلی اللہ علیہ وسلم وارواح شہداء جو
سرمایہ حیات شہداء ہے، بحال خود باقی رہے اوراس وجہ سے حیات روحانی تو زائل نہ ہو پ
حیات جسمانی شہداء منقطع ہوجائے اور بیالقطاع بوجہ انقباض وانقلاع روح ہوجن کے
باعث حیات روحانی شہداء وقت موت مشابہ حیات جسمانی انبیاء وقت موت ہو۔..

الغرض آیت "کُلُّ نَفُسِ ذَائِقَةُ الْمَوُتِ" اور آیت "لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ النِحْ وَنُول حَیْح رہیں اور پھر انبیاء و شہداء کی حیات میں تفاوت رہے یعنی شہداء میں النج " دونول حجے رہیں اور پھر انبیاء و شہداء کی حیات میں تفاوت رہے یعنی شہداء میں وجود حیات روحانی وقت موت جسم خاکی ہے پھے تعلق باتی ندرہ اوراس وجہ سے حرمت ازواج اور سلامت اجسا و اور عدم میراث لازم ند آئے لیکن ہرچہ با دا با د بعدموت نہ ارواج شہداء کوان ابدان کے ساتھ تعلق باتی رہتا ہے ندارواج اور مؤمنین کواتنافرق ہے ارواج شہداء کوان ابدان کے ساتھ تعلق باتی رہتا ہے ندارواج اور مؤمنین کواتنافرق ہے

که مجر دانقطاع علاقه جمداوّل یا بعد چندے شہداء کی ارواح کوتو اور ابدان کے ساتھ تعلق بیدا ہو جاتا ہے اس کے ساتھ تعلق بیدا ہو جاتا ہے اور اس حساب سے ان کو حیات روحانی وجسمانی دونوں حاصل ہو جاتی ہیں اور باقی مؤمنین اُمت کے لیے اس نقصان کی کچھمکا فات نہیں کی جاتی ...

بہرحال ابدان دُنیا سے دونوں کو کچھتعلق نہیں رہتا... پھراشیاء متعلقہ ابدان دنیوی سے تو تعلق کہاں جوان کے اموال وازواج کو جوں کے توں انہیں کے ازواج واموال سمجھے جائیں اور کسی اور کو نکاح کی اجازت اور وار توں کو تقسیم و تصرف کرنے کی نہ دیں کیونکہ اموال وازواج دنیوی دونوں کو انہیں ابدان کی ضرورت کے رفع کرنے کے لیے بنایا ہے، ازواج سے قضاء حاجت فرج اگر ہوتی ہوتی ہے تو وہ انہیں ابدان کی حاجت ہے احوال دُنیا سے بدل ما پیخلل وغیرہ اگر کہنچتا ہے تو انہیں ابدان کے اجزاء متحللہ کا بدل ہوتا ہے ... ابدان جنت کوخواہ از قتم ابدان طیور خضر ہوں یا ازقسم غیر، ان ازواج واموال سے پچھا نتھا عنہیں ، ابدان جنت ذکورہ کواگر انتفاع ہے تو وہ ہیں کی ازواج واشیاء سے انتفاع ہے ...

الغرض یہ چیزیں ارواح کو بتقاضائے تعلق جسمانی مطلوب ہوتی ہیں ، بذات خود مطلوب روحانی نہیں ... اس لیے بعد القطاع علاقہ جسمانی از واج واموال کے ساتھ جوعلاقہ تھا بدرجہ اولی منقطع ہوجائے گا اور با وجود حیات شہداء ان کی از واج کوشل از واج دیگر مؤمنین اُمت بعد انقضائے عدت اختیار نکاح ہوگا ، اور ان کے اموال متروکہ میں میراث بدستور معلوم جاری کی جائے گی ... ہاں علاقہ حیات انبیاء علیم السلام منقطع نہیں ہوتا ... اس لیے از واج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور نیز اموال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور نیز اموال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بدستور آپ کے نکاح اور آپ ہی کی ملک میں باقی اموال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ورثہ کو اختیار تقسیم اموال نہیں ...

بالجمله موت انبیاء میهم السلام اور موت عوام میں زمین و آسان کا فرق ہے، وہاں استتار حیات زریر پردہ موت ہے اور یہاں انقطاع حیات بوجہ عروض موت ہے ...اگر موت ضد حیات اور صفت وجودی ہویا بوجہ دیگر اگر موت عدم اور ملک کہ حیات ہواور

شاید بهی وجه معلوم موتی ہے کہ جناب باری نے حضرت سرورعالم صلی الله علیه وسلم کوجدا خطاب کر کے ارشاد فرمایا: "إنَّکَ مَیتِّ " اور سوا آپ کے اوروں کو بھی جدا ارشاد فرمایا: "إنَّهُمُ مَیّتُونَ" اور مثل جمله لاحقه "ثُمَّ إنَّکُمُ یَوُمَ الْقِیَامَةِ عِنْدَ رَبِّکُمُ تَخْتُصِمُونَ "سب کوشامل کر کے یوں ارشاد فرمایا که "إنْکُمُ مَیّتُونَ"

بالجملہ جیسے حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور حیات مؤمنین اُمت میں فرق ہے ... چنا نچہ اس کے اثبات کے لیے تقریر وافی اور تحریر شافی کافی اور اق گزشته میں گزر چکی ہے ایسے ہی موت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور موت مؤمنین میں بھی فرق ہو اور بوجہ فرق بین الموتین وہی فرق بین الحیاتین ہے اور اس بناء پر لازم ہے کہ نوم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور نوم مؤمنین میں فرق ہو اس لیے کہ "النوم اخوا الموت" چنا نچہ خدا وند کریم نے بھی اپنے کلام پاک میں موت اور نوم دونوں کو ایک میں موت اور نوم دونوں کو ایک میں کھینچا ہے اور ایک ذیل میں واخل کیا ہے ... فرماتے ہیں:

"الله يَتُوفَى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِها وَالَّتِي لَمْ تَمُتُ فِي مَنَامِها" جب دونوں کی حقیقت توفی اورامساک ہوئی... چنانچارسال کا تقدم امساک پر دال ہے جیسے موت تقدم حیات پر دلالت کرتی ہے تو پھر جو حال وقت امساک موت ہوگا وہی حال وقت امساک نوم ہوگا جس کی موت کے وقت استتار حیات ہوگا اس کی نوم کے وقت استتار ہویا یوں کہنے کہ موت وقت بھی استتار ہی ہوگا ، فرق ہوتو شدت استتار وضعف استتار ہویا یوں کہنے کہ موت میں ستر ہ قوی اور کثیر ہواور نوم میں ستر ہ ضعیف اور لطیف ہواور جہاں وقت موت القطاع حیات ہو وہاں وقت نوم بھی القطاع حیات ہو، فرق ہوتو یہ ہوکہ موت میں القطاع حیات ہو وہاں وقت نوم بھی القطاع حیات ہو، فرق ہوتو یہ ہوکہ موت میں القطاع تام ہواور نوم میں میں استتار حیات ہی ہوگا اور بالجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نوم میں بھی استتار حیات ہی ہوگا اور اس میں اور قوت آ جائے اس صورت میں حسب قر ار دا دسابق وقت استتار حیات میں اور قوت آ جائے اور خواب میں اور وحی بیداری میں بچھ فرق نہ ہو...

چنانچہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام اس میچیدان کی ت**صدیق کرتا** ے..فرماتے ہیں:"تنام عینای و لا پنام قلبی، او کما قال"لیکناس قیاس ر د جال کا حال بھی یہی ہونا جا ہے اس لیے کہ جیسے رسول الله صلی الله علیہ وسلم بوجہ منشائیت ارواح مؤمنین جس کی محقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں، متصف بحیات بالذات موئ اليے ہى دجال بھى بوجە منشائيت ارواح كفارجس كى طرف ہم اشاره کر چکے ہیں،متصف بحیات بالذات ہوگااوراس وجہ سے اس کی حیا**ت قابل انفکا ک** نه ہوگی اور موت ونوم میں استتار ہوگا ،القطاع نہ ہوگا اور شایدیہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن صیادجس کے دجال ہونے کا صحابہ کوالیالقین تھا کہ شم کھا ہیٹھتے تھے، اپنی نوم کا وہی حال بیان کرتا ہے جورسول الله صلی الله علیه وسلم نے اپنی نسبت ارشا د فر مایا بیعنی به شهادت احادیث وه بھی یہی کہتاتھا کہ "تنام عینای و لا پنام قلبی "اوراس وجہت خیال ندکور بینی د جال کا منشاء دمؤلدار واح کو کفار ہونا اور پھراس کے ساتھ ابن صیاد ہی کا دجال ہونا زیادہ ترتیجے ہوا جاتا ہے اور اس کی صحت کا گمان قوی ہوتا جاتا ہے ... ہیر سارے مضامین اس بناء پرمعروض ہوئے کہ تعلق روح و بدن تعلق فعلی ہے اس میں بدن كوبمنزله جسم آفتاب فاعل اورروح كوبمنزله نور آفتاب بمعنى مبدا وفعل قرار ويجيح يا نہ بن پڑے تو اُٹھار کھئے اورا گر بایں نظراس میں تامل ہو کہ فاعل اس کو سمجھنا زیبا ہے جو مخار ومتصرف ہواور ظاہر ہے کہ روح متصرف فی البدن ہے نہ بدن متصرف فی الروح مگراس صورت میں اطلاق فعل بدن برزیبانہیں سواوّل تو اس کا جواب ہیہ ہے:

را ک ورت بین اعلال البور بریا یک رون برای که بین النور بین النور که بین که بین بداالقیاس فعل سے مبدا و فعل مبدا و فعل اگر بدن کو بھی که بین تو کیا مضا کفتہ ہے، آخر حرکات و سکنات کا بی جسم مبدا و اور اصل ہے ...

غایۃ مافی الباب امکان وعروض نہ ہی ، سوبہ بات اور مبادی افعال میں بھی نہیں ، فلق بمعنی مبدا علم میں کیا کہا جائے گا فلق بمعنی مبدا علم میں کیا کہا جائے گا ایسے ہی علم الہی بمعنی مبدا علم میں کیا کہا جائے گا اور یہ بھی نہیں اور تعلق آلہ و فاعل تعلق اور یہ بھی نہیں اور تعلق آلہ و فاعل تعلق فعلی ہے سابق ہے کیونکہ ظہور افعال بعد تعلق آلات ہوتا ہے ... سوجب تعلق فعل میں مخواکش مداخلت ٹابت نہیں تعلق آلات میں بدرجہ اولی گنجائش نہ ہوگی ...

اس وقت بحمد الله جمله مضامين متعلقه حيات مسماني انبياء كرام يلبهم السلام خصوصاً سيد انام عليه الصلوة والسلام سے فراغت بإئى اور محض بفصلِ ربانى اور بدمد دو ہدايت یز دانی مجھ جیسا میچیدان نادان ایسے مقامات مشکلہ سے پول صاف اپنا دامن بچالایا ورنهایے حال کوکون نہیں جانتا، نہ ذہن ہے نہم ہے، نہ محنث ہے نہ مشقت، نہ فرصت ہے، نہ فراغت، نہ علم در سفینہ، نہ علم درسینہ فقط پیران عظام اور اُسٹادانِ کرام کے انتساب کی بدولت امدا در بانی اور عنایت حبیب یز دانی صلی الله علیه وسلم کار پر داز بندهٔ همچیدان هو کی مخرمضمون امکان ثواب وعقاب قبرسر بستیر با .. خوب واضح نه هوا گو اندفاع شبه بفصله تعالى بخوبي تمام موكيا...اس ليے بچھاورسامعة خراش حقائق شناس ہوں کہ بیر بات تو اچھی طرح روثن ہوگئی کہ وقت موت وخواب فقط قوت عملیہ کوروک ليتے بيں إور حركت كرنے بيس ديتے يعن تعلق بالاعمال بوجه موت متنع موجاتا ہے... بافي رهى قوت علميداس كاحال بجه معلوم نه مواكداس ميس بجه فتورآ جاتا ہے یانہیں ...سوبیاسِ خاطر اہل فہم کچھوض کیا جا ہتا ہوں گو بدفہوں سے ڈرتا بھی ہوں .. حقیقت حال بیہ ہے کہ محکم اشارہ علیم حکیم اس باب میں تو چون و چرا کی گنجائش نہیں ہے کہ حقیقت موت ونوم تو فی امساک ہے اور اہل علم جانتے ہیں کہ بید ونوں اس مقام میں متلازم ہیں اس لیے کہ امساک کے کیے تقدم ارسال لاؤم ہے، پرارسال كرنے والا اگر امساك شے مرسل جاہے تو بے تو فی ممکن نہيں، چنانچہ ظاہر ہے...مگر مفہوم ارسال وامساک بالالتزام حرکت شکی مرسل ومسک کی جانب مشیر ہے اس کیے

اگرروح بذات خودمتحرک نہیں تو روح میں ایک چیز الیی چاہیے کہ تتحرک بالذات ہویا بالعرض ہو ...گرمتحرک بالعرض اورمتحرک بالقسر میں پچھفر ق نہیں ،اگر ہوبھی تو اتنی بات میں تو بیٹک اشتر اک ہے کہ دونوں میں حرکت ذاتی نہیں مگر جوغور کیا تو ترکیب روحانی دوعضر سے حاصل ہوتی ہے ...

ایک ماد ہ علمی یعنی جس سے ادراک معلوم ہوتا ہے اور ہم نے اور اق سابقہ میں اس کومیداء انکشاف کہا ہے ...

دوسرے مادہ عملی جس سے صدوراعمال ہونا ہے اوراس کا نام مضامین سمابقہ میں ہم نے قوت عملیہ رکھا ہے ... سوان دونوں میں سے علم میں تو بالذات حرکت نہیں ... اگر کوئی فخص ایک جگہ پرزانو جمائے ہوئے ایک طرف کو آئکھیں لڑائے ہوئے بیٹھا ہواوراس کے سمامنے سے آنے جانے والے گزر کریں تو بے اختیاران سب کو دیکھے گا،ارادہ کرے یا نہ کرے، چنانچہ بدیجی ہے ...

اب و بلیصے کہ اس دیمے میں اس کی طرف سے پھر کت نہیں ہوئی لیکن بہر طور دیدارگر زندگان رہ گزر بارادہ میں آگیا ہا اور میں کہتا ہوں اور کسی چیز کا بی ہے ... اس طرح اور قتم کے علوم کو خیال فرمائے اور میں کہتا ہوں اور کسی چیز کا خیال نفرمائے گریو خیال فرمائے کہ اگر حرکت اوازم علم یا ضروریا سے علم میں سے ہوتی تو ہر علم میں ضرور ہوتی ... إبصار ابصار ابصار ہی نے کیا قصور کیا ہے ... ہاں بہت سے علم بعد حرکت ہی میں آتے ہیں ... عالت رفتار میں جو چیزیں مقابل ہوتی جاتی ہیں وہ سب نظر آتی جاتی ہیں ... عالم رہے کہ اگر بیحرکت شہوتی تو علم بھی نہ ہوتا ... اس لیے بیا اوقات مقدمہ علوم حرکت ہی ہوتی ہے گر جوحرکتیں انسان سے بالا را دہ صاور ہوتی ہیں ان کی دو تشمیں ہیں ... ایک ظاہری جیسے چانا پھرنا ، منہ کا إدھر سے أدھر موڑ تا ... دوسرے حرکت باطنی اور یہی مبداء حرکت ظاہری ہوتی ہے ، اگر میہ نہ ہوتو موڑ تا ... دوسرے حرکت باطنی اور یہی مبداء حرکت ظاہری ہوتی ہے ، اگر میہ نہ ہوتو حرکت ظاہری اختیاری نہ ہو۔..

گریہ بچھ لازم نہیں کہ جہاں حرکت ظاہری اختیاری نہ ہو ہہاں حرکت باطنی بھی نہ ہو بلکہ حرکت باطنی بھی بذات خود مقصود ہوتی ہے یعنی حرکت ظاہری اس سے مطلوب نہیں ہوتی جیسے افکار علوم اور ذکر خالق علم ومعلوم میں ہوتا ہے ... گر بہر حال سلسلہ حرکات ابتداء کی طرف حرکت باطنی اور توجہ قبلی اور ارادہ روحانی پرختم ہوجاتا ہے ... سوموف بحرکت باطنی جو بچھ ہواس کو ہم توت عملیہ کہتے ہیں ، وہ بذات خود مخرک ہے کسی قاسر کے قسر کسی عارض کے عروض کے باعث اس کی حرکت نہیں ورنہ سلسلہ سے میں تاسر کے قسر کسی عارض کے عروض کے باعث اس کی حرکت نہیں ورنہ سلسلہ سے میں تاسر کے قسر کسی خود سکھیں خو

حركت اختياري يهان ختم فنه بوكهين إورختم مواكر ...

جب بیه بات محقق موکئی که عضر روحانی دو بین، ایک ماده علمی، دوسرا توت عملیه اور پھران دونوں میں سے علم بذات خودموصوف حرکت نہیں اورحرکت پر اس كے تعلق كا مدار كارنہيں ... چنانچ حصول ديدار بحركت سے بيد بات روثن ہے اور توت عملیہ بذات خودمتحرک ہے اوراس کے تعلق کی بناء بھی حرکت پر ہے...اگر حرکت نه موتو پهرتعدي قوت عمليه کي کوئي صورت جي نهيس جوصد وراعمال مو...تويه بات آپ پروش ہوگئ ہوگی کہ موت اور نوم میں جوامساک متحرک ہے فقط تعطیل قوی عملیہ ہوتی ہاوراس وجہ سے وہ علوم جوحرکت ظاہری یا باطنی پرموقوف تصحاصل نہیں ہوتے مگر وہ علوم جو بے حرکت عالم میسر آتے ہیں ان کے متنع ہونے کے کیامعنی وہ اب بھی ویے ہی حاصل ہوں گے جیسے پہلے حاصل ہوتے تھے... باقی حواس ظاہرہ کےعلوم کا مسدود ہوجانا کچھاس وجہ ہے ہیں کہ مادہ علمی متحرک تھااس کوروک لیتے ہیں بلکہ آنکھ ے ابصار انفتاح چشم پرموقوف ہے اوروہ ظاہر ہے کہ ایک قتم کی حرکت ظاہری ہے اور اگر مادہ ابصار لیعنی شعاع ابصار کوروک لیا ہے تو ابصار بخر وج افعہ میں ابھی کلام ہے اور ہم نے مانا یہی حق ہے اور ہمارے بزد یک بھی یہی حق ہے...

تواس کاسبب بیہوگا کہاشعہ خارجہادھرحدقہ چیم سے منصل ہیں،ادھرسے مبصر پر واقع ہیں یہاں سے لے کروہاں تک برابر شعاعیں منصل ہوتی ہیں مگراتی بات سے بیہ لازم نہیں آتا کہ وہ شعاعیں آتھوں ہی سے نکی ہوں بلکہ آفاب وقمروشع و جراغ وغیرہ اشیاء نورانی کی شعاعیں اشیاء مرہ پرواقع ہو کہ بوجہ انعکاس حدقہ چشم تک پہنچ جاتی ہیں اور پھر ذریعہ اور آک ہوجاتی ہیں اور پہر فرریعہ اور آک ہوجاتی ہیں اور پھر فرریعہ اور آک ہوجاتی ہیں اور پھر فرریت انوار خارجہ کی کوئی وجہ بن نہیں ہوتی ہوتی اور اختالات سے دعوی راست نہیں ہوسکتا مگر ہاں یوں کہتے کیفیت ضرورت معلوم نہیں اور خالات سے دعوی راست نہیں ہوسکتا مگر ہاں یوں کہتے کیفیت ضرورت معلوم نہیں اور خاصل ضرورت اور کی بر ہان سے ثابت ہے ۔۔۔ خیرا گر بر ہان شاہد ہے نبہا ،اور آگر جہ پر بناء کار ہے تو اس کی تھے کی یہ بھی آپکے صورت ہے جو میں نے عرض کی ... بلکہ ایک عمرہ ہے کہ سواس کے ان شاء اللہ اور گھر یقہ سے تسکین ہی متصور نہیں اور ہم نے ایک عمرہ ہی ہوتا ہے تو ہمارا کلام حرکت بالذات میں ہے ...

حرکت بالقصر اور بالا راده میں نہیں ادرحرکت بالا رادہ جسم متحرک کے جن میں دیکھئے تو حرکت بالا رادہ جسم متحرک کے جن میں دیکھئے تو حرکت بالقسر ہے کیونکہ جسم عین روح نہیں مبائن ہے اور ارادہ قائم بروح ہے قائم بالجد نہیں ... سویہ حرکت افعہ چشم ظاہر ہے کہ بالذات نہیں اور حرکت بالذات سوائے ارادہ کے متصور نہیں، یعنی تجد دارادہ کسی اور تجد دکا اثر نہیں بلکہ خود مقضائے ذات ہے اس لیے کہ ارادہ قبل تعلق بین الشیکین یعنی بین الفعل و بین عرم الفعل ہوتا ہے ...

مدم البرحال جوچا ہے سو کہنے ایک حال کوچھوڑ کر دوسراحال اختیار کرنا بیار ادہ بی کا کام ہرحال جوچا ہے سو کہنے ایک حال کوچھوڑ کر دوسراحال اختیار کرنا بیار ادہ بی کا کام ہے طبیعت میں سوا ایک مقتضی کے اور کسی کا اقتضاء ہی نہیں ہوتا اور وفت حصول مقتضا اقتضاء بحال نہیں ہوسکتا ... اگر طبیعت کو بذات خود متحرک یعنی متجد دکھیں تو لازم آتا ہے کہ طبیعت وفت حصول امر طبعی باطل ہوجائے ، ہاں ارادہ کو بعد حصول مراد کہہ سکتے ہیں ... بالجملہ یہ اندھا فاعل جس کو حکماء طبیعت کہتے ہیں ایک خیال غلط ہے ... حرکت

ببعث یا قسری ہے خداوند کریم کی قدرت یا کسی اور محرک مخفی کی طاقت سے بیتر کت پیدا موتی ہے یا ارادی، یعنی خداوند کریم نے متحر کا ت طبعیہ میں ارادہ رکھا ہواور ہم کومعلوم مقالات بجهُ الاسلام جلد 3 آپ حیات کے طلبہ 18 مقالات بجہُ الاسلام جلد 3 مقالات بجہ السلام جلد 3 مقالہ اللہ اللہ نہ ہو پھر بعد زوال قسر قاسروہ اجسام اور متحر کات جن کی حرکت طبعی مجھی جاتی ہے، اپنے ارادہ سے حرکت کرتے ہیں ...

بالجملة تجددذاتي سوااراده كےاور كسي مين نبيں اور يہ بھی نہ ہى خاص ابصار ميں حركت ہی ہواورخواب اورموت میں بلکہ جب بھی آئکھیں بندکرلیں اس کے لیےامساک ہی ہوتا ہو ... بگر ہرفتم کے علوم میں ثبوت حرکت ممکن نہیں استماع وذوق وشم کس میں کیا کہتے گا... يهان وقت اوراك حرك كامونا ضروري نهين اوراگر گه و بے گاہ جنم مدرك كوحركت ہی ہوتب وہ حرکت نفس ادراک میں نہیں مبادی ادراک میں ہے اور پھرمبادی بھی کیسی غيرضروري، ہراستماع وشم و ذوق مين نہيں ہوتی ... بہرحال يہي کہنا پڑے گا كمان علوم كا انىدادقوى علميە كے امساك كى وجەسىنىس بلكەاس جانب توجەبىس...

حاصل کلام کابیہوگا کہ حرکت باطنی اختیاری ان علوم کے مبادی میں سے تھی، وقت خواب یا موت و حرکت موقوف ہوجاتی ہے ... سوید حرکت کسی اور بی قوت کا نام ہوگا، اس لیے کہ عدم حرکت قوت علمیہ علوم فدکورہ میں پہلے ہی معلوم ہوچکا اور ظاہر ہے کہ کمالات روحانی انہیں دو کمالوں میں منحصر ہیں،ایک علمی دوسراعملی سوجب حرکت معلومہ عارض حال قوت علمية بين تولاجرم عارض حال قوت عمليه موكى اوريبي مارامطلب تعا...

بالجمله وفت موت يا خواب قوت عمليه يرعروض امساك وتوفى موتا ہے... قوت علمیہ بطورخود بدستور باقی رہتی ہے...سواگر بعض معلومات خود حرکت کرکے سرحد تعلق علم تک پہنچ جائیں تو تعلق علم ممکن ہے... چنانچہ بایں ہمہ فتور حواس پھر خوابوں کا نظر آنا خوداس بات پرشاہرہے کہ قوت مدر کہ بحال خود باتی ہے ...

ر ہی ہی بات کہ خوابوں میں فقط اوراک نہیں ہوتا حرکتیں بھی ہوتی ہیں...اس صورت مين كوعدم امساك قوت علميه مسلم ربار امساك قوت عمليه باطل موجاتا ب... سواس کا اوّل تو بیہ جواب ہے کہ خواب میں جو کچھ ہوتا ہے ادراک مثل حرکت مجھے، اپنی حرکت نہ جھے اور اگر اپنی ہی حرکت ہے تو ہم کب قائل ہوئے تھے کہ جمع

الوجوہ امساک قوت عملیہ ہوجاتا ہے بلکہ ایک جہت یا ایک سمت میں اگر امساک واقع ہوجائے اور باقی جہات میں امساک نہ ہو کیا بعید ہے ... جانور کو اگر ایک جانب سے روک لیں تو یہ بھی مجھ ضرور ہے کہ کسی اور طرف کو بھی جانے نہ دیں ... ہوسکتا ہے کہ سمت خارج میں امساک واقع ہواور بہ نبیت عالم مثال امساک نہ ہو...

باقی رہاعالم مثال کیا چیز ہے اس کے اثبات کی ہم کو حاجت نہیں ، آخراس سے تو انکار ہو ہی نہیں سکتا کہ خواب میں طرح طرح کے افسانے پیش آتے ہیں اور انواع معلومات پیش نظر ہوتے ہیں ... سومعلومات فدکورہ جس عالم کے موجودات میں سے ہیں ہم اسی کو عالم مثال کہتے ہیں ... بہرحال امکان علوم بعد عروض موت وخواب ممکن ہے ...

اب ہمارا یہ التماس ہے کہ بھکم تحقیقات گزشتہ وقت تعلق علم بالاشیاء الخارجہ باطن قوت علمیہ میں حدوث ہیکل مثابہ ہیکل معلوم خارجی ضرور ہے ... پھر ہیکل معلوم خارجی علم کے لیے خارجی علم کے لیے مفعول بہ یعنی معلوم بہ ہے اور ہیکل باطن قوت علمیہ علم کے لیے مفعول مطلق اعنی معلوم مطلق ہے ... اب اگر ہم یوں کہیں اور پہلے ہم ہزور دلاکل کہہ علی معلوم مطلق اعنی معلوم مطلق کے لیے وقت تعدی فاعل کے مقابلہ میں مفعول مطلق اعنی معلوم مطلق کی ضرورت ہے ... مفعول بہ اعنی معلوم بہ کی حاجت نہیں تو کوئی افار نہ کرے اور کوئی افکار کر ہے تو کس جمروسے پر کرے ...

کہ کہا ہے۔ بیات ٹابت ہو چکی ہے کہ بیکل باطنی اور بیکل خارجی میں فرق اعتباری ہے فقط بوجہ اضافت الی الذہن والخارج ذہنی اور خارجی کہتے ہیں ... ورنہ ایک امر بسیط وجدائی ہی مبداء انکشاف ومفعول بہاعنی معلوم بہ ہوتا ہے ... سو جسے موجود خارجی میں بیکل خارجی تو ہوتی ہے پر بیکل باطنی قبل تعلق علم معدوم ہوتی ہے اور ای وجہ سے علم بھی نہیں ہوتا ... اگر اسی طرح بیکل باطنی اوّل مخلوق ہوجائے اور ای وجہ سے علم بھی نہیں ہوتا ... اگر اسی طرح بیکل باطنی اوّل مخلوق ہوجائے اور بیکل خارجی کا مجمد وجود نہ ہوتو کیا محال ہے، گھڑے میں پانی کا محدب گھڑے

کے مقعر کے مطابق ہوتا ہے گرجیے خالی گھڑے کا جوف جب بھی وہ خالی ہوموجود ہوتا ہے۔ اسے بی بعد دخول آب بشرط انجما د آب اگر گھڑے کوتوڑیں تو وہ محدب جوں کا توں سالم رہ سکتا ہے بلکہ رہتا ہے اور جب بیرحال ہے تو قبل دخول سبواگر یانی میں شکل محد بی بیدا ہوجائے تو خداکی قدرت کے سامنے کیا دُشوارہے ...

ای طرح علم میں بھی حدوث مفعول مطلق علم بے مفعول بھام متصور ہے اور پہلے ابت ہو چکا ہے کہ علم ہیا کل ہی کا ہوتا ہے اور معلوم بہ ہیا کل ہی ہوتی ہیں، ذو ہیک اعنی وجود جومعروض ہیا کل ہوتا ہے مثل عدم معلوم نہیں ہوتا اور جب فقطہ بیکل معلوم ہوئے تو ہیکل دونوں جگہ اعنی خارج اور داخل مبداء انکشاف میں وہ ایک ہی ہے تو اس صورت میں اگر صور تو اب وعقاب بعد موت داخل مبداء انکشاف ذکور میں منطبع ہوجا کیں تو کیا محال ہے اور بظاہریہ معلوم ہوتا ہے کہ عالم مثال ای مرتبہ معلول مطلق کا نام ہے ... بشر طیکہ مبداء انکشاف جناب باری میں متحقق ہوجائے ... مفعول مطلق کا نام ہے ... بشر طیکہ مبداء انکشاف جناب باری میں متحقق ہوجائے ...

النفس متحقق ہے ایسے ہی وقوع علی النفس بھی متحقق ہے...

چراغ کوجس وقت کسی ہنڈیا میں دھر دیجئے اور اوپر سے سرپوش رکھ کر بند کر لیجئے تو وہ نور منبط جودور دورتک پھیلا ہوا تھامنقبض ہوکر خود شعلہ چراغ کی طرف لوٹ آتا ہے اور اس صورت میں خود اس شعلہ اور ان شعاعوں پران شعاعوں اور اس نور کا وقوع ایسی طرح لازم آجاتا ہے جیسے بل انقباض یعنی وقت انبساط در و دیوار

كاويرمثلا واقع تها...

سواب اہل انصاف غور فرما نیں کہ وقت توجہ نفس الی انتفس یہی انقباض مبداء انكشاف ادرار تدادمبداء انكشاف الى الاصل موتاب اوروجه انكشاف نفس للنفس يهى ارتدادمبداء انكشاف اورانقباض مبداء انكشاف موتا ب...اس صورت ميس حاصل معنی حدیث شریف کے بیہوں گئے کہ جب کوئی رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم برسلام بهيجا ہے تو خداوند كريم آپ كى روح پُرفتوح كواس حالت استغراق في ذات الله تعالی وتجلیات الله سے جو بوج محبوبیت ومحسبیت تامه آپ کوحاصل رہتی ہے اپنے ہوش عطافر ما دیتا ہے ... یعنی مبداء انکشاف نبوی صلی الله علیه وسلم کو جوانبساط الی الله حاصل تھامُبدل بانقباض ہوجاتا ہے اور اس وجہ سے ارتداد علی النفس حاصل ہوتا ہے اور اپنی ذات اورصفات اور کیفیات اور واقعات متعلقه ذات وصفات سے اطلاع حاصل ہو جاتی ہے... سوچونکہ سلام امتیان بھی منجملہ وقائع متعلقہ ذات خود ہیں...اس لیےاس سے مطلع ہو کر بعجہ حسن اخلاق ذاتی جواب سے مشرف فرماتے ہیں...اس صورت میں اثبات حیات اور دفع مظنه ممات جمعنی القطاع تعلق حیات کے لیے جواب میں اور تکلفات کی حاجت نہ رہے گی قطع نظر تقیدیق وجدانی کے جو واقفان حقیقت مبداء انکشاف کوحاصل مولفظ رد جوخود حدیث میں موجود ہے اس پرشام ہے ...

شبه

ہاں ایک شبہ باتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک جہان آپ کا فدائی ہے کوئی وم ایسانہ

گزرتا ہوگا جوکوئی نہ کوئی آپ پرسلام نہ عرض کرتا ہو...اس صورت میں استغراق برائے نام ہی رہا بلکہ یوں کہو در پر دہ اس کا انکار کرنا پڑا، بیشبراییا ہے کہ اور مجیبوں کے جواب پر تو اس کا زوال مشکل ہے ... ہاں بطوراحقر البتہ اس کا جواب ہل ہے ...

## جواب

وجہ اس کی ہے ہے کہ روح پُرفتو ت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جب منبع اور اصل ارواح باقیہ خصوصاً ارواح مؤمنین اُمت کھری تو جونسا اُمتی آپ پرسلام عرض کرے گا اس کی طرف کا شعبہ لوٹے گا...ار تداد جملہ شعب لازم نہیں اور ظاہر ہے کہ اس شعبہ کا ارتداد باعث اطلاع سلام معلوم تو ہوگا پرموجب زوال استغراق مطلق نہ ہوگا... آخر شعب غیر متنا ہیہ اور ہیں ... ہاں یوں کہئے کہ اس صورت میں بظاہر کسی شعبہ کا استغراق اس محفی کی موت کا موہم ہے جس کی حیات اس شعبہ کے افاضہ پرموقو ف ہے مگر جب یوں کھا ظاکیا جائے کہ اگر کسی مخروط کا قاعدہ کسی چیز پر رکھا ہوا ورسطے محیط پر اس مخروط کے اشکال مختلفہ شل شلث ومر لع دائرہ وغیرہ کے بنی مول ہوا کہ اور کتا ہو ان اشکال میں جو اُس مخروط کے حق میں انتزاعیات ہیں اس سارے موئی ہوں تو ان اشکال میں جو اُس مخروط کے حق میں انتزاعیات ہیں اس سارے مخروط یا اس کے کسی جزء کے انقباض یا انبساط سے فتور لازم نہیں آتا...

اس صورت میں جب اس بات کو یاد کیا جائے کہ کمالات ممکنات بلکہ خود ذوات ممکنات موطن وجوب سے وہ نسبت رکھتے ہیں جوشلث یامخر دط اس دائرہ یا کرہ سے جس کا مرکز راس مثلث یامخر وط فدکور کاراس ہوتو اس بات کا تصور خود حاصل ہوجائے گا کہ روح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور مبداء انکشاف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مخر وط روحانی یاعلمی ہے جس کا قاعدہ وقت استغراق فی اللہ تجلیات ذاتیہ کی طرف ہوگا اور اوراح مؤمنین جوحسب شخقیق گزشتہ اس کے تق میں منجملہ انتزاعیات ہیں اس کے محیط کی جانب واقع ہوں گے اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں انقباض وانبساط فدکور سے بطلان حقائق روحانیہ مؤمنین لازم نہیں آتا اور نہ اس وجہ سے افاضہ روحانی ارواح

مؤمنین سے منقطع ہوسکتا ہے جو وہم ذکور موجب خلش ہو... جب ان مضامین ضرور یہ کے بیان سے فراغت پائی تو لازم یوں ہے کہ جواب شبہ خامسہ کا بھی رقم سیجے یعنی اس خلجان کو بھی رفع سیجئے کہ باوجود شدت عظمت حقوق والدروحانی یعنی حبیب ربانی جو مدارج حقوق والدجسِمانی سے ذائد ہیں ...

چنانچ تقر برگر شته شام بر بے پھر کیا وجہ پیش آئی کہ منکوحات والدجسمائی تو سب کی سبحرام ہوں ... عام اس سے کہ مذخولہ بہا ہوں یا نہ ہوں اور منکوحات والدروحانی میں سے مذخولہ بہا تو حرام رہیں اور غیر مدخولہ بہا بعد طلاق یا وفات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حلال ہوجا ئیں ... تفاوت عظمت حقوق تو اس بات کو مقتضی تھا کہ اگر ہوتا بھی تو معاملہ برعکس ہوتا اور بالعکس بھی نہ ہوتا تو ایک حال تو رہتا مگریہ تو اور قضیہ منعکس ہوگیا جواب اس خلجان کا چونکہ ایک تمہید طویل پر موقوف ہے جس سے فرق مراتب مردوزن معلوم ہوجائے تو اس لیے ناظرین اور اق کی خدمت میں بعد نیاز مراتب مردوزن معلوم ہوجائے تو اس لیے ناظرین اور اق کی خدمت میں بعد نیاز التماس ہے کہ بچھاور بھی تکلیف ملاحظہ کی حاجت ہے ...

اگرملال عارض حال نه موتو تقویت جمت کے لیے بیگر ارش ہے کہ:

یہ تہید ہر چندا ثبات مطلوب معلوم کے لیے تمہید ہے پر بغور د کیھئے تو بہت سے مقاصد عالیہ کی تصویر ہے ... خصائص نبوی صلی اللہ علیہ وسلم متعلقہ باب نکاح جس سے چار سے زیادہ بیبیوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال ہوتا اور واہبۃ النفس کا جائز ہونا علیٰ ہذاالقیاس دربارہ از واج آپ پر عدل کا واجب نہ ہوتا ہیسب احکام مشکلہ جس کوئ کر بہت سے قوام بلکہ اکثر نیم مُلا ایمان کھو بیٹھتے ہیں ... اس تمہید کے ضمن میں ان شاء اللہ اس طرح حل ہوجا کیں گے کہ بجائے زوال ایمان اُمید کمال ایمان ہے بلکہ ایمان ہے بلکہ اگر اندیشہ تطویل اور فرصت قلیل نہ ہوتی ادھر دل کوشی کے تھامنے کی کوئی صورت نظر آتی تو ان مضامین کے پس و پیش میں تمام خصائص کومتعلقہ نکاح ہوں یا نہ ہوں موجہ اور مدل کر جاتا مگر نہ دل پرز ور اور نہ وقت خصائص کومتعلقہ نکاح ہوں یا نہ ہوں موجہ اور مدل کر جاتا مگر نہ دل پرز ور اور نہ وقت

پراختیار دونوں ہاتھ سے برابر نکلے چلے جاتے ہیں...اس لیے تمام مضامین کوچھوڑ کر ذکر فرق مراتب مردوزن کوجس پرمطلب ندکورموقوف ہے چھیڑتا ہوں:

مخدوم من اعورت کابنست مرد کے عقل ودین وعلم و کل میں ناتص ہونا اور تو تعلیہ اور قوت عملیہ میں مرد کابنست عورت کے زیادہ ہونا تو بدالا کل عقلیہ و تقلیہ بلکہ بالبداہۃ سب کو معلوم ہے باقی ان دونوں کمالوں میں ان دونوں کا فرق مرتبہ لیخی بیام کہ مرد کس قدر زیادہ ہے اور عورت کس قدر کم ہے البتہ قابل بیان ہے سوعل کی کی بیام کہ مرد کس قدر زیادہ ہے اور عورت کس قدر کم ہے البتہ قابل بیان ہے سوعل کی کی کا حال ہو چھے تو بہ شہادت کلام اللہ واحادیث بقدر نصف معلوم ہوتا ہے دو عورتوں کی گوائی اس نقصان عقل کی ہی وجہ سے ایک مرد کے برابرر کھی گئی ہے ... چنا نچہ ما بران کلام اللہ واحادیث اس امر کو بخو بی جانے ہیں اوردین کے نقصان کو دریا فت سے بچئے تو دین کے نقصان کو دریا فت سے بچئے تو گر بعض احادیث کے مقدار ہر چنداس طرف صاف کہیں سے اب تک بچھ میں نہیں آئی گر بعض احادیث کے اشارات سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ دین میں بھی ای قدر کی گر بعض احادیث کے اشارات سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ دین میں بھی ای قدر کی ہے ... مشکلو قشریف میں بیصدیث موجود ہے جس کا بی خلاصہ ہے کہ دربارہ صبر وشکر و معادت جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چندسوال کے گئے زیادہ صابر کون ہے؟ زیادہ عالم کون ہے؟ تو آپ کون ہے؟ زیادہ عالم کون ہے؟ تو آپ نے ان سب سوالوں کے جواب میں یہی فرمایا کہ جوزیادہ عاقم کون ہے؟ تو آپ نے ان سب سوالوں کے جواب میں یہی فرمایا کہ جوزیادہ عاقل ہے ...

اس سے بیمعلوم ہوتا ہے کہ صبر بشکر وعبادت وعلم وغیرہ اُصول دین بقد وعقل ہوں ہوتا ہے کہ صبر بشکر وعبادت وعلم وغیرہ اُصول دین بقد وعقل ہیں تناصف ابھی معلوم ہوا تو اب یہ بھی معلوم ہوا کہ دوں ہیں اور نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ موصوف بصبر وشکر وعلم و میں بھی عور تیس مردوں سے آدھی ہیں اور نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ موصوف بصبر وشکر وعلم اور عبادت حقیقتا اوّلاً و بالذات عقل ہے اور قوت عملیہ اور تو ابع توت عملیہ ائی جسم اور فاعل موصوف ہیں اور چونکہ توت عقلیہ اس باب میں موثر و فاعل ہے اور واسطہ فی العروض اور قوت عملیہ متاثر اور قابل اور معروض باب میں موثر و فاعل ہوتی ہیں ہیں جسے بوجہ قوت اور ضعف مؤثر و فاعل ہوتی ہے ایسے ہی

بوجہ نقصان و کمال قابلیت قابل بھی ہوتی ہے تو خاص قوت عملیہ کے نقصان کی طرف بھی اشارہ کرنا ضرور ہوا تا کہ اشارات نقتی دربارہ نقصان دین موجہ ہوجا کیں اور وہ شکوک جو بخیال اختال حسن قابلیت زنان درباب نقصان دین بعض لوگوں کے دلوں میں گزرتے ہوں گے دفع ہوجا کیں اس لیے معروض ہے:

کہ ہرمردجنتی کے ساتھ دُنیا کی دوعورتوں کا ہونا بھی جیسا احادیث صحیحہ سے 
ٹابت ہے کچھاسی طرف مثیر ہے کہ دوعورتیں دین میں ایک مرد کے برابر ہیں اس لیے 
کہ جنت میں جانے کے لیے دین چاہیے ...قال ہو کہ نہ ہواور دخول جنت کی یہ کیفیت 
ہے کہ جہاں ایک مرد ہے تو اس کے مقابل میں دوعورتیں ہیں ...اس سے معلوم ہوا کہ 
وراثت جنت میں بھی جو آیت "وَتِلُکَ الْجَنَّةُ الَّتِی اُورِ ثُتُمُو ہُ ہَا بِمَا کُنْتُمُ 
تعُمَلُونَ " سے ٹابت ہے وہی حاب" لِلدَّ تَحْوِ مِفُلُ حَظِّ اللَّا نُقَینَین " میں ہے اور دو 
عورتیں مل کر دین میں ایک مرد کے برابر ہیں اور چونکہ دین باشارہ وضع لخت، اور نیز 
بایں وجہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نقصان عقل ودین میں دین کو عقل کے 
مقابلہ میں رکھا ہے اور اعتقاد عقائد محض عقل کا کام ہے اور ماسواء عقائد کے اعمال 
ہیں یاوہ کیفیات ہیں جو بھم انقیاد عقل تو حیلی پر عارض ہوتی ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے 
ہیں یاوہ کیفیات ہی جو بھم انقیاد عقل تو حیلی ہو اور جب حقیقت الامر بطور مسطور ہوئی تو 
معلوم ہوا کہ عورت کی قوت عملی مرد کی قوت عملی سے آدھی ہے ...

مع ہذا جملہ "بِمَا کُنتُمُ تَعُمَلُونَ" اس جانب مثیر ہے کہ میراث جنت کا مدار عمل پرہے جیے موافق اشارہ جملہ "اَقُورَ بُ لَکُمُ نَفُعًا" جورکوع" یُو جیے موافق اشارہ جملہ "اَقُورَ بُ لَکُمُ نَفُعًا" جورکوع" یُو جی مدار کا رمیراث میں واقع ہے میراث دُنیا کا مدار نفع رسانی پر معلوم ہوتا ہے اور جب مدار کا رمیراث جنت عمل پر ہوا اور میراث کی بیکیفیت ہوئی کہ ایک مرد ہے تو دوعور تیں تو خواہ مخواہ یہ لازم آیا کہ مردول کے اعمال ان سے دو چندعور توں کے اعمال کے ہم وزن ہوں ... فرض عورتوں کی قوت عملیہ سے آدھی فرض عورتوں کی قوت عملیہ سے آدھی

ہے اور توت عملیہ ہی بیخ و بنیا دوین ہے تو دین میں بھی بقدر نصف کی ہوگی اور چونکہ یہ دونوں تو تیں ہی بقدر نصف کی ہوگی اور چونکہ یہ دونوں دونوں تو تیں ہی عمام کمالات حیات اور ملکات روحانی کی اصل ہیں اور پھران دونوں تو توں میں عورت مرد سے آ دھی ہوئی تو لا جرم ایک عورت کی ان دونوں تو توں کے شمرات اور حاصل ضرب اور مربح اعنی وہ کیفیات قلبیہ جوعقل کی حکومت اور قوت عملی کی اطاعت کی وجہ سے بیدا ہوتی ہیں ...

اور نیز اعمال اختیار به مرد کے ان دونوں قو توں کے ثمرات اور حاصل ضرب اور مربع سے چوتھائی ہوں گے...اس لیے کہ ایک مقدار کے نصف کو دوسری مقدار کے نصف میں اگر ضرب کرتے ہیں تو ان دونوں نصفوں کا حاصل ضرب ہمیشہ دونوں مقداروں کے باہم حاصل ضرب کا چوتھائی ہوتا ہے...

باقی کیفیات اور اعمال اختیار نیم کا بہ نسبت قوت عقلی اور قوت عملیٰ کے حاصل ضرب ہونا اور حاصل جمع نے ہونا خود ظاہر ہے کیونکہ حاصل جمع بالبداء ہو، عین اشیاء محتمعہ ہوتا ہے تو باعتبار ہیئت اجتماعی کے ہوتا ہے سووہ ایک امراعتباری ہے چندال قابل اعتبار نہیں اور حاصل ضرب قطع نظر ہیئت اجتماعی کے ہواوروہ بالیقین مصروب و

مفنروب فیہ کے مبائن ہوتا ہے... سو کیفی**ات مٰدکورہ** اوراعمال اختیار بیکا بہنبت قوت عقلی اور قوت عملی کے مصلح جمعہ ماتریاں میں مطلب سے بعد کا میں میں مال ہفتاں عدر قریہ عقل

حاصل جمع ہونا تو بالبداسة باطل ہے کیونکہ وہ کیفیات اوراعمال اختیار یہ عین قوت عقلی اور قوت عملی نہیں بلکہ ان دونوں کے آثار میں سے ہیں تو اس صورت میں لاجرم کیفیات ندکورہ اوراعمال اختیار یہ کوقوت عقلی اور قوت عملی کا حاصل ضرب کہنا چاہیے کیونکنہ جوا مورا یہ ہوتے ہیں کہ ان کے وجود اور تحقق میں کسی دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہوتی ہے ۔۔۔ یہاں تک کہ بان دونوں کی اُن امور کے وجود کی کوئی صورت نہ ہوتو اس کی دوصور تیں ہیں حاصل جمع ہوں یا حاصل ضرب ہوں ، اوراگر حاصل ضرب کہنے اس کی دوصور تیں ہیں حاصل جمع ہوں یا حاصل ضرب ہوں ، اوراگر حاصل ضرب کہنے میں بایں وجہ تا مل ہو کہ ضرب خواص مقادیر میں سے ہے کیفیات کوائی سے کیا سروکار

ہے تو اس کا جواب ہے ہے کہ ضرب مقادیر میں بھی فقظ یہی بات ہوتی ہے کہ دو مقداروں سے مل کرایک تیسری مقداران دونوں کے مغائز اور مبائن بایں طور پیدا ہوتی ہے کہ وہ ہوتی ہے کہ وہ دونوں مقداریں اس تیسری مقدار میں شریک مشاع ہوں بعنی ہے نہ کہہ سکیں کہ اس قدراس مقدار کا حصہ ہے اور اُس قدراس مقدار کا حصہ ہے ہے حاصل جمع میں ہوتا ہے بلکہ اس کے ہر جزءو جود میں دونوں برابر شریک ہوں ...

سویہ بات مقادر ہی کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جہال کہیں ایک کیفیت دوسری کیفیت کے ساتھ منضم ہوتی ہے اور ان دونوں سے تیسری کیفیت کسی چیز میں بیدا ہو جاتی تو وہاں بھی شرکت مشاع ہوتی ہے اور فکرصائب ہوتو معلوم ہوجائے کہوہ احکام جواال حساب و ہندسہ کے نز دیکے مشہور ومعروف ہیں فقط اسی قدر مضمون کے ساتھ متعلق ہیں مقادر کی کچھ خصوصیت نہیں ... جیسے کم متصل اور کم منفصل ان احکام میں شریک ہیں...ایسے ہی کمیات و کیفیات بھی باہم ان احکام میں شریک ہیں بلکہ جمیع احكام مندرجه علم حساب و جندسه كيفيات وكميات دونول كوشامل بين، بال ظهوران احكام كاكميات مين ظاهرتها .. اس ليه اس باب مين كتابين مدون موكنين اورابل عقل نے اس کے استعال میں عقل آرائیاں کیں اور کیفیات میں بیسلسلہ نہایت ورجہ اختفا میں تھا،اس لیےاس طرف کوئی متوجہ نہ ہوااور السی سب سے میں بھی ڈرتا ہوں کہ جیسا نکٹوں نے ناک والوں کو ہنسا تھا ابناء روز گار مجھ کو بھی کیا کیا نہ ہنسیں گے مگر چونکہ تقریرا ثبات حیات اصل سے ان صاحبوں کے لیے ہے جوفہم سلیم اور طبع منتقیم رکھتے ہیں تو اس متم کی بات کے کہنے میں چنداں تجاب نہیں آتا...

یا کجملہ اُ میر بول ہے کہ ارباب فہم لبشہادت دیدہ بصیرت اس دعوے کو کی العمل العموم تسلیم کریں ورنداس ہے بھی کیا کم کہ احکام ضرب کو عام سمجھیں اور بید سمجھیں کہ جب کیفیات ندکورہ اور اعمال اختیار بیقوت عقلی اور قوت عملی کا حاصل ضرب ہوئیں اور عورت کی بید دونوں قوتیں مردکی ان دونوں قوتوں سے آ دھی ہوئیں ضرب ہوئیں اور عورت کی بید دونوں قوتیں مردکی ان دونوں قوتوں سے آ دھی ہوئیں

توعورت کی کیفیات مذکوره اوراعمال اختیار بیمرد کی کیفیات اوراعمال اختیار بیرگی نیست چین کریست

نبت چوتھائی ہوں گے...

، چوھای ہوں ہے... جب بیہ بات ذہن شین ہو چکی توا تااور غور فرمائے کہ مردوں کے ليے جوعورتيس طلال كى كئى بين تو وہ بشہادت آيت "إلا على أزُوَاجهم أو ما مَلَكَتُ أَيْمَانُهُمْ" ازواج بين يالونديان بين ... سوتم اوّل من به شهادت لفظ از واج مقصو دز وجیت یعنی دفع وحشت وحدت اور رفع بے سروسا مانی تنها کی ہے اور چونکہ خواہش جماع اور آرز وئے بوس و کنار کے عشق بھی اس کے مظاہراور آثار میں سے ہے...وحشت کے لیے سبب قوی تھا تو اس از دواج میں حلت قضاء شہوت جماع نظر آئے مگر چونکہ زوجیت انقسام بمتسا ویین کومقتضی ہے اور ادھرانس ومحبت اور مدا فعت وحشت وحدت بے نفع رسانی یک دیگرمتصورنہیں کیونکہ اگریہ نہیں تو پھر آ دمی سواجنبیوں کا اجنبی ہے اور اجنبیت ہی وحشت کا منشاء ہے تو لاجرم باعتبار کیفیات مذکورہ اور اعمال اختیار بیرایک عورت کا برنسبت ایک مرد کے چوتھائی ہونا ابھی واضح ہوا ہے تو بالصرور جارعور تیں ال کرایک مرد کے لیے زوج کامل ہوں گی ... اب سنئے کہاس عددار بعہ کی تقبید کوخدا کی طرف سے دیکھ کراورعقل میں نصف کی کمی خدا درسول ہے سن کرار باب حدس کو دین میں بھی تناصف کااس طرح یقین ہوجا تا ہے جیسے تمس وقمر کی مقدار حرکت اور اختلاف اوضاع تقابل اور اختلاف تشکلات قمر کو لحاظ كركے اس بات كا يفين ہوجاتا ہے كەنورقىرنورشس سے ستفاد ہے كيونكه از دواج میں افا دہ واستفادہ طرفین ہےضروری نہیں تو از دواج بھی نہیں اورا فادہ واستفادہ اعمال اختیار بیر پرموقوف ہے اور ان کا بہ نسبت قوت عقلی وقوت عملی حاصل ضرب ہونا بحکم وجدان ظاہر ہےاور پھرمضروب کےمقداراعنی عقل میں نصف ہونامعلوم ہے... ادھر حاصل ضرب کی مقدار معلوم ہے کہ وہ جار ہے تو مضروب فیہ اعنی وین کی مقدار بھی معلوم ہوگئی کہ نصف ہے اور وہ احتمالات موہمہ خلاف مقصود جومحرومان دولت

وجدان کی نظر میں قادح تقریرات اثبات تناصف دین نظر آئے تھے ہے مشقت مرتفع ہوگئے مگر چونکہ اباحت ازدواج بغرض آسائش بندگان ہے نہ بنظراستبعاد اور بوجہ تحصیل عبادت تو چارہے کم میں بندہ کو اختیار ہے خدا کی طرف سے مواخذہ بیں ، ہاں زیادہ کی صورت میں صدخداوندی سے بڑھ جانا بھی ہے اور اپنے استحقاق سے زیادہ لینا بھی ہے اس لیے چار سے زیادہ درست نہیں ہوسکتیں مگر چونکہ ادخال جنت بطور مجازات ہے ...
بغرض رفع حاجت نہیں تو وہاں کے تمام وقائع کو اکل و شرب ہو یا از دواج ہواز قتم مجازات ہی تبحیح مثل وقائع دارد نیا قضاء حاجت نہ کہتے ... چنانچہ یوں بھی ظاہر ہے اس لیے کہ وہاں حاجت ہی کوئی باتی نہیں رہی نہ اکل و شرب کی نہ جماع وغیرہ کی ... چنانچہ طاہر ہے اس طاہر ہے ورنہ بھوک بیاس وغیرہ شل دارد نیا وہاں بھی ستا کیں ... چنانچہ ظاہر ہے دفائی میں میں میں میں اس کی اس وغیرہ کی ... چنانچہ طاہر ہے دفائی ہیں وغیرہ کی ... چنانچہ طاہر ہے دورنہ بھوک بیاس وغیرہ شل دارد نیا وہاں بھی ستا کیں ...

غرض جنت میں حاجات دین و دُنیا میں سے کوئی حاجت باقی نہیں رہی جو کسی تذہیر دین و دُنیا کی ضرورت پڑے اور ایک کو دوسرے سے اُمید نفع رسانی ہواور بایں وجہ باعتبار سرمایہ نفع رسانی مساوات دیکھی جائے ہاں وہ محبت اور مودت جو بوجہ ہم جنسی اور اسخاد نوعی اور اسخاد و فعی پیدا ہوا کرتی ہے منور متصور ہے ... سوبعدار تفاع حوائے اور بیکار ہوجانے تدابیر کے بجر صفات روحانی اور ملکات نفسانی کے اور کون سی بات باقی رہی ہے جس کے اعتبار سے ہم جنسی اور اتحاد وضعی کہا جائے اور او پر گزر چکا ہے کہ اصل سبب ملکات اور صفات کی وہی توت عقی اور توت ملی ہے ۔.. سوجس شخص کی بید دنوں تو تیں مہذب ہیں اس کانفس بھی مہذب ہے اور دہ جنتی ہے ... پھراگر ایسے ایسے اشخاص متعدد ہیں تو وہ سب آپس میں ہم مہذب ہے اور دہ جنتی ہے ... پھراگر ایسے ایسے اشخاص متعدد ہیں تو وہ سب آپس میں ہم جنس اور ہم وضع ہیں ... بشرط ملا قات ایک دوسر سے سے جبت اور انس ضرور می ہے ... چنا نچہ احدر ایس سے جی ایس کی شاہد ہیں کہ اہل جنت سب ایک دل ہوں گے ...

بالجملہ بوجہ برکار ہوجانے تد ابیر دین و دُنیا کے کیفیات واعمال مذکورہ جوسر مایی فع وانفاع تھے قابل لحاظ نہ رہے جو یوں کہا جائے کہ کیفیات واعمال مذکورہ میں عورتیں مردوں سے چوتھائی تھیں ... مناسب بون تھا کہ جنت میں وُنیا کی عورتیں ہرمرد کے پاس چار چارہوتیں نہ کہ دودو، وہاں قوت عقلی اور قوت عملی جو کمالات انسانی میں سے ہیں بلکہ اصل کمالات ہیں ... البتہ اب تک قابل لحاظ ہیں کیونکہ اگر قوت عقلی اور قوت عملی کے حاصل ضرب سے دوسر ہے کو بالفعل چنداں غرض باقی نہیں کہ بے اس کے اندیشہ تکلیف ہواور اس وجہ سے گویا منافع متعدیہ اکثر بریکار ہوگئے اور قابل لحاظ باقی نہ رہے ... لیکن تاہم اس سے بھی کیا کم ہے کہ جیسے چشم وگوش و بنی اور سواان کے اور اعضاء بدن اگر چرکوئی کام نہ لیا جائے تب بھی موجب زیب وزینت بدن ہیں اور ان کا ہونا محبت مجانست میں نہ لیا جائے تب بھی موجب زیب وزینت بدن ہیں اور ان کا ہونا محبت مجانست میں ذریت یعنی اور کمالات قبلی اور ملکات روحانی سر مایہ زیب وزینت روح اور ان کا ہوتا کہ وہ باعث از دیا دمجت مجانست واتحادثو تی ہے گر ان دونوں قوتوں میں عورتوں کا بہ نسبت مردوں کے آدھا ہونا پہلے ہی ثابت کر بچکے ہیں تو یہ بات آپ ثابت ہوگی کہ وُنیا کی دوعورتیں ہی جنتیوں کے لیے زوج کامل ہیں ...

علاوہ بریں دخول اور سکونت جنت کے لیے دین چاہیے علی کی کھے حاجت نہیں ...
ہاں تدابیر دین و دُنیا کی ضرورت ہاتی رہتی تو اس کی بھی ضرورت رہتی اور جب عقل کی حاجت بی نہیں تو اس کی رہتی تو اس کی بھی کو کی دجہ نہیں تو اس صورت میں فقظ دین کا لحاظ چاہیے ... سواس میں دوعور تیں ایک مرد کے برابر ہیں اور یہ بھی نہ ہم کہتے ہیں بجب نہیں کہ مجموعہ بی آدم میں "من او لھم اللی آخو ھم "دو تہائی عور تیں اور ایک تہائی مرد ہوں اور حکم از لی نے باعتبار جہت تقابل بھی وہی حساب "لِللَّه حَوِ مِنْلُ حَظِّ اللَّا نَصْیَیْنِ " بھا کر ان دونوں کلموں میں ایک مرد کو دوعور توں کے مقابل رکھا ہواور اس وجہ اللَّا نَصْیَیْنِ " بھا کر ان دونوں کلموں میں ایک مرد کو دوعور توں کے مقابل رکھا ہواور اس وجہ سے تقسیم جنت میں جس میں جس میں ہی اہل جنت کی کامیا بی ضرور ہے، دوعور توں سے زیادہ کی کونہ دی گئیں ... ہاں تقسیم دُنیا میں چونکہ تمام اہل دُنیا کی کامیا بی پر نظر نہیں تو یہ حساب کونہ دی گئیں ... ہاں تقسیم دُنیا میں جونکہ تمام اہل دُنیا کی کامیا بی پر نظر نہیں تو یہ حساب میں دور ہی کہ دہنت میں بھی مقدار ذوج کا مل چار ہی ہے ... سواس میں دور کے دہنت میں بھی مقدار ذوج کا مل چار ہی ہے ... سواس میں دو

عنایت ہوئیں باقی بوجہ نہ رہے عورتوں کے جودوکی کمی رہ گئی تھی اس کے عوض میں حورعین محرحت ہوئیں سے موسی اعمال عباد کے جودار مرحمت ہوئیں ... گرچونکہ مجازات آخرت اور بھے وشراء خدا وندی میں اعمال عباد کے جودار وُنیا میں کیے تھے یہ قدرومنزلت ہے کہ اس کے عوض میں متاع جنت میں سے کم سے کم تو دس گنا ہواورزیا دہ کا کچھ حساب نہیں ... چنانچے فرماتے ہیں:

"وَاللّهُ يُضَاعِفُ لِمَنُ يَّشَآءُ" تُواس سے بیمعلوم ہوتا ہے کہ خدا قدر دان کے نزدیک وُنیا کی عمرہ اشیاء کے مقابل جنت کی متاع میں سے اضعاف مضاعف ہوں تو برابر آئیں تواسی قیاس پر بیہ بھھ میں آتا ہے کہ یہاں کی مخلوقات کے مقابل بشرطیکہ خدا کی پیند آ جائیں جنت کی مخلوقات میں سے جوان کی ہم جنس ہوں اضعاف مضاعف ہوں تو کہیں برابر آئیں اور یہ فضیلت زنان بنی آدم بایں وجہ قرین عقل ہے کہ زنان بنی آدم نے اطاعت خدا وندی میں مدتوں جان گوائی تھی حوروں نے ہے کہ زنان بنی آدم نے اطاعت کی تھی جوان کے برابر ہوں اور خدا کے یہاں عزت و احترام تقویٰ وتواضع ہی پر شخصر ہے…

چنانچاال علم جانے ہیں خدافر ماتا ہے: "إِنَّ اکْوَ مَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتَقْکُمْ"
اور رسول الله صلى الله عليه وسلم فرماتے ہیں "من تواضع للله دفعه الله" اور اطاعت میں به تقوی و تواضع بلا یعنی عبادت کی وہی اشرف و افضل ہوگا... سویہ بات زنان بنی آدم میں تو ہے ہاں حوروں میں نہیں... مگر جیسے اعمال میں فیما بین بنی آدم تفاوت زمین و آسان ہے کسی کا دس گنا اجر ہے کسی کا میں نمین و آسان کا فرق سات سوگنا، کسی کا اس سے بھی زیادہ، ایسے ہی اصحاب عمل میں زمین و آسان کا فرق ہیں اس وجہ سے جیسے چار عورتیں کسی مردجنتی کی زوج کا مل ہوتیں، و یسے ہی دو عورتوں میں اس وجہ سے جیسے چار عورتیں کسی مردجنتی کی زوج کا مل ہوتیں، و یسے ہی دو عورتوں میں اس وجہ سے جیسے چار عورتیں کسی مردجنتی کی زوج کا مل ہوتیں، و یسے ہی دو عورتوں میں اس وجہ سے جیسے چار عورتیں کسی مردجنتی کی زوج کا مل ہوتیں، و یسے ہی دو عورتوں میں اس وجہ سے جیسے چار عورتیں کسی مردجنتی کی زوج کا مل ہوتیں، و یسے ہی دو عورتوں میں حور یں جتنی حساب سے ہوتی ہوں گی عنایت ہوں گی ... واللہ اعلم!

بالجمله از واج وُنيا اور از واج جنت مين وُنيا مين اگر چار كى اجازت ہو كى اور

جنت میں دوملیں تو کیا مضا نقہ ہے ... عقل صائب ای پرشاہد ہے کہ جو پچھ ہوااور جو پچھ ہوگا عین مناسب ہے اور اگر وجوہ فہ کورہ بالا پر قناعت نہ ہواور بوجہ کشرت حورعین دل جران و پریشان کا خلجان نہ جائے تو اس میں تو پچھ حرج ہی نہیں کہ حورعین کو داخل از واج نہ رکھے اور تملیک خداوندی کوسب ملک بچھے اور اطلاق لفظ جو بین کو داخل از واج نہ رکھے اور تملیک خداوندی کوسب ملک بچھے اور اطلاق لفظ بہت بال واج کو جو بعض احادیث میں پایا جاتا ہے اطلاق مجازی قرار دیجے ... ہاں یہ بیات بو چھے کہ قتم طانی یعنی ''ما مَلگٹ اَیْمانُهُم'' میں مثل قتم اول اعنی نکاح تحد ید عدد کون نہیں ... سواس کا جواب ہے ہے کہ قتم طانی میں مقصود بالذات خدمت تحد ید عدد کیوں نہیں ... سواس کا جواب ہے کہ حاجت مخدوم کور فع کر دے اور خواہش جماع اور آرز و نے بوس و کنار وغیرہ کی حاجت تو ی اور ضرورت شدید ہے تو جس محل میں اس حاجت کا ارتفاع بطور خواہش طبح سلیم متصور ہوگا... بلا شبہ قابل ابا حت ہوگا... سو خدام میں سے عورت ہی قابل اس امر کے تھی اس لیے باعتبار انواع خدمت خادم خدام میں سے عورت ہی قابل اس امر کے تھی اس لیے باعتبار انواع خدمت خادم کامل ہے تو وہ بی ہے مرداس اعتبار سے ناقص ہے ...

الغرض اجازت مجامعت اور اباحت قضاء شهوت نکاح قتم ثانی میں بحثیت ذوجیت نہیں جو کسی امر میں مساوات ملحوظ رہے بلکہ بحثیت خدمت ہے اور رشتہ خدمت اور علاقہ خادمیت ومخدومیت عقلاً ولقلا کسی عدد معین کو مقتضی نہیں جواس کا لخارہے بلکہ بایں نظر کہ خادم اگر ہزار ہیں تو کیا ہوا پھر خادم ہی ہیں اس قد رخدام کا مجموعہ بھی مرتبہ مخدومیت کونہیں پہنچ سکتا ...

یول مجھ میں آتا ہے کہ دربارہ خدام تحدید عددموافق مصلحت نہیں جب بیضمون ذہن نشین ہو چکا تو یول خیال فرمائے کے عقل سلیم اس بات پرشاہد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دربارہ ازواج وہی تعیم عددمناسب ہے جواوروں کے لیے دربارہ ''مَا مَلَکُ اُیْمَانُهُمُ "سب ومعلوم ہے وجہ یو چھے تو سنے کہ رعایت عددار لیے بایں لحاظ تھی کہ مساوات جو لازم ومفہوم زوجیت ہے ہاتھ سے نہ جائے مرحصول بایں لحاظ تھی کہ مساوات جو لازم ومفہوم زوجیت ہے ہاتھ سے نہ جائے مرحصول

مساوات بعدرعايت عدداربع أمتيول مين تؤمتصور ہے رسول الله صلى الله عليه وسلم اور آپ کی از واج میں متصور نہیں شرح اس معما کی بیہ ہے کہ جس صورت میں رسول اللہ صلی الله علیه وسلم اُمتیوں کے حق میں واسطہ عروض وجود روحانی ہوئے تو ایسی مثال مجھنی جاہیے جیسے آفتاب چرخ جارم اور اُمتوں کی الیم مثال خیال فرمائے جیسے عکوس آفتاب جو آئینوں اور بانیوں میں نمایاں ہوتے ہیں یا جیسے دَرود بوار کے انوار یعنی دھوپیں ...سوجیسے ایک آئینے کاعکس مثلاً دوسرے آئینہ کے عکس کے ہم جنس ہے یا ایک دھوپ دوسری دھوپ کے ہم جنس ہےا دراس دجہ سے بشرط مساوات مقدار ایک کو دوسرے کا مساوی کہہ سکتے ہیں اور اگر مقدار میں کمی بیشی ہوتو جس عکس یا جس دھوپ کی جانب کمی ہواس کے اور عکسوں یا اور دھو یوں کولحاظ کر کے اگر جبر نقصان کرلیں تو دوسرے علس اور دوسری دھوپ کے مساوی ہوسکتا ہے ایسے ہی اُمتیوں میں ایک اُمتی دوسرے اُمتی کا ہم جنس ہے گرچونکہ زن ومردمیں باوجود ہم جنسی کے مساوات نہیں بكهاس قدركى بيثى ہے جيسے ايك ميں اور جار ميں ہے تو يحميل عددار بع سے اس كا جر نقصان ہوسکتا ہے، بررسول الله صلى الله عليه وسلم اور مؤمنات أمت ميں اس صورت میں وہ نسبت ہوگی جونسبت کہ آفتاب اور عکس آفتاب اور دھوپ میں ہے...سو ظاہر ہے کہ آ فاب اور عکس آ فاب اور آ فاب اور دھوپ میں کوئی نسبت نہیں ... آ فاب کجا اورعكس آفتاب كجااورعلى بذاالقياس آفتاب كجااور دهوپ كجاجومساوات متصور جو...

چەنبىت خاك رابعالم پاك

لاکھ عکس آفاب اور کروڑوں دھوپیں بھی ایک آفاب کے مساوی نہیں ہوں۔
ہوسکتیں... چہ جائیکہ دو چاراس لیے کہ عکس آفاب اور دھوپ کا حدوث و بقاء دونوں بواسط اُ آفاب ہیں...عکس آفاب اور دھوپ دونوں حدودث و بقاء و وجود ہیں، در بوزہ گردرِ دولت آفاب ہیں...الغرض آفاب و عکس آفاب علی ہذا القیاس آفاب و دھوپ میں جانس ذاتی اور اتحاد حقیقی نہیں بلکہ تفاوت زمین و آسان ہے...اگر چہ صورت میں یا

129

ریک میں قلیل وکیر مشابہت کہو، پھر بھی اُمید مساوات اور فکر برابری ایک خیال باطل ہے ایسے ہی روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ارواح اُمت میں تجانس ذاتی اور استحاد حقیقت اور اشتر اک نوعی نہیں فرق زمین و آسان ہے...اگر چہشکل وصورت واحکام جسمانی میں مشل خور دنوش وغیرہ مماثل کہا جائے اور بول کہا جائے "فُلُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مَوْمَنْ نَعْ مِن مُشَلِ خور دنوش وغیرہ مماثل کہا جائے اور بول کہا جائے "فُلُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مُوَمَنْ نَعْ مُوْمَنْ نَعْ مُوا مُنْ مُوا اِنْ مُوا مَنْ نَعْ مُوا اِنْ مُوا مَنْ نَعْ مُوا اِنْ مُوا مَنْ نَعْ مُوا اِنْ اَللہ علیہ وسلم اور مابین مؤمنین و مول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خیالات واہیات ہے...اب خیال فرمائے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحد بدار بعہ ہوتو کیوں کر ہو ... تعین عدد اربح وربار کی طرح اور کی عدد سے مساوات متصور بی نہیں اور جب دربار کی رفع قید عدد اربع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ فی العروض ہونا کام آیا اور اس اس میں آپ کی از واج کا وہی تھم لکلا جواوروں کی "ماملکت ایمانہم"کا تھم تھا تو عدم میں آپ کی از واج کا وہی تھم لکلا جواوروں کی "ماملکت ایمانہم"کا تھم تھا تو عدم وجوب عدل میں بدرجہ اولی کام آئے گا...

تفصیل اس اجمال کی بیہ ہے کہ "ما ملکت ایمانہم" کے لیے جومہر کی ضرورت اور عدل کی رعایت نہیں...فقط اس کی وجہ بہی ہے کہ وہ مملوک ہیں...پھرمہر جو اُجرت غیر کی چیز کے لیے ہوتی ہے ...علی ہذا اُجرت ہے کیوں کر واجب ہو کیونکہ اُجرت غیر کی چیز کے لیے ہوتی ہے ...علی ہذا القیاس، ما لک کواپنے اسباب اوراشیاء مملوکہ میں جیسے لباس ومرکب وغیرہ میں اختیار ہوتا ہے جس کو چیا ہے استعمال کرے اور کام موتا ہے جس کو چیا ہے استعمال کرے اور جس قدر میں نہیں کہ سب کو برابر استعمال کرے اور جس قدر میں سے کام لے اس کے ذمہ بیضروری نہیں کہ سب کو برابر استعمال کرے اور جس قدر ایک سے کام لے اس قدر دو سرے سے کام لے ...

پھرجب ''مَا مَلَکُٹُ اَیُمَانُهُمُ ' مُلوک اور خادم ہوئے تو مالک کواختیار ہوگا کہ جس کو چاہے اور جب جاہد ہوئے تو مالک کواختیار ہوگا کہ جس کو چاہے اور جب جاہد ہوں کو جی نہ چاہے اور جب جی ہے اور جب جی نہ چاہے اور جب جی نہ چاہے اور جب کی نہ چاہے نہ بلائے جیسے لباس ومرکب وغیرہ کا اسباب مملوک سے مالک کے ذمہ در باب استعمال کچھ حق نہیں ... ''مَا مَلَکُٹُ اَیُمَانُهُمُ 'کا بھی مال کے ذمے در باب

خدمت، خدمت مجامعت ہویا کچھاورکوئی حق اور استحقاق نہیں جواس کی رعایت نہ کرنے میں مالک کوظالم کہا جائے ... ہاں از واج مملوک زوج نہیں بلکہ زوج اُجرت مہر کے عض میں فقط منافع بضع کا مستحق ہوجا تا ہے ... سوااس کے اور سب اُ مور میں زوج وزوجہ دونوں برابر ہیں اور کیوں نہ ہوں زوجیت کا مفہوم ہی اس بات کو مقتضی ہے کہ دونوں طرف قسمت علی التساوی ہو... چنانچے خود خداوند کریم ہی فرما تا ہے:

"وَلَهُنَّ مِثُلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعُرُوفِ" اوردونول برابرموت توجيع باجم الل اسلام مين بقدرروابط وعلائق محبت حقوق رعايت اور مروت ثابت بين ... چنانجيه احكام صلدحى اوربرر والدين اورتراحم فيما بين جوكلام الله وحديثول ميس بروى تاكيدول سے مذکور ہیں اس پرشاہد ہیں ...ایسے ہی مابین زوج وزوجہ بھی ہم سنگ رشتہ زوجیت جومحبت کے بیدا کرنے میں اور سب علائق سے فائق نظر آتا ہے ... یہاں تک کہ بوجہ از واج حقوق والدين كے افسانے مشہور ہيں...حقوق رعايت ومروت ثابت ہوں گے اور پاسداری دلداری لازم ہوگی اور جفا کاری دل آزاری حرام ہوگی اور ایک دوسرے کے ذمہ لازم ہوگا کہ تامقد وربیعنی اُمورا ختیاریہ میں دوسرے کے دل پرملال نه آنے دے مگر چونکہ از واج درصورت تعدد باہم در بارہ حقوق رشتہ زوجیت متساوی الاقدام ہیں اور رنج رشک وغم غیرت ہرفتم کے رنج وغم سے اہل محبت کے نز دیک زیادہ ہیں تو اب زوج کے اختیار میں سوااس کے اور کوئی دلداری کی صورت تہیں کہ سب کے ساتھ مکیاں معاملہ رکھے، سب کے باس برابرسوئے اور ہرایک کے دل سے کدورت غم فراق دھودے مگراز واج مطہرات سرورِ کا ئنات صلی اللہ علیہ وسلم بایں وجہ کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان کے وجو دروحانی کا واسطہ فی العروض ہیں ...

رسول الله صلى الله عليه وسلم كم ملوك مون مين عقل سليم كنزويك "مَا مَلَكَتْ ايْمَانُهُمْ" كزياده إلى كونكه "ما ملكت ايمانهم "مين اسباب ملك توجها ديا التي وشراء ومبدوميراث بين ... سويدسب أموراس بات برشام بين كه ما لك كي مِلك عارضي ب

مملوک کے لازم ذاتی اورصفات قدیم میں سے نہیں ورنہ حدوث ملک میں ان اُمورہی کی کیا ضرورت تھی اور جب اشیاء مملوکہ میں ملک عارض ہوئی تو حریت جوضد ملک ہے یا اس کا عدم ذاتی ہوگا ہاں مابین ملک وحریت کے اگر واسطہ ہوتا تو یہ بھی احمال ہوتا کہ باعتبار ذات کے نہ ملک ہے نہ حریت ہے اور واسطہ فی العروض چونکہ منبع حدوث وجود عارض ہوتا ہے تو اس کا عین وجود اور اس کی ذات خودا پنے عارض ہوتا ہے تو اس کا عین وجود اور اس کی ذات خودا پنے واسطہ فی العروض کے لیے اپنے مملوک ہونے پرشاہد ہے اور اس کی صورت حال سے یہ واسطہ فی العروض کے اس کا مملوک بہنست واسطہ فی العروض کے اس کا وصف قدیمی ہے ...

بالجملہ وجود عارض خانہ زاد واسطہ فی العروض ہوتا ہے اوراس وجہ ہے عقل کے نزدیک وہ عارض مملوک واسطہ فی العروض ہوتا ہے... پھر اگر واسطہ فی العروض ہیں لیانت تصرف ہے اعنی ذوی العقول ہیں سے ہے تواس کو اختیار ہے جس طرح چاہے تصرف کرے... سوواسطہ فی العروض ہونے کی پوری پوری صفت تو خداوند کریم ہی ہیں تصرف کرے... بوانچہ او پر مرقوم ہو چکا اور اس وجہ سے اس کو مالکہ حقیق سجھنا چاہیے... دوسرے رُتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مالکیت سجھنے کیونکہ اوّل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محققین کے نزدیک وسیلہ تمام فیوض اور واسطہ فی العروض تمام عالم کے لیے ہیں... وسلم محققین کے نزدیک وسیلہ تمام فیوض اور واسطہ فی العروض تمام عالم کے لیے ہیں... وسلم محققین کے نزدیک اس طرف مشیر ہے... والعاقل تکفیه الاشارة"

اور بہال سے جھ میں آتا ہے کہ جب نہیں جوروایت "لُوُلاک لَمَا خَلَقُتُ الْاَفُلاک ، صحیح ہو کیونکہ اس کامضمون سحیح ہی معلوم ہوتا ہے ... دوسرے آپ کا واسطہ فی العروض ہوتا ہی اور کسی کمال میں اگر ابھی کل تامل ہے تو مؤمنین کے قل میں آپ کا واسطہ وجود روحانی ہوتا ابھی روشن ہوا ہے، ارواح مؤمنین کی قدرو قیت اور فضیلت و کیسے کہ ایک وجہ عرش اعظم سے بھی زیادہ ہے ...

چنانچداہل علم جانتے ہیں ..غرض اور بھی نہیں تو بوجہ شرافت ارواح اور پھرشرافت

بھی کس کی، ارواح مؤمنین کی شرافت رسول الندصلی الندعلیہ وسلم کا مالک ارواح مؤمنین ہونا دوسرے درجہ میں بہ نسبت مالک الملک وحدہ لاشریک لہ کے بچھے ... پھر جب آپ کی ملک اوروں کی مِلک سے اقوی ہوئی تولاجرم تمام احکام میں مثل عدم ضرورت مہراورعدم وجوب عدل جیسے آیت ''تُوجِی مَنُ تَشَاءُ الْح'' سے ظاہر ہے اور عدم ضرورت مہر جیسے واہبتہ النفس کے حلال ہونے سے ہویدا ہے ...

پھر واہدہ انفس میں اوروں کی مِلک کرنے میں آپ کو اختیار ہونا جیسے بعض روایات حدیث واہدہ انفس مرویہ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ جس میں لفظ "املکنا" کہا وارد ہے ...اس پردلالت کرتی ہیں، یہ سب احکام موجہ ہوجا کیں گے، اس پراگر آپ مہر عنایت فرما کیں یا دربارہ شب باشی وغیرہ عدل بجالا کیں تو آپ کا احسان رہا بلکہ اس طریق سے تو یوں ثابت ہوتا ہے کہ خاص منافع حیات یعنی ہاتھ یا وَں کی خدمت میں جمیع موسین ومؤمنات کے ذمہ بشرط استدعاء نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واجب ہو اور ہرگز استحقاق طلب اُجرت نہیں کیونکہ بھکم وساطت عروض وجود روحانی ارواح موسین جب مملوک رسول اللہ علیہ وسلم ہو کیں تو شمرات ان کے یعنی حرکات ارادیہ اپنے مملوک رسول اللہ علیہ وسلم ہو کیں تو شمرات ان کے یعنی حرکات ارادیہ اپنے مملوک رسول اللہ علیہ وسلم ہو کیں تو شمرات ان کے یعنی حرکات ارادیہ اپنے مملوک رسول اللہ علیہ وسلم ہو کیں تو شعرات ان کے یعنی حرکات انواز علی آفاب ہی پر کیا موقوف ہوں وسل طب عروضی ہوگی یہی ہوگا... اور آفا باور عکس آفاب ہی پر کیا موقوف ہے جہاں وساطت عروضی ہوگی یہی ہوگا... وزات قاب در تربی کی طرف از اور کا اللہ میں در اس میں جارہ جہاں وساطت عروضی ہوگی یہی ہوگا...

چنانچ اوپر بھی اُس کی طرف اشارہ گزرا ایسے ہی تمام آثار حیات مؤمنین و مؤمنات اورحیات کے منافع اور ثمرات آفتاب حیات حضرت سرورکا مُنات صلی الله علیہ وسلم ہی کے آثار حیات ہیں ۔۔۔ گوبظاہر قائم بارواح مؤمنین ومؤمنات معلوم ہوں اور چونکہ اموال مملوک مثل اموال مالک کے مملوک مالک ہوتے ہیں تورسول الله صلی الله علیہ وسلم کو اموال مؤمنین ومؤمنات میں بھی ہر طرح کے تصرف کا اختیار معلوم ہوتا ہے مگر چونکہ واسط فی العروض ہونارسول الله صلی الله علیہ وسلم کا جوسب مِلک ہے اس درجہ کوخی تھا

کہ بجزائل بصیرت کسی کومشہود نہ ہوا بلکہ باشارات کلام اللہ وحدیث بھی بدشواری سمجھ میں آیا تواپنے حبیب کے سرسے تہمت شہوت پرتی دفع کرنے کے لیے اس قانون کا اجراء ٹاید مناسب نہ جانا،مباداسفیہان کم فہم کچھ کا کچھ بچھ کراینے ایمان کومفت کھوبیٹھیں...

مع ہٰذاا فا دہ واستفا دہ منافع حیات بے واسطہ جسم عضری متصور نہیں ،اگر مفید و متنفيد اورنافع ومغفع اورمفيض ومتنفيض حقيقت مين روح بي هواورجهم عضري مؤمنین مثل ارواح فیض نبوی صلی الله علیه وسلم نہیں...اعنی جیسے روح نبوی واسطه دجود روحانى مؤمنين ومؤمنات تقى،جىم نبوى واسطه عروض وجود جسماني اورمنبع مدوث بيكل عضرى نبيس جومملوك رسول الله صلى الله عليه وسلم كها جائے تو اس ملك میں جورسول الله صلی الله علیه وسلم کے لیے بوجہ وجودروحانی به نسبت تمام مؤمنین و مؤمنات ك ثابت مولى اوراس ملك ميس جو "ما مَلَكَتُ أَيْمَانُهُمْ" ميس يالى جاتی ہے ایک فرق عظیم نکل آیا اورا حکام مختلف ہو گئے مجل مِلک رسول الله صلی الله عليه وسلم جو بوجه وساطت عروض ثابت ہوئی، ارواح مؤمنین ومؤمنات رہیں... چنانچه ناظران مضامين سابقه برمخفي ندر ما موكا اور "مَا مَلَكَتُ أَيْمَانُهُمْ" ميں معروض ملك تشهرا نؤجهم عضري تشهرا كيونكهاسباب ملك وبيع وشراء وبهبه وغيره اس جم عضری ہی سے متعلق ہوتے ہیں...اس لیے کہ لوازم ملک مثل تتلیم وقبض و تصرف اس جسم عضری ہی میں متصور ہیں ،روح میں متصور نہیں ... چنانچہ ظاہر ہے ال سبب سے رسول الله صلى الله عليه وسلم كو با وجود اليي ملك كے كه اوروں كى ملك ال کے ہم سنگ تو کیا پاسنگ بھی نہیں ... چنانچہاو پر مرقوم ہو چکا...

منافع نکاح میں عقد نکاح کی نوبت آئی اور طلاق وعدت کی مخطیل منافع ہوگیا کہ تمام مؤمنین ومؤمنات مملوک رسول الله صلی الله مختائش نکلی اور بیشبه مرتفع ہوگیا کہ تمام مؤمنین ومؤمنات مملوک رسول الله صلی الله علیہ وسلم تصفو پھر نکاح سس مرض کی دوائقی کیونکہ مملوک کے ساتھ نکاح نہیں ہوتا اور اجادات اور بیج وشراء سے کیا مدعا تھا کیونکہ مال مملوک مال مولی ہی ہوتا ہے حالانکہ

نکاح و بیج وشراء بالیقین مابین رسول الد صلی الله علیه وسلم اور مؤمنین ومؤمنات واقع موسک و بید به که موسک اور مؤمنین و مؤمنات واقع موسک اور وجه ارتفاع کی بید به که ملک رسول الد صلی الله علیه وسلم جب ابدان مؤمنین ومؤمنات کے ساتھ متعلق نه مولی تو منافع حیات یعنی حرکات وسکنات اراد بیمیں جوعوارض اجسام میں سے بیں رسول الله صلی الله علیه وسلم کا بظام کی است میں نه موگا...

بال الل حقيقت كنزديك حركات وسكنات اراديد مين جسم اين آب متحرك اور ساكن نبيس بلكهروح در يرده كار پرداز حركات وسكون باوراس وجه سے جسم فقط كل قيام حركت ہى فاعل نہيں...فاعل حقيقى وہى روح ہے... چنانچ ضرب وسب وشتم وغيره أمورجو اعضائے مخصوصہ سے صادر ہوتے ہیں روح کے افعال سمجھے جاتے ہیں جسم کے افعال نہیں سمجھے جاتے ورنہانعام اور پاداش میں اعضاء جومصدر افعال تنصحل اکرام وانعام و مورد عماب وعقاب ہوا کرتے حالانکہ سب وشتم کے عوض میں جو افعال لسانی ہیں بسا اوقات سر پھوڑا جاتا ہے اور دست و پاتوڑے جاتے ہیں اور زنا کی سزامیں جو بظاہر فعل عضومخصوص ہے تازیانوں کی مار کمر پر پڑتی ہے یا پھروں کی بوچھاڑ سارے بدن ہر برتی ہے علی بداالقیاس مرح وثناء یا خدمت دست ویا کی جزاء میں تاج پہنایا جا تا ہے، طعام لذید کھلایا جاتا ہے، اگر فاعل حرکات جسم ہی ہوتا ہے تو بیظلم صرتے کہ کرے کوئی مجریے کوئی، جان کوئی گنوائے اور مزے کوئی اُڑائے، کسی کے نزدیک روانہ ہوتا حالا تکہ اس قتم کی جزاوسزا کے جواز میں متبعان عقل و فقل میں سے سی کوتا مل نہیں... ہاں فاعل حرکات روح کو کہے تواس اختلاف کل طاعت وجرم اور مور دجز اوسر اکی وجہ ظاہر ہے کیونک روح کو تمام بدن اور جمله اعضاء بدن سے ربط وتعلق ہے اور ہر جزء بدن روح کے حق میں مصدر افعال ومنبع آثاراورواسطاليسال رنج وراحت اورسبيل حصول آرام وتكليف هـ...

چنانچہ خودجم کوکاروبارے کچھ لا نہیں، آرام و تکلیف سے کچھ مطلب نہیں زر منافع حرکات وسکنات بوسلہ جسم حبیب خاص روح سے باہر آتا ہے اور رنج وراحت سارے کاساراخز اندروح میں جاتا ہے بدن کوفقظ چو بداریا تحصیلدار بیجھے،اس سبب سے جس عضو کے وسیلہ سے کوئی فعل صادر ہوگا وہ روح ہی کافعل ہوگا اور جوانعام وانقام کی عضو پر وارد ہوگا وہ روح ہی پر وارد ہوگا ۔..اس صورت میں اگر مصدر طاعت و گناہ کوئی اور عضو ہے تو کچھ مضا کقتی ہیں جو مطبع ہے وہی منعم و مرحوم وجمود ہے اور جو عاصی ہے وہی ندموم و معتوب و مطرود ہے ...مصدر افعال بھی وہی روح تھی اگر چہکوئی عضو بدن اس کا مظہر ہواور مورد انعام وانتقام بھی وہی روح ہے اگر چہکوئی جزءبدن اس کا مسلک ہو ... الغرض حقیقت میں روح ہے اگر چہکوئی جزءبدن اس کا مسلک ہو ... الغرض حقیقت میں روح ہے نہ بدن اور منبع حرکات و سکنات اراد رہ جان ہے نہیں جسم و تن فقط کل قیام حرکات و سکنات ادر ایک طرح کا ظرف تحقق ارادیا ت ہے ... گوظا ہر بینوں کو فاعل نظر آئے اور ظا ہر اور اکا کے دفاعل کو جواسحقاتی ملکیت افعال ہوتا ہے وہ ظرف کوئیس ہوتا ...

ال صورت مين منافع حيات مؤمنين ومؤمنات يعنى حركات وسكنات اراديات ملوك روح مول على الله ملك رسول الله صلى الله ملك رسول الله صلى الله عليه وسلم جو بوجه وساطت عروض فدكور ہے وہ حركات وسكنات مملوك رسول الله صلى الله عليه وسلم مول على الد وسكنات مملوك رسول الله صلى الله عليه وسلم مول على اور درحقیقت جا جت اجروشن منافع نه مول گی ...

جب بيه بات فرجمن تنين جوگئي تواتناور بحى خيال فرمائيكه حقيقت الامرتو بمقتصائة تقرير بداور باب منافع حيات رسول الله سلى الله عليه وسلم كما لك جوني برشابد باور ظاهر الامر ميں باين نظر كه حركات وسكنات عوارض جسماني بي عروض روحاني نہيں اس ليے كه ارواح حركات وسكنات سے منزه بيں تو يوں معلوم موتا ہے كه رسول الله صلى الله عليه وسلم كومنافع حيات مؤمنين ومؤمنات ميں كچھ وعوى ملكيت نهيں ... سوعجب نهيں كه اس ليے موافق حديث "اَعُطُو الله في حَقِق حَقَّة " مندا وند داركيراور حاكم عادل على الاطلاق نے حقیقت الامراور ظاہر الامر دونوں كى خدا يت فرمائي جودر بارة وابدته النفس يوں ارشا وفرمايا:

عُنْ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى ال خَالِصَةً لَّكَ مِنُ دُون الْمُؤْمِنِينَ "اس لِيَ كَيْكَم مْدَاق "ان اداد" كى قيرت یاس داری خاطر نبوی جس سے ایک طرح کی کراہت خدا وندی معلوم ہوتی ہے تکلی ہے ورندا گرفقط لحاظ حقیقت ہی ہوتا تو اس کراہت کے کیامعنی تصاور اگر اعتبار ظاہر ہوتا تو اس اباحت کی کیا صورت تھی اور شاید اس کراہت کی وجہ سے تو رع طبع زاد رسول الله صلى الله عليه وسلم نے باوجود اس صریح اباحت کے کہ ہر کم فہم کی فہم میں آجائے اور باوصف اس وفوررحت وشفقت کے کسی متنفس کی دل شکنی آپ کو پیندنه آئی، واہیتہ النفس کی عرص قبول نہ فر مائی اوراینی ذات خاص کے لیے اس انتفاع کو گوارانه کیا ورنه مقتضائے رحمت وشفقت نبوی بیرتھا کہاس آرز ومندکومحروم نہ جانے دیے ... جب بیتمام مراتب طے ہو چکے تواب سامعہ خراش منتظران حق شناس ہوں کہ رسول الله صلى الله عليه وسلم كا والدروحاني مونا بانسبت جميع مؤمنين جيس يبل عابت کرچکا ہوں اورمسلم ہوچکا ایسے ہی از واج مطہرات کا باعتبار ارواح مملوک نبوی ہوتا اب ثابت اور تحقق ہوا اور جب باعتبار ارواح مملو کیت ثابت ہو کی تو اس اعتبار سے نکاح کی حاجت بھی نہرہی اور بعد نکاح اس اعتبار سے وہ مورد نکاح بھی نہ ہوں گے جوان پراطلاق "مَا نَكَحَ ابَآءُ كُمُ" حجى مواور الل ايمان ان كى نسبت بهى "لا تنكحوا" كے مخاطب موں ہاں باعتبارجسم عضرى البيته داخل حالت تكاح سمجھى جائيں گ... چنانچه ابھی مفصل ومشرح مرقوم ہوا..لیکن اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم كى جانب بھى جسم عضرى ہى كالحاظ چاہيے كيونكه بيدشته نكاح رہية وفعل وانفعال اورعلاقه فاعليت ومفعوليت ٢٠٠٠ پهراس رشته مين جسم جوكل افعال اورمفعول هوتا ب توجم ہی کے افعال کامحل اور مفعول ہوتا ہے توجس جگہ اس نسبت کے ایک جانب منسوب یامنسوب الیہ جم ہوجیسے ازواج کی جانب ہے تو دوسری جانب بھی جسم ہی موگا، یعنی رسول الله صلی الله علیه وسلم کی جانب بھی اس صورت میں نسبت نکاح کا مقالات جُدُ الاسلام جلد 3 البحري المسلام جلد 3 البحريت كبيدا يوبي المسلوب البيد جو بجه كهر من المراب المراب البيد جو بجه كهر من المراب البيد جو بجه كهر من كم المراب المراب البيد جو بجه كهر من المراب البيد جو بجه كهر من المراب المراب البيد على المراب البيد على المراب نہیں آپ کی ابوت فقط باعتبار روح ہے... چنانچ کررسہ کررم قوم ہو چکا...

اس صورت میں رسول الله صلی الله علیه وسلم کامنجمله آباء مؤمنین ہونا بھی صحیح نہیں جو "لَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ ابَآءُ كُمُ" كَمُاطب بول، بال جب ازواج مطہرات بلحاظ جہت روح مملوک نبوی ہوتولا جرم اس جہت سے قتم ٹانی یعن "مَا مَلَكَتُ أَيْمَانُهُمُ" مِين واخل مول كى ..قتم اوّل اعنى ازواج مِين شارنه كى جائين كَى مَرجيع "مَا مَلَكَتُ يَمِينُ الْوَالِدِ" تاوقتنكه والدكواس سے اتفاق صحبت و ی معت نه ہوا ولا دیرحرام نہیں ہوتی اور صحبت ومجامعت کی نوبت آئے تو اولا دیر

حرام ہوجائے ، ایسے ہی از واج والدروحانی اعنی رسول الله صلی الله علیہ وسلم تا وقتیکہ دخول کی نوبت نه آئی ہو،اولا دروحانی اعنی مؤمنین برحرام نہ ہوں گی...

علاوہ بریں جب ازواج مطہرات کورسول الله صلی الله علیہ وسلم سے وہی نبت موئى جومملوكات يمين كونسبت تقى تواب ثمرة نكاح نبوى حلت منافع نه موگا كيونكه بوجه ملک بیہ بات تو رسول الله صلی الله علیه وسلم کوعقل حقیقت شناس کے نز دیک پہلے بھی عاصل تقى ...اس صورت ميس رسول الله صلى الله عليه وسلم كه بجز قطع طمع غيراورممانعت نکاح اغیار اور کوئی منفعت نکاح سے حاصل نہ ہوئی...سو بیہ بعینہ وہی احسان و اختصاص ہے جو پرستاران پہندیدہ خاطر کومولی کی طرف سے حاصل ہوتا ہے بعنی جیے موالی کسی پرستار کو پسند کرتا ہے تو اس کوایے لیے رکھتا ہے اوروں سے نکاح نہیں ہونے دیتا ایسے ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے نکاح کوایک شخصیص اور تعیین سمجھے سو بعد نكاح قبل دخول ا كرطلاق كا اتفاق مو، يارسول الله صلى الله عليه وسلم في رحلت فرما كي اور باوجود نکاح کے خلوت کی نوبت نہ آئی اور ضرب حجاب وغیرہ اُمور کی طرف جو اخضاص پر دلالت کریں آپ نے توجہ ہی نہ فرمائی تو صاف معلوم ہوگیا کہ وہ خیال اخضاص وتخصيص وْعز مْتْعِين جواوّل مِين هَا ٱخرالامر ٱپ كو باقى نەر ہا...گر چونك

حقیقت نکاح نبوی حسب تقریر بذا فقط اختصاص بی تفااوراس کا زوال بالیقین معلوم ہوگیا تو نکاح بالیقین زائل سمجھنا چاہیے گر ظاہر ہے کہاں صورت میں نکاح کے زوال سے زوال حیات لازم نہیں آتا بلکہ اس صورت میں بقاء حیات سب سے اقال ثابت ہوگا اور یہ زوال نکاح بمعنی اختصاص فرکور ہم سنگ طلاق رہے گا... سوطلاق منافی حیات نہیں بلکہ حیات اس کولازم ہے...

رہی ہید بات کہ یہاں اختصاص کے لیے نکاح اور تراضی از واج کی ضرورت مولى اور "مَا مَلَكَتُ ايُمَانُهُمُ" مِن نه مولى تواس كى وجديد ب كه درصورت واسطه في العروض ہونے رسول الله صلى الله عليه وسلم كے بطور مذكور آپ كى ملك ميس تمام مؤمنات داخل ہوں گی ... سوجیسے پرستاروں کے نکاح کے لیے اگر کسی غیر کے ساتھ ہومولیٰ کی اجازت کی ضرورت ہوتی ہے ... یہاں بھی بوجہ ملک رسول الله صلی الله علیه وسلم صرت اجازت نبوی کے منتظرر ہے تو حرج عظیم ہے ... چنانچہ ظاہر ہے کیونکہ بیہ بات تو بجز اہل زمان نبوی ان میں سے بھی بجز قرب وجوار کے رہنے والوں کے اوروں کے لیے متصور نہ تھی..اس لیے بایں نظر کہ نکاح تمام عالم کے نزدیک اختصاص پر دلالت کرتا ہے اور اس کے سواایسی عام فہم اور کوئی علامت نہ تھی تو یوں تھہرائے کہ جس کے ساتھ رسول التُد صلی الله علیہ وسلم اوروں کی طرح نکالیں کرلیں اس کوتو مخصوصات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے سجھے ورنداجازت عام ہے جس کا جس سے جی ملے نکاح کرلے... مگر نکاح بطور معروف بة راضى زوجه متصور نبيس توتر اصنى زوجه لاجرم ضرور موكى ورنه پھر نكاح نبيس بلكة تحكم ہے... سوتحكم میں قطع نظر فوت مقصود کے بوجہ اقتضائے شرع ملک نہ ہوئی اور اُلٹا اندیشہ تہمت شہوت برستی ہے جس سے مصلحت بعثت جوتمام مصالح ایجا دمجمری سے افضل اور عدہ ہاوردرہم برہم ہوئی جاتی تھی ... بخلاف "ما ملکت ایمانھم" کے کہوہاں انتظار اجازت مولی میں کچھ حرج نہیں اور تحکم مولی میں بوجہ ظہور سبب ملک اندیشہ تهمت ، شهوت يرسى وبد كمانى زنان تقى .. اس ليه و بال نكاح كى حاجت نه بهو كى ...

اب بحمرالله استدان شبه کا جواب که ممانعت نکاح از واج مطهرات بعد و فات سرورِ کا سَنات صلی الله علیه وسلم بقاء حیات نبوی پرمتفرع ہوا تو مدخوله بها ہی کی کیا شخصیص تھی ، مدخوله بها وغیر مدخوله بها دونوں کے نکاح کی ممانعت برابر ہوتی... بخو بی واضح ہوگیا پر بیشبه باقی رہا:

شبه: كەنىپ جىمانى كى بنات اوراخوات جبحرام ہوئيں تو بنات نىب روحانی اورعلی بذا القیاس اخوات نسب روحانی بدرجه اولی حرام هوئیس... حالانکه اُ مہات المؤمنین حسب مزعوم محررسطور کے بلکہ بشہا دت کلام رسول الڈصلی اللہ علیہ وسلم کے بنات روحانی ہیں اور اسی طرح تمام مؤمنین اور مؤمنات میں باہم رشتہ اخوت روحانی ہوا کیونکہ سب ایک والد بعنی روح رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی اولا د ہیں... پھر کیا وجہ ہے کہ أمهات المؤمنین كے ازواج كى حرمت اس شدو مدسے كلام الثدمين نازل ہواور بنات واخوات كى حرمت تو در كنار برعكس حلت نازل ہو حالانكه از واج مطهرات حقیقت میں اُمہات روحانی نہیں اس لیے کہ نسبت تو الدروحانی میں والدہ کی ضرورت نہیں فقط والدہی کافی ہے... چنانچہ ظاہر ہے... بلکہ مجازی اُمہات ہیں جیسے منکوحات الاب کو والدہ اور اماں کہہ دیتے ہیں ایسے ہی ان کو بھی جناب بارى نے أمهات فرمادیا... ہاں جناب سرور عالم صلى الله عليه وسلم كى نسبت ديكھے توبيہ باعتبارنسپ روحانی حقیقی بنات ہیں..علی ہٰذاالقیاس مابین مؤمنین ومؤمنات نسب روحانی کی رُو سے حقیقی اخوت ہے مجازی نہیں...اس صورت میں تو بہ لازم تھا کہ حرمت أمهات المؤمنين سے زيادہ اخوات كى حرمت مغلظہ ہوتى اور مابين المؤمنين والمؤمنات نكاح درست نه هوتا... على بذا القياس رسول الله صلى الله عليه وسلم كا نكاح از واج مطهرات سے منعقد نه ہوسکتا... چونکه بید دونوں خدشے بظاہر بہت تو ی ہیں اور رسول الله صلى الله عليه وسلم كے ثبوت حيات كوبطور فدكور معارض ہيں ...اس ليعرض پرداز ہوں کہ ابوت جسمانی اور ابوت روحانی میں زمین و آسان کا فرق ہے اس کے

احکام کواس کے احکام پر قیاس کرنا جب سیح ہو کہ ان دونوں کی حقیقت ایک ہو... اطلاع تفصیل اجمال منظورِ نظر ہے تو ملاحظہ فرمائیے...

## تفصيل

کہ بیابوت اور بنوت جو بوجہ واسطہ فی العروض ہونے رسول الند سلی الندعلیہ وسلم کے مابین رسول الندسلی الندعلیہ وسلم اوراز واج کے ثابت ہوئی وہ رابطہ ہے جورب النوع اورافراد میں ہوتا ہے ۔ علی ہذاالقیاس بیرشتہ اخوت جو مابین مؤمنین ومؤمنات بوجہ فدکور مخقق ہوا بہ شہادت عقل صائب واتحاد ہے جو ایک فردکو دوسر نے فرد سے ہوتا ہے اور چونکہ مؤمنین ومؤمنات باہم ایک نوع کے افراد ہیں تو یہ وہ اتحاد ہوگا جو معبر با تحاد نوعی ہوتا ہے اس باب میں تسکین خاطر منظور ہے تو تقریر کیفیت اجتماع کلیات وحدوث جزئیات کو جواو پر مرقوم ہو چکی ملاحظہ فرمائیے ... جب یہ بات ذہن شین ہو چکی تو ملاحظہ فرمائیے :

کہ اتخادنوی مانع ومزاحم انعقاد نکاح نہیں بلکہ اور موجب مزیدرغبت ہے... یہی وجہ ہوئی کہ حضرت آدم علیہ السلام کی وحشت کا دفعیہ حضرت حواء علیہ السلام سے کیا گیا اور سے بھی تو ہے "المجنس یمیل الی المجنس" بنی آدم از دواج جنات یا حیوانات سے بجائے انس ومحبت کے جو بشہا دت عقل وقل غرض اصلی از واج ہے، موجب مزید تفرو وحشت ہے .. علی بند القیاس اور حیوانات کا حال سمجھے طوطی اور زاغ کی حکایت گلتان میں ادھراس شعر کویا دیجے:

کندہم جنس ہاہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز باز غرض اس ابوت و بنوت اور اس اخوت کو ابوت و بنوت جسمانی اور اخوت جسمانی پر قیاس نہ سیجئے، قیاس کے لیے اشتراک مدار آثار اور مناط احکام چاہیے... یہاں زمین و آسان کا فرق ہے ابوت اور بنوت جسمانی میں اجزاء جسم والدین اوّل متشکل پرشکل والدین ہوتے ہیں، پھر بعد انفصال اور اجزاء خارجی سے مل کر ہو ما نیوماً قد و قامت زیادہ حاصل کرتے ہیں اور پھر بعد شاب واز دواج ولد کے اجزاء بدن یعنی نطفہ ای طور متشکل اور منفصل ہوتے ہیں ...

بخلاف ابوت روحانی کے کہ یہاں بیحال نہیں اوّل تو یہاں انفصال اجزاء نہیں بلکہ جیسے عکس آ فاب جو پانی میں ہوجزء آ فاب نہیں جو منفصل ہوکر آ نمینہ میں منعکس ہوگیا اور آ فاب میں کی قدر کی آ گئی ہوجیسے انفصال نطفہ سے بدن انسانی میں کی آ جاتی ہے بلکہ آ فاب باوجود اس فیض رسانی کے بحال خود ہے، نہ گھٹا، نہ بڑھا، ایسے ہی ابوت و بنوت روحانی میں انفصال اور کی نہیں ... پرجیسے ایک ذات اوّلاً و بالذات سب عکوس کی بنوت روحانی میں انفصال اور کی نہیں ... پرجیسے ایک ذات اوّلاً و بالذات سب عکوس کی اصل ہے روح پُر فتوح حضرت سرورِ عالم سلی اللّه علیہ وسلم بھی بذات خود سب ارواح کی اصل ہے بنہیں کہ جیسے حضرت آ دم علیہ السلام کے بیٹے ان سے پیدا ہوئے اور پوتے اصل ہے بنہیں کہ جیسے حضرت آ دم علیہ السلام کے بیٹے ان سے پیدا ہوئے اور پوتے بیٹوں سے علی بذا القیاس آ گے تک چلے چلو، ابوت و بنوت روحانی میں بھی سلسلہ نب ہو ... جب یہ فرق ذبحن شین ہو چکا تو اتنا اور خیال رکھنا چا ہے کہ باعث افتر اق احکام ہو ... جب یہ فرق و بہن شرق وجسمانی بھی فرق ہے جوم قوم ہواشر ح اس معما کی ہے ۔ ابوت و بنوت روحانی وجسمانی بھی فرق ہے جوم قوم ہواشر ح اس معما کی ہیں ہو ۔

ے رشتہ از دواج ما بین اصل وفرع روحانی عین مناسب اور بھتو ائے عقل سلیم عین حق وصواب معلوم ہوتا ہے ... علاوہ ازیں ابوت جسمانی بیں تمام فروع اپنی اصل کی طرف برابر منسوب نہیں ہوتیں بلکہ کوئی فرع فرع بالذات ہے اور بے واسطہ اپنی اصل کی طرف منسوب ہے جیسے فرزندانِ حقیقی حضرت آ دم علیہ السلام کے کہ وہ بے واسطہ غیرے حضرت آ دم علیہ السلام کی فرع اور ان کی طرف منسوب ہیں اور کوئی فرع کی فرع اور ان کی طرف منسوب ہیں اور کوئی فرع کی فرع کی فرع ہوران کی طرف منسوب ہیں اور کوئی فرع کی فرع کی فرع ہو بیدا ہوگیا، اُصول و فرع میں بعض فرع قریب کہلائے اور بعض اصل وفرع بعید تھم ہرے ... پھر ایک فرع میں بعض فرع قریب کہلائے اور بعض اصل وفرع بعید تھم ہرے ... پھر ایک فرع بیدا ہوگیا ماکوئی اصل نے چند فروع بوجہ قرب و بعد مذکور بھائی بھائی کہلائے کوئی حقیقی تھم ہراکوئی غیر حقیقی تھم ہرا اور در بارہ حلت وحرمت ترجیح کی تخبائش ملی اور وجوہ ترجیح حلت اور علی نہوا تھی سے فرالقیاس وجوہ ترجیح حمت ہاتھ آ کیں ...

تفصيل وجوه حلت وحرمت اور فرق مراتب حرمت اگرمطلوب ہے تو مجلوث

ہوش سنئے:

تفصيل

که مردول کو جوعورتیل بوجه نسب حرام بیل تو وه دوقتم پر منقسم بیل ... ایک تو وه عورتیل جن سے مردکورشته اصلیت و فرعیت ہے ... بیعنی بیان کی اولا دمیں سے ہویاوه اس کی اولا دمیں سے ہویاوه اس کی اولا دمیں سے ہول وہ عورتیل جومرد کی اصل میں شریک بیعنی مرداور وہ عورتیل باہم ایک اصل کی فرع ہول اور کسی ایک کی اولا دہول ... بشر طیکہ اصل مشترک دونوں کی یا کسی ایک کی اصل قریب ہو...

کیمیل فتم میں حرمت کا مداراختلاط اجزاء پر ہے اس لیے کہ فروع میں اُصول کے اجزاء ہوتے ہیں ...سواُصول اوفروع میں اگر نکاح کا اتفاق ہوتو بایں وجہ کہ ایک جانب دوسری جانب کے اجزاء منفصل ہوکر مخلوط ہوگئے ہیں ...گویا اپنے ہی ساتھ نکاح ہوا...

باقی قسم دوم میں اگر چہ ایک جانب کے اجزاء منفصل ہوکر دوسری جانب گلو انہیں ہوئے گرچونکہ یہ دونوں کسی ایک اصل میں شریک ہیں اور دونوں میں ایک اصل کے اجزاء کہ اس میں مجتمع تھے اور ایک شکی واحد سمجھے جاتے تھے ،منفصل ہوکر آگئے ہیں تو یہاں بھی وہی صورت نکل آئی کہ گویا اپنے ہی ساتھ نکاح کیا گیا...اس لیے کہ اِس کے بعض اجزاء اور اُس کے بعض اجزاء اور اُس کے بعض اجزاء اور ایک شخص واحد کے اجزاء تھے ہیے کہ قرع کے بعض اجزاء اور اصل کے اجزاء ایک شکی واحد اور ایک شخص اور ایک شخص واحد کے اجزاء تھے ہیے کہ قرع کے بعض اجزاء اور اصل کے اجزاء ایک شکی واحد اور ایک شخص واحد کے اجزاء تھے ... غرض حرمت کا مدار اختلاط اجزاء پر ہے ... مگر چونکہ اصل قریب کے اجزاء جوں کے توں آتے ہیں اور اصل بعید کے اجزاء اصل قریب میں مستہلک ہوا کرتے ہیں اور اس وجہ سے ان کومعدوم کہنے تو بجا ہے ... تو اگر ایک جانب سے بھی اصل قریب ہے تو بایں وجہ کہ اس جانب اجزاء اصل بجنسہا آکر مختلط ہوئے ہیں ،حرمت بھی باتی رہے گیں...

غایة ما فی الباب ایک طرف بی سبب حرمت سی اور پر حرمت و لی مغلظه نه ہوجیدی وہ حرمت ہوکہ دونوں طرف سے نہ ہوجیدی وہ حرمت ہوکہ دونوں طرف سبب حرمت موجود ہواور دونوں طرف سے اصل بعید ہے تو بوجہ استہلاک واجزاء ایک طرف سے بھی سبب حرمت باقی نہ رہ گا... علاوہ ہرین فکر صائب سے بول سجھ میں آتا ہے کہ حرمت نکاح اصل وفرع قریب بوجہ اختلاط اجزاء بھی طبع سلیم بدیجی ہے اور سوا ان کے اوروں کے نکاح کی حرمت نظری ہے کہ بوسیلہ ای حرمت سابقہ کے جو بدیجی ہے تابت ہوتی ہے گرچونکہ حرمت نکاح اصل وفرع بعید بوسیلہ ایک جو بدیجی ہے تابت ہوتی ہے گرچونکہ حرمت مالات کے اور شکل اقل حاصل ہوتی ہے اور شکل اقل حاصل ہوتی ہے اور شکل اقل احاصل ہوتی اور شکل اقل احاصل ہوتی اور تھر در سے اور تھی ہیشہ دباض تابی بیا تاب ہے اور پھر در مورت سے گرچونکہ نتی میں اگر چہ قیاس مساوات مرتب بشکل ثانی یا ثالث ہے اور پھر در صورت سے کہ ایک جانب سے اصل بعید ہے قیاس مساوات کا ایک مقدمہ بھی نظری ہور ت سے گرچونکہ نتیجہ یعنی حرمت عمات و خالات و حرمت بنات الاخ و بنات الاخت

ملحت توالدو تناسل کومعارض نھی تواس اُمت کے لیے جومنقولی ہو کرمعقولی ہے ہی حرمت بھی لائق تکلیف نظر آئی گر درصورت میے کہ دونوں طرف سے اصل بعید ہوتو دونوں مقدے بھی نظری اور قیاس بھی نظری الانتاج ہوا اور پھر نتیجہ قیاس بیعنی حرمت نکاح شریکان اصل بعید مصلحت توالد و تناسل کے لیے جس کی رعایت **کی ضرورت** بديبي اورضروري ہے معارض اور مزاحم ہوا كيونكه پھر بني نوع ميں سے سى كى حلت كى کوئی صورت ہی نہیں جو توالد و تناسل کی نوبت آئے تو باوجود میکہ بدلالت قیاس حرمت ہی اصل تھی، احكم الحاكمين عكيم مطلق نے بلحاظ مصلحت فدكورہ ايسے مواقع ميں بشرط ارتفاع ديگراسباب حرمت اجازت عام صا در فر ما كى ...

اس تقریرے بیات معلوم ہوگئ کہ بیہ جو کتب فقہ میں مندرج ہے کہ اصل نکاح میں حرمت ہے بہیں کہاں کی یہی وجہ ہو، یا یہ بھی ایک وجہ ہو جومسطور ہو گی ... بالجمله بوجه فرق قرب وبعدنب قرابت جسماني مين تو فرق حلت وحرمت نكل آيا

اور رشتہ روحانی میں چونکہ قرب و بُعد نہ تھا تو پیفرق بھی نہ نکلا ، پھر ایک کا دوسرے ہر

قياس كرناقياس مع الفارق ب...

باقی بیه بات کهرشته روحانی میں جب فرق و بُعد نه تھااور در بار ہُ حلت وحرمت مخبائش رجيج بنقى توييتومانا كهسب كاليك بي علم مونا مناسب تقامگراس كى كىيا وجه موئى جو سب كوحلال كردياسب كوحرام عى كردينا تها... چنانچه اقتضائے اخوت حقيقى جو مابين مؤمنين ومؤمنات جوباعتبار قرابت روحانى بهاوعلى بذاالقياس مقتضائ ابوت وبنوت حقيقي جو ما بين رسول الله صلى الله عليه وسلم اور ما بين از واج مطهرات تقى ... يبي تقاكه أكر موتا تو سب کے لیے علم حرمت ہی ہوتا، سواس کا جواب پہلے مرقوم ہو چکا لیعنی بنوت روحانی ما نع ومزاحم انعقاد نكاح نهيس بلكه اورمؤيد باورناظران اوراق يربخوني واضح موكى... علاوه برين مصلحت توالدوتناسل جوموجب حلت ہے قرابت نسب سے جواسباب حرمت میں ہے ہے اقویٰ ہے ...اس لیے جہال مصلحت مذکورہ اور قرابت نسب باہم متعارض ہوجاتی ہے تونسب کتناہی قریب کیوں نہ ہوصلحت ندکورہ ہی عالب آتی ہے ...

اس دعویٰ کی دلیل کی ضرورت ہوتو د کیھے حضرت و اعلیہاالسلام بہ شہادت کلام
اللہ وحدیث و با تفاق اُمت حضرت آ دم علیہالسلام سے پیدا ہوئی ہیں ... ہویہ پیدائش
اگر چہ بطور معہود نہ ہولیکن ایک کے اجزاء کا مقوم وجود دیگر ہونا جوتو الد میں ہوتا ہے اور
یہی منشاء حرمت ہے ... چنا نچہ واضح ہو چکا ... حضرت و اعلیہاالسلام میں اور وں سے
زیادہ ہے کیونکہ اوّلاً تو تو الد معہود میں خاص والد ہی یا والدہ ہی کے اجزاء نہیں ہوتے
بلکہ دونوں کے اجزاء ہوتے ہیں اور اس وجہ سے والدین میں سے پوراپورا کسی کونہیں
کہہ سکتے کہ اس کے اجزاء مقوم وجوداولا دہیں بخلاف حضرت و اعلیہاالسلام کے کہ
اُن میں سواحضرات آ دم علیہ السلام کے اور کے اجزاء نہ تھے ...

دوسرے بدن انسانی میں بعضی چیزیں تو ایسی ہیں کہوہ حقیقت میں داخل بدن اور شامل اجزاء ہو چکیس جیسے گوشت و پوست واشتخوان واعصاب وعروق واحشاء وامعاءاشیاء كوتوجز وحقیق سمجھئے كيونكه بيسب چيزيں ہميشه بحال خودقائم رہتی ہيں... يعنی ان اشياء سے کچھاور نہیں بنایا جاتا...علاوہ بریں ہے ہیئت اجتماعی اور پینقشہ انہیں اجزاء کے اجتماع سے حاصل ہوا ہے، ان میں ہے ایک جزء بھی جاتا رہے تو پینقشدادر پیہیئت اجماعی باقی نہ رہاورکوئی نہکوئی غرض اغراض اصلیہ میں سے ہاتھ سے جاتی رہاور بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ وہ احاطہ بدن میں ہیں، پرحقیقت میں اجزاء بدن انسانی نہیں بلکہ ان کو بہ نسبت بدن انسانی کے ایساسمجھتے جیسے ریل کی سڑک یا ایسے بی کسی کارخانہ کے لیے جس میں فنكست وريخت كاانديشهر مهتا موكودام اورسامان بالائي جس سے جبرنقصان متصور ہے تيار ر کھتے ہیں تا کہ بروفت ضرورت کام آئے...الی چیزیں یہ ہیں غذاجومعدہ وجگر میں ہواور خون جوعروق وغيره ميں موكيونكهان سے غرض فقط جرنقصان بدن اور بدل ما يتحلل موتا ہے بالفعل کوئی غرض اغراض اصلیہ میں سے جو بدن اور اعضاء بدن سے متعلق ہیں ان ہے متعلق نہیں ... گو بعد قائم مقام ہو جانے اجزاء متحللہ کے وہی اغراض جواجزاء متحللہ

مقالات حجهُ الاسلام جلد 3

ے متعلق تھیں ان سے متعلق ہو جاتی ہیں اور جوغرض کسی اور غرض کی مختصیل کے لیے عارض حال ہوتی ہے۔ ہاں وہ عارض حال ہوتی ہے۔ ہاں وہ عارض حال ہوتی ہے۔.. ہاں وہ دوسری غرض جس کے سبب پیغرض عارض ہوتی ہے اصلی اور اولی ہوتی ہے...

بالجمله خون وغذا فد کوراجزاء اصلیه میں سے نہیں بلکہ بمنولہ گودام اور سامان بالائی کے ہیں اور بعضے اشیاء داخلہ احاطہ گوشت و پوست الی ہوتی ہیں کہ نہ وہ اجزاء اصلیہ میں سے ہیں نہ اجزاء ٹانویہ میں سے بین بدل ما پتحلل اور جبر نقصان بھی ان سے متصور نہیں اور اس سب سے طبیعت کوان کو اُٹھائے پھر نابار معلوم ہوتا ہے اور طبیعت تا بمقد ور اور ان کے اخراج کی فکر میں رہتی ہے جیسے فضلات یعنی پاخانہ، پیٹاب، تھوک، سنک، پسینہ میل کچیل اس قتم کی چیزوں کا اجزاء کہنا مجاز در مجاز ہے ... چنانچہ ان کو فضلہ کہنا ہی خودان کے اجزاء نہ ہونے کی دلیل ہے ...

سواس قتم میں سے نطفہ ہے کونکہ طبیعت کواس کے اخراج کا بھی ہردم فکررہتا ہے...گر چونکہ اصل بنیاد بدن بھی نظفہ ہی تھا جواس بدن سے پیدا ہوا، ایک گونہ اس بدن سے مناسبت رکھتا ہے...گواجزاء اصلیہ میں سے نہ ہو، دوسرے پاخانہ پیٹاب وغیرہ کے اخراج سے مقصود دفع کدورت ہے اور نظفہ کے اخراج سے مطلب طبیعت تحصیل لذت ہے اور از الہ کدورت طبیعت کو بہ نسبت تحصیل لذت ہے اور از الہ کدورت طبیعت کو بہ نسبت تحصیل لذت کے زیادہ تر مقصود ہے اور اس سے اوّل مطلوب ہے اور اس وجہ سے نطفہ بہ نسبت اخانہ پیٹاب وغیرہ کے دوسرے درجہ کا فضلہ ہوا اور وصف فضلہ ہونے میں گھٹا ہوا اخانہ پیٹاب وغیرہ کے دوسرے درجہ کا فضلہ ہوا جو یوں کہتے کہ اگر نطفہ اجزاء الدی میں سے نہیں تو پھراس کے اختلاط سے حرمت کیوں پیدا ہوئی ...

الغرض نطفہ کا اجزاء میں سے ہونا بہ نبیت گوشت و پوست کے مجاز ہے اور حضرت و اعلیما السلام کی بائیں حضرت و اعلیما السلام کی بائیں بہادت احادیث حضرت آ دم علیہ السلام کی بائیں پہلی سے بنا جو اجزاء اصلیہ میں سے ہے ... اگر چہا حتمال ضعیف ایک میہ بھی ہے کہ وہاں پہلی ہی مخرج ہوئی ہوگر جس صورت میں مخرج اصلی موجود ہوتو پھر پہلی کی

جانب مخرج ہونے کا احمال غایت درجہ کومستبعد ہے...بہرحال ایک تو ہفوم بدن حضرت و اعلیہا السلام اجزاء اصلیہ بدن حضرت آ دم علیہ السلام کے ہوئے اور یہ بھی نہ ہوتو حضرت و اعلیہ السلام کے ہوئے اور یہ بھی نہ ہوتو حضرت و اعلی سوا اجزاء آ دم علیہ السلام کے کسی اور اجزاء کا اختلاط شقا اور سوا ان کے اور وں میں بید ونوں امر مفقود ہیں ...

اور بحکم تقریر گزشته مدار حرمت اختلاط اجزاء اور تقویم وجود فدکور پر ہے تو اس صورت میں سبب حرمت حضرت حقاء علیماالسلام میں اور حضرت آ دم علیہ السلام میں اور حضرت آ دم علیہ السلام میں اور حضرت آ دم علیہ السلام میں باوجوداس کے جوحضرت حقاء حضرت آ دم علیہ السلام کے لیے حلال ہوئیں بلکہ خاص اس لیے پیدا کی گئیں تو بجزمصلحت تو الدو تناسل اور کیا تھا اس سے معلوم ہوا کہ یہ مصلحت ان اسباب حرمت سے قوی ہے جو اس کا اثر ان کی تا شیر پرغالب آیا اور اس کا کہا ہوا اور ان کا کہا ہوا اور ان کا کہا ہوا اور ان کا کہا نہ ہوا ۔ علی بنر القیاس حضرت آ دم علیہ السلام کے لیران حقیق اور دختر ان کے باہم جو نکاح جائز ہوا تو باوجوداس کے سبب حرمت اعنی اخوت قطعاً موجود تھا بجزمصلحت فدکورہ کے اور کیا سبب اور کون ساباعث جواز تھا۔..

سو جب بیر بات کھم رکی کہ درصورت تعارض مصلحت ندکورہ ہی اسباب حرمت پر غالب آئے گی تو رشتہ روحانی میں بھی بہی ہوگا...مصلحت ندکورہ کی رعایت کریں گے اور اسباب حرمت کے نہ سنیں گے تو اب اگر ہم فرض بھی کریں کہ مابین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور از واج مطہرات بوجہ ابوت و بنوت روحانی سبب حرمت موجود تھا علی ہذا القیاس تمام مؤمنین ومؤمنات من وجہ ایک دوسرے کے حقیق بھائی بہن ہیں ، ایک دوسرے پر حرام ہیں ... بیرشتہ جسیا اوپر ندکور ہوا اگر موجب صلت از دواج نہیں تو بچھے تو بھر نکاح کے واسطے کون آئے جو تو الدو تناسل کی نوبت آئے رشتہ کی رعایت سے جو تو الدو تناسل کی نوبت آئے اس سبب حرمت کے حکیم مطلق اور حاکم علی الاطلاق نے اجازت الی سبب حرمت کے حکیم مطلق اور حاکم علی الاطلاق نے اجازت

عام صادر فرمائی درنه پھرتر جیج بلا مرخ تھی کیونکہ اس رشتہ میں چنانچہ او پر گزراسب منساوی الاقدام ہیں ترجیح کی کوئی صورت ہی نہیں ... ہاں فرق قرب و بُعد ہوتا تومثل رشتہ جسمانی ایک دوسرے پرترجیح دے سکتے ...

الغرض اوّل تورشته روحانی اوررشته جسمانی میں فرق زمین و آسان ہے... ثانی اگر مقتضى حرمت ہے تواوّل مقتضی حلت ہے... چنانچے بعد ملاحظ تقریر گرزشتہ ان شاء اللہ مخفی ندرے گا... پھر در باب حرمت قیاس کے کیامعنی... دوسرے اگر قیاس بھی ميجئة تورسول الله سلى الله عليه وسلم اوراز واج مطهرات كمعامله كوتو حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء علیہا السلام کے معاملہ پر قیاس سیجئے اور مؤمنین و مؤمنات کے قصے کواز دواج پسران و دختر ان حضرت آ دم علیہ السلام پرمطابق سيجئح كيونكه جيسے مصلحت وسبب حرمت وہاں متعارض ہیں بیہاں بھی متعارض ہیں... بخلاف دیگر برادران وہمشیرگان جسمانی کے کہوہاں فقط سبب حرمت تن تنها كاكزرام صلحت مذكوره اس كے معارض اور در يے كارز ارتبين ... الحمد للدوالمنته كهآج اثبات حيات اورتوجيه وتفريع خصائص نكاح جناب سرور كائنات عليه وعلى آلهافضل الصلوات والتسليمات اور دفع شكوك واو بإم تقريرا ثبات حيات سے فراغت يا كى..

واخردعوانا ان الحمدلله ربّ العلمين والصّلوة والسّلام على رسوله سيّدنا محمّد واله وازواجه واهل بيته و ذريّته وصحبه واتباعه اجمعين... برحمتك يا ارحم الرّاحمين...



## تاریخ کتاب آب حیات از نتائج طبع شاعر نازک خیال شیریس مقال جناب منشی حبیب الدین احمر صاحب سوز ان سهارن یوری سلمه الله تعالی

نام آور نامہ نامی نامہ در مزه بمثيرهٔ آب حات سطر سطرش سرو دلجوئے بہشت خط خط رخبار محبوب جوال یاسیہ خالے بروئے آفاب بروخِ رَبَين كل خنده زنال اندر و معنی چو مهر اندر سحاب بم چو نور ديده اعد ديده طرزِ گفتارش ہمہ مستانہ است از حقائق که روایت می کند که ز منقولات میگوید سخن عقل بر امرار او نمتر رسد عاشق مست این سخن راوا رسد برزمان زان می زندموج شکرف حاب شد از آنِ آن مردِ خدا ہوشم از سرہم چو ہوش مست رفت طبع من زال تعال خوش آمد بحوش

حایب شد چوں این گرامی نامهٔ موجهُ سرچشمهُ آب حیات جدولش غیرت ده جوئے بہشت روئے کاغذ آبروئے نیکوال نقطهٔ او گوہر باآب و تأب ہر گل مضمون گلِ باغِ جنال حرف خوبش شاہدمشکین نقاب معنی اندر لفظ او پوشیده چونکه بود آل مردِحق مست الست از معارف که حکایت می کند که زمعقولات میگوید سخن فهم بر گفتار او كمتر رسد ہم چنیں علم کے حاثا رشد طبع اوالقصه دريائيست ثررف الغرض چوں ایں کتاب باصفا دیدم اور الیک دل از دست رفت بعدیک ساعت چو دل آمد ہاہوش

خاطر من دفعہ آل احوال را حیلۂ انگیخت فکرِ سال را رفتم اندر بیعۂ اندیعۂ خود جز ایں مارا نباشد بیعۂ کزب بحرم خفر آواز داد کہ ہمہ تشنہ لبال را نفع باد تاریخ دیگرازنتائج طبع شاعر بے بدل تاریخ دیگرازنتائج طبع شاعر بے بدل

جناب مولوی حافظ غلام رسول و بران د بلوی رحمته الله علیه گفت چون مطبوع زیبانسخهٔ آب حیات از تصانیف محمد قاسم آن قدی سرشت خامهٔ شیرین رقم از بهرسال طبع او از پیمرده دلان آب حیات استایی فوشت

0179A

الحمد لله على احسانه كداس كتاب ناياب درا ثبات حيات فى القيم حضرت سرور كائنات مفخر موجودات عليه افضل الصلات والتحيات ، ازعمده تصانيف حضرت راس المتكلمين جمة العلماء الربانين بحرمواج بهمه دانى مقرر لا ثانى امام العلماء مقدام الفصلاء آيت من آيات الله مولا نامحمة قاسم صاحب نا نوتوى رحمته الله عليه مقدام الفصلاء آيت من آيات الله مولا نامحمة قاسم صاحب نا نوتوى رحمته الله عليه بيتصحيح تمام وتقيح تام باجتمام احقر انام حاجى سيد عبد المتين خلف اصغر جناب مولا نامولوى حافظ سيدمحم عبد الاحدصاحب مرحوم عفاعنه الصمد بماه صفر المظفر ١٣٥٣ ، جرى نبوى صلى الله عليه وسلم در تقبع قد يمى د بلى حسن الطباع يافت فقط

مُحَرَّحُنَ

## مخضرتعارف....آبرِحیات

مولا ناعبدالرشیدارشدصاحب منظلهای مضمون "نجهٔ الاسلام حفرت نانوتوی رحمه الله "میں حضرت کی کتب کے تعارف کے تحت" آب حیات "کے متعلق کھتے ہیں۔

اس کتاب کے بارے میں ،حضرت شیخ الہندر حمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اسے مولانا محمہ قاسم نا نوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے سبقا سبقا پڑھی ، کتاب اُردو میں ہے اور حضرت شیخ الہندر حمۃ اللہ علیہ جیسا ہے مثال عالم اس کو سجھنے کے لئے اس کے مصنف سے سبقا سبقا بڑھے ، تو اس کتاب کی مغلق ، پیچیدہ اور مشکل ترین ہونے کی شہادت ہے ، اگر کوئی بڑا عالم جو حضرت نا نوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے طریق استدلال اور اندازِ تحریر کا اداشناس ہو، فلسفیانہ مباحث اور منطقیا نہ طرزِ استدلال کا شناسا ہو، وہ یہ کتاب سبقا سبقا پڑھائے تو شاید بیا بل مباحث اور منطقیا نہ طرزِ استدلال کا شناسا ہو، وہ یہ کتاب سبقا سبقا پڑھائے تو شاید بیا بیا مباحث اور منطقیا نہ طرزِ استدلال کا شناسا ہو، وہ یہ کتاب سبقا سبقا پڑھائے تو شاید بیا بیا مباحث اور منطقیا نہ طرزِ استدلال کا شناسا ہو، وہ یہ کتاب سبقا سبقا ہے۔

کتاب کا موضوع "مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم" ہے، اب تک عالم اسلام میں السمسئلہ پرخاص پراتنا مفصل کلام اورا ہے ولائل، تجربات ومشاہدات کے شواہد کے ساتھ کسی عالم نے نہیں لکھا ہے، اس موضوع پر لکھنے کا داعیہ اس وقت پیدا ہوا جب آپ نے "
ہریۃ الشیعہ" تصنیف فرمائی ، جس میں شیعوں کے مسئلہ فدک کے سلسلہ میں خلفاء راشدین ہریۃ الشیعہ" تصنیف فرمائی ، جس میں شیعوں نے فدک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہ ویے پر پرالزامات کی تر دیدکی گئی تھی ، شیعوں نے فدک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہ ویے پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کومطعون کرنا شروع کر دیا تھا تو متعدد علماء نے اس کے جوایات دیے تھے۔

حضرت نا نوتوی رحمة الله علیه نے اس مسئله پرایک بالکل دوسر منقطهٔ نگاه سے روشی و الله اور اس کا جواب دیا ،حضور صلی الله علیه وسلم کے ارشاد لا نورث ما ترکناه صدقة

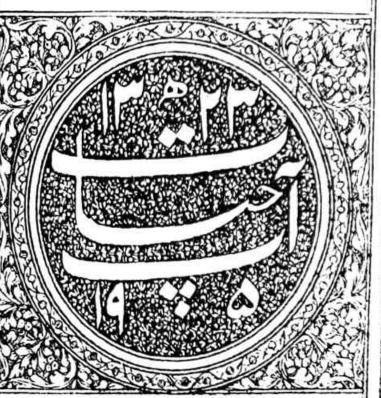
ے پہلے استدلال کیا، اور دلیل کا ماصل بیتھا کہ چونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری متروکات اللہ کا راہ میں صدقہ ہیں ان کوبطور وراثت کوئی پانے کا حق وار نہیں، اس لئے بہ حیثیت وارث کوئی اس کا دعوے دار نہیں ہوسکتا اور نہاں کا حق وار ہے، ای ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت نا نوتو کی رحمۃ اللہ علیہ کا ذبن اس جانب ختقل ہوا کہ وراثت کا مسلم اللہ علیہ وسلم ہے جب مورث وفات پا جائے ، اور مورث جب تک زندہ ہے چاہے عالت نزع ہی کیوں نہ ہو، مال اس کی ملکیت سے نہیں نکلتا ، اور جب مالک زندہ ہے چاہا تا ہو ورثاء مورث کے مال کے مالک ہوتے ہیں، حضور اکرم اس دنیا سے رخصت ہوجاتا ہے تو ورثاء مورث کے مال کے مالک ہوتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کی وراثت اس لئے جاری نہیں ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں زندہ ہیں، اور زندہ کے مال کی وراثت جاری نہیں ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کہ نزواج مطہرات کا نکاح وام ہوا، دوسر انکاح شوہر کی وفات کے بعد ہوتا ہے، جب کی شوہر زندہ ہے دوسر انکاح حرام ہوا، دوسر انکاح شوہر کی وفات کے بعد ہوتا ہے، جب کی شوہر زندہ ہے دوسر انکاح حرام ہوا، دوسر انکاح شوہر کی وفات کے بعد ہوتا ہیں اس لئے کہ شوہر زندہ ہے دوسر انکاح حرام ہوا، دوسر انکاح شوہر کی اللہ علیہ وسلم با حیات ہیں اس لئے کی شوہر ان کاح دوسر وں سے حرام رہا۔

جب بیت ان صفرت نا نوتوی رحمة الله علیه کے سامنے آئے تو آپ نے یقین کرلیا کہ دونوں مسکوں میں علت حقیق کہی ''حیات نبوی صلی الله علیه وسلم'' ہے اس کئے آپ نے اس مسئلہ پر دلائل فراہم کرنا شروع کردیئے، بہت سی احادیث اور قرآن کی آیتوں سے ایسے اشارات ملے جن سے آپ کے نقطہ نگاہ کی تا سیم ہوتی چلی قرآن کی آیتوں سے ایسے اشارات ملے جن سے آپ کے نقطہ نگاہ کی تا سیم ہوتی چلی گئی اور بعض آیات قرآنی سے اس کے خلاف حقیقت معلوم ہوئی تو آپ نے ان پر بھی غور فر مایا اور پھران کی تو جیہ و تا ویل فر مائی ۔ (سوائی علاء دیو بندج ہیں ۸ مرتبہ ڈاکٹر نواز دیو بندی)

نوت: آئده صفات مین"آب حیات" کا قدیمی نسخه کاعکس دیا جارها ہے تا که مراجعت میں آسانی ہو۔ (ناشر) طبع قديم ١٩٠٥ جرى بمطابق ١٩٠٥ في



اعديدالنة كركتاب خالب انبات ميات بابركات سردركا كنات فليدانصلوة والتحبات مسطي



سفة تجتالا سلق آية س آيات نشر مولانا عمد قاسم منا الوقري بإنهام جقرانام ممدعبدالات



## بهم التدالرحن الرحيم

الْحُلُ يَتْهِ دَيِبَ الْعَلِمُ أَنِي الرَّامَمِن الزَّحِيمِ عَالِلتِ يَوْمِ الرِّينِ وَالصَّاوَةُ والسَّلَامُ عَلَى مِتِيلِ عَلَاثِينَ عُجَيْرٌ وَالله وصَحِيم أَجَمُعِينَ - بعد حدوسلوة ك بنده بَيران كمنربن فلالَة مِحَيْرُ قَاسم عفى عندومن والديه وعن حميع الممين حبى البحواني برأس كى بريثاني وبصروسااني اوراً سك كمترين غلائق موني بر الكى ناشايتكى اورنا دانى كواه ب قديمناسان كلام رمانى جنكوبيان كات إيت ي ترقى يافي ومان نی کی فترت میں جنکوشرے کمالات محدی سے شاورانی ہوءون وارہے چندسال گذرے کے سیای انہونے رکا واحالك طاعة شيعو كي جواب لكهنا تعااننا رتحوير جواب طعن فدك من مجانب المثر لول خيال يركذ والأرتكم مراخ رك المتنصيلي لنظميه والم كوعبى عاكم اورحد بيث لانورث ماتركناه صدقة كوموضوع اوز فلط كها جائ تويه وعورت حيات الفني فسلى الشرعليه وسلم كاجور مإن زوخاص عامل المام يخود بجود طال بوجا يُكاروان وي منقوض والمرك ك كام أيكا الغرض إيكى حيات حديث مذكور كي معدق اورصديث مركوروى حيات كي موئينظ أنى أور اسوجس علمام السنة كى حقائبت مرخوش فهى كايفين مواكربونت تحريد ذكورات بى كليف كا الفاق مراكرو التنوسلي الشرطلية وللم مهنوز قبرس زنده بي اورش كوشفيلينون اورحايشون كيو لت أزين بي جيه أن كا مال قابل جائے حکم مرات نہیں ہوتا ایسے ہی آ بکا مال بھی محل توریث بہیں بعداتہ م تحریر ذکور جندرسا ل تحريه ذكوريسي برطى رسي فظرتاني كابتفاق نهين بهوا كمراس سال اعني منشال بحرى بين فبل يضان ليون سراياكم وعنايات متم طبع صيائي واقع مير فه منى محد حيات تحريد ندكور مي بديه الشيعد كے جماب كاراده كيادر كي تعييم يرك ذمه والى موجه عيار ناجاراك بل كوص تحرير كي نظر ان فرور بوكى بوكه نفوتا فى بغرض بهذرية اليف بواكر تى بتواس نظر كمريس مجهي بمقتضائ وقت كى مبنى اولازالد منود

بمرتقصان كالفاق مبواحب نظرناني كي نوست مقام مذكورتك بهوي تو میصارم واکد آول نوامل عوی کوموجه کیا جا وے و وسیر اعتراص نعایض کریم مشائل بامن رنج وتعابير وأكابل وإأرام طلب اسوص سيكمى للهاكبي ناكها المين فسان شريف كا آجانا کھنے کا اور بہانہ ہوگیاءُض ہنوزاں تقریر کے اتام کی **او بت** ندآئی تھی کرسامان عیبی یاعث عزم مفرج **ہوا**۔ أشوس شوال كووطن سے رضت ہوكر كر دافشائي راه بهيا الله اختيار كي مير تي بينو كيكر حوثقر سرخ كور كے ماتهم ربطانے كاذكر آيا تومنى عاصب موصوف بتأكيدتهم باعث بخام بوئے-اور بدفرا يا كفالبكيس ببوككر بانتفار روانكى سفينه جهار حيدروزكاتو قلت بومجرو بال يحدا وركام مى نبوكا اكرس ومسم تمام كرك مير هدكوروا فذكيا جائ توجيريدارمان فدآئ كربرية الشيدكوجيا باتوكيا جعايا معن ميراث فدك ے جوالوں میں جوکہ جواب تھاوہ ہی دچھاپا جب وہ اپنے اصرار سے با زند آسے اور ایجے اس اصرار بر جهدانكار منهوسكاد بروي كاكتاب مركورك جيندا جزاجيب عكدا وراسيقدر هيب جاني بعد تعقف می وج طی ب تو بجز تبلیم اور کیچرد موجهی موده کے کاغذ جو بعض احباب جوالے کر نیکے لئے ساتھ لایا تقاماته لي اوريمبي بهنيا تو مرونيد دس مبس روزيك دمان يرار منا برا مگر كيهدد ف بوجها بلي امروز فردامیں گزرے اور کھے دن باری سے بہا نہیں رائگاں سئے آخرایام فیام می طبعیت بر بوجے والکر بیشا اورجون تون بن برا بان یا جارون می تام کیا گریاراده جو بیشرے منون تحا که معداتا م مال کو مرخد والمريجي ورفق بغرض بشكش مفرت بروم شدادم الشرفيو عندسا فقد يعج دل كادل بي من رط نقل كارتفاق نهواز مارد وانكى كاجلد أكيا ناجار بوكرمره كا بعينا موقوف ركها برباسيد واست چندور بندا یکبار طرت بیرومرشدا دام النرفیوضے گوشگذار کردینا یا ملاحظ اقدی گزار لیناضروری مجها اسكة أواق موده كالبنتاره بالمرم كرمباز برجرها اورمهن باماه فلاوندي بإوجود مكرابئ وزامرسايي جى ويج بنى رمائى تودركنارىم اميول كى كم كُشتَّى كابعى اندلىنىدىخادريا پار موكر عبد دىينچا ؛ ورو ياس سے الغيمة كأطوا ف ميسراً با اور وخرت بيروم رشدادم الشرفيون مى قدم يوى سه رتم الى بايا يا يا يا يا يا يا يا يا ي

نيازمندان بهائد وأكذر شت متمن إن مادى كرامان مقتدات دين بنا مان مره زان عدة دوران سيدنا ومرشدنا ومولاناالحجاج امراد الشراز زال كاسمهمرا داس لتالمسلمين لياطري زياست جيئنا مرتض خال غدرمندوستان كے بعد ولن تديمي تحامز معون ضلع سہار نيور وظفر نگر كر چيور كر توكو إشارات الله الامين كميمنظمه زاحيا التدشرُفّا وعزةً مِنقَم جن البهره اندوز شرب وعزت بوا بوجة بهيدستي يضينا وركعي وده منرکور کومیش کرے رہم میٹیش بالا یا مگر شکر شنایات کس زبان سے کیجے کاس ہر مختصرہ کو قبول فرمائیصلہ وا نعام میں دعا می<sup>ن د</sup>ین۔ مُنارُہ بری<sup>ن م</sup>یج وجاد نی فریدین ابی سے اس ایجیدان کی اطریزان فرانی این کم مانگی در ایجی دانی کے مبیب ہم تحربر مذکو یکے صحت میں تردیجی اضح موكيا - بهريه كوئى سمجهے تو اور تعبب بو قاسم نا دان كى تھتى اور نتيج اور بسي تسل برصيح **ك** زبان گذات چنین نفه خوش آینده ۴ مین کبال ور میضاین عالی کهال پیسب استیمن تعارفین می تورانشانی میهان ایر تهی مثل زبان دوست قِلم و بمطهٔ ظهورمضامین مکنونه دل وش منزل بون و بنداین تیجوانی سے جیر ہے مروسامانی دوسری برایتانی دوشاپرعادل گواه بهول انجار نهیں کیاجا تا - بےسروسامانی کاحال لوجیئے ہے گھریں کوئی عالم جو بوجہ قدروا نی علم کی طرف لگائے زاینے ول بی شوق پچھیل علم میں بڑو آ س كام سے دل زنگھ ارك نرگھروں كوئى كتاب جويہ بات بوك زب جي يا لا أعلا و يجه ليان دوكير بيليے بُ كُواه عنروريات يحسل من لياصرت كياا وربرييناني كائبفيت بو جيئية توكيد نبو جيئي -رایک ل بزار مقصود مجربر مقصود کے لئے ہزار غم موجو دایک بات ہو تو کچھ بات بھی ہے بحرکس کس کو فال ئے اور ول کی پریشانی جائے ساری تمنائی برآئی نوہم میں غدامی کیا فرق استج مت بردار موجے اور فداکے ہورہے تو اسی قل والبی ہمت کہا آت ا كهجزنام خلاا وركمجه ندبحائ ينصيب بموته يحركيا بالميم ثنانات بم تابجا وتكوافه أجلت ببرال ابنا عال تومعلوم ہے اس سامان بریغمت۔ ہاں مصرت مسطور لصفات کی عنامیت کے نام جو کچھ لگائیں بجا ادران كي توجهات كالسبت جو كيد بتاس زيلب إس لئ يهجدان بدرين كنه كاران زباج ول اساس بات كا عترف سيه كريب كلام بريشان مين الركوئي خوانشين المران اوركوئي فقية الأن تنديق إلى حق ب تو

مربرحق ادام الشرفيوضه كے انت في توسل كاعبل ہے - اوراكرا ختال طا غال طاور تميزش خرا فات محوتويه تيره درون خود قائل ہے كه این شقل نارسلت اورایتے دیاغ مرضل ہے ہی وجربوئي كحفرت بيروم رشدادم الترفيوض كم سالن كى ضرورت جوئى مكرحب زبان فين ترجان آفرین و تحسین سن لی توصل صفاین کی حقیقت تواینے نزد کی محفق بر کئی بول کوئی منکرنه مانے تو وه جانے منکرو کاکام یہی ہے ہی نفصانِ تقریب مدیریشانی تقریمکا اندیشہ باتی ہے سو یکی اللح محققان عيب بوش كم ذمه ب ميراكام نهيل ميراكام ب توييب كعميل امر بزر كان كيائ سوجيهارشا دحضرت مجموعة علم وعل جاسع كمالات عياتي وسنهاني عالم رماني مولانا رسنبي احمد صاب فليفدار شدهزت ببرومرشدادم الطرفييضه باعث تحريرتهل رسالاعني بدية الميعه بهواقعاايا ربدايانتاه حضرت مخدوم عالم بيرومرشدروق اسطرف شير واكتقر والثات حيات سيد الموجودات سروري منات سيا النواية الدوسام وبريال فيعس واكرك ورانام ركاد يجئ سوباي الظركدية تقرارول تمبت ميا غلاصيروجودات عليه على آله فهنال لصلوة والتسليمات سب ووسرے اس اشائے اس مردة ل كوم يوري فريخ في جاودانى سے معبزانشى محدحيات صاحب موسون كونداس باب ميں شفاضى موسے يوں مناسب لوم بواكداس ساله كانام أسب حياست ركانا أمين عِثانكرة لم أطايا- اصمّعبراي كدشروع توندا كر عرب ليجه أورين فيرك توبوسكا فالم ديسرور عالمصا الترعائي آله وسلم برافتانام كوبيونجاد يجئ اكرا بتداانتهاد ولون بارک ہوں ور مزجبقدر بن ٹرسے علیمت ہے کیونکا اس سلاسے اس خلام وجہول کوم پر دیجتہ ا وظن قبول ہے دخیرتادم تحریرسطورتو بیکترعن انام آستانه خدا و نری پر حبیرساہے۔ اور تیجیبیو ی<sup>ن</sup>جی الحجیکو مشناہے ک<sup>ی</sup>شتاق زبارت كا مريندمنوره كوالاده ب وأعظيم كالب نشارالله تعالى يه ننگ مت بجي روان بونيوالا ب-اب لازم بون سے کمطلب کی بائیں کیجئے موا وال تو ناظرین باانصات کی خدمت میں میر عرض ہے کہ باجاع ابل عقر ونقل وبشهادت عقل فقل كوني عكم احكام فدا وندى مصعل ورمصام وتكم سے ظلى نبير الماكوئي عكم نبين كراسك لي كوئي علت ورائين كوئي وكوئي مصلحة وحكمة نبوج كاس رساله يلسي باتو تلی تفصیل کی گنجایش نہیں تو فقط اجال ہی پراکتفا کیاجا ہا ہے اجلی اہل نقل تو بھی کومعلوم ہے باتی اجلعا إخ قلَّ موادت عقل برجار شهرور وسلمه كا فبرانام نعل الحكيم لا يخاوعن لحكمة برشا بدعاد ل بيسترتي مهاد نفل سووه آیات جو نقط مکته برشمل بن جیسے آمری الرکت یا نفظ می کوشنمن بین مبیے برکلا آیڈنا مکما وَعِلْماً

اہل انصاب کے بھتے اس باب میر شیر کافی وشاہدوا فی ہر فیجید لالت اور شہادت کی بیہ کربعد فوہ بغبطار المني تبغي شهاوت عقل يوامع لنيزوا وكالعظ حكم وكنته سبج كلام الثرس والجاآنات علم نسبة فكمقيقيانكام شرعيمراوب كيكن نسته فكميقيقيه كي فقيقت شرح طلب الطفي كذارش ب كركو في صفيحى موصوف میں بالزات ہوتی ہے اور سی موصوف میں لعرض سرحس موصوف میں وہ صفہ بالذاہے، وه وصوات تواس علفة كالحكوم عليظيتى ب ادر وبسنت أس وندك لي محكوم بطيقي الرج بود فقود مرفط حل مواطاة کے باعتبار طرف صفت وموصوف کو تکوم علیہ و تکوم بدنہ کہیکیں بنی بڑا نقیاس سنبت فیابین بنه حكمية قبيقيه ہے اوراگر ما بين صفت وموصوت ارتباطا و لاتصاف ذا في نہيں نومب كومجازي مجمَّج كرنبة حقيقيدكي اطلاع تين الريق سي متعدوية وكوم عليه سي كوم به كودريا فت كيجة اواس طاق س ببت نیما بین کو دریافت کرلیجئے یا د و نول کو دریافت کیجئے اور فیامین کو بہجانیے یا ٹرکوم ہے محکوم علیہ كيطرن جائيے اورنسبت فيما بين كى خبرا يئے مگرجو نكەشكل ول ميں اول طرف عنى محكوم عليه كا نلم خرور كا ب و رشکل نالت میں طرف نانی کا علم لا برہ ورشک نائی میں دونوں کی طلاع کی اول حاجہ ہے تو بالضرور فكماروين مراتب فكميه من مترتيب منهًا وت ببونگے معہذا سوارط بق ول كے محكومات ببا كي طلاع بجز تقليدا نبيامتصورنهين كيو كأعقول ناقصة وراك محكومات عليهامين كافي نهين علاوه برساكي تحكوم طليه كاعلم أسكيسار ب لوازم عنى محكومات بهاكومتلزم بوسكتاب اورمحكوم به كاعلم الرستلزم يي بووي توامک ہی محکوم علیہ کے علم کوستلزم ہوتاہے اسوجہ سے بھی مرتبدا ول قابل ولیت ہے پھر ابیو جرکہ مرتبہ ٹا *لمٹ*ا اول ٹانی سے ہالڈات متنا خرہے اس*کا مرتب*ہ بھی ان دو نوں کے بعد ہی ہو گا سومرتبادل م*ج* 'بال توانبیاہی مے ساتھ بخصوص نظرا آناہے اگر *چکسیقدر* متبعان باا خلاص بھی اُن کے شر*کے ہو<sup>ن</sup>* جنانية قبل رشا ونبوى صلى لله عليه بالمنحية الوضور يصفرت بلال كاملا بمت فرمانا اورببت اعكام مي حضرت عرك موافق وحى كاآنا البرشا أبرب على فراالقياس حضرت بالبزيد لبطامى اورحضرت شيخ محى الدمن ابن وبي رحمته التد مليها كے وہ اقوال جن سے احكام شرعيه بربے در من ترريس فقط معونة الهام أن كا مطلع مونا ثابت موتا مع عجب نهيل كاسير محمول مواورا حمال ب ك نقط علم احكام مراد موب اسك كأكيح محكومة عليهامعلوم بهون جدجائيكه أس سي محكومات بهااعني احكام كيطرف ذبن كوانتقال انع بواجوا ورثيب نافي اكابراوليا ومجتهدان باانقاك كئي رومرتب ثالث وه معركة آرام اذكيارا متب ما ورااسكي تعليذ كمت

احكام شرنعيت نحكوتا بهامراد بن يامعنى شهولونى تصديق يانسبة هكم يولا جرم جركم شركعيت كميلئے كوئي مزكو وي كا علة اورمازوم عمراتو يحكوم جقيقى علول ابرلازم بوگااور معلوا الازم علية وملزوم كولازم بوت بي ببرحال شرط ونن اغظ مكم ومكت وبي مراوب جواس بحيدان في عرض كميا در بنصحة مضامين وتكميس مذكور موسية خود ظامر بين ومن الحام ين كيلة علل كابونالقيني اوران على كاأن احكام كيحق مرضوه نحت ہونا فاہرو ہا ہر ہاں وہ احکام بھی آئراوکری امرے علت ہور تو ده امران تكام كي صلحت كهلائينًا - التنديقائق وجود اوراحكام معبو ديس ارتباط لزوم او علاقه عليت ومعلوميت ميان شايدكيوية عير الماري الماري الماري الماري الماري الماري الشاء بين خريا اطراف خرجو محکومات بلیماکا ہونا نشروری ہواس کئے میروض برکدا وامرونوا ہی براحکام کا اطلاق مجازی ہے وح مقیت ہی بلَبْ يَكام بِن جنبِ الرواني تفرع بوتاب سنال وركارب توليجة كلام الله في ايك نماز كا امرفرها إلى في ا فَالطَّهُ الْعُمُ فَاقِيمُوا الصلودَ إِنْ الْهُ مُوة كَانْتَ عَلَى المُومَين كَمَا بِالْمُوتُومَّا - دوسرى جا زمّا الصمنع قرمايا قويك فرایا الانقراوالنا انه کان فاحشة وسارسبيلاً ميهاي آية امركوشتل سه ووسري نبي كودونون جاا دوني ك بعد بعرونهى ك فريان كى علة بيان فرانى معنى ارشا وفر مايا- ان الصلوة - الخ ا وراند كان الخاوريدوونو جط خبريه بي بانى بعض فظائر على ال الصلوة كانت كوشل كتب كيم الصيام انشائير كهناا ورامر بصورت خبر قرار دینا قطع نظر اسکے کہ یہ بات اول توجیلان اصلوۃ کے انشائیہ ہونیکی کوئی کمیل ہیں ووسے قريبة بقدم فاقيموالصلوة أسك خرزولبئ خرديتاب انصاف سي ويحيس تواز قبيل مجازب راعلاق مجازوه يه ب كمضمون جله المصلوميك مروبي لازم سي ينانيدان الشريام بالعدل والإحسان ونيرآية الذين متبعون الرسول لنبئ الأمى الخ سواا سئطاورآيتين ا ورحد مثيين صراحتُه **يا اشارةُ اب** دلالت كرتى بينون اس تم يح نطيخ له تفايل اجال آية ان الله يامر **بالعدل وغيره ميل مرصبوت** خرنبس إن ج نكه انتفسل كريج اجل مركورام يا نبى لازم بي توعلما ربهول في كريدانجام المح ي فل المرونني ركبها بالجلاا وامرونوايي شرعيه فيرشرعيه كوالحام كيفي يه وجهب جومعروض بوي اربب فيجه

باحب كوتال بوقوائسًة بنات بهي تبهل تخطيح كالأفكم معنى امرونبي بصمضامين بقركا لازم أيئا بان اتنا فرق بوكاكر بجلت لفظا فكام نعط سأل كمبنا بِرِينِ اورسائل كام ونا ہر علم میں عقلی میویا نعنی لازم ہے جنا نچے لفظ علم بھی جوایسے دوغعولوں كی طرف متعدى مو ماہے جو بائم مبتدا و خبر موتے میں عدم كيلئے مسائل ورسائل كيليے كوم عدا و خبر موتے ميا ى خبردىتىلىيە چنانچە دا قفان داىتمنىدى اورما **ب**ران كىتىپەنىطى ي**رىي**بات يېيغېچى اخىچېوگى، درىب بىرعلم ير سأن جوئ بلاعلم سائل بي كانام علم بواا وربرسكدي محكوم علية ومحكوم بربوع تداره ومحكوم عليداه مركم بحقيقي بين تب تو برامرونهي كيلية نات كابوناظا بركيونكه محكوم بسائل علم دين من ماموربيانهي عنه مير بالفذامنيي عنهب ورنديه بات لمي ظاهرب كرمر العرض كيك كرني الوني بالذات موج عكوم عليه بالذات بوكا ومي محكوم عليقع عنى ورلزوم او والت اورطرات البات معاكيك يه وكرة بالذين مع جوان الربول إنني في اورنيز آيد ان التريام بالعدل والاحمان -اوربواليك اوراتيس دوق وقهم ووالل برولالت كرتى بي كامرخلا ورمول كيلية امور بهامعروف عدل فيرم وناصروري ١٥ اور عروف غيره برناامرت سابق بسعلى بزاالقياس نبى عنه بروف ك التحاسكامكر فحثام ونالابد اوريا ومتا ا درایون اسکونهی عدم و نے سے مقدم ملک این نظر که ضدای طرف سے بعث دران غیرسلان بوایت سجله أثار رحمت بين ادررمول لنزمالي شرطبيه وسلم ي جانب امرونهي البيم شفقت زاهي ثابت مواكف ا ويول كامروننى كومعردت ومنكر وعيريونا لازم ب توبالفروركون معروف وغيرابيان بهوكاج مامور يجا موا وركونى منكروغيرا يسانبو كاكنهى عنه نبويجا موخيرطا تبي طلك لسي بهني برامركيك اموربكا معروف غير بهوتاا ورسرتني كيلك منهى عنه كاسكر وفيع بونا ضرورب اوزعروف وسكر وغيره ميناامروني مقدم سوصاف ظاهر موكيا كدامر كي علت مثلًا وصف معروفيت ونهى كى علت مثلًا وصف منكرتيب توضي كيك ايك مثال معروض وشهادت الذكان فاحتست زنا منجله فحثاد بواا و فحشار بحكم بني النجشام بني تواب قياس كى جيور بيوكى زنا فحثار ہے اور فحثار منهى صندان صورت بن تيجه بينكلان انهى عندے مرج كاملاط عاد فبوت والبرللاصغوبونى ب تو محتا ركاطت بنى بوناظامر جوكيا وض برامرونبى كى كوئى شكوكى علت ادرين بارامطلب تعاادر بزعما حقرمديث كل عرطنع بخالم وتشد بدالطابي بخساس جانب فيرب وفيالت

کی یہ ہے کہ مطلع جمامیم وشند مدالطار حجروکے اور جھا کنے کی جائے کو کہتے ہیں سوجیسے جھروکو ل ور حجا لکنے کی جگا تمام ده جيزي نظراً يأكرني مين جواً تكيمقال موتي بين اوراً يحي وسيلم مصعلوم موجاتي بي ايسيهي علاك متعالم صفد معلول ہوتے ہیں اُن کے وسیلے معلوم ہوجاتے ہیں اور اہل نظرصا مُب کو گویا اُنہیں ہی نظر آتے ہیں ليكن كوئى نبين كهيدكمة اكمطلع سيعلل قريب بي مراد بي عجب نبيين كفلا بعيد بمنى صفات خدا وندى جولل صلى ېي مراد ېور کيو کرنبوت حقوق لنتر ياحقوق لعباد کې ال مقتصني پيصفات چې ېي - شلّا خلا **کې رېږيت ۱ ور** عظمت عبادت ادتظیم کی خواندگار ب اور فدا کالصیر بهونا بنده سے حیا او ترک نحشا رکومقتضی ہے اسکیسے ظاہر وکیا ہوگاکمعلول اور لازم سے اس مقام میں یرحقوق ہی مراد ہی جو بندف کے ذہبے تابت ہوتے میں اعال خارجبه يرادنهين ويشجد فاقع بوكمعلول اورلازم علت اورملزوم سه منفك نهين مبوسكتے بيركمياسب كما وجد علل ور مزومات لوازم موطولات كبين بين كهدينيا في كوئى مطبع ب اور أسك اقد ساع اصالحموا في على صادر مہرتے ہیں اورکوئی عاصی ہے اور اس سے اعمال حسب تنضا بطل صاد زمیں ہوتے ملک علاق ملزو ات ولات دلوازم نظرات بيل نغرض وتخض علل بعيدها در قريبه بيرمطلع بهو كاده عالم اور تكيم كال اورمصداق ون بوت الحكمة نقدادتي خراكثيرا بوكا ورنداكر لوج محذوط كابعي عاقط بوتوعالم نهيس جابل مي خيراب س سيجيع صل طلب کی داه کیجئے مخدوم من جب ہر حکم کے لئے کوئی نہ کوئی علتہ تھی ری اور و ہ علت محکوم علیت قیقی موئى اوركمت معرفت نب حكميد فقي كانام مواتولاجر م حقق نبت كيك وجود وافير اعن محكوم عليد ورمحكوم بضرورى بمواا ورعم كبية كيك عليط فين كي حاجب بهوئي ليكن بعض اوقات اطراف نسبت خودكوني نسبت وراضافت بوق بن تحقق نسبت اولى كيلة حبيان بت فاندي تحقق ضروري ب اوراس كي معرفت اورالم كيلة فبتم ئانىيىكے علم ۋىعرفت كى حاجت ہے اليے ہى اطراف أسبة ٹانىلە علم وعرفت اطراف نسبته ثانىي**ىشرورى بىسو جو** الحام عفودا وأراضا فات برش بيع واجارا في كل متفئ بهوت بن المي تغرج الرحقق ورمعرفت تفرع كيائي جبيع تحقق ببوع وأجارات نكلح اورمعرفت تحقق بيوع واجارات نكاح ضرورب ايسي متحقق الوارف عقود ميعرفت كفق لمراون عقودكى عاجت بطشلامنكوعة غيرك نكاحى حرست أسك نكلح يرمتفرع بواوزكام اسكى علت اور فكل ايكنسبت وراضافت فابين رومين مراى سبب لين تقق من العون مرتحق كامحتاج سوالكمين حرمت بوجه کلح ہوگی تو شکح پہلے ہوگا ورسب نکلے ہوا تو ناکھی کا وجود دنیوی هی حیات خود تابت ہوجا میکالیکن چونك عقد كوالعقاد لازم بكل مل معمودب توجيع قد كے ما قدين كى ضرورت بايسانعقاد كيك

وى سنقد ن عنى معقود عليه ورمعقود برى حاجب على براالقياس علم نسبة أولى كيك موف معقدين منروي بكدىد خوريول معلوم مونا بكرعقودى بسل قصود انعقاد بادراولاد بالذات عرورت تومنعدين كي مروس مخرجو نكانعقا دب عقدمكن نهيس ا ورعقد ب عا قدين عقود عنى بهيع داجارات مي صورنهي تو تا نياد بالعرض عقد عاقدين كى حاجت مونى بيي وجد معلوم موتى بوكر التحقاق حقوق بيع وارث كى جانب بنقل موتاب حق التيفار عوق اجاره کانی سنا فع در شکی جانب منقل نہیں ہوتاکیو کر قوام اس تصور کانی انتقاد منعقدین کے ساتھ ہے اور منعقدين بي معقود عليه توبيرط المتحفل ورمعين بي مونائ اولاسوجه ما كاموجود نهونا بوج عدم اوالع یا عدم نانی موحب عدم حدوث انعقا دیا باعث زوال نعقا دیمواہے او توصو دلیجی بنن یا ابرت اگرووض میں کسے ے توقیق اور خص کا ہرہے اواس صورت میں یھی معقود علیہ ہے جیسا معقود علیاس صوتر میں معقود ہے اوراگر نقود ہم ہے تو درصورت نہونے اسباب تعین کے مثل اشارا ایک شعون کلی ہے جبکی ہزار کا فراد تصور میں اور سوجہ أسكے بلاك ورفنا كے قبل قيامت كم اسباب من كوئى صورت نہيں اور سكى وجب عدم انعقاد منصور نبين مجا ر ثابته اختر مرسے ہوتے ہیں بعنی اسکاوجود محتاج زمان بنیں ان واحد میں بتما م ل موسكتاب توانعقاد بيع لحيى د فعته متصور ب اور بيرموت عا قدين موحب نحلال عقدهُ أعقادُ بهن موسكتي كيو كرنعقا والبين حدوث ميس عقدعا قدين كالحتاج بوايني بقامين أسكامحتاج نهبي بقاس بوقو فقط منعقدي فحتلج برحياني رشته ورسطي انعقا دسي طاهرب رايغلجان وانعقاد ببع بغرض مك طلوب بوتاب بجرب عاقدين نهيس توطك كى كياصورت بهو كى اوركون مالك بوگاتواسكا جواب اول تويب كرطك من حيث مولاعلى المعين ى الك كومقتضى بو ديصورت وراثت ملك كي ضافت بربجائيكى فكث بدليكي اسواسط ايسے مواقع ميں فتقال الكسكيت بين دوسر يد تبديل ملك عنى شترى كابار تع ك قائم مقام اوراسكان سبهوجانا اور ما ريح كاشترى مے قائم تقام اور اس کا نائب بنجانا لازم بکر مہل خوض نعقاد ہے چہ جائیکہ نیالف ہو توعا قدین ہی سے ایک کامر جانا ادرأسك وارثونكا أسكة فائم بموجانا بمي مخالف نعقاد زيبوكا جوعا قدين مين سيكسي كي موت يحسب مخلال عقدة انعقا وستصور مويناية مافى الباب عاقدين كى أبس مي نيابت بالحسوس لازم مواور دارثان عاقدين كى نيابت لازم نېوالحاصل نعقاداورب اور ملك ورملك نعقاد پرتفي بونى بويد العقاد كوب عدوث و بقا من منعقدين كى حاجبت مل كواين عدوث وبقايس مالك كى طرورت مكرجيي ملك كومالك بنايض الونكى عاجت ہوتی ہے تو فقط عدوث ہی ہیں ہوتی ہے بقامیں حاجت انہیں اس صورت بیں بعدانعقادی<sup>ج ا</sup>گرطا قدین

رے عاقد کے قائم مقام ہوا تھا وارث اسکا قائم مقام ہوجائے گا اورام بدجستقرارآن واحدس موجود بوتي مين اواس جسس العقاد بسيع فيابين مليع وتمن فعةً واحدَّة امتصور عمر مناف ازلسکه تاست و تقرنبین بنی بلکه بایره جبکه جیسے ابعا داور دی ابعاد سکان تربطیق موتے میں حرکات روان منظبی تعقيص نلفع جازهم حركات بزنان كتج يك سلقه تجدد بوت جلتي بن اورا كاوجود اين تحسيل من فذكا محتاج ے- آن واحد مِن خصل نہیں ہوسکتا جوا نعقاد اجاد و نقّہ واحدُّه منصور مو ملکہ شیمُنا فشیمُنا انعقاد نجی خید دہو کھا آ ہے کیونکرمنا فع آیا ہتجار دہ میں سے ہیں و فعنگہ واحد تُوموجود نہیں ہوسکتے اور قبل **وجود منعقدین انعقاد کی کوئی میت** نہیں باقی رہا کا اختیام میعا دُعین اجارات کا لازم ہوہا ناسو یہ اگرچہ بظا *ہر اُسی عقد* **داعا اشریب محروج قداول** حقیقت میں عقد بہیں بلکہ بوجہ ذکر زوانہ کم تنی وعدہ تقو دمنا خ تبی دہ زما نہ معین کو تمل ہے اور میلز**دم وفاروعل کا** لزوم ہے جس سے بغدر تجدد منافع عفود اوالعقادات تجددہ بیدا ہوتے جاتے بی عقد واحد کا لزوم نہیں جو سیجہ بیش است کراگر عقدوانعقاد کیلئے وجو ومنعقدین صروری سے تواجارات و قسعقدوانعقاد صدوع منافع سے مقدم ہوڑا ہے منا ضمیں سے کھیجی موجو دائیس باتی ہقدران وہ معدہ کہ قابل داد و فریاد مواکر جیسارے وعدول من نبايا جائيكن اجارات دراعات وتجاريات من بغرض وقع حرج وآسائض خلائق علا فَتَقَل لزوم كے جو فرندر صالح كے كئے ہے اتناجى ضرور تھا اسواسطے شارع كى طرف اس تم ممے وعدون من ونيا من جي داروكيم قربوني الجليد كراجارات بن شيئًا فشيئًا وقت تجدد منافع عفودانعقادات تجدد مرق من تواگر قبل اتهام مرت اجاره متاجر مرجاف توور شرکو بحکم منبجارمورث بخفاق سخنام اجير ما قي مريم كاكيو كورش ورحقيقت نيابت ملك بءاوركك بوجه عقدميدا موتى وتوبعدا نعقاد بيدا بوتى وانعقاد قبل جود معتدين مصور بنهیں تو پیراحارات م<sup>ور ا</sup>شت جاری ہو تو کیونگر ہو وریذ مل منافع بضع جو تفریعات نکا**ح میں سے بابر م جہ کہ** نکار بھی بظاہرا کی شم کا اجارہ ہے بلکا ورا جارات کی نسبت بوجاحترام سنا فع بضع زیادہ ہتم بالش**ال آ**کو در قیت سلمان منار فع بضع کے جوایک شے ستقرہے ہی ہوتی ہے جنانچے طلاق بمنزلہ عتا*ق ادر فلع بمنزلہ کتا ہہ ہے*۔ مبراثا بدب اس زماده كى يبال كنوائش نبين اورساك ين فصل مرقوم بولارب بعدموت ناكع ورف كيطرت منقل بوت اوراد لادكو بعدموت والدمنكوحات الاب لدوبو ياغيروالده سب حلال جوجاتي بال ايك شبة في

وه بيسك كالربانع وراثت اجارات يسب كرج منافع ملوك مورث بوت تحدوه معدوم بوجيك اورج باتي تق وه ملوك بوني بال جومتاجراعني مورث بلاك وفنا جوكيا اورزنده بي نراجوه واول الك وارث أكا قائم مقام برسكتا شهراتون ببادت كلام الترزنره موجودي أن كي الك بوسفير كميافزاني في ادرنيابت ورشسيكون مانع تحاسوجواب اس شبه كأقطع فظراسك كرشهادت نيت يرموقون سهاوروه الكامم معنوى ہے اُسكى خبرخدا ہى كوہوتوہوا ول تو يہى ہے كەدرصورت وراثت بلكه بيعوشرا اجاره دفيرا سام انتقال مك يم ينجي وبي ماك اول ورثه وغيريم كي عانب خواه تام بهوخواه لِقد وصف تقل بوتي بجينا بجيظام ہے اور کمیوں نہو وارث و مشتری مند آمورت و بائع کا قائم مقام ہوتاہے اور قائم مقام ہونی کے لئے بیسے تبدل تائين ضرورب بقارمقام مى لازم ساورحب مقام بحاله بالى بوكاتولوازم مقام جب تون بافى موسك لوازم مقام كانام بم هرور مات مقام ركمة بركم بيل كيك ايك مثال مروع ب كسي ينج الركوئي يحرركها بوابو توسقف ينبت سأكسك فوق اورسك ذكوريبت مقف م فيع كححت بالبالب الرسنك مذكورا تفاليخ اوراكي حكم بردوسواتيم جماد يجئ اسقف مذكوركوكواد يج اواس ارتفاع يردوسري جيت بناد يجئ تووي تحتيت اولي جوسنك اول كوعاره تقي على مزالا في اس في وقيت اولى جوسقف اول كونارض تهى اسسنك فانى اوراس مقف فافى كوم وجاكيكى اوركسى عاقل كويه تال فهين بوتاكه يفونيت اور يكتيت اورب اوروه فوقيت اوروه مختيت اور- وجراس كي دي وكمنعام بابن بيني حِبْراول باقى سے اس كئے ضرور يات مقام عنى فوقيت وتحتيت بي برستور باقى رو**ن مے باق وقيت** وتحبيت كيضروريات مقام كمتجيني الرتال وويجروه كوسى باستهو في جيدنا السليم كيائ كوانين مِانتاكيموصوف بتجتيت وفوقيت اولا وبالذات احيار بن نامياه بالعرض اشا ترخيزه اورسك ول كي ت مقعت ناتی کی طرن اور مقعن اول کی نونیت سنگ نانی کی طرف مثل مقعن اول و سنگ اول برستورنسوب بوكي اورسب جانت بن كداوصات اليراور لعازم ماسيت قابل انفكاك نبين بروتيدب مثال ذمن نشين بوهكي تواب مجوش موش سنة كرجيسه حيز نوق وتحت كو بلحاظ مكر محرفوقيت وتحينت اوالا والأآ عارض بوئىب أورسقف وستك جيز فركور سنتقل بوجائي تويد فوقيت اورتحقيت أن محساقة مقل تنهي بوتى بلك حيزيى مي خود قائم رمهتي إلى بي الكيت اور ملوكيت اور قابضيت وقبوضيت والدبالة مقام مالك مملوك قَالْفِن مقبوض كرساقة قائم بي اوراس مقام كواسط سالك ملوك قابض ميج

ملن وسل كوشلا دى أ بدا و روى تحييت هارس كول م

میتفتیر عارض ہوتی ہیں سو مالک مملوک ورقالفن<sup>و</sup> مقبوض کے بدلیجانیسے بی*ضروریات مقا* ورت تبدل سقنف وبقارساك مذكور بحاله كے وہی تحتیت م بقی اب َمقف ٹانی کی طرف نسوب ہوجاتی ہواہیے ہی درصورت تبد زمين وباغ كى مثلًا جو يبطيمورث كى طرن مسوب تهى اب دارت كى طرف مسوب بوجاتى ہے اوجو انتقال فكسيس فكسس ببي مموكيت مرادب ورنه فك معنى مصدرج ازقسم لايقي زما فين سے تبدل مالا کے ساتھ متبدل موجاتی ہے الجا ضرور یات مقام عنی الکیت و ملوکیت اور ایک کا دور ب تبدل یا قائم تفام عنی تبدل مالک معلوک سے متبدل نہیں ہوتی لیکن صورت ورافت م وال شهدا قابل ميراث رهي محے شاز نکاح کے قابل اوراگرموت شہداموحب زوال حیات اول ہے اور وہ حیات جیکے تحقق **رکا اور**ا ا وزاحاديث صحيحة ناطق بي حيات ثانى سي جنائي ارواح شبيدا كان اجسام سے جداكد كے اج خضرمين داخل كردمينا جوايك قسم كاتناسخ ہے بشہادت احاد بيث سجحه امپرشا ہرہے ا جو کلام الشريس دا قعب اس جانب منيرب تو عبراس ببه کاکيا مو قع ب کيونکر قيام کاس حيات اول بوہ زائل ہوگئ تووہ ملک حیات ورشر کے ساتھ متعلق ہوگئی اس نے کہ ورشکے جمات بحبس حیات اول مورث ہے جو ماک اُس کے ساتھ متعلق تھی وہ ایسے ہی حیات مجے ساتھ متعلق موسکتی ہے جواسے بھجنس ہو وجہ اسکی بیسے کراموال واز واج دنیوی سے فمتع اور وسیلہ اتفاعے بلكه ليموال اروح اي كي آسائش اوراً سكة فع مضار كيليّة مطلوب بين سوح تعلق بى نريا تويدازول واموال موج كے حق ميں يكار تحق بدينك اوردوسر عالم كے اجسام سے الك تعلق بيدا بوكياب تووه اس باب مي كيرمفيد نهين كيونكر أس عالم ك اجسام العلق الزوري انتفاع موسكتاب تووي كازواج واموال كانتفاع كاذرىعد بهوسكتاب معجذا مكاشب لواكر بحال سابق قاعم ركفئ اور بحانب وريد منقل يجئ توصد يا د شواريان احد بزار في حرج نظر آق ہی کیونکاز واج واموال شہدامی درصورت مطورہ تصرف کیجئے توکن تحقاق سے میجئے اوربون بی رہے دیجے توکب انکسٹہنے دیجے اور کا ہے کے لئے رہنے دیجئے اسلیے حکمت لم **یز لی بنز سابقہ نفع ربانی** 

بلذ يعرجهم دنياوي متصوري يرجم رد رايسكان بيل درباب مناخ دينوى الوقيع

ا قرباسبي طرف جليهٔ إفرب لكم نفعًا مشير المقتضى بوئي كربقدر قرب بعد مدارج نفع رساني شادير اموات مک شہید ہی ہسکے وا رُنو تکی ترفنه منتقل ہواکہ ہے اور اسکے اجارات خوا داز تسم کار ہمیں یا غیر بھی آگی موت برتهام بهوجائين وأل الركسي كي موت حزيل حيات اول نهو ملكه جنييه معاني متضا و دبشر طيكه الكيالذت بوتوه ومرا بالعرض تجتع بموسكت بين اكرجيه نرايك بي كالين بالعرض ي كاظامر بوكى عكرموت حيات مجتمع بوجاني اوراسوج سي روح كابرن اول سے تعلق منفك نبوتواس صورت ميں أسكاموال ا دواج بيتور مهى كى بن باتى رئينيكے اوكسكو أسكے موال من اختيار تصرف نہوگا يا وقتيكہ وہ خود قبل موت كميكواينا كاركن ند بناجائ ورأسكوكوني دستوراعل ندبناجائ اسصورت مرالبته أسركاكن كووليا فيفا ہو گاجیساک کارکنان احیار کو اغتبار موتاب یعضجیے کارکنان احیار اشاء احیا رکے الک بہیں ہوجاتے بكك كالحيار برستور قائم متى بيت بوجه وكالت ايك فتيارستعار ان كويبي قال بهوعا ما مع اليري الركوني ميت جس كى موت موحب زوال حيات دنيوى نهوئى بوقبل موت كيكوا بنا كاركن ورايضاموال بي ابنا وكبل بناجلت توه وكاركن كيل اوركاركن بى رمبيكا مالك بنجائيكا اواسوج أسكوجائز نبو كاكسرمومي خلأ المرموكل كرك بالجله مدار كارميراث وانقطاع كتاح زوال حيات برسيعروض موت كواس سيجه علاقتانير كثرموا تعيي موت موجب زوال حيات موجاتى ب اوراس مبت يهات محمين أتى ب كهيرسب موت بى كى كاربرد از يال بي باقى وجه اس بات كى كه مداركا رميرات وانقطاع كاح زوال حيات ك ہے وہی ہے جو پہلے مرقوم ہوئی کہ سرخ و ملک و مالکیتہ خواس وخصالص احیار بلکہ ذوی بعقول مرسے میں اموات مشل جادات قال مام مالكيت وكاح نهيس مواكركسي كيموت موجب دوال حيات بي نبيس تو بوجريقارحات وعش مسك ماك وزكاس مجى باتى رس كادريفقاادراستارجات وعل جوجموت ببش آیا سے اس بات میں عارج نم و کار یا یہ العبعا و کرموت وحیات با وجوداس تعنیا دو تخالف کے جفالی ب مل واحدمين زمان واحدمي كيو تحجمت بموسكته بن مواسكيجوب كيك الزايا والق كواس بحث كانتظام كزايز يكاجس بن المحقيق سيركه وت وحيات بن نقابل عدم وملكه اور بجرحيات وموت نبوي اوروت وحيات ويجراحياء اموات يس كيافرق ب بالفعل قابل كوش منهادن يه بات ب كراجيا وراع البيام لأ ضيشاسروانبيا رصل الترعليه والم كنعمانص يغورونال كيئ توار إباد إن متوسط كوى فسبت بقارحيات عليهم اسلام حصوصًا سرورا نبيار صلي الشرعليدو المروه لقين عال بوجا ماي جوارباب عدس

لمجرد الاخفه خسائص فنواص فدكورك باعث انشراح فاطربهو تاب شرح اس معاكى يسب كا وضاعتم وتمراه اختلات تشكلات قمركو دنكيكل باب حدى كاذبن اس جانب نتقل بوكاكه نور تمزنوش اوا نبيا عليهج أنسلام على الدوم اورحرم اورعدم تورث انبيا رعليهم أسلام سي ذبين اربام بحلح ازواجهي عام موكى ازواج محري سلعماى كي كجيزت وسيت نهين أو بصريح كايم التنرومديث صجيم تىدلال دفا دۇيقىن سى اسسے كم نہيں كە خىلاف چاندنادوراً مروشدمردم اورمعا مات كوناكون اورتركات واصوات كوديكيك ويكي أفتاب طليع كا يقين برجاله ايسي امور فركوركم بوفي حيات كابونا معلوم برجالك اس اشكال اولس اللل میں ہرگز کچید فرق نہیں بیاں اگر لوازم سے ملزومات کو دریا نت کرتے ہیں تو ویاں بھی لیازم ہی سے ہندگل لیتے ہیں ملکہ صبیے صورت مذکورہ میں نقط چا نرنااور دہوپ کانہا یاں ہو تا دن کے ہونے اوراً ختاہیے ىبىت درباتول كے دليل كال ہے اور تن تنها كافی ہے بہال تينوں يا <del>تين ايسى مي</del> اوربرا كيكنيس ساشات حيات بين كافي بي كيونكه وصوب ور روشي كي دسي كامل اور كافي بوشيكي ويي وجبه كدم وباورها نمناطلوع أفتاب كولازم بها ورمواة فتاك عالم اجمام سي المجيم من نورو وبهوب بني الرجه لازم بي برلازم وجود فارجي بي لازم ذات أفتاب بنين سويهان مور تلاشه خركووس مصهر برامر لازم حيات بيعوارض اتفاقيه مي سينهين اس باب من تتيج حقيقت بغرض كير خيار ونظر بو توطلا حظ فرمائي كذفائل كوفعل بين مابه بلغل اور تفعل كوائن مفعول كوانفعال معنى مابدالا لفعال المازم ميتا ہے مار الفعل كا نام بم قوت فعلى اور ماليلانفعال كا نام قوت انفعالى ركھتے ہيں نوش مير دو **توں أن و مك** 

ذات كولازم موتے ہيں وجراسكى يه سے كه فاعل كو قونت فعلى اور مفعل كو قوت انفعالى بالضرور طرورت ہے درنہ نعال اورانفعالات کی عیر کوئی صورت نہیں کیونکر ہرفعلیت کونعلی ہو یا انفعالی ایک توت کی ہے سویہ دو لوں قومتیں ان دو کون میں اگر بالذات ہیں تولزوم اورلزم کا ذاتی ہوناظا ہرہے او اكر بالعرون بسرته سربالعرض كيلئ كوئي يذكوني بالذات جالبيئة كتبسيس بيرقونس بالذات بهول اورب ميت قوتمي بالذات مهول وسي حقيقة فاعل وفعل مين إنعاف انفعال جومر مهوت تو بالذات كى ضرورت موتى نگری<sup>ژ د</sup> نور قوتیں ان دونوں کولازم ہیں توقوت نعلی سے متا ٹراؤرنفعل ہوناعرض مفارق ہے مشلاً نور تمس حبكو توسة نعلى آفنا ب كبيئ آفتا ب كولازم ہے تو دم وپ جو انرنورہے برنسبت زمین كے وض شهور ومنظور نظرعوام ب برسبت اموال وض مفارق م إل ملكيعنى يخقق نهين بوسكتے اوركيونكر بيومعلول كہيں ہے كليت عنی طبهور بدون مل*ک عنی ابالملک تحقق ن*نبی*ن ہوسکتے کیونکہ وہ علت* فبوت ملك عبى مشهورتقدم ملاك عبى ما بالملك برلاجرم دلالت كريكا ورنه وجومعلول بي وجودعا لازم أيتكا يامعلول ي جانب عموم كاحتمال تحليكًا بفامان عنمون اول مِن توكلام بي بنبين بامضمون ، وہ بی باطل ہے اسلے کہ علت کسی مے وص لادم کا نام سے بشرط یک منفعل ی مواور معلول کسی کے عرض مفارق کا نام ہے بایں کی ظاکہ وہ کسی اورظا ہرہے کرعرض مفارق اس صورت میں وہی عوش لازم ہے بایں محاظ کہ فاعل ص مواسيعاور أسك ساقعة فائمسه اوراسك حق مي لازم ذات ب اورباين محاظ كمفعول برواقع مواسم أكركوني علت ما نع انفيكاك بهي تولازم وجود ب اور الرسفك بموسكتاب نومس كے حق مي عرض الي يوعن مقارق بعيينه عرض لازم بوتوم سسعام نهين موسكتا يهال وهدت تحفي ب توويال بھی وحدت تھی ہو گی یہاں وحدت نوعی ہے تو و ہاں بھی وحدت نوعی ہو گی گرونک بغرض تصرف مطلوب سي تومالك كى جانب قوت استيلادة بروغلب بنرورس سويرقوت مين ملك معنى ما بالملك بوكى اوربه قوت لاجرم مالك كولازم مونى جابية جنانج المحاداض بوجكاً

اوراس بات سے معلوم ہونا ہے کرمبب ملک نقط استیلار وقیض ہے اور اسباب معروف این بیجادر شراً اوراجاره اورمهد اورميرا شاساب صول قبض بين اساب ملك بالذات نهين ال باير و مركزيراب ذربعيرهسول اورقبض. ذربعي حصول ملك بان اسباب كوبهي اسباب ملك كهديت بين بالجلاموال جومباح الاصل بي صيع ادل د فعد بوجر قبض و استيلا ملوك بوسئة أئنده على بوجر قبس بي مملوك بوت رست بين جنائج بالع ے دمتہ لیم کا واجب ہونااور شری کوبل قبض بیچ کالمنوع ہو ناقل صائب ہو تواسی جانب شیرے کو الفضر سيع كى ممانعت مشاكلت رباير هي منفع بوادر شايديبي وجربونى كه فعها ك حنفيه تيلار كفاركومزل الك بالسلام اورموحب ملك كفارة إرقية بي اورمبروام يج لئ اختيار رَوَّتْ بوبوب بتلاقين اگراسباب مذکورہ اسباب مل ہونے تو بائ کے ذرات ہم واجت ہوتی البتہ بار تع کومزاحمت اور مافعت عن التصرف منوع بوتى اورشرى كوبل المبض بيع منوع نهوتى اكرموني عبى توصيب انتقنا تح مشاكلت دبا كروه بي وتى على بزاالقياس غلبُه كفار اوران مح متيلار كوعسب كهضروحب ملك كفارا ورمزل مل بالسلام يجتيعوبه والهب كو أيح نزديك فيتارات داد نهو ناكيو كد رصورتهكه له كيك موحب بالذات بوتوي زاله كمك كي كوئى صورت تقى بال ملك بالذات محل تصرف ہوتی تو ہو ل بھی ہوسکتا تھا اس صورت میں شے موہو کیا استرداد مبيك غصب بموكا علاده برين عدوث ملك ازقهم لزوم بهازتسم ايجاد تول نهبين ورمنهم براث وصيت مِيں ملک کا تحقق متعذر تھا سوتا وقت بقار ملزم ملک کا باقی رہنا صرور ہے اور وہ ملزم بجز ہت**یلار ظلب تفل** ور کھنہیں علوم ہو تا گریہ التیلاروقہرموہوب لکو واہب کی جانب مسرآیاب و مجی اسطح کم**وہوب کیجانب** بچەزورورىنىن اگرىپ تونقطايك تبول ہے ارقبول انفعال بى اتصات بالعرض ہوتاہے **ب**ار**دت نہيں ہوتا** البتهر مابالعرض كيك مابالذات كي ضرورت اوراس حكر بطالدات لارك من مصور من الدر بموجوب كم ورباره أستيلا بوهن تصرف المبكا كيل موكا اكراكم العط والتصاف اتى اور اسكى طرف اتصاف العرين ميجيم اورجب يفرق سلم مو گاتوا ختياراستردا د آب هم مو گاا وراس باب مي طاريت دميبير مجهد فرق **نبوگايان باين ج** كسب وعدة علم اسرواد كوسفن اورعارت من يا بات نبين مبدين ايك ملصعيف بسيط بوج الميكي او استوج استولو مكروه وكاخيرة وكرتواس مقام مي المتطرادي تحامقصود بالزات متباجو كما منبغي المح تعيق منتفيح كميل متوج بوجي نابناكوني مطلب ن امورى شرح ولبط برموقوف ابنامطلت قواتناب كرجيد وات آفتاب

عن مي لازم اورزمين كاس طورس ننورمونا بشرط تعلق مركوراً فتاب كولازم بي ايسيري كاليوال كے حق ميں عرض مشارق بجرير شبرط تعلق فيما مين قوت مذكوره واموال يبي ملك موال كي عن من لازم اوراموال كامملوك مونابشرطتعلق مركورقوت مركوره كولازم بصواتن بات كو تجيف كالمضامين مركور بالاكافي من اوراكر كنى تويم كى نظريس كافى نهون تو نهول جارى بات بيرهى باقد سے نہيں جاتى كيونكاس صورت ميں بہت سے ببت كوئى تال كريكا تواساب معروفه كے اساب كاك نهونے ميں تال كر تكا كمركوئي يوجھے ہماراكيا نقصا ہم یوں کہاسکتے ہیں کہ ملک معنی عرض مفارق اٹر تعلق قوت مذکورہ ہے وہ تعلق بطور قض عال نہیں ہوتا يسكى بوجه بيع وبشراو ديحراسا بمعلومة بهي ليكن ظاهر ب كداس صورت مير بعي عال بي كليكا بعرال توسىذكور اوار تعلق قوت مذكوره جن ملك عبى وض مفارق دات مالك كولازم ب مرقوت الميلام لوايني فعليت اورطهورا فرمذكورمين اختيارا ورشعوركي حاجت سيجنانجه مديبي عبي ب اور نيزاكثراسام معروفه ملك كااختياري ميونا ابسرد لالت كرتابج علاوه برين مك بغرض تصرن وأتفاع طلوبا گرافتيار نبوتويج وض مرکورکا حصبول معلوم ورنه ماکس محض ایک اثر متویم کا نام بوگامبکو ماک بعنی مقوله یاایک تیم کیا ضافت کیتے فكسبحوث عنه نهوكي جبيرا حكام معلوماءي علت تصرت مالك حرمت تصرف غيروغير باستفرع بهول لغرض فكه مبحوث عند کواختیار وشعورضرورسے اوراختیار وشعورخصائص احیا دمیں ہے ہے نبایات وجادات متصونیں مولك بجي خصائص إحياريس مرحى مرجونكه الكحقيقي فعاوندكريم ب سواأسكجوالك بالكمجازي اعنى ايك فكمستعار بورد كارى طرف ص على تواس مدرت مي صورت فلافت تكفي جنائي إنى جاعل قى الارخ خليفة جوجيع انحار خلافت كوشال ہے خلافت ملك ہو يا خلافت حكم دغيراس خلافت ماكرا بموال كميطرت جوايك نحوغاص كى فلانت بواشاؤيمي موجودب والترائم اوريظابرب كه فليفركسيكا وبي بوتاب واسكاكا کرسے اس انتے فلافت ملکی سے لئے یہ لازم ہواکہ ظیفہ خدا و ندی نگران رضائے خداوندی رہے جال اس کی مرضی ہومسرت کرسے بہاں نہو نکرسے لیف اسرات ننکرے تاکہ خلافت و کالت منقلب بنصب خیانت بناو منهوجا كالعديستور لهل خلفائ مكاعني فرماق حبالط ذعان عطوكاني عصصري خالفت والمت والمعاسة كم ظابري كريليا قت معولس فلافت كي وجابهت بجر فقام تصور نهين تو مك الموال كيك علاده أس شعور واختيار

جى بى تام تبوانات ننر كى تع فقل فهم كى ضرورت بونى اسكة مك خصائص فرى يعقول مي سيري قيم ت خروم به بالعلم اك خصالص الناني سي العرودي خاعمدلازمد حيانيا كاهي مرقوم بوجكاب ال صورت بي لزوم ولك بيسبت حياراز وم نوريسبت جرم أفتات كم نهو كااكر بوكا توزياده بي بوكاس كفك نورة فتاب كے لوازم فارجيديس سے سالور مل معيى مابداللك لازم ابسيت دوى بعقول بيديناني ظامهر اوراكركسي بزطابه نهوتوكو يدكم فهم طويل بخن من كم فهموت باين نظ هرتاب كدأ بح لئے اور اُنجنے كاسامان برجائيگا بربا<del>ب ميركابل ف</del>يم گوروز بروز كم بوتے جاتے ہيں كے تابي الجي عالم آبا دب دل ناشاد كي التي يجي فقل كرتاب الم عقول لازم ابسيت كي وسيس بيان كرتي ور الومكزوم ولازم بالم علت ومعلول مون دوسرے يدكه دونون معلول علت تالى محر**يوں بيلى موس**ي توعلاقه لزوم ظاہرے دوسری صورت مرق جہ لزم میں کہ جیسے علیت معلول جُدا نہیں ہوتا ایسے مع**لول علی** ہیں ہوسکتا انہم عموم کا احمال ہیں جنانچہ اور معروین ہوجکا سکتے معلول کے ساتھ علت صرور **ہوگی اولظ** اے ساتھ اُسکے سارے ہی معلول ہونگے اورظاہرہے کاس صورت میں علولات میں باہم ملازم مروکا **کرجو کوایک** معلول كابسبت ووسير معلول ك لازم وملزم مونا مجازى سے كيونكر اس صورت مين مالزم بين العلة فهعنول بحلاتو برهيجيان لازم ذات كو نقط تسم اول بي مين خصرر مكتاب اورتسم ناني كو لازم وجود مجبين الم وجود فاص نہیں بعنی لازم وجود خارجی یا لازم وجود ذہبی نہیں ملکہ لازم وجود عام ہو گااور اس معبى متاراليم كوأسك موصوف بالذات كيحق مي لازم الهيت تجهيئ بال موصوف بالذات اوروصوب بالعرض كابهجا ننا صرورہ ور نه لزوم غارجی بلاتصال اتفاقی باعث مغالطہ **ہوجائے توعجب تہیں بجر فیڈ** ماہیت اگری فعل کیجانب متعدی ہوتو اس مغول کے حق من قطع نظر ٹرائط تعدی سے **تو وهن معارق** بوگا اولعدلحاظ شرائط تعدى اگر مفعل اس موصوف بالذات سے مبائن سے اوروہ شرائط موصوب بالذاشيفعل كم ساته وائم بن توفقط منفعل كحق بن الازم خارجى كبلا يركا باعتبار وجود كم معقب مغول كوهى كمبيتر يلحاظ تقييدواضا فت مفعول اسكانام جدالم ومام به كوحقيقت مين مسفت ويعلفت المحصون بالذات برربنبت وسوف بالذات بي لازم وجود قارى كمدية مي جيد وحوب وعقات

تو اُسکی دہی نور آفتا ہے،جو آفتا کے حق میں صفت ذاتی اورزمین کے حق میں بلعوض ہواور بھردھوپ جو أسكوكميته بي تو باعتباراتصاف ارض كمتي مثلًا اس يبلي أسكايه نام نهين تويه وهوب جبي زمين حق میں باعتبارصدق کے لازم وجود خارجی ہے باعتبار دجود کے لجد لحاظ ٹرالط فدکورا فتا کے حق میں کمجی لازم وجود خارجي بواوراكر معربائن بنين عنى لوجه اختلاط مبادى اشتقاق ايك دوسرب يرقعول بوتلها ور ايك كا خابج مين وجود بوناعن كليت جزئيت كم ينجيا د وسرسك اختلاط يرموقون ب تومبادي مختلط ك لازم وجودخارجي مونظ اورنيز بعبدتعدي صفت متعدي نفعل ككسي صفت ذاتي محكوط موكرجود وسرانام ملكه دوسري حقيقت بيداكرليتي باسحقيقت عاصله كوهي بظائرونور كالازم دجودخارجی کہیں گے اہاں مجموعہ کو مجموعہ کے حق میں لازم ایست کہیں توعجب بھی نہیں ملکم تحق میں کاراکہ لله كى قيام وقوام من خارب بالجله لازم البيت أسى صفت كوكت بير يت تن تنها كا في بركسي اور كي المراد و اعانت ما اختلاط دارتباط كي حاجت بنهومو ہوتے ہیں اورمیرے خیال میں اوصاف نتراعیہ یں سے اگر کوئی وصف اپنے موصوف کولازم ہے شلا آسمان پر فوقیت زمین کی طرف سے عار ص ہوتی ہے اور زمین پر تحقیت آسمان سے آتی ہے اقدادم الحتيت أمان كساته قائم مكر في كدوه كالطافت يعمان متعدى محسوس نهين بوت توقبل تعدى أيح لئ كوئى نام تجويز كليا كياجي دموب قبل تعدى نورقها ورمز كى اضافت اور لحاظ كى صرورت ہے مس كى وجہ ہى معلوم ہوجاتى بالجله لازم وجود خارجى وصف بالعزن م وقا، مومعوف بالذات بوتاس حالانكرو إسطدكي وساطت واعانت ظاهري سواسكي بيعني نبيس كروه صفت ذو واسطه كيحق من صفت ذاتي مبني بالذات مقابل بالعرض موتى باكديمطا المجار كصيصفت عارضون وا فى التبوت شراصطه فى العروض شركي دى واسطه نهين بكه يا تو نقط وه ذو واسطهي تصعف موتا ہے يا

هوتی نه عدم سابق م بونا نه عدم لاحق اسكولاحق موسكتاً ما ن اجزار أن يكسنبه وفي عركي صفت ذاتي كيته لازم دجود خارج کہتے ہیں لازم ماہیت نہیں کہتے رہے اوصاف نتز ہ عید ان میں سے اینے مو**صو قات ک** نے خیال میں از تسم لزم وجود خارجی ہونان ملز فرم موجودات ذم **نہ پو**ر ك أكر حركت صفت واتى معن بالذات نبيس تو بالعرض م وكى يجرسر بالعرض كصلت كوكى بالذوت حامية 'سو وہ کون ہے جو تھرک بالذات ہے اور علی الدوم متحرک ہے اور پھیراس کے دسم**ق** مفتاح قلمُ واسطفى العروض بصواس كاجواب ول تويسك كمين اس سي كيا كام كدوه كوان ب اسكا أيكا مكن بى نېيىل كوسفت دانى موصوف كيك دائم جوتى سے اور حركت بافعل دست وظم ومفتاح كودائم نېيىر اس صورت س جوابدی سبی کے دمرہ کر اینہمہ بندہ سیجدان ہی عض بردازہے کہ مالدات مالع شیون جودیات ورا تسام کائنات میں جسیات کوان باتوں سے سروکا نیم بی صحرکت عدی ہے ماں بظاہروجودی معلوم ہوتی ہے اور وہ بھی مقدر کہ جوامروجودی ہے لینے سکون اس کے سامنے عدم علم ہوتاہے ربعینہ یابای صدہے جیے روز روش میں آدی کا سایہ کدایك معدى ہے وہوب براكت جود رائد معلوم موتاب تورايمعلوم موتاب يازمين معلوم موتى بتعاقب ياف نهار وتوارد نور وظلمت أكر عرده ف نوال نورشهود نهول توكسبكوبرنسبت نورارض بعنى د بوب يمكمان نهوماكه يريمي كوني سفي کے بھیتے قرمایی کو بھیے شرح اس ملی میے کدوور طلق کے دجودی ہوتیں تو تال ہوی نہیں سکتا در دوود عى عدى بو تو چزى عدم اوركياب جو وجو دى بوا ورحب جود طلق دجو دى ب تو وجود مقيد هي البرم وجودى موكاكيونك وجود طلق توبوساعدم بى مقيدم وكا ورز تقييدالن بنفسدارم أسكى اسلته كما ورا

" بكدري بالطرف بركون شرجى معلوم تهيس يولى معلوم بونام

وجودب توعدم بسوعدم س اكرمقيدنه وكاتو بجروجود كيك وجودي اللقيدم وكالمركوق علم بالوج تومنصور سي نهيس درنه أتصاف لوجود بالعدم اوراتصاف لتئ بفنده لازم أيمًا إلى لوق بوكا وبطورة موكا - اوريس جانتا ہول كيطر مان بجرعدم كے اوركسيكا كام ہى نہيں مطبح وخطوط ونقاط بنكے لئے علواظر مانى تجو بزكياب غوركيج توانها حجم اورانها مطحاورانها مطاكانام بيهينى س آ يحجم وطع وخطانهين كا كحق عدم ب تولطورطريان ب سيني عدم محيط وجودب سواسكا إحسل فقط يبي ب كربه وجود واسع نهيل كم دجود قلیل ہے اور وجودلیل می تام جو دواسع وجودہی ہے مدم نہیں جومدی کئے باجاد جود مقید می جوا ک فكيل او محصور با علطة العدم ب مثل وجو مطلق جوايك جودواسع غيرصورب وجود بىب عدم نهين قلت وكثرت كافرق ب مرعدم لاحق بالوجودكجى بظاهر بذريعه وجود يات لاحق بوتله جيد مكافئ مان مظلاً السيمواقع مين نظرظام ريك من ويجهة توقيد الوجود بالوجود بوقي بريقيقت من تقييدالوجود مالعدم ہوتی سے کیو کر قضیہ زیرموجود فی الدارے بیعنی بن کہ اسکا وجد موادارے ادر کہیں بنیں مویسلب جوبعد فى الداركولا زمسيهمفاء عدم ب مدمفا دوجود جب يات متحق مومكي تواب تنااور خيال فرلك مكون مين تقييدو جود بالمكال كمعين اورتقبيدالمكان بالموجود العين على المعين بوتاب اورجود عبدسب تقرير بالا وجودى ب شعدى تولاجرم سكو بجودى بوكا اور وكرا كمنه متعدده بابم مجتمع نبين ہوسکتے تواگر وجود کواکم سکنان سے اختصاص کے بعد دوسرے سے اختصاص مال ہوگا تو لاجرم اختصاص اول زائل موجائير گاهورز وال ختصاص ي انجگه پر بيي صورت و كدوه وجود عين اس مكان زائل بوجاً سواسكو بجزعدم اوركاب ستعير يجئ مكرظام برك كركت مي الخصاص فركور موناب كو حدول جقعاص م وانتها على المان المان المان المان المن المناكم وودى كماب الكلا يصول الما ى وحب غلطى بواسما وكميو كرغلط ندكية اكرمدواق وكت بى ختصاص ب توسكون مي اوروكت مر كميافرق يا اورزوافي آن كافرق كالمئة تواسى فقط تفاوت مقدار ثابت بوكا يا اخلاف فرت سوان دونول سے اتنافرق کرا کے عسرے میں تقابل جبکواخیلاف است لازم ہے مصور نہیں اسے کے تفاوت ، سے اہمیت نہیں برلتی اور زوال خصاص کو دیکئے تو اسکا عدمی ہونا ظاہر ہی اور توارداخصاصات برنظر كيجئ تووه كوئى المحصل تهرا بكي تقيقت وبي روال بتصاعر في صول بنصاص ويوب وابين حركت سكون تقابل صاوكت إنقابل عدم والكلك مراكب كم مقابل موكانجوع امرين

بالفرض اكر نسداق ركت مولجي توسكون فيجبي فقط صول خصاص بتقابل كيونكر ميج بوكاعلاوه برين حسول فتساس كوحومرماية سكون بتواد فتصاصات بلخاط صول فتضاص بوتوارد كولازم بينقابل مويئ بين سكمنا ورنه تقابل الشئ منف لازم آئے تقابل موكا تولمجاظ زوال خقصاص بي وكاسوا بر عدم المرياده اوركياب بالجامصداق حركت زوال فتصاص فركور الصاور وولار يميعي والقسام بالوش وبالذائ اسكوكياكام بالخقاس بكان ياجوال كون بالمروجودي سواسكوكون كبتاب كه نبالعرض ہے نہ بالذات ہے یہ بات لارمیاجہام کے اوصاف ذائمین سے نہیں ہے کچنانچے قال لعاد ثلاشمونا خودا ببات جم مس سے بنے ہے اسے مصور بہیں بان خصاص کسی محاج اصلے ساتھ البتدا کی کم عرمنی بیاس سکان خاص کی طرف سے بیس به اختصاص لذاہے اس میم میں بالعرص **آجا با ہوا میر بھی کینو** تواب اورصاحب رشا د فرمائين بالبحلة جوصفت كسي امركي امداد واعانت أوركسيكي فرا**يعه اوروسيلما وروا** ے مال ہوتی ہو وصفت بالعران ہوتی ہے بالذات بہیں ہوتی ور شذات تن تنہا اسكے حصول میں كا في بوتى اورچو كدلازم ذات اورلازم ما بهيت يجي ييم عنى بير كه ذات تن تنها أسك مصول **مر كافي ب**وهم وصفت فقط ذات بى كيراف متندم تو الفرور لازم الهيت أنبين اوصاف ين خصر بو كالموصوف يلي بالذات عال مول ندكه بالعرض اس صورت مين لازم وجود خارجي اگر لازم باعتبار صدق ب او أسيكي تضيص مد نظري تولمزوم كے حق ميں صفت بالعرض مو كا تاكه لازم ما بيت اور لازم وجود كاليب يك ب كيم بوناميج بواوروض مفارق اورلازم وجود مي باعتبارا تصاف كمجه فرق نبو كادونو و كلاتصات بالعرض بو گایال دوام اورعدم کافرق رم یکاسواسی نظرے کداروم کیلئے دوام اورعلاقد موحبید وام عنورس هرور بهواكيمو صوف بالذات اعنى المريث ليئيجو لازم ما بهيت كيك ماز في حقيقي ب ايك منفعل **جابيت ووسرت** وه امور جوسيار تعدى صفت بول او روصوت بالذات موصوت بالعرض كالنام موصوف بالغات عني لازم ماہست كو بنجادين فواه ايك مرجو يامتعدد اليے ہى اموركو اس بيجدان نے شرائط تعدى تعيركيا ہے وركونهم وتوامرد سكريه يم عجد جائ كاصطلاع قوم مل كوواسط في المتبوت مجت بس بجريداسط فى النبوت الرئاددام دات منفعل عنى موصوف بالعرض المهي تووه وصف متعدى موصوف المرق کے حت میں لازم وجود خارجی ہے ور نیوض مفارق حب میں ات ذہبی نشین ہو چکی **تو اب س طرت توجہ لازم ہ** كحب بقار مك بخطح وسلامت جد نبوي سيقارحيات براستدلال ايسابي مواجيساد بو<del>ي المي آفتاته</del>

النجاد شكام مو يكف وت تلك مقال شعاع ادر حيات مقابل أفتاب بوكى اوريد يهيا معام فيابن أختاب شعاع علاقه لزوم خارجي بحبلك فيقواز وركية فلم حربي والعي مشرب بلاحظ بمولي واسر والالت كرتى ب اوركيون نهوذات أفتاب جوفقط ايك مجركروى ب مركز أسكومقتفى نهين كدموري مو ت كروميت اور جم مع النوركومصراق آفتاب كمية تونورلازم خارى هوولازم است بي رهر وراميت وكالروري مدين بان كمتي سهورت مريم بي التي كأمصداق حيات مع قوت انتلك ب خياس نزاع لاختال سے كياعال بيات لم محبور بريني ہى كەنورختا کے حق میں لازم وجو د خارج ہے اور تحقیق علاقہ فیما بین حیات اور قوت تاک کے دیکھنے کے بعد اسمیں کھانشا، التنرال نرسيكا كرقوت تملك حيات كيلف لازم ذات بي الجلالازم الهيت وهب كبف واسطركسي اودامر فواب لمزوم أسكوه تصنى موعام ب كم واسطه في الشوت بويا واسطه في العروض أكرواسط في العروض من يان بي نهيں اور واسطه في التبوت ہي تواسكي وجه يہ كے واسطه في التبوت كى دونون ميں كامگذار و خدستگار واسطه فی الْعروش ہوتی ہی آمران دونوں بین سے کوئی ہی ہوگا تو واسطہ فی العروش سیلے بهوكا جناني ناظرين تعيق لزوم برافشاء التدمخفي ندرم يكا وإنشامالترا سكي قيق آمج بحي آئيكي اس صورت ين كوتي فهيم ايسا نظرنهيس آتاكه قوت تلك مذكوره اورحيات ميس كونئ واسطه مبدراكري بالبدابة ان دولون مثلاقه ازوم ہوافدوہ میں بے واسطراور میمی ظاہرہ کر ذات آ فتاب عنی ممضوص کروی اس بات کو بقنعفي بنهيل كمنورسي بواكرسيعورنه اوراجهام فاصكراجهام كروى سيج سبمنور محقا اوع همالات لزوم ذاتى كى يسب كدلاد مبين بمعنى الاحض بويا بالمعنى الاعمده لازم الهيت بى بهوتاب لازم دورين محتاكيو كمالازم وجود شرط امراك لازم بوتاي حبكوواسط في النبوت كهيئ البشرط تعدى اس صورت إلى والت طروم بدام والمت مركور لازم برد لالت بي كري جويون كيئ كفط دات طروم كالعوركولادم كا قسورلازم ب يا فقط ذات ملزوم اور ذات لازم كتصوركوجزم باللزدم لازم ب موظا برب ك يات حيات مقام المرادم الميت كوكي عات مقام المرت ويودب اور خاب اور نور بني اور يري ظا برب كرازم ماميت كوكي الزوم نبين ببنجيالزوم خارجي بويالزوم دمنى كيونكه لازم وجودد بني بوياخارجي في الحقيقت وض خارق و

الونظرغائرماوى لزوم بوتاج تموم كانتمال ببال خيال محال يوكيونك ظرمين اوراق كويسك معنوم بويجا يوكملان لوط المصرة والااله المدكذ لك لابصدرانوا علالاعن لواحدوا معقل تكفيدالا شارة باقي سي بوازم وجود خارجي و مبيكا علم بالذات كومجى وه لازم جوم سكا وصف لعن كيف موصوف لذات كوهبى لازم بوكا بكد بدرج وفي تصعورت من يد الاجرم ازم فيابن توت ملك وربيات ازم فيابن نور ذات فناسب بدرجها قدى بوكاكيونك قوت ملك وحيات من حمال انفكاك بنبي اورنوراو آفاب بي انفكاك مكن او نيزقوت تمك كي دلالت وجد حيات يرزركي ب بركرا ي مدائية الكرمو كي كيو كربيال سواحيات كسي ورجيزے وجود قوت ملك صفوري ١٥ر نور مذكور كا وجود كيدة فناب ي ينجشر نهين مكن كركوني اور نيز برواد ريفيي ظام وكر جيسے قوت تلك و حسلوى ولزم: أنّى حيات يرب شبرته بينك لالت كرتى بوايس بي ملوكيت موال و يونكوهيت فرفواج او**رسلام** معلوم وجودتوت نركوريرد لالت كرتى ب يني يهال جي حيال عموم نهين نكوسية ملوكيية مطلقه قوت مطلق يراور منكوسية بمؤكر يقيده لين صيك بخض فالهركي المنه مناف بروتوت خاصي خاص في المستكرتي ووض ببرطوار مور فرکورت وجود حیات پاسندان ال کرنا نویسی آفتات استرانل کرنے سے بڑا بروا ہی **باقی ہی نور آفتاب** كى وضاحت وركمال ظهورادرلوازم حيات كى عدم وضاحت اس فرق كود كميم كوئى يْد بموكا شكه التي كورآخاب كيفيت د لالت من لوازم حيات بريام واب اس ضاحت ورودم وضاحت كالم الم فقط اثنا ي كوركي اطلاع مركيكوبوجاتي وادراوازم حبات بركوى كوئي مطلع بوتابيكين طالع لوازم عام برويا فاص مدار وستدال لطالع لزوم برم اطلاع لوازم برنهب سواسكا هال بيب معلوم موجيكا لاطلاع لزوم لوازم ما مست كى اطلاع ك بعداد الم مهبت میں شروری براورلوازم وجود میں اگر ہوتی ہے تو نظری ہوتی بر کیمو نگر کرنوم ماہیت میں تو ذات منع مفط یا ذات لزوم ولازم دونوں مکر کافی ہوجاتے ہیں کسی اور واسطر کی حاجت نہیں ہوتی اور **رزم وجود مینے و سط** كام نهبين هلتا اوريه فبي جاننے والے جانتے ہو تھے كەنظرىت سيكانام بركه كو كي و اسطه في العلم بيج ميں خيل بوعر قس بېال<sup>ا</sup>غنى بجانب ٔ فتاب لازم ظاہرہے تو و ہال عنی بجانب حیا<sup>ا</sup>ت لزم غاہرے لیکن **جلہور لزم ایساطہ پر ک** م مے فہور کی وجہ سے لوازم کو صفت تینیت حال ہوجاتی ہے بعنی لازم لازم بین کہا ہے لگتا ہے او**ر اہم راوازم** با وجود كريكتسب النفرنهين عير عى لوازم كوهفت تبنيت القرنهين إتى الغرض لزوم فيابين حيات واسولل شر

غرورا بن لزومغيا مرجس فتاب نوآ فتامع ي يوبلورغلاته م*كورشت نبوت ميات براست*دلال كرناطلوع آفناب و وجود نویس استدلال كرنے سے قوى موكا باس اتنى بات سلم كامور ثلاثه فركووس وجود حيا برات ولل كرنا التدلال في باوراس التدلال من ضع ناني سوضع مقدم كودريا فت كمياجا تا بحاوريكم منطق مي محقق ورمبر، ن بحركه وضع تالي تنج وضع مقدم نهبين بوني دوستريه كدامور ثلاثه بيس انبيار كماموال من میراث کانبونا مبنوز محل نزاع وشیعا سکوتسلیم نهیں کرتے معہداعدم توریث نبیارے انکی حیات کو ثابت كرخين مصادرة بالمطاوب كيونكه شبهادت بياجه الناؤخ لمثبات حيات تصيح عدميث لانورث وهم عرف انورائي بجرحب حديث نركربي كي وسيله سيحيات نابت موني تن توضيخم موجيكانيس يركم الم اجهاد البيارعلى الاتصال تمرارحيات بريزاات بنهيس كرنا الرلمحه دولمحه لمكدبير دوبير كيليم وح كويدن سيجينو اورانقطاع كلي موجا اوربعدازان بهربدستور مع وبدن من ي علاقه سابق فود كرتسة مب ببي بدن ويجيناه نايان بهوكاليكن صورت بن كلحة المرسكانه ملك موال باتى يسكى ملا يتين نانى قبيل حيات خروى بوكاغاية افی الباب اوروں سے پہلیمیات عال ہوئی سو اللی کیا قباصت ہے، خرصول حیات اخروی میں مجھی اقلہ وتاخر سلم بشبوت مؤور رول منرصالي مترعليه وسلم كاست اول قبرت الختنا عديثول م مصري ب ان مينول فارقول الصواع فاغدشه يدب كمام مرتقدمين في حرمت بكلم از واج مطبرات كو أنحامهات وفي مجني ارتفرع لمياب حيات نبوى كاثمرونهين عجهايبي وجبهوى كينكوه نبوى فيروذوله بهاكية كالموسلف ليكرفلف تك نے جائزر کھا کا کو علت مانعت محاح میات نبوی موتی تو مدخول بہاکی بی کیانصوصیت تھی خول بہا اوغیرخوارم ا دونو ای ناع دانتیو ل کورام ہوتا یہ جا رفد شے جو زکور تھے نیں سے پہلافد شہ تو مینوں استدلالو نکونی دیش كرايد قتن بافيداك أيك سدون كومخدوش كرية بن علاده برس بانجوال ايك معارض موجود ي كاول توآيكي دفات اورآ بكا انتقال بنزارو آل دميولغ أنهوك ديجاد وسترجناب ري وبهم خود رسول الترسلية عليه وتنم كومخاطب كركے فرطتے ہيں انك ميت وانہم هيتون جيكے بيعنيٰ إين كرتم بي مرنيل في مواور وه جي مرنوا ام مجترب جناب بارى و بمرسول منه صلى منه عليه والم مى موت كى خبروس ادم ربزارول كم سلفة بكا متقال الوجيًا مومتوا ترقرنا بعد قران يضرعلي آتي بوكه آب مدنيه منوره مين مدفون بين توعير آبجا زنده موناكيو نزمسلم يوكتا ے ان فداکی خراورخبر متوانرے زیادہ اگر کوئی اسل قوی ہوا واس سے آبکی حیات نابت ہوجائے تو تکر فرام تعاص ليم ي كيا جاست باكرة ب كى حياث لم هي موتوبعداك كدة بكانتقال سب فروده هداوندى برايط

عور ويديدا ورأي واسط سي مكوفير بيني كن أس حيات كويا توحيات ثانى كهاجا يركايا أل حيات فهما م تجابأ يجالك فامرب كديونول صورتين فيدمطل صاحرب النهين اسك والمع والمع وكدس يتي كدرول للم منى الترطليه وللم كي حياث نيوي على الاتصال بنك ابرتمريه المين لقطاع يا تبدل وتغير جيسي حيات نيوي كاحيات برزخي مأوعاناوا قع نهيل مواجنانج يعجن مصامين يَباجدُ سبرشا بدم بعني غوض اصلى التحريب مر نعت طعن مراث فدكة عي مووه جبي بوسكتي بي كرحيات نبوي حيات نيوي بواور يجروه بي كالاقعمال برابر برستورجلي آتى جوور يزحيات شهدا ورحيات ثاني مانع ترتب ميراث بنبراف على بإالقياس انع اجارت نكاح زواج نهيل جناني ظامر سينوعن بالنج فدست الجي باقي إلى اوري يرايك فدشه قابل لحالا اولائق تناسى الله بقرتيب ان فرشات جوابات عروض بن الاحظافر الميم كا اول فدشه كاجواب توبيم ئەگر ياستدلال انى پى تودىموپ أفتا بىلى ھالىم براستدلال جىمانى جودە *اگرمفىدىقىين، توب* بىپلە بىر مىمولى يجى رسى مردموت مفيدنقين الهوم وفي كيكونك نبيل اس الخاستدان المعلوم كم مفيلقين بو ين مي متردد زيها چلېيئه ان س سندلال اوراس سندلال س اگر كوئي فرق معتد بيموتا تومضائع مي تبا اور في نون استدلال من كل الوجوه ايك بي سيموت بكامور ثلا فدمعلومه سي سيمات يلاستدلال نوري أ فناب براسدلال كرنيسي برهكر بوالوكيا ما الب الصوت مي ضع الى نتي وسع مقدم بوكنهو بارى بير بين افاد مقير كافي يحسود هفيشار تعالى بيلي عال بودوسريد كاستدلال إلى من على مية استفاروضع مالي ع منتح وضع مقدم كبنالسل كمفهى ولوازم ماميت كاساوى ماميت بونا يحدمبت ويرنبين بونى جزابت بوديكا پروض الى نتى وضع مقدم نبواكى كيامعنى ورد بزار إيقين حكي بقين برونيكا تمام عالم كونقيس ويقيدي نرسيتي د اوت أفاب كو تجهنا اوركسي كي واز دلواركي تيج سه سنكر أسكوبيجان لينا اور معروات سه ابنيار كي نبوت برايمان لانااورعلامات مندرجه تورات وتجيل في كتب مقدت ريول ما وملى الترعليه والم كابجان اينا جونوت بقین می اپنی اولاد کے بہانے کی برا برہے جینا نچر آیت بعر فو شکما بعرون ن ابناد ہم اسکی کو اہ ہے يسبين جكالقيني بونالقيني بميقيني زمبينك بلكة ودفداو ندكريم كى معرضت جوعوام كوبشا برعالم حال مجتى ب نقيني ريكي على بزالقياس إلى يمان كأن كمعاملات موس جهناد وركفار كانك عاملات كافر تجهذاو البيطح نيك وبركابه جانناا وربيح جموع كاجاننا جوبوسيارا فارعنى معاملات عال بوتابي يسب علوم رافكان جائبنك اورياحكام لاتعد ولأتحصى جوان علوم برتفرع مرسق بي سترتب ننبون بالمينك اورج فكالر

عنام برجا ي رض تقين فقط اتني بي ب كموحب ترتب احكام دا تار يوسك ايرايقون بي كا ورسالت وفره كيلئ بيئارب توموم كافروصادق وكاذب ونيك بمسكه بمان وكفروصدق وكذب نيكي وبرى كادراك كواكركوني ظني مجي كيئيذا نج مقتصلة تعرلف يفدوظن جوكتب فنوان نشمندى للوكتب عقلة يس مندرج بيت يبي ب تواميس كجيد صربنين كميو كل مي يول الترصلي التراملية ولم كل حيات كينظ اليه الفيل خواستنكار بهين كدوه بم سنك يقين توحيد ورسالت موفقط اسقدر كافي ب كدنشار ترتر جوسط أكرابل فراست نزديك بعداسك كأمور ثلاثه ندكوره سحيات كودريافت كرس حيات كالقين توجيد كے بقین سے كم نرچو كو باینوجركه اعتقار عقائد عرور میں سے نہیں اسكا قال نہونا بلكہ اسكان كارموجب كفر نوجو جيسة فتاب كو دليحكرة فتاب كانكار رحب كفرنهين حيجا مكدبوسيده بيدب يافت كيجة اور يجرانكار كيجة الغرض استدلال اني اوروضع الي على العموم غير فيرنتج بنبس بال يول كييج [الركويي لازم يااثر يب معلول ايسابوكرا سكامزوم بامؤ تريامهاب ياعلل كثيريون اورعجران يرسعكن ايك في تفليف معنياك كأتحق اوربا قيول كاعدم تحفق برليل تابت بنوتوايس لازم سي مثلاً سككسي المزوم فاس براستدلال منهيل بيوسكتاا وركي لازم كى شلاوضع كسى هاع ملزوم كى وضع كى فتج نهيل بوسكتى كيو كرياحة ال باقى رميتا بجايشا يد يالازمكسى اورطزوم سيرميدا موامواورا كركونى لازم ايساموكأ كلادم فتظ ايكسي مويابهت مول برايك كأخصيص كمليك بمشهوطائ توعجر بإستدلال لاجرم مفيدهيان وضع تاليمنتج ومنع مقدم موجي م استدلالات ندتودسب فيم كم بن فين صلام ما اثر وفيرت مثلاً أسكه ملزم ما مؤرّد باستدلال وواساته ملزوم يامؤ ترفقط وسى إيب اسكا مراول بي جيس دم وب ورافتاب كى خال يى يالزم وموثر وغيو توكيروي بربدليل ايك لمزوم وموثرخاص كي خصيص تابت بركئي جيية خوارق كادبول يتصلع بالدرانبيا عليه لسلام كى نبوت برطالت كرناليف مرحيد خوارق انبياءى كے سائد تضوص بہیں ساحروں اور كام نول سے جى ايسے وقائع وقوع مي آتے ہي بيرول تعليم اوا خياط المائيال المالول تيرومون بعنفات مي فرجونا شل صدق بعفاف وزبدود يرخوابى فلائق وبدم اربكيره الصريرواضي والتع ووكردوى بوتكرك خوارق كاد كهلانا ساف سبات بردلا لت كرتاب كه منتاه خوارق منهوده نبوت بي بي حروكها ميس ورداول توساحروان اوركامنون كوان صفات كيا سروكار وهطالب نيام يرق ابل نياي صفات مركور توكهاد ، أي احدود البته يوت ين دومكرسا حروكان بي عوى نبوت كرك اكرفوارق مطلوايد

حجزات ماعوه كملاوين توهيم عوام كوييزني فيهنبي كيحكن بي نهيس جومورة كاليف خلاو ندى يمكيس إلاليا تخف كيم كيحه وكبلاد م كيجه توكيد بعيد نهي باتي ربي به بات كالمورثلا شدكور كے لئے لمزوم فقط حيات متعما ہے یا اوارمور بھی ہیں برکسٹی لیاسے حیات کی تضعیص تل بت ہوگئی سوظ ہرنظریں گو تعداد اسباق مزومات م مذكوره معلوم بوتا بعيناني سلامت جسرك ليح كفى تين شهدوغيروا شارها فظفوى مرفواك بنايا كمرى دو لنحيات منقطع جوكر عيرحيات كاعودكرآ نااورحرمت كاح ازواج كي ليح نسب مصاهرة مضاء وفيرواسباب محرمه كابش آنا اورعدم توريث كيلئ تتل واختلاف دين فيروا سباب حرمان كاموجود بوناس يسكت ي*ن ليكن قبلع نظرائسك*ان تبينون باتول كے اوراساب مذكور يہاں باقبطع موجو د منہيں اس موضع خاص مربعنی سلامت جبدنبوي اورحرمت نكاح از واج مطهرات اورعام توبيث موال مقبوضه حضر صلعم مي الأخور فرائيے تو ايك مي حيات ہے اور كوئي امر مذكورہ ميں ہے ہوہي نہيں سكتانہ يد كرم و توسكتا ہے برہے نہيں۔ شرح اس محاکی یہ ہے کہم مطلقا ساامت جسسے بقارحیات پراسندلال نہیں کرتے جو ایتحال ہوکہ شایم اساب غركوومين سے اور كوئي سبہ مح جسلامت جسد مہوحیات نہویا حیات ہی ہو مرع رص قبلیل كے لئے قطع موكر يوعودكيام وملك يحكم عدمي زمين براجها دانبيا وليهم السلام كحرام موجي استدلال كرتي بي سو سو ائے حیات کے اساب مذکورہ کی عمورت میں بقار بدن نہ بوجہ ترمت یا احترام ہے ملکہ بوجہوانع فارجيب اكريموانع نهوت توزين سبطهم رجاتي علاوه برياحترام كى توكوئى وجرنبين صور فذكوره مرحبدمرده مي كيااحترام وعرنت ألكي ربي حرمت معنى شهورموه والرمبوتي تووه بوجزناباكي بوتي سو ناپائ كايدهال ك كرافاند جوسن اكيوس دياده ناپاك بروه توزين برحرام نهو تحورت عصير كمايي كرمرا بركيش اجباد انبيا رجنك مطهرومقدس موسنوريا ضافت بى گواه ب بوجه ناياكي أسرحا موطائه بال حيات كوموحب ومت كمية اور حرمت كواحترام برهبى لطحة بيداده م كالوشت كارمة كالسكاسبب بالى نهين واحرام م توالبته يه بأت قابل فبول ب كيونكة حوانات نبالمات محترم ادر ماتات جادات سے پرجوانات من بن آدم ادر بن آدم میں سے مونین وروسین میں سے جی انبات محرم ادبر جادات مين رمين ست زياده كمتراورون مين ست كم سواكراب وه جيزي جواخرف على جي وام جون تو ويحجب نهين خصوصتابى آدم اوران يت باليان ورانبياطيهم السلام يكن برب كدبعد مرك جدوره خلا عادات موجالب تواس مورت من نبيا بليم اسلام كواكر بعدوفات زنده فد كيت ان كاجداد كاحيوان كا

ہوناہیجے نہیں پیرجائیکا نسان ملکاس صورت میں اُنکے اجساد کو دال قبنس نباتات رکھنا بھی غلط ہے۔ بعر ننهين رسى يه بات كه بوجاحترام يا نا پائي غير دوى معقول برسى چيز محرام مون نهو ف كراموي بر ذوى بعقول كے ساتھ مخصوص ب اور غيردوي بعقول من و فيرمت غير مخم عن طبيعت و خاصيت فيظب يشاعين فاصيت مون تومون الركوئي صفت غيزوى العقول يت كسيكا فاصبت اوطيه توم كو بنسبت مس كے امور براور مصفت كے عدم يا اسكى ضدكورام كمديا بروكا مواسكاجوابي ليلفوظات انبيارتليهم السلام كيتتبع سيول معلوم بوتاب كغيرذوي بعقول كي نسبت امرونبي فنظ مادم طعبطيت بهي مين وارونهين موئي جناني اجبادا نبياكي ومت حرمت مين وار دنهو نا توخود ظام سب اگرمخالفط بعت بي كا نام حرام تحا توطبعت ارضي توسى بات كومفنني في ك اجساد انبياء كو كاليتى باعتباط بعيت في توان كاجباد من اوراور في اجداد من كورق نبين علق اورآميت يا ناركوني بردم وسلاماً سے خلافط بيعت مامور مونا أشكاراب موامرونهي على اعموم طبعت طبيعت مراد لينا توضيح نهين معيهب تويه كاحيوانا بنامات جادات بي مبكوغيروي فعول كهته يتبه كلام التنرواحا دسيث رسول المتوعلي ادراك ركهتين اوروه عبى مكلف بي أنحه لا تق أيح اليجايجة ہیں منجلاأن احکام کے انتھ اموطبیعی معاوم ہوتے ہیں جیسے صرت یو ضعالی سلام کا آفتاب کویوں کہ وتوجى مامورس ينفياني سروس يارسول لترصلعم كاأس تض كحفطاب يس جني موارك فنت كي تعيد فواكا لیعنت نکریه مامورسے اسپرولالت کی تاہے مگر جو نکا ول تو ایکا ذوی لعقول ہونا جو مدار تکلیف شرعی ہے مخفى نظرعوام كوأس تك سائى نهديغ سرے أنون فسيل محام على الدوم بإئى جاتى بويعظ بينے طبائع برقائم بوج يرمتان كلفين تعيى وفي تبرس ببيث تبعدت تويه أيح علوم اوراد إكاث ارادات كالخفاا وردوامع كا استبعادا بل عقول قاصر كم لئ حنكوكم عقل مقوني كهته بن اور كيرييمورو حيات عوارض غارقه ين بأريخ م خودظام ربينون كولوازم حيات نظرات مي باعث الكارمني تقيق مرونبي بوجانا وكرح يي واوال تحديكا ويدة بصيرت كشاده ب وه فوب جائت بن كيمواج بشرب بن اين كام بريادادة وافتيار قام إلى الرفة مثل جرف بنرائي عصيان فداو نرى نهيس دواس سبك كامال كيان بتاب دوسر عواق اعضام طريق وذك ورضام ادماك بي أفوض كلام كمفتكوفي وجوا ثاراد راك فواص حيات بس مين بأنبيس جلت

تواكاراده وففي وستترب إلى عقول شكوقل سي ببره كم بي أسكولبيعت كهتي إلى الحي تعزيف اراده كيمك بنى بعقلى ظاہركرتے بين كون أبس جانتاكه فاعل بصاراده ايك غيرم بي صداق بار تتنع ب النظم فاعل من الدوه شواب ويروه اسكافعل بنهي كا المركافعل ب ببرطال فعل فاكل اوى اور مرى من الم فعل بى ظاہر ي قيم الت ب ورزغورت ديجوتوانهيں من فل مالغوض الم عقل واحر حبكو عقل من اجس مورات عيزه وي الحقول وطبعي اوراكسك تفالف كوخرق عاوت يا بالخاصد كيت بي اوابل في ال ئوتعميل حكمرتياني تحجت إين اوركبون تحبين جهال بوجه تصديق نبوى با وجود مرورد **جورا ورطول زمانه تميد يج** ىلام كوزىرغاك سالم تى يمرتى بىن نىبا مات وحياد ات بىن حيات وادراك دوود د كواگران كم بنهیل بیان توبیت سے تارعلم وخبری خبری نیتے ہی کدووغیرہ کی بن بدان يسط نين برهيدي وأسيدان بي باأسكة قرب جوادي الركوي جيز لكوي وعيوكاتمام هُرُى ياڭرى بونى بويالونى رى وغير كاليك مراأسكے پاس سى چيزى اور د ومرامداكسى اورچيزم مكار نجا بندا بوابوتو عيروه بيل بركيت لبث كرا ويريره جاتى بعلى براالقياس الركوئي وخست على الاستقامت سيدها ادبركوجا تا مواوراتفا قاست كونى چيزا دبايى آجلے كه يدورضت اگر برابر برمينا چلاجلے تو المسين تك جلس تويه قاعده مقريه كدوه وزنست جب اسكة رب يهنج كاتوايك طرف طرجا يكاشعور موتو يه بات خالئ علم د شعور سے معلوم نہيں ہوتی ایسے و قائع نا دو کو جوگرد بيگا ہ اقع ہوں پير آن سے بھی سیان يانقصان سے بچاؤ ميكتا موامور طبعيد برخمول كرنا خلات دجدان كارچ كم فهم كو كى كَنْيَاتْش بحرجى باقى ج كالت هى ايكطبعي بات كصالغرض تقليدا نبياراورا تباع رَسُ عليهم السلام كيجيئ توسب جكر كيجي اجساد انبياء کے صحیح دسالم رہنے پرایان ہوتو امبر بھی ایمان ہو قدرت خدامین دو تو افغان مرتبار کان **دفونون مرابرتا دا**جب كيجة حبب كونى كال لازم أتسة بنامات جادات ك ككوم والمور موفي مي اخرابي ب بكريم و مكومت فداوندى كلتا وغاية افي لباب بره جامعيت حقيقت سانى كدوه تهام حقابي واصان كي سبت والرفايي كثرت بون اصنبانات جادات كانسب بجزياد فداو ندى اوتميل احكام مضرصة بكوال طابطبالع مجت بس اور کوئی امر دہنی نہواور ہوجی تو کمتر ہوجیے زمین کی سبت جادا نبیا طلبح اسلام کے کھاتے کی م نفريك بعديا تفال بى باقى نبير مناكد وجوب وست ياسه واقع يرمق تصالت وجوب ومساعى ووافع يادوام عد نعل مرادب وجار تفاع كى ينج كم معن حقيقي جوف ومدست كه وكريم عن جازى حب مرادليج ك

باست جب فحى كرحيات محال بهوتى اورحب بشهادت أنبيارتبات بابت وكركي توعيركم لام برانغ<sup>ور</sup> رمت مذکور کی این احقیقی سے اور شاہی ترمت کا ناپائی تو ہوئی نبیر سکتی کیونکا جہاد مقد س مطهره انبيا ينليبها لسلام اكر بالفرض ناياك تعاوراسوجس زمين برحرام بوستة وبايت تمبار عجشاك ناپاك تو بدرجارو لى ناپاك تع بدرجرًا ولى حراص على بذالقياس كوه موت وغيرا ورنا پائيال ول جرام موجر بحرست كاحترام بوكاكيو كأساب حرمت انبيرق من خسرايك احترام إجسادهمي تفلوس كه ما دهٔ حیات؛ د تعلق موج باقی مو در جبم بے موج بنجار جا دات ہے اُس کوزمین پر حینداں فوقیت نہیں جو فرق عزنت احترام مبداجهوا ورنبي حرمت أميتر فأع بهوباقي بعض شهرار ولمحارك اجسا وكالبنداز منه طويل سيحج والممشم ہوناعلی ہزا القیاس کنگروٹر کی جڑکی ٹمری کا سالم رہنا جنانچے صدیثیں صحیح میزال ہی قطع نظرات کے **مبیطے عل** الدوام رمبناك فيكسل سية نابت نهيس يضرونهي كراه جهرمت بي بوجه أنتصليم حيات كانتباه الشروري و جيب بم تم بعض اشار بوج ورمس نهيس كهات خواد برجاحترام داسطعام موجي انسان كأوشف بإبدجترا مكان طعام جيسے حرم سے جانور كاكوشت يابوئية ناياكي موجيسے خنز فيزي واور جن شيابو جرجت يا بايد لف جيسے بلے ہوئے كبوتر دغير باسواري بار بزاري كے اونمط دبيل اور بص چيزيں بوجادب جيسے كام ييل تسئ بسركاعطيه بهوا ورمعفزل شيا ربوجه عدم زعست ولعفزل شياء بوجه عدم قدرت جيسے بسرإن كهندسال شكسة وندان تخت جينون مثل جينو فغير كم نهيس كهاسكته اور بعن شابوجر موانع فارحيه جيسة مهدما زاشه ايرار وبور فكاسك ايسيئ وين كم شكاف كم الع بجى وجوه كير مول أنيس انبياء كاجهام ك شكافيكي وجراوات ام ذاتی بواور فلم داوسلی کے اجسام کے کہانے کی وجہ شلادب ہواور کنگروٹر کی بڑی کے کہا کا بالنف شلاعدم قدرت برويتني بوج بختى اسكونكا اسكتي بموعلا وهبري بباكي واالرا يح بعض اتباعين بهي اوره حيات اوران كاجهام كرساته تعلق موح باقي رمتام واور بوجه حيات والماجي حرمت حراحي موتو ماراكيانقصان وجارا دعوى تويب كدا نبيار زنده إين ينهيس كداوركو في مض انبيا رزنده ي نبيل چوكانبياكى زنركى بوجيكم بوشعلوم بعتووه دونون كم باتى منى حرمت ازواج اورعدم توريث موال قابل تكليف اورباليق في جب العل الخيطاد راوول من بوجه زمعادم بوينه حيات كي بوجه وون حكم باقي كي تكليف خائ كيطرف مصصا درمنبوئي بهرجال جاراات للال حيات انبيار برنفس سلامت اجمادت نهين جوجمال سبب يريا شانقطاع حيات بوم حواتبات حيات كرت بين ترمت اجساوس

سندلال کرتے ہیں اور حرمت حسب تحریر بالا ہے حیات متصور نہیں نہ اسباحیٰ فظاقوی اگرموجب سکات جبده بوقط فظراسك كدجواساب سبات مين هروف هي جيسية كمي تبل شهيد سركة سرعيم فاليقين نهير لل تصحيح تنمون حرمت کی کوئی عدورت نہیں کیو کد موانع مذکورہ کی صورت میں فکھانے کی اسی مثال ہے جیسے کھیوں کی نیٹر نی کے اندلت ستنهدكونكهائي يامحافظان مركاري كاندلتيس نبرك كناس بجوس كيطرف جوهقت بين بلح الامل ہیں نیت نہ دوڑائیے مگرظا ہرہے کہ اسکوحرمت برتام عنہیں کہ سکتے اورانقطاع حیات بعنی تصوری د**یر کے لئے** مرر عرزندد موجانے کی صورت میں زمین کے سے حیم کونہ کھانے کی سی عنور سے جیسے کسی جانور کو فریکر کے چھیل جھال کر بکار مکئے اور اسکے کہ کھانے پائیں کسی کے اعرازیا کواست و پھیرز ندہ ہوجائے معض میں قبل ذَعَ بِهِ كُنَّ أُسِكَ كُوسْت كوبحالت زندگی نوح كركها تا حوام خدا اورعلی بزاانقیاس بعید زندگی اسیطرے سے کھاناحرام ہے اورما ہیں ا<sup>رج</sup> نو<sup>ل ا</sup>لتو تھے علال تھا پر کھا نیکی فرص<sup>ل</sup>ت کی ایسے ہی : زمورت نقطاع ح**یات جلت می**ں بجه شك نبيس يربوج قلمت فرصمت زمين كهاني نه بائ اوراموجس وه جسابسان مت ربجائ تو كمجه عجب نہین *لیکن یہ سلامتی بوجہ درمت نہیں غوض س*لامتی جسد بوجہ حرمت جس سے ہم استدلال کرتے ہو**ق** بجرحيات مصور نهبن وحسل م بسك لئ فظ ايك بى سبب بواجكوحيات كميت إن والم بب حيات م استدلال قوت ورافاده بغین می ایابی بوگا جیسے دہوتے اور نویے آفت مجے طلوع پراستدلال توی اور فعیلین ببجي نورىقدر مذكورك لئ بجزآ فتاب اوركوئى سبب نهيل ايسي بى سلامست اجساد بطور مركوركيات بجز حیات اورکونی سببنین اجتزاکان میں ہونا وہ دونوں جگہ برابسے اگرسلامت جساد بطور فرکور محسلتے مواحیات کے اورسب بھی مکن ہے تو نور بقدر مذکور کے لئے بھی سواآ فتا کے اورسب مکن می مگریامکان جيسا يهان قامع يقير بنهيرم إلى بنهو كاس كان كي سبب فتا كي يقين مين تردد كرفاجيسا ويم مول فل سب اودصاحب وحكووتمي كبهاجا مابي بيال معبى يهتره ودخاف بم رسكااه وصاحتب وسمي كبهلا سيكاا وربي فرق ظبورنوارهم وهوج آفتاب واختفاء سلامت جدنبوى اورستارتيات حبى وجدا الكوشل نورا فتاب مركوتي محبل استنكال مين نهين لاسكتاا ورميات ثال فتاب كبكو مطرح سيمعلوم نهين بوكتي بهارى وعوي متقاوح اوربياب مطليكم مخالف نهيل سلفكر وارات ولال حينانجوا وبرمرقوم بوجكا ملازمت بريخ فهور ليل ورضوح مدلول بم نهبن ايك سدلال كود وسرب استدلال كے ساقد توت وضعف میں تشبیح شرط مساوا كيفيين ملازمت تعجيج ہے اگر جہ ایک سندلال بن لیل ور مدلول موام وغاص و تضم ہوا در وسے میں خفی لیکن لیاں مدلول گردیے علم علومتی

واختربون استدلال فيجعى بن بريكاكه نسام مدلول ميل رتباط ملازمت علوم ووجرا سكے بعدار نسار کا خذارہ أسنع ادل كيسافة معنوم بهوورند بيل مدلول مركتني عج فواحت كيون بوسندا التصويبين مواسل آ فتاب پائت دلال كينا ، ورسلامت جيدے حيات پرستلال كرنا دونوں بابر من اُلات دلال حيات بيّ دونوں بالتي صرورى بي تواستدلال فناب ين فبي فنون صرورى بن إن جو كدنور فركورا واسكا خصاء ل فنائب ساقة خام م علم كومعلوم واسلتے اس طریق سے آفتاب كو بركوئى دريافت كرسكتا بواورسلامت جداد را كا ديا تے سات اختصاص کسی کومعلوم ہوتواس طریق سے حیات کو بھی کوئی کوئی دریافت کرسکتا ہے لیکن بعداطالع سات جمد معلوم اور بعداط لاع اختصاص سلامت جدوج والت ساقد ہے سلامت جدد ویات رات دلا کہنے والاا ورنويسة فتاب يزستدلال كرنبيوالا دونون برابرمين اس تقرير يسمبييا سلامت جبابطور مذكور خضا حيات ساتعة نابت بواولياي تمسر عندف كاجواب بني بخريي واضح بوكيار كآحرمت كله ازواج المراساور عدم تورميث كاحيا يح ساته فهقعاص مواسمين اول كے فتعاص كى تو يوجه كارم مطلق حرمت نكام ساتالل نبين كرتے جوكسى مُعفل كوسوار حيات نبوى كسى اورسيب كا حمال ہو بكذاس حرمت سے استدالال كرتے ہيں كا ت كيلئة ابنا بهويا بيكانه عام بوسواسي حرمت بجز حيات زوج ياعدت ورسي جسم مصوزمين ندرجد كهوع حرمست فليكم احمها تكم الخروفي من سي كن سبب يساعام نهين كرتام إليا بسيت توزند كافي زوج ياعد سيجب بيفظو المصنات لالت كرايجا في سلم بالى تجيئه بسانور لقبد علوم كيك سوارة فتاك ورشه كالنمال كيونك مبي نوريقد والميك أبتك موا آ فتأسي كوتى سبب يخفانه مناايسابي حرمت عامه كيلئيسوار زندگاني زوج ياعدت كوئى خلت يجني علاوه بريما والملكم اولار ذكم إسبات برالالت كرتاب كرسواا ساب كورك ورست ليغاوركوني سبب مقعوري بنبرا معور فيكم كميك موارزنركاني معج اورعدت كحاوركوئي سبب نهوكا باقيء اختصاص عدم توريث مواسكاج اول توسب كرص ريد الانورث مي والمت بعني موروشيت كي في حواشة بعني وارشيت كي لفي نهيو لعني الراشت اى كى نفى بى ينبىس كەلىل توموجود بى يروانع فارجىيان فالبواز مېن صيدايام مفرس نونست موم بعى مقتفنا ك يت ومعبودسيت موجود بريبي وحبر بحار وزه ركه لياجائي توادا بهوجا ناسي برموا نع فارحبيران فلموازم اكزيجرداتام سفرقباح صول فرضيت وامرطائ تواز فرمنيت بعيى عقاشة تتاب مرتب نهوكالنع فارج يعنا ونورثيت فداوندى المجاظ شقست أس الركوظ المرنهين المحد ويتى ليكن ظامري كالمطال واص حال قبل تشريف أورى

ىس رمضان كاروزه نركهنا برابرہے جب یہ ہات ذہر مشین ہو حكى تو اب نهين فرماياأكرلا مرزنناا مذكز لخيقة ومثيك بحكم كمال حقيقت شاسي اوركمال بلاغ ېښىروارىئىكى دىيىموم باكى لانورىشەي*ن لىنتارە بىكە يېل مورشىت*ېي صحیح نہیں فرار تونکی وار شیت در کناراور مو و مٹریکے تنجھے نہونی بجر حیات ور کوئی علت نہیں مصلحب **ل گرندہ ہ**ے كى اكسايل مبيكا أسك وارث أسك دين يربون كرنبون قاتل بول كرنبول هىفت موژىثىت بىينېس اورۇسكا مال محل ميراث بىي بنېيى چېچا ئىكىكىي**ىكە دارت موج** کی نوبت آئے کیونکرمورٹ کی مورشیت وار ژونکی دارشیت سے بالذات مقدم ہی جیسے معبود مطلق **کی عبروت** ينى وه بات جونشار اتحقاق عيادت بوعبا وكى عباد تقت مقدم بالزاسة اكريه نبو تا توفعا مي مي الم معبودون كے ستحقاق عهادت نہوتا ہاں مورشیت معبوریت نٹرا عی جوبعبدتعلق مرافت وصدورعبارت مورث ورندائ جانبا بت بوتى بوالبته وراشت ورعبادت متاخر يمكرو كاس صورت يس مورث معبومفول ورافت اورعبادت يمعني وقع علايفعل بجربوصطلح نحاة بحاورة قوع فعن بشيك صدور فعل متلخب اورميلي يت من مفعول معبي من بقيضي فوع الفعل عليه بحاور استحقاق او أنتضا مر**صد وربعل صدور حواس سلاجرم قار** ہے رہی یہ بات کی مقتضی تعلق و را ثنت کو ن چیز ہے سو وہ موست مورث ہجا در **وہ بیٹا فے را تت ورشد اوم** ولاتت مقدم ب درنظ بظام مفهم كوموث موثر تبيت مرادف نبول يرمصلاق كديج تومور شيت مه فعد موت ہی ہے اوراس صورت میں بصراحتّا ارحار برف سے تنی موت انبیا کلتی ہے عرض **لانورٹ میں مص** مېول يني منى للمفعول عنى رقح قو قاليلغف كى نفى نهير مصد دين للمفعول معنى و **بقتينى قوع الفعا عليه كى لفق** كيو كرمصدر مبنى لمفعو البعني ما وقع عليه فعلى عدم مصدر مني للفاعل كي عدم كي فرع بحصية أسكا وجودوكات أسكه وجود وكفق كي ثرع برام صورت من عقفه اجتليقت شناسي ادر كمال علم اور بالغت بالغه نبوي ملعم ينة كەفرە كى نىخى كەتسەن دىساب لىقى ماسا بوگونكوتر دو م<sup>ى ا</sup>لتەكىيۇ كەفرىخ كى نىشى كوالى **كى كاندە تېس كىكەل** نفى كريته جس مهل فرع دونول كي نفي موجاتي او يفظ محتصر رستا اور طله في بالا **بوجاتا بعني لا يركمنا احدُفر ما بت** علاوه بربن جلما تركناه صدقة بحى باعتبار معنى حبب بي صحيح بوسكة إركه ووثيت بمعنى فيضلم وقوع معلى أ

جناني عنقري أضع موجائي اتغرض لانورش فرمانا اورلا يرتناا حكّه نافرانا في كلته سينهين ال فيم تجير كنام ويخ كه وه انشارهٔ خُدِيبي فرق بي تومعروض بواورس سے صاف خلام سب كدا نبر إربدستور زند و كا كوزونده م وقوع فعل وانثت زوال حيات كي عنورت مين تومتصور بي نبين تصورب توحيات مين مصويه لين انبياء كى زندگى زىرىردە عارض ظاہر مېنو سى كىنظرو سىمستورىخ شائىت كەن كى دەتىپى دوال حيات نہيں جنانچە انشارالله واضح بوجا يمكل كاودبرين ماتركناه صدقة جواس بات بردلالت كرقاب كمتروكما نبيار صدقه أسكوتقتضى يحكدكونئ متصررق بجي موسو وه سوم ذوات بنيا طلبها لسلام ادركون موكا برأ كالتصدق وتاجب بحاضيح بموسكتاب كدوه وقت تصدق بقيدحيات بمول اوروقت تصدق بشهادت ما تركناه وه زمائيزك كم اور ترك تجلبه بوجرموت محقق بواتولا برم وتت ترك بودقت موت برانبيار زنده بوزع اورأن كيموت أنكى حیات کی ساتر مہوگی مین بیروت مفع و داخ نہوگی جنانچانشا والسریہ بات ایند دخوب شکارا موجائی انجیک الل فهم يرروش موكيا كما تركناه صدقة اورلا نورث من علاقة عليت معلوليت والميت فرعيت وظاهرين تو ما ترکناہ صدقة حکم سابق کے لیئے موقع علت میں علوم ہوتا ہے لیکن گریونکس کیئے توزیادہ ہسے بلکہ ہی صحبے کیونکہ مضمون جدلانورث جو تحكم تقرير كازشته نفي موست مهل واورجونكه يصل نع ترفيعلق ميزث واجهر وجروض موت ظاہری علِکشی بردہ شینی قبرر وال مسلم اسوال بن تصرف سے معندور اسك اس عنورت ہوتی كابنے كالكن كوليضاموال كاجمع خرج بتلاجائين عوض مضمون لانورت باعث بيان ماتوكناه صدقة اوراتزكناه هدقة لينضحت يتضمون لانورث كامحتل جاور فيونول جط ايمثع مرسم محموم مصح اور مرايك المتقلالجية ابنيار برشا دركيونكه عمر وشيت ورتصدق ونون حيات كساقه مخصوص بن يجزحيات اوكري صورت مين فيونون بأي وينهي كن الباب فهم يروي شيد نرس كديات نبيا الرائع ب وانع مورثيت ببل مانع وراثت انبيانهي يوكني سوكيا عجب، كانبيااين بأواجلاد كالبرطيك ككارا واجلادانبيار نهول وارث موت مول اوريج اهادين صجحهين فقط لقط لانورث براكتفاكياج اورلانرث جي زبان زد اكثرعوم بسيتهين ثرهليا توابيواسط زبر بإيا بواواكر بالغرض وه لفظ لا نرمث بمي صبح موتوم سكى دحرمض عايت لزم فيامين اغذ وعطا بوتعني دنيامي ادلا بدلام لينا برقونيا بمى باوردينا نبيس تولينا يحى نبيس اب عن يسب كه ناظرين تحرير بذا يزيخوني واضع بوكيا كامورثالة فدكوره فواص اليوة ين كوايس مواوض مريس سنهيس جوان استدالال حيات برنا درست بوادر سباستدال مسيح بواتو اسكى كيابرسش سب كريه بمستدلال في ب يالمق على مذاالقياس اسكاكيا الديشك يهان تووض الى وضع مقدم بر

ت بوگا البهبين نهم انقليل وحثت ناظرين كيك خلاصد جواب خدشاه ن حرون ب ب كربوجه إنى بوف استدلال معلوم كيويا عراعن اجب بهونا عاكات دلال إنى من ضع تالى نتج وضع تقدم نهيل عجركيو نكرمطلو مبعلوم تابت بوكاتو اسك دوجواً مبعيث اول تديد عدم انتتاج بإجبرة مال عرم تالي يوسو يهال بالبدابية معلوم وكسوائ حيات امور لانرك بهي نهين موزموحيات بي بو تي س صورت مين تاني كوعا أهي ليكن ايحكمه أيك على معين بعني ح فدشه ثانی کاجواب بھی رقم سیحئے ناظرین اوراق متنظر ہول کے جنار اول توہین ال حق سے کام ہے برکیا کچھ تھوڑی بات کال منت کا ٹرا اعقید دبیار متقاد مقادار تھا محق ہے تعبعه راه برنه آئے تو بلاسے دوسرے شیعہ کہاں تک بن اپنچ کرنیے کے الیال گر بطور مناظرہ ناتام رحمیٰی نوسمیا نقصان اورمبية ليلين إين كجديبي من يكيم وكيدا كانشار الترسنو كي بالينم اليي عرورت ووسنة توریث اگرمنوز کل نزاع میں ہوناسلم پرازاع دوسم کے بوتے ہیں ایک نزاع معقول و وسرا وہ مجد حدیثا ویکی کہتے ہیں سوکسی چنر کے ہونے مزمونے میں اگر تھم اول کا نزاع ہو تو اس سے کسی شے پراستدلال قابل ساعت نہوگا ورنه وه نزاع قابل اعت نهو گاچنا نجال فهم برآشكارا بحكريه ال فهم بر آشكارا بوكد ديل دويم ي بوتي يخفيكي يانقلي اورنقلي كأقوت وضعف باعتبارا خوال روات اوراتصال مندموتا بحاكررا وي الجفيرسيخ عافظا ضابطيم مون اورسند تصل بوتو باتفاق فريقي في واحب بقبول بوقي اب م بو هين بي كروايت الذر شاركناه صدقة بميصفت موصون بمراكارك كيامني أكرابوكم صديق ضي للرعنه ضيعول كنزويك بمي والكاكي برائ کی کیالیل اگر مرائی طی فرک کامیراث میں نرمزاہے تب تومصاور منا کے طلو<del>ب</del> اوار خصی طلح فت ہے توامیکا عال مفسل توكتب طوارش الالة الخفاوتحفه انناعشر في غير مسمعلوم بو كا بركيم كي تورساله بهية الشيع يح اضح مي يهان اس دوكد كى تنجائش بنين براس قدرمعروض وكي تصييك لئيدو بالل فرورى بين ايك فصوت دوم تبر فاصب ويونون مفقود اول كيمفقود برنيكي توديس كابو كمريبها بالما فقدن بلكهوار متصادون مجي كسى سے بعیت كى ہى نقى جۇھىب كى نوبت آتى اور دور كے صفعود بونىكى وجديہ ہے كەقبىل اتخلاف لوكم وسالتى نے کسی برجیر نہیں کیا بلکہ لوگو<del>ل</del> در باب اتخلات اُن پرجیر کیااور وہ جبر کرتے بھی تو کس مجرو سے بیٹوروز رکھے نتہا باقى تخيلات مجنونانه كواي مقامات مين ساويز بناناديوانول كأكام بح يؤكد تواريخ ابل سنت بوجه مركماني قابل

ے مُؤریتے زیادہ مہنیں کے بیٹمن کیونکہ باعث برہمیٰ دولت بہود ونصاریٰ دونون تھے ارموامیت کی نکرزیب کی دِحبر نزعم شیعه بخالفت قرآن ہی سواسکاحال رسالهٔ ہر تیالشیعہ میں نجو بی اغیم برگیا اس کے ، کھنے والے بیانشار الشر نوشیڈ ٹرسٹنگارا مرق ایت اورآ بات قرآ فی می مرکز مخالفت نہیں مکا است ہ رباتم مؤيّد مكركي وركزم الشرك مخالف بي هي مكر مرتم شيعه كلام المتوكى مخالفت كيام هرب كلام المترج ین وجود ہے وہ تو اُسطے نزدیک کلام ربانی ہی ہبیں بیاض عثمانی ہے ہاں کا فی کلینی کے مخالف ہوتے نباسو ناظرین و اِق برته اشیعه کویه هجی معلوم **بردگاکه پر دایت وایات کانی کلینی سے در باد عدم تورث** ا بنیار بچه کم ہوگی زیادہ ہنوگی! وراسے بھی جانے دہ بھے طری مخالفت کی دجہ تو ہی وکامیت وسیکم اللہ فی اولاد کما اراط ببياء كانبوت نوظا برب رسى آيت اول وه رسول للرصلعماد رأمتيول كودولو كوعام اسلقاً بى اس حكم موا خل بو ي يحريموالا نورت كهال فاسودواخيرى آينون كي مراث كالبوت جب عكن ب تحن نريث الارض م بكيها ميراث كالبوت بوسك اور وسيكم المتر فبوت ميراث نبوي حبب بوكدروال الملع ل ول توسلم برواور بسبول ننه صلع مروه بهی نهیں کلهٔ زنده ہی تو بحرآیت یوسیم النتراور مدیث لا نورت يركيا تخالف المادريري قناعت عليج عدم تورميث كم تصدكوم ل سعان بى ديج بما موركاة مں سے فقط اُن دوبا تی ہی براکتفاکرتے ہیں لیکن یہ دو بھی کم نہیں اُنہیں سے ہواکہ حیات پُرلات کُرٹیمر كافى حافى ہے جیسے نورآ نٹاب نقطاآ فٹا ب پردلالت كرنے مير کافی ہے بھر حب ايك بن سے توبیال فیسے دیے دومی لیکن ظاہر ہے کہ حب حیات ان دومی سے بلاندین ہراکی سے ابریوائی توعدم تورميث كافبوت أفظام سهاوريهي روش موكاكدوامت كافبوت واسكى قوت كجاسي منصفهم كه أكى مندى اليمي م واكركو فئ آبيت يا روابيت مسيح مستع مصدق بهوتو يتصديق آبيث وابيت كافئ بجاول ق عبات قابل الكارنهي بان منكرب عقل كا عنبار نبيب وانكار كريشي لوكون انع بوسند من وانكشت كي زبان كا في ہے اسلے کلام اللہ کی سندہ ش کرنی لا زم ہونی آول خداو ذکریم قرآن مجید کی شان میں فرآ ہے مق كمابين يديه سوابين بريه توريب بنجيل غيرياأيات ازارسابقين ببروال ايك سركونصديق كزاموح بدهي همرااد برايات مشابها يحضاكا برنيبي مض كهم بن كايك ميت دوسرى أيت كم شالدورها إلى

الجباد انبياعليهم السلام عيرية وابيت قابل عتبار **موكى ب**ن حيونو ادرے دینوں کی بات کو خلاف اص مونالازم مونا تو ایک بات بھی تھی السی بات کوئی نادان ہی کہے تو کے اگرایسی وابنی فاقع ہی ہواکر میں وائند فاقعیات روائیس سے ہواہی مکرمین توول منع فیسے مرواتھ کا دريافت كرلينا صحاح ادويهل موتاصحاح من توكنجائش تمعد عي ضعاف من تردد وسيطمس برهاتي خبر عيف سنة أسك نقيض كوفييني تجها كرن بالنهم لكرابيا بهوتا تواثات لانورث اوراً بات شعرة بعا وكلح اور روايت مضمند سالامت جيدمي مطابقت بي كيول بهوتي علاوه برين خدا و ندكريم ارشا وخرامات وافراجام امرمن الامن دالخون اذاهوافيلوروده الى الرسوافيالي اولى الامنهم لعلمه لذين تينبطونه مبهم الخريسة عبا وينودس پردلالت كرام كري موارقوت مندا عتبار وايك ايك بدهي صورت بوكر عقل بيواسط كسى مركع يا بواسط خبا میحے کے اسکی تصدیق کرے اسی ہی یہ آیت ان جار کم فاستی بنبار متبینو اس**ی بات پر دلالت کرتی ہوکیو ک**ا نبتن ببی بوک مضمون خرکوعقات ایم کرلے ورنه همون رئبته بزار کی خبرسے بعی اضی نبیس **بونا حروف معطعاً** کے معنی اور استوار علی اعرش کی حقیقت اور دیدار خدا و ندی کی کیفیت با وجود اس تواتر قرآنی کے آجا تحملي بالجارس خرك صدق مقل يانقل مواكو صادق بي تجبنا جابيئ اكرجه أسك راوى صنعيف بي كيون نبوك اورابتك الجي بجدين أيد ہو تواسي تجدير بتيريزين مگرتا بم اتمام محبت كئے ايك شال معروض و كاكردو تخضو بھی تے بہرے بکا یک بنی شنوائی کا دعویٰ کرین ورا یک مراہے سے باتیں کریں توہرا کیے مشنوا کی <del>دور ا</del> كى الله كى مصدق بوكى اور پراسرايك حكايت معروض بحضرت سيدالطا كفر بنيد بغلادى وحمة التنزليس ايك في ومضطرب ورسقرار وكميكر وجريرهي تواس في والداي والدوكوج بنم من مي المنابول أب الم تولجيدنه فرمايا برموافق أس حدميث كي خبين بجهتر مزاريا لاكه بأركلم طبيب سي ثواب بروئدة مففرت اسيقدر كلمه وأيجا برها مواقها أكى والدى موح كونختا برحني المي يحداسكا ذكر بنبي كيا تعاجو كوسم پایااس دن سابق کے بعداس خوشی کی علت پوھی تو اس کہا کہ میں اب بی والد کو حبنت میر م کھتا ہو ا ابرتیے فرمایاکاس جوان کے مکاشفہ کی محت مدسیث معلوم سے معلوم مہوئی اور مدسی مذکور کی محت کے سے

ناتم بون تجكركسياه ولونكامكاشفكى بات راه برآنا تومعلوم الأم ساميح حق مرا بطي وركراي كالدوندة المناعظة الأفيهم كيموافق ايك ورمثال اضح لكمتابول فرغل كيجيئه وومروط الركبي ايك بات بزغق بون ارزمه ا ہی بات کے کان دونوں کی باتے موئیر مونومیے اُن دوکی خبرتمیرے کی بات کی مصدق واس تم أن دو كي خبر كي موئيد مروكي نسي بي ما غد سلامت جسدا ورم انعت نكلح از واج مطهرات تو مدميث لا نورت كي هديق نہ من دونون کے مانند کی موئید ہموگی نوخر فرکر *حدمی* لانورٹ جیسے ال حق کے حق میں ثب والناف منكرك ليئة بعي بوعية تا مير مذكوكرسيقد رجانگا وي ملاوه برين بدايك عدميث الرشيعون كوسلم نهين توزيهي ام اليى ريشن وأييس بن كينميرات كي آمينو محيئ الف ركسي وآميت معارض عير بالبنم يرباره المبات حيات مويد انس وايك تووه وايت جيكا جسل يوكوب ميرك منك بعدمبرى زبارت ي توكو باأس في بيتي ميري ز يارىت كى الرفيم برروش بوكاكنوض اس كلام سے تسكين طرحزين شنا قان ديدار سروزين بي بو كم لفيسي را يكي ياي<sup>ت</sup> مُرُوم سِيمُ وانْعَ خارجي كے باعث آنے مذالے یا آہتے بعدائنا لم میں آئے سُلیکی جمی تصور کرک آپ زندہ ہوں تحال ُيَا فِي كوملا قات بسِ برده بعي كافي به الحصوص نه ديجها رسي عبرالله ابن كمتوم كوجونا بينا تصبا وجو ومحرومي ويدايون نہیں کہسکتے کہ دیورسے نحروم رہ دو ترسرے وہ روابت جرا پیضون کے جینے جھکیااورمیری زبارت سکی وال المجمير خاكى تمسرك وه رواتين جنسے البياء كاتبورس از رئيمنا نابت مونا بي الجويد معراج كى روابت جرب بنيار كذشته كأرسول متنوسلي المعاليه وألد والمسكة بيص فازير بهناا وربتر تبب علوم أسانون بن أت ولاقات كابونانا مت بوتابرار فوليات يرمع فرايات وانتبار سندك جندان وي نبونا مضرنبين جندن عيف بالم ملاكسي طرح توی ہوجاتے ہیں جیسے مہت سے اوا د ملکر تواتر بنجانے ہیں بیان تو فقط صوبی ہیں د وضیعت ہیں تو دھیجے بھی جر مهى أيتين سوايك توانمين سے بيرايت بحولوانهم إ ذخلموانسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهماليرول لوعاد توابارحيا ييونك ميرك كي فعيس مين آيكيم عصر بول يابعد كم متى بول التخصيص موتوكيو كربوا بكاوجود ترسبية تمام است كيك كسال جمت كالجيك الميول ابك فدست بن الاستغفاد كرنا وبرانا جب المتعلو

ا بحكة آب قبر در زره موں او اگرام صرى كے ساقد فيفيلت مخصوص تبى توات البى الى بالومنين كفسيم نظيم

باتهم كے دونون جلے جدى جدى آبكى حيات باليى طرح دلالت كرتے ہيں كافشا رائٹہ قرآن كے ماننے والو كموتو ائش کیار ہی نہیں اور بیض فرآن کے انکارے موا**فق صدیث تقلین لاریٹ فل زمر**د مفراہان ہوجیکا اسکی طاہ پر لانیکی کوئی تربیز بین ونس جولوگ کلام انتکر کربیاض تمانی که کرخدا کی آیات سے لینے خیالات مہیات کومق میمجیمین ا وه لوگ تواپینے عقیدے کے موافق میں شہادت حدیث مذکور گراہ ہول کے وہ نہ بانیں تو وہ جانین پرموسنان اخلاص كوبدر الماع فيرسي الكوانشار التركيم دوى معلوم الازم موكا كمرجو كالمرافعت فدشه جبارم عبى ابن آيت كي تفسير يوقون ، وتوند شرجها م كى تقريمه باد د لاكر بعد كواب في كى باتين وش كرونگاس كة تقرير فند شرجها رم اول مون وه يې كر صاحب الحرمت بحلح اذواج مطبرات يوال التوسعمى حيات باستدلال كرابروا وعلما وتقدين في حرمت بحل دواج وضوان الموعليهن عين كوتب يات برتفرع نهير سجها لكا انحطامها ستا الوثين جونيكا ثمره قدار ديا يريبي وجبر في كانك نبعى غيرم خواربها كي كيلف سي ليكرفلف كسي جائز ركها بحاكم غلت مانعت كل حيات بوقى تو مزوايم كى كيأتخسيص تحى مرخوله بها ورغيره رخوله بها وونول كأكلح فميول كوحرام بهوتا الغرض خيال صاحب كدور ماره ومت ندكور مخالفت جاع صحابر رضى الترفنهم جمعين فغيرتم معلوم بوتابواسك ياسي وان وض برداز بركه باراد بروى كباكيا ب حرمت نكاح ازواج مطهرات أرحيات مروركائنات علي يصلوة ولتسليمات يرتفرع نهبي بكاد واج مطبرت امهات بون برتفرع وتوامهات بوناد واجمطبرات كالميكي حيات برتفوع وككيسب خصائص نبوى متعلق باب كلح بول كه بنهون أكُرغور يجيحة ومتفرع مي بات برمعلوم موت بن جرموصب دوم ديقاو القرار حيامت سرور كأنهات علي صلوة ولتسلمات كاش س كرفتارا فكاركوفوست قرار والى مسراتي وصرت تحريرا بثاث وى مرفوكا جاتى ممرات كريال را تنارراه مقصود من او سراد مرعبتكنا ابنى كم نهى كى بسل ہوتى ہوا د ہرا كے علت كے دس علولون <del>مينے</del> ايك كى وج ارتباط بى اكرسكف موجاتى بوالى فيمكوا ورعلولول كى وجدار تباطيعي معلوم بوجاتى بوادو بح يحيوركرعتان عزميت بنام فداس بات انبات كيطرف مورتا مول كتيح تامضائص كاح حرمت ازواج مويا اور كجانواج مطبرات كاافهات بونام ويادر كوسب بات برتفع بين كرائلي حيات قابل زوال در ككن للانفكاك فهين سو ا كر مندين في حرمت كاح از واج طهرات كوا تكيافهات بوف يرتفع كياب تويد فاكيا كرمت في تلزين أبحے امہات ہونے کو آمکی حیات پر تفرع دکیتہا ہی خوض ہاری بات پھر بھی الخصسے نہیں جاتی **بکرحیات نہو کی ا**ر بعی مال موجائيگی تفصيل سراحال کی يې که يه بات تو مريبي براور تو اور شيع بي جانت موسك كاز واج مطيرات كا ادب سالموسين لمومنات بونااككمال ذاتى نبيل ورزيكم حرست قبل بكله نبوى بمي بوتايد كمال كوميرآيا بحقوالت يركن واسطيعي لغرنبس اتاكروى سواوا سطرفى العروش

يبن الجادا صالى تتعليه وكم سرآيا بي أصورت بن لاجرم بول مرمنعم كي جانب صف البوت كاثبوت بابيئه سوابوت حبواني نعني آيكے نطف كے موسين كا بيلاہوناتو بنسبت موسين بالبلامته مال مونهوابوت معاني بولعني رضاح مونين أي رفع برفت سيدامون مول كرافيم علنة مريح كابو يضقى اونوت صقى كالمقيقت الصقيقت كينزديك نقطاتني كوالدواسطه وجود ولدموتا بحربا ينطوركه وجدد ولدا ميس بحلنا يخوض ليك نوع كالشقلق وجودهي والدكي جانب بوتا بحفظ توسط تفن نهيس باقي يهي كيفيت وساطت م كوابوت وبنوت من خلن في الدكي هيت ، اطت وزالة كي هيت وسط و يحت اور عربي الم الم والموالي الم والم الم کے دصف الدیت میں نون کیسان شترک ہیں؛ دس برندن کی کیفیت ساطت کو دیکئے توبی آدم اور بوا اُن کے اور مانووككيفيت الطت نزالي بيء كرانتساب لدي مجدفرق فزنسي أناغ ض حققت شناسان بل بعيرك نقر يركومنكر سجيك بوالح كرهيقت ابوت نقط وساطت وجود بطور فركوري وكيفيت توسط كواكس كيد وفل نهين يبي وجه بحكة ناهمول كوكتني وركيول نهون أباردامهات كجت بي فرض كيفيت توسطكوالوت ين كيرول نهين بإن توسطك سالقدايك نوع كاانشقاق وجودهي جابية مكرتوسط معالانشقاق مواوم طعف العروش كالحاجيات مِي الربية توو وسطر في النبوت بيم س كي دونون تمون بن بيبات نبين اسكي ايك تم وحركت وم تصريح جنانج انشارا لتنزعنقريب واضح موجائيكاوه تومن جموس لوار فيجمود بوتي ومنالا حركت وست حركت فلم اورحركت كئة مُعِدا ونِفس بيابي كيريق من صِل الياهرطاس واوردوسرى تسم موصل محض موتى وجيسه كالمب وظم ويهياس مح میں فقط موسل بواور میں مقیقت تحریک ہے مگرظام ہے کر شوکت کوکت سے منتی ہوتی و دف ورکت نة وكت كالمب عوض ببيام ونوالي فيوجيز ريتهان اوركا تمب وكت منط عدوث بن المط تصروا كل نبت توانشا الشقاق علوم بالسيابي سے حروف البشد مشق بوتے ہيں سودر باره مروف جون موف جوایک ببیت فاص كي سيابي كاغذكي حت مي سيابي واسطه في اوروض بي بر واسطه في التبوت نبين مگر جو نكر تومنيج اس ام كي تعريف مبيان حكامهم برموقوت ہے او نیزادلعضی وصنین اس سے تعلق ہن اسلئے اوا فرسائط کے باب میں کچیورفوم مروض کو واسطے و مے بھرتے ہیں ایک اسط نی ہنبوت دوسراد سطہ فی العروش سطہ فی العروض میں تووہ وصف کہ جیکے عروض کیلئے سووم واسط کی صرورت، کی خاص میں حصد جو معروض کوعار خرج اولاً دبالذات تو واسط کے لئے ہوتا ہی وزائیا دبارش ذوواسطه عنى معروض كيلك بنظرظ المرعروض موصوف الصفت علوم بونائ ويفيقت يراسطه بالموموف بوناي وجراسى يرموتى بوكم صفت مركود واسط كم صفت أى اوراسكى لازم الهيت بوتى بواس انفكاك كااحمال بين موتا

بوكرمع وض كيافقه قائم ولكى يبله واسط كرساقه قائم عى الدوه موصوف تما انع واسطه المني معروض ساته فالمهري وروه موصوف بوگيا بلكه بميشه وه واسطهي كي مهينة بي مومسوف ربيتا بريان طام وعقل غلطين بوعباقتران سفت مذكور بالمعروض جووقت معدي او وم النفعال كرزها زوقوع فعل إدرو قوع صفت بوتا بواوو قوع افعال متعديد كولازم بوكصفت متعدي فعول مفترن مولون ي ادراك كرتى بوكم وفن موصوف هقي بوغوض مصفت جي صول والمطرى هروت موتى بوردند واسطه كي سي لازم مابيت بوتى بيرسيط الماح نحاة الازم نيس بوقى متعدى بوقى يورمطم مسك الخاعل ورمعروض مفعول موتابي جيف نوتمس كروهقيت أنتاك سافحه قائم بواكروود بواريا فجاوزين وكساريراقع موتواس منك نهيل بهماما بإن ايكتهم كالقتران زمير بي يرك سلط بعي عالى بوجام بال بون نبوم بهوتو وقوع اورتف ئ مي كيو كرم وبالجله جيب نوراً فتا ب عين تت تعدى الى الا**رض ورم وقوع أوج** بسلقه قائم علوم ہوتا ہو لیسے ہی شراسطہ فی لعرون کوخیال فرطیئے باقی رہی یہ با**ت کہ نور آ فتا للے نام اہمیت فکا ا** نہیں بلکلازم وجود خارجی بحقیر تو انق تقریر سابق اسکو واسطہ فی امروض کہتے سواسکا جواب بیم کروہی ورماد تنويرايض آفتا كباسطه في لعرون حقيقي نهير<sup>ن</sup> ركيونكر مهولازم وجو دخارجي وصف عر**صتي بوتابي ماير في حركير إلاخر** كيك كونى نكوئى ما بالذات عِلْسيَّهُ وه خوداورون كادست نَكْراورد ربارة حسول صفت الازمراوو مُكامحتاج مومّاري و الطسفى العروض عقيم مي بوناي جودر بالاصفت متوسط بنيها كسى اوركامحتاج **بنومتنال آختام نواض مراكم** اس نورندم في التمس كوفالي مقى في حجم أفتاك ساله لازم كرديا واسطه في المروض تعقى كيفية وزيبا وقعى وه شعاعين جزامين مك بركيتي بن الرئكلتي بن تواسى نورمندليج سنكلتي بين اوصادر موتى بن تواسى صادرم وتى بين بم افتاب كأس يكيسروكارنهين إن أرحة يقت أفتاب نظافوري بواور قدرت كالمفاوة نے اُسکوگول کرو کی شکل بنادیا ہو تو پھر آفتاب ہی وہطہ فی اور فرحقیقی ہو گااور سابت ا**بل فہم کے نزدیک مج** ﯩﺘﺒﻪﺩﯨﻨﯧﻴﻦ ﻓﺎﺷﻜﺮﺍﻥ ﻟﻮﮔﻮﻥ ﻛےڟۅڔىرچوشعاعۇ كوجىم كېتى ہى، ﻭﺭﯨﻨِﻼ ﺳﺮﺩﯨ<u>ﻜﯩﻨﯩﻪ ﺗﻮﺗﯩﺮﯨﻘﯩﯔ ﺟﯩﻢ ﺗﯩﻐﺎﺗﻮﻝ ﺑ</u>ﺮ مرا پامطابق آتی ہواور نکرون کے پاس اٹکار کی کوئی جب اسی نہیں جبکا اٹکار نہوسکے اور کو ای دیال بی نہیں جبکا جواب بن آئے مرز ہین اسکی تفقیق سے کوئی مطلب اس بات بطلائے بچھ مارانقصال جا کا فقتى من مدوكد يميئ مرا سقدركهر منياهم وريح كرحقيقت آختاب كرنور ميم كي **تونو امن** بن او ومنورسية ونول ستعے لواز ملہبت میں سے ہو ملکے بھر نور کو با بینعنی لازم وجود خارجی کہنا قابل شنوائی ہوگا بھراف اسطافی ہوم

يسفت عاريبية وخر كي يحصول مير من الدكامخاج تبوورند واسطه في العروض بجازي ا سِنقى سَكِيجَ جِنِهِ ، آيَنة مع أرده كررَج أن أب سن يجكدا يك نبح كالقابل ياس كي ديواك سافي عنالًا اسے فال جوال ورت میں لاجرد تینے وہ آئیدا فتاب سے نورکولیگا دیسے دیوار ذکور کوهی اُس نوری سے بيحه منكجه ديكاسو نبفرظا هرمية مئينه ديوار كيتق ويسمطه في لعروض والدرغورس دليميئ توواسطه في الثبوت جبانج الجامل تنقيح حقيقت واسط في لنبوت انشار الشرير بات نبوت كويم في جائيكي نوض أيمنه صورت مرقوم والمعلم في مروش مجانى واطمنى الروض في توود أفناب إنورا فناب الروركواسك ما قدقام كمية اورا فناب كونودم منهجة اور مجی نهری وه نورم زمین سے ملاصق برا و جِسِکے التصاق اور تصال سے زمین مومولوم ہوتی بوزمین کی فورا كصلته واسطه في العروض بحده بذات خود منوري، ورزمين أسليك واسطه سيمنورب ينون صفت تنويلا فدانيت المحم مصحق میں تولازم امریت اوراسکا کوئی انکر کے نہیں کرسکتا اور زمین کے حق مرصفت مذکور عوض مفارق ہوجانی ظاہر جب بات وب محق مو کئی اور واسط فی احروض کے حق مرصفت متوسط فیمالادم ابیت موقی و اوروض کے حق میں وعواسط كيرى بالذات معرون كے حق مالعون اسط فاعل موتا بيمعروض فعول تويد بات اب مجمع من أي بهوكى كرمحكم عليقرغى وه وامطهري بهوتا بحذو واسطهم وض نهين بوتا اورواسطه في بعروض كلت صفت عاض وص موتا وكلديه باست مح معلم بوكمي كريكم عليقيقي بي بوجموصوف بالذات بوالسبت كميقي في أربوتي وفياجن علت ومعلول وموصوف بالذات وصفت ذاتى بى بوتى ب اورنيزيجى بركونى بوكيا بوكاكه واسط فى العروق في درباره وجود كميئ يأكسى اوصفت وجووى كالمنبت كبئسوا موجود طلق فلاوندر بق ك اوركوكي نبيس آخراين وجود كاحال كون نهين جانتا كرع ضي ب ذاتى نهب ورنهميشد سي بوتا اور بيشيه متايعيب عد بحاكيول بهارك نام لكا اورج جودعوض بح توصفات وجود يرتبامها بيدوضي وكى اواس تقريت كيفيت رتباطاعا بحليف فالق كما تعكيق دعق بوكى اوريبي معلى بوكياكرسوا أسك وريا والسط في ارون كيفي توبانا من كمت بين كصفت توسط فيها فالق ساول بي ليتلب اورواك اوزكواك الطسيني وابنيم إي بعد المن الكيه صليف كاستان اسط في العروض عنى دولو ل مين خترك برتاب ادنيزيد مي بحير من كيا بوكا كه خلست حوق الملا كى فرى وجدا ورعده ملمت يى يكدوه خود خلائق كے لئے واسطير وض جود كي إسكا وجود مسبط يح ج بقام رأسكے اور فلائق كما تعداسي نسبت ركعتاب جيب نورة فتاب ورزمين فيرك ساتعداور كبول نبواي العلي اوابيا محن كون مِوكَاكِتُما كمالات لين كما لات بن سے فال تق كوعنايت كرے اور بطابر إبنا نام تك باقى زكھ - ديج تم م م جنر

مجحة بن أك وجودا وركمالات بود با وجود كيفارض ومتعارا ورعطاكردة بموركار بي كالموفغ مه کا تأک وقت ادراک یون نہیں کہتا کہ یہ وجود اور یہ کمالات اسکے نہیں یون بعد می**عقل دازاتنا کہاؤ** موارکوئی کے وجود کا درمطہ فی احروض مجازی جو کے نوبعد خدا وندد اولجال کے حقوق کو مجمنا جا بیئے مجان اللہ دربارة احسان اعلم مي اگركوني نظيرخدا وندي وتوواسطه في احروش و مكظا برب كه خدا ونداكير كم مالك الما مونیکی وجدیدی کردجود اور کمالات وجود فلائق اسکی ذات کے ساتھ قائم بین، کمی ذات کے ساتھ قائم بین فقا شركي نتفاع من صبيا استعاو من موما بي تواس صورت من حبكا واسطه في العروض من ابماري نبيت ثابت موكا کے موافق ہارا مالک ہوگا رہا واسطہ نی لہنبوت اُسکی حقیقت اس بے حقیقت کے نزد کہ . يه استاهه من المديم وض من شن منطر في العروض مووض كاشري نهوا كرمعروض كاشر كيب مركز المع الماري المركز والمعالية بنوكا واسته في لعريش بوكاكيوك أمركت يول تومتصو زيبي كدوصف متوسط في اسطه اور ذووام بالذات موكيونكه بيه بات بين وتحقق موحكي محكه صفات داتيهمي وسأ تطكي كنجا أش ميس موتى دات موعوف فن تنها اُنجے تھتی میں افی ہوتی ہے بھرل قد غت ایک میں ذاتی ہو گی تو د<del>و س</del>ے میں عرضی **ہوگی سوید عبینہ مطبی او مِن** حقیقی می صورت ہریا دونوں میں عرضی ہو گی جیسے واسطہ فی لعروض غیر قبی<u>می میں میں خوص **کرتے** س</u>ے معلم مركاليك مخفى بهو كاكسي كلي كي تعدّ واحدين شرك بونادوط مصوب ايك تويدك واسط خوداس كلي وارق عن متوسط فيه كاكو تى صدم وجيد حركت مفتل وقلم وغير كميلة وبطيري ووسكرير كاس كلى اور وصف كاحصد توانبو برأ وصف اوراس كى سے واسط كو كھے واسط لجى بہوائن اسكاكوئى صدار كوعارض بہوجيسے ولكرو كورے كيلتے ول نا كك نبه نيل بريرخود موصوف براك كسندينيل بنبين اورا كرالفرط المطاعبي ا**س كلي تفكمي** الموص كيها قدموهو ف موناذ وواسطه كيموهوت مونيين كحية فل زكهتا الوجيب فرض ميج كوتي تحفظ الم انے ہاتھ کی لکڑی کو چکردیتا جائے تو ظاہرہے کہ ہاف کو لکڑی سے چکر کے ملتے واسطہ ج برحرکت لازم وكلاي ك چكرم وافلت نبين بان القركي دو مرى حركت كواكر كيئ توجوب اسقدر محق موجكا اباليك ركذارش كدوا مطه في النبوت في ما والعني يدكده الطيخه دا الصف متوسط فيه كا ايك حصه بمخصر حركت بح مربعاهم بوتى وجهاكى دركار بوتوسنية تعدى اوصاكو سوصوف بالذات عنى اسطرفي الروض كي جانب بالعرض عنى معروض كى جانب نتقال مفرورة بريد عبى علوم بوكاكه درصورت تبائن المند موصوف بالذات وموضو

بالعرض نتقال بيحركت محال بوتاي توجإرنا جاروكت واسطه فيالعروض ياحركت معروض كي صنورت يزني ب . لیونکه وجو د ما ہالدعن ہے وجود ما ہالندات ممکن ہی نہیں لیکن کھبی حرکت مسطم نی ہو وغال کر محیاسطہ کی تماج نہیں ہی جیسے وموان خود حركت كرابح اوراطراف خانه كوسياه كرديتها برعلى بزاالقياس معروض كعبى خود يخرك ونابرا فراسطه في لبعروض منفید بوجاتا بی جیسے گیدائے نیل کے ماٹ میں گرنے کا قصائیہ وہے اور جھائی حرکت اور اُنقال ورم و فرکیلئے ى درى تحريك كى صرورت بلرتى بيدليكن جيد تحرك قعانى كوتجد الاده مرورى فركات مانى كوتجد حركت ولية تحرك بونهكي خودعاجت بي غوض تحريك حركت متصورتيس بالجاحب حركت داسطه في بعروض ياحركت مروض کیلئے اکسی محرک کی ضرورت ہوتی ہجاتو ایک حرکت کی ہی حاجت ہوتی ہے جیسے رنگریز کبھی کیڑے کو زنگ بن الناہو کبھی منك وكبرب يرجيزكما بوبهرهال نكريز خودهي وكت كرما بح مكرظا بربو كاكه جيد بضرورت نخرك مفعداعن وبط العروض حركت مقصو وى ضرورت بوتى بيريضرورت حركت كمجى محرك واسكى حركت كي مَرورت بوتى بواكر بحرك مقصود ہے محرک عال ہ<del>ہوجا ک</del> تو بچے **رمحرک کا ہوناع وض میں ب**کیا ہے اسیوسطے بعض مواقع میں جیسے وومشالیون جروش بھی **ہ**و عِلى ب*ن حُرك كى هرودت نبين جو تى حب يغقق بو چ*كا كهروض من بغرض نتقال حركت كي فرحرت بوتوانئا او بجي يادكر ليناجا بيئة كأوصا تتجذه مين برآق زمان س يك جد جصميعروض كومارض بهنا بكينو كتابتات ومتحبط الوطلالة اوغير قادالذات برما مبالا متياز فقط يهي بحكمتج واستاين سرآن بين فرد عديد سيدام وزاجا بابحاو رنابتا يرم بي حصاروا بمام متمرم للأنابي على بذاللقياس دويمونكوا فإعدس سركت كاليك حصدعارض نهيس بوسكتاكيونكر هبيه حركت كيتجذاعني محدود مهونيك لئے اوراً سكي شخص مقعير كے زمانه كالموت واليے ہى مسانت كى بى ضرورت وروجام ميں افت يہ جي اودكاك اوفائ ومجكى جيزكاب تجداور خفر مصونهن توبالفرور يجيمى حركت محدد داورفس بوكى احربوجه تبائن هس ترکات خودتبائن ہو بھے اس صورت بن ایسا واسطہ جواز شم مقصود بھی ہوا ورمین حصنارض بھی ہوم حركت تصورنهين اس منور مرب وال متراعم كالح ساطت وبوجابوت مانى سلم بوعي وقط فظ اسك كانشقاق فم لصدر مفقود والمضممين تودفل موسى تبيل سكتى كون نيس جانتاكه آب كا وجود باجود فارتم حركات بي ارواح مؤنين اقتم تركات إن اكروونوق جودا وتم حركات سيح توبيبات قابل كار زهى كريهاي حركت دوسري حركت الم منت نهيس توليك مم كاتفرع توريس تولد سفيجاز البيرك يركت مين واسطه في البوت كي تسمان اليهيم الما معلوم بوجيكاكه الرائس ي صرورت بهوتي وتوبغر من بصال حركت صرورت بوتي يجو وقوع اورو وض كيل صرون وسيد ونركيز كاسلطت كي يحضي اضي ورات خواردى بنيا بعنى شفواه تواه ومول برموقوف

بونكهي وحول بيموسل عبى ميتا بحاور د نف كحق عارض كيلئية أى خرورت بحكيز كدور ماره عارض بيليهم وخر وه واسط في بعرض كالازم الهيت وقام واوريهبت ويرموكي واضح بموجكا وكالوازم ما بميت محصق والمهيت من تنهاكاني بوتي بحكيك للطنة اورتوسطى كنجائش نهين بوتي وضحم ثاني وسط في الشومة الموال ومنضي بوتي ب سوا إسكيم مسكو كجيد ذخل نبين وجو دعارض أسطستو لدمونه وجو دمعروغن خواه مخواه مؤسل ويحرس كي طرف تعلد كا انساب قربي عقل برگزنهيں بال صال ومول حركث مطرفي لهروض ياحركت عروض كوست متولد كيئة وكونتها ز نهين توجى تولدكبنا كونه بجاب بربهان است كياكام جلتا بركان موبع مومنين فتعم بعيمال ومعيدق وم حركت بوتين توكيامضا كقه تحاجنا بصول لترصلع كولتبهادت وازواجا جهاتيم والارواع قرار يسكتي منوط وساطت نبوي وساطت تبوتى تونهين كوئي تنظاسطه في النبوت كي ليجيئ بونهو وسلطت وفني بولي راوسط في معروض كي طرف انتساب يه بات اليي نهيس كه كوني منكري اسكا اكاركه يسكي كون نهين جانتا احد يبيا يهي واضح مودياج كعاض تطع نقاع وفرص وض كالازم بميت سطفى لبرون بوتاب ودلازم بميت بي وجيح تحق مل بهيت كافي بوعراد ولكركانام كيونك نشقاق نزكوريا أرتنوني موجودي ال كوئي حجتى لاألني امين تكراركيت توكري كوض وض كالمآم امواح جواهر جن جاهرين ومن كهان جووا طرني لعرومن ومتولد كبئي ووسير مضمون توسطاس بات ومحقفى وكا المك مطموسكو وسطه كهيئه اورد وطرفين سويهان ونواسكم رسول تسليم حبكو وسطه في بعروض تحبراياا وارعام مؤنين مبكو علاف كه ليحتجب مقتضاى نبوت لازما بوت نبوى يامعروض تساركوني نهيام الكسي عنبارسا رواح كجانب همواد كال بي يحي تورول سيلعم تواس لسايس سي مقدم بي بيرتوسط كري من اسك يد كذار في كالم البي تامم اكرهاميات مزومهي كيون نبون نظرغار ويجهؤ تووسائطهي من كيوكر مرطول كيليم عليجة قي تووي غالق كن فيكون علام اسب كالصي ميكافيض ب كيني إي معلول ورلوازم الهيت كاوجو وتظرفار ويحية توعلت ورلزم بي كيساتم فاغم مجتابي مصورت وبالمت المزومة اسطرني العروض وجؤارض اسيط زم معروض موكى اوراسوز لما فأحسب مغبر جبر على ينك مريه بادر يكدوجود كامارض بونالمبنى بعرض أيجومقابل بالذات بموتا بيج عن وضفال جويزبين يول بهاجا كوجود وليف تقتين سيستغنى وارب بنتي تقت وأسكر محتل الروض بوكا وبجرجو بركون وكا ا بال بالعرض كالطلاق جوبر برمحال موتا توميرا كهنامي بيجاها بركون بنيس جاننا كدفصول جوابراكرجوا بروتع بالعرض ا بن علامه بن كوئي بنسي التر الضعواف عواض تض نهين بعق التيضمات كوصدة للزم والصعورت بن جويرها بي فضا برعمول بوكاكيوكيصادق النين بي سيموتا براصورت بن عل درم على الشخصات مل وفي ي بوكا

جى بىڭ ئىنىمون يالعوض بىرى راخدشە تورىط سۇسكاجواب يىچ كەڭرىيان تورىطانېين تومۇفى (مطالع قديم) ترواسط في إتروش بإطلاق مفهدم توسط بالتباليفت خوط بتى نيايالا زما ويت جوا ويت كم ساقرة أنم مونا والمرموم كوعاض بوكا بحتو بنمعنى بوسط الهيئت عارض نهين موقاكة أميت لازم اورطروض ومطين اتع بيكون نبين جانتا زابيت متدم ومطمن بحزولانهم وإلى تن بأي المصام كواسطه في العرض عني ميت معلوم حبراً معرض كيساتمه مقترن أنسنت كاعرومن تحق نهوكا ومن قترا فاسطه في الجرون عموض لذات مقدم وسواي ي لازم كاموم وطلق ستف بوناب ستفاده ميت تصورنهين كاطلاق الصحيم وتواس بيجدان كابطلاق م معيج واو الزخق ووالور فائزاموزنان بتورذكورابتك مجي ومن شين بي بواتواوريحي يزظرظامرين كوبالأطاق كبيكارم فوستلزم وون بران ترا برمجكونم يحيئه ميرى بات كود يجيئه حاوث كوابت تحتق من اولاو بالذات كونرورت ويول تين جيز كي خرورة ې د النځي و سفه ني لعرون اور قوع عني فعل و ميال قوع عني تفتل سوا انجے جو کيم واگر نفر وريات پين و توانه پين متما يسح بودادت كوفال كي ضرورت توظا سر بوربي قوع اومحل وتوع الرائكي ضرورت بهوتويون كموالم قديم بي راعادت كمين كى كياضرورت بركيونكه حباط حقيقى خلاونداكس فبهيرااورفاعل كحساقصه قيام غلامعي البغعل غروري اسلفركه وه أسكم لوازم ابيت يرسح بهوتا بحينا نجه مكرر يسكر وشن موجكا بوتو عيز بجز قدم اوكيا احتمال بوببرطال فوع ادرمحل قص كي هاوف لوالضرونينرورت بحنلاوه برين مبيينف وجود فالسكيءانيسي عال بواجتعين التحفراور تكاورتصاف وعلوقع كالمنل ہوناہے مٹال کی نشرورت ہے تو لیجئے شعاع آ فتا کیا وجود اگر آ فتا کیا نیفن ہر تو نیٹلمیٹ تربیعے وغیر جوج فیا نوکلی دمووينس نظراتي ومحفانون كطفيل وبكربهااوقات محل قوع محسوسنهي بونااور بذات خودعلوم نهين بوسكنااوكم بنيا خود مدرك ومحسوس ميتا براوزنورس ويجهيئة توكهين بي محسوس بنيس موتارساس ميتا ي توعواض بي كابهوتا بوالراحبام محاوقها جومكان بجاورتركات كامحل فتعط جوزمان ومحسوسنها بتعيقة وحبم جيسواد ومبياض كامحل قوع بجاهيا بمت ويم غلط كارسي زياده جهاس كل مرعى بوسوااك كأسك وانز كوشل وادوبياض فكالصور ينمى وخي وفكاري كوكي منري وراك كرلياه ودكيا محوس ترابي غرض برها وث كومل حوا دث كى ضرفت يحسكوم محافق يح تعبركيا براوك يفعول في لهين عن كها بي سويمحال قوع بي ميشه معروض موتا بحا ورجو البراقع موتا بكوه السكاحق من فل جوتا بواسفورت من حادث كيك اكم عرض بوكاليك سطرني بعروض بوكات بس كوئي جوجوم جويا وض وع مويتهم بال يتجيز ب مخلوق نهوتيل قديم مونس توريقرايلي ميرسدر بارني تعي مرا السلام كاييفد فهبين كدائك مدوث سانكاركرين كوئي جوعا ميه استك كوشت خردندان سك اس تقريرك بعدكون ببت سيبهت جيرا بروبوتوبا ينوجه وكرج ببراد يجا تسام جوم الر

ڵٳٮۅٳڿۅٳۻٳؠڔٞۅۻڞؾۼؽؠڷۣ۩ڮڰۼڰٷٷڶڰڰۻۅڔٮۺۅڰؘ**ڗڿۼڔۼۺٷڰٳڰٟٷۻ** شناسان معانى سنج كلفته وينفي كيميري من اوربيلغ كارشاد بالم متعاض نهين بني عبدي صطفلي ميم شكاد رشاد تو مبني اں بات پرہے کہ مبکودہ ، وہر کہنے ہیں اسکولینے تحق میں فقط ایک محمل قصع کی صرورت والح**کسی کی نہیں بیرہ** اپنی اعطالی من اس رتباط کو وعل کسیاته موتا ای وان او وقوع سے تعبیر نہیں کرنے بخلاف عرض **کے کہ اکو پ**نے تحقق من إك توجوم كي صروريت جو سكامل قوع بهونا بواوراً يسكه ساقد جوار تباط بهونا ب أسكوروض تعبير ت برت مرع جومر كفول وقوع كاجتها ورميرى وض يه كاحتيام محل قدع سه كوئى خالى بي جوم و ياعن اور احتياج ك جدس كسيكوروا خداونداكبر كي جوير فيقى فنهن كمرسكة مان أس كانسبت جوير كااطلاق معنى متعنى على جثنا کئے بچاہے یون توکو نی عبطال کا مفالہ کہ یا نہ کہے اورغورسے دیجئے تووہ بھی جو**ہرکوجو ہرلوص تغناہی بہتے ہم** بعدائ نبي كن ورزون مي جومرمونا أدريشي ظامر وكيتفالمير عدانى الذات بعق بي ورد ايك مستخصيا دوسوب البديا دوموب لازم أمين كي كيونكه تفال عبي ايك تب ب ب اس صورت من مقط استغناا والميلج يردارهار بوبريت وترمنيت بهو گاامكان فيرونه مقترنه كونس كييرشركارين بيريكي **بريرك بمتغنارتام بجزواجه** جل شانه جومصداق وجود مها وكسى كونصيب ببين علاوه برين ذا تيات جوا مركوا كراكية سري مج حاجمة بيبر اقتران نركيب يون بوفعل عبث فراكي مبت التصور نبين بارنيم يجيرا بهيات **جحت لدكس كوكرو مح بكرام بت** معىنوعكها بجي زيبانهين السان كصنعت مررايكر نبتاري توغا لئ شفعت منهين موتاا وربير وخفعت يسي بجكما وجود مصل قطعات شب بقطعة ترنب نفعت مرريس جود رهقيقت ببي قطعات كي منفعت ب وو حرط كامحتاج ب بجراسك كمروداني بي تقرراور وقوع اور الهوراور ترتب منفعت مدم مرس واتى كامحتلج بحاور كوني وحبر مرسيب ئېېښونون نظرغا ئرايك سرك كامحال قوع كويد بات هي تو خداېي ين بوكه كموم فوع كاجت نېين كويد فداوندريم: اِت وَوستغنى والكَفْ تى دوسكواتى سے ملكمغنى اور ين واور ير بنا مكتسبي ميكر الكب ورخ ويقيقت اسكم رببلوك اور بات بات وضيت مكتى واوروا مل قوع كه درما وقيام خدا كميطون اعتياج كا موناتوة إلى كاري بهراعى تمام بيساكر قام ميت فداى داسك ساقد قائم بيسواكرو في معنى بحرض بيرص قابل جبرتو يجراني بن الريان في المركام والمعالم والض محمد في ذات المدرى بقابرى معلى موتل م والمتد المماب بات دورجا برى لازم يون ب كمال طلب كياون منه ورييجناب را معد عب وشقمري وأيح ك كون فريسة في الباب جيدا جمام كاظرت تحق مكان يجدور كان كاظرت تحق والعام كالموقعة مذكوني فل وقوع فزور موكاسو كو اسك وحققت سع بم وا تع

جَى کوئی اور ہی ہوسوا کی حقیقت **کو باین ت**خفر قدم محدود علوم نہو باین علوم کو گیت انبی اولی اروندن انفسر فراند ہے الهاتهم فهاتهم كالمديم ونين كاطرف احيه بواورية وعلوم وكنزوز المملي أوقصوواتم جرفانس كالبدلال سلواة ي دياني من اللقت الجوالانسالا يعبدن ول كافي موجود واورنبزيهي معلوم وكردر بارة عبادت ومنين كيك مفتدا أكري توريول لترصلعم يطمينان فهوتو دوشا برعدل موجوه بن ايب وآييا قالنكنتم جون الشرفاتيوني بحبسكم التلوولغيفرلكم ونونكم والتلزغفورتيم ووسرى آميت لقدكان لكم في رمول التراسوة وسنة لمن كان يرجولنه واليوم الاخروذكرا مكر كشيرااوريه بات عقل كويبط سيمعلوم بوكة كليف الابطاق مني السبات كي كليف جكاما وأهبى مكلف مين بموفد اكيط ف مصفور بنيس ورنظر النان معذور تفاكون بنيس جانة اككان س أنحكاكام ننهين موسكتاا سلئة ضرورمواكانسان اورجن بي كوئي ايساجزوم ومكاسقضا ومهاع باديت برواور يعجى ظام بركريم صداف لفظ موس اكرم وكاتو وجي بوكاكيونكا بادت عنى القياد باطل ورخضوع وخشع ظبي كيلة ايان صرور بحاور عبادت معنى مذكور اميان كى لازم امهيت جبين ايمان موكا بالفرور وقت صدورا حكام منقاد بروكا ورندموس نهوكاس صورت مل بشهادت بعبي ضميرهما تهمالي لمونين وه ابوت نبوي جرطوازه ابهاتهم سے ثابت ہوتی بسبت ای جزائے تھے ہوگی جوسلاق موس واور بذات فود تفنی مباری میں كريشبت اواجزاك آپ كي بوت ، كرنهين سو كصما را قد رَك ويشبها وت آيت قالنگنتم تحبو والبنداخ او كيت الله كان كان كان رسول المسلعم تابت بهواييا فتكلني وكأيلي لوت نقط بنسبت اي جزر كم وجومعداق موس ويوكو ليقتدا جوان أتولم ستأبت بولاي كمتيم فامس كي باتو بح سائد خصوص بين ملاعقا رسه بيلاعال بك كوري عيد اوركو بي المركو بي مال در کوئی کل کیوں نہوسب میں اقتدا نبوی مع مروز جنا نجر تقضلے اطلاق ہی رواونیز سے زدیک مجروبی مخرظله ووكه ايقتدا اغرض مرفت نحارعها وسطي تواصورت مي لازم بي كدرول مصلى الشرطليه ولم من والأل بزرك و مقتصنامهلى عبادت بهوولايابز نبوح بكافتضائ كمصقصلك مؤلف وعبيا ببع عناهر البح تفاف الازوالا تقساه بموقية يساوحب لياجزو تخالف جز فركود للورزك مونهو كاتولاج فرصوميت لازم وكي كموكركناه كيلت وخالف جماري ونى ايساجزرجا بيئع ومخالف جزم تقتضى عبادت بمووه نهين توكناه بمي نبين اوراس القرآيت اولئك المذن برج التعرفبهديهم اقتده كوملائي تواحد فبياعليهم السلام كي مصوسيت بجي وش برجائكي اس موريث بن زلات نبيا اذم كناه بك حقيقت مقتضار جزر خالف فهري مركز بنبوتكي موكئ تواقبيل غلط فهي موتكي جبر لوجه كمال عنايت تنبطيع رجو كاندبي جيب حداث من كريم المرقى بي توعوام كالانعام كمح من مروب جراني بوجاتى م

ائعنى آدم كوختلف بإياايك كامقتفنا مطبع دوسم محمقتفها ان الما وندور باره كناه وللمعيشة بمريكاريك جلاع وربارة كناه وللمعيشة بمريكاريك جلائري رسواصلهم كم مطابق ويذاه را تباع بى كى كياحاجت في اورعده مجبوبيت او تغفرت كى كياهرورت في كرنبون على بطبعیٰ کاس کو بیا تفصیل عبادت کہتے بیان کیلئے امری صرورت بی تی وخد بجو د **قبعنا**ئے فاربندا تباع مواكرتي سوليختلات مقتضيات طبائع طبيعت واعده كاتو كامنبس لاجرمط كيوكر فقط اختلاف مبيئات عارضه بتخاص مختلفه أكريدون فضام اورطبائع كي يحيي يعتد كم المخاص بمحاج أباعث اختلات مقضيات تخالفهم ين بوسكتا خصوصة أعبادت وركناهك مسار تخالف ب بودوركاتى لف، كرتخالف، وركابو باترديك كاطبعت واحده اور ليونكه يه بات ب تعنا د او امكان نوار دمل اعدم عكن نهي اور ميئيت اور **دوميئيت كا تصاد اور ميروا** باتوبيعونت تقرير فبالمطلب كاليونك معصوم نبونا فواه مخواه اس بات كوم يطبيعت واحده منتلف نهبين بموسكتااس صورت مين وه جزر فقط حبكي نسبت الوت نبوي مب مونیاورمیکوصداق وی وروسد رعبادت وارد یا بروسول مترصلی انرعلیه و ملمی دات با برکا ی مساور برواموگا ادرطبائع باقيدأس كمعروض بن اوروه عارض واور روال مصلي معلية أسلم وسطم في الحروض بن التاتع ا بعدال عن كوانشاء التركوئي شبه باقى رم كالال ميكاتوي رميكاكرست ودوصاحب لديبات تو مي كالولة لته والدكى جانب لطست ورايك تنم كانشقاق جابية بربه بات كروساطت مع الانشقاق ق واسطه في الروض من منصرب بنورمحانا اليه والدين جهاني المجرم وسط في الثبوت وصام طرني اوروش ي موصوف موتابي عاون بوات فوقط تطورون مريست و مصلف العرف كاللام الهيت بوتا باسرواسط في العروض أسكا لمزم واسط في العروض الدكي علت احدوه أسكامعلول اورطع تظريعوى

صاحب لديد بات بيبع سے بحي علوم أوركم ب اورظا برب كصفت بيمون اورعلول جابني المت كي زموجود موسكتا بي نه باتى السكتابي اسعمورت من كيوكر كماجك كروساطت والانتقاق واسطفى اجروض بى مي مضرب أكريبي ب تووالدين جانى كاوالد بونااورية كام كثيره جوابير تفرع بوف برب غلطين حالا نكدابوت كي حقيقت المونترزع بوتى ب تومنهين كيابوت كي فيت أني وساطت معالانتقاق لود ميكار شرع موتى بوكم آشنايا كمارعلوم بريه بات مخنى نبوكى كتوسط وجودى مرافشقاق الوجوة والوجو وانشقاق الموجدة والموجودس بركميه اوريد عب علوم بوكاك كليات شكك كافرادكالدي مسداق حيقت كالدجح م افراونا تصديرهدا ق حقيقت كالمنهي موت اوريعي معلوم بوكاكتاب باقفنا النص الرحفيك نزديك عام بنیں ہوتا تو کال ہونے میں تواس کے کہ کوام ہی بنین اور دھ بوجھے ترسنے کہ بنا الشکیک عروض رہے طبيعت من حيث ہو تو ممثل ختلاف آثارہ وہی نہیں مکتی اروم کی جانتے جے واسطہ فی اور وی کہتے مرجع جر كوكسال نبعث م يجريف للات آتارجو ومورت تشكيك زم مي ونهو قابل وروض كي ونسير كاليكن إ بات باقتضار النص ثابت بوتى برتو باين جرثابت بوتى بكار مطوق لف كى مبادى دوروريات بى سيموتى بسب أسكنطوق تحقق نبين بوسكتا اورطاب كامرهرورى بقدر صرورت ابت اوتك اوربيات يبغ علو ہو چک ہے کہ معروض صروریات وجو دعارض میں سے منہیں قطع نظر معروض سے داہنے ملزوم کے ساتھ برجہ کاللاز المستهافاتم موتلب معروض ففط محدود بوجا ماب سواكركوني جزلفرا تا انتضاران ابت موكي أسط لمزوم كانبوت ومفرورى بوكامعروض كحتن كي يومزورت بنين موجب مروض فطع فظركيا جاس فجعبت عارض من حيث بواورمن حيت انتبابل الملزوك أن اور سواطي بوكاطالب كالويبال مصمعلوم بوكيابركا ك وأشكيك في الماميات كراكر معنى من تويه بن كرشين ميث بومتواهل من تشكيك تووض معرتبين اور است ساقه يعي معلوم بوكيا بركاكه يدومنقول وكرسواديت من تفكيك نبين واسوديت من مسكى بناهلي بات پرسے احمال فراموشی سے تو کام بنیں مرحبکو آیت بل جزار الاحسان الاالاحسان ادے میری اس عقدہ کشائی براميد ويوس يكروعانى وعظ ورودس سعبى كياكم كرال كتاب كافون دارى يواين برعيان برا مجدس دست وكريبان بونيكوتيارتو نبوتكم بالجله حب ابوت نبوي علمدود واجابهاتهم سانفنا واعزاب الافئ اورهيقت ابوت توسط مع الانشقاق فيمبري تو إي لحاظ كأس نبوت بن كى عل اورمقام كيطرت لحاظ كالحالي نهي الانظم والمحام مقام سي توسط مع الالتي الله وات سير لهي ويوسط الماتم الت محكا كمروسط إلى

وہی ہےجو واسط فی لعروض کے ساتھ مخصوص ہرا گراب بھی تسلی نہوئی ہو تو وس میں تو کوئی صفہ وہ ہو ېى نېبىن كەبوسەجىمانى مىن انشقاق ئوجودىن لوجودىنېين انشقاق لموجودى لموجودىپ كىيوكۇ الدير **و** ولله ك حال بوت بن لدكاوج وأنك وجود كم ساقة قائم نبين موتاجنا نجهظا بريبي بحاورة مفاريل مي الكراسكا وجودأن كي وجود كے ساخة قائم نہيں ہوتا توائنے وجود كے ساتھ اُسكا وجود اور اُسكے عدم مسكاعدم لازم آتا على بزاالقيام الدين كاحال مبونا خصوصًا والده كا توجحل تال جوي ينبين سكيا بي من خداسيًّا لي عي حلت حلًّا خنيفًا فرا حيكامي بالجله البوت مباني من والدين اورولديكا وجود عدايد بالذات موالمهم وليك كيلي أيك وجود مبائن قيوم برسواليا انشقاق كم تبائن وجود باقى ربي جز بجى اجهام كے جزئيات كے ماقع مخصوص ہے كيونكه يہ بات بے تبائن الكمنه ولدولة تصورتهيں وريحانجيا ييس يبات متسور نه يقن سيل جال مطلو**ب توسنة كانشفاق** کا دجودے ہویا موجود کا موجو دسے اقتران باہمی بلکہ شمال یحے بر دمیکرے **منرورہے اور شمال** كليات كي نبت اكر تصويب توجار طه مقدويه ايك تولزوم كا أتمال مببت لازم ما ميت عدمض كاوشتال نبيعبت معروض تبداعام كاشتال فناص كوجو تصاما بهيت كاشتال بني جذ اورچوتھے اشمال کاشمال مونا توظاہر ہے باتی بہلی صورت میں شمال کی وجریسے کدادم ماہیت والے مید خارج موتاب مذبذات خودستقل موتا بونفارج سيآكا بودوسرى صورت مي ظاهري كدعارض خارج والذا وكهته بي بالمنهم اول عوارض بي محسوس بوسته بي تواس صورت مي لاجرم عارض معروض كومستل بو كانه ك ومنظارض كوليكرظ مرب كه عارون صورتون مي تبائن كمنه اورتبائن وجدوات بنبين ملكا خى لاط وجودا وا والمعورتول يمضمون انشقاق تصبوصاً بطورتوسطاعني فم ببجواكيت تويهوريت اول بي مي ب- صورت ثاني مي توظا برب كمعروض مض كاليف وجودا وي يم برگز محتاج بنيس بلكه أسكا وجود لازم اور نسرور ب كدوجو د عارض سے ثابت با لذات بيوكسيفد خيرورت ہوتی ہے تو عارض می کومعروض کی صرورت ہوتی ہے کیو نکہ وہ اسکا محل تحقق ہوتاہے اور میعی میسی کی احيں تو مجھ كلام بى نہيں كەم وض محل تتنى بوتاہے او صورت نالث اور ابع میں انشقاق كہتے تو يوشوا رقع ورت النفقاق مي بعلانشفاق مشق منتق عنه مير كيويكي اورنقصان لازم نهيس آ**جاماً اُسكاوجود جو كا**تو<sup>ل</sup> باتى رمينا بحاوظم دفاص ورابهيت اواجزارا بهيت من انشقاق كهف توبعدا خراج فاص جوعام كالكيات

بدا فراج بشنول هرا مبيئ اجزار جوتے مین نام میں اور نہیت میں استقدر کمی آجائیگی ہاں لمزوم اورلازم ماہیمة اروس بتوسط وجودمي بوجاتم ہے كيو كاست زيلوه توسط كى كوئى معورت بى بندريا نيم موش ہو جيکا اورانشفاق وجو د بھي بوجه اکمل ہے جنانچيشقريب په ہات بھي يا پينموت کو ميېم نے ڪئي برکيز کھفداوم وعلميط علم فعلى معلوم ہوتی ہی اور اس جرے فدیم کہتے تو بجاہبے بوجہ و فراج ابيات مختلفه مدوق مدوت مؤكئ بن سوحيقت مادث ياتعلق عيامييت ماصله لوجا قتران ورت عام وخاص ضرورب مكري يجث ايك دريائ ايداكنام اوراسكى برموع بموزان بحرزفار بسيمت بيحدان اليه دريا ون من علطان وبيجان موكر دوب مرت مي اس سع اتنابي يركنفا أتيا بول اورورتا بهول كماسين بحي تحجية خطانه ووالشرعكم بالصواب بالجله عبورار بدين سيصورت ول له توسط بمبي بروا و انشفاق بحق موبا امينمه جنمرت رسول اكر مسلعم كي موح مير فتوح عرض عام ورينهاري ارواح متقدم بالذات مونين مناخر هي مقتضاء ورەسے بااينېمەتصا دق موتا يەنبائن نېوتا اور پچرنبائن مىي خداكى بناە كەزەرىي تىما منے ہم رنگ تنادہے اور نہ ارواح مومنین کی نسبت عام جنی ورنہ تصاد تی خکورلاز يس كے كيونكا فراد فارصياً كرمتنا ہى ہي توافراد مقدرہ نوع بني آدم كا تركي تھ كالاي نہيں با بنہ كي وعبس تواكسم تبدس ايكست زماده ملي لادم أميركي فان درصورت ارتباط نزدم ما ميت ان تبائح مين ايد بحى الزم نهيس أمااور قبائح كالتفي بوناتوظام رسيرايك تصادق مين تنبادم وتوم وسواسكاجواب عجي أن بيحة متطرالى ذابة اوربالنظرالي لملزوم مطلق بوتاي يتصفينين فقط معروض كي جامب اكتساب كايج جنانيه ميرايه كمهناكه عار من مسيمعروض كوتفكل ورتجد د عال موتا بي يا د بهو كا اورمثال بي د مكارب تو ليعية كرة مشعل أنتاب آفتاب كومنلالانم بيجس وانت ويجيجا طلاق شعاع إسريج بحاور بإطلاق مرطرت س يه فرق ضربت ومنعف وتربيع وتنكيث قابل ي معروض كى جانب سے يكندين عى شعاعين فياده أتى بن العدد يوار و النجافة زمين كساربروه بات نبيس موتى اليه وض نور خلّار وشن ان الرميع ب تو نورد الل مى

رمع بي موگاا ورشك ب تونورد أل شلث بنجا يتكاغوض ما متياز فيا بين اسط نهي بي مرجاتير توارفراح مؤمنین کا درجہ تا کر تو معے نبوی کے نبائن پر ما بلامتیاز لازم ماہمیث فرح نبوی ملعم نہیں جیسے تر : مركولازم ماهيت أفتاب نيقين واسوجه مصام سرصادق نهين أتي تحين اورد رحبه اطلاق برمبيا ماهيت برنصادق كى مانعت منوعب جيب نورطلق كاحل أفتاب بربطوار تنقاق تمنوع نهيس باقى دير صورط باقيه أن ينظام رب كرتصادق ورامكان عل مرتبها متياز ضرورت جناني مردمان فهيده مجدي كيريم بالجله أيدوازوا جرامها تهماس بات بدلالت كرتى بكدارواح مؤنين كا وهجرو بكوصعاق تؤمن قرانيا باورجزدايالىكيس توبجاب ذات بابركات ربول التصلعس فانزموا كيوكو كالشراتيم ونين ليطرف مراجع بسيجناني مشرح اوبرمعلوم موحيكاب اوربيعي فلأسرب كدوه ايك مضمون كلي ب كدمسه مومنين كي دواح كوشا ل ب مومق هناء تقرير مطولاج م أس بن الكرتوسط اورانشقاق بوكا تواز قبيل ما لوازم امیات ہوگاربول الترصلم واسطفی احروض ہیں وہ جزایا نی آپ مے حق میں لازم و اتی ہے .... ارول کے حق میں عارض ہے ارواح اسکے لئے معروض مونگی غوض ایک توسط درباره وجودر وحانى ادسم وساطت عروض بخيرا وساطت نبوت بنبس اورط يق مخقرا تحسار كصليح ايك يسبه كدواسطه في احروض من اورواسطه في التبوت كي ايك تهم من تو واسطه احردو واسطه من ايكسط كالختراك موتا واجناني ظاهرب واسطه في احروض من بن ايك خصه دونون طرف ير وشترك موتاب اورواسطه فی البوت کی ایک می مین ہر حیندا یک حصر دونونطرف نہیں ہوتا میدو و حصنے لیک ہی کلی سے ہو<del>گے</del> مي يان من اني واسط في الشوت من ائتراك نهين بونا ورمونا عبى ب واتصاف واسط كواتصاف مرح س بجدو فل نبیں ہو تابیے وض کیے کوئی رنگر براینائی قدرت خلاسے ایسا ہی زمان کھتا ہو جیسا کیلیے ور مگ كر بناديناب كيكن ظاہر ب كدا سكر نگ دائى كوكيرے كے رحكين ہونے مين كيجيد ول منين ابسنة طه في النبوت كي ايك مع توموكت بي من محدب جناني اومخصل معلوم موديكا اورخضرًا المعلى مهى حركت كاعدم قرار مح المفيل مانهي تحبيء غرض عدم قرارذاتي توزمانيس بصاور حركت مي وصني أس كالتجارد تانك تجدد كاطفيل كربوا وكت كه ذكوئي وصف مظروف زمانه ب دخل وكت مجد الذاسع جيون كباجائ كاس كالك مصر فرك كحقين دوس عصد مح عوض كالمعدب اوردو

يخف سي مشترك بوجائے غرض اسطہ في لتبوت كي وبسم جس ماشتراك هي بياوراً باحنه ذى واسطه مو بجز حركت متصورتهين سورسول مفتلع مي ساطت باين نظراً ت د ونون طرف شنزک ہے اس قیم کی تونہیں ہوسکتی ہان فون بانبین ترکا<sup>لت</sup> میں ہو توفعہ نتفااورتهم ناني واسطه ني التبوت كيّ اوريول كيّ كه آيكااتصات لوصف رمانيت مومنين كيضاف رومانيت كير كيم خل تهيئ كحتا تواسي بيخابي بكاكردونول كانصاف وضي تواول توفلات مفروض لازم أئيكاد وسرب ايك بهيت الك حد كادو سرحد سبت سبب بونالازم يرجحالز والمازخ بات واسطه كادخل نبهوناتوويان متصورب جهال وصف عدع اسطهاور ذوواسط كيحدا ورمبوا ورخوده اسطهكي اورتيب مثال رنكريز سيخودظا برب رحكريز اورجيز بهاور وبخارض كريزاه ن كاروز أو ارجيز بوسكة الحكيم في اسكور الكريا اوكى كواس زكديا برجال مصداق واطرخدوه عائض بي مريم كيونكر كيا كالضاف معروض من أسكو ذخر نهيس سويمان يسي تصدب وصف يفران على مونيز وهجزه ايمانى ب جبكا ويرجند بالدؤكرة حكاب مورول المتمام كي طرف مصداق مين ذاك بي يحفركونكو سول رواح مےء بن بن خوانہ ہیں گفتا ہاتی رالازم تانی وہ فود ظاہر ہے کیونکہ جیجے نول طاف تھ يهى مابالذات بوكا ورنصدوروا عدم لكثيرلازم أيكاكيو كمصف بت بہین ہو گئے متم بزاد مصل او گئے بی اون مجوعات ابالذات جابية اورصة عارصته عارض نبوى الموصع عاصدارواح مؤنين ومختلف الماميت كهية وواحتم جوبوسيله أيات بينات قل الكنتم تحبون الله فالتبعوني الخاورة يدلقدكا الكم في رول التراسوة صنة الخ اورة يت وماخلقت الجن والانس الاليعبدون تابت بهويكاب سب كاؤخورد موعا فيحامان شكيك كركمين كأجارت ب كربوج فلكيك فتلان ماميت متصورنهين كيونك تشكيك كى بناجنا بخد ببليمعروض بو كالمعطوة برب كاس في كحقيقت نوموصوف بالذات موتا ب ورمعروض بالبيت كمال مي مفاوت موت ہیں جنا پخہ آمکینہ اور زمین کے قابل النورمونیکے تفاوت سے واضح ہے کین مطابق تھم توریب میں ہی ایک جنبزی اختلاف الهيست كي تجايش نهين وض حب نون جانب تصاف عرضى مواور مابالذات مونون كاليكسمواتو وونون جانب مكيس ماميت كے دوجيم ون كے دى يات كا أياميت كا إكس صلى اميت كا وس

صے کا سب یا شرط عنی واسط فی الثبوت یا داسط فی العروض ہوسکتا ہے یا تنہیں مواسکا جواب یہ ہے کا فیما قارة الذات بن توية بالمستمكن نهين كيونكه واسطه في الثبوت بهويا واسطه في العروض سبت تقدم واقى منزيج سوجها قارة الذات ين جيهم كا وجود توبراراي موناجابية ورنه قرار ذات مع يجركيامعني كيونكالي شع كادجود جب كمتصوريهي كأس كے مارے صے موجوز مون غرط نفر جودهما و دخل جود كلى واس مي توتقدم و تا فركی تنجایش نهیں ان وون عروضاً میں تقدم تاخر مکن ہے لیکن ایک حصہ دوسی حصارواں کے معروض کم وسطين انع مو الكن بواسطه في النوت وحقيقت تمم فاعليت فأل موتابي يا يون كيية كدامور ثلاث مذكورة وا صرد فيس وقوع أبررو قو ف بوراي سكواكرما بالوقوع كهنة توبجاب موسل موتاب توويي مواج سواكرايك صد ددس صديك مول مو وتمم مو تولا جرم كوئى بات سي بنبت المده سر صحصت ايى زا مرموتى جيريال منع بواورس كاسبب كوما بالوقع كيئيسو يات اكرنفس ميت يرتفرع كهنة توانيت تودونون مي برابرشرك ب الراست ي سراية تي قبى تودو سكرصد كي اعاجت في على براالقيام اسطه في ليرون فون من منترك وواكر معروص كىطرف ينظلاف وب توصدكانام قت برنام بي مارى ومن يبي بي كيى كيسي ايك مبيت كايك صم اسى مابيت كدوك هدكاوا مطفى النبوت بسي بوسكتا الصورت مي بالضروراي جانب تعماف أى أورد وسري جانب وضي موكاسورول لتنصلعم كي جانب تواحمال عرصيت باطل م ورند فيصف بوق تبوث يتحكم وسفلب موجا أيكام ونهورول مترصلع كى جأنب تصاف اتى اورونين كى جانب تصاف وضي بروكا كمية بات بعينه اس كاتر هبيك كريول للرصائم ودرباره وجود روحاني جزرايماني وسطرفي العروض كيئي والمحد تشرعك ذلك اب بم اكراس بات كوياد دلاكركه أز واج علم وات كا احبات المؤنين المومنات بمونار يول مترصلهم كي الم نرع ہی بوائعوی کریں کدرمول منٹر مسلعم کی موج پُر ختیج مؤنین کے وجود وصانی خاصکر حزامیانی کے لیئے وبهطه في العروض الدارول مونين عارض بعنى فركوعي ارواح مونين أيكي فص اقدر كم الخاريل وراينوج آب ابالموئين مين توبم جانفي مين كه قدر دان كلام رباني حبكو بيان كات آيات ترقى ايمان مهواور حباق بيب رالعالمين مع حنكوآ بكي شرح كمالات شاد ماني بوايسے شاد م وكران باتوں كو يا دكريں جيسے كو في كھو كى ہو كى جيز جو ويزهى موجرا لقداجك اوراسكو سنهمال كركوين مجله حبلي طبيعت للجماور ذبن متقيم وان باتو كموسكوشا ومونك اور سمجكر دادد ينظما وركيون نهو يتقرر كلام الشرك تبيا ناكول شئ اورمعدن كقائق نبونيك ليصعده شابر بجاور رسول مسلم كأثرت وفضليت يؤن كال وفع تبهات كالدوم والاصصيات معدا والمسلم

دلوں میں کتے ہیں جو کچے لکہ اگیا ہے اور انشار اللہ لکہ اہا ویگا ماغذ صبح ہے اور ازالہ ترد دایجے لئے جود رماد کلا ربانی ہونے قرآن کے *اور سول حقانی ہونے حضرت جبیب ارجمن کے بعن* طالبوں کے دلونمیں ٹرجاتے ہمی تق صيح ب عرض يات دلال جو جله واز واجهامهاتهم ست ماخوذب در باره و اسطه في احروض بعن رسول المعلم العلور نذكورا إل فيمسلم كيليك افاده يقين من كافي ب مكر باندسية سورنهي متحصب إب غلط كارى متوسين وزرباي نظركه اقتضارات وولالت الترامي عيرقيق الفلاف ولالت الترامي يسعبار النفاح ولالت مطابقى كونهي ببونجتى دومرايسا جلجورول لتصاعمك واسطه فيالعروض بوفي ميء اركنص اور آپ کی ابوت روحانی میں برلالت مطابقی دلالت کرے بشکٹ *اخرین* اوراق پی طبی<del>وازواجام ہم</del> پہلے سے متصل ہے دوسر اجلہ یہ سے البنی اولیٰ ہا لمؤنین الفنہ مجیعے بیعنی ہیں کہنی زیادہ نزد کی ہومنول سے برنسبت أن كى جانوں كے على ان كى جانين ان سے بتى نزو كيتى بى جتنا نبى ان سے نزد كے بوال عنى ط مے اقرب ہیں اور میں کسی نے احراف اولیٰ بالتصرف میں تغییریں کہاری وہ اسکے مخالف بنہیں اوران قیم کی ا ذربیت کو اَسَبیت اوراولی بالتصرت مونالازم ب علت محبوبیت اوراولویت تصرف بی اقربیت کے پرا قرمبیت کیلئے یہ دو نوں باتیں علت نہیں ہو<sup>ر</sup> کتین اورا تبک بھی طبینان فاطر نہیں ہوا ہو تو لیجئے ادر کان كيجيئة ابنى ذاليج ساقة تحبت كانهو بايربهي ب ملكه الم **فهوب برسي ك**ين مين البدامة ابني بي ذات أك بعدجواس عرب بنبت بعيه كازياده مجوب ولادا وربعا ئيول كي محب كاتفاوت ميوج ہے گردیک قرط مری ہوجیے زمان یا کان دوسرا قرب باطنی جیے فرب فلاق امیزو واوصا گرھیے قرب ظاهرى س اتحادزانى يا سكانى جقدر موضرور ب قرب باطنى مي جي كونى امر شترك موكاسوام فترك كانام معدن كفتي بي كيوك صرت رسول السلعم في ايك مع اشتراك كومعدن تعبير فرايا ب فهم بولويهات عدم الناس معادن كمعادن الذم ف الفضة علام ب بالجدا ول درج واعجت ايف القري تي ما اصدوم رجين قريبوب ، عسافة موتى ب قرابت بي مي محبت كالزوم اورعدم قرابت نبي مي محبت كانوالوالم مشبهود ب اس! في لي عده شابرب كرقرابت كوعبت لازم يي حروجيك كد فرابت بني كي حقيقت فقطاتني ہے کہ اسکی جمال عنی جزار نطفہ پدری اس کی اس کے ساتھ بھی قرین تھے اور باہم ایک سکان میں مخلوط تھے بعد بيدايش اكرد وسراقرب مواسخ مقارب سابقه كيدسرآجا كاب تووه محبت اورمضاعت موجاتي ويحيئه بجياكر سيدا بهوتي مرجامات تووالدين كواتنا صدمه نهبين بوتاه وراكر مبنت آغوش اوراكر وكنارمير

مِن ركم رجان كِي تعليم كراب تو والدين كيا كجد مرج نهين القلق اورا كرجوان بوكرجهان سيجام سياء قووالدين مرف سيهيطم جاتي إيداده بالاصدم جوازه بادمجست يرد لالت كرتاب بجزم ويرزان فرب وركسوجه سينهن نوض حون حون قرب من ترقى اورتضاعف موتايي وون وون عبت اورلوازم اورا تارىجبت من تمقى ورتضاعف على بوتاب يها نتك كاكردوا دميول كالعازمزاج ايك ساموتالي اورزگ دونک طراب توبای جرکه بیدونون ایک معدن کے دو مکرے ہیں اور مجی باہم دونوقین سے مربوط ہونے بن اگر جد والطرقراب السی اتم ز کھتے ہون علی فوالعیاس المالالیت العدداً بي لأ الك ضلع كر بكر الكربتي كع دواد ميوس جوار تباط فظراً اب مد غيرون من ظرنها أيا بأم وينحا ومهت ويجوزون كونكورول ست اورعلي بزاالقياس ورجاتور كوروبا نؤرول سيجوار تبلط ببخور عنین وکیوں ایک قیم کی قرابت محبت سفالی نظر آئے تو دوسری سم کی قرابت ورقرب کی محبت جی بروتى ہے أس كے معايض بوتى ہے جنانج إلى فهم فود تجھ جائيں گے مير \_ يجھانے كى داجت نہيں بالجا فربسى ممكائيون نهواب موافق مورث محبت موتاب فداس جبكانام بى قرميب اوجبكي شان ن ا قرب لیدمن جن بور دریت سرنمک و مدکوامک نوع کی محبت معلوم بوتی برکورینه م سکے طالب نہوتے وئی قون اور کوئی مذم به بسیانهیں بولطورخو دخدا کے طالب نہوں مینی کیموان سالم محسب ناکام کم نگراُن کی ناک<sup>و</sup>ئی دسیاعدم محبت نہیں ہو سکتی تمرہ ضلالت، و *وعلطی راہ ہوا گرکسی کا عاشق* یف معشو*ق کط*ا من تنظے اور این علطی سے اسکے گھر کی راہ جھوڑ کرکسی اورطرف کو حیلاجائے توجیت آس کی ناکامی میں تمکی اس البيهي الى بست يربي شكنهين يول والمشكة عرناخود ليل محبت ي محبت بهوتى توعير كيافوض عى جريون عركنوات إد سرخود خدا و ندكريم ارشا و فرمانات الناليروا يحب لكافرين يه ديمكي فوداس بات كي ليل ا کافروں کے دل میں غدائی مجت ہے ورنہ اس م<sup>و</sup>ح مکی ہی کیا گئی معشوق اینے عاشق سے یوں کہا کہ مجاتب معبت تهير ميرادل تجهد بنهن ملتا تؤاس كهدل سي بو فيف كم البركيا كزرتي ب ادريه مات أسكول كا کیا حال کرتی ہے ہار کسی جنبی سے آگر میں بات کہے توا**س ک**ی با پوش سے بالجلہ می خوامیت بسے اس متصورتها ي كفار كوفدا مع بحبت مو وريد نعوذ بالشرضا كي طرف حرف عامد مو گاكيموقع ديجين مجق جو چاہتے ہیں فرادیتے ہیں اورائے ملیم اورتین مونیکا کھ الطافہیں فرماتے اور علی بدا القیاس ہی آیا ہے 

بحكم هنوم مخالف مومنون كح حق مي بشارت ب مكرفا برب كسي جزري بشارت أي كح حق مي مصور م جوا لسكاطالب بوسوغداكي مجست كاونى طالب بوكاج غلاكاحب بوكاج غداس كيدعلاقه بي نبيس ركمتا أس كع حق مين خداكي محبت كي خركيا بشارت بوكي الركو في معنوق كسي غيوانق سيون كي كرجي تجيم مجست ہے تو مس کی طون سے بجز اس کے اورکس جواب کی امید ہے کہ ہے نومیں کیا کروں بالجاریتی ویث روريشارت أكرطرف تانى م محبت نهو مؤف الارتمشركي تذليل كاسامان ب سوفداو نداكيم كجااور المان تذلسل كجز غوض آيات ربّاني كو ديجيئ ياحالات نساني كو ديجيئے غدائي محبت بزل مي ثلتي پليكان سكامب كوئى بتلاسئے توسهى سوائس قرب بېچون كے جېرىم تربية قريبا ورآية نمن قرب ليين جل الوريد د لا است كرتى بصاوركياب جال إكمال بتك يحانبين فداك كلام عبت سے پيدكس في نبين جو ديني كيتے • منتهاعثق ازويدار خزو بالكين ولت ارگفتار خزد با دراگر فرض كيج ديم كي ويغتم و عند مي مي مي المين بن تب بي بي بات مي أن كارواح كوني م كاقرب أس جال باكمال سي جو مرايرالف في ونقت ہے آدمی کو میں چیز رہے اتی ہیں جو اس کے کام آتی ہی گرکسی کے کام دی آ لمے واس کے معدا کا بوا معكمين عي مناب كراكاكام خاك سيابان سيابوس ياكس ادرت كل كالمام أكد كاكام آك ى سے كانا ہے الله كاكام الكه بى سے كلتا ہے كان سے بالك سے يا القرسے يا بالوك يكى اور صوب ميں بكلتا كمروافقت بالميعنى كروولون كالكرمعدن بوواجينه قرابت نبي بحرابت نبي مي الميا تحادمورن وتابح بالجله وافقت قرب معدن وعبت لازم كالمعمن ومي معتى وجهان قرب معدن بوتابي ان عدن كى دوسيس معلوم بوتى بين ايك تويدكه دوجيزي بايم مكاصف الفهاى بين شركيهون اوريدونون أس كلي كى فردمول جيب دوانسان ياجيه دوآدى ديك فلاق كم كروسف اساني من ياكى فلق من طرك بين الدوران وسي فرويون سرب يركه فيصف نتراي من شرك بون جيد وبي بونا بابندى فارى وفير مونا يا كي مرفي لوي مخوناهم اول كانام بم معدال لي ورضتي وركل كية مراورتم ثانى كانام جزي الدفرى اوغيرتي كيت بي ما قل كي وصِّميه توظامر سي تم انى كے جزئى بولىين خاير كي الربوروس كا جواب ير بے انتزاعيا اضا فيات بوك بي اورا مافيات ين دراره المافيات من ورارة احكام الراعتباري المحتومضاف في مناء استراع كام وتاب اوروه ال كت بن ظاهر كريز في بوكل بنين وفرا كيدر تعرك و قابل عبار بياضون يأتملع ياولايت مشلكاه وجزني وين شجلف كهبى سكته بين كدكونت طن احدد ونونين اشترك بصادرد ومركلي وجزني

منبير لكن ظامر بح كراي اضافت الحصاف انفاسيين من كاسكتي بجاور باوجوداس كليت انغافي مشاف عني مبعن المعماى كلى يحاوريهان مفعاف جزنى بركمر مرحبذ ببرسم كالتحادم معدن موحب مجست ليكن عديضة عج جفد موجه مجستسب وعدت معدن فيرهيقي سقدر موسب محبت نبين واوركيون نبو وسف نتزاعي وخالضاى كونبير بهو نجتاا وامرجزي كلي كى رابرنين بوسكتايهي وجهب كد بعض اوقات ايك بستى ياايك ضلع ياايك آ دمیول میں با وجود اس عدرت معدن کے وہ محبت نہیں ہوتی جدور د**ور کے رہنے والوں میں بوجات**یا دارا ہے زياده نظراً تى جوعلى بزاالقياس وستون كانحاد بعن وقات جوعهائيونكي محبث بعدا تحادب زيلعه نظراً لم توم وجهي بهى بوئى ب كويان الحادمعدن فيقى في ادريهان الخادمعدن ومنى كيو كم حقيقت اناني فقط موج مورافلاق معصمتعلق والمتقراب نبى برئ ستعلق بي مع سي أس كوكيد سروكاريبيس كون بنبس جانتالان ے اولاد کاجم پیام و تاہے موم بیدانہیں ہوتی اورظا ہرہے کہ بدن روح کے حق منزر کی ہے تواتحادثبي مين من كواكيك أورمعد العني مادر ومدر مي طوف نتساب مواجيه الحادون والمعلوما الحاد ملع الحادث ولاميت بن اى ايك معدن كى طرف بتساب تعاايسا بى يهان عى بدن بى كوايك معدن كى طرف اعتباب اورمحبت فرمبى مومحست يماني عن اتحاد فرم الص اشتراك يمان كى وجهت ومحبت موتى و مرحيد بظام رمحبت معدن غيرشيقي معلوم موتاب كيونكي ايك قتلا اورمبنيوا ياايك مربب كيطرف متسأب موتابي كيكن ياوجود التراك كي بووشراك معدن وضي معلوم برتاي فاصكروب مدمب كالحاظ كياجات بتظرفا مرد يكف والحاذري ميل كادعد بجيق كي موالب اوريا تحاد معدن وضى بي أسي كطفيل من ميدا مهوجا مله شيع الجال كي يكي راوساف بقعل كيلئ ضرورب كرتب بالقوه موصوف كم لئة يبط سي حال موجنا في ظام رب اور يعجالا کرایمان اورکفرشن غضب منظم وجود و تخل و من خلق و ترشرونی وعدل فظم کے قسام لفعل میں سے ہیں موجیعیاً وقعا مرتبه قوت ايساموتاك كس كاعتبارك موصوت كورم عضبا فطيم وجواد وتخيل خوش خلق وبرخلق عاد في ظالم كهر سكتے بين آنا زخص في حم وجود وكل وسن خلق وعيوصا در مول كدنهول اليے بى ايمان وكفروتقولي ومق وغير كومي تجهنا چاہيئے وريھي ظالم فاصكرنا فرين واق گذشته بركم مرتبهٔ قوت مهيش لازم البيت موصوف حقيقي بولب المصورت بن أشراك ومعف بالقوة از تسم الشراك معدا في يوكا اوريدج فلبخبت ايماني اورزمبى شهورس اورنسبت محبت نبى كم مسى قدت معلوم بيرجناً نجد مس كفلب كم وتت عِلْمُوں كواگرى الف بوتے بين توارد التے بين اور بھائى عَيْقَى سَبِي بَيْ أَدْم سِ آبِس بِي بِعَالَى بِي الْجَ

دوسرے کو جوبوج تخالف مرمب کشرفت کردیتا ہے تو مسلمی وجربی ہے کریماں اتحاد معدل حقیقی ہے ب این تحاد معدن غیرهیقی و در دی کوچوال دولت آب نان یا این عمن کی محب ، تواسکی وجربه بری غذاته ل يخلص باقى محرم الموال يا در بعضول بدن تحلل من يا آلة بدل يا من تحلل محته بي اورا كركبون بدل وتحلل كي تجانش مين في موتى توس عني كياكم كرى عبو كي حصول كيلتے إرسانے يعربوني س ياكسي بوب كي حفظ کے دسیلہ بنجائے ہیں اوراجزار برنی و دہل کر چیئے منتسبات ور تعلقات محبت چہ جائیکہ وہ خود ہول كيونكر عدانى كوجو بجانى سيعبت بتواسكي بي جب كاس كابدن اورأسكابدن دونون ايك معدن بحظيم إص ظاهر بين كالرصورت من أيك كو دوسر منظمًا قدانستات إيك بدن مرك بريح ساقة قائم نهين ايك ووستركا وصف نهيل بوض ايك سرست كم ساقة مفنهين ايك مرس كا وعف نضامي نبين فقط ايك علاقة انتساب النجب أسك برن كينتبات بف رميوب بي تود اجزار بدن كمقد رميوب بوعج آخر برن اكتجرسة فأمقام الموج بجالبالك مي وجرب كربي اكالم بي وع كالرف والم معام الم اوسيما بقلم موتى بوراج كرمية بن كبي كبته بن كذيه مثلًا وبلايامونا موكيا يا فلات ه طول وياسين بمانيا اوظام ب كريرب حكام بي دي حي بين اوريم به واطانها يعذان الناه مراس كاطف موب كوية بس غوض اینوج که بدن انسانی ایک جست قائم مقام موج برگی اسکی جست این بی جست مجمع اتی بنامید جالی محبت كوهالا كم محبث ما ني وفي من صاحب جال كي فوف منوب كماكرة من اليشبيك يدتوما اكمحبت فيضلة بهوتى وياب قرميا معدن محسانة مريكو تركي ككيكاكام اسى عظتاب وأس كمعدن كابواج أوسى كاكام غذاس جلتلها ورأك كاكام رفين سنحلتاب والاكراتحاد موران ببي واسكابوال لويي كريربا طاكر مع بنير سبى يون فقطاتن بات سكام ب كرنستان بعدية ويبالمعدن كميلة بوقر وكرام تفركمجت غذا قال كايتبيل ويعيرا تحار حدان علوم يعوض كر غذااور وفي الربدن والك كاكام وليتاب تو معدوسك جلتاب كشكل مفعن اوتيكل غذائى والريورشل مرنى افتكل نارى أسكى مرفاة أي والمعوات یں اجاد معدن کے انکار کی منجالئ نہیں ادریہ بات نہی افراتنی بات سے تو انکار موی نہیں سکتا کے رون سے وككاكام جلتاب يانى سينيس جلتاسويدفرق بجزا سكنيس بوسكتاكه بانى اودرون يرفرق بوبوده فرق يوب تومكن بي نبير كرياني أكر التي بواور فن مالف بوكا توبي بوكا كدون من اور الرين تو وافق اورياني اورزك ين تخالف بوجيدوافق كي يحديث مي معرت بويموالي بوجز الاجرى بوكيدام بويرموت

بهرى طرف سے جوہر بيزون مو كجياور جو بالجملي جرجه بادر با دائجاد ? ناسكے لئے بقد **رُخادِمُورُ كامِح**اتيا إت عقق بوكئ تواب سنئے كما جرم مجنت تو بوافق بي سے بوكي مخالف جوموافق بولگي ان بيزے ايك توع كا أنحاد بوكا ادب سے تبائن وتخالف بوكا أس ملى عدادت اور خالفت بى موكى اوريه بات با وجود برامت أكر بالمنية برتبول نبيس كه ق الحمر في كيول كي فيعتبعقول مرربول سلعم كالرشاد توبيرحال قابات ليموايان بعيجناب سروركا كنات عليه الصلوات والمسلمات بي يول بي رشاد فرملت من الارواح جنود مجنّدة فانعارف منها وسلف وماتناكر منها اختلف جلالارواح جنود مجنَّدة كوخيال فرائي اور عير فرمائي كراس سے دہي اتحادم اور كي خوض هدميت الناس معادن كمعادن الذميب والفضته اور حدميث الارواح جنود تجندة من اكم بى الى كاطرت اشاره بها ال فروع متفرعه جدى جدى بين ليكن حبب بنا بجبت ايك فوع كے اتحاد مرمو في توص قدراتحاد مؤكا إسيق رحبت عي موكى سوجيسه دوعها يُوني فقط اتحاد معدن باليمعني ب كليك الما ىلىب وتىكى سے فارچ بوئے إن دوراولاد دورا باب ميں اس سے زيادہ اتحاد سے كيوكر و و بعلى اپنے آم كتفئ يرمعدن فقطايك تعااوربيال لكفايج وتوايك معدن تيسرى كوئي بيزى منهيرجن د ونول كامعدن قراريج اوران دونول كوبمزلد دوجا أبو كعبدا جدامة استركي يسيمي ووسلمانونس الرفحاج توبيك ايك معدن عنى والتبابر كات تحدر سوال العرائم ك فيفن وجود سموجود بوس من الم موت يرم بلمانون الدفوة مرسر مروركا كنات عليه على المفتر الضلوات والتسليمات بي كوني معدن نبوكا بكالإلا يان منزل فلج احررول تسلعم منزله عدن بوقع كريسي بسبت بعاتيول كاولاداو میں والط محبت قوی ہے ایسے ہی برنسبت والطہ فیما بین اہل سلام کے و موابطر جو فیما بین اہل کیمان اور حضرت رسول الشرصلي كي توكاتوى ترميوكا موحبكى في او في من النهيم كي تغييري احب النيسيم كيلي الكيام اقرب من المهم كم مخالف نبيس بكاورو ويرب كيونك وبيك الع لك وي وجرجابية اورتقر ويطور الم بويكا كدوجود محبت تحادمعدن اورقرب معدن ين خصر جن اوراكرواض مهوا بوتوسنة كه استقرارت معلوم بوگار محبت یانبی بوتی بر یا کمالی یا جهالی یا دسمانی محبت نبی دوراحسانی کوتوش چکے بوکد ایک بر ما تحاد معدن فودب اورابك من تحالعدن ورقرب لمعدن كصول كمائع مجوب حساني فديع بويار وفن مجستا صانى بالعرض بوتى بحال مجوب توكوئى قرميب لمعدن بى برتابى مِرجِوْكَمْ يُسن اس محصول كإسامان

ہوتاہے تو وہ محبت بالعرص اس طرف کو بھی عارض ہوتیاتی ہے مگر نظرین اوراق گذشتہ کو اس متاس ما ہوگا کہ وقت مان کی مامحس مجبوب نہوارہی محبت کمالی اور جالی ٔ سکی صورت یہ ہے کہ کمال کا تونام ہی کمال ہے برجال مجاديك مفاص كاكمال واوركمال ظاهر بكانتسان كمقابل وموعب مراكروه كمال موجوب ووجبوب كى جانب مرمائي محبت بي تواتحاد معدن ظاهر بوراً كرنبين تويون كموجب بي نقعال إ كمى ؟ گرنقصان اوركمال كيك كوئى معيادا وربيان جائية جيه زض كيجة وجود مباني امناني كيك وعفار جيزه قريم مجموعة ن سب كأكما ل قصال عضار كيلي معيارا ورنموريب أكسي كے بوري ووا تھيں ہيں مثلا توفيها ورمذ ایک ہے یا دونوں کی دونون نداردہیں تو ہرکوئی کہتاہے کا سقد رنقصان ہے لیے ہی ہرکمال ونقصان کا ا کمک نمو ندومعیارها ہیئے سواکر محب میں نقصان ہو تو یوں کہئے کہ مس کے وجو دسمانی یا روعانی میں پر عضہ چاہئے تھا وہ نہیں ملایا یہ وصف اور پیفلق چاہئے تھا وہ عطانہیں ہوالیکن پیندم اس عدم کے ساب من كم بهك أنكه مثلابهواور بعرهبوط جائيا القدموا ورثوث على فقط فرق ب تواتنا بكر بابق ہے پہاں عدم لاحق اس سے فرق مجبت اور عدم مجبت نہیں موسکتا فرق خدرت دضعف مقصور ہے سوائی وجریہ ہے انتفاعات الفعل جو اعضار بدئی سے عال ہوتے میں الکقیم کا اصان ہوتا ہے جو عضار كيطرت مستجمنا جلبيتي سومحبت اجساني كرمجت كمالي تحساقه منضما ورميم بوجاتي بيعلى بزالفيا الولادك تحييل تناشفه وربياري بياري باتونكو جولزاكين مي جوني الصفدمت واروانت كوجوجواني مي كرتي بس ارقم وسان جبية كيوكا حسان كى حيقت فقطاتنى وككى غيرسكى مقصود يكى تجويج صول س كيداعانت م سوببارى باتين اورخدمت اوارتفاع كس كومطلو فبمقصود نهين مؤما علاوه برين درصورت طول مقارنت أيك قرمه دانى يى كال بواور قرب في بويادب كانى برقرب موب عبت كونكريني ايت مكا قرب عدن المانيس في ى من تقيق نهين غير قيقي ي بي ببرهال عدم سابق موياعدم لاحق دونول وحبط ال يحلح بي جنانج اولاد كي تمناقبل أولد اور منج فراق معدوفات اسبرشا برب علاوه برين اورنا داندمول للكرون كوته محديانول كح تمناكا تواد معج سالمونكوه رصالنكرها بهورمرنج وتاسف كرناه ونون حال مي مست كي ديل وارمحست نبوتي تويه تمناه ورياسف بركز منصور تعاليكن عدم الاحق كي صورت من ومجبت بن عبت بجي جاتي براكر المحدث الدائد الموجالات والك مونايني ي تصول كارونا بحي غركي أنحول كارونانهي تجيلها أموندم مابق م جايني بي عبت تجيم كسي غركي

مقرر بوقكي تو بارى كذارش بعي سنت كالم كمال كي مست بويكمال بوتي بواركال ئے تقریسطور اکے صب اپنی می مجتب اتو اس صورت من ال کمال کی محبت کی بنامی می و معدن برمونی به توایل کمال ورال جال کا ذکرہ جو محبت مجنس بون جیسے بنی آدم کیلئے بنی آدم پرلیا مظافروز میا اورمكب تيزونوشفااورسك عالى ونوش فط وكلش فكلار دباغ وجوسار وغيوكي تمناا والفت بيث كل يرسوا سكاجوا في ا كويب كمعادن شتركه كومنزلاجنان وانواع مشتركه يحيجه كجيسي منين باوجود كاشتراك م بعب شلاكوئى عنس قريب كوئى ببيدايي بى معاد ن شتركمير بى بابم تفاوت قرب وتعديرونا ب المرجم امورغير شتركه كے سب قريب ہى تبجے جائيں روس <u>جيز كوآپ زيب</u>ا يا نوشنا يا نوش قطے كہيں گے اگروہ عدن قريب ير شركيه نهين توكيا بمواتبعدن بعيدين شريك برعنى كمال جالكهين كيول نبوا خركمال جمال بوكيكر كمال جال مطلق بنزل چنس ہے اورکمال نسانی ناص انسان کے لئے بمنزلہ نوع کے ہے یہ توجب بی**کا شیار ذکور کی عجبت کو کمالی** اورجال سمجيئه اوركبهاني كيئه اورنظام ربحاب كيونكر مبت احساني حقيقت مين اُس مجبت **كانام ہے جو كسے بوح** انتفاع بردا بوتب س تقرر کی کیدها جت بی بنین بال اس م کے فصیلئے کر بنا رجبت اشا مذکور دانتفاع یو توفرق نیک برکیون به اتنااد رکهناه و په که خود منابع مین فرق نیک بدیب نیک سے نفعت **نیک ورست** حنفعت بد مال بوتی بے شن اس مالی برج كدمكنات فصوسًافلاصد مكنات مصرت السّان كوفورس و يجيميً تو تجوعه حاجات مي وركمون بنواكريه بنو تومكن عيرمكن ببود احب بهوغنا اور متغنا خواص جب يرسي والدجة ی بناسب جانتے ہیں کہ عدم پرہے جس چیز کی حاجت ہواس کے بیعنی میسے کہ وہ چیز نہیں اور پھی ظاہر ہے کہ وجود القدر ملام دركار بواكرتاب الرسى كي أكفي في المحري كي عاجت كهوا وراً تكم بي وركا مرجواس مورت من اس عدم اور وجود کے تطابق کی سی مثال مولی جیسے قالب وتعلوب وربدن اور انگر کھے کی مثال ہے كيونكه قالنج بوف ين اور أنَّر كھے كے اندرجبقد رخلوہے اسيقد رتفلوب وريدن كى هرورت سيم كي ميني وال طلوب بنیں بکرد ونون صورتین وحب قبے ہیں ارصورت میں حبقند کوئی چیزائن میں مصطابق دولزم احاجت اسيقد وزوب ورمبوبع كى البكس تفاوت غبات كى وجرجونيابين بى دم كليتا حيوانات ين مهود جرفوب مجم مراکئی ہوتی یاتقریم جنیدمنا نع کے ساتھ مخصوص معلی ہوتی ہوجن کی محبت محبت احسانی ہولیکن انجور میجائے تو محبت کمالی او محبت جالی میں ہی یہ بات جاری ہواول ایک مقدمتر وض بروج وطلق تو حضر میلجید الدوري دج دات مكنات ديودات مقيده اوروجودات فاصد بين جبراكي يديرك والبيومي جودات

توعدم اسکومحیط موکیونکشیده ل نشئے بنف توعال <sub>ک</sub>ی بونہوغیرسے ہوسوسواروجو دکے بجزعدم اورکیا ہی جس<sup>تا</sup> ت يفس كئ اميدر كيئے ليكن جود فاص اور وجو د مفيد جن كے ايك ہم عنی بن بے اختصاص تقييد تصونيوا و ر تقييدا واختصاص كوتنائ لازم ہے وربنلاتنا ہى تجبيعالوجوہ ہواوا سے زيادہ طلاق کی کوئی معورت نہیں ورسبہ تناى مونى واحاطة العدم أب لازم ب ورز چروسى لا تناى موجود ب شال بو جيئة وسط كوريجي كه مطوح عا عنى مثله في وربع ومن غيره دائره ويفنوي وخرف قطاع وغيره بوخطوط معلومه كے إحاظ ميں ہوتے ہي قطع نظر خلوط علو برتنابي اواصلة العدم بيليموجود بيغض يب كحب مثلث مثلا بوكا توخلوط نلانه كالمركس كالمركس كالمراس منقطع بمحصيل كم ورني ورني وشاك كهال أس كوشال كيج توكير شلت سائقد بهيريج اوريؤن منين كالمع محصر مطح معدوم ب حب مثال كي توضيح سے فراغت مال موئي تواب سنتے كد وجود منابئ كوا عاط العدم لازم . اوريبي صورت تفييد ب ليكن برمقيد سے مطلق سابق ہو اہے اور طلق جؤ كرمقابل مقيد ہے تولاجرم كيل حاطة عدم نہو گا فاصكروجود مطلق ين كيوكر عدم عيط مصداق سلب عد لي ب تواس كے لئے كوئى موصوف ورضي موجود عليئة اس صورت بين فلاف مفروض لازم آئيگاجهال عدم الوجود كيتر تھے وہان دجود كلاا ورمصلاق سلب بسيطب تواس كے لئے تحق نبيں جو يول كئے كدوہ محيط ب اور وجود اس كے احاط ميں ب اور اللہ ببرطال وجود مطلق منهى على العدم بنبس إن جود مقيد البته عاط بالعدم بوليكن اس صورت بين الضروار العاطين ج بوسليم عدم علل بوام كسى باره وجودى كوجداكيا مؤكاسوه بارائ وجودج بوج تقييد مديمو يراؤه تفتق بمساع البهري المريق اورشر كي البريك المود موسطى واحب الوجود س صادر نبوئ بموسطى تووه و وقتيب والمجاردة الم منقول وقول الكرينال غلطم وجائراد وسكوه مقيدا كرمجيتيت عدم محط واجب تنب معمداق ب عدم بوگانددجودادراس صورت من حب لوجود والبيدم بوگااوز ميت وجود محاطو اسب توده عين ويؤوطلن كاوجوست جويزات خودوا عدب عوض الركثي جور بقيدكوواجب كبين مح يتب مجي طلق بي كوواجب بناريكا احرواجبون محے تکشرسے خود وحدت واحبب لازم آئیگی اوروجو دات تکمنات کے وجدات میں خیلی دلیا ہے کہ وجودا مكناسا كمروجودات مطلقهو لتودوحال سعفالي نهيس ياتوهم وجوديس فاحب بهوا تتج مكن كهوواجر بهوجمذا عظريدي اوريد ورف وجود وعدم جوعالم من بالبدائية شهر بسب علما مواور بديسيات ورعوسات والرسا مى سىجى اول محوسات كااعتبار نبين اوريلوم غلطين توييركونساكم يج موكاجوانتباركبا بائزض كي يات

قابل طمينان نهوگی اورغيردا حب من تو نه وجود واجب کومطلق کمپونه وجودات مکمنات کومطلت کمونکه ا د وُطلق نہیں ہوسکتے تکٹر ہے تقبید ممکن نہیل جرم مقید ہو بھے کیکن تقبید جینانچا بھی معلوم ہوا انتہارالوجود ہے ہیں تو بالفروراطراف ہودات مکن میں عدم ہوگاا وارجو کومکن تجیع الجہات مکنے واحب **نہیں تو وجو دات م**کن بحسيط كبات ومنى مو تك واتى نهو تك اور بطوات مكذ بجيع الجات بالعرض موع بالذات نبوت ومكن مر بجميع كجهات في عدداته عدم بركا ممر حي كروجودكومقيدا وعدم كوقيد قراديا بي تولاجرم وجدو مسط عدم من الع بوكالد ورت مفروضه مين محيط موكاس تقرير سع ووباتين ابل فيم كو يخوبي واصح بهو من ايك توبيرك وجودواجب ابي نہیں فیر متناہی ہے جنی منہی علی اعدم نہیں جوعدم اس کو فیط ہور وسرے یہ کہ دجود حکن متناہی ہوائی نہی علی اعدام اورعدم اسكومحيط بالكن فتران وجود وعدم ساعد كود فاصله ببدا بهوس كے جيسے شامن ورمربع كى شال واضح بي النقط وخط وسطح حدود فاصله بن الوجود الهدم بي كيونكوب كو لئ خط ياسط ياسم مثلاثا م **بوتب تريوں بى كہتے ہيں** كـ آكے خطنہیں یاسطے نہیں یا جم بہیں و خط وسطح اور جم تام ہو گئے سواس تامی ہی کا نام نقط اورخط اور سطے ہے بالجاجب أيد خطاتام بوتام يااكسط تام بوتاج يااكي جمتام بوتاب تواس خطا واس مطح اواس حبم كاوجود اواس خطاه وأس طح اواس مم كاعدم جو بعدائها ك خطا وسطح والمهرجب الم مقترن محك تووجود خطا ورودم خطك اقران سے جواکا انتہا اورایک فد قال بیدا ہوئی اس کا نام تونقط ہے اور وجود سطح اصطلام مطح کے قتران ايك صربيدا موتى وأسكانام خطب اور وجودتهم اورمدم مم كم افتران سيجوايك حدف ل ميدام وتي وكم كانام سطيح إلجام وجودوعدم كم اقتران سے حدود فاصلہ ببيدا ہوتی ہیں گرحدود فاصلینط وعدم خط وسطح دعدم سطح وسم وعدم مم كاتوالل رياضي في ايك نام ابني صطالح من مقرر رياب باقى اصرود فاصله كالبتك كوفى طلاح من ترم ك مدود فاصلك سكل ورميت مام كمكرسا ق تقريرين كل ميت بركه ينيئة اب سننے كه لوازم نورتمس توہر باره نوراور سرشعاع مين موجود بين اسكى ضرورت نہيں كه تو يجيع مصفح هُو تولوازم ورمون نهوتونهون كشف الوان اورمبداً انكشاف بُوناجيبا أفتاب كل سامى شعاعونين لكراياها بوريا بى جو لى سى جو فى نورك كراك من جى يابات موجود باقى يد فرق كد نوركا بلوا كلاا دورك روش كرتاب اور هيوالم تعورى وورتك موية فرق الن نوركا فرق نبيس يدفرق مقدارى يوسي لوازم أوراكم کے کراے میں وجود ہیں ایسینی لوازم وجو د مرجود کے حصد میں موجو د ہو بھے مگرظا ہرہے امدینزار می اضح ہوگیا ہی ك وجودين حيث بموقا الرعوض عربين ورز اقتسا قالتنسئ بالصندلانهم أيتكا الدوجود مرفض عدم بوكا المصببة الم يوض

عدم نهواته إينوج كراب عدم سابق كي كوني صورت نعام الاتق كي كوني تكل زليت الطبريت الازم ذات وجود موجع اس لئے نف وج ہود تقید ابعدم توحس من جود بن حیث ہوموجود ہے مصداق مکن نہیں ہوسکتار ہی تبدعام اُس ہے تو یہ حدود فاصلہ بن جو معدا قتران جود و عدم ظہور میں آئی بن اور معدا قتران اور قبل تقیید دیجے بغر گرے قا (ائترا بوئي بين ونغ حقائق مكنات به عدود فاصله مي جوينبث جودفيقي كيموانتزاعي بي لكن كالمتزاع أس موجود حققى كاجكوط جالوج داورفالق مركوجود كيئه نديركهم تماي انتزاع يسادراك كونقين ادرار الماري مبت بمئ موانتزاى من سكي بي مثال سمجة كركوني تض مثلا كالفائد سلطنت كونواب من يجيم ياكسي كارفات فيال باندهے تواس کا رفانہ کے ارکان اور اٹنا عمالا راشیار کو اگر موجو دخیانی کمدسکتے ہی تو نسبت اس ساحب خیال ادر خوا ما لے کے موجود خیانی کہ سکتے ہیں کا کہ کو ان ارکان اوالتھا میں اواشیار میں کے بنبت و وسم کے موجود الی نہیں کے سکتے ایسے ہی حدود فاصلہ میں لوجود والعدم اگرنتراعی احضالی میں توبسبت خداوند حقیقی کے خیالی میں۔ آلب من ايك سريح كسبت خيالي نبيل كم يسكت إن موجودا سأنفر عيدين باعتبار تحق كالتكري والدراعتبال ایک طبقه و سرطبقه کی نسبت و ایک مرتبه دوسرے مرتبہ کے لحاظے انتزاعی موسکتا ہے اس مورت وقع دوسل مرتبه اسكى نسبت موجود كفق موكا جيسفرض ليحيئ سطوح اقترااح بم وعدم جمس ميدا موسق بين يألوان كيئي اقتران اجهام سے بیدا ہوتے ہی کیو کر بیعبی ایک جم کا افتران اسے عدم کے ساتھ ہے آخر دوسے جم پرلولا ہذا مجمل کم أملب بهرجال يسطوح جوا قتران ندكورس بيداموت بي نسبت جمامهم ونتزاعي بي بيران طويم وجواب اعدامة ساته اقتران عال برته ابرا ورفطوط بيلا بوقي بن توده برسبت ك مطوح كے انتزاع من بجران فطوط كے قترال م وتقاطبيدا موت بين توده أن خطوط كي نسبت انتزاعي مي على فرااهياس بيال عي بيي خيال فرائي الأمر شك منبين كأول نتراعيات حائق مكنات فاجبه كوقرار ، يجيُّجب بيات قرار يا عكى كه حائق مكن عدعة فاصلم في والعدم بن توبيات أبكي مجدين أكئ مولى كه رعدود بسبت أن جود محدود كي جوال قترال علم في محد ومقاعوا بين اوروه جومبرمر وض اوركيول نهو وجوجقيقي في عن موقد يهتغنام جوجودكو بالبدامة تام موجود أسي عال جواولة احتياج وسارى موجودات كواب تحقق م ف جودكي طرت بدرج كال ومنقلب مجمعة اوجب بجايات قلم موكئ توبيرسدهي مي كولس في اس عرك أن لوكو يح قول كي تصديق موكئ وكمية بوالعالم واص مجمعة في مورض واحدة ص جوم كالكرب تو وجوى طلق براورها أن مكن الرجبا عنبارظام وبرمون ميروض بي ان اينهم جوميت

اگروجود کو بنسبت مقائق مکنه بالعرض هابل با لذات کیئے تو بجاہے گرا*س سے وخیس*ت مقابل جو ہر ىنېن آتى يەبات بب مركوز عاطر يوچكى اور معلوم بوگيا كەخذائق ئىكىنە عدود فاصلەبىن الوجود دالعدم بىل وائىپلەك كە بيرية اورال طلب كوي ريخ ركية كس كوهائق مكن كساته التحاد معدن اور قرب معدن بيا توليكي ظامرب كدود فاصلكو فالج وجود والدوافل وردافل جود فابع دونوس كما تدانط إقب عنى جیسے شکام شنتی اور ربعی ذعیر کے را ان خارج میں دو طحیاں ہوتی ہیں اور پیرسطے دان کی جانب طرح من طرف طاہم براورسطه خارج كيجانب فالعنى طرف باطن بروشكل منطبق سي ايسيهي حقائق مكنه كوجوعدود فاصليه العجود والعتام بين بنسبت وجود د فل اور وجو د خارج كے تبجائے اتنا فرق ہو کہ جیسے اشكال معلوم پٹنلٹ وغير کو توجہ و ميلان بج نب سطح دال بوليے ہي عدو د فاصلہ مذكور و كھي توجہ دميلان بجانم جو د دال بور الرح نظبا**ق موكو** مثل شكال نزكون دونون طرت برابريه بالجله خطستديرا وشكل دائره كوميلان كانر داخل اس كئے كرخط مذكور اسى الف كوم كابوا بوتاہے على بداا لقياس شكال خطوط مقتمه ميں خطوط كاميلا بجانب فن المن النافرق ب كخطهمتدير بأوجود ميلان مذكور فيط واعدر مهتاب اورخط ستقيم مجدميلا في خطكهلا تاب سواليا بي عدو د مُدكور كوميلان بجانب جو د د ال برامريبي وجربي كاشكال مُركوم مجي قيم اشكال ده سطح د المسجمي جاتى بح اليواسط مثل شكال مطوح د اخله بر بمي اطلاق دائره اورشك اورمر بع شارئيع ب، درحقائق مكنه ين جي وه وجود والل بحقيم اورمعروض مجهاجا ملب جناني خود خداوندكريم فرطانيم نرجم أياتنا في الآفاق و في نفسهم حتى متيبين لهم التالحق الفط في الآفاق **اور في انفسهم كوغورس و يحيّج نوبي بآ** بحلتى ہے كه ايك وجود خارج ہے اورايك اخل ہر د خل في الانفر كر دينا وجو ديجينا چاہتے اور وجو د آ فاقى كووجود فارج ب وجود غير بالجماية للال مقائق مكذكو توجه بجاند فياف ميديات يادر يحيمة اوراكم أو يحية كم ماجت كى بناعدم برب اور درصورت ماجت جوعدم بوكا توم عدم بى كى مقدار كے موافق وجودد ركارموكا الن وونون باتول كي مجنه كے بعديه بات الب مجه ميں اجاتی ہے كمعبت منافع اور محبت جالی اورجب كما لى مينون اس بات بن شرك بن كرمب كي جانب عدم ہے 🍮 زنو محتوق سنة عاشق مردة ا جلامعتنوق است و عاشق برد که باشرح اس مع اکی یه سے که بهاکل ند کوره اور مدووسطور خبکو حقاقتی مكذكبية ايك مواعتباريه بين احدوجود اظى يافارجي مرحيندان كيك فيم ب ليكن بيرا كي امرمغاريب فالعقة فابع بروجودد المجيد الصيفت بنين قيقت طالق مركوره سي فارج بياس حاب جوف مان

مكنذاكر يُرب توعدم سے بُرب اس صورت ميں جس موجود كا دجود بقدر جون حقائق مكنه بروكامشل جودد إلى عبوب وكا فرق بوكا تواتنا بموكاكه وجود والقيّم بهاكل مذكورت درمياكل مذكوركوايت تقوم من ام وجود كي حاجت ب اور وجود مبائن سنرطيكه بمقدارجون طقائق بموقتم حقائق نهين ليكن نطباق باطن مياكل وزطام وجود دونون مكبهد مرا برموجو دسيهاب ايك وربات سنئ صدى على تشرين دوعم برسيم ايك بطوالقساً دوم بطوانطباع مم اول وجوزا وراقسام وجودي موجودب اورتهم دوم عدود فاصله مزكور مي شهود بإدكيون نهو بياكل مُركو وْتُولِ شِكال مِندسه دائره وشلت وغير لطورانقيام كثيرين رمياوق نهين أسكته آخريه بات توكودن عى جلنت بين كه خوامتدير بأخطوط منكت وني كو كقسيم كيجة تو پخردائره أورشلت معدد م محض بوجا بابي خارج تسمت رصادق أنا تودركنا رضامتد يركوه بوادائره مواكرتقيم كيج توعيرد أرة نهين ديتا زهيوثان فرام ن قوس بجاتى ب على إلا لقياس مثلث وغير كو تجيئ البته مظامره كثيره اورمرا يا متعدده مين ايك قطر كا دا كويور ايك مقدار كے تين ياجار خطون كامتلت يامر بع ظاہراور مرئى ہوسكتا يكن خاہرے كه ية كمتراكر ماجع ب تو مظا ہرکیطرف جے ہے ظاہراس تکشرے برطرف ہے اُس کی وحدت میں ہرگز کھے فرق نہیں آیا ورند یہ نکتراکر فوفرد نركوره ورشكال مزكوركوهي آدبائ توجيرتصورت زى تصوير كابيجان اوريك اكميه زير في كالي إعمد کی قابل عتبار نریب بالمجلااشکال اور مهاکل کی وحدت زائل بنبین موتی بار بسیے جزئیات کا اطباع بہت ے آئینوں میں مکن ہے اوراس انطباعے ان کی وحدیث میں فرق نہیں آتا بلکہ باوجود بقار وحدیث نظام كثيره ببوجاتي بين ايسيري عدود فاصله كوسجيئة ملكه عدود فاصلهاور بهياكل مذكورا أكرجه كغيات بي محم يكل لیون نہوں ہیشہ جز کی ہوتے ہیں دجراس کی ظاہر ہے مفہوت کلیٹی اُکے افرادِ تمیز نہیں ہوتے اور وصا کا پیٹس بہت سے موصوف شریک ہوتے ہی اور غہومات جزئیہ اوراوصاف شخصیہ میں کوئی شرکے ہوتی اواسى وجسم وصوف كوغيرموصوف منيزويدية بن إن بادجود اس تيزك بمرمظام ركثيره من فالموادية جنانجة أميون كى مثال سيورض بي سوحب التميز بقدر مذكور خرئت لميرى ترجال التي تميز مال وكي جزئيت أي كي ب يحي كا مدود ندكور ادرباكل سطوره الركليات كي بالفري بوتي من توان كليات كو ان كليات اسوات ويزخرووني بن باقى وه كخرجوكليات بن فهود وه باكل كليات كالمخرنين الك معروضات مياكل عنى وجودات داخله كاكمترب الى جيسه طامتديردائره ين بولقيم صدق على تيرين كان المن مروض خطاستدير وسطح دافل واكر مزارا كأرون يريبي سيم كيات توبعدته يم السي كليس سط وكيت و

ايسے بى بياكل كليات در د فال بياكل ندكور أنى وجود محدود كو مجيئة اوال عنى مياكل كاكثيرين يوم سيم كمر نهيں اور ثانی نهن وجو د داخل لعبر تقسيم هي کشيرين پر**صادق آ با ہے اور جز سُات ميں ب**يل **داخر کم** سيم كم نهيں اور ثانی نهنی وجو د داخل لعبر تقسيم هي کشيرين پر**صادق آ با ہے اور جز سُات ميں بيل ور فان** فانتهام مكن بنين بس كي بي شال ب جيسة زين كيجة الكائرة كاندر هيو في دائر عيناية بناتے چلے جاؤیاں تک مرکز تک نوبت بیٹے جائے سومرکزے برابر کا دائرہ جیسے مثل دوائر کبرواوردوائر کی طرف تقسم نهبي موسكة السيدي اسكا والعني مركز عن قسم الى تثيران نبيس موسكتا بالجله بياكل كليات كي مول یاجزئیات کی سب جزئی ہیں باتی وال مہاکا اُٹر قابل نفتسام ہے تو کلی ہے ورمذ جزنی اور کلی طبعی بھی وفل مياكل كليات بجيمن فرادعني مياكل جزئيهم موجود بالدعبي سطوح دوائرمي نقاط غيرتمنا مهيه تكل سكتة بي ايسے بي كابيات بعيدين بهيا كل جزئيا لئ غيالمنها ته متصور ميں او إگر معليج ووا مُرمين قاطمت و بالمركز غيرمناي نبيس بان بوحكشرت قابل نصرو لانسانبين توكليات طبعيه كوهمي ايسابي تجهيئ وإمر تقويم يدهبي واضح موكياكدكسي دائره مين د وائرم كزيه تجويز نه كئے جا ديں تب بھي دائره مذكور كے تحقق ميں مجيث كم نهين ليسي كليات طبيه كأعقق بي مهاكل جزئيه برموقوف نهين عرص كليات يعبينهمن فراد وجز مّيات ير بالضرور موجود ہیں ہے مینی نہین کہ جزئیات ہی میں تحصر ہین یا جزئیات پر**موقو ن ہیں ترص کی طبعی داخل** میاکل کلیات ب جس کے حسس جزئیات مین قسم موتے ہیں اور خود میاکل کلیات طبعید باعتبار اسل جزئي ہيں ہاں باعتبارنا ہو کے کئی ہی مظاہر کثیرہ میں ظاہر ہو سکتی ہوجتا نجدا و پیرقوم ہوجکا اور منس حس کو سنا ہوگا تلیل وکٹیر پر برابر صادق آتی ہے وہی ہیا کل کلیات طبعیہ میں جیسے چھوٹی تصویر ہو یا بری ا بنے ذی تصنو کرے بارمنطبق ہی کیونکہ یہ چیٹائی بڑائی غور کیجے تومظہری پی خطاہران بلاو ک سے ہے بلککوسون دورہے گوشن کلتا اندانی بوجہ تلاط ظاہر وظہراس کی بلام سے سرد مرصے ایسے بی ہیاکل كايات بنية مجموعة فنسر رمعادق أني إل حكوكليات طبعيه كيئ اليه بي ان محصص برصادق أني بي فوا ووصنس برائهول ياجبوك اس ابن فهم مجدات موج كاطلاق طبعي وجبي ك باتى يتهاب جباك رے جصے فرائم موں اور موقد میں سے بھر کم نہوا واطلاق مبنی جیساد وسورت اجتماع صف تحاایسا ہی بعد یم می باتی رہتائی وجلس تفرق حوال کی سے کا طلاق کے لئے وجو مطلق صرور ہے سولبیعت میں تو بقريم نقصان آجامات طبعت كالمدسق بنبين جاس ك احوال باتى دين وركي بعديم يذرق ميس المباس تحتن س فراغت بان تواب وض يب كرباطن بكل وظا برجدد اخل كل توحقيقت اين

يئ من بلكهُ من كل كوعد الحاظ كروصي باعتبالانتزاع مكن بياوجود والمركم ساقع قائم تمجمو ما وجود خامج كے ساقة حصق خيال كروتىينون صورتول ميں وہ اكستے واحدہے ميكن ييئيت جو يكل مركور ت ہے اگر فرطن کر وکسی موجد مبائن میں ہوتو بھا ہریہ دونوں میکلین مبائن میکد گیرمعلوم ہوتی تھ یکن نقر مر بالاسے اہل نہم کو واضح ہو گیا کہ یہاں بھی ہی اتحاد ہے اس تقریب واضح ہوگیا ہو گا کہ شخص بمعنى التشخص مكنات من بهي عين ذات متخص بالجلاس صورت من سي حقيقت مكنه كوني مبكل غركوركو اكرحيات ولوازم حيات مثل ادراك ومحبت وغيره مسرآيئن تولاجرم اول ابنى مجستهموكي معيثي بالمعدن كالحبت براموع ليكر تحقق مركورت برصان نابت بوكماكه صير وور انتزاع ابني محبت سے ایسے ہی صور تلالہ باقیہ مرجی اپنی ہی محبت ہے فیرکی محبت نہیں جاسکی وہی يأكل معلومين تعدد فى حدذا تهنهين بوتا اگر موتا ہے تو اس كے مظاہر بن ہوتا ہے او لِگر الفرض فی قال کا پورام شدر می برائے اور میا کل کے تکثر انقسامی کا قائل برجائے اور اس کٹر ظہور انتج انطباع كوحبكا ذكراويرآ جكاب بتأويلات تقسيم إنقسامي بنائة توبهارا كيانفقعان مجست بيرججي ربيكي معدني اوراتحا دمعدني ببي اتنا فرق بوگاكه در ثيورت و لي محيال تمالي كا ولوكه كالباا وقات أتتياق تحبوب يافراق مطلوب من جان يكيل جائي بي اوراس محسلت لين جان كجيه خيال من نهيل لتے بے تحفظ موج ہوجائے گااہ دوسورت الني فليووش كا قال مينابر مجامينے جيسے آ وغيرا شاميا رجه من حرارت عارضه كالهي يغلبه بوجانا ي كربرودت ذا تي كابيته هي نهين لكنااليهي إ ، عارمند كا جومست غيرسيكهي اعشاق پر نيلېدې وجا آپ كېمېت دا تى يىنى يىنى جان كى تحبت كانجونشلا منبين ملتاباقي ويهى يدبات ومحبت جالى كجااوريخ ورديه انطباق مياكان غير كي تحفيقات كجاس تح وتحبت جمالي اورخست كمالي دونول كي ملت وه انطباق بالمن مكل اورظام عال كمال وكيونك بل جال كم يم وجود مكل توموتي مي نبين ملكموجودات مباكن موتى بين اور بالينهد أكل مبتكى اصان برموقوت مهين موتى ملكا حسان اورانطاف كى طلب كربوتى بوتولجد محبت موتى بواد برمحيت يابني ياكسى بريكانكي موكى اور ميكات كي مجست بني يا بالذات بوكي يا بالعرض بوكي تهر بالعرض بي يت توده غير يامبادي حصول مجوب ميس احسان مين بوتاب يا نقط اصافت الى الجوب باعث مجت غير ي ميسات اشاره ما فالى المجوب تل قامم جامعه مكافي فيركي محبت كمالي دجالي مجت مي يوتي بيسوالي كمال ياجال كيجب خاجرً

العرنس تونهبس دحيان تومعلوم موج كاكريبان باعث مجست نهيمي سي اضافت مطلقه ا يه تغائران افي عني يبات كه يهكل اس ماده بطاهر بهي أاس بي بس كي تشقت مبي تكثر انطباعي و ماعت كخ بوگیا ہے اور یہ کنر بوج ضافت ایسا ہوجیا ایک شخص کے کا بیٹاکسی کا باپ ہوجیے وہا شخص مدعتما اضافات كثيره ورمضافات كثيره كثيره لواسه ايسابي بهال هي سجيئه اوراگرا بني محبت نهيس ملك غير كي محبت ہے توجب وربحبوب میں اتحاد معدن المنی قرابت معد نی ضرور ہے لیکن یہ بات بخو بی تھی مرحکا حقیقے عكن فقط وه عدود فاصله عني مهياكل عارصنه وجو داي وجودد اخل خارج دونول أس سے خارج بي اس ميون ين ناچارموكراسكا قال مونا يريكاكه مياكان جود انني حقائق ممكنه كوكسي كلط معى كاحصه كمينية وه **كلي طبعي ان وال** كامعدن بواور محبوجه ويون أس مي منترك بهوال سويه بات مدلائل سابقه بالسب اورنيز بايرخيا الكل ہے کہ ہمیا کل نذکورہ کا معد ابھ مع و وقوم ہوئی نہیں سکتا ور نسارے احکام وجود شل از **لیت وا جرت** و استغنا جنكا ويرذكر آجكاب بياكل كيليس لمبرين كيؤكرموائ اطلاق طبعي تام احكام كليصص منقمہ بین موجود ہوتے ہین ورند اقسام میراقسام نر مین علی براالقیام عرم می معدن میا کل نہیں ہوسکتا وردا مكام عدميش بطلاق الخالي عق وعيرانام أين مونهو جياكل كامعدن اور مياكل مون اس صورت من ياسلسله اصافت الى غالزنها يه جائبكا يا كهون احتمام يا يتكالا تنابى كابطلان تو يبيه بي معلوم ب باقى متسام كے بطلان كى وج بھى ظاہر ہے كيو كي م كل كواكركسى دوسرے كالے كسبت معدن عنى كل طبعى كيسے كا تو صدق جزئيات كيالة انقسام كى فرورت بركي سوانقسام كاهال بيها معلوم بوجيكا كرهد یں باینطور نہیں ہوسکتا کہ بنتیجہ اقعام میں اپنے تقسم کا دجود بھی باقی ہے خوض میاکل میں شتراک طبعی مکن ہے جو قرابت معدنی مصور ہوا دراگر بالفرین ان بھی لیجے نب بھی میاکل کواگر قرابت معدنی محرکی توہیاکل ہی ے ساتھ ہوگی اور کوئی ایک ہم کانے و نوں میں شترک ہوگی اور بابضرور دونون بر**برابرصادق اور طبق ہوگی کیونک**م المرشرك كوصدق على المسين لازم ب اورصدق كوانطباق ضرورى بورد الرانطباق نبوتوكو في كيول نبويرك برسادق آیاکر سعداد ق آفے دا تفیمن فارق نظامی انطباق ہے مگر یعی ظاہرہے کہ اگر ایک شف جيز منطبق موكى تووه دونون آيس ين عي ايك مس بنطبق موكى سطورت من البلاشراك والبلوطة

ے مِنطبق کا لیکن بیادہ اس من اور أس من شترك مبوورنه كلية الجزراور حزراته اللي وحسكوذات فرغ كميا تحاأس كاذات نبونا ويوااس كاور التيم كم مفاسد لازم أين مح جنائج فلا مرب اسك بالضورين وكالمنطبقين من حدث اتى ما ورفعا كراهنا في بتب توقصه كوتاه ونزد وسورت تغائر كفيزى اتحاد انجام كارلانيم ميكا اوروعدت ذاتى كا قائل بوناير كيا بالجامحبت جالي م محرجبوب بالجمنطبق بموتي بن بكريس كرد يحتوق بن جنابجه بانحار ستعدده ثابت مويجاا وركبون نبومصداق جال يبهيا كالور صدوء فاصلهي موتي من ظاهر وكده بر انساني أكر شخصه ما في سبع بريمينيت برلجائ موار تواكريون بي ايك كارك كا بنذا بنالين توجيرهال معدوم مِوجِانَا ہے اوراً بَينه ميں با دجود كمية او أبرني بركز نهيں جال بحال خود باقى بنا على بزاالقياس تصوير مي خيال فراية كيباكيا وه تصويرى أكرجه ما دهب پر وه ما ده نهين عالا نكرجال مي جوس طنام ب كيصراق جال في ياكل مِي ماده برني كواس من كيجه دفل نهين اس صورت من كل محبل مبل مجوب من نطباق عكن من مرى كمال كي - نوع کی بیخاس بخطا مری نهیں جانی سہی ملاجبال ظاہراور کمال باطن میں بیجیئے تواتیا جا كاريت وطهرميت مهال فلامرى ادرجال عظهر جيرة انساني كو ديجه كايك مجبوعة عضار جي بعاعين معلومه بترقيب تناسب علوم موكرمورت جال موطات بيرامكن عضا ومعلومهن سيحبكو ويجيئه ليك كما أكامظام منحدقوت باصر كے الئے كان قوت سامعد كيك اوركيون نهوصورت بغرض معنى مطلوب ليكن ظاہر كو كورى بزكور وجود يبس سب من وجود شرك باوروجودا قسام ميكل بي بين ورنداس كسف يكي وي وجود چاہیئےاس سے کے میاکل عنی صدود فاصلہ کیلئے کو ٹی مفرمحدود عامینے سووجودے اور کوئی مفہم عالمبر جسكى تحديدا وتشيم كيجائيا وجود موكايا اوركوني غبوم وجودت فاص موسونية نون سورتين بالبدامة واطل ميال وجود اقسام مبياكل مي سيربنين وتسيم به تحديد عكن نهير لكن بين معام موجكاد كلط مع كيرب حكام والطلا ے اقسام میں ہونے چاہئین ورند بھراس کی ہم ہی کیون ہونگی قسم کو تو قسم جب ہی کہتے ہیں کہ اکام سما موجود ہوں قطرہ میں اگر یانی کے آثار ولوازم شل سلان وتبریزنا رونی و نہوے توم سکو پاتی اور بانی کی سم يركهة الغرض بإرناب وجودمن حيث بهوتوقطع نظرهدو د لاحقه محسب كميسان بن نان باعتباره معد فام ان كولات بهوتي بي اپنے مقسم سے بھی تميز اورا يكدوسر سے بئی تميز ليكن ظاہر ہے كدا يك كو باصره كبنا اورا يك كوسا

خوداس بات بردلالت ارتاب كي يونون ام ماللا متياز مي موحب بيربات تحيري كه وجود تام كمالات مي منرسترک ہے اورا نزشترک ما بالا منیا زنہیں موسکتا ما بدالا منیاز جوسکتی ہیں تووہ عدود فا**صلہ موسکتی ہیں تولاج**م مداق بامره وسامعه وه عدود بي بونگي گريونكه عدود ب محدود تصور نبيس اس اي وجود كي مياكل يم ضرورت بي عهذا وجود روح اورخز بهياكل به اورمهاكل منزله بوست اورهم موجيسي يوست يعمزاه جسم بے معج بیکارہے ایسے ہم ہاکل مزکور ہے وجو د بیکار میں بالجلیا ورائے وجو د جننے مفہوم و**جودی برس** ارتسم مهاكل بين كمال بوياجال مؤسيكا بونكن كابويا والبب كاموفرق اتناب كدوجودات فليم **يكل مكر.** من اینے صاب وضی تھے امرواجب میں ذاتی جنائچہ وجود واجب کے ذاتی اور وجود مکن کے عرضی ہونے ی بحث ارم الدس بہتے سیاقون سے آجکی ہے انشا الله بقعالی اس تقریب خلق النثر آدم **ملی صورت می**ن جو بظام ستبعاد تعاكسيقدرول بيسيام وكارا مراش تطويل نهونا توبنده دركاه اس بحث كوبقد فيمناقص اور مجى درازكر تاجو كايس لم الله القريد كلاجامات اجارت المارس الغ وه بات جوقابل بيان ميميان كتا ہے شا مرکسکیو بی شبید ہو کہ مہتب جالی موارض ہم میں سے ہے اور معبت احوال و حانی میں سے جم کو حبم سے اور روح کوروح سے اگر نطبان ہو تو ہوروج کو جم سے انطباق کے کیامعنی کما **لات کو تو یوں بھی ک** پي كراجزارر وهاني بول مبيے عفدا زعلوم شيم وگونل عفدا رسماني بين بر معي اور مي افطباق كي كوكي معررت بنہیں اسلنے یہ ہیجیوان عرض بردازے کہ اول **تو انطباق بین اینین کو بیرالا زم نہین کراکر ایک** موتودوسراهي حبم بى مروديكي تونى باطديمنل قوت باصره اورقوت سامعه وعضاء ظامره حثيم وكومز كرساته ايك نطباق ركحتي بن ادر بيردونول جمهن بكرايك جمهة تواكيك يطيت على فوالقياس فقرة فرطائ كوالفاظ ك ماقداورالفاظ كومعانى ك ساقداورمعانى كومحى عندك ساتدلاجم أيك انطباق بح الدي يرفطهق ورنطبق عليه من تحادثوى مكنهين الغرض اس عكرانطهاق سے وہ انطباق مراد نهين ب جو بين الجسين بوبك انطباق سانطباق علم مراد بها وريعي يهي كلام انطباق مياكل مين بي ورمياكل كاحال معلوم بوكروه عدودفاصله بين اوجود واعدم بين ادمروجود فروم واعدب تولاجرم أسك مصداق مين عدم أوعى مولى جيسط جم وفيوي مدت نوى ب على بزاالقياس عدم مفهوم واحدب ورس ك لي الركوري معروق بى بوجانتراع دىن بوكاتوده بى نوع واحدمو كاس صورت بى اكربياكل مى انطباق بوكاتورانطباق

وجو د د ال ميا كل منطبقه كي طرف انهافت إو كي يانفس مياكل يون امنافت مو أي دريسورت او لي منطبق اور منطبق عليه لوع دا قاب اور درمهورت ناسيه هر نياستال آعد د نوعيت ب ليكن بم هي په نهيں کہتے کہ نزاج کو ترکز لے سافتہ ان جو کلیہ جہان نظیباق ہے وال انتہا د نوئی نہ ورہے گر میں پیمرایا وسالز مختلفہ میں او اقتلا معلوم ہوتی ہے کسی میں مجھوٹی کئی میں بڑی کسی میں میڑھی کسی میں جون کی تان کسی میں کسی انگری اور جدیا این وه ومدت مهای بحال خود باقی ہے علی مزاالعتیاس بجاڑاندر مع میں اوطرح فلہورکہ ساور میم میں اور طن توک دعظ ر إيشبېږ كەمقىداق روح وتېم و دويغرون بىياكل ، نوكىيا سېسېكىمغروض اھدمارمن الدام بېرىقدرتفاوت، لذا يك مع دوسر جم ب اوراً كرمسداق من وحبم نفس بياكل ديند للوجود بن تب جي بيې ذا بي كيو كا نطباق تحاد مِیاکل کو عَتَمَنی ہواور وجود خود واصب سواس شبرہ کا یہ جواب ہے کہ یار اے وجود کے لئے ایک ہی ہیکل نہیں مِوتِي بلك مِياكل تعدده متوار داورممتع رہتے ہيں ايسي كوئي بني ب كرا و بينمالي سے ليكر فورسافل كم تلاقويتين اوكابات يبد واضع ومكى ي كيد صداق موجو دات فاصد م ومياش بن نفس جود بهي مدينية تا نزشهو وقطع نظر بياكل مصلفن حجودهن تصورنهين اوربيكمي فلاهرب كراجناس انواع سب وجودات فاعدمين سيمي اس للفية سنورج لك كيستهزئي مي مياكل تتعدوه موجود بون اس مهورت بن الكي اسي مثال جوكي كروائره يام بع ومخمد و فوج بين شلث ولهر صاشكال علوسبك عامين موظابرت كردائره من أرستنث بكاتوا ومورت موجائكي وربع بفاتولور جلوه خليان موكاعلى فإالعقياس مربع من أكر هو تلث ب كي توا وريبيت بيدا مركى وراكر دور إمر بعينلامايجا تواصيبيت ظاہر موگئ سواگر ليك مقدار كا شلا ايك مربع ايك ئردين بناياجائ اولى مقدار كامريكى دوسرے برسيم لعن سنايا جائے تودولوں مكركواكم مربع ب كرجوك اسك الحداك مكراكم بيك باوردوسر ع كادمرى ميكل قده المع علام المربع نول كاجما مدا بوكياسواى الوسع اومم م بى خيال ولمية الخاليك يكوس المتبارس افطباق متصوري بياكل تمبائذك ساقيموانع فتلامي مجتمع بوك من مي أسكم ماتحده مكلي اوجم من مور مل صرف نول كالمبائن بحب كم باخت س قد اختلان علوم والم مروان ظام رمن مل ضرب كوفتال ضر<del>ب منطبق كرناجا ب</del>يت بن س كئير بسبعاد بيدا بوتا بوكر بع كان مجاليس تفاوت بر انطباق ككيامني باتين تواتحادنوي كوقفني بن النطبقين كوفقط مبدالحاظ كرك تطبيع بي تويفل في أسئاس تقريرك بعدخلق التدأ ومعلى صورت كعنى بنبت سابق اور الصيوكي جب فبدير قدر الل مندفع وكيا قولندم بون كالميك اور جبها على جاب ديا جائے وہ يب كر بنائے مجت مباهد بق يريد تى تو

لياوجه ہے كدا يك عافق ہوتاہے تو دوسرامعتٰوق مير فرق توجيكے سامنے فرق زوق آسان مجي گرد ہے اس بات کومفتضی ہے کہ اتحاد نوعی در کنا راتحاد جنبی ہی نہ ہوا ور وہ اتحاد جس پر بنائے محبت ہے جنا انطباق مذكورس ظاہر سے اس بات كاخوا مان ہے كہ عاشق وعشوق میں اتحاد نوی مكل تحار تحفی ہوگیا اتحادبهياكل شطبقه اويرتا بمشهو حيكاب اس صورت من لازم به كامن كالوجوه دونون كاابك عال بويزق التجاوا ستغنارا وربيرتفاوت نازونياز فيابين مكدهر نهوحب نقرشيبه معلوم مرقوم بومكي تواب استح جواب كي طرف المي توصلازم بساس كے ناظرين اوراق كى فدمت من يه گذارش ب كدفرق ظاہر إطن مياكل وجدو خركوه كيحد قيق وضى نهين جوبيان كيجيئه كون نهين جانتاك ايك كومحدّب ايك كومقعر كيتية بي على والغيال یہ بات بھی قاضح ہے کروں وہ قاصلہ کر لینے وا خلات کی طرف میں لان اور خارجات سے ایک **نوع کا انحراف ہوتا ہ** دائره كود يحيئ كرسطح دال بركو باكراني تاب اور مخ طع دال كود كيوكه أس سع كيسا بيما بيوا بيواب اوراس كم شنه كود كيوكه أس سے كيسا مُراہوا ب على براالقياس برخ سطح خارج كو د تحيوكيم بن أس كى طرف متوج ہے اور كُنْ دائره كوليكه كل كل مل كل المرار توجه نبيل مواليسي مياكل مكنه كيمجية جنانج كميقدواسكي طرت اشاره ببهط مجي گذر حيا برا نغرض فرق ميازو ب نيازي اور تفاوت نازونيازے اتحاد حقيقت باطل نهيجي ما جال ظاہر میں از نسبکہ جانب طاہر مہود ہوتی ہے اور وقت مشاہدہ جو ایک قسم کاعلم ہے حصول جال شہود جو اسطمين علوم ب نبفسه يا بشبهد بنرورب تولا برم صورت جاني كوايك نوع كاد نول دركم اخرين كال بوكار والرابالا دراك خود دات مدرك عني موجهة أب تومطل ظل مرب ورند لاجرم كوئي صفيت داتي اورقوت الهاموني كيونكم علم وادراك سعرار تشاف ويظام بهدي كمتمام معلومات بذات خومنك فف نهين الص بعض اخياء اكر بنات خود منكتف بمي برئين توكياب بهارے متباريف لئے بھي توكوئي مبدا الكشاف جاہيے اندميكوة فناب كى روشى كيامفيد بصعبذا عالم وعلوم من علوم مفعول بواوظا برب كيمفعول بيشيم وعفلى صفت کا ہوتا ہے جوفاعل کی طرف سے آتی ہے سودہ صفت اگر فاعل میں بھی عضی ہو تواسکو فاعل کہنا ہی غلطب كيونكه فاعلعه موتاب جيك سالة كوئى صفت قائم مواهصفات وضيعروض كمساقعة قائم منهين موتين لمك معروض برداتع موتی من قیام سے تو اسجا بدمراد سے کہ جیسے شجار قائد کی بینے زمین من موتی ہے اور تام بوج ار أنكا ابربوتاب البطح صفات قائم كهي في موصوفات فائج بحق بون اوراكي برووات موصوفات من موادران كے تام آثارولوازم أن كارن اجمون مويه بات بجزموصوف بالذات كے اورى من

متصدخهين بالجلدموصون بالعزض كيك كونئ موصوف بالذات تفروي صودي فاعل بح اس صورت مين علوم مِن الرّصفة اكمثان بالعرض آنى بين الحِيمس كالفعولِ موناجي اس بات كألّواه بي **تولاجرم عالم من جو** اس باب الإسلام على جوه الحناف ذاتى بوگاجيے نورة فتائے ساتند قائم ب ايک نور سکوور بارگا المختاف علمی مبدار اكلشاف كبئي أسك ساقة قائم ، وركا ورموا فق تحرير بالا بالضويد اسى بطيرة ات عالم من مركوز موكى احرال جرا يك نهج كادخول ذات عالم من إسكونال بورًا ال تقريرت والمنح بموكميا بموكاك مبدارا كشأن أس صفت كوكهنا جاميح گر بان الاشاحة في الاصطلاح چا بروصورت كومبدارا نكشاف كبودوجفيقت بن عنوم ب **جا بركيفيت تجلائي كو** جولواحق علم مي سيهو مكرتب إصطلاح من كجيه ما نعت بنهين توسم مي در بالصطلاح مركور بوجه توافق عن الملي مرج اِولِ مجاز ہونگے اس لئے وعل ہے کہ ہاری کنام من حب کہین یافغائلی الاطلاق آئے توصفت فر**کورہ او ہو کی** اوكهي كهي أس كووجود لمين اوروجود ذبني تبيير كريني اوروجه استهميه كي المضمون! ورمضا مين آئز و اضح موحا يمكى بالحجلة على حبكا دخول ما بالأ دراك والانكشات من لاجرم لم يو ذات عالم من بدير أو لى والبرم كاكتوب وافل کے دِافل کووٹولِ فی المدخول الاول لازم ہے اور یون کیلیم نہیں کرتے تو ہم بھی بجبرانشا راہ ترسلیم کوا نمینگے سنة عروض كيك مفرورب كصفت عارف عروض كوالاحق بوسواكر ما بالانكثاف مياكل مكن كولاحق موكى تووو قال سے قالی تنہیں یا مابلا فک فاض میاکل جو یا فائج میاکل مو یا دال می موفائج بھی مو آخری دوموران مِن تود نول ہیا کل ظاہرہ یا تی شکل در کا اگر علقاہم اکا نہیں کہتے تو اقرار بھی بنیں کہتے وج اسکی ہیے كموجودات خارحبيمين جودد فل بهياكل بوتلب ورعدوات خارجيدمين خارج بياكل بوتلب امرد افل الكاجسكو جون كهيئ خالي و الب البوج ساول كو موجود اور فاني كومعدوم كيت بن سوعم موجودات من تووخول مبدار انكشائ واكم جو دخاص بومنصور بي نهين وريد التجاع الملين لازم آسته ال صورت بين تو بالضرورة جو دلمي في مبدا را تكشاف بجانب اج لاحق موگا وربوجه وخول وال دخود على اي مبدارانكشاف مي كل ندكور ميدا م<mark>و گل</mark> حقيقت مين الزغور كيجئة توسعلوم مطلق بني نم كالمفعول طلق وبهي بيئة بسبيجو بالمن مبلارا كشاف مي بيدا مركي ے باز ہوج دخارجی و مفعول بر ہے جبرو صفت الكشافی عنی برار الكشان الع بروى ہے اوروجاس تسميكي مطلوت تواول سنفكر با منعول يهتعانت ك القيهاور كم ميالف لام كيطرف اج وج ماوخو وفعول ببهاولفظ مفعول كأنميرس بئت كيطرن الجهب جوباطن صفت واقع من بيلا بولى ب عى جيكونفعول طلق كيتيجب يه بات د من شين بوكلي تواس بات كي كيدهاجت بي نهيس ك مغول فعل كي

بت اسكو كهنا چا ميئے مبكو بنامين اورظا ہر ہے كہ بعد فعل اگر تحد بنایا جا تا ہے تو وہ مبيئت ہى بنائی طاق ے جو باطن صفت واقعہ میں پراموتی ہے مفعول برنہیں بنایا جا ہا وہ یو ہے بال وداس مبینت کے بیدا ہونے اورا کے بنانیکاالمبنہ آلہ اورسانیا ہوتا ہے جس سبت ماہ كالاحق كمرناا ورنعول كوبدك ساتحه مقيدكرنا منيح بموااو إسى برا ورقبو دكر جو مفعول اورنفعول فياورنفعوامد مِن وَتَى مِن تَياسُ كُرِكَ مُجِعَه لِيجُ اوْءُ قُولَ عَلَقَ كَ اطالَ قَ كَى وَجِهُ كُو دَرِيا فَتَ كِيجِيجُ بالجليمُ موجودات نا رجیه میں تو با مینوجه که باطن میاکام جو د فارجی سے بعرا ہوا ہوتا ہے دخول وجو د **زم**بی ای مبدا اکشا متصور ہی نہیں درنا جناع انتلین لازم آئے کیونکہ ہیا کل عارضہ ہونے میں باعتبا نِعن جو دسببرا برہر اوريه بات خودظا برب كدمبدارا كمناف سام وجود مي سب اتسام عدم من سينبين اورسوار وجودو عدم کے اور کوئی مقسم نہیں ان یہ کہتے کا جناع المثلین کے یمعنی ہیں کیجل وا عداور موطن واحد میں ایک موطن اورايك تحل كي دو چيزين جع نهيس موسكتيس مثلاً موطن جواب من دوجو ببراورموطن وتحل عوارض مِن ووعرض ایک مسکے جیسے سوا دو بیاض فحتم نہیں ہو سکتے نہ یہ کیو صفح جو ہر بھی فجتمع نہیں ہو سکتے ورما سيڪر طيون عوارض کا احتماع جوا ہر کے مواطن میں شہود ہے جیسے سواد و بیان ہی موطن ہم میں موج<del>ود ہ</del> بعض اجسام من اوپرت نیجے تک ایک ہی رنگ ہوتا ہے سورگرعلم بھی وجود کیلئے عرضی ہوا ولظا ہر صحیم جى بى معلوم ہوتاب كيونكم ب وجود مصور نہيں تواس صورت بن نفوذ اور دخول في العلوم من كيا حرجت كمراسكا جواب قطع نظرا سك كراكناه اشيار كامعلوم نهونا عدم نفوذ علم كاشا مرب يهب كاسلمنا علم عوارس وجود میں سے بر مگر عالم کے حق مین لازم ذات اور لمزوم کے حق میں بالعرض سواگر ذات عالم معلوم بن تب تولفوذ عالم باينوج متنع ب كركند لأزم ذات ملنوم من مكنون وستورم وتي ب بلك بوجين نخوا ہی اجتماع نذکو لِلازم آے اورغیر عالم معلوم بنے بعن جسکی دات کو مبدار اکشا**ت نمرکورلازم ہو تو** قطع نظرائك كرورصور شكما لوازمذات وجودين سي موكا جناني فالهرب يدبات ممكن بي لبيل كونئ موجود قابل علم نهواوراسكي ذات كومب إرانكشات لازم نهولار ميشاكهم بغيرعا كم معنى فاركور مين نسبت منع الجمع برد كى اوروك اسكى علم اور عدم علم مجدًكا سواس صورت من أكر جتماع المثلين نبو كاتوبيورت لفوذ جناع الضدين بوگامبرطال دخول متصورنهاين إن اگر باطن مهياكل خالي موجبيا معدومات **مِن ب**وتا ج

لولاجرة «بورنكى دانل بهاكل موكاس تقربيت عمان روشن موكمياكه وجودات فارجيه عدومات فامنيدي مین یہ ہیاکل ہی ہوتی من نفس جو دلفس غلام علوم نہیں ہوتا کیو نکہ یہان عدوث مفعو المطلق علمی کھے كاحتال بي نبين جوتوجه كي حاجب بهواس صورت مين لازم يون تعاكمهم اوعلم اعلم بهينه مواكرانج لياوجه سي كفلم نفس معيى بوتاب مجى نهيس بوتاعلى مزاالقياس علم اعلم كے تينون سامان موجود يم باعت كئالم المكريني مواسي تعبى نبين موتا بااينهم علم كواضافت لأزم ب اورتقابل تضائف مي المبين غائر ہونا ضرورہ علے ہدا القیاس توجہ کو عبی اضافت لازم ہے یہ بھی *اکتی تو می ہوگی تو وہی ہوگی* جهان تغائر موگا بحرظم لنفس كے كرو سيگاه كے ہو نيكا يه عذر كرناكه توجر بھي ہوتى ہے تھي مہيں موتى ياملم توبوتابي رعظم العلم نبين موتا أنهين كاكام ب جوسراورهم بن تميز نبين كرت بالجلها لم كوابنا علم اوراسين مبدارا بمشاف كالعلما ورجناب باري كاعلم اور وجود وعدم كاعلم بالكنة مكن تبين اشيار خركو وكاعلم ہویانظری اگرہے تو بالوجہ ہے اوری درجین علم بالکنه مکن ہے توبوجہ انقباص مبداء انکشاف بنایا کیے مبدار انكشاف كاعلم مكن بنافيحه آكے انشار الله واضح بوجائيكا بان نفس بياكل كاعلم بالكن على مبتاب بونكه باطوني جودتلمي مين حدوث هيأكل متصورب اور بوجشخص اور وحدت ذاتي مياكل مبكي بحث ويرذكور مومكي خود طاہرسے كرانتقاش مبيائل كے باعث جو باطر جو دنلي ميں ہوتاہے كند ميائل ندين برلتي المار تقرم

سے پیٹجی واضح ہوگیاکہ حصول الاشیار بانفسہاری اورس کسی نے محصول الاشیار یا خباجہا کا دعوی کہ أكرصة بعدلحاظ وحدرت ذاتبه سياكل غلطه بحكرباين نظركه بمحل فاحد وقت قيام توميكل قائم بالوجو دالخاري اس صورت بن اور بوگى اور كل قائم بالوجونة اللمى اور سرار غلط بعي نهير كميا اور كمين فظ وم کوشی من حیث جواه علم کوشی من حیث انقیام قرار دیاہے اس کی نظر انہیں دو مرتبون کی طرف ہے جو ابعد كى ظفياً م الكل بالوجود الخارجي اورتيام الوجود الذم في بيدا الوسق الرابل الجلهم وجودات من وجود على داخل سيكل منبس بوتا بلكه بحانب فارج بوناب اوظام ب كرجال موجودات خارجيه م معورت جالي أكرباطن جودتكي مين وهموري نتغش ہوگئ تو دوحال سے خالی نہين اِم يجاعالم اور عبوت جمالي یا دونون باہم مطبق ہون بانہون اگرانطباق ہوگااورد ونون میلیون کے عدود ماہم ایسے مط**الق ا**ی مون جیے دو منلف منابر جیو ئے بڑے ایک دوسرے کے اندر مردن اور ان کے زاوے برابرمون مراد ابني نظير كے مقابل فاقع ہو تولا جرم محبت بيدا ہو گی گراول تو با بنوج كنہ كا فاكم كؤ ہكل جال كبير و سيلان ہے اوروه اس سایک نوع سے گرمزال ہے عالم کیجانب نیازا و متعلوم کیجانب بے نیازی اگر بیروا ہو تومنا بھی بون بی ہے دوسرے باطر عالم کی کیفیت ساحب جال کومنکشف نہیں جو اس طرف سے بھی محبت بریا مواور نیا زلازم آسے این اگرمدرک صورت جالی ہوتی روح ان انی نہوتی تو البنتدامتمال دراک جال باطن محب عدوث مجت ورنیاز تعاا وراگر کیو پیشبه بیش این کفاهرتقریرصاحب سالا**س جانب شیر ہے کہ مبداز کمثا** معلوات براس طرح واقع بوناب جس طرح نورة فتاب جسام منور برحس سے ایک نوع کا انساطا ورحرکت بجانب مبدارانكناف علوم بوتلب نديركم دارانك فاضل ميند إوصور معلوات مس مي خود واقع موتى بن مواس معورت من مكن بي كرمبدارا كشاف جانب صدورةى عالم كي طرف سيمش نورآ فتاب تنك بواور بجانب توع ان معلومات كيفرن س دسيع مواور كي علوم بيكاعالم سي بلرى اور معد الحاظ توازى جو دخوا كيميم ا ب تو وہ دخول نالم كى طرف مي و ند علوم كى طرف سے يعراس صورت من محبت عالم بهوك نهو برمعالمنان بنکس ہونا چاہیئے تو اس کا چواب یہ ہے کہ مخروط ناتص تنوازی الطرفین کو اگر مطومت می پرواس کی جا سے محراکہ جائے تو قاعدہ کو بنبت الرصيع برأس كا ساولو جداس مى يرموكا الس كا بوجد قاعدہ ير نبوكا او معاليك ىپى ب كەمىلان اجسام كانب مركز عالم ب زىجانىلى جەقصىدىكىس جونىير باينوچ كەم وطاندكور واس كىك واعده كأيك جيم منصل احد بالتفري توقاعد عصليكراس كسادي مزوطكا برجير اسيقدوين برمير

آبحيات

جكودائرة راس محيطب أكرج قاعد عكم محاذات بين اس سنزياده زبين وافع بروجه اس كي فقطيبي ے کون مصورت میں قاعدہ سے لیکر نیچے تک ساری مخروط کی توجہ بوجہ قیام باطن را**س کی طرف ہے اگر** مخروط مذكورفا عده يركحزان وتاتومعامله بالعكس بوجاتا سوايسي مبلارا نكشان كوخيال فرائي كروه أعيد وجود كے ساتھ قائم ہے جكون كي عالم محيط جنانچہ أسكاعلم مونا اوراس كاعالم جونائ اس برولالت كرتا ہے عاب وتوع مبدار انكف ف كارجوع الرجر بسلب جانب مددوروسيع بي كيول نهو باطن ال عالم كا ونهو كا اوراس جانب تام احكام اس الون دجوع كريني اس الون ك احكام أس طون مجوع مكريع جوم يل عالم كوم يكل علوم من اص يجها جائے الغرض با وجود انساط و وسعت بانب و توع جانب معدوري م مكوم يطهو فكي اورتوجه وميلان اوركريزا ورانحوا فسابطور مطور تحقق بوينطح والسرعكم بافي قبل وجوداجي بالعدلوق عدم لاحق اكرصورت جالى كافيال كيجئة توكواس صورت مي وه موجودات خارجيعي سينبي بربه بات الجي ظاهر ب كه ميائل بزات وومعروض صغروكم كمي نبس جنانجه او براسكي تفيق كذر هكي ب اه اليونكر بون بهاكل فرات خود اكر جركميات بى كى كيون نبوان اكرجا فتران كيات بى سے معامونى بون لیف بین سے ایں جنانچہ ظاہرہ ادہروجو دھی میں یہ وست ہے کئی مقدار سے ایکار نہیں تھ مركميكا وجدان اس كاشا برسيءاس صورت من الرنقاش خيال بساحت وجود على من كوري معورت جالي بالجودخارجي بابعد لحوق عدم تراشي ثنب تووه صورت اگرايك بارهٔ دجود على سے خارج ب باتی مين ل الديدبعيد البي صورت بوكى جيايك وائره يأكوني اور كل مثلاكس مطح كلان من بنائي جائ توايك مكوا أسلط كاداخل شكل ادرايك خارج شكل بوكا ببرحال خول انطباق اس صورت يس هي مصويه يحب يقم شلخ در شاخ بيها نتك بيرونج على اور شبهات وارده كدالترمند فع بوكئ اوريه بات بخوبي حقق بوكئ ك مجست كمالى اورجالي من سراية محبت انطباق ب اورانطباق كواتحاد ومحبت بقدرانطباق لازم ب جيسة تفاوت أنطباق سے تقاءت محبت لازم ب تواب لازم بون ب كرمبت بى كابى كچھال بيان كيا جاس ك نافرين ادراق كى فدمت ميس يوطن سى كنسب كى دوسمين بين ماول دوحانى قىم دوم جمانى نسب جمانى مين تودى نسب كے ساتھ مجست بالعرض ہوتی ہے تواہ اپنے جم كى مجست ذاتى موخواد عرضى إن اگرايت حبم كى تمست وخي ہوگی تو بایں نظر ہوگی کیجستا جوال وهانی میں سے اوجم ایک مرکب مع ہے ہے ہوجہ منابع يخد دوچندو كو و الى الى معورت من يرجبت الانتم بست المانى موكى اسلة كالميت الحساني

ئ<sup>ا منا</sup>فع پر موتی ہے اور عب محن کی خودمجست عنیٰ ہے تو ذی نسب تواور بھی غیر**ین اُ کواگر علاقہ انتساہے** بالمحجم سعلاقه انتباب بهاس كادوح سعلاقه نتساب تهين ان كم محبت لاجرم بالعرم ت ذاتی ہے تو بایر اُنظر ہُو گی کے نظام رموج کو باطن بدن سے ایک لؤہ لومهم وروح ميل ملكات اور قعائ معلومه كام ونااس باست كاشابر ا وریہ بات ابھی ٹا ہت ہوئی ہے کہ بوجہ انطباق *و عبت ہو*تی ہے دہ اپنی ہی محبت ہوتی ہے بیر**مال** مروح کواپنے جم کی فحبت ذاتی ہو یاءضی پر ذی نسب کی محبت بہرطور عرضی ہے اسمیں آباوا ولاد کے أبس كى تجبت توبي واسطه بيء كمه آباروا بهات حب صطالح سابق معدن بين تواولاد كومعدنها تمجهنا چاہیئے اوراخوان واخوات کو شریک المعدن اور قرمیب لمعدن سمجیئے **قرابت معدثی وزیرکت** ت فیما بین ہوئی ہے مگر حو نکر متد منیات **خارج عن لمعدن ہوتے ہیں جنانجے تولد** سے ظاہر ہے اور خروج کو ایک نوع کی گررزلازم ہے نو اولا دکو مان ہاسے اگر رہسبت کی ایک محبت کے حبت کم ہواور سکی کے باعث ایک میم کی بے میازی ہوجنا نچر بالبدا مہتہ مشہ**ود ہے تو بچاہے کم لنوان** واخوات من كوني وجر ترجيح نهين إن اكركوني دومري فيست مجست منبي كم ساته ايك جانب فنم مروساً بهت دونول کی مجست من تفاوت نمایان بو توہو سکتاہے او**رنسب حانی میں حبکا مُرکورا**ور آنکا وانطه في التروض وصافي معدن اور مياكل وحانيه مورنيات اور مبياكل روحانيه آبس مي ايك ىبىت خوان انوات كرج نكروسط فى العروض مياكل مركو وكود و نول طرف سى محيط سى كولا جروي نوع كاميلان اورايك طرح كى گريز ہو گى اپنے داخل كيطرت رجحان اورميلان بو كااورخارج كيطرف سے گریز بکہ خارج کو اُسکی طرف میلان ہوگا سو خارج کے میلان کی طرف ہیاکل روحاسر باکل روحانبه کی گریز کی طرت اُسکی جانب جوفیها میر میمول منتوسلی منتولیه آکه وسل اورامت مرحومه بوجنسب روحاني ميونا جائيئ شايد أس حد مين مين اشاره **بيواور نيز آم** رمول من انعسكم عزيز عليه ماعنتم حربين عليكم بالمومنين روف رحيم بعى مصول لترصلعم كي ميالان كي ت مرومه كي طرف عقا دلالت كرتي ب اوربيارا يانحراف اوربيكريز جوظا برس أ بے نیازی پر دلالت کرتا ہے جو مقتضا و انحرات اس ندکورسے اور نیز آنیہ ال<mark>آنفرو و نقدنصر الترا ف</mark> بخصالذين كفروا أكرفهم يوتوس بوال بحباقي سلان بهياكل بجانط سطه في بعروض جودال

مال باوراً سي كا المات بر مارا مطلب ملى موقوت أية الذي اولى بالمونين من الم ے کیو کرصیغہ احب تو بالا تفاق نعل تفضیل مجین معول ی باتی را او مے وہ اگر مضاحب تب تو مطل ظام بهاوراگرامس اقرب مرادب توقراب معدنی عال بوگی اورقراب فركو انبواد واك كما محبت علت محبت ب جناني اوير مذكور بوجكا سوادراك كابونا فيبت العط تومفى ينهين على بالعقياس ملامجت كاارواح من ظاهرو باهرب اورعلت سمعلول تخلف نبين موسكتا تولاجرم بياكل فيعانيكوو مطافي العروض كرسا تفدعلا قد يحبت موكا مكرمان يشبهها في ما كمعبت توسلم براَ فبيت كي كياوجرد ورح واسطه فى العروض بونارسول تسلعم كالهان سي كل آياسوا سكاجاب يدب كداو في محصط مي امرة بيت من نفظهن نفسهم واقع ہے، دور نفسهم کی خمیر رومنین کی طرف راجع ہے تواب میعنی ہوئے کہ رسول اسلم مومنین کی نسبت من کی جانوں سے جسی زیادہ نزدیک مین گرامقدر قرب کر قریب کو اپنے مضاف المیکے ساقد اسكى دات سى بجى زياده قرط صل مواشارمبائنة فى الوجود كے ساتھ تو بوي بنيس سكتا ورية تبائن كهان تبائن كم س كم بعدا ورستقلال كو تقضى ب اوراقر بيت فركودا تصال واضام سفياده كى خواستكار على براالقياس ملزوم ومعروص معوارض مفارقه اورلوازم وجود كي نسبت على اسقدر اقربيت كى اميدنهين كيونك عوارض مفارقه وجودين الصمعروض سيستفغ بوقع بين جاني تحققات گذشته ابرشامدين اورسفني الوجود كواتصال انضام عي باقضاء امرنالت موتاب جما ميكه يه قرب جس مین مبائنته اورانفصال ویمی کی تنجایش بنین اورلوازم وجود حب بیان سابق مجله اوصاف وضیه ج<u>ه ت</u>ے ان اوصاف مفارقه اور لوازم وجود من باعتبار وفييت كيدفرق نبين بوتاس كي أف بي يرم وكونان تادانى بصاور حب مزومات ومعروضات باينطورا قرب لى اللازم والعاد في تولز والعروض وكالم بطور مذكورا قرب لى د السلمليزوم المعروض بو يحكيمونكه ملزوم ومروض كولازم وجو داويعامض كي طول قبقا فالوجوذ بهين تفاتو فنقار في أتنخص توعمااه ريبان يرجي نبين إن لازم مابيت او إوصاف متزاعيكنوا كالميرومنين كيطون الصهاتو فيعنى بوستكروسول السلعم ونين كأسبت اعجى وانون سامجي وليومزو بن محاسقدر قرب كد قرميه كواب مضاف الدك سالقه أس كى ذات سى بى نياده قرب بواشا برائز فىالوجود كے ساتھ تو ہو ہى نہيں ورند تباس كہان تبائن كم سے كم تيز ومغائرت كومقضى ہے اورا قرميت مذكور تويسه والشي سي يداده كي فواستكارب حبكوا حتياج الى الا قرب في الحقق والعقل دو ون الام ين -

37100

بالقه علاقه احتياج نبين اگرہے تواحتياج في انتخص ہے حبكي شرح **وفصيل اورا شات وخفيق** نارتصورا قرببت نركوره حسب كقين موعودمه بن بكر استفنا وكلي أنكو عال جواكر اب دربار وكتق تو حاجت بيان بي بنين و ورباره سخض اكرم وصوفا می خصری من محتلج اوصاف مون تو بجر لزوم دور مین کمیا دیر ہے افجے احتمال ماقی مین ایک تو میروز ن دات اللازم اولى بلازم الذات من **دات للازم بود ومرايك لازم دات** لمزدم من ذاته مبوسو احمّال ثانی تو محال ہے اس منے کو اقر مبیت مو**کورہ** نقراليه بوناضرورب جدجا ئيكه الملي مفتقر واوريم إين صطلح سى الاعمب تو آبسين توعلاق ے دوسرے کا تصور میں لازم ہونا ہونہودونون ملکسی ور نهر لزوم داتی کی کوئی صورت منیں کیو کرو اور مفاق سے وفاکی ایم نبیں امروفاکی ایر رہی ہو توکیو نکر مہو یا ہم کوئی علاقہ ہی نہیں **گراس صورت میں گودونوں کے تص** كەلمزۇا بنى ذات كى نىبت ئىبت ركېتا بوڭرىكىن خالقىنىل بريموقون سە اسلىئى يەعروش سى ك أبيض انوم كيطون فقارنوسلم بمكرازوم بن الذمؤات كي نسبت علست تامدم والجاوري ج

م جهان نما کونصور کنه لازم بے نصور ملزوم د شوار موگا بگاغورے بیئے تو متنعب وجہ أسك فتقار كاتصورهي لازم بموورندلازم ذات كانفكاك أسك ملزوم سالازم أنيكا وجاسك ظاهرب اورمهين سي متضار مرنظرب توسفة افتقار لازم ذات لى الذات لازم ذات كى مفات ذاتي من بنه استغناء لازم آيكا ورانفكاك عكن بوكا اورحب لازمذات بي كوليضاري استغناموا اوراسكا انفكاك ابن مزوم سعمكن عمرا توجيان من كيكسي سيح علاقري نبر كالجابناء كارلزوم افتقاربيب استغناء موتوي ملزوم كى كياهاجت ب اسلة ضرور بواكدازم ذات كى كند تصوركو أسك افتقار كالتصور لازم مويان الرعقل مجرد مدرك طلق نهوتي بلنشل حواس السطيح كاغا ادراك اسكي سردمونا توحكن تحاكه بأوجود لزوم ذاتى وافتقارذاتى لازمك ادراك كوأسك انقاذاتي كااورلزوم داتى كاتصورلازم نبوموسكتاتهاكه جيف اجسام كيسواد وساه كادراك الحكاكام ب، و نوشبوبدبوكا ادرأك ناك كأكام ب ايسه بي لمزوم كا ادراك على سيتعلق بوا ورافقار ذاتي كأوراكسي اورعاستك متعلق بهويا جيسا وسأس محسوسات حواس كاكام ب اورانتزاع اصافيات وانتزاع مقل كأكام ميم ايسي بى ادراك لازعقل كاكام اوراد راك فتقار قوت ديركاكام موتا كمرسب برروش اعقل سے اوپر کوئی قوت بہین صبی طرف قل کودر بارہ ادراک سی احتیاج ہوجیے واس کو قاکم طرف ہے ندا نے حواس کو اگرایک نحو خاص کا اوراک دیا ہے تو عقل کوجمیع انحار اوراک مین خل دیا ہے ملکھال مدكرابي ساوبرفتقار خودامنا فيات من سيساكا واكدار تمانتراع بوفاع عقل ي متعلق بياس معورت مين مكن بي بنيين كر عقل كي ملزوم ذاتى كوادراك كرساور أسك لوارم ذاتيكو ادراك نكرب بغرض مصنور ملزوم توحضو ولازم ذات في الذمن لازم ب ورنازهم ذاتى نبوكالزوم فارحي بوكاو حضور قی الذین کو اوراک المازم سے کیو کررسرائیدداک بی حفول صورة النی فی اعقاب اندون الازم دات کے تفوركو أسك افتقاركا تصور لازمه ب اواز تارك تصورك ييماسى بن كمزوم كوروف الياده عدم فالجزة اولازم كوموقو مشدومتا خرفى الوجو ويجيئ اوريؤكرسابق بيثا ضع موتيكاب كادراك أسكانام ب كظم بض مبدار

الكثاف معنوم كحسا قدمتعلق بوجلت سوباين جركه أيمنوم حبكانام افتقارب ايك بمرضافي بهاورضانيا كاتصور بيتصورط الشائح مضاف البيمكن نهين ادرييان ليونول عي ممزة مولازم مين تولاجرم وتقاركي تصوركو لمزوم والزم كاتصور لازم بوكا كرجوتكاس ضافت مين مضاف اليه ملزوم ب اورلازم فن ب يبازمن كولحاظ كريية بن على زرالقياس زين كوتحت جب خيال لرسكتے ہیں حبب پہیے بہت کوشلاً خیال کر لیتے ہیں وجہ اسکی یہ ہے کہ پہیلے اضافت بین زیر مضافالہ ے احدوسری اصافت بن جہت مضاف الیہ ہے مگرانھی روشن ہو چکا ہے کا فتقا راازم ذات اتی ے تولاجرم رنب صداق لازم مین باضافت ہو گی جیسے مفہوم فوق و تحت مین اضافت ذاتی ہے مواكريه دومفهوم كسي كالمبلئ مفسلاق ادرمعنون بون تولاجرم مأتحت ومانوق كاتصوراول شرور بوكا بالجابحكم انتقار ذاني ضرورات كحب كندلازم كاتصور بوتواس سي ببل مزوم كاتصور بيو يك اواس ب كانتفار ذاتى اورلوازم ذات ذبينًا اورخارجًا مبدل نبين بو مختفظور مرسيان ليحئة تويه صورت ليونكراختلات وجوديا ختلان عرض بياختلات معردض ا**وريه دونون اختلات موجب** اختلاف ذات نہیں ہوتے بینے اختلاف وارض سے ذات معروض مختلف نہیں ہوتی اور خیلات ے کے بخلاف سے دوسرے کا خلاف اگر مصور معروضات دات وارض ختلف نبين موتي اكم تووه فقط لوازم ذات اور أبح مزومات بن ب على العموم بربات نهيں چو كواس باب بن الم تحقيق معقول اجزار گذشته من مرقوم بوجي ب تواسم كي اور هير جيار مكرار ب فائده نظر آئي اس ملت اس مخن س موكردان موكرمطلب بش آمره كوتام كرامون سنة جب يهات روش بوككي كاخلاف وجودس ا میات میں تبدل نبین ا تا دمن میں دہی ماہیت رہتی ہے جو خارج میں تھی تو امیت مجمع منسیم محمد عليباالشي لذا ثمبت ثبت بلوازمه أردبن في أئيكي توأس لزدم واقتقار احتياج و نوقف محسله ليكم ادر برستور خامع أسك وجودت بها أسك لمزوم كادجود ذمن بن عال موكا ورندده افتقارا ورتوقف اوروه احتياج ولزوم جواسك لوادم ذاتى ياذاتيات ميس عقاياعين ذات تحااختلات وجوو-جوافة لاف وصب يا فتلان معرومن بن زائل بوجائيگا وراس كاحال عي آپ سن چكے بي اكترو ہے یا نہیں القصدوجود دہنی میں بھی وجود لازم ذات وجود لمزوم برہو توٹ ہے جیسے وجود خارجی میں

اول وجود لمزوم ضرورتها أمسك بعدوجود لازم كي معيد تقى ايسي وجود ذمني من عي اول وجود لمندم مجودً سبيرروش سي كهوجو دذبهني اور حصول في الذبهن اور علم الفعال عن لم معددي إن يجدفرق نبين اگر موكاتر فرق اعتباري موگاس كے علم كندلازم حب موكا بعد علم مرق ہوگا ہا نظم بالوحیوین ہماس بات سے معی نہیں اس تقریبے بعداس قول کی جبھ میکا ہوکہ علمی چیرکا اُسکی علت کے وسیلے سے متصورہے الغرض س کسی نے بسک ب اگرجه حكما بى كاقول كيون نبوس به اوركيونكر بج نبوعلم بالوجة ودى وجدكا علم بى نبيس بوتا أسكا لم تو بيئ علم كنه ب و ان مضامين كي مائيد فاصكراس بات كي كه ماميات فارجبيه ذبن مي آكر تعبد ك سے بخوبی مصورہے جس میں تکٹرانقسامی اور کٹرانطباعی کا ذکریا نکم کی تیق وم بوقاہے کہ بیارخاط اہا تہم من شبہ کا بھی جوار ذات من انتقارة الى ب تولمزوم كى جانبا متغنارذاتي باورظام بكستغناجي سألفقارهموم ومنه کے تعقل کی ضرورت ہے بھر جیسے اضافت انتقار ہیں ہے توا صافت استغنار مین لازم مضمات الیہ ہے اگر وہان تقدم تحقل مض مرورسة يويهال عي تقدم تعقل مضاف ليصرور مو كا ورظام رسي كه وونون كاايك دور م ہونا محال ہے تواب بزا**جاری سی کہنا بڑ** گاکا فقاریا تواضا فی ہے یا تعقل ضاف كرفين مزورى نهين يامضا صندك تعصل يرمضا فالبيه كي تعقل كامقدم مونا فلطب لربيطي ووعقا توقابل انكارنهين اور تحيلي بات اول توكهيس مى نهيس دوسرے تراكيب ضافية بن شل علام زير وفير وسف كليديره تقدم بونا بالبدامة اس بات برشابرب كهضاف كانعقل مضاف البدك تعقل س يهيم والميد ورمكس اس التي مي خيال بن آما به بلكونتيق كريس مقدم غلطب بالجلاس مبيكا جابب اضطراحاب صرورنظرة بأكو باين نظركه دودليلون من ساكرا يكليل غلط بوجلت تومطله باطل نهين موجاماً وعوى مالى تونمين كه كم سه كم و وشابدون كى ضرورت مومطاب علميد ك اشات ك لئے ایک نسیل می کافی ہے سووہ دلیل میں کی بنااس بات پرہے کہ ماہیات خارجیہ ذہن میں اگر متبدل بنهين بوجاتين اس بالتص الثبات كيك كافي بوض خاط احباب وزنب با وجودا ندايشة تطويل معرون كالنسبت مقيقيه سبت يجابيهي وتيها والسبت سلبلينب واتعيبين بالجلاسب فقط تضريرهم

بحاد ين موتى ب ساله مين سلب نسبت بوتاب منديك زنسبت سلبيد ورند موجب كليد بعدا دخال مفهم كلية بأكرتا الحافسل وحبه كليه كابعد دخول فهوم سلس لبكليه نهوناس بات برشا برست كيمفهم سا تفاطع نسبت ايجابي بوتاب ايقاع نسبت سلبيه نبين كرتا بان جيب عدم تصور بعدلحاظ ثاني تصور بخالب ا ورلامفه وم بعب تعلق فهم فهوم كهلا ما ہے ایسے ہی سلب نسبت بعد نحاظ و تعلق عمرتسبت ہوجا تا ہے اور سبست سلبید کہلاتا ہے لیکن ال قیم مرروشن موگا کہ سالب مین اول مین سلب سبت موتا ہے نانی عنی بست سلبيه نهين بوتي سوحبركسي في نسبت سلبيه كرنسبت قرارد ياسية مسقط استار كاظ نافي عليم موتله اورظام به کراس صورت من يه تقابل جونسدت ايجابيه اورنسب سلبيدين ب تقابل الضاء بوكا تقابل بجاب ملب نهوكا ورخلاصا ول تقابل كانهمالنسبت اوعلم عام المسبت نكلے كاجس دوقفيد موجه ايك مُحصَّله دومرامعاروا ينبن كا ورمرج تقابل كالمعلوم كي جانب برد كانه علم كي جا رے تقابل کامحصل علم النسبت مو گابسے وقضے ایک موجبہ دو مراسا فہرنبین کے بھر ہ تقابل علمك مرتبه مين ب توويمعلوم كيرتبهين إلجله سالبيس نسبت منهين زوتي سذ مكريبي مفهوات تصوريه عدميدك ليركجي الفاظ مشاكل الفاظ مفهوات وجودية صورية ضع كر ليتج بين اغنى حرف سلب لفظون مين بنين موتا جيسة عمى عدم البصر كيين السيري مغمومات تسبية ما الفاظ ممشكل الفاظ مفهولت نسبيا يجابيه وضع كرليتي بين تعني جيه أن مين طرف سلب نهين بوالي میں انمین بھی لفظ سلب نہیں ہو اسونجا انہیں کے استغناجی ہے حقیقت اسکی عدم الافتقام وجود عدم الافتقا رنہین البتریمفہوم اس حقیقت عدمیہ کے لئے عنوان ہے اوراسی نظرت میکفظ وجودی اُسکے گئے ججویز کیا گیاہے اور میں جانتا ہول کہ جہان مفہوبات عدمیہ سے لئے الفاظ وجود کا **ہو ہے تاب** اورمراد الفاظروجوديه ست وبهى ب كدنفظ سلب لفظون من نبوتريبي دجه موتى ب ليكن محكوم علية رميم ا م واب مود و المركة معلى المعلى المعقل منتسبين المرور المعققت كي ساته مر موط الم المحرود مرمقة يعض صفاف لليكي تعقل كامقدم مواتوفود سكي فرع ب اوركهين أسك بعدب الغرعن تسبب جوتوم مواور ببسبب بنهان تونه يرموكا ندوه بوكا ورلحاظ ناني كي بعد جيه تغنا ومنجاليس بهوما ماسي تو وه لوازم ذات ملزوم من سے نہین بلکوس عدم نسبت افتقار کاعنوان سے جولازم ذات ملزوم تعااوارس کا عنوان ب الغرض قت تحقق مرتب بسند الزنين وفهمير الهي وقبل تحتق مرتب سنايتي وتسده المنبت عقى

به نسوب كى طرف بنى فات محصه تھى جنى ذات ملزو 🖟 ودم ر من مقدم ہونادعوی ندکور کا بطل نہیں ہوسکتاوجہ اسکی سہے کہ مِن على العموم مرمضاف صفاف اليدمين تهين اورظام رب كه غلام ادر زيدمين تقابل تضائف نبيين مان غلام اورمولي من حيح افراد مين سے ايک زيدھي موسکتا ہے البشانقال تفعائف مضاف ليديي غلام ب اوراسكاتعقل أسكم مفهوم كيعقل برموة وف تحاسواس كالعقل عي أسكفقر اورمضا ت كميطرف فقط مفهوم بيوتا ب كوبايغ جركم مفهوم عرضي اضافي بي مصداق متصور بنهين بالاضطراء مداق عام یا خاص کی طرف ذہن دوڑ جائے لیکن بیخیال اصطراری محکم اضافت خرکو ونہیں ا اسكا باعث اصافت ثانيه بوتى ب جومفهوم كوايف مروض اورصداق كے سات موقى ب برمال ا افنانت كى وجرس مصاف كى جانب مفهوم اورمضا فاليدى جانب معداق بالقعد الموظ يوت بن أكرج بمصداق مضان ليد بالوج بتصور مواوز فبوم مضاف كوافنا فت كمى مصراق كے ساتھ لاحق مجا اورينهين كه دونول جانب مصداق مي مصداق مون در زوتف تعقل كي ميركوني صورت بنين ظاهرة كه متلًا ذات فوق وتحت مثلًا سفف و فرش من دربار تعقل بانم علاقه و توقف نهين على بإالقياس جما بهين كددونون جاسب فهوم بي فهوم مون ورنددور مذكورلازم أينكا بان باينوهرك تقابل تضائف يرتهينه دوام نتن متعاكس وستلازم ومتعانق ببواكرتي بن توايك كانعقل وسي كي تعقل كا باعث بوجانب شيح اس اجال بی یہ سے کے جب سی مصداتی کوئسی مصداق کی طرف اضافت ہوتی ہے تو اسکومی ایک واضافت

اس كالمرف صرور بيلاموتي به اتنافرق مونا ب كاس بي ينضاف اورده مضاف البير موتله تعلى مین وہ مضاف اور پیمنغا ن الیہ ہوتا ہے اور مہی عنی متعاکس ہونے کے ہین اور بنا مولم منطقی کھی اسى تعددا ورأنمينيت اضافت برب اگرايك بى اضافت بهو توجومضا ن يامنسوب يامحكوم بېروده مضاف لياورنسوب ليداو محكوم عليه نهوسك جنانجه ظاهرب اوريون كوئي كمفهم سجي توكياب بھئ آ فتاب كونېي دىكى كتے الجلدايك صافت كے ساتھدوسرى اضافت صرور يو تى سے فاصر كفا بر تفناكف من جناني بقط تضالف مجي اس جانب مثيرب اورحب ايك صنافت كے ساتھ دوسري طبا متعالق بوكى توايك كي تعقل سدومريكا تعقل لازم بوكاليكن يدبات لمحظ رب كدان دو نون اضافتون مين بأبم ملاقه مؤيت ومعلوليت ننهيل مهوتا ورمندا بكسطرت افتقار بهوتا تودومسري طرمت استغناء مترورم وتاجنا ني ظاهر و نو ر معلول ثالت جوت بين تلازم جو تاب لزوم نهيل بواسو اگرکو فی تخض اس لزدم کولزدم ذاتی برخمو ل کرکے یا عتراص کرسے کہ بیمان طرفین سے انتقار معلم ہوتا بلزوم ذاتى بوتاتو يرنبوتاتويا سيكا تصورتهم بحس علت في دونون مصداتول كواين اينمونع بالخدفاص كردياب أسى في مكوا مك سالة نسبت عطاكر دى مع جو نكرا يسي مضامين بي مثال الجحائج تجدمي نبين آتے توایک مثال بطور شے نمونہ خروار سے معروض ہے حب خالق نے زمین مان ویابانی مکان نے مقعف و فرش کواپنے اپنے تیز کے ساتھ مخضوص کردما تولاجرم مس کی طرت سے أسرادر أسكى طوف ساسر فوتيت اورتحتيت كاعروض موككا اورصورت اس عروض كى يدب كابعاد ثلاثهٔ برحیم کولازم بین ان ابعاد موم بوم برکو دوطرفه خارج تصور کری**ن توجهات سنه پیدا بروجاتی ب**ی موان خلوط موم ومدمن سے جو دو نول کولازم بن ایک خط تو ظلک وسقف سے **فارج مہوکرزمین ق**ر فرش بروا فع ہوتا ہے اور ایک خطرز مین و فرش سے کلکر فلک وسقف پر وا قع **ہوتا ہے ایکن یقعدہ** جب بى كىدىب كرايك دنعداً سكومبدارخر وج خطامو بوم ا دراسكونتنى ئېرايين ادرايك فعدامسكومبداء اور ا سكومنتهی قرار بین اوراگرمبدا ما و منتهی كالحاظ نكرمین تو پهر بین اسهار والارض اور نیز بین اسقف والفرش منطومو بوم وال معلوم بوتاب چنانچه ظاهر بسبب فطامو بوم واصل برنجسين کو کھاظا کريں تو ايک مبت مطلق معلوم ہوتی ہے جکوایک منع خاص سے تعبیر کرین تو بچاہے اور حبب با عنبارا بہاوار کہا ے دیکھین توخط خابج من الساء والسقف مصداق تحقیت ہے اسیواسط جس بر وہ خط و اقع ہوتا ہ

إسكوتحت بهنا ويتالب اوراس جسب باليفين كهدسكته بين كد تحتيبت ارض فرش آسمان ومقع ہے میں وہ نورجیکے و قوم کے باعث زمین منور ہوجاتی ہے ، فتا کج ساتھ قائم ہے، ورخط فارج سن الأومز دالفرش مصدراق فوقسيت بسيواسط مبيروه واقع بوتاب مسكو فوق بنأديتاب اوراسي للتأكيسكة بين كونوتيت فلك ومقعت زمين وفرش كرنهين بهوتاتويه وجهب كرتحنيت وفونيت معماه بن أى جينيت الوقوع براسارتويزك كرين جيد نوراق على الارض كودهو بكية إن فوطلت ي القيام بالشمس كودهوب بنبس كمت ايسي بيهان عبى خيال فرماي اورزلات لفظيراور ماعات جياني كو بهور المراغور فرماية كرية بيجيدان باستهمدديوا كلى بفنداتعالى كيت فعكان كى بات كمتلب حب كيفيت حدوث منها فمتين اوروجه تاءزم اس مثال خاص بين مثل آفتاب روشن جوتني توابل بصبيرت كحسلتي وقاععه المخ اكه بين المتصالفين إبنوبه كرملت فانكسنه أن دونون كوفيدا ودامنصب ومقام اورمحن عنا ياب ايك نسبت مطاعة بيدا موتى ب عجرد وطئ سي اسكي تعيين التخيص و مكتى ويود والرحى ين يعن قطع نظرعن عتبار للعتبرد دنون معًا تحقق بين اوروجود زبني من متقدم اورمتاخرا كراسكو يبط لحاظ كرتي بي نووه بالاضطرار دوماره ملحة ظاموعاتي شيؤض بوجه تعانق مرتبه مخبرجه جبكو مهنه بوجود خارجي قطع نفزعوا عتباركمعتبع س كى تعقى كودوسرے كاتعقل لازم آجا مكہ اب لادم لون ب كداس بحث كونياده دراز ترين ابتحاضرورت كوبيى ببت مصناسب يون المحافظاصه واب بيان كركيم المطلب كالمرف بعج كرين كفلا زيرون تقال آصنا بك نهين فان إيك متضائفين من سازيد يرعاد فن بواس الع إسكوالوض مجاز أمضا اليكهدية بن اوربادا كام تصنا تفين فيقى من ب إن بوسلة تركيب مركوداس بات كوبيان كرفي كم غهوم تتفنائف تانی این مولی و مقابل فلام مے زیرہے اورظا ہر ہے کہ یہ دوسری اضافت ہے اور س كانعقل لارب ب اسك متصورتهين كيفهوم غلام بيد سمعلوم بواگراس يسلام بيراتا اولى بن عى حواضافت حقيقي بدور حيك اعتبارت تقال تضائف راسيجى جلك ويجه ويك مرتبيقل بساوراك مرتباخباراورظام بهكام ترقبقل تنكم كحز ارس مقدم ب را مخاطب أسك العظم بالوضع ضرورب كربيل س ماس بواورهم بالوضع كملط متسور مبن كرموض على حقيقت كوجانتا أوربهادا كلام استعفل اولى بن ب مرتبا فباراور ب ير بهين بالهيم يرترا خبا لاورتخاطب من كنه مضا عند مضاف نبين بعتى بلك وجرمضاف صاف فعلى

ومن بیے کیتصالفیں کے لئے دواعتبار ہوتے ہیں ایک تو یہی امتبار تقا بجاتعقان وسرب كيعقل برموقون بوتاب دوسراا عتبارع دوض على المصداق اس اعتبار ساما مبت ووض لمحوظ موتى ب تنفيح اسكى يدب كرا الم ك التي شلاايك الومفهوم باعتبارتقابل بالمولى ب ق نظام برده فرض كروعمروس يا مكريه سواعتباراول بن تو نبين كبو كم تنذالف ي بنين بكرات ورت بن احدال م مفيرة بالصفت عارضه على ہے اور نہی وجیمعلوم ہوتی ہے کہ پیفہوم نحد دمحکوم عایہ کھام م ب حکام را جع ہوتے ہیں اگر جا رہی علام زیر کہتے ہیں تو حکم مجنی طام ہے كمصداق كالرن راجع موتاب اسمفهوم كى طردن راجع نبين موتاب اس صص اعتبارتانی مرادب اعتباراول مرادنهی او زهام می کنفها تف با متباراول م جوکت لازم م نهامته الني جواسك لئ وجب اورياد موكا ممن جودعوى كياب باعتبارهم بالكند دعوى كيلب يرخمث مرحيد بوجود چند غلط بيون كوغلط معلوم مو مكر جوابل فهم إي باوجود برلشاني تفريراور كوتابي الفاظ مطالب صليم روش ديكېكرانشارانلىرتائىدونصدىق وشكروا تىنان سەپىش آتىن كے والله الم وعلماتم حبب بى باصوات فرغت بائى تولازم بون ب كمال مطلب كوير من المان مخدوم من لازم و ات كاتعقل ج كيونك مُلزوم كانعقل بيبي بوتاب اورلازم كانعقل بعدين حاصل **بوتاب اس** ی کے اور اک سے معلوم کی وات اور وا بیات اور لوازم وات من فرق سى بىگانە كادراك بوالغرض خودلازم دامت اكرايني دات كوادراك كري تب عى بى الازم بوكداول دات لمزوم كاأكواد لك على وآب وخروم ينوكسي شير كحريب بوشيك في الم چيزے اول توسعني ميں ميں كداكر اسكى طون وكت كيوك تواول عدة تقد ورظا برب كالم وادراك بين ايك وكت بايك علومت دورب معلوم كافرف توجه بوكيونكه المين تجدد العربعات ی مرورت ب اور ای کا نام حرکت ب بالجارجیے حدوث توجیبهانی کے لئے حرکت کی ضرور <del>سی ایسے ہی</del>

مدوث تود قلبی کے سے حرکت کی شرورت ہے اتنافرق ہے کہ وہان توجیانی ہے تو حرکت می جہانی ہوا ورد يهان توجة تنبي مصعبم ذا خاص تدلال مين أتقال مبنى كابموناظاهر بها ورآب فود جانتے بو بھے نتقال حركت ب كرينين اوراب مي تمجد من نهين آنانوليج يون تمجيئ كحركت بطاين ي نهين مونى جونواه فوا حركت كيدائي بعاد كى صرورت ومنجا حركات ايك حركت كيفي عي موتى ب اورظامر ب كفكور معلومات بنجاريتيا بن سواكليك وريت وويرى موت كيلوائت قال موي ويكيفيت ومري فيهيك فانتقال كاجكة ركتيف في ويرك شك بوتواس كو بوجيك نزديك تركت كيلة بقارنوع مقول وركت مل له الى آخره عنرور مواوظام بها كميتكم محض بانصاف س ويجيئة توبقار صب مقوله ملكاجناس بن سيجي بقاعب عالى عروب كيونكاس موية مربضهون نتقال كونجير قى بى سے تنزل نہين او ہر حركت كا نفس مقولات اور اجناس عالي يكى طرف طب كرنااب شا ہرہے كر بقار مقوله صرورب مذبقار نوع مقوله بان بوجه بقار نفس مقوله أس حركت كو مجى حركت فى القولهُ بين كي عب من مبس جيمور نوع مقوله جي يا تي رہي باا ينهم نظرو فكر مين بنسبت حدس كفاق ہے تو ہی حرکت و عدم حرکت فارق ہے اگرانتقال ذہنی حرکت نہو تو یہ فرق بیہودہ کس کام آیکالیکن واض ب كر حدس برحيز انتقال فعي كانام ب ركت والم تصور نهين ليكن لك م اولاك عبدووسريكا ا دراک لاجرم اول کے قرب وڑانی کے نُبعد میر دلالت کر بھا وہ اولیّت و ثانویت با متبارانتقال تمریحی م يا باعتبارا نتقال دفعي بواوراسكوبهي جاف ديجة علمصادق كايت محضد بوتاب يبنيس كثار علوم كلذب مهل مین انشار معلوم کرے بھراد عار تطابق کرتے ہیں اور خبر بنالیتے ہیں جنانچ ظاہرہے ہر معورت مین لاجرم وبات درج علم وحكايت مين موكى درجه علوم وكىعندين بهام وكي سويقين تقدم وتاخر علمازوم لازم ذات جولاجرم طروري ب اتفاقى نبيين فوداس بات برشابد به كداجد مرك ال ذات مندوم پرزات لازمهے، سین مررک اگر غیرلازم ہے تب یہی ہے اور عود ذات لازم ہے تب ہی ہے رہا یہ شبرکاس صورت مین دان مدرک ملزوم کے دونون جانب تع ہوگی اور باوجود وحدت تعد : \* پیم میگا سواسكاجواب دو باتون برمونو من سيجن كي تحقيق بخو بي مجث مياكل من گزر على ب ور ته يوم. يوم كنا من كثرانطهاعي وكثرانق المي نهير اعنى مثل ائره مثلث مربع وغيرا شكال عي تبين فقط خطوط مقتر تهبير كذائي طحوظ مون ادرسط معروض اشكال فظرت ساقط مومياكل مكذبين تكتر طبوت يماسطي عكن بنين كداشك اقسام پرده معادق آئن يعض معي خطوط مفترندا شكال مركوفي كتيم ك بعدفارة تممت خطوط محة ريريات

بين ادرائم شكل رأنل موعها ما بحليه من مهياكل مكنه اورعدود فاصله مذكور كومي الرآ وه يكل زميمكي مبكومقسم قرارديا تقاالغرض شل آب وآتش وخاكه مت برائم مقسم باتی رہتا ہے کون بنین جانتاکہ آر في چوف اجزار كالع يكن اجزار فارجيه يرائم مركوريراي شة قابل تكثرانطباعى سبحكه ايك ب الكر بزاراً مين ك ليجا الك ان من میں چہ جائیکہ ملے سبیل التعاقب والتناوب چونکہ اسکی تنقیح قرار وقعی اوپر مہو چکی ہے تو اسیقد افزہ يمنطبع سيتكثرا ورتعدد نهين آجاما إن بوجه تكثر منطبع فيها ورتعدد مرايا برایک تکٹرا عنباری فارض ہوجاتا ہے جکے باعث احکام منکٹرہ شقا بلہ کا محکوم علیہ بن سکتا ہے یہ صنمون عجى اوراق گذشته مين تخوبي واضح بمو چڪاہے جب يه دونون مقد تواب يالناس بكرمية آميني ابناما إبده آب كرت بي ايسة آمين وات المزوم من الزم وات کوا بنامشا ہرہ ہو ناہے گرمیے اس ادراک میں جوبوسیلما مینہ ہو ناہے مدک بصیغہ فاعل **ذات ک**ے م ورمدرك بسيغة مفعول ذات مذكور لشرط الطباع وحيثيت العكاس ب ايس بى اوراك كمنالا مِن الرُخود لازم مررك ذات خولش مو مررك بصيعة، فاعل تو تنها ذات مريك ب عني الصفت م من جومسفت فأعلى مسكوكسي آله اوكسي شرط كي صرورت نهين جود مبارة حصول مسقت مذكوره مهكو تم *مها بان کها جائے نون مازوم کی اُسکو مکر رماجت نہی*ن ایک وہ احتیاج س**ابق جودر مار** چھ**ق وجود** باره حسول مسفت مذكود عيراسكي طرف رجي كي حاجت بنبين إن مركبيت بفتح المرام لی بر پیر ذات ملز دم کیطرت رجوع کرنا پرتاہے اور کیون نہو ملزوم کی عنر ورت ول بغروم فعوليه بهرئي هي كيونك وجود مكنات وجوفعلى نهين وجودا نفعالي بهاسك جب أسكي موربت ہی میں هرورت ہوگی مگریہ یا درہے که خرورت سے اسجگہ وہ **جنرورت** مراد علت تامر سے تعبیر کرسکتے ہین سومنعاین گذشتہ کے یا دکرنے سے یہ یا ماجا تیکا کرا یک شیئے ایک شيئ كى علت بوتى ب اور يا د نرائ تويد بات كافى ب كه علت مصدر معلول بوتى ب اورايك شفايك مى عداد ركامصدر مرسكتى ب اس كتيوف واسطر فى العروض مفعوليت بوگا بميشداى بام ودوموقيل مي في مين كان ين اوراكمايك مرتب وجدفارة بهمادر دوم الرتب وجودوني ين ب

نهين البته در بارد مركبيت مفعولي اسكي اهتياج ب أسكة دواعتبار ببدا بو مخ اوريه دوا احكام مذكوره بهوسكئة برك عنى فرق فاعلى اؤرفعولى اور تقدم وتأخرا ورفرب وبعد وغيره بهوجاتي بي الغرض ين بوتى اور با ابنهرا د كام سعد ده شل فائليت ومفعولسية بهار ذات لازم كون حيث بوليل اوا يك تے ہیں یہ تقریر توامصورت میں وکداکہ بالبشرطاقة زان ذات ملزوم لحاظ كرين اورا كرئيكل لازم معروض كے ساقه قائم بجبين اوراس عقبارے رسيكي أورفرق الحنام ادرعبي واضح بوعاليكا برحية تفهيم طلب ليخالتني ي تقرير كافي ب ليكن أس موضع و وہ تقر سرجیمین ہیاکل کا وجود د اللہ اورخارجی کے ساتھ قیام فرکورہے نیادہ ترمفید معاف روش ہے کہ ہمیا کل مکن وجود وال جوف ورخارج از جوٹ کے ساتھ اسی طرح قائم بین جیے خا بالحد قائم بالجله الرمدرك بصيغه فاعل م دائرہ مثلاً سطح داخل دائرہ اور خارج دائرہ دو نون کے۔ بصیغهٔ مفعول دونون اسی مرتب وجود خارجی میں **ہولیے** چا ہئین تمبایج حرج نبین کیو تکرتق<sub>ر ل</sub>ات **گذشت**اس بأمد برشا بدين كه جيس وقت طلوع آفتاب اجدام مخاذية متنورة كي صورت كروي بوياسكي بالوزير أفتا ميں بقدر تحاذی و تنور مطبع اور منتقش ہوجاتی ہے ایسے ہی شکل علومات باطن مبداء انکشاف میں جمکو لورفائم بزات العالم فرار دياب منتقش بوجاتي بيء بصرجية تكل جبام مذكوره باوجوداس تعددتم أ ہے بالبراہت واعدر مہی ہے کیو کراسوقت وہ ایک قال مین النور ایجیم المنور ہوتی کا ارجوع مجا وصدت اسلى بررمنى إي اوروج اسكى يسى ب كصورت ودايك مدفال عيرفقسم بن المعنى مبدام الانكنا فالمعلوم بوتى بهجيناني ظاهري اس سورت مين أكر مدرك بصيغة فاعل بأعتبار فيام الخارجي اور مررك باعتبار فنيام بالوجو د الذهبني قرار دين تو تعدد مطلوب فد فرق قرب بعُدُظ بروجائ مراسوقت اس تقرير كاياد كرناضرور ب كيعلوم ومدك مطلق ای منعول طلق علم وادراک ہے درنہ باعتبار قیام زمنی معلوم ومدک جبیغهٔ منعول بونانوب بحديث أيكا بالجله فرق قرف بعد فقط تعدداعتبار كانواستكاري كمرضفي كم عاجلتين

عو آبجات

ب س خرفشارے فراغت پائی تواب پائتاس ہے کہ ج بعداسكاعلم بوناخرور تبرا بحراكر بديون كها كمين كاباغست بموكاعلى بزاالقياس اكرانتز اعيات كي كواليانبي تحصاجائ توا در عبى زيبل ادرزياده تربجاب كيو كمدلازم ذات دخارج موجودو قعى امرموجود خارجي كجيمعلوم كهي بوت بين براستر اعيات موصوفات واتعيه اورفارجير دا قع وخارج مین موجود ہی نہیں ہوتے اگر ہوتے ہیں تو بعداد راک مناشی انتزاع ذہن میں موجود مور بن جو نكراس طلب بادى وراق گذشته بر مفصل مرقوم بر ملك بي تو كر رجيد جيار كولولول ببوده مجمل بطورتنب وتذكير فقط اسقيد معروض بكراكركوئي جمدورة فناكي مقابل يوتاب تونورا فتاب أسكو محيط موماناب ادراس كرتخن أسك نورت فالى البجامات اوراكراس مى عروير يحموافق كوئى روش داركسي ديوارين موتاب تواس روست ندان كي كان عن جوف من تونور موكا اوراس اعتبارس گویامقدار بخن دا رُومشا رائیهاجو و قت تیام بانجیم خللم تھامنور م**وگا اور خارج می خلکمت محیط ہو گی** ۔ جهال يهيا نومحيط تحااسيط موجوات فارحبيكومعدومات ومنيه فيجيئه اورمعدومات خارجيهكوموبودات وبنيه خيال فركك سوباين عنى أكرانتراعيات خابج مين موروم ادر دبين من موجود مون توكير حرج نهين كمرا كتنقيح مزويب كانتزاعيات ككوكت بن سومخفرا كذارش يسب كددوغهوم سارس مفهوما القليد ے عام بین ایک و مفہوم دجود دوسرامفہوم عدم س فہوم کود تھتے وہ یا دجو د کے مفہوم کے نیچے داخل ہے يا عدم كم مغبوم كي يجيد واقل م اورمغبومات اولى سي وفر مفهوم كيمنهوم ساحتران كيونكه مطود ر نوع مغہومات دجود و مدرم کے ساتھ بھی جہم علم متعلق ہوکر آکو غہوم بناد بنامین سوار صورت میں ہرجیا بهوم كامفيوم وجود اورعدم وولؤن كم مفهومت عام سي ليكن بيفيوم اذ لى نبدي غيوم الوى ب البحلامل م مجد كئة مون ك كرسوات علموم ومرادفات وستعانقات فيهوم وجود وعدمت ترياده كوفي عام نهين و میں اس مناہ سبن اگر ہوجہ کو تا ہی تقریر کیج بیانی فقیر گنجا می*ش گرفیت ہو تو ہواکرے نوض میر*سے نقصان بيان سياس صلب فلطر فهوجائ كاور يهلي واضح موجيكام كدخود وجود وعدم فالالوكدك بنين مدرك وعلوم موت بن تويه صور مدرك معلوم بوت بي جومعد تحديدا في قترانات وجود دهم بيدا موية بن اورا وراق كذشة من انهين صوركانام بخف عدود فاصلها مدمياكل مكراب برجيج معم وعمرا

مين عد فاصل سطح بهو تى ہے اور سطح اق عَدم سطح من خطا ورخط اور عدم خط من نقطہ عد فاصل ہو ناہے اور را ورابک ہیکل وجودی کیلئے ووسری عداور ہیکل ہے بعنے جسم سے لیکر نقطہ تک تحدیدات منعددہ ہوتے اکن ایسے ہی وجود سے لیکرعدم محض کے مصیصدات معاقب وارد ہوئے من سواسکانام تحدیب کیونکہ ے لا جرم ایک تحدید و تقییید کا م وتی ہے مثلا اول تخصیص جود جود معادض م و تی اور سکی وجهر سيايك عد فاصل بين اوجود والعدم برياموني بيحصيون كيئ حبي وجب تغييم جهرو ووطامل بوئى عيرأسك بدرجهم كونقسيم كباتواقسام فاصحبم وغيرحم بيدابهوسة على بدالفيال نامي وغيزامي سبي كريج خوسيص من إبك تحديد م و كل اور مبر تحديد مين ايك فتران وجود وعدم مو كاجوال بني هدوث معييب غايته افي الياب برخفسيس كے بعد وجو دمين صنعف آجائيگا جيے نقط من بسبت خطے اورخطامين ليبت بعد حبم کے ایک منعف اوپرے نیج نگ آیا ہے اب بجریالتاں ہے کو جیے مط اجهم كاور خط بنسبت سطك انتزاعي بالسيهي حدود منازعه في الوجود المضمرك كي ف مشارانتزاع اورفت أتزاعي بونطح معنى جيب متلاجهم أكرمشارا نتزاع ب توسطح أسك الا ہے اور سطح غشار انتراع ہے توخط اُسکے لئے امرانتراعی ہے ایسے ہی ادل وجہ کی عد کے توخود وجوج عیقی غشارانتراع بوكالدروه حداكك الخامرانتزاعي موكا اورس صورت بن انتزاعيات كيفارج مين اجبذ موجود مرسف اوردمن بن برات خور موجود مونيع يدعن بوسط كمدود مزكوركو وجود عرود سيوا كالنشاء انتزاع ب خالی تصورکرین توعیراس درجه کا وجود م نکواگر مو گانود من بی مین مو گاکیونکه عرود نرکو فیست نوربداء انكشاف اسوقت بوجفلوجون يالقور كيج جياد ائره روشندان وبسبب فرآفتاب تصوري تعا اور چونکارل نظر صائب نزدیک دجود خارجی اور وجود ذم بنی جنی مبدارا نکشاف افتر وجودیت بین متال بی محفظ ورز بچرموجودات فارجیا وانتراعبات فارجیه کے علم کی کوئی صورت نہین اور ہرمبدارا نکشاف ہرصورت منفرده اورمرسبت كما الدمتعلق موسكتاب تويون معلوم بوتاب كرجيقدرمراتب عدود فركودا ورالمن ميكل وجود خارجي كي جانب بو بيك است بي مراتب اور مارج بدار انحشات كي جانب بو يحتر اس ماكي يسب كاكرتمال وتضاد مركور فهوكا تواكا اجتاع مكن موكاكيو كمد بنارا تمناع اجتماع ابنين دووا تون بره

أمب حيارن

ا ورغورسے دیجھے تو فقط ایتماع تصین برہے سواجتماع تضادین کا اجتماع تقیصین کیلئے متلزم ہونا توظائر به كيونكر تضادمين يه صرور ب كرحبوقت ايك ضد بهواموقت دوسري ضد كاعدم بهوسود قت جروشد واحداكردوسري صدكا دجود هبئ تودوسري ضدكا وجود وعدم ادرعلي بزالقياس صداول كاوجود وعدم لازم أيتكار فاجتماع المثلين مواس كي وجديب كد دومثلون مين جيب ايك بات كالتحاد صروب اليه ا بى لىك لىك بات من تفارق مجى ضرورى ورنه تجميع الوجوه اتحاد بوتوا منا فت ما تلعت كى كياص . وكى الميوكا عذافت كيلئ عاشينين تنعائزتين كابونا عرورب اوزطابرب كمتغائرين مين ايك كاعدم دوس يرصادق آياكرنام ورز وجود صادق أسئا ورتفائر باقى نرسى ورجب يك پر دوسرے كا لاد بال مواز علير اجتماع بوگا توشئے اورلاشنے اکھتے ہوجانے کے موااور کیا ہوگا اورسی کو جتماع اقتیضین کہتے ہیں بالجار وجرد خارجى اور وجود ذمبني عبنى مبدارا تكشاف مذكور من اكرتمانل ياتضاد نهوتو يحراجتماء نقيضيين كييلي كون مانع ہي كميؤ كد بعد نضائف مانع اجتماع وجو ديات اگر چن توريبي و و بين او چفيفت مير في يجھے تو تماثل تضاد كوستازم م جِنانِجِ ظامِرِ ب سِنْے كه وجو د خارجي اور وجو د زمہني من جيبا تقابل ايجاب وسلفِ تقابل عدم وَكَارَنهُ إِن اليابي تقابل تضائف مي بنين جنائي ظام ب ورندايك كانقاب سب يرموقوف مونامواكرتقال تضادو تماتر صى نبواوروه دونون بانهم سلازم بن جناني ظاهر جوگيا توجير مانع اجتلاع كون سے اس صورت بولانيم ے کہ وجود خارجی و وجود ذہبی میں اگراجتها عمو تو لطبورا قتران الحدود بالحدود نہو جیسے متصادین میں **بواکرتا ہ** چنانچددموب اورسايك اقتران ظامرس موتوبطورجتاع كال باكل موجيد علول سرياني مواكرتاري اس صورت من در كوني مفعول برب نه عدوف مفعول مطلق كى كوئي صورت ب وجرا كى تقريرات كذي مين خصل مرقوم مرحكي واسلئه نقط اجال برس مكر اكتفاكياجا مائ فعول ثبفعول طلق كيلئ سانجدا ورقالب مور را الله بناني باربرومفعول بدين ب اس بات برشار عي ب سويد بات جب بهي متصور مو گي كدوجود وبهي مفعول به كومحيط مويا فكس بير اسكوم يطم وليكن ظاهره كدور مورت حلول سرواني ياحاط حبيرابيت اور مقلوسیت موقون ب مرکز مکن نہیں جریارہ تعلق علم کسی چیز کے تعلق سے انکار ہی نہیں کیونکموسی بوكالغرض عموم علم خصوصاعلم مكنات تواس بات برشا برب كدوجود ذمبن تام موجودات حارجيه كوعيط بوكما ميت عاية افي الباب وفعة واحدة للهي على بيل التناؤب مي او طول سرياني موتويه بات مكن نهين اس الت بها زاچار بيئ بهنا بريكاكد وجودة بنى اور وحود خارجي من بايم علول سرياني مكن بنين ايك مسري عدر ترهم جالما ال

م سكن عه على العياس المتطريجية المتطر كبيوني كورا

ر كسك تُحَدِّد بَحَالَب مِي زَمِن مثلًا نوزٌ فتا كج ليح تُحَدِّد بِي يِنْ إِلَى مِانِ سِي اوظا برے کاس صورت من محاط کی جانب مین جس مے عدمد ہونگے محیط کی جانب بھی ای تھے محدود مونيكي شَرَّ مِوامِاني نورافتان غيرا جام جواورا جهام كوفيط موت بن توجيع علا كيجانب عدود غايت م نظم ہوتی ہے محیط کی جانب بھی ہو تع تلاقی پر بھی سطح بیدا ہوتی ہے اتنا فرق ہے کرمحاط کی محترب میں قد مطيب توجيط كم مقعر من على بذا القياس سطح كواكر محيط بوتى ب تويد سطي مي ميط بوتى ب اوراسكي عد فحد لي سورت نبین مگرکوئی پوچھے ہماراکیا انقصال ہے فقط در ہارہ ا حاطر مدوت مدود متا تا میکوایکیٹر تقى سووجبم وسطح ك احاطه سے حال ب بلك مين سے إيك مجام طلب كي تصوير كيلئے كانى ب خطونقط اكر قابل صاطنهين تونسهي من يركب سرام كياتها كرسط كي مراعي خط ادرفط كي مداعني نقط كابجي احاطه مونا ہونو کیابعیدہے آخر خودخدا وند کرم کا دراس کے علم کاموجودات اصعلومات کی نبیت محطر و ناایا نہیں كة اسكان كاركيا جائے حالا محد فداو رعايم اور أس كے علم كونسبت موجودات ومعلومات نتواعى بنين كيسكتے تعالى الترعن ذلك علواكبيرا بكرمعا لمه بالعكس كبئة توبجاب جنانجة تقرير دجود ودرودك يا دكر في انتالة اس باب من اطمينان موجاً يكاسواكريون كباجلة كخط كوسط او نقط كو خط محيط ب اور وجدان متابركو شامر اسكا قرارديا جائ قوا بل حق كو انشاء الله كنج انش الكارنهو كى خطاكر ما دون طون ومطاسط من واقع بوتواس كي نسبت سطع - كاميط موناظا برويا برب على بداالقياس اكرنقط وسط مطع مي بوزيك بب بمي خط كامحيط مونا جندان محنى نهين كيونكه أكركسي دائره ياكره كومخرك على نفسيليم كرين تولاجرم فيط ب ليكفظ بك دوائر متوازيه مبيدا بهو مطح جن من سے سربع الحركت اور فيرادارہ محيط مرفحا اور ب ميں الحالح كت اور عجوا ده دا كرهب بومركز كوميط اوراس سي تقسل ب سويه دائره لاجرم أس نقط مركز كوميطب اصطابر بهكم نقاطا إس بن برابرين تولاجم برنقط كروايك خطاستديرا ورمدة ربوكا بواسكوميطي إن بوخلكم طوت مطح بروا قعب اورايسيني وه نقط جواس خطائي طون يروا فعب جوطون مطب كالسبتالية العلائطي اورخطي كاباعل بونابطا بخرهي مكرابن تتؤكه خطا كالرين سطح برواقع بوناكرات فلكيدين توتفسو بى نبين الرمصورب توكم تعبات ين مصورب لموجهان كمعبات واقع بين الزم كونى دوسرتم م

ملاصق بوگا ورائے تلاصق کے باعث بہان سے لیکروہان تک سطے واحد برجائی اورخط مذکوروسط مین آجائيگا باكن أكركرات بن خطوط بالفعل موت تونيسبت خط فلك الا فلاك يدكما ن موسكتا تحاكر يفطون سطح پرواقع ہے دمط سطح من فع نہیں کا اینہم خطوط و نقاط کے لئے اگر کوئی ما ہمیت ہے توہوایک خطا کی ما ہمیت ہو گی دہی دوسرے خط کی ما ہمیت ہو گی لیسے ہی جو نقطہ کی ماہیت ہے دہی دو سرے نقطہ کی ہمین فط یا یک نقط کے احکام اور آثار مہو بھے وہی دوسرے کے ہو بھے اسمین ا**گر علم معنی مبال** انكشات اسرواق موكا وربوجه مركورا سكومحيط بموكاتوا سرواتع بوسط كا وراسكوهي معط بروكا الحامل باين فتركم عضم واراكمتات كوليف تعلق من مي فهوم سے انكار بنين ادبر علم بالفعل محملة الازم ميداء انكشا ف معلومات كوميط موجر حوحد كه محاط كي جانب مو كي د بهي لازم هي كرميط كي جانب بيدا موقع بالفرو جس مے صدور وجود خارجی کی جانب بریدا ہو بھے وہی مبداء انکشاف کی جانب جی بریدا ہو تھے اور جسق طبقات وجود خارج كيحانب بوبح مبيقدر وجود دبني كي جانب بهو بي بالجمله موجود قيقي خارج بي وجود فارجى ب بلدباين تظر دجود فارجى وجود ومن كمقابل ساور وجود دمنى عين بي بيون معلوموا ہے کہ وجو دفارجی میں دجو رہے اور سے بھی توہے سواذ من کے یا وجو د فارجی ہے **یا صرود وجو د سوعات** وجودتواموانزاعيه بن محكوتومين فابع نهين كبرسكة منح وجووفا بعي موفي مين عي كلام ميداً مسداق خابرج مبو گانو بهی وجود مبوگا اسصورت مین حدود مذکوره موجوده فی الخابرج مو تکے اور وجود د احل جون عدوداورنيز وجود خارج جو ف عنى وجود محيط أسكے لئے منشأ انترزاع بوگا مگر عيسے اشكال مهندسي ميں نظر سطح داخل پرموتی ہے سطے خارج پر نہین ہوتی مثلث ومربع **اگر کہتے ہیں توسطیع داخل شکل شلث و** مربع کو کہتے ہیں اگر و شکل شلت ومربع سطے خارج کے ساتھ بھی قائم ہوایسے ہی عدود وجود میں نظر وجود واظ كيون موتى ب وجود فارج كى طون نهين مو أن اگرجه عدود فركوره دو نون كے ساتھ قائم مون جنا تجم ظام رب اور نيزيم نابت موجِكا ب باين مهداً إسكونان توتصادق امور تعبائندلادم أياك يونك حدود مذكوره حب عنوان فالبع عميرين تو دوسكل كوحب قطع نظره جودد اخل سے لينگ تورلا جرم دونون مهيكلين ايك بى وجود كي عنوان كى عنوان م ونكى قلابر به كراگرد ومثلث ايك لوح بر كهين جائن اور پرم تکوعنوان طح فارج کہاجائے تو بھرسوا ان وسطون کے جو بون مثالث میں بین ج کھے ہے حالان ہی متلتون کامعنون ہے اس صورت میں جب کو تنبائن کہتے ہیں اندن فقط فرق اعتباری موگا-

وسرے وجود داخل کے لئے کوئی عنوان ہوہی ندسکیٹکا فان اگر وجودد افل میاکل کومعنوں کہاجائے نو دو نوں خرابیان لازم نہین آتین بالجلہ مہیا کافعدود مین نظروجود داخل پر مہوتی ہے سو**عدود** نذكوره اور وجود د اخل بهم بو نظ تر أنك ائ خارج من جود بو كاورنه باعتبار معنون غارج من موجود بين زين من موجود إن كيونكه اسوقت وجوذ منى داغل مياكل موگاس تقرير سيه بات بحي اضع موكني كه امور انتزاعيه كوبجميع الوجوه معدوم في الخارج بنهين كهد سكنے بكد عبيه وقت فارجي خارج من قائم بالوجودالد فل موتے ہن وقت عدم خارجی قائم بالوجو دالخارج موتے بین اواسیوجے کہ سکتے ہیں کا سراعیاصلاقہ اورمخترعات خيالئيتل نياك عوال من فرق ہے اور مين عني بين اس قول کے كه خارج من بوجود نشاوموجود بن وريذ جميع الوجوه معدوم بون توعيراس فرق كي كوئي وجنهين بالجلد وجود موجوه هي الدرصداق فالعب إور عدود مذكوره موجود بالعرعن اورقطع لظروجود واعل تطح إعنى من حميث بموامورا نتزاعيه بين فان جيسرهم با وجود كمه برسبت جيم ايك مرانتزاعي بيب برنسبت خطا مشاءانتزاع ب على بدالقياس خط برنسبت نقط مثاً انزاعب أكرجه في عدّوانه بسبت سطح امرانتزاعي بيليسي بعض عدود بعض عدود كما تخشار انتزاع بن أكرحيه في عدداته برنسبت اين مظاما نتزاع كحاموانتواعيه مون اوريبي وجب كيرض لئے ہاری ہیاکل نشارانتزاع ہیں ہکوا نتزاعی معلوم ہوتے ہیں اور ہای جرکہ ہاری تطرابیے انتزامیا کی طرف مصروت ہے بینے مناشی کی طرف متوجہ بہین اپنے آپ کا انتزاعی ہونامشہو بہین میتا کو براس میت ئے اور وجر فیرمصروف ہونے کی بہلے ظاہر موکئی ہے گئی جیسے نور آفتاب خود ایضاویراور افتا کیے اوبرواقع نبين بوسكتا كيوكه اسكى حركت فارج كيطرف وفل كى طوف نبين ايسے بى مبدام انكشاف كا وقوع خود مبدا رانكشا ف براور محزج مبدارا نكشا ف برا ورمخرج مخرج برمكن نهين جوابناستا مده اعني بالكنداد بنص ناشی کاعلم بالکند میسرآگ اور اینبت که وه نشارا نتزاع ب اورایم انترای و اسامهم بواولیف نترام بت معلوم ہوتی ہے تو اُسکا باعث فقد وہی بر کرمبدار انکشاف کو اُسطرف حرکت ہے باقی یا مجانب نوديم واقع بين اورا بناعلم بالكنة مكن نبين توأسكا بواب يسب كرتعقل كم باليه كاعلم بالوجه كافى بي جنانجه بيهيم رقوم بولجا بالدنيز تعض فوق وتحت وقبل تجدوا فتح ومات صنا فيدبن وزهبوات ضافيه بيتعفل مضراف ليهجه مين نهين آسكة سوومور والطلاق لهومات مذكورًا كرومن جامًا بي توم طلق مضاف البيريجانب جامل*ي كسى نوع كي تخفيص نبين كريسكت*ي وفطام

البحيات

ولوت مذكوديك ليؤمفهوم متضائف متقابل كافي نهين بلأتحقق كيلئه ذاه ف توقف تعقل محكونكم فرس انشار نهين جو هرورت على كم المح صرورت فاجل ے کیلئے مناشی نترزع بن اورا کیدوسے محت من بھی نتر ہی ہوا مواعدوك اوركوئي امرانتزاعي نبين كيو نكسوا عدودك وجوده ياعدم سوعدم توقابل انتزاع بي نهين بالوجوديات لازم آئے آخرتعقل ورانتراع جولا جرم ام لئے سلم ہے بھرعدم اگرمتعقل منتزع ہوتوكيو نكر ہو باتى يونكم كم عدم قابل كم نبد اصفار انتزاع اكرعدم كي تعقل برولالت كرئلب توتعقل إلكنه برولالت منهين كرتامطلق تعفل يرولالت كرايح سوتم مجی کہتے ہیں کہ تندود مٰرکو ژبیبے وجود کیلئے عنوان ہوتے ہیں لیسے ہی عدم کیلئے بھی عنوان ہوتے ہی مصنون کے ساتھ قائم نہیں کیو کم معنون اس صورت بین عدم دہ السے اور عدم اس قابل نہیں کا سکے ما تحركو بي چيز قائم مو ده خود مي قائم نهين است*كے ساتھ كو تي كي*ا قائم ہو ملكاس صورت بين عدود مركور ما تحد بن اور وہی ایکے لئے نشارا نتراع ہے ہاتی عدم مطابق *کاتصور جیسے بالگذمتصور نہ* ويسه بى بوسله صرود مركوره بهين ملكم شل تصور جود فلق برايدا ضافت سلبيب الني سلب فغافت صدود كريك أكب عنوان بناليت بين اور بطورايجاب عدولي أسير حل كرييت بين جناني لا تنابي واس المقام من اطلاق کولازمہ خوداس بات برشا ہدہے گرظاہرہ کے تنابی ایک مروجودی ہے کو وجود نتراعی می مہی کیونکہ چھٹ اسکا دہی صدود مذکورہ مین اور استے لئے وجود انتراعی مال ہے اگر جینود الکا محقق بوجه عدم اطاف مال مواور وجود انتراعي تعلق علم كيك كاني ب مصورت من على كلام يربوكاكف يارتصورعدم محدوداعني بذرلعيته على براالقياس تصورجود مقيد بوسارهدودموتاب ارتصور وجود طلق بديع تصوروج ومحدودي بعونت تصور وجود مقيدم وتاب عرض جيسے ابتدارٌ علم تمام كليات بوسيله علم حزئيّات ہو تاہيے جبكويون كرسيكن بن كاعلمنام بوسيلة الم خاص بايسي وجو ومطلق أورعدم مطلق كاعلم بوسيلة الم وجود مقيد وعدم مقيارة د مو اب اوربو جاتعاق علم است كئ وجود دمنی عال مروجا آلي بعدووض ا وجود کے اگراسکوموضوع بنا مین تولا تناہی کو جو معنی اطلاق ہے بطور یجاب عدولی مہر حل کریے لا

معفت وجودي أكرجي كقفي سنعف كما الظركيون نبواسك لي فال مواليكي اواس وج تصور بنجائيكي بالجيزين ويديم طلق وعدم مقيد بالكنه نهيں اوركيو فكر موعدم كيلة كوئي كندي نهين ورد بج وجودبى كى كيا قدرير فان تسور الوجب اتنافرق بكد بوجددم مقيدا كروجودى بتووج عدم التي کئے ٹا ہت کرتے ہیں علی براالقیاس جو دُطلق اور وجو د مقید کوخیال فراین کا تنافرق ہے کہ بہاں وجائی ا مالھ قائم ہے ویان کی اوجہ کے ساتھ قائم نہیں باکم اس جود کے ساتھ قائم ہے جومفارن ومحیطذی اوجہ بهوال عدم كانصور بالوج ہے اور جہ عدم البتہ وجو دی ہے گویہ فرق ہو کہ وجیعدم مطلق بسبت وجہ عدم مقید صنعیف الوجودت لیکن صب وجودی مونے سے کت کا وجودی مونالازم تبین آتادم البدات معلوم کے عدم کیلئے کو بی کن وجودی بنین عمراس بات سے کیا ہوتاہے کالم عدم اگر چالطورانتراع بوجود چائیکین اسلے کیمعرومن علم اسجگہ وجہ عدم ہے جو بالیقین جودی ہے گند نہیں جویوں کہاجئے کہ بدلالت علمكن عدم كا وجودى مونا ثابت وتاب يه تقرير باعتبارظا برب اورا كرغور يجئة تويون علم موتاب عدم وجودى بولييسي عدم العلم العلم عدم بمين وشبد كوكمين يرحم ببروكر معيى وجود عدم معلوم بوتاب اليه بىء وجود عدم مروتا فان جيسے عدم وجود مشت العدم موجانا بطرشلاسا يدعدم النورب اورباين فظركه نورايك مروج دى ب توعدم النوركوعدم الوجود بسكت إين سيكن وقت ارتفاع أفتاب صفارج الركسي ميدان ستوى من بين ذكو في آومون ببازيد ورخت ہونہ جمال کوئی محض تن تہا جاتے اورایف سایس کی طاف نظردورائے تولیدے وقت من میدال مین اسکاسایہ جو عدی ہے دجو دی معلوم ہوتا ہے اور دہوپ جو وجو دی ہے عدمی فاصکرو ترجی کت بر ور چ راسوقت وبم ملط كارتفر حقيقت بين كي سي نظر بندى كرتكب كدوموب كي طوف وجودى موف كالتمل عى نہيں جاتا سايہ ہى كو وجو دى تمجھ ليتے ہيں اب يہنے يہان عدم الوجود مبزله وجود العدم ہے كيسے بى علم كويجيئ اعنى ديروب كى جانب علم ب اورسايدى جانب عدم العلم كر ادى التلوين يكب ورسوب بعلم اورسايكيطرف علم العدم معلوم بوتاب سوحبكونكم مدم بطورانترزاع تجهت جن وجقيقت ين عدم العلم اورعدم انتراع ب مكر لوجه التباه برعك

بعى داردنهين بهوسكتاك علم عدم أسكة تفتق اورقابليت انتزاع پر دلالت كرتاب ببرهال عدم كالتحقق بى نهين جوقا بل نتراع بواور بوتوكيو نكر ببواجتماع لنقيصنين واجتماع الضدين اوالقه الرمكن بهوتوعدم كيلئه ببي وجود به كالغرض عدم تو بوجه مذكور قابل نتراع نهبين ا ورقابل نترزاع بهوتو بجرمشاء انتراع كون بوكا أموانتزاعيه كابنات خود معدوم موناا وربوجود منشارانتراع موجود بهوناكئ بارمعلوم موجيكا ہے اور نیز رہے نزد کے مجاب بھروجود بھی برات ٹو دمعدوم ہو گاتو وہ موجود ہی کو ن ہوگا معبدا وجود كميلئ بحى كوئى منشاء انتزاع بوتوتقدم الشئ علي نفسالازم آئے كيونكم امورانتز اعيه كاوورنافي انتزاعك وجودير موتون بوتاب اورموقو ف عليه كاوجود موقوت كم وجودس يبديه فا عاسياس المئة نشارانتراع وجود وجود سيد موجود موكااورا سكسك وجود وجووس ببدع عال موانزفز وجودهي قابل نتزاع نبين بحرب عدم اور وجود دونون قابل نتزاع نبيس توبجة صدود فاصله يحتيرا وركوي منہين حبكوتا بل نتراع كہيئ لاجرم مصداق انتراعيات سوار عدود مذكوره كے اوركوئي موكاجنا بيعني تراع خوداى طرف كيسنية بن كيونك ننع وانتر اع كسى جيزك كسى أيك جيزين سے يادو جار جيزون مي كال لينے کواور کھینچ لينے کو کہتے ہين سوقبل عدوث عدود نہ وجو رکسی ظرف کا مظروف ہے اور ذکسی حد کا ہے اور نه عدم ہے ہان حدود مذکورہ بین لوجودین فراقع ہوتے ہیں جس سے اُن کا وقوع بین لوجود المخاص العدم المخاص لازم أتاب جنانج فطاهرب القصه بجزهد ود ندكو وامرا نتزاعي اوركو في منهين إيتا وانتزاعي من اور وجود مناكر انتزاع اول عني سب من ول جوانتزاع ب توصد وجود كا انتزاع ب عيم عدوجود كى حد كا نتر اع ب غايره في الباب اور نبايت كاريه بو كاكه ايك حد ما وجود اين انتراعي الم کے دوسری صدکے لئے مشارانتراع جواور غورس و تھے توسب میکہ مشارا نتراع دجود ہی ہوتا ہے ع ن بوج فرق مراتب فرق قوت ومنعف مبوتا ہے اب آھے اپنا فہم ریا مطابق کریے و بھے لین ہمارا میکام بنبين كقفصيل وارسررام انتزاعي برمفهم حدفاصل كومطابق كرمط دكهلامين بالبنومه ايك شاره اجالي كدو الصريح تعنصيلى سے اہل فہم كے نزد يك زيادد ب بم بى كئے جاتے بين ار باب فہم مرحفى نبين كعارد فاصله فركوره اموراضا فيهاورمفهو مات نسبيه بهواكسة بين كيو كمهفهوم حيلولت بين الشيكين الك مفهومين وألب چنانج ظاہر باوريهي ظاہر بكر حيلولت كاتعقل و دون كے تعقل بر موقوت ویهی منافت مین بونا براس نیاده اور کیابونا کی جب یه باشعلوم بوگئی تواب می امرانتزاعی مح

þ

عد <sub>'وس</sub>نے مین تامل نرم کیکا کیونکا سیا کوئی انتزاعی نہو گاجس میں ضمول منافت نہویا **ہوتو تخفی ہوجیاس** قيار قال سے فرانحت بائى توا بصل مطلب كى موجھى آپ كويا دموگا جو يہنے دعویٰ كيا تفاكسى شنے كا ب نفس للازم ب اورخشار انتراع انتراعیات کی نسبت قرب من فعالا نتراهیات ہے سو بحدالة ملزوم كابنسبت لأزم وات تواقرب بمونائم واضح كريك المشارانتزاع سواسك اقرب يوج ابنان سيادي نابت كريكم من تتجه كالكرد كلاديني كديرب موسنت وكالطفيان جوموجود بوناتوظابري يرمكن نهين كه عدود موجود مون احدوجو دائني نشارا نتزاع كي عاجب نبو بلكه عدود كا د جود ہی نہین اگرہے تو وجو دہی موجو دہے اور حب بہ صور ت ہے توظم حدود بے فلم دجود محد و متص نهين جيسي علم لأزم ب علم ملزوم متصورنه تعا بكينكم ملزوم كاعلم لازم سي ول مبونا هرورفتا ايسي علم بات سے علم مناشی انتراع کاسایق ہونا ضرورہ اور وجہ وہی ہے کا فتقار ذاتی لازم ذالے نتر اعم ہے خارج و ذہن میں میسان رہیگا یہ مکن نہیں کہ دہن میں آگر تبدل باستغنام و جائے ورز لازم ذات ہم اورشانه من خارج مي مجي الفيكاك ممكن مو گاسوا سكا آهل بحز استے اوركياہے كه عدود كواپنے تحقی خارجی مين وجود كى صرورت بنهين كيونكه نشارا نتراع مدود سواوجو دك اوركوني نبين عدود وجود بايم ايك في کے لئے منشا را نتراع ہوتے ہیں تو بجہت وجود ہوتے ہیں اتنا فرق ہے کہ انکا وجود بسبت وجو ومطاقتی ويهبات برمروحتيم بي كون كهد مرحكاكه حدود متوسطه كاوجود بمنك مطلق وجود عني منشارانتزام الع ب انتراعیات کوج وجود طال بوتاب تو بالذات نهین بوتا بطفیل نشار انتراع بوتاب بحروونون ليونكر برابر بهوجكے ايك قوى بهو كاتو دوسرا صنيف ہو گا بالجله ويو د حدود متوسط وہ عطاء وجو مطلق ىپەس صورت بىن منشامانىتزاع بجز وجود اوركونى نېوگانهايت كاربعض مراتب م<sup>ق</sup> جود كىلئے سارئ**ي عدود** مواورسبي وكلي من مي مفاح جود خارجي نشارانتراع امرانتراعي سابق اور مقدم مواتو اگرخووامرانتراعي نوهمی ابناعکم ہوگا تو معبدعلم مشارا نترزع ہوگا اوراس صورت مین یہ سکتے ہین که امرانتراعی همی **آگر ا**ہتے ومومد عيكو تكلي توابيا بتا ونشان تيج ملهاب بهلي نشارا نزاع نظر برتاب سويقمون عبينه وه ب جواس عبارت سے تکلتا ہے المنشاءللا نتراع اقرب لی الامورالانتراعیة من انفسها اور بجا لغظا قريج الريقظا ولى وكهين جوبيك عنى مرادت اقريب توجيرصورت عبارت بوجرتبدل صله يموجا سيكى

اوركعرانتز اعى ابينامغا ئرذات نهين سوم سكا ديبي جوار مع عنى صبية تين اعتبارُ إن موسكة بين ويسم ي تين اعتباريها ن هي بوسكة بين ميو كيسي . تأن لا زم كومن حيث بهوليكرمغا ئرلازم من حيث القيام بالملز في كيد سكتے مي ليسي يبان على لوجودالخارجي كبر سنتشقع يهان عبى امورانتزاعه يحبثه ورانتزاعيهن حيث الوجود الخارجي كبدسكته بين اورجيب والمان لازم من حيث الوقوع على عرفح من حيث القيام بالملزدم كبرسكة تع أيسي بهان عى اموران واعلينى عدود فركوره كو شالفيام بالوجود الخارج منهامغا كرامورانتزاعيين حيث القيام بالوجود المطل فيها اعنى جيث القيام بالمنشاركه كي بن اورياحمال وريعتبارسار الصاعدودين جاري يوكيو كمدوجود مطلق كعلي توكوكي عدى بنين جنانيداو برواضح موجيكا بالصورت من جو عديميدا بوقى مين الوجو وين ميدا بوكي اوراگر بالفرض وجود مطلق كيك كوئى عديد تو وه عدبين لوجو داطلق والعدم المطلق موكى اخرض يتمينون اعتبار بنسبت جميع حدود مذكوره متصورين مكرلازم بحيثيت عروض عروض حدفاصل من اللازم والعروس ب الصورت بن عد فاصل بن اللازم والمعروض كيلية لازم نشاما نتزاع بروكا وريون ومرك ساغد تحى وبى نسبت مدز الهل كولازم كسياته او كى اعنى جيس لمنده م او لى باللازم م بمفس اللازم تفالي بى لازم ولى بالحداث الموكالكر فيسيع وض لازم كويدلام ب كرايك حدفال ميدا بوايس چى جهان صدفات ل موكى وه بن اللازم دامورون يى موكى وجهائى يهست مبال فيدى مي صدوت هدود ة اصلة ميزوبعدا قران حب بي تصورب كردونون مختلف النوع بون ورمنه بعدا فتران الشي واحد بوايين بِانی کودیجی کواسکوالگر بانی ہی کے ساتھ ملائے توجموصہ ایک شے واقد سل ہوجا میگاج مع چیزول مالیہ المنائزان بفارتمیز کے لئے اختلان نوعی کا ہوناہ رورہ تو ایک شئے واحدین میں بتک بجڑوھ تھے تكثر كا نام هي نهين عدوث تميزا ورعدو د فاصله كاظهوركيونكر تصوره با تى اختار**ن نوعي كس بات پرتيفرع** ب، وروسطے مدوت كياسالان بناس مقام مي مكو بيان كرناضرور نبين بان كراف ال الوعي علم مین کوئی منکرمبوتاد ورکوئی شخض بیکهرسکتاک موجودات خالم مین سب ایک توع مے افراد بین تو موق

أسكه شات ك طرف متوجم و ناقريع عل تحااور در ومورتيكم وجودات كم من فنلان نوى كم موفروج ٨ الهذام ا فراد بشركوا تفاق ب توجيراس تطويل لاطائل سبجز بهبوده مرائي كي عال إن إلى حمال باتى ہے كيسموم جود من تميزا ورحدوث عدو د كے ليے اقتران مى كى كيا هرورت ہے جو خواہ مخواہ اخلات نوعی کے قائل ہونے کی نوبت آئے بیجی تومکن ہے کہ باہم انفراج ہواور بوجہ تفرق ایک وسے سے تم موسواس كاجواب يسب كيقفرق واتصال كيك الميازظ في كام والعروب اكتفع تفرق انصار و كيو كراتصال بعد لتفرق اورتفرق بعدالاتصال ايك حركت بي اور برحركت كيليّه الكمافت هوي اورتفرق واتصال ازلى بن توتفرق كے ساتھ اتصال اوراتصال كے ساتھ تفرق مكن كا ورجب يرمكا ب نو پچرو ہی وجود مسافت ضرور م بھا اور محال ہے نو نغرق واقصال مین تفابل نر م بھاتھا بل تعناد کہتے بانقابل عدم وملكركيو كدان دونون تقابلون بن متقابلين ميسيجبان ايك بوكاو إن ويحركا مكن وكالمرتقابل كاتوا كارم ويئهبين سكتادر مراكار بريبي لازم أنيكاسو عارنا عار وجود مسافت كاقال بؤاجيكا جناني ظاهرب اوريجي ظاهر بهين توعيركوني مفهوم ظاهر بنبين اويظاهر كظون محط مؤوت بواكرتاب ك الزطرف قرارد ياب تواعيراج معكوس اور تقدم الشئ على نفسدلارم أيكى اى تام موجودات تفق من وجود كے محتاج مين بهال وجود منجا بوجودات ظرف كامحتاج موكا اور وجراس بہلے ظاہر فط المنى ظون محقق حقيقت بين معروض بوتاب اورمعروض شل المطه في العروض وقوع مبادي حوادث من رار داد سابق برعادث كو بوجه عاروث اینے عدوث میں تین چیزوں کا مرقبہ روض دوسراو قدع تبسار سروس اورمبادي باقسيمتمات بمورثلاثه ندكور من سيموتي يس ادرجوها دمث بهي نهين أنكوان جيزو ل كي صرورت بي نهيين سوديو داگر هادت بواادر أسكونجي اين محقق من المورثلا شك ضرورت بردئي توعير معلوم نهين قديم كون بوگااور ستغناكس كي صفت بروكي بالجلافقراج ترقيه يحكركوني ظرف وجو د كوميط بموا در وجود سے تحتی بن سائی پوروائين امتياج معکوس اور تعتم استي علی للزم ٱسكَ لِعَرْق والصَّال كه درجه وجو وطلق من گنجايش بي نبين اس كے مدوث مدود كيلئے باليقين منهو داور سلم كافدانام ب اختلاف نوى كي ضرورت اورا قتران كي هاجت ب اورد ف مختلف وع من بعدا قترال صدود فاصله مادت موجع تولاجرم وه دونون بائم فاعل ومنعل موقع ادر مع ل جانب كم صفت كاعوض مو كاجو فاعل كي جانب سي البير مارض مو كي اوريبي بالما مطلب مقالونيج إ

مب قت دیکھکر میمرونش ہے کامعروضات، الوازم ذات مضاف فيقى اور لمزوات مضاف اليحقيقي بواكرتے بين اعنى مابين كنه لازم ذات وقفي ے یہ دونون ارکھی کے لوازم ذات مین مدم وجود ال توظام رب كروى تفق من السب اول ب اورب مقالت كالحقق المسكفق كي في ب نے تونہ مانے باقی رہا عدم ندا سکے لئے تحقق ندا سکا تحقق کسی برموقوت ج لزوم باسواأ سكاور مفهومات ايجابيه كي تفيائش مويان عدم لزوم اورسواا توبجانب كيونكرجب ذات بي كائفق نهين تواوصا ف كالحقق كربان اس راق لوازم ذات عدو دحا مکه بن حبکو ہار ما ہمنے بنام عدود فاصله اور مبیا کل تعبیر کیا ہے کیو برک ما وراروجو دوعدم بين تو يدهدود بين بيمرام رقضا كف بعي موجود توقف تحقق بي تحقق خارجًا وذم ألزوم بھی سلم عرمن وہ کوئسی بات ہے جولوازم ذات میں جوتی ہے اور ان میں نہیں ایک شبر ہو توعلول سرمانی ئے ہوئے ہیں شبہوسواسکا جواب بیسپے کہ واقعی بادی النظر مین مابین ملزوم و**لازم وات علول سریا**نی معلوم ہوتاہے مردیدہ حق بین ہوتومعلوم ہوکہ بجان ملیل مریانی مابن لازم ذات وملزوم ہے وهابين كنداللازم وعتوان الملزوم ب بين كنداللازم والملزوم نبين شرحاس إجال كى يسب ك ممات وجوديدسب وجود طلق كي طرف راجع بين ورمدسب ب كري كدلازم من ايرجبت خاص لمحوظ موتى ب بكد خودايك ملاق لمزوم بمي وجود خاص بوگا تمر چو كم شخصيص وجود يات عدد مکن نہیں تو ما حسل وجود خاص کے لمزوم ہونے کا یہ ہواک مصداف لمزوم وجودمن ج ہے بشرطبیکہ عدم خاص لاحق اعن کو تی عدم خاص واسطہ نے التبوت لزوم ہیکل خاص ہوا ہ في العروض فقط وه مرتبه من حيث مُبُوّ مِهو وريز وجو ومطلق كا مرجع جهات وجوديه مجونا غلط موجا يُنكا وريب واضح بوجِكاب كمرتبه واسطه في العروض وه عين مرتبه لمزوم به أنافرق الميميلازم ولمزم من سبت القديم اللازم والملائم برنظر بموتى ب دوتيه واسطه فع العروض من سبت واقع

بين اللازم والعروض برهبي كحاظموتاب يا فقط يهي سبت محفظ بموتى ہے بالجلة جرچ زنبدت عارض بها بنسبت المطه في التروض كے لازم ذات م يجرب مطب ط في العروض نفت و د مواتو لمزوم دى يوگا اوظا برب كه عدود و جود بن طول سرياني مكن برديد بيرعدود كاعدود بونا بي غلط بوگانتال مدور كوخط متدير للازم ب سواس خط مند يركواين لمزوم كم ساقد جاك سطح فاص بحلول طرياني ادراس خطاستدم كومن خيبت بمواعتباركرين ياباعتبارقيام بأنسطح الدخل لين تواسي خط كے ساتھ قيام بالسطح الخارج لين حلول سرياني ب موبيله اعتبارت لازم ب اورد وسرى اعتبارت عنوال الزم • • • • • • محمه رائين تواعتبارا دل لا زمهام يت بوگا افعال ا ومعنون كوليج تولازم وجود ياعرض مفارق اورتسيرك اعتبارك عارض اورية فرق ہرجیندا عتباری ہے مگر قابل عتبارہ اس لئے کداعتبالات ثلاثہ سے احکام متفاو تبیداہوتے ان يظم كسوارم كزنقطة داخلددائره سي عقي خطاميط بكفايج بونك أن سب بالمواداره وه ب بن جولاه مع جواسكاتم بواوروا كج ورع خطك قرب بوده بل برا ہو گاجو طرے سے دورا در جھو عمے کے قریب ہو گا پر کم باعتبار قیام اسطحالہ فل کواور میکم کفقطہ فارج ازدائره مصاكر محيط دائرة مك خطوط متعدده كيني جائين أوعرب بن جواده ب ومركز كالممت من بواورس من طراده ب جودائره كوماس مواور بوش خطس قرمبار في في ميد بيريسب أس خط کے جو بہوئے سے قربب اور پڑے سے بعید ہوگا بڑا ہوگا یعکم باعتبار قیام باسطے الخارج ہے اورباعتبارين حيث بُهُو ان دونون محمونين سے ايك بجي بنين چنانچ نظام بهرے عوض اختلاف ليحكام سے نابست كمه فرق اعتبارات ثلاثه قابل اعتبارب وريتينون مراتب بمتدامل بيناورايك البالبليم حلول سرياني سيبطلان فرق حقيقي اوتجعق فرق اعتباري لازم أست كركوني ايسالانم بهيت بتلاك توسهى مبين يبات نهوك حنوان الزومين اورألام كى كندين فرق صيقى بوفرق عتبارى نهو ربى يه بات كرنوح بهو تارىجدكولادم ب، اور عجرلادم مى كيسالادم ماييت بالينهدار بعد على مطلق ب اوريد عموم تغاير حقيقى بردلالت كرتابي سواسكا جواب يب كمثال فركوين تسامح ب اس مثال مي انه وم اصطلاح بنبين كزوم لغوى ب اور بهارى زمن لازم سه ده بيز ب كوم ف فابح اذ

لم بيت ببوداخل ايميت نهويون عنس فصل كوباعتبار ضرورت واتى جومقتضل كيزئيت وكا لازم کمبین تو قاعده ند کور براعتراض بهی بوسکتا واقعی یا ہے کا نوج و فرد دو نوع بین اور اربع خمستی وكمط والداين زوجبيت مفهوم اربع سيكوني جيز خارج نبين اوركيو بمربوا بتداررساك مين تساوي المزم ولازم ذات نابت بو جكى ب بحريموم اور وه صرورت بجزاسك متصور منبين كم نعج كولوع كمية اور الدبع كوفردا واربع بمسمين كنجائش نوعيت ب توزوج دفرد كومنس كيئي اوريجي مهى انتمال جزئيت بن تو بجه كلام بى بهين بحرقبل ابطال احمال مركور عراض كے كيامعني بلكة بب بشهادت برواني تماوي لازم ذات ومروم اصنرتحق صلول طرياني بين كنه اللأزم وكمن لللزوم ثابت بموجات توييم ايك مثال بحوست كي صحت بركوني ليل ابتك قام نبين معارض كرنا أسي كاكام بي جيكوانضات سي كام نبو بك السيمين تواعتقاد بطلان مثال لازمهام بوجهة اين جيسه كلاي كيروسيله اكركوني مبندس ووبكي خردب اورأسيوتت كونى كودن جابل لب بام كظرام وكرنظ كري توآفتا بالظرات أسوقت يتففر افي أنهول كى دىجى انيكا يا كوروا فى بات كوسى جلف كاجيس يدال كموى كى بات شادى کے کوئی بنین سنتا بکہ بشہادت شاہرہ گھڑی ہی کوغلط کہتے ہیں اگرچے صاحب نظر جاہل ہے او فطرى والاعالم ستاجه من علم فهم كى ضرورت منهين اوركوس سوقت بهج انت من علم وفيم دركاري وان توجد جداولى تغليط مثال شهور فرورب كيوكريها ل كري ايك يل توقى توى بهين ضعيف بى سبى مشاہرمكے مقابركى يقى توبالكل مغوى تقى وال توكوئى ليل مجى نہين ضعيف نەقوى اوراً وتويصاحب بنا وفاجى ولوع ونسار جي تصويه وض لازم والزوم بي برمو توفي بي سي كال كمندلاد م مروط حقیقی می استه علول سریانی و اے مرکندلازم در شامزی می حلول سرانی مصوری کیو کمین احلول سرانی افزورات ه دیجهتی تو دی فرق اعتباری می جو در صورت علول میا کام تصوریت اور ورصوریت علو **اوجود با** کا مكن نبين وجدا كي طلوب توسنة كمال ومل وولون ارًا قسام بياكل لمكرا يك جسك بياكل اي مون جیسے فرض کرو دونون طعی مون یادونون طی تو دو حال سے خالی نہیں یا توایک مع سرے سے لتحصد وطرت مويانني اكرعد وطرت موتك توظام بها كحالول طرماني موكا ورد عير صدوط ف كمناغلط اوراكرمدوط ف نهوتود وحال سے خالى بنين يا دونون كا وجود جدا جدائ يا ليك بى وجود اكر فيد مبداب توايك مرب يصتعنى بوكاعرا اينه علول سرياني بوتواول تويد منعنا بمبدل امتيل

ہوجائیجا کیو کم حلول کے لئے امتیاج ضرورہے دو مرے اجتماع المثلین لازم آئے گاا درة ورت باتی نرہے، کی نه خارجًا نه ذہنّا اگر وجود واحدہے تو پھر فرق بجزاخلان عقبار تصور منبع تمراس فرق اعتبارى كوسوار عدو دعلول كوئى نهين كهتا باقى رياسواد وبياه في كالجناج الم البي طرح علول كرناكه جهان سے كالمنے ويان بدي يا سابي موجودت اوراس سے معاف ظاہرے كصلول سرياني بصفالا كرسيدى وسيابى اوتهم من تم فرق عيقى ب تواسا جاب اول توبي ب ك یں بات سطے میں بھی موجود ہے سطے کوجہان سے کا گئے وہان سطے موجود ہے پیرسطیری نے کیا فصور کیاہے که با وجود تساوی سواد و مبایض حلول سریانی نصیب بنهین دو سرے سواد و مباطر خیروالوان ایک مطاح فاص كانام ب اور يظام رب كرايك جم ب ايك بي طرح كے سطوح بديدا موعظ بانى تخرجىم بن تصور كور السابي يجبئ مساتصور سطح وه أكر بالفعل بتويهي بالفعل وووه بالقوة تويعي القويب مواكرام صاحب سطوح بالفعل کے قائل داخل بخن جسم مین ہوجا کینگے تو ہم می لوّن بالفعل کے وال جسم میں اُؤر جاتے۔ ساحب سطوح بالفعل کے قائل داخل بخن جسم مین ہوجا کینگے تو ہم میں اُون بالفعل کے وال جسم میں اُؤر جاتے بالتحليطول مرياني أكر مصورب تواطراف وعدود من مصورب اس صورت بن لازم الهيت كوهال في الملزوم الحلول تسرياني كهناجب بي مناسب ب كعال في الوج المنزة مرادلين يادونون ايك ده في وميكل تجويزكرين سويه بات كدوونون ايك درجسك بهيكل وعدمون حبب بي متصورب كدازم ذات الي الملزوم تبقال لتقنايف نهواورا كاحال كهي معلوم مروج كاكب يانهين لاجرم مي وكاكملول مرياني الم ہوتو گندالازم اور وجملزوم میں موجس میں اگرفرق ہے تو فرق اعتباری ہے جنائجہ اسلم ندکورے واضح ہو گا أسين كجه شك نهين كدُنة لازم اوركته لمزوم مين طول سرياني نهبين ہے توحلول طرماني ہے اس مورث ميں خوا نواء الذم بسبت ملزوم إيك أمرانتزاعي احرصدالات موكا اوريسي بارامطلب تحااوربب ممنون فاطر تفاكر أسكوظا بركيجة المصل فحواسة تقرير مذكورس باين دجركد لازم كوجداليا اواموانتزاعيه كو جدا بمعلوم مونا تفاكه به د و نون حقيقت من محتلف بين كريهن باين مجبوري كم منوز لازم كاامرانتر اعي يام انتزاطى كالازم مشارانتزاع مونامحل الهي ايك كوايك مي وفل رك الركفتكوميي وتحكم بيجا اوروعوى ب السي تجباجا كي اولويي مزوم بسيب لازم ذات مدى تابت كى اوراولوت منا انتراع بسبست صفست انتزاعي جدى درزح يوجهية تويه دونون أمعى غبرم درلول وغيره مصداق بن احداد مفهوم من متعارم بن مرح تيت اتصال بالهي لازم ومزوم كملات بين اوز كيفيت التراع على التراع على التراع على الترع المريد

بھی ہندن تواس سے تو کم بھی ہنین کہ لازم خاص اورامرانتزاعی عام ہوریا پیٹبہہ کہ اگر حقیقت الامر**یوں ہے** توصفات نضاميك لي كي في المائنين بلكت المعنوم عنقا الكفهوم بصداق بونكى مالانكومفات مين اول درجه كى صفات صغات نضاميه بي موتى بن سواسكاجواب اول تويبي بي كمدييه بارا قصورين دلیل کامل کے آگے عقل بہانہ کیش کی بھی نہیں جلتی بااینہہ جواب ہی کی تمناہے توسیع کھیسے مھ بنى للفاعل سفت فاعل بوتاب ليسى مصدر منى للمفعول صفت مفعول بوتاب اورظابر بيكاميفت وف كر ماقد ايك نبت موتى ب مروه مصدر جوبين الفاعل المفعول موعني متعاكى موخودایک نبب بوتام تو معنی موسے کسبت ما کمدین استسین کودونون منتسبین کے ما تحد ایک نسبت علی و م گرظام رے کے جب نسبت صلیہ بالقصد محفظ م و گی تو دو تون برامر کی بشون کی طرف توجا جانی مو گی اور جب نون بیلو کی نسبتون ۔ . . . . . من سيمسى الكسا*لمف تيج* بالقصدموكي توعير نببت اصليكميطرن توباين وحبكه اس صورت بين وه احد أتسبين مين سيسية ج باقى لمي مهلًى مِربَسِبَت نالشبالكل تطرس ساقط مِوجائيكَى اوريون خيال رّجائة تووه كيفيب يق وركاثمره نبين نجار حدمث لفس تمجيئه اب سنة كرنسبت حائله بن لقاعل والفعول جب حبية النسبة لمحوظ موكى تومنجلانتزاعيات بوكى ورحب من حيث الذمننسب موكى تومنجانينها سياح في اوروج فرق سيهي المصورت من ظاهر بوجائكي غرض حيثيت صدور و قوع سے ساري نسبتي الفاعي بين اورين حيث انداضانة اونبة أنتزاى بن اورجو كرحدود مركوره مفهومات سبيه بان توبينينون اعتيار اُن مِن برابرجاری ہوجائین گے اور شبہہ مرکور مقاصل ہوجائیگا گرچو کلانتزاع سے لیے اول علیم منتبین فرادی غرور سے بطوراحساس ہویا تنقل ہواس کے بعد کہاین انتزاع ہوور مذہبرانتزاع کے ليامعني توجن تنسب كااول احساس ياتعفل بوكا توبذر بعه عدود بهي جو گاكيونكه وجود وعدم قابل حاط وجود ذهبني تنهين جنانج سابقامعروض مبرمهن موحيكا سها وراس صورت بين وه عدمن حيث اناورا تولمحوظ ہو ہی نہیں سکتی در علم سنسبین فرادی فرادی فرادی نرم سکالا جرم من حیث اند صادر کا او واقع ہو گا اس کیے انضاميات اول درجه ك صفأت معلوم بوت بين إورانتزاعيات ووسري ورجه كم عنى علم نضاميا علم انتزاعيات سے پہلمعلوم ہوتا ہے فدرنہا علبارتحقق توانتزاع ہی سابق ہے کیوکا نتراع من حیث مذ بنه کی طرف ماج ہے اورظام ہے کے علامی حیث انتقاد میں اس سے زیاد جا و کیے رہیں ہوتا اسے بع<mark>د و اعتبا</mark> ،

مذكون عنسبارصد وروقوع بريلا يوت بين كيونكه صدورو وقوع دونون مفهوم وجودى بين اعذوها من سے مین اور وجود موصوف اول لازم ہے اس تقریرے یہات جی کل آئی که عدوجت صدورے براورجبت وتوع سے فاعل برجمول نہیں ہوسکتین کم نیک جبت سدورے صفات فاعل بن اور جبت قع ے صفات مفعول ہن اورکسی موصوت کی صفت خیرموصوت برمحمول نہین ہوسکتی اس سنے جہاں کہیں وجع مدوداعني تفق لسبت معاوم مواور عيرهدونسبت اصلم نسبين يرجمول نبوسك توجر إليفين معام موجا أيكا وولسبت صفت منتسبناني بيءاورس حيث انه معادر واقع كانوذب من حيث الدلبته اخوذ نهين وشبهاوة آية النبي ولى المؤنين من نفسهم الدواح مؤنين كادصف انتزاى وصفت اضافي بونا جي ايك جانب بن مع بوى ملعم يدمعدم وتعنق ب بالينهم إرواح مومنين مع يرفتع صرستالكونين برمحول ببين تواجير وصف منسوب ثاني موسط وريب بندفع بوجا شكاكه ارواح مومنين فيح مقدس نبوي فلعم كيلته انتزاعيه بين تؤتمون نهونه كي كيا وحبعالا نكانتراي بهونيك الأتصاف لازم م اوراتصات كوهما بالمواطات نهين بالاشتقاق مي سبى وروج انرفاع شبرظا برب إقى مي يبات كرنسوب ثاني كياجية الضافس ويحبج توبعدا شات اس بالي كالرواح مؤنين الموراضا فيه بن اسكاميان بالسعف مرفور كيونكه بارئ وض نسوب طلتي نسوب برموقوت ب سواسقد رفقط تحق اضا فت كولازم ب اوتعيين نوع سے ہاری ءُض تعلق نہیں جو ہیہو دہ تطویل لاطائل کیئے باہنچہ کسیقداس اب یں بہلے بھی تھ من صبين بواسط وعدواد واجرامها تهم رسول الشرصليم كابواسطة ارول مومنين واسط في العروض محونا البت كمياكيات كفتكو مومكى سے اس وادى يرفار مي تودان مقصود بالائے برايك اور مكش ويم أسكا بندولست عى ضروب وه يرب كدارواح مؤنين كالسبت بوص قدس بوى صلع ايك مراز مونا تابت موكياا وربا وجودام انتزاعي موف يحمول نهوف كى وجمعلوم بوكني كردمور انتزاعي بوسف ارواح مومنين كے لازم يا تھاكى محدود اور بنشا مانتزاع المنى صنوت عالى مصمقدير معم *وبرا*ن وزان مين برررم كاهال المفصيل معلوم واكرااس معويت بين آپ كوبشيت ايران م درباره علم و بی نسبت برقی جو خُدا و نظیم کوتمام عالم کے ساتھ دربارہ علم نسبت عال ہے کیو کر دیستے تم مکنات اوتیوم حادثات وجود طلق ہے جو صفت ذاتی خداو ندی یاعین فات خداو ندی ہے اور میاکل تام مکنات فاستكساغدة أكم بين احاسوج سيسرا يعلم تهام مكنا حائني صول مورسة تام مكنات خفق ب ايني بي

بكوعام وشال ببوا ورعلم نبوي ملعم كاعموم وتمول توحركنا أمايك مض ادرأ كمي كيفيات كاعلم ضروري نهو ليونكه نغروري موكا توسبي كأعلم ضروري بوكاكيونكه علىت هنرورت أكربهوكي توبي نسبت قيومليت بوقي علية الدولم كومعض قوال فعال مؤسنين كي كجيرخبرنيين بوئي تصدا فك سے روشن سب كدرمول التا ٣ كيااور *غيربا ينهم تتبل نزول دهي كيومعلوم نهوا حضرت علي يوجشكر ر*مجي بالمجى جوحضرت طاهره مطهره فاطمة زهرات ببش أني فتي سجدمين جاكرسور ب اورأب كويمعلوم نهواك رت علی کہان چلے گئے ور نہ سوال کی کیاها جت بھی اور بیرمکن نہین کنفس *ارواح کا علم ہو*اوراً نکی ت وارده كاعلم نهواور أنك انعال دا قوال كى اطلاع نهو كميونكدار واح مومنين وح مقارس نبوى الم كے لئے انتزاعي المونكي اوراسوجے قائم بالروح النبوي صلعم مونكي اورجب مع نبوى ادواح مؤنين كي قيم مولي تو النه تهم افعال كيك في تيوم موكي على بزاالقياس الصحة تمام انفعالا تصليحال م وكن جنا بخطابه و الرابع معلم العال والفعالات ارواح لازمنهين توفعا و عليم كم التي على الكاعلم فاورانفعال بواسطه م و فال مجى يهى ب اوراكر احاديث مركورين ں اور سوال سے عدم بعلم لازم نہیں آتا جیسے حساب و سوال وکتاب رو ل كالزام نهين لگ سكتا تعالى الندعن ولك علواً تمبيراتوا سكاكياجواب ك الراجق وحيق عمم علم كولطور فركور الميمنهن كرية الحاصل يدايك ورهما في وشوار كذار باقي ب مرفظ ميفلا يعرون ٢٠ كالمعون تقريرهال وديري تقررات كذشة الرغور يميئ توبير العلمين ورنيز برا للتماليماه بين النبي الكرم فرق بين ب شرح اس مع الى يسب كر مدوث مدود كے لئے مدود كے دو نون مين اختلاف نوعى كالهونا تونابت بهي بوجيكا وربيعلوم بوكسياكين حيث انهاصادرة حدمد مذكوره صفاحيكم من اور المن حيث انها دا تعة صفات معوليه برايك بات قابل سيان عب سع توضيح تقريرات سابقة والم موجائے اور سے کتے کہتی رید کے لئے ایک وجود دو رسے عدم کی ضرورت ہے اور یہ دولون وجو ووعدم حقيقت مدودين براير خل إن الصورت من حب دو مختلف النوع جيزون من كوئي مد كال حادث

ہو گی توجیے بوج استراک مبنی یا وجودی کیام صرفال دونون کے حق میں وصف داتی ہے ایسے ہی ايك ايك حدفاصل غاص بيى دونون طرف في حب كى جبت دجودى ايك طرف قائم المرجة الترجيت علمي دومهرى طرف بينهين كمشل حد فال عام دونون طرف عتبار قيام وجوداور نيزاعتبار قيام عدم كريسكتيهي مثال طلوب توبيحة كراكراك سطير وسيع برايسا دائره بوجيك جوف كاراك كجدادر بوادر فالبع كالجدادر توريك فلى كى حدمروندوسى عدمام ب حبكودائره كيئيراس كى جبت وجودى مطع دالى كسات قائم ب اورجبت عدمي سطح فارجي كے سافتہ قائم ب على بزاالقياس حدر نگ فارجي كوخيال فرمائي اظلم ے کرنے طامس ایک سطح خاص کا نام ہے جیسے رنگ مطلق سطح مطلق کا نام ہے اوراس مثال مین شبہ تونورا ختاب اورزمین کے مابین جوهد نورانی اور عدز مینی عادف ہوتی ہے اس ضمون کیلئے موش شال ہے بالجلاصر فائل میں کسوروالارض جس مین نور کمطرف سے کیجئے توایک طرف نوراور دوسری طرف عدم النوم ہادر زمین کی طرفت و بیئے تو ایک طرف زمین اور دوسری طرف عدم زمین ہے ایسے ہی ورب جسکے دو طرف وومختلف النوع محدودين بيمراكراس صدكوتهم نوركيئي تواسوقت بجي عدفاصل ايك سطح فواتي موكى جس كى جهت وجودى نورك ساخته قائم ب ادراسوج س أسط حق بن وي سط فواني مبكواب ما وات میں بم دموب مجمع میں عارض ہے۔ لازم فات بنیں علی ذاا تقیاس اگر شم زمین مجیع تو یہ ہی عد سطخ ظلما نی به و گی جبی جبت وجودی زمین کسیانته قائم ب اوراسوجها سیحتی میں لازم فات اورجبت، لوركے ساتھ قائم ہے اوراسی وجہ سے برطح ظلمانی اسے حق میں عارض ہوگی یا افتران وہوب اور سایہ جا بہا ہمیناً رنيجة كيونكه بهال امك خطرفاضل جوعدحائل ہے ماہين النوروا نظلت حاوث ہوتاہے بعرا سے ايك وبيكي توايك خطانوراني ب جبكي جبت وجودي لذرك سائقها ورجهت عدى سايد كساعة قائم بواوروسري طرف ويكيئ لوايك خط فللماني ب يبكى جبت وجووى سايدكىيا فقراورجيت عدى نور ك سائد قائم ب جب ميهات دكنشين بوهي اواب بطوريا دولاني بيريه مروض بك جييه مصداق حقاق مكناعي عدود موره اورسياكل مكنه مبيئت تركيبي وجودوعدم باورجهت وجودي وعدى دونون أسين دافل إي تنها تنهاايك ايك جبت مصداق حقائق نركوره نهين دريز حقائق مذكوره واجب بونين بالمتنع مكن نبوزي يدهى ظاہرت بعراس صورت بن حوجب وجودى روح مقدس نبوي سلم كے ساتھ قاتم ہور بہت عدى آپ کی موج پاک کے ساتھ قائم نہیں ملامعومن کے ساتھ جوایک نوع ٹانی ہے قائم ب اگر میج معدی

ようしな からんし

بھی آپ کی بی دات کے ساتھ قائم ہوتی تواس صر مكندار واح مومنين بول ياسوا الحكه اور فيحمه بوفجوع ودوكم بث وجودي وعدى ب اتنافرق. ارول مومنين كي حقائق خاصه بين سوا نكي جم ت وجو دی وجہت عدمی بھی خاص ہی ہوتی اور بوح باک حضرت لولاكصلعم أكرقيوم ارواح مومنين بت تو باعتبارجمت وجود قيوم ب دولون جبتون معتبار وقيوم نهين جوا صاطر جدات ارواح مذكوره لازم أسئ اورصول صوراروات زكوره كهاجات جس سے جارنا جاراس بات کا قائل ہونا پڑے کاس صورت میں ریول ننٹوسلیم کیلئے ہرآن وزمان میں ول علم حملة رواح مومنين تهام افعالها وانغعا لانتهاضرورہے جبیر شبہ مذکورکو ورود کی گنجا بیش مطے ات وجود<sup>ا</sup> به وعدمیه ها نق مکنه اگرطرف و اعدینهین تود **و نون طرفین م**د کی توضرورہی میں چنا بچہ بیان حال سے مبتن ہوجیکالازم ہے کہ خداوندکریم کو ہراک وزمان من علم وجدى بون ورمذانغراج من صص الوجود المطلق لازم أيكا جيك ابطال سيعنقرب مونی و او نز مختلف النوع ہوناطر فین کاجب ہی بن پڑتا ہے کہ دو نون وجودی ہون اوراس کے وش ہو چکے اس لئے ہم میکل کے دونون طرف میں حصص **وجود ہو تکے ادرظام ہم** بالذات اكرفائم بن توذات باك فداوندى بى كے ساتھ قائم بين اس صورت بن لاجرم ببی كبنا بر يكا كرفيوم جبت درم مكنات جی حسب قرارداد سابق دات غداد ند باك بى س مقط قیوم جبت وجود ہی نہیں اور جب دولون جہتون کے لئے قیوم وہی ہے تواب قیام مباکل مكنه بالوجود الالمبى لازم آيكا اوراك لوازم فات وجودين سے به بكدا وراك كيا تام اوصاف بی مین تبعاموجودات برجمول ہوتے ہی اوراس مصنبوت محمول کے ظهور مكنات برآن وبرزمان مين خدا و ندعليم كوشل علم ازلى برابر على موالغرض ذات باك خلاوندى ہے ذات فلادندی فیوم جہتین ہے تعالى شانداور مروح مقدس حضرت لولاكصلهم من بيت فرق اوردوج باك بوي معم قيوم جبت واحدهب اسلية عموا كلم بلاغودصول علم مي بي تساوى مكن بي

بان بوجه نعانق جبتين وقيام جبت واعده مقام حضورين تمام عاضر بين سوجيب ارواح موننين كواهمور بن دوم صفور بنبت روص قدس نبوي صلى الترعلية على الدفض الصلوات عال بوكا الرموص قدي نبوي المريعي دوم توجه بنسبت ارواح مذكوره عال بوتودوا علم علم ارواخ نجيع افعالها وا**تغالاتها** لازم ب كرجيب دوام توجه بارى تعالى مكنات كى طرف ضرورت دوام توجه موح مقد صليم بب ارواح مذكوره صرورنهين بكدوشوارب تفصيل اجال كاليي طيجس مضورت توجيد مباره علموا تكشان معلوم موجائ يسب كرفقط حصول في مبديالا نكثا ت عدوت علم والكثاف كم التكلفي نهين اوربيج علم كي تعربيت مين حدول صورة الشيئ كهاب باعتباراك فرواعلت كإن علوم كي جانب اتنى يات كى فرورت إوراسوج الراون كمين كرمدوث المعنى مصدر من الفاعل كالت سامان مهلى اتنابى يه تو كيدمضا تقديمين جناني رصول كاصورة الشي كى طرف مضاف بوناي طرف مشيرب كديتعرفي أكرنطبق م تومصدر مني للمفعول بى برمطبق ب مرحدوث علم معنى صديني للفاعل كي ايكم مبدر الكشاف جوهيقت من أسكرى من مبدركشف باورمبدر انكشاف معلوم كے لئے مع دوسرى توج كى ضرورت م اورسوا اسكى مصدر مبنى للفاعل كو ضرورت صول صورة اللي اورصدرمبني لمفعول كوضرورت توجه ومبدء المثاف ضروات المليدين سغين بكفلل بعيده ادرمبادي من سي بين بالمحل فقط حصول صورة التي ادرك نهين بوجاتا توجه روحاني عي مسكو تقابل جبرة بنباني كهيئة صروره اوراسكي وجهوبي كالسبت واقعدين الفاعل فاعول كيبيومن دونبتين احربوتي بن ايك فاعل كيطرف ووسرك مفعول كيطرف جنك باعث نسبت واتعد فيابين فاعل وفعول كجبى أس كى صفت بوجاتى يح كبعى اسكى بوجاتى بسومبدما كشاف ايك مراضا فى ب العِتبار لرلوادم ذاست موراضافيه بوسق بين جناني تفصيام علوم واضح بوجكاب فاعل كم ساته اسكولك صا فت مكل واورباين اعتبار كمتعدى سي جنانج علم ساميغ مفول عني مواج كاشتق جونا اسير شابر ب كم كمنعول كيساغة أسكودوسرى اضافت عاصل يداوينا برب اورنيزوا ضح بوعيك كمفعول مطلق كومبد فيعل كيسا تقدجو لازم ذات فاعل بوتاب وبى نسبت بونى ب جومبد بفعل مُكوركوفاعل ك ملقنبت بوتى بي يعني حيث وه اقرب ليه ن تفسيرونا بهاليت بي يبي مفعول التي البيت مبدر افعال الكيام انتزاى بوتات ايسي مبدوهل جولازم ذات فعل بي بسبت ذات خال نتزاى ميتاب

جیسے لازم ذات کا تعقل ذات مزدم بروقوت ہوتا ہے ایسے ہی گندمفعول طلق کا تعقل فرات مبدر انکہ میا إ بر موقوت بورا ب س الح كم مفعول طلق حب تفيق سابق ايك عدفا مل بي المبداء لم فعول مواس اورصر كاتعقل محدود كي تعقل بريونون بوتاب بلكرموا أيك اوركسيكا تعقل كسى بريو قودن بي نبين ينا ای بنا پرلوازمذات کا اقسام حدودین سے ہونا تا بت ہو چکا ہے الحاصل مفعول مطلق کومید فعل کے لقرودنست ہوتی ہے جومبدر فعل کوفاعل کے ساتھ ہوتی ہے یا یون کیئے فاعل کومبدر فعل کے ر وبى نسبت بو گى جومبدا بغلى ومفعول طلق كے ساتھ ہوگى اتنا فرق سے كه فاعل ومبدا وفعل معلاقا لزوم بحى موتلب اومبدارفعل اومفعوا مطلق من بظا برعلاقه لزوم نهين بهوتا مكر يبيد واضح بهويكا بيري زوم عي لمزة يحسب لوجود نهين جوتا بكارشبط لحوق عدم خاص بموتاب سوايسے بي مبدار انمشاف بي لشرط لحوق عدم خاص جرئابيا يدمفعول بركوتيجيئه لمزوم مفعول مطلق ہے جنانچہ ظاہرہے بالجلہ ہم وجوہ باہم منا الصعاد المثان كومبدار المشاف ك ساقد وي نبت بوكي جومبداء المثان المحاوم طابي ك موكى وضائم كومعلوم مطلق كرالق نسبت المست المولوم طلق وظالم ك ساقد نسبت معلويت يزات ذو نهبن بواسط مبدارا كمشاف م كروسط مبدارا كمشاف مثل توسط صلوفياس مروف نهين باللطور وسط عداوسط قياس مساولت ب لسك كه والل تناسب كايه مواكه المعلوم المطلق مسوب لي مبداوالا كشا بالنبة الخاصة للعلومة ومبداء الانكثان نسوب الى العالم الفركذ لك يا يون كمية العالم نسوب الي مبدالانكثا كذاوم بنارالا كمشاف ايد منوب لي العلم الطلق كذا الغرض نه عالم اورم واما كشاف ين بايم تصاوق ب نرمبداءا تكثاف اودعلم مطلق من بابه تصادق ب جوايك دوسرك برمحول بواو وروت قياس فتراني كى بطور حروف عال مواسلة صحت نتي محت مقدمه تالته برموقوت مع كى اورظام رب كه تعدم الشرح قیاس می جورکا داور اس کاتی نہیں ورد لازم آئے کہ جارکومٹلاسولہ کے ساتھ نسبت نصف ہونے ربع بنواس لئے کربیان می بعید میں صورت ہے دار کو آ کھ کے ساتھ وہی نسبت ہے جو آ گھ کو معلوم بموتئ جبكابين العالم ومبداء الانكشاف ورجين الانكشاف فاعلوم الطلق مونا فغرورب فهى عالم كوب درا نكشاف كحسا الدنسبت وكشاف كوسعلوم طلق كرساته لنبت ساست جابية القصدم بداراتك ان شل عينك ويداوعلوم

مطلق کے بین رو چاہیئے جسکا عال ہی توجہ او مسامت ہے سوجیے آئینکی کے الحدین ہواور میں ا نهونو گواسكونسبت مصول في البيام سي طور فيمل بموجيسے وقت م وقت وه صورتين جو بوجه تقابل آمينه بين منطق من معاصب آئينه كوسنهو و مذبح تي يعيني فقط صعو مور في مبلاد الانكشاف حبكا مأ حصو تحقق نسبت ثانيه بها دروجود مبدارا نكشاف هبكا عالم تحقيل بعد اولى ب؛ كشان صورللعالم كيا في نهوكاً القصد دونون كامثل آميد وصور آمين ياشل من التي المالي ولشانداك سيده من موناهي طروري فظ الحقق فسبتين معلومن سے كام بنين چلتا اس معورت من علل تنارب یه جواکه علوم مطلق مبدا را نکشاف کی سیده مین ہے اور مبدارا نکشاف عالم کی سید**ہ** ين ب اورظاهر ب كد كويه قياس مي قياس مسا وات ب بريقدمه ثالثه محيح ب انغرض ها مواينون كانحق صرورى بيرليكن تحقق تسبتين اوليين كلم خدا وندى مين تحقق نسبتين فا فينيين كومتلزم ب اوطوع محمنات من تصور بنين وجهاس كى بيري كه جليه مركز دائره كوسب نقاط دا قعه على المحيط اوخزاها واقعه بن الدائره سيكسان تقابل عال ب ايسي وات فدا ونرى كوتام مكنات كما الهج بمنزله نقاط واقعظ كالمحيط بين كيو كدهدود وجود واجبي بس إور نيزتام صغات كي ساته جووالل التر وجوب بن برابرسبت احداث وعليت حالل ب إوراس طون سنبت حدوث ومعلوليت مب فدالحساقيهوجووب موجيه ايك مركزير دودائرك بنائين اواسعورت بن جرنبت كمركزكوجوبة وائره كے ساتھ موكى ويى سبت جو لتے دائرہ كو جيس دائر مك ساتھ موكى ايسے بى مركز ذات فداوندى بردائرة علم وصفت كاشف ب اورمبداركشف فدر و نوعليم ك ليسب اوردائره وروت برب جوت وودار بنك مخي لمجنين سي اقرب لى الذات صفت كاشفه ب اواموجه عددات كواس صفت كم ساتع ج نبت موگی و بی نسبت صفت ندکوره کودائره مدو شکے ساتھ ہوگی باقی صفات واجباورهاکق مكبنهين تقال اربعه وكيكر ليحتال عي نهين ربيتاكه ذات واجب كوصفات واجبه اورحفائق مكندك ماقه نسبت تومتسا وي بموجيد مخروط متديرالقاعده كىلاس كوجيكة وس كامركز فودنقط واس بولقاط واقعه على القاعده كے ساتھ نسبت تساوى ہوتى ہے اس ليے كمتقابلين مين باہم ابي نسبت ہوتى ہے جیسے مرکز پر دوزاویہ متقابلہ اور اُنکے وتر دنین ہوتی ہے اعنی جیسے ایک دائرہ مرکزے ایک جانب ہی تودومهادومسرى جانبالغرض تعابل برابت واصلال درحمت وتصنب غيره صفات جوال تقابل مكنات المرا المستسيد أب ميات

خوداس بات برشا برب كرنسبت فدا وندى صفات ومكنات كي ساقه متل نسبت راس مخ بے نقاط قاعدیة بلکمش انسبت مرکز دائرہ الی نقاط المحیط ہے جس سے شبہ مذکور مرتفع ہوگیا اور نسبیة مقدس نبوی ملعم لل معلوماتها زمثل نبت مركز الى الدائره ب ندمثل نبت راس مخروط مذكورالى نقاط القاعده ب وجراس كى مطلوب فاطرب توجم بجى حاضر بين مگريسك ايك تمهيد ميشكش ب مجمون فيفينيد جديد سادى جليوجودات بوتام اسك كرزيراكرايك ذات فاص برصادق أناب توباقي تمام موجودات يرلاز برصاوق أباب وزنرموجو دات باقيهين سكوني موجو دايسا جوكه زيد صاوق ندا ياتولاز يرطبي صادق ندائئ توارنفاع المقينين لازم أسئ اورجب مجموع فقيضيين مجموع موجودات محساوي يواتو مدسرى وض يب كدواوت كاتبائن وسلم اوريمي اس ك كمبرمكن بن ايك بعبت فاصم وجود طلق كى طرن سے فائف ہوئى ہے اورایک حدر خاصہ عطام ہواہے برنہین کہ وجو دمطان کے سارے مص ا اورسارى بېتىن كىي ايكىمكى كى توش ين اتجائين در نه وجود مطلق ئېروجو د مطلق نرب مقيد بوجا-متهذاها كن مكندى حيقت معلوم مومكى بكدوه عدود فاصله بن اور عدوث عدود كے لئے عرور ب كردجودكسيقدرآئ توكسيقدربابري ربجائ بالجلكوني حقيقت حقائق مكندمين مي إسي نبين كأميع تصف مجعدا در حمله جهات وجود كومحيط مو لاجرم كيجه داخل حفائق كيجه خارج رميسكا اورخارج بيرلا داخل اورخاخل بم الفارج صادق آيكا اورتقابل إيجاب وسلب بيدا موكاا وبروات فدا وندى كوج حوادث كالخابزل مركزب تام موا دف ك ساقدارتباطب اوركيون نبويدارتباط نبوتوحدوث وحوادث أنبون اب أس بات كوياد فرملية كرتحقق مكنات كے لئے ضرور سے كدليك وجود خابج من الذات اور واقع على قالق المكنا كيونكر برموصوت بالعرض كے لئے ايك موسوف بالذات جا بيئے ادر ايك صفت جو أمين بالذات اور أيس بالعرض بوزماس مسورت مي بوجا فتراك صفت مذكوره مركز فات سي بيكل مكذات مك أيك مخرط بيدابوكا جكاراس مركز كي وان اور قاعده محيط كى جانب موكا بوض مناطى انتراع شابه مخروطات موسع اسي كوئي مكن كيون نبواول مكنات سروركائنات لعم بون ياكوئي اوداس صورت ين مكنات كواب معلومات كے ساتھ لاجرم ختلف نسبتين سيدا ہونگى جبن الم تخالف وتضا دہے مذتوافق وازدم ايك ب الوابية مهادى اورمناش النزاع كساته دوسرى نبت ابينمع ومتمات كساته تيسري نسيت انتراعيات كمالة وهى لبسته فهوات باقيدك ساته كران والسبتون بن سيتربيان بنير

ىنە توزات ئىكن بىي مىر موتود. مكن مين سے نہين منجلة وارنس فارحيه ہے جنائجہ ظاہرہ اب شيئے ُ داخلاہر علوم جيات ثلاث بافيها كے كان كے نفرورى معلوم بوق مين ليكن اوراق كذبته مين اس امركي تقيم موفكي ب كه عالم اورمبادي ارزال اواينصدوات واتبه كائنم بالكندمكن نهين بان علم بالوجه بوتاب بهات نُلاف مُدكوره بالكند بون يه تومكن منهين وريد جها ستألانه مُركوره وأتيات نہونگے بینا نجدوا ضح ہے اور اگر کھیے خفا ہو گا تومیری تقریر کی برلشانی یا سے محات بیانی کے باعث ہو گا بے کھنے مان جائین اسل طالب کا کال لینا ال فیمے والے کرکے برگذارش کرتاہون جهات فلانه مذكوره بمانسها آيكوباً لكت معلق نهو بكي أكرمو بكي توبالوج معلى بونكي اوظام ب كالزوم ذالي ارواح موسنين فيالروح المقدس لنبوى لأزم تما أكره توينست كنذارول بين جزواه تؤاه دو ارول مؤنين بافعالها وانفعالاتها باجتاع علوم منكوره في آن واحدِر يرول تشرع كيك علي مواه لازم أسئة أورظام رسب كه بهجهات نملانه نركوره ذات واجبي من مفقود بين بيحرفوات واجبي كوذوار در بارهٔ عدم امكان اجتماع عليم مذكوره في آن واحديا ووام علوم مزكوه قياس كرنايا ذوات مكنه كودربارة وجوب إجتماع علوم مزكوره في آإن واحد ياووم والتمرارعلي مزكود ذات واجب برتياس كراكيف ورقهم كاعلان الطيحتي مير انتزاعي بين اليصيبي ارواح مومنين مصر اطهرسرورعا لمصلع كحمه انتزاعي بين بالجله جبات ثملا تذه كوره كو ذات داجب تك رسائي بنبيل نسبت الي المنشاء والي إحروضي كانبوتا توخود ظا برب كون نبين جانتا كه خدا و ندكريم إمرانتزاعي بنبين جواسك لئه كوئي مشارانتراع ہو

مى الى باساس كى معروض ك دات بيون د بيكون كدرة تحديد كى كيار ساتى بوتى وجود موجيكب رسى بياكل مكنه إسكرميط بنبن خودوه المحيط به الرشبيه ويجئة توبيرتفهيم يمثال علام كرجيب جوت فلك الافلاك بين افلاك باقيه بشتكانه اورعنا صراز بعه اوربهبت اورتدا ويرا ورمكعبات جنكے بياكل كى تعداد حداصار و شارسے خارج ہے داخل بن اور وہ ان ب محطب ليسي وجود شبسط جو خياصفات فداوندي سيءتمام موجودات كومحطب الغرض وجود طلق بوجرصدود فاصله مركوره محدود بنبين مواحصص وجود مطلق تحديدات سياكل سے محدود موسئ من غُرتهام ذوات مكنداس من اول مكنات سرورخلوة الشكيم ہون باكونئ اورخو داحاطه حدود من مبن حدود کو محیط نہیں مختصریہ ہے کہ وجود طلق داخل کی جانب سے محدود ہے اور خارج سے یا اسل مین محيط محدود كوب اور مبيائل مكنه خارج كي جانب سے محدود من ادر حدود م مكومحيط بين اور ظاہر ہے ك ان دونون عمونون من زمين وأسال كافرق ب اور موح نبوي ملحم اكرجيخود محدود كدود خارجيم برارواح موننین اِس کے عارود داخلہ مین سے این اور اس مجہسے اُنکو میطاور شرط علم جواحاط عالم بہت معلومات باس طرح موجودب بيدوجو وطلق من اكري بسبست صدود فارجبه بمنسرط مفق تو *چوط*ابق اثبات مطلوب یا بون کهنئر باعث تامل در باره عثقاد اجتماع علوم ار**دار صومنین بافعال**م وانفعالاتهانيآن واحديا روم علوم مذكوره برسبت صرت علمخلوفات صلعم يرب كرحسب تمهيد سابق العرجبات مختلفه مين فلقع بين اور بوحبر تعارض وتضارجهات مذكوره احتلع توجهات بجنات ندكوره مكن بنين ج تعلق علم بالارواح يا بقا علم ارواح فركوره بن اورعليم خارج نهون شرلعبت وطرلتيت ونيزعلوم دهجيزعلومات سي حنرين<sup>ا</sup> علم مخلو فانت مسرورموجو واست سلعم و**حارى** ومعراتصور يمجئ توبيرالبته اجلئ عوم نزادره اوردوام علوم ندكوديك فأتل بموسف بين بظا بمرجي ترج ىنېين اگرچىڭىنجاكش ئىغارىچىرىجى باين دجىربا قى سەكەجىپەتكە مونين خل المبدن لاس مخروط مقد بالقائده محك راس وقاعده مين المبت مركز إلى المحيط موزابت الموجا

ع*زا ہو*ن نان علوم *ارواح بافعالہا وانفعالا تب*ام*ن آگری*نہ مذكوره علومه بن شل عليم وجير كها جأئے اس تقرير كى بنا تواب ات برتھى كەذا شف معلومات میں کافی ہے یا حدود واطراف دواہت عالم مرد رکشف دا کمشاف بن اوراگر ذائع هدودواطان ذات قالميت كشف ولياقت مبدأ ميت كشف والمشان نبين كتف كذم مدانكثاف كمؤ ، وحد ود واطراف ذات مع موتی ہے توم سونت مین تو مجھ دقت ہی نہیں کیونکہ قیا۔ الرثابت بواب توروح مقدم صلع كم ساقة نابت بواب مبداء انخنان كم ساقة ناب نهين ما بهذكور عارض مبوا ورغلجان مركور حيران كرسهاو اكرحقائق امواح بميل مخروط فركور ميون فقط قاعذ مخروط غركوربنول جس كے توس قاعدہ كے لئے نقطہ راس مركز ہوا دارول مومنین نقط قاعدہ ہى كيجانب ہے بكدساقون كے اطراف مين بھي بعض مواح قائم ہون يا قاعده ہي برہون برقاعدہ مخروط مرخط متوى ہويا لقطة واس توس كملئ مركز نبوتو عرتفاوت نسبت بنسبت داس فخروط وتحل توجيه وكاظامرو بابر اوكسى كوسداية كمسى كوشهيد كريكي ومسالح كهذا نوداس بات يردالالت كربلب كدارول مومنين كومصه ومسا كرساله كميسان تقابل عال بهين اس ك كريز مينون مين قسام ايمان من سيهين اور بابرانواع مختلفا ان لوع دا مدرك افراد من سينهين يه بات خود بى روش ب كدايمان ومعدلقيت وشها سبت لى المخفر أبين اسليم كم فالبيم لل شؤوهي كلى بين اورنسبت ليع لل الصنف بي نيين إس اليرا كر اخلاف صنف سي الله توع عملف نهين موجلة اوربهال اخلاف الارك بيان كي مجد عاجت نهين أتارص وقييت ين كمال تميز علوم صادقه وكاذبه ب اورة فارشهادت من كال جدواجة ادرارالة منكرور تصفسا دواعلا كلمتدالت الجواوي اورا فارصلح أثارلان مين سيمين فلصدنقيت وشهادت آثار

ىتعدىبىن سے نہين بلكەلىك حن ذاتى اورعدم فساد كانام ہے بالجلا ختلات آثار **نركورہ اس حمّال ك**وجي راخ بے کابیان نوع ہواورا تسام ملات اصناف ہون فان گرة فارٹلانه مقتضیات دات ایمان میں تے توبون كرد كتے تھے كہ يہ تعاوت نفس ذات ايمان بنين تفاوت معروض ايمان ہے مگر اسكوكيا كيج كه خود فداد ندكريم آثار ثلاثه نركوره كوابيان بي كبطرف والدكرتاب كلام الثركود يجيئ آية فالمالذين آمنوا يتلمون اندالح من رهيم اس جانب شير ايمان كوتميز حق و باطل مين دخل ہے اور آية انحاا لموسنون الذين آمنوا بالسرورسوله فمملم يرابو وجابروا باموابهم وانغ ب اور آية انا المومنون الذين اذا وك ہم آیا ته زاد تہم ایما نا وعلی رہم سیو کلون الذین تقیم**وں ا** لل وتفوطی اوارم وات ایان من سے مین محر اینهمد اون نہیں کہد سکتے کدا قد نلانه مین فرق شدت د صنعف کہے جس سے تفا وت قرب و بعد نا بت ہو نہ فرق م مسامتت ہے کیونکہ شدید وصعیف میں فرق نوعیت بہنیں ہوتا ہاں تھی بیٹی آثار **ہوتی ہ**ی شدید م استال صنعيف موت بين امدار صعف نهين موت اور فرق نوعيت تقابل تصاو كالمقتضى وياني ظ ہرب چند تمون کا نوراگر باہم روشن مول توایک شمع کے نور کی انبیت مختلف الماسیت بہین موا اوافسام تلاته من ظاہرہ کے فرق نوعی ہے فرق شدت وضعف منہیں جنا مجماح للات آثار معے رفین ے بالجلہ ایمان لوع واحد بہبن الواع کتیرہ اسکے سیجے داخل من اور بیلے تابت موحیکا ہے کہ جزرا یا فی ہر روح کارسول الترصلعم کی طرف سے فالفن ہے تولاجرم واسط فی العروض اپنی معج سردرعالم جهات نلانهٔ پرشخل بوگی بعد انواع نلانهٔ مذکوره جهات نلانهٔ کی کمیت مین واقع **بونگی به نبین بوسکتاکه نظ** ت إورايك بعُدير واتع بون اورظابر ب كراس صوي مِن تساوی توجه بنکه اجتاع توجه مکن ہے اس سے کر بحکم تقریر سطور اجتماع علوم ارواح با نعالیما وا نفعالا ہمامن معلوم بنهين ببوقا جبجا سيكددوام والتمرارمعهذا نيصان جزرايماني الرمقتفني يخي تواس بات كومفتفني يمحك ك سالم قام مروه وارقيام مكل جزوايماني بالرج النبوى مقتفى واعلم جزرايماني اهعلم والنارجزراياني كوتقضى بيعلم ادواخ بجبيع اجزا أماوجيع افعالها وانفعالا تهااتني بأت سالازم نهين آتا والتدامل تقيقة الحال وبواطليط المفعال بعدضتم اس تقرير

ب كان مطالب قية كو تكر عليه إلى السيري إلى في بالتهزمنباأز كاسرشان صطفوى معهم موماتوانبأ ربى كى طرن كمون متوجه ہونا بالجلا مانى نهوكا خاصكر ديصوريت نقابل موريان نسيندي قصب أيلاح الطاولاد بالذائت بوحد متدكوركا علسا بوكا إبوج تساب مكورس تاحرت كانجاز موتام مراباء مكث

عج اولياسك ماك اوراسي معرف عما فازيو

الدواطفااعون

ونقبض برب جنانج مضامين اوراق كذشته التضمون كيلئة انشار التدبر فإن كامل بر الركة لازم براكم الك ورمصون باستحقاق داسطه في العروض بومعروض بهوكيو كمعروض كاقبض اور ضرورى نهين مبوتا ستعارا مرحيندروزه مبواكر تام بلكقبضه بي نهين معروض السي صدعارهنه معروض قالض مواكرتاب أنتاب كوادرا يمنه كود يجة أك كوادر باني كوملا خطه فرمايته برحيد نورا فتاب حرارت آنش لازم ماست آفتا بطيقت آتش بهين جوآفتا في آتش كود اسطفى العروضة كَيْنِي مَرْجِوكُمهُ وَتَابُ أَيُنكِ حِنْ مِن اور أَتَنَّ بِنِي ذات كَيْ حِنْ مِن بِظَا بِروامط في العروض ب تواس قدر فرق بن معلوم مونا ہے کہ آب بھی جانتے بین آفتاب کا تورخصوصاً اہل ہیئت کے نزديك زائل نهبن موتا اوراً مُيند من تھي برقرار نهبن بهتا آتش کي حرارت خصوصاً علمائے طبعيات کے خیال کے موافق زوال بزیراور مانی کی حرارت کو قیام نہیں ہوتا اس سے صاحت طاہر ہے کا ر فی العروض مر تفع نہیں ہوتا اور معروص ہمیشہ قابض **نہیں رمیتا بالہ نہمہ عروص کا قبض** عطامواسط في العروض ب اور واسطه في العروض كاقبضه ايك كمال خاندزاد فازم نهاد جيروقت عطامعروض زاك مبوز قبل ازعطا مونه بعدا زملب اس لئے عین وقت عطام مالكيت اللي كے رمهني سواس کي صورت کوئي صاحب فرا ميُن بجز اعاره واستعاره اور کيا بپوسکتي ہے مگرم نت من كدمتاع مستعارين معير بسبت مستعيرادلي بالتصرف بموتاب بالبحلية يدكريم النبي أوتي ري كل تين تفسيرين بن إيك اقرب الى المونيين من تفسيم **دوسرى احب لي المني**ز رى اولى بالتصرف في المومنين من الفسهم ان بينون تفييرون كوغورس ويعبي تووا ى بى كى تغيير كيطرت ما جع بين اس الئے كه قر<del>مجے لئے محبت اور تصرف علت ف</del> لوئى مبب ب د تصرف كے لئے كوئى ملت ، عوى اول كى نفىدين تو تحقيق مجمع سے عيات اوردوب الى كىراسى بر بحث تبض و كاك كواه ب كيو كرسب تحقيقات كذشته تصرف فك ير متفع ہے اور مل قبض کی فرع ہے اور تعن ہے قرب منصور نہیں بھرجب قبضہ اتنا **ہوا کا پی دات** ادرابي فقيقت كوهي ميسرنبين توفرب مى اتنابى بوكا اب يكيف كديد دواخيرى تفيرمن كم مفرنهين إن اگران تفيرون كابونا مارے دعوے مين تفل موتاتو ماحتال تفاكدعوى حيات جنا

برور كائن منه عليه عن آله النسل مصلوات النساء الشاء التي أية فركوره الردميل ب توقيفيراو المسلك الماسكة مرور كائن منه عليه عن آله النسل مصلوات النساء التي أية فركوره الردميل ب توقيفيراو المسل والسل اثيات دعوى مذكور كمصلئة بطال تفسيرين اخيرين مزور سيحب تفسيرين خرين فركورين مخل مطلوم بكه بالاولى ثمبت مطلوب بين جناني بفيضله تعالى والتنح كرد كهايا توعِرابطال تفسيرين كي كياعاج صيحان دوتفسرون سيتوضيح مقصود زباده ترب اس لئي كماثبات لوازم تحقق تلم مازم مردال ب جلت من كالشي اذا ثبت فبت لموازمهاس صورت من تفسيراول عولى ب توثف م مى ديل جواد معبيد قضايا قيا سامتها كى صورت بوب أس عبود مفيض الخيرد الجوه عمالة م الوجود كاشكر كلبال نياز ومجز جا كلدار بجالا يتعكم كمهان كهان شاخ ورشاخ بط كني محرمهان محية الحامل الم ا وربط ون سے ایک غمرہ ماندہ لائے اور غربطلوب بحداث مال کیا دسول مطلب کیطرف بحری ہے آئے باجمالیۃ اپنی اولى بالموندهي والتسهم حس تفسير سع ليعيمثل آفة اب نيروزا بانظر كيلتے اس بات پر شاہر به كدر وال هم منشار وجودارواح موسنين بن احدمابين موح نبوي معم اورار واح موسنين وه رابطه اورار تبلطب ك مشارا ننزاع اورانتراعیات مین جواکرتاب اورچونکیتبهادت نفریرات گذشته به بات اضح بره یکی یو که انتراع من بين ميئين بواكرتك جنانج لفظ انتراع بى فوداس بات برشا مدي توشية ثانى كے اعتد درباره اتصاف روطانيت روح نهيز يصلهم واسطرفي العروس بوكى كيوك منشاءا نتراع موصوف بالذات بوكرتا ہے اور موصوف بالذات ہی واسطہ نی احروض مواکر تاہے مگر ہان اس بات کو بھنا کئوصوف لذا ان دونون من سے کونسا ہے ہرکسی کا کام نہیں اہل فہام متوسطرب اوقات موصوف بالعرض کو موصوف بالذات اورموصوف بالذات كوموصوف العرض تجهيلية بين جنانج انتزاع فوقيت وتحتيت مر اكثريبي موتلب اورجونكاس بابس ايك شادكاني كدرجكاب زياده كفتكوكرني مناسب نبي ملتة الناس بات كاجتلادينا ضرور كاس صورت بن مصدرار والمدونين أبيرو ت اور مخج اور خيع عدو ارواح خدكدوآ يكى دوح مقدرصلعم مونى موي بارامطلب تفاكيوكرا بويعفانى اوركيا بعثى أبوت جانى كواليت كهناا نصان سے ويجيئے تواس الوت كے سامنے تحض تجوزے مب كى بنا اى عشائيت اعلمية اوروساطت عومنى برب عن عقيقت توميديد بكر ايك شفردوسرى في كم ايخ نشارانتراع اولات الدواسطه فى العروض بوسو باين نظركه ابوت جهاني مين عيى ايك شائي عليت العين كى طرف بساطلاق والدُوله ابرُ ركه اكيا وربيقيقت توليد بهي كيكوئي شيئكي شي كيك خشادانتزاع اودلمت قيني اعني

لمبع حدوث اورمصدر وجودموا ورظا هرب كه شئه كا درث وصادر يحيح عطا ماور دادود بي فشا إنتراع اور الته المحدين موتى ب الكومين بوساطت وضى تعيركيا ب مرظام بري كعليت وزشارانتراع الك والددوسرك ولركى عاجت ب أس الحكريهان فقط اضافت واعده ب اوراضافت واحده كيلئے اس كے دونون ماشيون كاتھقى كافى ہوتا ہے اس كئے كەتصورا بوت اورتھق تولد كے كتي تقط وجود هاشينين جواضافت كيلئ صرورب أبني والمدوو لدكافي سي امرثالث كي صرورينهين بإن ساطت ويني من دوفهوم اضافي مجتمع بين ايك ساطت ووسرے عروض تجوانين بائم تقال تضالف مي نبين جوفقط وجود حاسيتين كافي موادر سراك كواكك عتبار سيمضاف او اعتبارى مضاف اليه قرار دكيره واضافتون كولوراكرلين لاجرم حارصا شيئه عيابهمين ورنداس بميى كاكم كمه نين نومون جوايك كوستترك بين الاصافتين اودمتفائر بأعتبارين فبخي مضاف ونيزمضان تم اكردوا ضافتول كايوت يوراكرين اسكئے جارناچار ما ورا رام حمقدس نبوي ملح اورار مواح مونع ابك اورامر الث كى صرورت برى جبكومعروض كمي كهيئة اور ذوواسط بعبي أسكانام ريجيته الجل واح مؤننين جوعوارض من اور ذو واسط جوم لحروض ہے رہی یہ بات کہ زووا مطركيا باسكى تحقيق بقدر ورت بلكرز ماده جند بالركذر عكى مع كيونك محكم اصفافت معى اضافت مے اتنی ہی بات لازم ہے کر علت اضافت بیان کرے اور فطا ہر ہے کہ بضافات کا خبورت خو مسلز ے اور سلازم نہین کہ شات نسب ہی مجنسہا یا منوعہا یا شخصہا کیا کرے اور ہمنے باینهم دو تین بارکفتق مروض کیارن اشاره کیا ای کشخیص تعیی**ن مروض نهین بونی سوار کے** بی<del>کھ</del>ے یرنا بجرحانت بیہودہ سرائی کے اور کیاہے بلکا انسان سے دیکھئے توہم دریے انبات ک الوت داضافت تولیدو تول مین اوراس کے لئے فقط علیت اور حلولیت کا اثبات بیں ا النبوي ملعم وبين ارواح المومنين كافي ب أبيح معروضات كالنبات يك بالسعوم خروري مہین چرجائیکہ تعیین کو تخیض البتہ بغرض چیز حن میں سے ایک اشا**ت فرنی بین موت البنی کی ا** عليه والم وموسة المومنين مجى ب امرزكوره كا اثبات من اين وص ليا تحايان أس خبكاجواب

البته ہما دے ہے کہ آیتے مذکورہ اگر دال ہے توابوت ایمانی برہے توالد وہمانی پرلالت نہیں کہ تی اورمطلب كمنون كاانتبات تخفق ابوت روهاني برموةوصنت اس لفي كؤص على اثبات الماه موجودات بزريعه فاعده مهده وزاخ من ادراق كذشته ميرظام رب كه يهات بزريعه قاعده عميده عن عليت نبوي مح جب ہی متصورے کہ آپ ارواح مومنین کے لئے علت حیات ہون اوروساطت وفنی سکا نهبن جلنا تفصيل اس جواب کی جؤ کمه ایک مقدمه کی تمبید بروقون ب اس ایجا و ل بی معروض ایمان و کفرکے لئے تحقق حیات اول صروریات میں سے ہے وجہ اس کی یہ ہوکہ ای انعیاد باطریجا نا 4 وفطاهر به كانقياد باطن قوت عمليداد يدكح احوالع انفعالات مين مصهر اور توت عمليدا ديسكه انفعا تعلق علم الحوا كي نفروري ، بلا العال ك الشركافعان أنييف تأميم ي ب اس ورت مركيفيت المانيه ايك نوسطه بين الفوة العلمية والقوة العملية الالاديته ب اور فيل هرب الم وعمل غيت علمية توت عليه بو چۇ كۇمقىسود بالدارتالىسباغ توت علىيە سے تويەتىئىت تى ات بات نوت علميا دىكىفىت نركوركا ناملان بهو كاور ساس صورت من ايمان فقط علم س تفقق بوعاياكر تا دربيودم دود با وجود اس علم ك كرآية يعرفونه كما يعزفون ابناءهم عبى ميرشامرس موروعتاب تعتداس الفي كيمينيت مركوره فقطفاع بىكى صرورت جنا بخرظامرب اورنيز بدلج واضح بهوجكاب بان بجيثيت تصاف مفعولى برصفتكو فاعل ويفعول دولول كى ضرورت برى اس بات كى ديل كانفباغ واتصاف توت عليه مقصود ب اول توسيئ آية ليرفونه كما يعرفون ابنارتم ب بالنهم لفظ انفياد واذعان وصنوع وشفيع وغيرجي ومنجله سرات ایمانی ہیں اس پر ولالت کرتے ہیں بھر تقوے وصبر و توکل وغیرہ جو شخب لمہ مقنسيات ولوازم ذات ايمان إن اس كے لئے بر إن بن اس لئے كدير سب موافتياريد بي اور اختيار واراده قورت على كاكام ب تورة على اس لوث منزم بالبراية وماخلقت الجرف الانسالاليعبدا اعدنيزآية وماامر واالاليعب واالتدمخلصين لهالدين مثل احتاب بمروزاس بات برشام بركيتصنو بالذآ اوديطلوب ببواسطه عبادت بيبجولاجرم نجلاختياريات عليات كمركشهادت آيه قالت الاعاب ام قل لم تومنوا ولكن قولوااسلمنا ولما يوخل الايمان في قلو كم اورنيز بدلالت عديث انما الاعمال بالنيات به بات روش بي كرم ل عبادت نيت إدر القياد باطن بي سوم مي ويم ايمان بكت مين اتنافرن وكايك فيت عام اورعبادت عام بروتى سهدورايك فيت خاص اورعبادت فاس محق مه سوجي فيات فاص

ا نیات فاصد تعلقه صوم وسلوة اع المعین جبکوایمانی کیتے دہی نسبت سے جواورعام وخاص عنی کلی اورا سکے مقتدين بوقى ب كرظام رب كصص كليات طبعيه معائرام حقیقت ہوگی دہی دوسرے کی حقیقت ہوگی بالحلہ باین نظر که نیات خاصہ خیلا **راوات ہن حوقور** علبداراديهى مصتصورين لوال مجمين أنابحكاراده عام ورنيت عامه مجي حبكوايمان كييكاراده قوت علیہ ہی کا کام ہوگا وظاہرہ ک<sup>یسلی</sup>م واذعان جوشہورتفیرات ایمانی مین سے ہین ہے ارا<mark>ی معن</mark> نهین خوداراده کهریا لمزدم اراده کهواس کتے خواه تخواه اون کہنا بٹریگاکه هر حیند کیفیت ایم**انی مختفق من** بحرجن كاتصاك مقصود بالذات بوتا مصفت منوسطة سي كيصفت وموجاتي م اوارا وعتبا ے براس برحل اور دوسرے کی طوف اسکا اشاب جا کر نہین ہو تاجانچ تقر مرضع تھ مصدر منى للفاعل اوربنى للمفعول مين يه بات واضح برومكي ہے اور يهان اتصاف مفعولي عن الم توت علية توت الأديه بالكيفية المعلومة مقصود ب تولاجرم ايمان احوال قوت عليه من مسيموكا يتقرريب لخواه إلى زمانه هي اوراكر تقليدا بنارروز كاركوايك طرف دبريئ تويون معلى بتايح رَاحِيامِن دوقو تين بن إِي علم جباكام مُشف وادراك معلومات سے دوسرے علمية مباكام حركات وسكنات ب نواه حركات أيني مون ياغيراً يني مون الكيفي وكمي كي واهم الى مون والعماني مون اس صورت من توجه روحانی اورمیلان قلبی بھی حبکومجت کہتے ہین داخل حرک**ات رہے گا ادر** غت كاكام بوكاس كو بننے بنام قوت عليه تبيركيا بيد إوراس كو بم قوت اراوي يكي كيمة مِن اور كَبِوْكُرِيْرَ كِيْنَ اراده كَبِيَّ اراده بِمِنْ عَزْمِ كَيْقِقْتِ إِكْرَغُورِ لِيَجِي تَوْمِي مَعِبت سِي كم قدرت مِ عارض بورصورت عزم عال ركيتي ب كيوك بولية تطليل عزم كيجيئ تديبي دو با تين كلتي وي باقتاط المع سے بالبداہت سابق مناده اس معركب بنين البيدا مطعلم ب الاده اكثر موقا م اوراده قدرت اس طرح سابق نہیں اس کے الدہ سبے قدرت نہیں ہوتا جب یہ بات حق**ق ہوگی تو سینے** بعد خور بون علم مؤله که توت الميا ور توت اراديدين ورباره ايمان فقطاتنا مي اشتراك مي

دونوں ایمفعول کے ساتھ متعلق ہونے ہیں یعنے جوچیزا *کیلے لئے مفعول بنی معلوم ہے دہی* منعوا فعمراد ہے جنی مجبوب مطلوب میں کے معلول ونعل صلحہ اسلے کہ ہل ادادہ اوراول مزید مجست میرطاری، بانی فعال را دریراً نارقدرت بین سے این اور نشاراً نکادی محبت او<del>رات با بان فار</del> افعال وحركات مصل المجوب بالذات ياالے المجبوب بالعرض مؤتے ہين تو باشارہ ارادہ وحكم توليا قدرت كاربردازافعال بوتىب اورام جرس نجوب بالعرض بوجاتي باسلت كرعيل الملحبوم بى محبوب،ى بروجا تا بے غرض ال ادادہ محبت برا وراط دہ معنی شہدر ان علی اسکے آنار الارمين م جن من قدرت ہی شا شرا مفعل ہوتی ہے اس کئے مجت مقدورات بن اُسکا ظہور ہوتا ہے میزین کا وقد تعلق بغار لمقد ورات يعزم سى كي حقيقت طلب ہے زائل ہوجا آپ بلاطلب بحال خود ہے **كيونكر اوارم مجت** ہے ہان طلوب منہ نہیں مرتب ملاموجودہ مرتب بغلیت میں تھی نہیں بالج**ا توت کلیوروٹ** بنکوتوت عملیاول کہا ہر دونون ایک مفول کے ساتھ متعلق ہوتے ہیں اور مواا سکے آپس میں **کوئی فعال ا** نہیں ہان قوت ارا دیہ بزات خو د اپنے مغیول کے ساتھ متعلق نہیں ہوتی تعلق اردہ الرار کیا تھا تھا بالم شرط اوروا مطه فی الثبوت، مگر سیکو شایر به خیال موکه تقریر سطور حب<sup>یل</sup> ست موکه مرادات مج ب اسى تقرير مين مندرج ہے آئى ارا دو كے لئے محبوب مونا چاہئے **بالنات مویا اجرار** نئے بمقتضلئے تقریرا واعلم وارادہ دونون طروریات وجودین سے این او کمون نبو ت کے آتنارمین سے برداور محبت ہی اور ادہ ہے اور محبت بے علم متصور نہیں اس يكالبكان ذاتي موكا علم واراده تعبي مسكا ذاتي موكا كرسب جلنة من كه حيات بن سوانكم داراده محام بالإلكيفور كيجئة توحيات مجلت اراده تبنون ايك مصداق كميلئة مفهوم بن بان مبيمفهم ولدلول موصوة دمراد وغيرا يك مصداق كيليم مغهومات متغائرالاعتبارين ايسے ہی حیات دمحبت وارادہ وغیرہ مختلف الاعتبارين نقط بحيثيت اتصاف فاعلى حيات بن اور يبشيت اضانت فيابن محبت واراها بين الرالاده كوم او ن طلب ركبيئ توخير بيراور بات ب مگراراده بعني مجبت بحيثيت تعنی فعال م<u>جه اوتيمين</u> بموجا مااكرجه بادى كنظرين كيحدا ويمعلوم براس لفح كرمحبت قار الذات اورغيرة ارالذات مجت بوزيين دولوك برابر بين برقا دالذات عنى حركات اراديه وإلى قدرت محب دمريد بين ادراس وجهر مرأن كاصدور وقع تريه 

اوصا ملا تدمنىقارب بن كارميات احيا رتميزب ياحركت جوبوسياعهم وقدرت صورة سوي بات مجرايع اداده مرم ت مين بالخصوص علم ورميلان الى الناخ اورتفرت ومبرب من كمضربوتا ہے اورا مادہ طلب ب فع مضرعلوم ہوتاہے سو پسبتاین ہرجندبو جرتفا ترمند مین مگر باین نظرکه طالب بی جو تاہیے وحب ہوتا ہے بون معلوم ہوتا اسے کہ جو نشا وج منشارطلت ورجبت كئ كوم واوطالب كوني اور موگاس لئے ارا د هين محبت كا تام ہوگا مگرقا عدہ كمة تفاوت قابليت مزوض عن مغول م ظهير آثار من إختلات بهوتا بجز مجبوبيت مفعول كي جانب اور كجه انرظام رنهين موياب اور مقدورات محب مين تفقق مجبوب كا نومت يهنج جأتى ہے ہصورت مین فاعل کی جانب ایک صفت واحدہ ہے جیکے مراتب یا عتبار ظہمی أنا دختلف بن بحرایک آثار کے اعتبار اسکانام محبت ہے دوسرے آثار کے اعتبارے اسکانام اور باورحيات ومجت فقط تفاوت عموه وضوص تارب مكران اتناب كانعال جيشد محبوب إف ہو بھے اور محبوب ہمیشہ بالذات امور قارۃ الذات ہو بھے جنا بچہ ظاہر ہے اور ظاہر نہیں **تونہوں** اوالفياح كي تحصرون عي نهين مرتجه شك نهين كها دادة معني مُركور مين حيات ب اور دسهي جاراكميا نقصان اگراسك مدم نبوت من جارا كيرنقصان بوتاتو اخشاء التراسكو تيضيل تمام ذكركرت مرجارا طلب ببرطال أابث مصامين كسيو كنوايش كلام بن نهين كالاده وهم بع حيات مصورتهين اورايان بظلم والحددة كم رنهبين صمول علم كيك بالضرور كلم واراده اورعم واراده كيلئة **با**لضرور حيات **جابية وجضرورت مجيم كا** اس منظ كرجس كا إمان في بوكا أكى حيات البي ذاتى بوكى اوجه كاريان بالعرض بوكا أس كي حيات بلي بالعرض **بوكى ممراوجوه** خركوره معدن دونون كايكهاي بوكاينين موسكة اكدالية تض كاحس كى حيات وايمنان دونون عرضي مون حيات كهين اورسة أع اورايمان كهين اورسة آعة اسلنكالها ن حال صرب توت الميدوية علیدارادیہ براورظاہرہ کہ یہ دولون رکن حیات کے بین یہیں مرسکتاکہ حیات ہوا دیدونون بهول مايدمون اورحيات مهوجنا فيظاهر معترج بيان بنين اسلة بشهادت أيدكر ميالني اولى يين من نفسهم حات مومنين أيج وي من ايك صفت وضي معنى بالعرض موكى جركا موصوف بالغات

بحرتقار يكذشة نفر مقدس سروانف صلعم بوكاا ورياين لحاظ كصفات اتيه قابل انفكاك نبين بوتيان صفات وغديه قابل زوال ببوتي بين اس بالسه كا قائل بونا يريكا كنفس مقدس نبوي نعم اورحيات بين دائمی ہے مکن نہیں کہ آپ کی حیات زائل ہوجائے اورحیات مومنین وضی ہے زائل ہو کتی ہے اس کئے ارضیحقیقت بن سفات ہی نہیں ہوتین موصوت کے دمدفقط ہمت اتصاف اگ جاتی ہے وبمغلط كالريح كميالم شههادت من متهم كرديتاب ورنه حقيقت من مالك صفات عرضيه وصوت بالذات ہوتاہے صفات عوضیہ اسکے آٹارمین سے ہوتی ہیں اوراس لئے ہم کہ سکتے ہیں کہ یا مت اورام مس سے نفنل اور خیر ہوا سائے کہ آٹار تا بع مو ترم ہوتے ہیں خفل مؤٹر کے آٹار بھی خفل ہونگے اور اون مؤثر موننين امت محدي معلمي وأثار روح اقدس سرورعالم صلعمين سي بن او نبيون ي مستح موننين مبت رکھتے ہیں جنبت كرحضرت سرور عالم صلح كواپنى امت كى ارواح كے ساتھ مال اعنى ارواح موزين مم كذشته آثارار داح انبيار سابقين عليهم السلام بين سوجيب رسول بشرفعم اورانبيا عليهم الأ مصفن بن السيري آپ مي امت اورونكي امت سے فضل رجنا نجر فودخلا وندكر يم مي ارشاد فر الماہے ئيرامته اخرجت الهناس تامرون بالمعروت الآية ا*دراس مورت مين مكن به ك*ر آية النبي اولي بالمونين *الفيس* النبی من کبی اور کوشنین مین کبی . . . . . . . الف لام استفراق کے لیکی یو یا اول مع طبیعت کے اوردوسے من ستغراق کے لئے اور میعنی ہون کے ہرنی اولے بالمؤنین ہوتاہے یا اہمیت نبوت کا مقين يوكاولى بالمونين مواسوق المونين عفطاس است كونين ماد نو تك بكا كليك موم ون كوعام بوكا اورسياق وسياق مي كيرا تعيم كے خالف نہين اسلے كي مقصود بالذات اولويت نبوى صلعم بببت ارور امت محدى معم بيسوميك يه بات آيت النبي الخ كے تفسير خصير موضي ماصل ہے ویسے ہی بلکہ سے شی زائم اسکے کلید ہونے مین عال ہے گرظ ہر ہے ہے کہ الف لام دونون لفظونمین جبدك في بصاورمراديب كم فرالبى اولى ببولام ومنين الفيهم كين اس بات ساورانسيار كولوت نبستان مامت مے اگر نامت بہیں ہوتی تو باطل بی نہیں ہوتی بلکٹا بت ہی ہوتی ہوا تنافر ق بوکر دورت

آب بات ستغراق ادرونکی اولویت بدلالت مطابقیه تا بت بهوجا میگی اور نصوص مرد کی اور درصورت عهد منصو**م تو بردگ** بريطيرة قياس ثابت بهو كى اس كے كمبلغاء وقفى ادا گرموضوع كوكى وصف عنوانى سے تعبير كرتے بين تواہل فيم أم وصعف كوعلت محمول بمجتة بين مثلاً الركو في تفس كميه بذا نشجاع بزم الجند تولا جرم ابل فهم كے نز ديك صف أجاعة الشكرم فن بوكا اسك استم كاقضياً رجه بادى لنظرين تخصيه بوتلب بربوجه مذكور كليد كم عموم ہے انغرض ذوق سلیم ہو تو بون علوم ہوتا لو رخل براور مرنبی کواین الت بو صرت سرور عالم صلح كوابني امت ساقدا وراسيوم سيخصيص انبيا، ما تھ کی گئی ہے اور اس بنا پر یون کہر سکتے ہیں کہموا فق تفاوت مدارج انبيار عليهم السلام مراتب مم محى متفادت بين يسخ جيسة فتاب اور قمريين فرق ب اور أيح أزاراعني نا ہی تفاوت ہے ایسے بی جسقد *رمرا تب* نبیار مین باہم تفاوت ہوگا اتنا ہ*ی ا*م ت كے بنی فضل ارسلیر خاتم البعیم الممت كونؤ دخداو ندكر عسن خيم مته فرمايا اوركيون نه فرمائ اس ام سيدالاولدونالآخرين عليه عليه وعلى المضاصلوات المسليون كمات ليماث للمسلمين بجريبات كي وكر خيال الامن يه بات كرحفرت نوح طليب المام اورحفرت ابرايهم اورحفرت موسى اورحفرت واو دا ورهنرت عليما اورحضرت بصل لابنياء والمرسلين لعم بى كيون بى موت اور أيح التي المتعاتبي التي المركب ہوئے عالم برعکس کیون ہوا ملیون مین سے کوئی بنی مروجا ما اورا ببیاء مذکورین ملیم السلام مجی استی ليكن أباجي طرح كاشمس في نصف النهار روش بوكياكر يونهين موناجا مينة تصااكراس ترتيب كم مخالف موتا و مخالف عقل مَدَ امُو تَراور واسطه في العرون اورعلت قابل اقتدار انثر اورعارض اورُعلول بنهين **بال ا**ثرار طايض اور حلول قابل قنداء مؤثراورواسط في العرض وعلت بين بكدية ترتيب صروري اوروه ترتيب محال مجم اوطاس من سے یہ بی کل آیاکہ نبوت بر یہی ہے کبی نہیں اورا سے کیامعنی ہیں اس کے کہ واسطہ فیام اود كوثر اورعلت اور منشأ دانتراع بهونا واسطه في إحروض اور كوثرا ورعلت اورمنشاء انترزاع كم اختيادين بين ہوتا وجہ اس کی ظاہرہ ارادہ کے نیچ ال من نعال اختیار فیا فل بین اور جو چیزین بوسیل فعال نتیار ا من موتی بن جیسے درہم دینار مثلاً ممکوسی اور اختیاری بوجہ مواخلت افعال اختیاریہ مجتے بین ادر منقا

ذاتيهمز بيرومختار بندازقهما فعال بين بذافعال ختيارية عال بونى بين بلكيشل ذات معفات مذكوريجي فداداد بروتے بین دیکھتے اتماع والصار جوازم افعال این افتیاری این . . . . . گرخودسمع ولص اختیاری جہین عطاء غدائے واسب لعطایا ہین ورشا ندسے مادر زادا ور بہرے مادر زاد عمع واصبحال كرلياكرية اورخلا بهرسه كيعليت وعلوليت ومؤثريت وافريت اوروساطت عروشي اويخا يغيب فشائيت انتزاع اورانتر عيبت لوازم مراتب مخلوتيه سي بن الدلوازم مخلوتيه مخلوقات كاهنيار من نبين لدنير كوئي ا بنے مب الخواد مراتب جلیلہ وجمیلہ علی کرلیا کرا الجلاس رندکورہ صفات دانیہ مین سے بن اعد شائع محض بقدرت أتبئ تحض عين بروني بين بروصوف وصاف مذكور كوامين تجير فل فبين جيسا أخاب كو منوزعني فاعل تنويرا ورمصدر شعاع بناديا اورزين كو شلاقابل تنوير اور شعاع كومعياده آنش كو محرق وويصدر حرارت اورجوب كومثلاً قابل حتراق اورحرارت كوصادر بنايا ايسيهي انبياء كومصدرات مؤمنين اورارواح كوصاد ربناديانه انبياسف بزور بازوييرتبه فلل كيانه مؤنين بوج كالمل ستعجوم ره كيئ مكراس مرتبه من اورنبوت من عيراييا فرق ب بين عقاق وزارت اورسيد سالاري اورتجاعت بين والمن المناون وستواسى منشائيت ووصدرت مزكوه كانام بالرامنعداد كوفعليت الزم نبين درن برعاقل وزيراور برشجاع سيالادا وربرجوب خشك موختدا وربرجم كثيف منورجواكرتا اور وجراكي يب فعليت تصاف قوابل يقاع اورا فاضه فاعل برموقوت ب قابل كافتيارين نهين جناني امثله مذكور مصواضح مياس ك تقرعهده نبوت مي مش منايت اورمصدري مركور افتيار انبياء ين نبو كا بالجله استعداد نبوت اورفعليت ببوت ونون دادخلاوندي مين كسب كواس مين وخل مهين ورميبين سصابوت روحاني حفرت حبيب رباني عليالف الف صلوة وسلام بنسبت أروع توثين ت محدى ملعم نابت بوكئي اس كئے كھيقت الوت وساطت ايجاد ہے اتنى والدهبمانى سلسلا يجاد مي واسطدوجود ولدموتاب سواي بى ارواح انبياً إخصوصًا سرورانام عليه وليم المعلوة والسلام آلاالكلام واسطروجودارواح اعم بين كيوكرانبياع ضوعا صرت سدالموجودا مصلع سب تحريد متفادا نترزع ارواح مؤنيل مت بوت بين الدارواح موسين أمت أمحيح من خوانتواعيات فخ الين اوظا برسيه كد والدين جهاني كووجود ولدمن اتناد فل بنين جننا مشارا نتراع كو وجودا نتراعيات 

نہ ہایپ حصرمت عیلی کے والد کوئی مذتھا بھر بعد دجو دبقارا ولاد کے لئے بقار والدین ضروری نہیں اگر یا ب کاجیم فنا ہوجائے توا دلاد کا جیم فنا نہیں ہوجاتا ورمنشارا نتزاع کو بالصرورت حدوث وبقا انتزاعیات دونون مین خل ہے اور کھے دخل ہی کیسا کہ بے منتار انتزاع نہ حدومت انتز ، عیا ، ممكن ہے نہ بقارا ننزاعیاتِ متصور ہے علی ہزاالقیاس مؤثراور و اسطہ فی لعروض اور علت کو صد وبقار نادفزف اثر وعلول مركبيتي حاجت ب كرحاجت بيان تهبين اوركيون نهوييس مغهوماية مغهوم منتاءاننزاع ايكبي مصداق يرصادق أتق بين فرق اگرهي تواعتياري يحقيقي نبين جنائج الأفهم برروش بطلل رساليك سجيف والون كواس تسم ك فرقو بح بيان كى مجد ماجت بنين ورند مين بى قلم محسانا اور كاغذسياه كرتا- الغرض ملاخلت والدجيماني ادر ضرورت والدروحاني مين زمين و ا تسوان كا فرق بلم والدجهاني اكرب بهي توواسطه في كثبوت ب جومس اركان وجود حادث. حب تحقيقات گذشة خابرج ب اگروه موتله تو مجله موصولات آثار فاعل الى المفعول يا وا قعات مواقع وصول اثريوناب اور مظاما نتزاع اورعلت ا ورمؤثراور واسطه في العروه مصلى دجود مهوتا ب بالجاروالدروماني كوفود جنا بطلق اكبرك ما تدايك نوع كى مشابهت تامه ب جيب مكنات كو مین کیا بقارمین کیادجود باری کی ضرورت اور اسکی طرف **متیاج سے ایسے ہی انتز اعیافت می** ونمشا دانتزاع وغيراك عدوث وبقارين ضروري اس حكه سے اہل قبيم كوكىفىيت ارتباط حادث بالقديم كسيقد رمعلوم بوكئي بوكى وريه بي معلوم بوكيا موكاك حقوق والدر وحانى والدجماني كحقق تفدرزياده بين اوركيون نهون ولان آگر تولدجهاني ہے توبيهان حدوث روحاتي ہے ويان أكره افلت ب تويبان هرورت ب بعرب حقوق والدين جماني اسقدر بن كمعقوق والدين منجلاكبركبائر عمرا چنانج احاد مي مجير بخاري وسلم من صرح ب توحقوق والدروهاني كتنے اور عقوق والدر وحانی كيها ہو گابالجاجس قدر والدجيمانی مظهر خالقيت و مظ**ېرر بومبت ہے** اس سے زیادہ والدر معانی مظہر خالقیت و مظہر بوبیت ہے اسی کئے واذ افذ نامیثاق بنی ام لا تعبدون الاالتيرك راتحه وبالوالدين احسانًا فرمايا تواطيعوا الشرك ساتقراطيعواالرسول لكايو اس میں اور اس ویکھوکتنا قرق ہے اور کمقدر تفاوت ہے عیادت خدا وندی اور چیز ہے اور والدين اورچيزے احمان برنعل محن يا عطار من تصور نہين موتا وه ماحت مقصورتي ہے جوان

بهى مفصود سے كوئى اور تمرہ جوعبادت برتفن موجناب بارى كومطلوب بنين و ت كا نام ك عبادت كى حقيقت كبى اطاعت ب توبيهان اطاعت بذات فود مقص اوروالدين كحق مين اطاعت آله مقصودب اورظام رب كداكر كوفي متاجرى اجرت اليه كام يقد اجاره كيب جوكسي آله يلم وتون موتو آله مذكورت جركي ملك من دافل البين موجاماً اور در لوئی استحِفاق اس کوهال نہیں ہوتا جو اختام کام کے یا قبل شروع کام کے بلکھیں وقت کام کھتاج في كام نبو كالنقط ابن كام سه كام موكا الد مذكوراكرا جر فرت الدوه الدأس كاب نوط ہے گاا ورعلام ہے تو ملک موٹے رہیے گامتا جرکو دربارہ ملک بوج طلب کار مذکر کھے ہتھا تی نہیگا بالجله والدين تحق راحت بين اوراطاعت من جرآ له راحت بي محمة تعاق نبين اس الع امروالدين تے اوراطاعت فالی از راحت مین جزان تأکدنہیں فقط ہای*ن لحاظ ک* ورمرور يخلالا حاسب إطاعت فالجهلاداحت بمي مرودب استقرالدين أأغنى وقوى بون ورا ولا دكے ذميرج فرض نہين تواجازت كى **خاه مخواه صرورت نہين اور آية** اطبيعوا التدواطبيعوإ الربول من خود عطار التحقاق اطاعت بي سه رسول اكرم صلے الته عليه و الم كون ا فرمايا آب كى اطاعت ابنى اطاعت كلهرا ما الكيك لاالدالاالله محدر مول مشركوركن بنايابي كه وي اطاعت اولى الامركوعنايت مونى سواس من جاراكيا نقصال ب لارب اولى الامري وي الاطاعت بين مرميي رسول المترصليم كى اطاعت فداكى اطاعت صور وحرد رجرمن باليابي اولی الا مرکی اطاعت ربول صلعم کی اطاعت سے دوسرے درجین ہے مگرا تنافرق ہے کہ اطاعت عنون ب ا دراطاعت او الامراطاعت عنوان ب · اعنى اولى الإمرى اطاعت بحيثيت امر بالمعرون ونهى من للنكري اوراطاعت رسول بح ومرسل مرادب اوراولى الامرصون فاعلى امرفاعلى بذات خداطاعت كومعقني بعيدساد بذات خودا عت ومقتضى نبين الركوى تض كى ياي غلام بلور مذهبيد ولاي

خواتنتكار نقيادنهين جوعلت خطاب طيغوا بهوسكي بان نفهوم امر بالمعروف البة ت اولىالامرتواطاعت عنوانى مبوكى اوراطاعت ريبول طاء بخطاب ببوكا وربة معنون عي نبوتوي احکام فدا وندی کامکم او حکمت ہونا غلط ہوجائے گا اور بیر وہ بات ہے کے سب بین اول ایر سالہ انہی فراغت پائی ہے ملکے کا حکم کا حکم کہنا خود اسی بات پر دلالت کرتاہے کا س میں مجیرہ کھی اوريها واضح بمويحاب كمكم وهمت علم تسبت حقيقي كميه كوكهة بين جرمابين محكوم نلياو رحكيم جقيقي جنائجة كم معنى امرونهي أب برتفع جوتاب جنائجة كؤبي اوبر وامنح موجيكا سے اس صورت إ طائح مين اكرمعنون مجئ شاعنوان علت تمول نهو توعلم وتصديق قضيه مذكور منجاح كم وتكمت نهوقي اوري خطا لبطيعوا كيلئه موافق داعده حكمت كوكي وجرنهو كي بالجاقض الرسول مطاع من عنون محكوم عليقي ب اورظام برهي كمعنون رمول اس عكه يمجز روح مقدس سرورعا لمصلي للذعليه وسكم اورنهبن فعل الاسألفات مقدس معلم کے ساتھ متعلق ہو اسے کسی وصف کے ساتھ متعلق نہیں اورا بل فہم برروش رکا اطاعت ورنهبين كمطاع مطيع كحسائ منشارانتزاع موكيونك اس صورت مين ابين مطيع وطاع علاقه ذاتى ببوگا ورنه باعتبار ذات بطيع بهي مطلع مصتنعني بوگا تو پيراگراطاعت بروگي توشل طاعت كالا اطاعت وسفى موتى اوريسي وجمعلوم موتىب كرلفظ الرسول كرساته توطيعوا فرما يااوراولى الامركيات اطيعوانه بزيايا تاكة علوم رسب كإطافت رسول طاعت مستقلها وربالذات سبها وإطاعت ولالام بالتبع اور بالعزف اعني لوجه نيابت نبوييلعماو ليالامركومنصه مطاعيت عال بح باقي لعض مواقع من ويقظ الريول ك ساقه مجى لفط طبعوا بنين فرماياتو اسكى دووجه بن لايك تويك مرحيدا طاعت رسول بالذات يربااينهمه بالذات نهين كيو كه خود ذوات مكنه كالمحق اور وجو دبالذات بنهين بالعرض به اورموصوف بالعرض كے احكام موصوف بالزات كى طرف راج مواكرتے بن اس لئے آيكى اطاعت مى فدائى كى طرف إجبير محي عنى جوبانين مقتصائ ذات محرميلهم بين وه السامين مقضيات غدادندي من سعيمين

ئے ذات نبوی ملعم میں اوامرونواسی خدا دندی میں جیسے دوحاکم ہون ایک ايك دأئم ماتحت اور بجراك دونون كى رائے كسى مقدمه ميں تفق مواس فهورت مين طالب اومير هوكانبى لحاظ تعدد طالب كبحى اعتبادا تحاد مطلوب جهان انتبار تعدد طالب وبال بليعونينه وفهيونيو فرمايا جهان اعتبا راتحاد مطلوب، و بأن جليعوال تدور سوله فرمايا بالجما إطاعت اولى الامرسيكوني يدحدوك فحك اولى الإمركاعي منشارا نتراع موناوس صورت من لازم آباب اوريد سارا كارفانه بنابنا يا وعاها ليونك إس صورت بين أن كى حيات بعي ذاتى بموكى اوراحكام حيات ذاتى شل بقار كلح د فك إموال بعدم كبي لازم أيتن مح بلكيهي جلابد لحاظ تقرير فركور حيات نبوى صلعمك واتى موف اصرحيات لولى أوم عرضي وفيرد لالسكرتاب اسلفك منارواتيت حيات منائيت انتزاع يرتقي موافضل تعلي خشائي انتزاع نبوي فيمتم ورعدم منشائيت اولى الامربشهاوت تقرير مذكورا يذاطيعواالأرواطيعوالربول إولياليز ت آية البني اولى بالمومنين منفسهم ثابت بوكمي والحر مشرعلى ذلك موكيون بوكاوم نبوي ملعم بحترم بهواجيس محادم فداونري جبيرحدميث تكل ماكسجي الاان جي الشر كارمه أوكما قال ولالت واورون برخوام بومن ليسه بي ازول مطبرات ونني الشرعنين بوجه اختصاص نيوي لعم اورول اعطاء ہے ادر کسی بات من مفاہمت نوین جسی میدودہ کوفیال بال ہوجیے بوجه استوامي حداد مدى وش اعم صدمهٔ قيامت كبرے سے محفوظ رم يكا جانجه استثناء الامثا ين أسكود فل دكله ليسي جرداط برحرات مبيب المملع معدمة قيامت صغري إى فاساد ہوستے ملکہ زیر بروہ فاک بشمیادت اهادیت صحیرالم موجود بن جیسے خدا کاکوئی وارث نہیں نبوتا جلبة كوكرهم اى رسول الترصلعم كابى كوئى دارث

من ملك نبوى لوجه منشا يركس مذكورة شل طك خدا وندى صل يموكى اورطك مؤنين يومستع اموال مجال المن منك متعادم وكى اس التي كيموسوف بالعرض كدا حكام واوصاف موصوف بالذات كدا وكام واوجدا فن بواكرة بين اورموصوف بالعرض كيحق مين الكاانتساب ازقبيل مجازواستعاره بوتاب المجدحب طك مومنين ابن اموال مين طك متداريوني طك مها في وي توايي اموال من ماك ملى بونيك ليامعني يه بات جب بى متصور بى كى طك مؤمنين بم ساك طك نبوى معلىم بواس لي كه طاك مورث و لَمَ وارت مِن تصاوب اس ك دونون كا اجتلع مكن نبين اورتصا دكولازم سي كه دونون مضاد بابهم بجوزان بؤن ورنداجتماع فازم أتسئ كاكيونكة بيان احتدادين هاريج متفاولته ببواكرتي بين توجيقا ایک نندمین مراتب ہونے اُستے ہی عند اُن میں ہی ہونے شلا حرارت مے مراتب اگر تفاوت ہی أ تومرود وكي مراتب بي الميقدر متفاوت بين مربي حرارت مطلقه برودت مطلقه كم مضاد معايس ا الى أسكا بربر رتبه اين اف مقابل كم رتبه كامضاد ب على الاطلاق كيف الفق تضاد بنين ورديد برودمت وبالكا تنون ادركرم بانون بنبت حرارت نارجنم وجميم دوزخ موجود وسلمي بركز منبوتي كون كبديكا كدحوارت أتش جنم وجيم دوزخ بمنك حوارت آتش دنيا وي دورآب كرم حام ناچاركمي مشي كا افراد كرتا بزيگاس بن طبقدر وجود موكا اسيقدر كاعدم لازم آنيگا اور درصورت مجود ونسوع ايك فندك ارتفاع كود وسرس كا وجو دلازم سے لاجرم بقدر مذكور مرووت ہوگی سويد برو ٱتش دنياد آب گرم دنيا جس كا بناچاري تسايم كرنا پڙا گرجي آ تش **وآب مُركور كي ضد نبين** ورنه اجتماع ممكن نهوتا اسكے بعدجون وجرا كرنى اوراك احتمالون كابىيداكرنا جو بدي**بى البطلان موكت ب**ي ہے جوبطالت شعار و باطل سند ہین بالجلاملاک متعددہ بنربہت اشیار ملوکہ ماہم مضاویر ے میں بوجہ مذکور بالاتفاوت موجود ہے ہماری ملک ہے۔ ب*ک ملک خد*اوندی نہیں درمنہ اجتلع مكن تعاعالا كربنهادت آية كريميه ولتنرما في الهموات وما في الا**رض اور عدميث شريف ان لثو** ه اخذوله مأتطى اشيار ملوكة عباد من ملك عباد اور ملك خالق جوا دمجتمع **بين اوركيو تكرنبون مل** طائع فيقى اور ذاتى ب اور ملك مباد طاك مجازى اورع منى يواور موصوف بالعرض اورموصوف الذا اوصاف ومنيه موصوف بالزن من شركيب أوت إن جنائجه مكر رمدكر رروش موجكا الحواديم بالفيم اس بات كا فركور يوياً چكار واسعورت ين لازم بوكرجيد مك نبوى تنازم مك خداوندى في مكت مين

ستدم ملك نبوى موكيونكه جيب وجود حضرت وابب الوجود منشادا نتراع روج جبيب محمود معملعم عالي ، مى دوح مقدس حضرت صبيب، قدس منشار انتر اع ارواح مؤننين ہے و پان اگر مشامينت مذكور آ مكيت ذاتيه تعاتويهان عي منشائيت مذكوره موجب ملك ذاتي بوگ واموال موسنين جس قدر ملوك وسين ابنائ سے بڑھ کرملوک عبیب لعالمین ہونگے بالجلہ ملک نبوی معمضاد ملک مونین نہین مك بونين قائم مقام ملك نبوى معم جواس صورت بين بالفرض التقديرا أكه فك نبوى صلعم زاك بي موجا تويهكن بهين كه طك مومنين أسطح قائم مقام موجائ باتى ريا احتال عدوث طك جديد توسيم كه فك نبوي يم باقي ما ذاك بوجائية مثل بهيدويهيع وشراء واجاره نبوي ملعم اشار ملوكه نبوي ملعم من خمال هدوث فك جديد على كمرورت ملك جديدهم اختياري موناب جيس سبع وشرارمين موناب يجعل ارى وورمه رست بقاء ملك نبوي ملعم توانظراري ب نداختياري عدم ملا ختياري توظامرے ندبیع ہے د شرارہے ندمیدہے ندوصیت ہے دہی ملک ضطراری اُسکے لئے زوال ملک جلبية مووه جون كى تون موجود ہے اور درصورت زوال ملك نبوى صلعم اگرچه ياحمال شبهادت دلائل مذكوره باطل موهدوت ملك ورفدين ترجيح ملامر ججسيه كيونكه آب كاكو بى قائم مقام توموسي تهين سكتاجو بونبرقرابت دارتون كوترجيج أد ورمذتساوي وجرملك نبوي لعمرو ملك إقارب نبوي لعم يخط ئومنين بن لازم آسے بالحاد مقوق فداو تدی دہتو ق مسط غوجی معین اگرچه اتنا فر**ق ہے عبتنا <u>و اجب</u>** ومكن مين مكر توليخي تشابه على سيئه اوروب أسكى منشائيت ستهدا عني جيسے فدا و تدكريم بشبها دست يحل قرب ية من حبل لوريد منشارا نتراع مكنات بين السلفك آية كو بوجه خطاب هام انسان كي شان بين نا**زل مو تي** وبرفكم عام بيد جناني رظاهرس ايسي يرسول الترصلهم مبنها دستالتي اولى بالمومنين وكفسهم الخ مناء انتزاع ارواح مؤسين بين أس كئے حقوق فردى حقوق والدين حباني سيبمدا رج زياده للوم جوتلهي كدحرست ازواج مطهرات حرمت منكوح والدحباني سيمتعان مضاعف أوكى جنانج أيتروما كان تكمان توذوارسول المترولاات كواازداجه من جده البرأان والم كان عندالمنظيما كوأيته ولاتنكخواما ثلح أبام كممن النسارالاما قدملف اندكان فاحشة ومفتاس مقالبه كريف اس بات كي تصديق فلاسك كلام ين بمى تكلتى بيد ماكان لكم ست صاف ئدم استحقاق دوانتفارم وجب جلستا ويدم سبب ليان بوم سے فلہور قبح اور تھے ذاتی اور قطع طمع كيطونے شارہ ہا اور لائتحواسے فقط ما نعت تكلتی ہج بيس

باستبار تبحك دونون احمال بين إوربا متباكيفيت خاظا هرب مذ ظهوري اسليم مقدر قطع طمع جي وخضمت بجزكبائركے اورگنامون مين تصور نوين بحر عظيلكے ساتھ عندا مشر فرمايا بيدا و يجي اس گناہ اکبرت پرولانت کرتاب معنی اورکبائراً کرکیا تر بین تو با متبارعبا دکبائر بین خدای رحمت مے م حقيقت متين اوريهان خودخدا وندكريم بيءس كوظيم مجبتاب بااينهمه درباره ممانعت بجلح منكوحا والد جمانی المکہنا اور بہان ان ذاکم فرما نا اور جی بات کو جر اے دیتا ہے ضمیرین بوجہ غیبت ایک فوع کی توہن کلتی ہے اور اسم اشارہ میں بوج حضور مزیر خصاص میکنا ہے جس سے فواہی تخواہی ظمیت ہو مداہے بمراسم اشار دلجئ كون نيكم جسرمن بوجر كحوق كإن خطاب اوروه هي خطاب جمع تنبيراوروه هي تنبيه عام فليان بن علاوه برين مائن آبار كم كااز واجهك ساقه مقابله كيا تواُوْر يجي ايك قرق جليل نظر آياده يه بح فعل ہے جوحدوث وتحدد بر ولالت كرما ہے جس سے احمال زوال صفت منكوحيت ہوميدہ بهب دوام وثبوت برولالت كرتابي اسيرببت نكح نسبت فعل الي سے عدوت اور مجی نظاہر ہوگیا! وراحنا فت از واج الے الفاعل نہیں جوظہ کو صدوث جهاجاب ان سبع بعد لفظ من بعده ابراكا ومت از واج مطهرات من طرهانا، وورمت مكوماً الاب من فقط لا علموا المحيمة باركم يراكتفا فرما نا المع على كے نزديك اتنابرًا فرق ہے كر او چھنے كى حاج بنين كيونكر لفط من بعده ابدا أس فإنب مثيرب كدموجب نتقا وعلت محلح ابتدار مقارفت نبوي در وفات نبوی صلعمے سے انتہا ابدیک موجودہ اورقضیہ صرحہ ما کان لکم النج باعنبار تقادیم زمانی کلیمیں اورلاتكوات جوحوث بالانتزام ابت أوتى بتووه باعتبارتفا ديرزانيه نظابظا برمفاد تضييعهاب فرائین که دلانت التزامی اوراس اہمال پر اس دامان برا مر بروجا میں کے جو خود توسطابقي موا درمزلول كلي موجراس مرلول من اوراس مرلول من زمين و آسمان كا فرق مي موهلاوه برین بیظاہرے کر اینکوا مانکو آبار کم من مطابقة توضط نبی ثابت ہوتی سے اور الترائم حرمت احتی ت البت موتىب حبكوات إل الله كتي اورماكان كم ان توفعا رسول المتواركي من براالت مطابقي توانتفار وتب علت ب اور مدلالت الترامي تبوت حرم اورظام ب كديد متدال لى ب جبكى فوقيت الدلال الى كانسبت ظاهر وبابر ب عوض حصت

سکوحات الاب مین نفع تابی سے وضع مقدم کو ثابت کرنے بین اور حرست از واج مطبرات من معمقا سے وضع تالی کا اتبات کیا ہے محرمتکومات الاب بین المت نبی محل آبارہ جو باليقين بعطلاق يا وفات زائل مرجاتاب اسك سوارا بناءاورى مرادم اورونكو كاح علال ب اداى كالصيف واحنى بميركميات اورا زواج مفلمرات مين علت نتغاء حلت بحلح فقط زوحبت رسول انفرصلع بسيكيي زمائه برولالت نهين كرتى اورحب كسى زمانه بردلالت تكريكي توتقييد زماني ما محاظمين وفي المحوظ في موكى اس صورت مين بدانسام موكاكرسلب زماني كواس تك رسائي زموكي جومويم علت محلويوفياق مهاميت وقيق ہے والحد ملتزالذي افہمني اسمين اور وجه تغرير دوام وثبوت صفت زوجيت وعدم د وام منكوحيت وتبوت منكوحات الاب مين هرحنإ بظاهر كيجه فرق نهين تكرغور ليح توميت فرق بح تقرم اول میں بالذات عدم سابق مین محت بقی اور بالالترزم عدم لاحق کی طرف ومن جاما **خااور میا<sup>ل ا</sup>لذا** عدم لاحق من كفتگوسه أورعدم سابق سے تج يحث ہى تبين بريان بمرصفت الوت آبار مبانى حبندان بنی نہیں مِوتی احمال زنابھی ہوتاہے اور كى كنجائش *ېئېين بالجله دونون آيتون مين غور ڪيچئے ت*و مايين *المومنين اوريول التنوسلعم فرق زرن* عان كانظراً تاہے بكئمشل آيتر النبي او ني بالمونين اوراً بتراطيعواالنرواطيعواالرسول أور آيترها فالنائكم الن تو ذوارسول الترالخ بحيى دوم حيات بر دلالت كرتي ہے صورت ُ مكى يہ ہے كيمب ميالنا بالا *لفظمن لبعده ابدات ببر*بات بكلتى س*بك و*فات نبوي مع مص*ليكرابد تك علت اباحت محلح مِثَقَى* اورظا ہرہے کہ وہ خاوی صالی کی بلح انغیرہ اور خلو ند کور کا انتفاع بے بقار بکام مصورتہیں ہو مجم النص بقارحيات الى الابدمير ولالت كرتاب جناني ظاهرب مكرلاتنكواما بح آبار كم الخيس كوئي تعظ السانهين جوانتفارماده حلت يرولالت كرب بلكه نفظ فاحشداس طرف مثيرب كداج جربيح ہے پہنین کی محل قابل خالی نہیں غرص انتفار واسطہ فی انعروش اور انتفار محل قابل سے، تو وجود علاق موجاتاب اوروجودموانع سے محال بنین ہوجاتا جو بہان بھی عدم جواز بحل سے حیات برائندلل اكريه بوتوعيركتى كي والدكى منكوصركا نكاح كسي بي جائز نهوتاكيونكا حياركي منكوهات غيرطلقكسي لوملال نهين ببوتين بالبحله بمسه جابلون كالمجهرين تواتني وجوه فرق أتى بين باقى فداجا في إوركياكرا فرق وقيق دونون آيتون مي ملحوظ *بوشگے خيراب برسرمطلب* آيا ٻون ابوت روماني حضرت هبيت<sup>يا</sup> ني

MO بر لالست 7 ية انبي اولى بالمؤنين من أنسهم الزموافق تقرير بالاروش موحكي مُريه بات باقي *يبي كدكلاريك* بي سوا سكاجواب اول تويدسي كيهين اس كرا جمية روش ہوگیا کہ بجز تیرہ درونون کے اورسی کو گنجائش کلام نہیں مگر کھی ہتطراداً اگر کھیواس باب مین ذکر کمیا ں گئے کہ امتناع من الانفیاد بھی بجزاحیا رمنصور منہین بال**جلہ** ن**غیاد مذکوراورا مثناع**م بابم متنساد بن ليكن جيب انقيا دفعل ختيارى ب ايسے ہى المناع مى فعل اختيارى سے عدم افعان ہد ئے کەھەبى سالىبەكے لئے وجود موھنوع كى ضرورت نہيں ہے کی کیا حاجت براحیارین دیجها تو بجز شاطیع و جالین اور کوئی تجھرمین بنیس **، تاکیمولد و منشارا نه** ارواح كفار ہوسكے تمرشاطين كو ديجھا تو ملائكيك مقابل با يا ملا كمه كى تعربيت مين توجنار لانعيسون النته ماامرتهم وبفيعلون ماليومرون فرمانے ہين ادرشياطين كي تعربين ميں بيارشا دہي و كا كېشىطان لر بیکفوراان دونون کاخلاصه وې انقیاد دامتناصها و پر قلیکې ایک چا سب اگر ملک په تو د و *مری میا* . ضیطان ہے تقابل انقیار والمناع کواس تقابل کے ساتھ ملائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ملا ککہ مے مقابلہ مین بجز شاطین اورشاطین کے مقابلہ من بجز ملائکہ اور کوئی تبین اس کئے کہ انقیاد اس کیفیت کے ساتھ کہ قلیے واجنے جانب مو بجز ملا مکد اوکسی من بنین اورا مناع سی فیست کے ساتھ کہ قلیمے باین جانب ہو بجزا طابق اور سی من نبین اس سے یون نہیں کہ سکتے کہ ملا تھی کے مقابلہ مین بجر شاطین کے اور بھی کوئی سے یا شیا کے مے مقابلہ میں بجز ملا گلہ اور چی کوئی ہے الغرض لوجہ تقابل تضا ومعلوم جو سب تقر **زیر مطور تا سبت ہوا یو ن علق** واح كفارم والعجرم لأكر نشاءانتر إعار واح مونيين بهون اور بداولوت نبو واح موسنين جاجي ثابت بهوئى قلط بهوجائ بس لئة ناچار بيح أكم بنا بليك كاكه نشاءانتزاع ارواح كفارشياطين توئمبين ممرع كدبعد شياطين قابل مصب فركوراگر بين تو دجال بين بان *اگرار واح كفار كانتراگی* مونا غلطموتا تويه بات علط مونى مرا سكوكيا كيج كرجي بوج تقابل ندكور شياطين كانشارا بتراع كفار علطم فالقمرا اليهي بوجة تقابل ابين موف كافركافرونكات مؤنين انتزاعي بهونا شرويب اس صورت مين الجرم غشام انترزاع ارواح كفاراست محدى ملم اكردقبال مؤور موجيكة مرامدى فيرون سي كان بجرب موقع بن ا

ساميا شها

ساقة لسبت تحتيبين أومضائقة نبيروا لسداكم تحقيقنا كحال لغرض جولز وركائك ويعلق وزاب ومعروض بوالمبنده فعاجا مياحقيقة الحال بحكيؤ كم كلام الندو حديث سالبك كولى إحداس إب من مجدينهي أني بي يات كفطال إلى ووكير يحليفا بماني س بات كومفضى بين كه كفار مين محلط بياني موورة تكيف الايطاق لازم آئ كه مخالف أيرا يجلف الدانساالا وسهابهو جائے دیکنے کی کلیف کی کوریکتے ہیں جی ملاج پوسنے کی کلیفای کوریکتے ہی جی ملکت ہو بے کوسننے کے کہنا ایسا ہے جیاکان سے دیارے طالمہ مغى لايكلف البدنغشاالا وسعباكيجي تجعد أتشيم ا الله ابيت اور وعت حقيقت مكلف بن بوي أي بدوليتول كي كليف مصورة ويماني يواتولاج مروك لنصلهم ي كلفيل موكار عن ورت مرتضيف منين كي كيادهم ورفعاد ع جال يريم يكانيك ميسوا كاجواب يرك لاديب وه اياني فارم موج وب عدمت كامولود ولدها فالمرة الفري اس كى موكيد ادرامقدوسك انتساب بين سول المتزلهم كي جانب كجد مرج عي نبين بلكه وجاعبث الرفضيون ويطمر زومكم بوجاتى ب يركفارس ماده ايماني الكفرك ساعد فلوط ب لفظ طبع وتنم اس بات كومعتضى بكايان شدل ين اوركفرأسكوميط سعلى بزلالقياس لفظ غشاوه ببي اسي جانب طيب كفار نوايان سي فالينين اس كدمياق ومباق مصفظام رسي كه باعث كفروكا فرى وه امور بين جنكوطيع وختم وعناده س تعيير فرمايك اورام معور من بالضرور ما تم عليه ايمان بوركاكيو كتشبيه كفر باخيار مركوراس بات كونفتفى ب كفرهي مي زكواي ما تواد جيسا أشاء مذكوره ابن ماحت كوساتر مواكرتي بين اوزظاهر ب كرير ف ابني بي مندكي ساتر موتي بي رتك سرة دينر مثلًا كيوب كم مفيدرنك كوساتر موتاب براس كي فوشيو وبدبوكا ساترنهبن بويا وجهاس كي میں پر کتف دہے تو باہم الوان میں ہے الوان اور روائح میں نہیں بان انتافرق ہے کیا کے ضددوسری كى ساترجىب بى بوقى ب جبكه ضرمتورى متوار داليد كے لئے صفت اصليد بويا بوجراز وم مثل صفت اليم مركي بهوورة مزيل صدر ابن بوكى ساترنبوكى سوباين نظرك شبهات مذكوره ستربر دلالت كرتي بن ازاله برلا منبين كرتے يون بچه من الك كرر يرده متورم والك ينبين كرزائل موجالات يابيع معددم بوتا ے اور خفط ابنین الفاظ پر کیاموقوف ہے آیہ ان الٹرلائیب الکافرن بی ای جانب خیرہے اگر خوق شرع ہو توست بشرط ووق فيم كيتس صاف بويدلب كدكا فرون كو دم كلت بين اور به نيازى س ورات بين 15.5

تمرمین مسے پوجیتا ہوں کے کا فرون کے وہمکانے کے وقت اگر کا فرون کے دلوان میں خدا کی محبت و پھی سے کیا صل بوفداو نزائیم کیم نے انکو اسطرح دہم کا یا اس لئے کہ بے نیازی کا صدمہ عاضی ما نبازی کا ند میں سلام بھی سی بریدر د مبغرض سے جس کو حضرت سے محبت ہو خدالفت بخر منا يون ارشاد فرائين كرجير تمي محبت نهين ميادل جهي نهين ملتا تواس كى طرف سے بجزا سكے اور كاہے كى بیرایه که ان الترلا بحب الکافرین کافرون کے دل مین حبت خدا و ندی ہوج یہ ارشادا پینے محل مرہو ورز علمت ومتانت فدا ويرى كونعوذ بالتربط الكتاب اورظام بك كمعبت بي مل ايمان ب جنانيم تقريرات مُذشّتاس باب مِن شاهر كافي بين اوهراً بَه فطرة التّرالتي فطرالناس عليهما اور **مدمث كل مولود** يولد على الفطرة اورواليك اوراتيين اورور ثين ارم غول كيمويرا ورصدق ون ان سي صاف ظامرت كالسل فطرت اورمقتضائ جبلت بن آدم ايمان بي ب ورنه فطرت اورفَّظ ريح معنى كوكها تنك بناييكا اگر ذوق فہم ہے تو برالفاظ صاف مدا ن ایون کہتے ہین کہ ایمان لوازم ما ہیت انسانی مین سے ہے کیونک لوازم وجود اوراوصاف مفارقه حب بحقيق دير بينه او صاف عرضيه فارجيه ب**رواكرتے إين جنكاندوال عرص** بقامونا بيبعني بونانهو نابرابزكن سي بعرفطرت اورفكر فرباتاكيو تكرضيح بوسكتاب يه الفاظ تواس جانب منبر بين كه بيرين طبعي اوفلقي بات مي سويد بات جب بي متصوري كرالذه سیت انہین لوازم اوراوصات کا نام ہے جو بوجہ فلقت الازم اسے ہون بالجملیا **یمان لوازم ایمیت** انسانی مین سے ہے گرفشا وہ کفر نورایمان کو اس طح ساتر ہوگیاہے جیسے ہ فتاب **کو جاب یا آگ کو** را كه دبائي موسي موتى ب مرآية لنبلوا خباركم اورآية ليبلوكم اليم احن علاس توصافيه بات معلوم موتى بكايمان وكفرونقوى وفسوق سب اوصاف متضاده قديمي جيزبن ون اس الناكه المجص مراعمل دریانت کرتے بین سوا کی کل دوالین بین سعاوت و شقاوت س مین ایران و کفرونقوی ونموق سنباخل بين وض ديمان وتقوى وغيرما الجهيمل صادر مهوت وين اوركفرونس سيميع اوامتحان كے بعد ج چیزمعلوم ہوتی ہے وہ ایک فیمستور و مفنی ہوتی ہے جوظا ہر ہوجاتی ہے بوجامتحال بيدا نبين موجاتى طالب علمون كاسحان بوتاب توبوسيا امتحان ستعداد محفى ظامر مرجواتى ستعل متحان كى وجرس بىدانىين بوجاتى على بزاالقياس سونے جاندى كوچكو فى برلكاتے بين توكسو فى برلكا

م الما الما المريمونا جوا كصصف قديمي بكر عين عمداق حفيقت ب ظاهر بهوباناب كوني بريَّات سے سونا چاندی ہیلانہیں ہو جاتا چنانچظا ہرہے اور میٹی جائے مٹی دیتقبل جیصدر کفرسے شنق ہیں ارکیزی الشرمين كفاركي شان مين وارد بين جيسے كفرومكفرون مثلًا اور نيز توارد و نعاقب كفر دايمان جوسكرون جگه مشبهود بهواہے اور نیز جلی ضلوا و فہلوا اور حملہ فابواہ ٹیہو دا نداو ٹیکھترانہ او بجت ندا و کما قال اس پات پر شاہد ے کے کفرامر طرحنی حادث ہے ان دونو ای ضمو اون میں گو بطا ہر تعارض نظر آئے برایل نہم جانے ہیں کہ درجہ مكات وقوى مص بالقوه كهت بين اور درج فعليات من بالفعل كهني بالممتقائر بين كواول ووسرت کے لئے علمت ہوکیونکولمت وعلول ہونامقتصنی تغائرہ ندمنافی پیران من سے اول سابق ہے اور دوم لاحق سے سویہ توہبو منہین سکتاکہ ثانی قدیم ہویا دیر مینہ ہواوراول عاد ف یا تجدد ہواگر فرق عدوث وقد م ومفارقبت وللازمت ببوتواول لازم ماهيت يالازم دجود بوگاا ورثاني عادث اورمتجد د مبوگاس صورت ير خواه مخواه به لازم آسے گاکہ یا وجود تصناد باہمی ایمان و کفر کائے کفر ملک ایمان کے ساتھ ایسی طرح مقرق ن ہو گاجیسے نورآتش کے ساتھ دودِ جراغ مثلاً جیسے دودِ جراغ ہے آتش اور قبل اتش مفسور نہیں ایسے ہی كفرهى يدايمان اورقبل بيان تصورنهين جنانجه ايمان كالازم مرتبئه ماجيت وفطرت وطبيت جوتا جوآيات واحادميث مثا واليهلت ثابت بوجكاب اسى جانب منيرب ككفراكر بوكاتولاجم بيلايمان موكا حبكا ما صداح مى ملازمت مع تقدم الايمان على الكفرى علاده برين ليا فقل عي اى جانب منيرب لكفرك ساتقدايمان وسي نسبت ركعتاب جودوو وجراغ وفيرمك ساتق شعلة جراغ وعيره نسبت ركهتاب اسلئه كرحقيقت كفرامتناع عن الانقياديها ورانتناع عن الشئه بعد القدرة على نشئ مصورب ورنامتناع بنين عجزب جناني ظامر بهاليكن جب يدفام رب أسك ساقد يدمى ظامر كو قددت على إشى من شئ تنابيعن لمقدورس وزمقد ورات اولأ وبالذات مواافعال كے اور کچه نہین باتی مفاعیا وہ بوسط افعال مقدور كمبلاتي مين بنات خود مقدور تهين إن بزات خوجعلوم بين ليكن برخل كمالتي ايك ملا ضروي جس بر مناط قدرت سے اس صورت مین کفر کی حقیقت المناع ی خعل الانقیاد ہوتی اورا متاع ی فعل الانقیاد کے لئے سب تقرير بالامكئة انقيادى ضرورت بوكى سووه مكذابيان بصاور سس مطازمت ندكود اورتقدم شادالب دونون تابت موست بين جنائج ماجت بيان نهين اب بي يربات كيدا الكفرانناع الانقياد كو كيت بن مر اسكملت وجود ملكانقياداول جلهيئ بريرتوفرمائية كدنشارانقيادادد لنعانفيادندكوركيا جزب وكذارض

له امتناع كاحال تومعلوم بي نهواكه ايك نعل وجودى اختيارى سي جو بغرض عدم بعض فعال اختيار ميقصود موتلب ممظ مراع كانعال افتياريه ك القراده وافتيا رضرورت اوريب ظاهر يويكا م اونيز ظاہر ہے کہ منشاء اراده واختیار محبت ہے سو فعل متناع کے لئے بھی کوئی مجمت ہی رج بوگی مگر محبت فی حدذانة ليكست واحدب سوية تضادوتنا فئ كفروايمان باعتبار المحقيقت توبيوي نهين سكتة كيوناوال بمحالبي محبت بمونهوفاج سيرتضادا يا بوكامو فاعل عنى حب كوديجيا تومس كي طرف توياحتال بوبي تنهين سكتا كيونكه فاعل حقيقى مسبقيق سابق ماروم اور ملك نعل تعدى لازم ذات فاعل بموتاسيت سويا عتبار فاعل اگرتصادب توباعتبار مست تضادلارم آئے جمكوبراون و اعلى بال تجمتاب لاجرم يى كہنا يركي با متبار محبوب تصناد و منافی می بالجار ابین ایمان و كفر تصادیم گرچه نکر حقیقت ایمان و كفرایك مجست س اورمحبتين باعتبار ذات منضاد نبين ورايسي باعتبار فاعل تولاجرم يرتصناد باعتبار منعول بوكاكيونا وال ذات مجت محقق محبت من اگرونل ب توانبين دوكو وظل بوليكن ظام رب كرمجت صفات حيات من سيري المنى مشارجبت فقط حيات به اسلة فاعل عبت أنى موهوف بالذات محبت كيلة مواحيا كادركوكي نبوكا اوريه بات ايمان وكفرد ونول من شترك بهاتو بالضرور فارق بين كمجبوبين كو في اوربوكا يعفر جد تفس حيات دونول حكم متنزك ب توبيمكن بي نهين كه باعتبار ذات حيات جوم الم مسيسة تفاوت محبوبكن ببيدا مو لنصع احرم سواحيات كونى اورسي وكاليكن امرزائدا كرامروجودى وفضاى بويامها ترجعن بوتويه ننی ہون کر تھ تھ مفعول مطلق میں سیامفعول بہمبرار قصل کے اورامور کو بھی دخل ہے حالا تکہ بیبات و فنی اثناره تقريات كذشته روش موي بوكر وجوى فعول طلق بين مبارفعل والفعول ببهواكر المهي بالكسيقدا كاا ضرورت مفعول بدى مى كنجائش الم والعاقل مكفيدالا شارة اورسواان دونون ك فاعل كي صرورت برواط ببلار نعلب يضحفن مبلانعل في فاعل تصور بهين جنائجر يادة وراج تيقت فاعل مبدا رفعل كواس لعركى تىلىم يىن كىچەدقت نېيىن انشارالىلىد درىد بزات مود كېدىنىرورىت نېيىن جىپ يە ما**ت تىقتى بومۇلى توپىر**گذار<del>ش يىرا</del> بنه بغليت افعال متعديه كواكر نبرات خود صرورت سيئة توقال اورمبدأ فعل اومفعول مطلق كي صرورت ہے کینے کا فعال متعدیا مواضا فیہ ہوتے ہیں اور ہاضا فت کے تحقق کے لئے ایک مضاف ایک مضاف ا ايك مبلا واضافت كي ضرورت عنى مبلاد أتقاق محول كي ضرورت ب بواحد لمضافين بواكرتاب ميورت ين اكرامور وجود سيفار عبيه كوتعيين وتخيص معول علاق عبت مين منرورت موتولان مسي كم يضافت الصافعة

سے دالی سیسکداورا ضافیون تو تین بی امری متلع بن اور ایشافت چار دکن کی فواستگارہے باقی آلات ، ويشر الكطرا «رسفع موار نع كواعنها فنت مين كهين ونس يوتا ہے تو ان كى عاطلت سے زيا دتى علے الثلا فد **لاز •** بنهين أتى كيهو نكه ألات اورشارتط وغيره موصاايت مبدا بغل الي الفول بوت بين عطيات وجود عن منهاج تعطى وجود فقط واسطه في التروض موتاب جوفا علقي يح جينا ني بجيث وسائط من بسكي تيتق سے فوافعت بوتيكى ب أورطى وتودعو الطلق فقط مبدا فعل فاعل بوتا بحربانياس كي تفيع عن كما حقد بوهلي جا ورالماس كمبلا ومحبت فقط حيات ب ورندبيت سي بيت بوتوكوني لازم ابيت حيات جومكوادا دها كجهاور كمية غرض کی مجمد بھی قرار و تعی اویر گذر حکی ہے اس صورت میں بناچاری میں کہنا پڑ کیا کہ کئی امر عدمی ہے سويدمورعدميذ بجز صدودا دركون بيعفي دبي عدود فاصله مزكودا ورميا كاسطود موتمي جوفال ميال جيد والعدم موتى بين ينعفدو حيالون من الركوئي إنساامرفارق وجس سنزياد في حيات على الحيات الازم شائع توبيه عدود مذكوره بين سواتنا فرق كرمحبو مختلف بالنجيع بلكر متضاد جوجاوين بجزاس كيمنصونيين كا دونون بكلين بابهم مختلف بالنوع مون سويه بات خواص فسول نوعيدمين سب اسلة كجافي الأ نوعيت أنيرموقوت بواتو برات خودب افتران امر فالت مختف بالنوع موتك ورندوجود بالعرض بي وجود بالذات لازم آيكا اوريه بات باين نظرموج ب كرفبت كمين نظباق بن كالمجوب كالمحب الساسرورب مبياعم من تطابق صورت ماصلاوردى صورت عروب جناني بحث عجب من يات روش ہونیکی ہے سو با منبارنفس محبت دمحباعنی مصداق حیات تواخلات انطبیاق بحد کیا خیلات **نوعی ہوما و** تصورنهين بال باعتبار فصول لاحقائبته اختلات مشارالية تعبير سيساس كي بالضروا وتلاف وتصاه مجوبات! يمان وكفراخ لاف بهياكل *بطرت ماج بوگاه دعدو*د فا**صله فركوره برنا راخ لات نزكر موقعي مُرَكابِرَا** كهبياكل ندكوره أكزسقد ولختلات كي علت موجحي توحب بي بونكي كفود بابم متصاومون وصاف متصاوه ليرمل میں تحبتے نہین ہوسکتے اس کے صرورہے کہ جوصد حیات معروض بیکل کیانی ڈو حدیم وض بیکل کفرنہوگا سو كفِارْتُكُولِسَارِمِين بوهِ إجتماع كغروايمان مِنجِيء شبات ابجى فراغت بانى ہے لاجرم جا صوفجمع دو حصر فيات مناج مونك اوراس مبسه برايك كاسعدا في منشار ومولد عبدا بهوكاسوباين جركة حديمات عروصة بهل يماني منحط مؤنين ہے كايمان كيلئے اتنى ہى بات كافى ہے الحيات ہواورانفياد بالذات أسكے لئے بعى معدل مى دات بابركات مضرت سروركا مناسيهم بوكى ورزعوم إبنى ولى الخ فلطبوم اليكا باتى بإصدحيات معروض كاكفلاج

ى اورىيىمى ئەستايا توڭ گرىترائن مذكورە يون عنوم ہوتاہ كەنىعدن ھىدىن كوروج دجالى ہواو بجز كفراور أيدنهوشا ئبرفعليت ايمان تك عبى مرتبه ذات من نهوجنا نجرجمله تضميذاها دميث صحيحه مكتوك أ كأفركم اسكامو يرجي ہے اپني اس مين اس جانب شارات كي تين فرين فرد كا ال يح باطن من توجي كفاريا نقش كفر بوتا ب اس كے ظاہر تك أسكا اثراً گياہے ؟ في جود ملك ايماني حسب قرار داد سابق منتور اس ايج كالعج فابت بحواب كدكفرب ملك المياني متصور منهين حنانجة عموم خطاب يما افي تكليف ايماني عبي أي جانب منيرت مراسوقت بايسام وكاجيركي ناقص غن كع جراغ كوكل كرويجة اورأس من سام مي هودي ناريت امراتش سے جوفتیلین باقی ہے دہوان ہی دہوات اُٹھتا ہے اور دوشی کا نام بھی نہیں ہوتا اور سوا استك اوركف مين بالاسئ ملكامياني فلددر حبضايت بجي بوتو كيطعبيد نبين مكرنان اسفد وفعليت انقياده فوهبه تذلل جونومة تسليم عميع احكام بهنج ننهو وريذ كفرن وكالياب موكا بالجله يجات من النار توحب يتعتق كفليت انقياد وتذلل بعيد مركور مواوراي كوصطلاح شرجين بيان كيف لك بين اوراس مسكم وتوندايمان عظلم شرع بحاور منجات من النار تصورب التخفيف عذاب جيب بعض كفار كم لئة موفود ب يابي اسلام ان اعمال كامقبول بوناجوز مانسابقه من تبقاصلت تعليت ناقصد كيَّ مُعْ تصح بيسي المت علم ماسلفت من خيرس هي معلم بومًا ب البنه إس فعليت نا قصه مع بي مقدور ب والنثر علم بحقيقة الحال م قرائن ملكود اميرشا بدين كداكرب تو دخال الوالكفاسي اوراس كو ملا كفراعني مصد مذكور ك ساقده بي وجور سول المسلم كوار واح مومنين اورصص الياني مندر بهار واح كفارك سأقدب معيذا جيسه روال للح كى أمدآ مراورلباً رتين البيارسالقين سيمنقول بين ايسيهي انداز دقبال موعود فبي ببيشه سيمتقول يوا ہے اس حسائیے جیسے ربول معملعم نبی الا نبیار ہیں جنانچہ آیہ واذ اخذ نامیناق النبیین لما آئیسکم من لمتأتم بأوكم ربول مصدق لماسعكم لتومنن ويتنصرنه الخ اببرا والساب اوراسيوت انبيارا نربوك ليسهي وجال موعود مي وجال الدجالين بوكا باقى رياية بدار صورت من مناس غود حضرت سرورعالم صلعمك بالمصت مقتول بوتاكيونك اضدادرا فع اضداد بواكية بين مواس صورت ضررمقابل وجال آب تح نه صرت علي علياللام سواسكا جواب يه ب كرتفنا دايمان وكفرمسلم بي اضداد كشراكم التب بن برم تركيف ما تفق دوس فندكير برمراتب كامضاد بنهين بواكرتا مودجال ي واتب موجوده كفرين مب مين بالاب برمقابل مرتبه فحد مي لعم منهين موسكتا اورصاب يون كهه سكت

يحتن بالأب كروي استريعان ويكوني مقازي او لرتب ايمان من كوني كافر مدمقا بل نبين بوسكتا دجال جويا اور كوني مأ بضدمقال بربي نبين سكتاس لئة كدوصف داتي قابل والهبع يصر لكركوني وصعف مقابل وصف واتى زكور عطايض ليي بوكاتو وسف واتى مذكوركا ساتر بوكا ورظام رب وجدزوال جويصف أسكة فالخرمقام بوكادي وصف فائم وصف ذائل محسلتة مندمقابل وكاجب يه بات تحقق بوجكي تواب سنيئه كروصف نبوت ين بي بي تيم وكبين أتي وكيس وفني وموجل برمالتام ى نبورىن توداتىپ اورموا آپ اورانىيا ئلىيم اسلام كى نبوت وضى ب ليل نقلى **تواسك ايئات، داد هذاينا ق** بين الخب اس التحكرمب كي نوت الرضى ب تويورب مسادى الاقدام بن اس صورت ويتمق وللميم طلق يدفعا كدكون كسيكا تابع ومقتدى نهوتا انتذاروا تباع كولازم ب مقتدى فاعل عتدى حول مے درجہ سافل میں ہوا دراتصات ذاتی اس بات کو تقتفی ہے کسب لیک درجین ہول اور لیل عقلى كي فوام شب توسيني نبوت اورصد لقبيت مجله كمالات عنى بن جيب شهادت ومثل منجله كمالات على م جنانج مفهومات اربعرسي اس دعوى كى تصديق كمهائه كواد عادل بي علاده برين مابالا متياز ابنياع الميلم والمحظم وجبل موتاسي عل معدم عل نهين موقافا براعال ميس اكثرامتي انبيارت برابر بوجلت بين ملكميت امق الرطمه جاتے میں جنانچے انبیاء علیہ مالسلام ی عبادات الدمجاری مت کے مجا ہدات محدواز نہے يه بات واضحب ورفرق باطني عال اعنى تُفازُّت اخلاص كے لئے بڑامب معرفت ذات وصفات و عواقب عبادات وسئيات موتى بح جكاماصل ويى كمال علمه البنهداية وماز والراللولين الامشرين ومتذرين حس مي حمادرال مبشرواندار فرملت بي اسرد لالت كرتى كوغ العلامة

يقعليم مت بوتى بين وعبادت نهيس موتاا وظاهر به كتعليم كيك كما اعلى كي ضرورت بي كما اعلى قواي من الرتعليم كوخصر كلين توجيرني كوسانس لينے كي بجي فرصت بندازكرے خصوصًا ليے بي جوكا فير للناس فعنى مام خلوق كيليم وصلے الله عليه ولم اسلي تعليم كى تجويزكيكى تاكدود عمل بى كے حق ين عباوت والتعوني بإخطاب لقدكان كم في رمول لتراموة صنة ياار شاد صَلُوا كمالأتيوني صلى بن وحضرت سرورعالم صلى من من عرتحفيف تصديع بيداس مائي اشاره ب كرحفرت سيدالا براصلعم كوجوكام كرت وتكيوتم على وي كام كياكر وببرحال افعال انبيامي بت کے جی میں خماتعلیات ہن جب میں تعدمات معروض ہو چکے اور ان مقدمات کے وسیارے یہ بات معلوم کوئی كلعبثت انبيار وارسال كرام عليهم لسامام فقط لغره تعليم بوتي ہے تواب ميگذارش ہے كەھدىم يُحكّم من علم ا الاولين والاخرين اكردوق فهم موتودوباتون يرولالت كرتى سے ايك تو يرك صفرت سرورانيا وصلع جامع جميع علوم سابقه ولأحقربين دوسرك يركر يهلي اوركو كي نبي جامع علوم مذكوره نهين بوا دعوى اول مين تو مى ملمان كومجال كفتكوى بنين باتى دوسراوعوى على المنهم ك نزديك بم ساك وى اول به اول والله بت بن ارشاد فراتے بین بین اضعال خاصه خدا د نری توجو خاص بہب بی **کیلئے تضوی** رب بطور ظہار تعمت حقائی اظہار فرمائے ہیں دوسر تقابل ولین آخرین اس بات کومنتصنی برکاد لین علم خاصادہ تصعد زنن علم خاصه درتعه ورنه به اسافت جواخصاص برولالت كرتى ہے اليسے انتر صحارو بلغام ستصورتهين بحرىعدا مسكحب سطرت نظركيجاتى ب كاليوم الملت لكم وينكم والممت عليكم تمتى وتسيت سلام دمينا فرمات بين على براالفتياس موره وتتح مين جو ميار شادب والمتحنا لك من ذنبك مالخروتيم لعمة عليك الخرتولون مجدمين آب كه المعليم ربي مع محدى ملعم يواس التكرموره متحين اتمام تعمت خاص آب ہى كيك ب اور سورہ مائرہ بين اگر چرخطاب عام ہے مگر تقصور بالذات سور ملام بن اورب آب عطفيلي بن اورآ كيام بين اورتام مستحقيق لعمت بجزعهم اورتجيتهمين فطعمها والشربه لذبيره ا ورملابس فاخره ا درا اكن علية فمؤتينه اورمنا فطرصنه ادريجو بال ہے وہ علم وادراک کا لطف ہے کوانے سے کی جیز اگر زبان تک تجائے لوکیا ترہ آگ على براالقياس اورمتون كرمجية برمت ابن اوراك كم بعامت بهاوراس بيهاس كوجازاله

انواع ملكات علوم مراد كئے جائين كے اور يہ بات جب ہى مصور لمعم وكبونك أكرتميع بالصير شأأ اسارعلمية بن سےم اوران مي كيازق تحاجيهان پراتا فنهمت متفرع بوااوا کمال دین نبی ہے کہ جمیع احکام دین نازل فراویں فاصکر حب عمی خطاب کم او بالاكى صدق ب برشرط يرب كرفهم ليم اوردين تقيم ابيئ بالجلسايات مدكوره كوبابهم لمائية توبربات ورج اسمار على بين جويسبت اسمعليم خاص بين فيكن إلى علم برروش سمع وبصرسب أسط طوف راجع اورنسوب بوناب علم واوراك طلق سمع وبفركيطوف راجع أورنسوب ببين بأ جنانجه إينع حال سے بھی نايان ہے كرواس ظاہرہ مدرك نہين مدرك سمع دبھر بھی وہی نفس على بہت جومعملاقم

بتفيد بوگاوه علوم خاص ، نوق علوم خاصاع بی سمع دلصروغیره بهوگا اورجولوگ علوم خاصا ينجيح ہو گاس لئے بالضرد تونس اول اُستے حق مین داسطہ فی ہعروض ہو گا اسکی ایک ہے جیسے فانوس زعاجی میں شمع کافوری کسی ایسے کمرے میں روش کیجئے کہ جسکے کوارلوں میں مختلف ریک ئے ہون اور پھر کوالیون کے ہاہر شمع کے مقابل کوئی اور آسکیند نصب کیجئے جیسے اس مثال من فانوس رجاجي توخاص مس نورطلق مصمتفيد سيص من سيطرح كي كوئي قيد ياخصوصيت نهين اوراً كينه والثون من سُرخ آمینه ہے تو آمینه خارج من مجی سُرخ ہی آور ہو گا اور سبرہے تو سبزوی نور ہو گا مگر مبرطور فانوس وسلعم تومثل فانوس مركوركهميع حسف نورطلق سيمستفيدين اورموا ياركرام عليهم السلام شل أئينه فنارج كمره كه ايك نورخاص سيمستفيدي جواسطرف كوازمين بوكم أنكب بعروه بمى بواسطة فانوس ندكورايك تحوفاح علمت مستفيد بين جوصفات فاصمليه كى دامت أمايح بروه بى بواسطىد بول الترصلعم برجند بيشال لظامر موليم احتياج صفات بارى بجانب حضرت رسول د ہے مگرایل فہم جانتے ہیں کہ فانوس وا میمنہ مجار منقولات ہیں اپنے مناصب مذکورہ میں بوسیلہ حرکت بیہو پیجتے ہیں ا والمنجلا جزار مكان بن كه قابل نقل بي نهين اسليَّ فانوس أيمنه كانورجيس عكن تصول بويس بمكل لا هير كوالون أكينون كانورا وقتيك تمع مذكورا ين فكرير روش رب صرورب سواتني بات ادر نيزان بات مِن كُنبي آخرالزمان شل فانوس كه جميع حصوص نورسے مستنفيد ہے جميع حصص اور**ا نواع علم سے** م ہے علاوہ برین شال جمیع الوجوہ مثال بنہیں ہوتی خاصکراس ہیٹال کی مثال ص كى شان مين خود أسكايه كلام جوليس كمثله شي وجواسميع البصيراوراً أربيمثال نايسترس تو جانے دیجئے بر بہلے یہ بات سن لیجئے کہ فاعل طلق کے لئے قابل می طلق ہی چاہے ک اورفاعل خاص كے لئے قابل بھی خاص ہی وركارہ و ورع بليے علم كانگال مُسَالِتِهِ بِين مُكَمَّات ورباره كمالات مهل بين قابل بين فاعل بمين گو با دي اِنظرين كهين فاعل مِي نظراً يَكُم اسكفكه الحط كمالات فداداد بين فانزاد تهين ومنى بين ذاتى نهين اورجيك اوصاف وضي موت فين اله

ے آپ مطہ فی العروس ہو نگے ادر کر رسہ کرانیا بت ہو چکا ہے کہ واسطہ فی العروض معف ہ وف بالذات ہوتا ہے اور نبوت اور ایمان آ کیے لئے وصف ذاتی ہوا تو ھیرنہ ایکے لئے مراتہ من كوئى ما تن بوگا اور نه ضد مقابل من اس كئے كه وصوف بالدات بميشد ايك بى بوتا ہے اي لئے موجود بالذات ايكنى وعده لاشرك لرب اورايسي موافق تقرير كذشة وكئي بار كذر عيى ووه ذاتيك لئكوئي وصف كانع نبين بوناجو ضدمهو بالساتر موتا بيجود رجين أس سكم مويلي الجمل وقال اعدين والمنترصك التدعلية والمري سبت الرحر باعتباركمال مان وكفرغد رمقاب يمر باعتباديه نبوص كمعم ودرجه دجاني بابم تضادنهين للأدجال باعتبار تقابل مرتبه مافل يربيج اوسراورا نبيار عليه السالام يجع م سے فروٹر بین اس کئے بالصرور انبیار با قیدمین سے کوئی اور نبی اُس کے لئے ضروعا **ا** بروگاسو بامن نظرك الكيان انقياد ومذال بحسكا فالصدعبدسية ب اوسال كفرابار والمتاعب جبكا مال تكبر ب حفرت عِنشا ورميح دجال بعين مِن تقابل نظراً ما جلوس لئے كرحنرت عِنْظِ اپنے حق مرفراً اين انى عبدا نظر اورد جال لعين عوى لوميت كريكا او برقهم كے خوارق مثل جيار موتى حزت عيسے صادر ہوئے تھے اسبطے کے توارق اس مردود سے ہونچے پھر بالینم دیوی بجہورت او علابسلام كومعبو د مبالينا جمع كرناضدين يعنه دعيار زاله يتكروالتزام منكر مذكورب يحراسرا كاكياكيا، فيسه عذيا تسلام اس بات برشا هرهه كرحزرت عيت برسبت حنرت اقدس سيدعلاصلعم ناتر فياص بر ربهال غداوند كرمم دسول كترصلع كحق مين مورة جن مين بخطاب عبدا نشر كبيل فرمانت بين وا يرعوه كادوا يكونون عليه ليدا فرق ب توييب كمومان خود صرت ميك مخروعظير بين ادريهان جناب بارى برعبد ميت حنرت قدم صلعم بن موديكم فيح كرخر عيموى كوفهر فداوندى سي كياسبت ب فوض معملم

تحدى صلحانته علية آلدوكم بيئ عبدت مطلقه بب وتمام مقامات ايماني سے باينو تبر بالا ہے كدوہ بوديا خاص مندرج بحت عبدريت مطلقه بين مقامات متقله نهيل كجراسي نصب مين منفرت عيشيرشريك بين مو بعد يا دآوري وساطت عروضي رسول لتنرصلهم درباره نبوت يون نابن بوناب كدهزت عين أئب فام محرصلی الته علیه وسلم بن اور شاید بهی و تبرہے که حسب ارشاد آیہ ہوست بنیاد واذ قال عیسی ابن مرکم یا بنی المراكل انى دمول التراسيم مصدرة المابين يرى من التوراة ومبشرابرمول ياتى من معدى الماحد مصد آمرآ مرسرورا نبياعليهم السلام يرامور بواع كويا حفرت عينى اورا فحاتباع كوآكي حق من معدية كمبير بهيئ ينانيا نجام كارشال هال مت محرى معم بوكنيم أكبر دجال وعود كوتسل كرنا زياده تراسكا شابري اس كے كوقت اختتام سفردمقا بلغنيم د بغاوت سا بيان مقدمتر الجيش بھي شريك شكرظفر ميكيروان مین جب اس صفهوان کے تبض دلبط سے فراغت بائی تواب لازم یون ہے کہ ایک یاد ویا تین مناسم مقام سناكراً مح جلئ موسنان نافران اورعاصيان باايمان كي حقيقت كي هفيق هي اس قاعده مطور يتصور تغصيل اسكى يبهك أثار تضاده كاصدور ملكه داصر سيمكن نهين بالضروردوي ملكة تضاده كبي جائيين سومومنان افرمان سے بالیفین فعال نیک و برصادر ہوتے ہین اور نیک و برمین تقابل تضاویے ان دونول اخرول كے ملكون من هي تضادي جو كا اورظا آس كمصدرافعال صند ملك ايمان بواس ك مصدرافعال سنيه كلكفر بوگاس صورت بن كفار اورمومنان بركر دارمين فقط فرق كمي بيشي ملكفروايمان كابهو كالتوبين ملئة ايمان غالب موكا وه يومن كهلا ئيكا اورجهين ملائكفرغالب موكا وه كافر كمهلا ميكااولاسكي الميى شال بوكى مبي تركيبات مفرى اورامز جرانج اعدم كمبدين اجمام مركب عناصر مضادة الانرساور تسخبات مركبهاد ويمختلف التانيرت مركب مهوتي بين اور كيربااينهمه باعتبار جزر فالب كرم مخك يامز مزكع كهته بن الجله جيه ما بهيت كفارمن جزراياني فيض بوي العمقها مكد كفروعصيت بواحر ومونين من ثابت بواب رشافت دجال موكا والشراعلم وعلماتم والمرآب دوسرى عرض يبه كصب بيان بالا الليان من ايمان لازم الهيت يعلى فراالقياس كفرلادم الهيت المركفر ب اورانسان باعتبار كفرو ليمان دونوع متهائن بهاوراس طور رمعني برى للمتقين اور بدى وبشرى للموسنين ياان العدلا كيكافين بحى وتشين موجات مين اور تاديل صائرين الى التقوى يا الى الايمان يا الى الكفرى صرورت منهين موقى ج كيو كابر صورت من تقين بالقوه اورمؤنين بالقوه اوركا فرين بالقوه مراد زوينك اوراطلاق ايسا ويكامي

تجاع بالقوه اورشخى بالقوه كوم ومشجاع ويخى كهاكرت وياعني جيبية تبل فلهورة ثارشجاعت وسخاوت اطلاق طجاع واطلاق سخى درست ب اور به اطلاق حقيقى ب مجازى نهين السيهى اطلاق ابنياء معلوم برويجافزو متقى وفاسق باعتبار ملكه وقوت واقف حال كو درست بي موفلات زياده اوركون داقف حال برمكالور فبزاسي طور مرلميبلوكم ابكم احن عملا اورموا استعادات ممكي آيون ك ويجيف بعدية بان العارض لئة ايك جود سابق جامية اوريبال اچھے بُرے علون كا بہتے سے كھے بتاہى نهين بالجله جييه وقت تحرك فصنب شجاعت وغيره فلبور الكشجاعت وغضب موتله عدوث فص بيرانهين موتى ياكسوفى يرلكاف يهانرى سوفكاجاندى مونا بوناظام روتا بواموقت جانرى مونا چاندى سونا بئتالنېين ايسىچى وقت تحريك يمان ولقولے وكفروغيره جو كچه بوتاب أسكوافرايمان وقعوى وكفرونسق تبجيئي عين ايمان وتقوى وكفرونسق تجيئ ظهورآ ثارايمان وكفروعير خيال فرمليت معدوث ليمان وكفروغيره خيال لفرمائي استكے بعد بحير مهل مطلب كى طرف رجوع كرتے ہيں جب بوجہ مشاكمیت ابوت روهاني حضرت سيوالمصلعم برنسبت ارواح مونين مت ثابت بوكئي تدب جله والدواجرا مهاتيم كا علايصلاة موصوت مجيات بين امائي كالكام الوجر سينقطع ي بنين بواج ووسرول كيلي حلت منكوحات كى ومت مصر وسلم ب اعن محكم والأنكوا ما نتح آباركم منكوهات والدجهاني كى ومت من يولاً تنبين وه منكوهات مخاطبين كى والده بون ياغير بون عرض حب والدحماني كى يسرعايت بكر ان كى والذكووالده بي بياور شكوحات الاسبجي أنبرحوام بين تومنكوهات والدروحاني تواس سعذباده حرام و محرم بونكى باتى رسى يه بات كرمنكوهات والدجهاني توسي كىسب حرام بووين مرفوله بهابول كونبول افد منكوهات والدروماني من منوله بهاكي تضيص كي كي اور فيرمنوله بهاملال رين مالا كرتفادت ات الوتئين إس بات كو تقتفني تفاكر اگريد فرق بوتا تو برنكس ابوت جهاني مين بوتا سواس كاجواب انشارالله جنداوراق كي بعدا له بالفعل قابل وض اورمضاين بين ادبركان د كيت اورمضاين سطوري مينه عرية كاس ناكام بجيدان ني بعدت ويرتقر برابوت نبوي صلعم جرجمله وازداجها مهاتهم اور النبي او

بالمومنين الفسهم سيحض ببداميت فداونرى تابت كيا فها بغرض اطمينال وتصديق مولانا ومخدومنا روثق ت مولانا رست مداحم كنگويي الدينترتعالي وادام فيوضه كي فدرست مين وض كي تو لون ارشاد فرمايا تفسير مرارك من ب كه ايك قرارة من ما بين جملتين عنى جلالنبي ولى بالمومنين منف مشاد ماني جوئي يهجيدان توتصدلين سطوري كوننيمت جانتا تهاا بني يه قدرمنزلت دقمي كه خودعالم بالآ ميرك كلام كاتصدلق كيجائكي ليكن لتحد مشترتم المحدمثراس بات كو سنكراطمينان بوكيا بيرمنظر فريراطينان مارك وبيضادي ومعالم كود يحاتوج مولاناني فرماياتها وسي كلابالجله جلالبني ولي بالموسيين من المسهم جلا وازواجاتهاتهم كے لئے بمنزل علت سے اور حل وازداجرا تها تهم اسكے لئے بمنزل معلول بحاور جل وروائ بھی کمحفظ رکھا جلنے تواول ٹانی کیلئے علت یا ثانی اول کے لئے تفسیرہے جنانچہ **تقاریر گ**ذشتہ كى تصديق داضى ب برحله وازواجها تهم جله ومواجلهم برتفع عنى بيعلت ب تووة معلول ب بِ ناظِين اوراق كى فدمت مِن يوص بِ كررول المصلعم كى حيات كاذا **تى جونا تو بوجرا بوت ربول ب** ىلىم جولوازم منشائيت روحاني سي ثابت بوگيااوروه جو يهنے دعویٰ کيا تھا که اگر موا فق اقوال شهود مرست از واج مطهره تمرؤ امؤمت زوائع مطهرات بنتيجه حيات سرور كائنات نهين تب بجي كورج نهين كميوكم مين موناازواج كاخود ثمرهٔ حيات ہے جنانچہ بخو بی مرال **ہوگيا گريہ بات بھی موحب ل ياشيات** بانن مزكوره بالاست موجه ومدلل بنبين بوسكته ذجهاس كي يدهي كر تحقيقات مشار حیات جمانی کے نبوت بر موقوف مین اس اے گذارش بوکروقعی قدر فرکورعاوی فرکور کے انبات کے لئے كافئ نہين اور ميں في اب مك يوعوى نہين كياكه يد تقريب تام ہے مگراسكوكيا ميجيئے مطالب فركورہ ب لتة تحاس ك بطور تميداول وكي سطور بواسطور بوالبدايد مقدمات مطوره اورقدمات صروريه عروض بين كان لكاكرين يكاكر سننظر موت وحيات من تقابل كا الكارتوج بى تبين سكتا الركلام بوتوتعيين تقابل من كلام بوسوتقابل تفنا لك ورتقابل يجاف سلب تواجكم بنين سكتا مونبوتقال لفناديا تقال عدم وملكم وتفايل تصائف كينبون ى تويه وجرب كرفيات كالعقر

بوت برمو تون نهبن اگرتقال تصالف ہوتا توطر فین کالتقل ایک *عمرے برموقوت ہوتا اور*تقابل <u>ک</u>ا م سب ، وتو يرسني بون كه موجودات من كوئي چيزلين نهوجبيرحيات ياموت بحمل مواطات صادق شآئے موادل تواحياء واموات ہى ايسے ہين كا نبرحيات وموت دو نون صادق نہين أتے دوسر جادات وغيره برحيات وموت جهورحي وسيت كالطلاق مجي نبين كرسكتے چنانچ ظاہر ب إن تقابل تضاد وتقابل عدم وملكب بهين بحسب ظاهرتو تفابل عدم وملكفالب علوم جوتاب اور باعتبار لتناره خلق كموت كيوة الخاورهديث فرجموت تقابل تصادغالب معلوم بوتاب كيونكم كلوقيت صفات موجودا اور وجودات من سے ہے اعدام كواس سے كياسروكار بېرجان يه دواحمال مين سوان مين سےجونسا احتمال لمرمجو بهارامطلب نشارالمدكل أيجها بان يون تبهركه بإسعنكم مبترب بم بعي شايد مناس ديجهكراس بأب من كيحياشاره كرجائين بالجله ابين موت دحيات تقابل تضاوم ويانقا بل عدم وملكر يجال هرچه بادا بادر سول الشركعما ورمومنین کی موت مین بھی مثل حیات فرق ہے۔ **بان فرق** ذانیت و وصنيت متصور منهين وجراس فرق كي وهي تفاوت حيات ب يعني حيات نبوي بوجة اتيت قابل روال نہیں اور حیات مومنین لوجہ عرصیت قابل زوال ہے اس کئے وقت موت حیات نہوسی زائل بنہوگی بان ستور ہوجائیگی اور حیات موسین ساری یا آدہی زائل ہوجاو کمی مود**رصورت تقاب** بنين رسول الفتر لعمركو تومثل أفتاب هجبئي كهوقت كسوف قمربي اوث بيب مزعوم حكمائس كانورستور موجا آب رائل نبين مولما ياستل شمع جراغ خيال فرمليت كرجب أسكوسي مناثريا یا شکٹی *رکہ کراویرے سرپوش رکہ دیجئے تو اُسکا نور بالبدا ہتنستور ہوجا تاہے زائل ہین پرجا آ* اورورباره زوال حيات مومنين كوشل قرخيال فرالية كدوقت اسكا نصداك موجامات فقط وه صقالت وصفائ الى باقى ربحاتى بي ياستل حراع تجيئ كركل بوعاف كم بعد اسين نور بالكل نهين ريتا البته روعن يا ننيله يأسيقدر مولاي ديرتك سرخيلين آتش باقى ربجاتى ما ورومورت تقابل تضادرسول السلعم كاستتاجيات كوايسا بجيكا جيدع ودت آب سردكم كرفيح وتت حرارت آتش سے دیجاتی ہے اور زوال حیات مومنین کوا پر استجینکا کہ فاک و تیموجوب وغیرہ ولکسی وجهسي مثل نزول برت وغيره مردمون بجربوجه حوارت آنتاب ياستعال ناركرم بوجائين آب مسردكي مردى عمولى جو وقت بنوف اسباب حوارست عيمونى بي اكس كرم كرفيك بعدزاكل ببيل مرجاتي

البنه زير يرده حرارت متورم وجاتى ب در مذروال محض بوتويه برودمت معموني بجرصفت ذاتيه نهوكي صفت عرضيه بو تى جيكے لئے كوئى موصوف باللات سوار دات آم ا کے موصوب بالدّات واجب ہے مگریم دیکھتے ہیں کہ برو دمت محمولی کے لئے کوئی سبب خارجی نہیں بلکا بعدمفارقت اباب حرارت عارضهش ناروآ فتابجو بيرود متدى عائدهال أب بوقى ماس صاف یہ بات روش ہے کہ میصفت کسی سبب خارجی سے حادث بنہیں ہوتی اقتصار کے وات آہتے اور خاک خچر چوب وغیره میں ظاہرہے کہ دونون حالتین خارج ہی سے آئی بین خدا داد بین خانہ زاد نہین ایک جاتی ہے نودو مسری اسکی جگہہ آ جاتی ہے اور اگراس مثال میں دربارہ انطباق عال محیظ جان ہے توهم اول توآب سردهی کوبیش کرتے ہیں پر بایں شرط کداول بوجر برت وغیرہ صالت اصلیہ تناوہ باردموا ورهير بوسيلة تشوفيره حالت اصليب زياده كرم كرلين يااول بوجرة تشوغيره اساب حارمت صرفهای سے زیادہ گرم ہوا در محربوسیار برف شاا م جملی سے زیادہ مسر کرلین ان دونول صور تون ین ظام ب كدولول كيفيتين جي باتم مصادين ايسم ي دولون الملي بنين دونول كى دولون وسى إين -بوسلا سباب خارج جنبين فيتفتين بالذات باتي جاتي إن آب مركور مين بالعرض آجاتي بين اور بوج بضاد ذرك مجتمع نہین ہونین ایک زائل ہولیتی ہے تب دوسری کیفیت اسکے قائم مقام ہوتی ہے ووسری اور لین بهت مِن كَثِراعِ اندى بزات خود سبيد مِن اور شخر من سونا بزأت خود من مِن بن بزات خود ميلا ؟ اورزعفران وغيره برات خود زرد بين انين سي معض اشيار براور رنگ چرا كيايت بين جاندي پرسنهرا جول اورمفيدكيرك كوكسى منك بن ننگ يلت بن اورسوف ير روميلا جول ديرز كاصلى جياوية مین ان صورتون مین عاقل کے نزدیک شیار معلوم کار گلصلی جدا مبین موجاما ان اس من بھی کچھ فك بنبين كيفارضي رنطون كميني جهب جالك ادراكر انبين الوان عارضه كوليسيازة بياسو لإن غيره جا كركسواك الوان صليدك اوركوئي رنگ شل رنگ ذاكل اشار فذكوره يرجر إدين كفرت كوي اور الكين رنك اين اورجاندي موت براول جبول كوريت كردومرا كوني اورهبول كرايين تو بيشك لون اول زأل موجا ويكاهور زنك ثاني أسكة قائم مقام موجا ويكاب بعداسك كيفيت استناروزوال نيات وكنشين أوكئ بم كجهاورا كريم بريت بن اور مضامين ما قد منرور يه كوع فريت اين إلى على ين سيكسى كواسس تال نهو كاكر حيانت ولاد بالذات مفات مع من سيسهاور ثانيا وبالعرض إسابقاق

طوم الوجود مجبول الكيفيت جوروم كواپنے برن كے ساقع حال ہے حيات روعاني جم عفري ياونن موجاتى ب ورجيم بزات خود موصوف بالحياة منين بكشل أب كرم كربوسيله انش كرم بوكرتا وقت مجاورت دمقارمنت آنش كرم رمهتا ہے جسم منصري هي پوجة تلق دعاني زنده موكر تاونت مجاهرت معج وندهم بمتاب يحير صيب بانى بعدز وال مجاورت ومقارنت فركوره خيتا فنيتا فنذام وكرائ هالتمالي برأجامات مرن حيواني مجي بعدزوال تعلق زكر شيئًا فشيئًا ابني هالتين براكر جاديت اصليه برآجاما بح فيرحيات كابنسبت موج ملي موناا وربسبت بدن ومني مونا نوظام رتعااب أسكي تعيق جابية كموت اول كس كى صفىت ب اور يجرس برعارض موتى ب سومخدوم س اول توفدا وندكر عم ارزاد في ا بير و ما كان تنفس ال تموت الخ اور كل تفس ذاكقة الموت ان دونون آيتون مين انتساب موت الى النفس سيحب سينفس عني روح كامعرو**ض بوت بونامهان آنتكارات دوسر** نقابل بن اتحادي عتبرے سوار واح واجسام دونون کی حیات کے مقابلہ مین ایک موت بھی ہوگی فرق ہوگا ہی ہوگا کیس وت سا ترحیات ہوکہیں وافع ومزل ہو الن اجمام مؤتنین است کی موت کے لئے بھی کچھ ضرورت ہیں واول عروض موت روهاني يازوال حيات ارواح بواب بلكا نقطاع تعلق معلوم بي كافي بي جناني ظاهر سرق سے مغرب کو جا بہے اوراس حرکت میں ایک تطع زمین سے تعلق بریام ہوتاہے تو ایک بحي موتاب ليحوج كروميت ارض بربات هزورب اور كير بوج حيلولت ورود يوار وابر وغبار بربات يخراكم ب موقطعات زمین کامیے نورم وجانا اس صورت مین ویسانی ہے جیسا وقت خسوت نام پر وقت خسو فیال يه صدر تنب نوري فمركوبيوني اسب بعراسك باعث تطعات زين بے نورېو جاتے ہين اور درصورت زوا آها ق دامن عال قمرتك كوئى صدمه نهين بيونجي البية قطعات زمين بي نور بوجلتي بين راجد اطرحزت ما في وثوصلع موهر حنيداس كى موت كى جى دوعور تين إين أيك تووجى وعن بوت دوسرك زوال علاق روح أقدس وحبد مقدمصلعم بالبحلانفكاك علاقه فيمابين موج باك وحباصفي مكن ب اوركيوس نهوجوهاد ف ب أكناندوال عيمكن وورفم سكاعدم عجى وجود كم برابر ترتب اسكان مين اسكان دكبة اسيليكن عالم أسباب من كم بسيك ساقدار تباط مبديت نهين لين جيسه عالم اسباب بين تنويراد من ماك المئتم و فراح اقراح لئة آتش حرادت يرورتبريد كے لئے آب تسكين خاطر كے لئے جواب باصواب خدائے سعب الا پيءاس طرح قطع علاقه روح اطهرمضرت ساقي كوثرصلىم كمصيفيكوني بب بنہين بنايا وجير

توسيني معرح كومران كما تفقلق بغرض تحميل موج ورفتار ولفتار دادود مبن مثل الصداو استاع مب المري موقوف ہین عرض بغرین ام فائلیت . . . . . تکمیل مؤثریت بعلق بدان کے روح کوایسی طرح حاجت ہے جیسے ابغرض كتابت كانب كوقلم كي ضرورت ب يانجار كونميشه وغير كي عاجت ب أكرية الدبدان نهوتو روح ابيني تام اعمال وافعال من شل معذوران بالدرست و بامعذ ورب بالجمام قصود بالذات علاقه مرنى اتام فاعليت إورانفعال اكريش آجائ مثلاً الركوئي تض بوسيله مدن كمي مسارب كامضروب يطائ توييغوض ملى نبين اورزياده توضيح منظورت توسنية كماللاكي دويس من ايك كمال على ومركمال على كمال لمی بزات خودِ مقصود نہیں بزات خود اگر مقصود ہے تو کمال علی ہے ان حصول کمالات علی ہے وساطت كمال علمي تصورنهين اسلئے تميل علمي محي مقصور وطلوب هوجاتی ہے جنانچے خدا کی معرفت بغرض خو*ت و*شو ق مطلوب اودخون وشوق بغرض المتثال إمراد هرطوم شريعيت وطريقت كابغرض عمل مطلوب بهونا ظاهرو بابهر بالتهمه خدا وندتعاني شأنه كليذرشا ووما خلقت بجن والانس الاليعبدون وماامروا الاليعبة والتترمخلصين كالدين خودس بات كأكواه مي كمطلوب بالذات عمل ب معلم الدوسرك ان اكر عم حندالمد القلكم وعير آيات سب اسى جانب مشرمين علاوه برين عال بي علم كالحمود خلائق ميوا اوعالم بي على كالمطعون عالم بوتانيجي جانتے مِن بعرد عظمة اس سے كيا كلتا بي وض يوم بديبي المام الممل ان سي دياده يا محال تعلق كا رہ بدن کے حق میں فقط حیات جہانی ہے اور حیات فقط بغرض عمل مطلو<del>ت</del>ے جنانچہ قر ماتے ہیں خلق اوت لحيوة ليبلوكم اليماحس عملا جله ليبلوكم الكم احن عملاس صاف ثابت مي كما اصل تمره حيات طلوب بالذات ہے سوحیات کاعمل میں مو تربہونا تو محتاج میان نہین رہی موت اسکا خوف اور میلزمیان بعث جيسا باعث المثال امرب ايسااوركوني امرنهين اسوجه سه رسول الترصلهم في بهي ارشا وفرايا م اكشرواذكرنا ذم اللذات كموت بالمجاجريات المجاجريات المحال اورمبدارا عمال مي بالغات عمال كومقتضى اور امال کے لئے اور قریب ہے اور موت بالذات تو مانع عمل ہے پر بالتیج مقصنی عال موجاتی ہے جنائج مذكور مهداد سوقت مال حيات قدرت واتى على الاعمال اور مال موت عجزعن الاعمال بوكا يعن قدرت علياور توت اختياريكاوك جانام وكاورمورد حيات وموت اسلمن قوت على احرقدرت اختيادى موكى بينانيدا بيت السريقوفي الأنفر صين موتباوالتي كمرتب في سادبا فيسك التي قطني كليها الموت ويرسل الاخرى الى ول مى بى بالانترام الروى كى مصدق بيداس ك كاساك وارسال معلى حركت

مفتضي بين سيئل مين بجز مركت اوركيا أوتاب بالجلاحيات وموت امساك ورسال قوت على بوقوت على محا اللين كالجدون فنيين المرهال ظاهر بقاطم وزوال علم كوحيات اورموت برموقون سمجيته من المجكه يسعك ادراك تواج مقاب قراموات كريئ سلم موليا ہوكا مكر، مقد ملحوظ فاطر ناظران اوراق رہے كيس حيات كالمرة عل ب وه حيات بالفعل ب على روه الى اورا فعال قلو كي الم حيات روهاني بالفعل عِن بيناه اعال جمانی کے لئے حیات جمانی بالفعل الزمن باقی حیات روحانی بالقوہ جوعین قوت عملیہ ہے اور حيات جهاني بالفعل وتعاق قوت عليه فركوره بالبدن بهاور جزره أن مؤتب بالفعل ك زوال ان مراتب بالقوه كازوال لازم نهين أنابوية ببه وكتجزعن الاعال عدى كوسواكريبي عجز مقيقت موت نويه إت تورسول المدصلتم كي نسبت بجي داجب لتسليم بدگي ميمرود و توي حيات روعاني دجهاني كيو كرنابت ليجنز كأعلاوه برين عجزاتها ادرب ادرعجر خارجي اوريهان بوجيرة وص امرخارجي كه حقيقت من اي كوديور تضادموت كمنا چاميئ نداس عركويه عجز لازم إجابك توجيكسى زورا وركع وباليف كزورون تعفن انعال معاورنهين هوسكتے اور بظاہر عاجز سمجے جلتے ہیں اور وہ مردہ نہیں کہلاتے ایسے ہی رسوالا لمع اورانبياركرام كوبوجيروض موت ياعدم إمباب ارسال باعتبار خارج عاجز تيجيئ اورميت مججئ باعتباراكل تنتيقت عابر اورميت خيال نفرائي حبب بمقدم مهد بهوجكا ولغور سنني كقلق كي دوسين بس مك تعلق فعنى اور قاهلى اورد وسراتعلق انفعالى اؤر فعلى مثلاً نور كاتعلق آفتات ساقه فعلى ب اور آفتاب كاتعلق نورك ساقه فاعلى بيماورزم وفيركو ساقه سي نوركا تعلق انفعالي وزم وغير كاتعلق اسي نورك ساقة منفعلي ہے یا مثالاً نور کا تعلق مع و چراغ کے ساتھ فعلی اور جراغ وٹمٹ کا تعلق ہی نور کے ساتھ فاعلی اور دیم فیا ہے ساتھ ای نور کا تعالی اور زمین وئیرہ کا تعلق ای نور کے ساتھ منفعلی ہے دور سے قاعد مے اور میلے بعى الكي طرف اشاره كذرا كفاعل وفعل كے نتيج مين كوئي تئے ماكو جاجب ہوتى ب تووه سف مانع تعلق القعالى وخفعلى بوتى بي كيو كد فود قائم مقام منفعل بوجاتى ب اور نفعل بوجاتى بير بدين تعلق فعلى فالكا نهين بوتى اس طرف شان وعده لا شركيه له بوتى يه اوركيون نهو غدا وندخالق كوجميع قوى افعال! ه انعال کے ساتھ تعلق فاعلی ہے اور اُن مبادی اور قوی اور افعال کو اُسکے ساتھ تعلق ہے روس کوٹیان بيسرآتي مي أسك الله بقدر مرتبه شان وحده لاشريك لدي عال بوجاتي ب مثلًا الركوئي من قابل تعلق نور اختاب اورد من ياشم وجراع اورزين كے ابين واكل موتاب تو وہ الع تعلق القعالي توراور الع تعلق

140

أساحيات

تنفعلی زین ہوتا ہے بینی اُس تعلق کو زمین سے جھین کراپنے تھرٹ مین لیے آتا ہے آ فتا**ب** شمع ہوا کے ساتھ نور نرکورکوج تعلق تھا وہ نعلق برستو رہتاہے اُس میں مجھ فرق نہیں آیا بکا تعلق مرکواور قوی بوجالكب اس مئة كمنفعل ول كي نب منفعل ناني يتضحائل وحاجب فاعل سے قريب بو تاہياور نور مذكور كوآب جانتے بين جتنار وئتے جاؤ فاعل ہى كى طون كومېتا آيا كاگر جراغ كوكسى حجبو في سى مېز أياميز بندكرد تبج تووه نورمنتشر حويبيد دوردور كم بيلاموا تقامتد خل ومندمج بوكر فقط مندياي مي ماجانا ب اور شعله جراع سے سطے دہل بمنڈیا تک نورشد پر ہوجا آئے سوگھطے منڈیا ہی اس صورت میں پہنیت اس مال کے کہ نورکاکوئی روکنے والانہوتا زیادہ روشن ہوگی مگرشعلہ جراغ کی سطے کے متصل **جی نورنی**بت سابق شدير دويكا اوراكر مابفرض كويئ جيز ابين فاعل وفعل حاجب عائل تونهو يرشرا لطا نفعال مفقو و بوجائين مثلاً تقابل وتحاذي فوت بوجائ يأغفل معدوم بوجائ تواسوتت كوتعلق اول شدمدو لم نہو برندوال دنقصان مجی تصور نہیں ان سب مضامین کے بعد برع ض ہے کہ حیات وموت مبكقيت سابق رسال وامساك قوت على كامام بواه ونقلق حيات بالبدن تعلق فعلى وفاعلى بيرجينا فيلجي عرض فدمت كرجيكا بمون تواس صورت مين مانع تعلق قوت عمليه بالأعمال تومتصور مبوكا يرمنع تعلق تو عليه البدن ومبدارا فعال اورخشا رحيات ميمتصور نهين إن ارتعلق. ٠٠ و و قوت عليه كا مرن كے ساتھ تعلق فعلى و فاعلى بهو الر تعلق لفعالى اورتفعني هي بوتوم موقت كوبجبت فعل و فأعل قوت مذكوره كيتعلق كارتفاع نتنع بويري الفعال ومقعل تصورب سويه بات حيات جناب سروركائنات ملعم ك ساقد تومتصور نهين كيونكم أب كي حيات متعاربهين كسي دومريكا طفيل نبين برينبت حيات امت البنة مكن ب كيونكه حيات روح مبارك صلعم كوموافق مقتضائ تحقيفات سابقه ابدان مومنين كيسا تد تو تعلق انفعالي ومعلى اورآب كى بدن اطبركے ساتحد بعلق تعنى و فاعلى سے اور بنا رحيات وموت قوت عليه برب اوروه توت آب من ذا فی اور سوا آب اور و نیس وضی ہے سوس کواگر ، بدان مونین کے ساتھ بعلق ہوگا تو لاجرم رسول الشرسلعم ك اعتبارس انفعالى اوافعال ك اعتبارس فعلى بهوكا وراس حيات سعابدا مؤنين كي اين مثال بو كى جيهة كيذكر اوبرسة فناك مقابل اووبرزين وغيره سية مناسامناسوجيه آئينداورزمن كي بيج مين كوني جيز حأل موجائة توعير نورخالص سارا كاساراة يمنه كى طرف مع حاماً

زمین کی طوف آد ماریت نه تهائی اوراگر کوئی چیز آفتاب اور آبیند کے مابین حائل ہو تی ہے تو پھروو نور آئینہ سے چپوٹ کرسارا کا سارا آفتاب کی طرف جولیتا ہے گر درصور تیکیجم عال مابین آفتائ کمین مائل ہو تو پر فقط آئینہی بے نور نہیں ہو ٹازمین ہی ہے نور ہوجاتی ہے سواگر موت امروجودی ہے اوركوت وحيات بن بالم تقابل تضادب وربيي حق معلوم موتاب جنائجة يات واحاديث امير وال بين توعيرموت مومنين كي تويه صورت بوهي كه ما بين مع منوي مع ما ورمابين معروضات ارواح مومنين جنكي ليم سه موافق تحقيقات سابقه جاره نهين وي امروجودي حاك بوجائ اوتعلق حيا نبو ج معروضات مركوره كے ساتھ الفعالي تمامنقطع ہوجائے اوراسوج سے وہ تعلق فعلى بھی جو ابدان کے ساتھ مصل تھا مقطوع ہوجائے اور وہ جفیقی ظہور میں آئے اوراگروت امرعدمی، اوربابم تقابل عدم وطكب تب أسكا انجام بي موكاكيونكه انفكاك تعلق الفعالي جابين مع مقل ب سيدا براد المله ما ورمع وصنات ارواح مونين هال مصرورب مربير طور تقابل تصاديم والقابل عدم وملكه انفكاك ملاحدا نفعال حيات وضعلى معروصات بهمك بيجان بوول في وستلزم ب كيويم روصات مذكوره أكرخود اجسام بين تب توهال ظاهرية اموقت مثال انفعال فعال فاعلى وعلى لوراً نیندسرایا منطبق سے اوراگر معروضات مذکورہ سوااجسام کے اور کیے بین اور بھی می معلوم ہوتا اس کئے سے نامت معلوم ہوتاہے تب بین برین میت کہ قوت علید روح کو بدن کے ساتھ يها ايك تعلق ماصل مي ممرور تعلق فعلى ب انفعالى نهين اجناني بيدمغروش بويكا اس صورت مي يه تعلق فرع انفعال نهوكا بكمثل تعلق فرجوة فتاسج ساقع عال بواول سيفعلي بوكاسواسين بالأكيانيق ان تهاما الطلب تويد بكار كرتعلق حيات معروضات كے ساتھ نہو كاتوا بدان كے ساتھ بى نہو كاكيو كي علق ك كفي اول وجود متعلق ضرور ب بالجملاس مورت بن اور مجي تفيف تصديع تقليل فلجان و مراس بناريريد ، بات خوب وين بوكى كما بين روح اطهر حضرت مرورعالم ورجيدمطير جناب سالت مقصلهم مي مال اور عاجب كى كنجاكش بنهين جروت بعنى انقطاع علاقه حيات منصور بوكيو كم علاقه روح وجبد وسب تحقيق تازه فعلى باوراس فلاقد كوانقطاع كى كونى مورت نهين عيروا فلت مانع وجاجب بهوتوكيو تكرمواس مورت بين يه فرق إله لكاكر تعلق حيات و بن نبوي معم قِلِلَ انفكاك بنيين بجرموت مباني مضرت، بيب رباني وسيطع قابل اكارنبين عزاسك تصوري نبين كاحيات فركورزيريرده موت مستوريوجاسة

اوربوت جهاني حبيب رباني صلعم من عبي مثل موت روحاني أكفر مصلعم استتار حيات برم جلئ اورموت مومنين بآيت مرقوم مرخواه روحاني بوخواه بهاني انقطاع علاقه حيات بهويان يبات بمرسي كه خلاو ندكر في ابني قدرت كالمه سے اس علاقه خلى كو بئ فرفسے اس النے كر جيے نور قتصالے ماہيت أختاب افنى تم كروى بنين درنه هركره يا هرجم نوراني مواكرتا بكدلازم وجودخارجي بير ايسيهي علاقه فعلى حيات مزكور مكن الأنقطاع بالازم ما ميت نبيل رسول الترسلع كع بدن مبارك كح من لازم وجود فارجى إورواكم بدوام ذات الموضوع ب اورمومنين ك ابلان كرحق مين محمول عرفيه عاماعي والم يشيط انفغال اس الت ن بي كما قدروح وجد نبوج العم بيوجه اورعلاقه موح وجدرمومنين بي زوال انفعال مووهات توردالين مگروعده الهي يهي مے كم علاقه روح دجمد نبوي معلى مقطع نبوكا چنانچه ولاات كواار واجبن اوره م جو درصورت موت الرجاج آية والذين ميتو فو <u>ن عم ويذرون الرواح)</u> يتربعمو مهن اربعة اشهر وعشراس درباره كلح متونى عنها زوجها تا بت ب ابيرولالت كرتى ب يعنى المرم آيتر تيونون منكم توبعدعدت وصورت زوال حيات انقطاع بكاح برشابرب اورآية ولاان يحوازون حرمت بحلح ازواج مطهرات برالى الابردال م يقطيق كى بجزاستك اوركياصوريت م كالمحتقطع نبوا بواور بقار كاح بي بقاء علاقه روح وجدار تصور نبين كراجازت كل از واج شررار المقيم موال تبدا بقدر ميات واحاديث محجدا وراجاع سے نابعي انقطاع حيات وال باد بريك نفروا من الموت و وق موت برشا برب سوبه بات كرانقطاع حيات جي مواور ذوق موت جي موجبي تصورب كرما بين حيات حات برويه معم وميارحات موسين به جاب وت مأل موعرحات سميدام وتويول بوكاس جاب کو رفع کرکے چاہیں تو یونہیں رکہیں جاہیں کسی اور مدن کے ساتھ چیوڑ دین اور بظا ہر تہر داسکے لئيهي موتاب ينافيه احادميت معره ادفال اجوات طير ضراور تفظعتدر بهم جوات المحسبن الذين قتلوا في سبيل التُرامو آمايين واقع سياس برعال يي بين ورنداس سيريمي كيا كم كداول فعا مذكورهي زائل بوجائ بحرث سرسا يجاد وانفعال كي بعدابدان طيور خضرك ساته ما قدما وين اورىبى تعلق حيات شهراء كے لئے كافئى ہے اوراس لعر كي كيم سے تو چارہ ہوئى نہين سكتاكيعا مابين ارواح شبردارا وراجبا دخبروار مقطع برجائ كوعلاقه فيابين معج نبوي مملعم وارواح شبروا وسرا حيات شهدا سي بحال فود باقى رسى الداسوجست حيات مروحاني توزائل نهو مرجات

نقطع ہوجائے اور یانقطاع بودبرانقباص وانقاع روح ہوجگے باعث حیات و حانی شہدارو تت مشابه حيات جبراني انبيا روفت موت ببوالغرض أتيه كل فغين ذائقة المومت اورآية لاتحسبن الخ دو نون صحیحر مین اور تعیرا نبیا رومنهما رکی حیات مین تفاد ت بسے بینی شهردار میرم جود حیا**ت وعانی** موت جبم خاکی سے کچے تعلق باقی ندرہے اوراسوجہ سے حرمت از واج ادرسلامت اجسا داورعدم مرابط لازم مذا كيكن برجه با داباد بعدموت مذار والشهداء كوان ابدان كم ساتحد تعلق باقى ريهاب شارواح اورمومنين كواتنافرقب كأنجرد انقطاع علاقة جداول يالعدجيند عشهدا مكى ممواح كوتواه ابدان کے ساتھ تعلق بیدام وجالہ اوراس سابسے انکوحیات روعانی وجہانی دونو جاسل جوانی مین اور باقی موندین است کیلئے اس نقصال کی کھی کا فات بنین کیاتی بہرحال ایدان و نیا سے دونونكوكجية تعلق بنبين رمتنا بحراشا رمتعلقه ابرال دنيوى ستوتعلق كبران جو أشحاموال وازواج كو جون مے تون انہین کے از داج واموال مجے جائین اور کو ایکی اجازیت، وروار تون کو تھیے وتصرف كرسف كى ندين كيونكراموال وازواج ونيوى دونول كوانبين ابدان كي صرورت كے رفع كريج لئے بنایا ہے ازواج سے تضارعا جنت فرج اگر ہوتی ہے تو وہ انہین ابدان کی حاجت ہے او الانہا سے بدل ماتھان غیر اگرینج ایس توانہیں ا بدال کے اجزا متحلار کا بدل ہوتاہے ابدال جنت کوخواہ ارتب اجران طيورخصر ون ياز تسخيران ازواج واموال سيجيرانفاع منهين ابران جنت مركودكو اكرانتفاع ب توواين كى ازواج وافيار ك انتفاع بالغرض يه چيزين ارواح كو بتقاضك تعنق مماني مطلوب موتى من برات فودمطلوب روحانى بنين اس الئ بعدا نقطاع علاقد جمانى الدواج واموال مع ساقة جوعلاقه تها بررجاول تقطع بوجائيكا اوربا وجودحيات شبداء انكادواج كوشل زواج ومرونداج بعدانقصناك عدت افتياركا موكااورا يحاموال متوكمين براث يرستورطوم مارى كيجاسك إعلاقه حيات انبيا رمليهم اسلام نقطع مبين مية السليم ازواج نبوي ملعم ورميزاموال نبوي معم برستورا كي محاج اور آب بى كى ملك مين بافي بين درائحيار كوافشيار كلح از واج افر وريثه كوافتيا تقسيم موال نهين بالجاري انبيارا ورموست عوام من زين وآمان كافرق ب ولال استتارهات زيربرده موت باوربيان انقطاع حیات بوج و و موت ب اگروت صدحیات ادر غنت وجودی مویابوجرد مراکرموت بدم اور ملاً حیات مواور ایر بهی وجه علم موتی ہے کہنا ب باری نے صفرت سرور الم سلم کوجدا خطاب کر کھے

179

بكوشائل كركم يون ايشا د فرمايا كه كلم يتون بالمله جيسے حيات نبوي معمله مار معم اور وستدومنین من مجی فرق سے احد لوجه فرق بین الموتین دہی فرق بین الحیامین ہوا درامی ب كرنوم نبوي ملع امرنوم مومنين من فرق بهواس كي كالنوم اخوا لمويت چنا ني خلاد ندكري م كمن موت أورنوم دونون كوايك سلك من كلينجاب ورايك فيل مرف الكراي فرا غنس عين موتبا والتي لم تمت في مناهها جب دويول كي حقيقت توفي اوراساك بودي جنائجيا ارسال كالقدم اساك بزال ہے جیسے موت تق م حیات پر دلالت كرتی ہے تو بجروحال وقد ساک نوم ہو گاجس کی موتے وقت استنار حیات ہو گا اس کی نوم کے وقت بھی استتاربي بوكافرق موتوث رست استتار وضعف استتارم ويايون كبيئة كدموت بين ستره قوى التيفة مواورنوم من سروضعيف اولطيف بواورجهان ونت موت انقطاع حيات موويان وقت أم القطاع حيات مو فرق موتويه مروكم وسه من انقطاع نام برواورلوم مين مرج جرانقطاع مرواورس وجراتصال كال خود باقی رہے بالجلدرسول المعظم کے نوم بن تھی استتار حیات ہی ہوگا اوراس صورت برحسب ملط سابق وقت استتارحيات من اورتوت آجائے اور خواب ميں اورومي سيداري مين كيد فرق فوجنا كي أتحضرت كمعم كاكلام اس بيجيدان كي تصدل كرتا ہے فرط تے ہين تنام عيناي ولاينام تلبي او كماقال كين ع البير المراح المراح المراجي من المراج المسائع كرجيت رسول التنوم المراج معشائيت ارواح موننين بكي تحقيق سيهم فارغ مويصر بين منتائيك المعاح كفارهبى طون بم الثاره كرهيك بين تصعف بحيات بالنات بهو كاا والرق جرس أسكى حيات قابل بانفكاك نبوكي اوربوت ونوم من متنار بوكانقطاع نبوكا اورشايديبي وجيعلوم بوتي ب كابن س کے دجال ہو تیکا صحابر کوالیا افتین تھا کہ شم کھا بیٹھتے تھے اپنے نوم کا دہی حال بیان کرتا ہے ورول کے ملعم في يضائب ارشاد قرمايا يعف بشهادت وحاويث وه مي ي كهتا هاكم تمام عيناى ولانياقا اداس وجه سے خال مذکور لیف دجال کا منا رومول ارواح کوکفار مونااور مجراس کے ساتھ ابن م كاجال بونازباده ترضيح بواجاتا بيداداس في محت كأكمان توى بيتاجا باسي يسامه مضاين سبابي

معروض ہوئے کیعلق مرح وبدل تعلق علی ہے اس میں بدل کو بنزلہ ہم آفتاب فائل *عدروح کو بمب*زلہ وافتا معنى مبدا بغل قرار وتبي يآنبن برك تواها ركي اوراكر باين نظاس من تال بوك فاعل اسكوم بنازيباب جو مختارة تصرف بمواوظ برب كد وح متصرت في البدن ب منبدك متصرف في الرج مكراس ورت مراطلاق فعل بدن برزميا نبين سواول تواسكاجواب يهب كديه خيالات قادح مطلوب وسطور بنين لسلن كرتصرف جبم و زاب في إنوره و نقرت نور في حم افتاب پروالينهم فعل بيني مبال فعال فاعليت موليمي بهال بمي خيال فراليجيئ كوكارفانة تصرف بالعكس بوعلى فذالقياس فعل سعبدرفعل مراوسيه سواس مح كافعل لكريدان كوتعي كبيئة توكيامضا كقدسه أخرحركات وسكنات كابي جم مبدر الداعسل سبح غاية مافي الباب محال بحروض نسبى سويدات اورمبادي فعال يرمي بنين ظاتي مبنى مرزطن مين كيا كمين كالسيم علماتهي معنى مبرقكم مين كياكبا جائيكا اوريهي نهبى برن كے آلاروع مونے بن توكلام بى بنين اور تعلق آلد و فاعل تعلق تعلى ك سابق بي كيو كظروافعال معرتعلق الات بوتاب سوجب تعلق عن كنوائش وافلت فابت مين تعلق ، الات مين مدرجه او لي كنجائش نهو كى اسوقت مجدالله حبار مضاين متعلقه حيات حبمانى ابيار كرام خصوعه السيام عم وربه مدوروابيت بيزداني مجير عبيان يحوان ناوان ليسي مقارات مشكلية ن بچالایا صدابینے مال کوکون نہیں جانتا ندوہی ہے رفیم ہے ندمحنت ہے دمشقت مذفرم ورسينه فقط بيران عظام اورأستادان كرابه كني انتساب كي بدولت امداد رمايي لمكاريرداز نبده سيحلن بونئ مكنفمون امكان ثواث عقاب قبرربسبة رفاخوم واضح نبواكواند فاع شبقبضله تعالى بخوبي تام موكياس ليح كيداور المعرفراس مقائق خناس مون كديه وت وخواب فقط قوت عليه توروك يلتي بن اور وكت كرني نهين ويت توانيجى طرح روش ہوگئ كروقہ يعة تعلق بالاعمال بوجرموت متنع برعامات باقى ربى قيه تنظمية نكاهال كيدمعلوم نبواكه المين كيد فتورا جاتاج ياجهن سوسياس خاطرابل فيم كجيروس كياجا بهتا بون كوبرفيون سطور تالجي بون حققت عال يسب كالجكر اشاره بفكيماس باب بين توجون وحراكي كنجائش بنهين بيئ كرحتيقت موت ونوم توفي امساك بهاوا المعلمجا بين كه يه دونون اس مقام بن متلازم بين اسلة كام ساك كيلئة تقدم ارسال لازم بي پرارسال كرنيواللالا فيدمس جاب توب توقى مكن بنين جنانج ظاهر ب مكر فهو الرسال واساك بالانتزام حركت ميرس و مسك كبجانب مشيرهاس لنة اكرمن بزات خود تحرك نهبن تومن مين ايك جيزايي جابيت كم ترك بالذات بو

مِیْک اشتراک ہے کہ دونون میں حرکت واتی نہیں گرجوغور کیا تو ترکیہ ہے ایک ما در علمی تعنی حس سے ادراک معلومات ہوتا ہے اور تیمنے ادراق سابقہ میں اسکوب ارا نکشاف کہا ووسيح باوه عملى حب سے صدوراعمال ہوناہے اور اُسكانام مضامين سابقه مين سمتے توت عمليكها ہے سوازج نون مین علم مین تو بالذات حرکت نہیں اگر کوئی تخض ایک جگہ پر زانو جائے ہوئے ایک طرف کو آٹھیں اڑا ہے ہی بيها بواور اسكي سائف س آخ جانبول كذركرين توب اختيار أن سكود يجه كااداده كرساء يا ندكر يناني بربهى باب رعبة كهاس ديجهة من اسكى طرف سى محد حركت بنيين بوتى ليكن برطور وبدار كذر ندكان كمن بالاده ميرزكيا باوريكياب ايك نوع كاعلم بى ب استطح اورقهم كے عليم كوخيال فريائ اورين لهتاببون ادرسى جبزكا خيال نفرائية مكريه توخيل فرمائية كاكرحركت كوازم علم ياصروريات بعلم بيتج ببوتي توسر علمين ضرور موتى إبصارا بصاربى في كيا تصوركياب بان بهت سے علم بعد حركت ہى سرآتے بر علات رفتارمن جوجیزی مقابل ہوتی جاتی بین وہ سب نظراتی جاتی ہین ظاہرہے کہ اگر بیر کت نہوتی توعلم بھی نہوتا اس کئے بسااو قات مقدم علوم حکیت ہی ہوتی ہے مگر جوحرکتین انسان سے بالاراد صاد موتی بین ان کی دوسین بن ایک ظاہری جیسے علنا عیرنا شند کا دہرسے او ہرمواز نادوسرے حکت باقی اورىي مدارحكت ظاهرى موتى بالريانهو توحكت ظاهرى اختيارى فهو كرايا مجدلازم فهيل كرجال حركت ظاهرى اختيارى نبود فان حركت باطني في نهو ملكه حركت باطني سى مات خور مقصود بهوتي يح لين يضح ركت ظاهري أس مصطلوب نبين موتى جيس افكارعلوم اورذكر فالق علم وعلوم من موتاب م بهرجال سلسله حركات انبداء كي طرف حركت باطني اور توجرقلبي اوراراده روحاني بيختم موجا لكبيم موصوب بجركت باطني جو كجيم وأسكوم توت عليه كهته بين وه بزات نود تتحرك سيكسى فاسركية عارص كيووض كي باعث أس كي حركت بنهين ورية سلسله حركت اختياري بهال ختم تهوكهين اورخم الح جب به بات تحقق مولکی ک<sup>و</sup> نصر رومانی دومین ایک ماده ملی دو سرا قوت عملیه اور پیران دو **نوان ای**ر خودموصوف مركت بنيين اوروكت براسك تعلق كامالكارنهين جنامج حصول ديدا وباح فركت سيبات روض ہے اور توت علیہ بزات فود تھرک ہے اور اسے تعلق کی بنا بھی حکمت پرے اگر حکت نہوتو بھرتعدی قوت مليكى كوئى سورت بى بنين جوسدوراعال بوتويسات إب بروش وكى بوكى كدوت اورنوم

آب حیا**ت** ین جامساک متحرک ہے نقط تعلیل توی عماریہ ہوتی ہے اوراس وجہسے وہ علوم جو حرکت ظاہری یا باطنی پر موقوت في مال بنين بوت كروه الوم جرب حركت عالم بسرت إلى أسط متنع بول كي كيامعنى وه اب بى دىيے بى عالى برنے جيے بيد عالى بوتے قعے باقى واس ظاہرو كے علوم كاسدود بوجانا كھا موجے نهين كرماده لمي تحرك تعاأسكوروك ليتين بلكه أنكه سالها دانعتاج ثم برموقون بالدوه ظاهري كدايك قسم كى حركت ظاهري سيها وراكرما وه ابضار لين شعاع ابصار كوروك لياب توابصار بخروج اشعه من الجي كلام باور بهن ماتايون باوربهار عنزديك لجي يبي حقب-نواسكاسببية موكاكه التعه فارجه ادم ورقد حيم يضف بن أدمر عمهم بداقع بن يهان سے لیکرو یا نتک برابرشعاعین تصل موتی بین مگراتنی بات سے برالازم انہین آ تاکہ وہ شعاعین آنکھون ہی سے تكى مون بلكة فتاب وتمروش وجراع وفيره اشارنوراني كى شعاعين اشارمصر ديرواق بوكربوجانعكاس مدقعتم كسينج جاتى بن اصرير درايدا دراكم وجاتى بن اوريسي وجد علوم بوتى ب كالصارين انواركي حاجت بوتى ب وردابسار بخروج أنع مواكرتا توجره ورت افار فارص كي كونى وجربن الميس يطق احد احمالات سے دعوی راست نہیں ہوسکتا گر ہان یون کیئے کیفیت ضرورت معلوم نہیں اور مام مرح اركسى برفان سے ثابت سے فيراگر بران شاہد ، فيها اوراگر تجرب بر بنار كارب قوم سى كي ميے كى م بھی ایک عمورت سےجومی نے وفن کی ملالیسی عمدہ ہے کہوااس کے انشار المداوکر بی طریقہ سے سکین ہی متصورنهبين اورجهنه مانا البسار بخروج شعبي هوتاب توجارا كلام حركت بالذات مين سيحركت القم اور بالاراده من بنين اورحكت بالارادة جم تحرك كے حق من ديجيئے توحكت بالقسري كيونكم علي روح بنيين مبائن باوراراده فائم بروح ب فائم بالجدر بنين مويد حركت اشعر عنم ظامر بالكاللا نهين اور وكت بالذات موائ اداده مح مصور نهين ليف تجدد اراده مي اور تجدد كا اثر نهين بلاجو متعتصنا يخات ب اسليكراراده قبل تعلق الشيئين يين بالفعل بين عدم لفعل موتاب بايون المية قباللتعلق مبدم افعل بوناب ببروال جوجا بيئ سوكهية ايكهمال كوجبور كرووسرامال فتياكونا يرالاده يي كاكام بيطبيعت بين مواليك مقتضا كے اوركى كا اقتضار بى بنيين بوتا ووقع يصول مقتصنا اقتضار بحال نبين بوسكتا أكطبيعت كوبرات فودتحرك يعض تجدكهين تولازم أتأسي طبيعت وقت صول مطبعي باطل بوجائ فأن الماده كولعدصول مرادكه سكته إن بالجله يراز فأعل

*جىكوفكماطىبعت يكتے بن الك فيال غلط ہے حركت طبعي يا قسرى ہے فداو ندكريم كى*: محرك مجنى كى طاقت سے يه حركت بريلاموتى ہے ياارادى بينے خدا وندكريم سازمخري التاجاء مواور مهکومعلوم نبو بجر بعد زوال قسر قام روه اجسام اور تحرکات جن کی حرکت طبعی تمجی جاتی ہوا ہے ارادہ حرکت کریتے ہون بالجلہ تجدو ذاتی سواارادہ کے اور سی میں نہیں اور پہلی نہ سہی خاص ابصار میں وکہ بى بواحة خاب اورموت من بلكتب كيمي أنكوين بندكرلين أسك يا اساك بى موتا موكر مرقهم كالمرم ين شوت وكت عكن نهين التاع وزوق وتم ليس من كيا كيي كايهان وقت ادراك حركت كامونا مرورى نبياضا كركب وبريكاه جم مدك كوحركت بي بوتب وه حركت نفس الداك مي نبين مبادي لوا مِن ہے اور کھے مسادی مجی کیسی غیر *فرودی ہار ستاع وقع*م و ذوق میں نہیں ہوتی ہیرعال ہی کہنا پڑیگا کہ ان علوم كاانسداد قوى عليك اساك كي وجهس نهين بكاراس جانب توجيبين حال كلام كايدم وكاكه حركت باطني اختياري ان علوم كيمبادي من سيقى وتت خواب ياموت وه حركت موقوت موجاتي سيم عركت كمحاوري قوت كانام بوكا اسلنه كه علام حركت قوت علمية لوم مذكوره من يهلي معلوم ويكااوله بصكه كمالات روحاني انهين ووكمالول مين خربين ايك علمي وومراعلي موحب حركت معلومه عارض حالر قوت علميه نهبن تولاجرم عارض عال نوت عمليه بوكى اوريبي بمالامطلب عقا بالمجله وقت موت ياخوام قوت عمليه پرءوض مساك تو في موتا ہے توت علمه لطور خود برمتور باقی م**ین ہے سواگر نص**ر معلومات خود حركت كركے سرحد تعلق علم بك بہنج جائين توقعلق علم مكن ہے جنانچہ بال پنہمہ فتور حواس پیرخوالؤ بجانظ آ ناخوداس بات پرشا ہرہے کہ قوت مدکہ بحال خود باقی ہے رہی یہ بات کہ خوابون مین نقطاد را کہ نبين بوزا فركتين طي بوتي بن اس ورت من كوعدم إمساك قوت علميه لم فرما يرام باطل موجابات مواس كااول تويه جواب كخواب بين جو كجيه موتاب دراك شل حركت تجبئة ايني حرك وسيحيئه اوراكراني بي حركت بي تويمكب قائل موسة تفي كريجيج الوجوه امساك قوت عليه موجالب ملك سمت من اگرامساک واقع ہوجائے اور ماقی جہات میں ام ۔ سے روک لین تو یہ بھی بھے منرورہے کئی اورطرف کو بھی جانے ندین ہوسکت ، ح باكناقع بهواور بنسبت عالم متال إمساك نهوباقي بإعالم مثال كياجيز بها ر دیات کی بھوماجت بہیں افراس سے توانکار موسی بنین سکتا کرفواب بن طرح طرح کے اقسا۔

ہتے ہن اور انواع الو اعمعلومات میں نظر ہوتے ہیں سوّعلومات فرکوہ جس عالم کے م بورات میں ين بم أسى كوعالم مثال كهته بين بهرحال اسكان علوم بعد يزوين موت وخواب ممكن سبيحاب جارئ يلتا أ**رّ** بهي يحكم تفقيقات كذشته وقت تعلق علم بالإشارالخارجه باطن قوت كلمية من عدوث ميكل مشابيم كل على فارجى صروري بيربيك معلوم خارجى علم كياي مفعول يعنى معلوم بسب اوربيل باطن قوت علم يعلم كي مغول طلق بني معلوم طلق ب اب أرسم ليان بهين اور بينيهم برور دلاك كهد عِلَى بين كريجكم تفا بالتنا الم كيك وقت تعدى فاعل كے مقابله بين معول طاق عن معلوم طلق كى ضرورت ب مفعول الحني عظ ی جاجت نہیں توکوئی اہل فہم انکار نارے اور کوئی انکار کرے توکس بھروے پر کرے پہلے میں ہات تاہمت موی مے میں اطنی اور کی خارجی مین فرق اعتباری ب فقط بوجه اضافت الے الذمن الخارج بن الدخارجي مجت بين ورمة ايك مرنبيط وجدائي بي وبهداً انكشاف مجفول ليقني معلوم بهوتاب سوجيك موجود خارجي من بيكل خارجي تو بوتي ب يربيكل بلني قبل تعلق علم معدوم موتي ہے اور اسيوجر سے تلم مجي نبين مونااكر أيط ميكل باطني اول مخلوق موجائ اور ميكل خارجي كالجحه وجود نبوتوكيا محال بي كفوك مي بان كامحرب كوا ي مقوك مطابق بوتائ كرميني خالي كلون كابون جب كيى وه خالى بو موجود بوناب ايسے بى بعدد خول أب اشرطا بخاد آب أرجم كا تورين تو وه محدب والكاتون ب بيعال ہے توقبل دخول مبواگر پانی میں تکل محد ہی پیانسوہ توخدائی قدرت کے سامنے کیا د شوارہے اسیاع علمین می عدوت مفعول مطلق علم بیے فعول بیا متصورب اور ببط ابت موجكا ب كامياك بى كاموتاب اورطوم برمياكل بى موتى ين ا اهنى وجود جومع دوس برياكل بوقام يتل عدم معلوم نهين بوتا اورحب فقط ايكل معلوم بوسئة وسيكل وونون چگاهی فایج اور داخل مبدا انکشاف مین مه ایک بی ب تواس صورت مین اگر شور توات عقا بعدمون واخل مبدر المشاف فركوري نطبع اوجائين توكيا محال بواويظ الرييع ومواج المالا طلق كا نام ب لشرطيكم مبدأ انكشاف جناب بارى من تحقق بروجائ والشوع بحقيقة الحال والمحد لسرالكبي المتعال آب لازم يون ب كرتبل جواب شبه فاسرأت خلس كالمع على شاقي على بوصريث الى داكد مامن في المرقالة والشرعين روى ي المما قال كود كيكر مين أى باس ما والدوكذار في به كروريث مسطوراً كرج بظام راكس حيات تأزه بدولالت كرتى ب ص سدوت يعنى

انغطئ يعنق من وبرن كاويم بريام و تاب اس ك كدرة توبعدانف بال بي بظام م مود لوم بوتلية ناظر بيراس بالت كوليا فكريك كوقوت علمايني مبرا كمتناف شل بورة نتاب جرائع قابل نعبا فوانسية اور در صورت غياغ و قوع البعض على أبعض يا وقيع الكل على الكل غرامًا بها اس الع معد انكثاث كالأميمة اضرورب كيو كماكم بصفائك نتيجه دفوع قوت علميه تعاجب وه مرس كالطلحي بوناجا بيئ اورظام سه كه درصورت القباض جيب رة على كغض تحقق ب ايس بي وقوع عانق بهي تقى ب جراع كوص تت كسى من لا بن دهرد تبيداد داويرت مر نوش ركهكم بندكر يعي تووه في جودور وتنتيك بحيلام واختام نقبض وكرخود ضعله جراغ كيطرت لوط أثماب وراس صورت مين فوداشعلم ادراك ستعاعون برأن شعاعون اورأس نوركا وقوع السي طرح لازم أجابك جيسة قبل نقباض يعنه وقت اجماط درود بوارك وبرمثلاوا قع تقاسواب إلى انصاف عور فرمائين كدوقت توجر نفس المانفس يهى انقباض مبدارا تكشات اورار تدادمبداء انكثاث المالاصل موتاب اوروجرا تكشاف فعلى يجار المعبارا كتاف ورانقباض مبدارا كمثاف والساس صورت بين عال مق ويشرو ے یہ جونے کرجب کوئی رمول مندصلی الترطیق الرائم سلا ایجا ہو تو فعاوند کریم آپ کی مع بر فتوح کوال استغراق في ذات الترتوالي وتبليات الترسي وبوجر محبوبيت ومحبيت تامه ويكوها لمعنى با بوش مطافر ما ويتاب لين مبداء انكشاف نبوى سنى السرعليد والم كوجو انبساط الى الشرهال تعامي بانقباض موعا كاب اواس جرس ارتداد على نفس على موتاب اورابتي ذات اورصفات اوريم سے اطاباع ماصل موجاتی ہے موجو تکر سلام ، متیان می جادوا متعلقة ذات خود بين اس الئ أس سي مطلع بوكر بوجرس اخلاق ذاتي جواب مشرف فرمات إلى اس صورت مين اثبات حيات اور وقع منظنة حيات بعنى انقطاء تعلق حيات ليجواب بن اور كلفات حاجت زيب كي قطع نظر لصديق وجداني كيجووا قفان حقيقت مردار انكشاف كومال ولفظ ردوود عدميث بين موجودت البرشاري فان ايك فسه باقي وہ برہے کہ ایک جران آپ کا فدائی ہے كونى وم اليها مذكرنة البوكاجوكوني مذكوني آب برسلام منوض كة الجواس صورت بين استغزاق برخ عام يي الم بكرون كبودريره واسكاء كاركزا الماسية مساب كداد مورون كجواب يرتواس كاروال مكل بان المور البتاس كابواب مهل ب وجراس يسي كرمن يرفته نوى صل اللواليدوكم يب في

اصل ارواح با قیہ خصوصگاار واج مؤنین امت تھیری توجونسا امتی آپ پرسلام عوض کر میگانس کی طون كاشعبه لوسي أريرا دجلة عب لازم نهبين اورظاهر به كداس شعبه كاار نداد باعث اطلاع سلام معلق م برميجب زوال ستغراق طلق نهو كاآخر شعب غير متناهيه اوري مان يول مجيئة كاس عمورت بربقان کسی شعب کا استغراق اس شفس کی موت کا موہم ہے جبکی حیات اُس شعب کے افاضہ بیروقون ہے كمرصب يون لحاظ كياجات كالركسي مخروط كاقاعده كسي فيزير رها مواور سطي محيط براس مخروط كم أسكال مخلفه على شلت ومربع دائره وفيرك بني موئي مون توان اشكال من جواس مزوط كحص بن سراعيات بين أس ار مخروط ياأس كي من جزم ك القباض يا انساط سے فتورلازم نهين آتا اس مورت ين اس بات كويا دكيا جائے كه كمالات مكنات بلكه خود ذوات مكنات موطن وجوم وه نسبت ركہنے ہيں جومثلث بالخروط من تره باكرت جسكام زان ثلث يامخروط نركوكو لاس بوتوار بان كاتصور خود هال جوجائيكا كرمين بوي م مبدارانكشاف نبوي صلے الته عليه وسلم ايك مخروط روحاني ياعلى ہے جن كا قاعدہ وقت منفزاق في الله تجليات ذاتبه كي طرن برو كاه درارواح مومنين وحسب تفيق كذشته مسكوت من مجلاننزاعيات إن اس محيط كى جانب اتع موشي اورظام م كاس صورت بن انقباض وانساط منكور سے اجلال حقائق موماً مونين للزمنبين أكاورنداس وجب افاصدروهاني ارواح مومنين سيمقطع بوسكتاب جوويم فكد وحب خلش ہوجب ان مضامین صرور یہ کے بیان سے فراغت بائی تولازم یون ہے کہ جواب شبر خام كالجي قيم كيجئه لين اس خلجان كوعبي رفع كيجيئ كها وجود شدت عظمت حقوق والدرو حاني ليصن حبيب رباني وبهارج حقوق والدمهاني سازا مدبين جنائيخ تقرير كذخته شابرب يعركيا وجبيش آتي كه كسب طام بون عام اس سكر مرفوله بها بول يا بهول اور تكوات والدروحاني ميس، مرخوله بها توحرام رمن اورغير مرخوله بها بعدطلاق يا وفات بموحيكهم حلال برجائي تفاوي يظمت حقوق تواسبات كومقتصني تصاكراكر بهوتالجي تومعا لمهريكس يوتاا وربالعكس ببي ينبوتا اتو ايك مال توريها مكريه تواوتصدينعكس بوكميا بواب شلجان كايونكه ايك نهيد طويل برموقوف ص سے فرق مراتب مردوزن علوم ہوجائے تواس کئے ناظرین اوراق کی فدمت میں بعد نیازالتاں ہے كالجداور عبى تكليف الماخلك عاجت باكرالال عايض حال فهو توتقويت بمت كيلة يد كذارش مي كم يتميد برجند و ثبات مطلوب علوم كين تهيدي برافوريك نوبهت سه مقاعد عاليدى تصوير

آبجات

تضائص نبوی معلقه باب کا حس سے جارسے زیادہ بیبیون کارسول التارس باره ازواج آپ بیرعدل کا واجه سيعوام بلكأكثرنيم ملاديمان كهو بيينية بين استمير بدكيفهمن مين انشاء الثعرام وال ایمان امید کمال ایمان بو عکداگر اندانی تطویل او فرصت تهامت کی کوئی صورت نظرا تی توان مصاین کے بس ومیش میں تمام خصالش کومتعلقہ نکلے ہمون یا نہون ملال كرماناً گرمنه دل برزورا ورمنه وقت برا منتيار و ونون لاقعه سے برابر نت<u>حطے چیے جاتے ہيں اساء</u> مرال کرماناً گرمنه دل برزورا ورمنہ وقت برا منتيار و ونون لاقعہ سے برابر <del>نتحلے چیے جاتے ہ</del>يں اساء تام مصاين كوچوركر ذكر فرق م اتب مردوزن كوجهر طلب مذكور مو تون سے جبطر تا بون مخدوم ن عورت كا كي مقل في دين دعم وعمل مين ناقص بونا ا ورقو ت علميا ورقوت عمليه مين مروكا بينسب عوري زياده بونا ب كوسعلوم برباتى ان دونون كمالون مين ال دونون كافرق مرتبايتي قدر زیادہ سے آور تورت کسقدر کم سے البتہ قابل بیان ہے سوعقل کی کی کاحال پو چھتے تولٹہا <del>۔</del> بفدرنصف معلوم موتاب دوخورتول كي كوابئ اس نقصان عقل كي مي وجرس ايك د برركهي كئي ہے جنانچہ ماہران كلام الندوا ماديث اس امركو بخوبي جانتے ہين اور وين كے نقصان كو مِافْت لَيْحِيُ تُودِين كَ نِقْصَال كَي مَقْدار سِرِجِند اسطِح صَاف كَهِين سِهِ ابتِكَ بَجِمِين بَهِين أَنّي مكم لعض حادیث کے اشارات سے اون علوم ہوتا ہے کہ دین میں کھی استقدر کمی باحدميث موجودب جبكا بيضلاصهب كدور باره تسرد تنكر وعلم وعرادت جوحضرت وال کئے گئے زیادہ صابر کون بح زیادہ خاکر کون ہے زیادہ عابد کا ان سب موالون کے جواب من میں فرمایا کہ جوز ما دہ عال رواس ہے بادت وعلم وغيره مهول بن بقدر عقل ہوستے ہیں او عقل میں تنا نسف کھی۔ بھی معلوم ہواکہ دہن میں بھی عور تین مردون سے آدئی ہیں اور نیزید بھی معلوم ہوا **کہ** وصوف لھ ت حقيقةً اولاً وبالذات عقل جاورتوت عليه اور توابع قوت عملياعني صباه رعضا رّ ثانيا وبالعرض موصوف بين اورجونكه قوت مقاليلس باب ين موّ فرو فائل بحاور قوت عليهمتا شراورقابل اومعروض ورانزاورعارض كالمي ببشي جيب بوربه توت وضعف موشرو فأكمل ہوتی ہے ایسے ہی بوجیفقصان و کمال قالمیت قابل ہی ہوتی ہے توفاص قوت عملیک نقصان کی طرف آب حیات معات میراند. آب حیات میراند

بى اشاره كرناصرور مبوا تأكدا شارات بقلى درباره نقصال دين موجم موجائين اوروه شكوك جوبخيال تنال من فالبیت زناک در باب نقصان دین بعض لوگون کے دلول میں گذرتے ہو بھے رفع ہوجائیں لئے معرومن کالبرم د منبتی کے ساتھ دنیا کی دوعور تول کا ہونا بھی جیساا حاد میشجیجہ سے فاہیے کج اسی طور مشیرے کہ دوعور تین دین میں لیک مرد کے برابر بین اس لئے کہ جنت میں جلنے کیلئے دین جا عقل موكنهوا وروخول جنت كى يكفييت بي كرجهان ايك مردب تواسكے مقابل من دوعور تين تان آت معلوم بواكه واخت جنت يريمي جوآية وتلك لجنته التي اورثتمو لإبالكنتم تعلون سي نابت ب وبهجه اب للندكر شل حظ الانتيبين من ہے اور دو عور نين ملكردين ميں ايک مرد کے برابر ہن اور چونکردين با شاوش لغت أورنيز باين صكدروال ملزصل الله عليه وكمهن بيان نقصان عقاف دين من دين كوعقل كيمقابله مين كهاسيه او عنقاد عقا مُرمَض عفل كاكام ب اور ماسواعقا مُركم اعمال بن يا وه كيفيات بين وكالمفيار عقل قوت على برعايض موتى بين توبون علوم موتاب كاين علل ماكيفيات مذكوره كا نام واورجب عقيقال م بطور طورمونى تومعلوم مواكيورت كى قوت على مردكى قوت على سي دى بيم معبرذا جذ بماكنتم تعلون اس جانب مشيرب كرميرامث جنت كامدارعل مرب جيب موافق اشارة جالة قرب لكح نفعاً جور كوع وصلي الذرمر وارتعب ميراث دنيا كامدار تفع رساني برمعلوم بوتلب احرحب مدار كارميرات جنت عمل برموا اورميات کی میفیت ہوئی کہ ایک مردہے تو دوعورتین توخواہ مخواہ برلازم آیاکیمردون کے اعمال اُن سے دو حیند عورتون كاعال معموزن مون غوض عورتون كي قوت عمليد هي شل قوت عقليم و فيحقوت عليه ته مي ساور قوت عليهي بيخ و منياد دين ي تودين من هي بقد رنصف كمي موكى اور چونكه بيد و نوان قومتين بي تام كما لات حيات اور لكات روعاني كي الم بن او عيران وونون قو تون من عورت مردت أدحي موتي توالا الجرم ايك عورت كى ان دونون توتون كففرات اور علل فرب ورميع المنى ده كيفيات قلبيه وَبَقَل كي عکومت اور قوت علی کی اطاعت کی وجسے بیدا ہوتی بین اور نیزاعمال اختیارید مرو کے ان دونول فولو كي تمرات ا مرهال طرب ورم يع مع وها تى جو نظام لي كدايك مقدار كفصف كوروسرى مقدار كے نفسف مين أكرضرب كرتے من توان دونون نصفونكا عال ضرب بيشدونون مقدارون كے الم عال ضرب كاجوتهائى موتاب إتى كيفيات اوراعمال اختياريكا بسبت توت عقلى اور قوت على ك عالضرب برنا ادرهال جمع نهونا فودظا ہرہ کیونکہ کال جمع بالبلام و . . . . . مین شیار مجتمع بینا ہے تو باعتیا

الماسية كالمات وكيفيات معى فاجم الدادعام ي متركيب ي

ہیئت جماعی کے ہوراہے سووہ ایک مراعتباری ہے چندان قابل عتبار نہیں اور خال خس ميئت اجماعي كے ہے اور وہ باليقين صروب مفروب فيد كے مبائن ہوتاہے سوكيفيات غركورا ور اعل افنیاریک بسبت توت عقلی او قوت علی کے عال جمع مونا تو بالبدائة باطل م كيونك وكيفي ا واعال اختیار بینین قوت عقلی اور قوت علی نہین بلکه ان دو نون کے آثار میں سے بین تو سے عورت ين لاجرم كيفيات مذكوروا ولاعمال اختيار بيركوقوت عفلي اورقوت على كاعكن ضرب كهناجا بيئي كيونكرجو امورایسے ہوتے ہیں کہ اُنکے وجودا و تحقق من کسی دو چیزون کی صرورت ہوتی ہے بہانتک کے بے من دونوں کی اُن امور کے وجود کی کو نکھورت نہو تو اُسکی ددصور تین بین عال جمع ہون یاعال بكهنيين باين وجهة الل موكونفرب فواص مقادير مين سي كيفيات كو ، پر کو خرب مقاریر می افتط بهی بات موتی سے که دو قلام ری مقدار م ن دونو بجے مغائرادرمبائن باین طور میدا ہوتی ہے رى مقدادىن شركي مثاع مول ليني يذكه يكين كرا سقدراس مقدار رجيے عال جمع ميں موتاب بلك أسكے مرجزر وجود مين دونوں برابر شركي مون مويد باتقادير ، ملاجهان کہیں الکیفیت دومری کیفیت کے سا ت دو دون کو شال این ان طهر این احکام کا کمیات مر لتا بین مدون ہوگئین اورائل عقل فے ا کے نے ناک الو*ن کو بہنسا تھ*ا ابنار *روز نگار محکومی کیا کیا نہ* ون کے لئے ہے جو فہم کیم ادر طبع متقیم الہتے ہین ے روعنی اہموم تسلیم رین ور مذاس سے جی کیا کم که احکام ضرب کوعام تنجیبین اور

بكيضيات مذكوره اداعال خنياريه توت عقلى اور قوت عملى كاحاصل نغرب مومكن اورعورت كي فيونول **قوت**ين مرد کي اُن دونون ټوټون سيه آدمې د کين ټوځورت کي کيفيات ند کورواور عمال اختيار پيمرد کي يىفيات اوراعال فتياريه كي نسبت جو قنائي ہو نگے جب به بات ذم نٹين ہو دکي توا تناا درغور فرمائيے كہ کئے جوعوتیں طلاک کئی ہی تہ وہ تبہاد آبرااعلی ازوجہم ادما ملک کیا نہم ازواج ہی یادیڈیاں ہیں ماول من بشهادت لفظاز واج مقصو در وجبيت بعني وفع وحثت وحدت أور مع بي رفرسا اني تهماتي ہے اور چوکز خواہش جاع اور آرزوے بوس وکنار کوعشق بھی اُس کے مظاہراور آثار میں سے وحشت بِ قوى تَعَا تُواس ازدواج مِن حلت قضار شهوت جاء نظر تَكُ مُرْجِزِ نَكُهُ زوجبتِ انقسام بمشاومين كومقتضى باوراد هرانس ومحبت اور ما نفت وحشت وحدت بي نفع رساني يكد مكر متصو نهين كيونكساكر بينهين تويير آدمي سواجنبيون كالعنبي بالواحنبيت بي وحشت كالمشاءب تولاجرم باعتباركيفيات مركوره ادراعمال اختياريه اكمدعورت كالبنبيت ايك مرد كم في تعالى مونا الجي واضح مواب تو بالفرود جارعورتین مکرایک مرد کیلئے زوج کامل ہونگی اب شنے کہ اس مددار مدی تقیید کو خدائی طرمنے دیجبکراورعقل می نصف کی کمی ضا و رسول سے شکرار باب عدس کودین میں ہی منامت فالمرطح يقين بوجا ماب جيبي شمره قمركي مقدار حركت اوراختلات ادصاع تقابل اوراخلات أشكلات قم وكحاظ كريحاس باست كالقين بوجا ماس كه نورقم نوتمس سيستغادب كيونكاز دواج مين افاده ويتفاده اعمال اختياريه يرمو قوف سيصادران كاليسبت توسيققلي وقوت عملي فالتفرب بهو ناكحكم وعدان ظامير ب اوج مضروك مقدار عنى عقل من فصف مونامعلومها در علاهرب كى مقدار معلومها كه وه تياسها تو نيه المني دين كى مقدار مجى معلوم بوگرى كەنسىف ب اور وە احتمالات موسم، خلا ئ مقصود جومحرومان و وجبران كى نظرين قامع تقريرات اثبات تناصعت دين نظرائة تصيب شقت رتفع بوكم مرجو كالم انعدل مغرض آسائش بندگان ہے د نبطراستعباد ادر بوجیکھیں عبادت توجیہ سے کمین بندہ کوا ہے خدا کی طرف سے موافقدہ نہیں ہان زیادہ کی صورت میں حد خداوندی سے بڑے انا بھی ہوا ور اپنے التحقاق سے زیادہ لینا بھی ہواسنے چار سے زیادہ درست نہیں ہوسکتایں گرجو کرا دخال جنت بطورمجانا ہے جرض مضحاجت نہیں تووہان کے تمام و تابع کو الاح شرب ہویا از دواج ہواز قسم مجازات ہی ہجے مثل وقائع دارد نیا تفهامهاجت نکیئے بنانچ یون بی ظاہرہ اسلے کروہاں هاجت ہی کوئی اباتی بہدن ہی

طرفين ستاحروري فبمس توازد وامتاع بأبه بادراقا ده اكتفاده

خر**ب** کی مذحجاع وغیره کمی چنانچه ظاهرهه در ده هوک بیاس نیم شا<sup>د</sup>ار دمتیا دیان همی ستایکن فرهن<sup>ین</sup> میں حاجات دین ودنیامین سے کوئی حاجت باتی نہار کہی جو کسی تر ہر دینے دنیا کی ضرورت بیے اور ايك كودومر صص اميد نفع رساني موادر باين وجه باعتبار سرايه نفع رساني مساوات يكيى جائي المعجب اورووت وبوجهجينى اوراتناد أوع واتحاد ومعي بإمرارتي منوزمتصورب وبعبدار تفاع حوابج اورسيار ہوجانے تدابیر کے بجرصفات روحاتی اور ملکات نفسانی کے اور کوئنی بات باتی رہی ہے دیکے عتبا مے تجنسی اور تھادفعی کہاجائے اورا دیر گذر دیکاہے کہ ال سب ملکات اور صفات کی وہی توت عقل اورقوب على يدموس فحف كي يونون قوتين مهذب من اسكانف مي مهذب، ادروه عنتي ہے پیراگرانسیائیے افتخاص تعدد ہیں تووہ سباہیں بمجنس اور ہم وضع ہیں بشرط ملا قات ایک وہم مع عبت اوران مورى بيه بنانچه احاد ميش محيداس بات برهبي شالد بي كه الرحبت سبايك ل موعظ بالجلد الوجه سيكار موهالي تدابيروين وديناك كيفيات واعمل فركوره جوسوايه نفع وانتفاع تع : قابل لحافظ مدسے جو لیون کہا جائے کہ کیفیات وا ممال فرکورہ میں عور تین مرد ون سے چوتھائی تھیں مناسب یون تفاکه جنت مین دنیا کی عورتین ہرمرد کے پاس چار جار ہر تین شکہ دورد و ہان تو تعقلی دا وت على وكمالات الناني من سي بين مكد المل كمالات ابين البتداب كم قابل لحاظ من كيو تحراكم وق عقلی اور قوت عملی کے مامل طرائے دوسرے کو بالفعل جیندان عرص باتی نبین کدیے اس کے اندایے تكليف ہواورام حب گويامنا فع متعديہ اكثر ہيكار ہوگئے اور قابل لحاظ باقی سرہ سيليکن ہم سے بی کیا کمہے کی بیے ضم دگوش مبنی اور سواا کے اوراعضاء بدن اگرچہ کوئی کام ندلیا جلئے تب ایمی موص يرف زينت بدل بن اورا كابونامحت محاست من ما فلت تمام ركمتا بحيا تي ظاهر سلي بى قوت عقلى اورقوت على ادرا نكى ذرمت بعينى لوركمالات قلبى اور لمكات روصانى سرمايه زميف زميت روع اورأن كابونا باعث الددياد مجست مجانست واتحاد نوعى مي كران دونون قوتون من عور تواكل سبب مردو بحے آد یا ہونا پیلایی ٹابت کرچکے ہیں تو یہ بات آپ ٹابت ہو*گئی ک*ر دنیا کی دوعور تیں ہی جنتی<del>و کے</del> لئے زوج کال بین علاقه برین دخول اور سکونت جنت کے لئے دین جاہیئے عقل کی تحدی جاہت منہو گان ندابردین و دنیای ضرورت باتی رمهی تواس کی می ضرورت دہتی اور حب عقل کی حاجت ہی نہین تو الكي معايت اوراسك لحاظ كي جي كوئي وجربيين تواس صورت من فقط دين كالمحاظ جا ميك وال

دوعورتين ايك مردكي برابرين اور يدلجي زهبي بهر كيتم إير عجمه آخريج دوتهاني ورتين اورايك تهائي مرومون اورحكم ازلى في باعتبارجب نقال مي ويج شل خطالانتیبین بچھاکران دونون کلمونین ایک مرد کو د وغور تون کے مقابل رکہا ہوا وراس مجہ۔ می جبین جی اہل جنت کی کامیابی ضرورہ دوعور تون سے زیادہ کسی کوندی گئیں ہان قلیم دنیا ، چونکه تام ایل دنیاکی کامیابی پرنظ دہین تو یوساب بہان مرعی زیایا یون کہیے کہ حبنت میں بھی قعاد زوج کامل میاری ہے سواس میں دوعنامیت ہوئین ہاتی بوجہ نرہنے تور تون کے جو دوکی کمی کمپئی تھی بامن حرعين مرحمت مومَن مگر حو نكه مجازات آخرت اور بهيع و شرا خداو نرى من عمال عباد کے جو دار دنیامین کئے تھے یہ فدر ومنزلت ہے کہ اُس کے عوض میں متاع حبنت میں سے آ دي كنا مواور زياده كالجح حساب نهين حِنانجه فرماتے مين والتريفناعف من يشا م توام ہو ملہ کہ خدا قدر دان کے نز دیک و نیا کی عمدہ اشار کے مقابل جنت کی متاع میں مص**بعان مضا** مون وبرابرا می تواسی قیاس بریم جهیس آناہے کہ بہان کی مخلوقات کے مقابل بشرطیک فعدائی بند أتجائين جنت كى مخلوقات مين سے جوان كى يجنس بون اضعاف مضاعف مون توكہين برابرآئين اور طیب کنٹ زنان بنی آدم باین وجہ قرین عقل ہی کہ زنان بنی آدم نے اطاعت فدا **وندی میں مرتوں جان** پر گنوائی تھی حوون نے کس فی ن عبادت اوراطاعت کی تھی جو اُنکے برابر ہون اور خدا کے بہان عزت واحترا تقوى وتواضع ہى يرخصرے چنانچال علم جلنے ہين فدافر آماہ ان اكر مم عندالله انقلام اورسول ملله نے تقویٰ و تواضع نسریعنی عبادت کی وہی اشرف فانسل ہوگاسو یہ بات زنان بنی آدم میں توہر یان حورون من بن مرجيد عال من نيابين بني آدم تفاوت زمين و آسان بي كسي كادس كنا اجري كسي كا سات سوگناکسی کااس سے بھی زیادہ لیسے ہی اضحاب عمل مین زمین وآسمان کا فرق ہے کیونکہ جمحاب وعال كي فضيلت بوجاعال ہے جتناأن مين تفاوت ہو گا أتناہي ُ نين اسوجہ سے جيسے چارعور تين كميم و جنتی کی زوج کال ہو تین دیسے ہی دونور تون کے عوض حورین عبنی حیاہے ہوتی ہوتی عزامیت ہوتی السّرام بالجلازواج دنيااوراز واج حنست من دنيامين كرعارى اجازت جوئي درحنت بين دوملين توكيامضاتة بعقل صائب اسى يرشا بدب كرجو كجد بواا ورجو كجه بوكا عين مناسب اوراكر وجوه مذكور بالاير قناعت

نہواورلوجیکٹرت درعین ل حیران ویریشان کا خلجان نجائے تو اسمین تو کچھ حرج داخل ازواج نركيئ اورتمليك فلاوندي كوسبب ملك تعجيت اواطلاق لفظ زوجريااز مين بإياجامات اطارق مجازى قرار ويحبئة بال يدبات بو جيئة كقهم ثاني يعنه ماملاً ائتن نكل تحدمدعد وكيون بنين مواسكا جواب يسب كتهم ثاني من مقصود بالذات ىت اس كانام بى كە ھاجىت ئىدەم كور قىع كردىك اورخوانىش جاء اوراً رندوستے بور قىكىنار دىجىر كى ىت قوى اورعزورت شدىدىب توجى محل من اس هاجت كاار تفاع لبلورخوابش طبع سليم تصوا**ر ك**كا بو گاسو فدام بن سے مورت بی قابل اس لمرکے تنی اس لئے باعتبار انواع فدمت فادم كال وتووي ومرداس اعتبارك ناقص الغرف اجازت مجامعت اورا باحت قضا رضهوت ت دوجيت البين وكسى امرين مساوات الموظارب بلكه بحيثيت فدمت ب الاقدها دميت ومخدوميت عقلاً و نقلاً كسى عد دمعين كومقتضى نهين جواس كالحافظ والكينان نظركنفاه الرسزارين توكيا بواعر خادم ي بن اسقدر فدام كالجموعة في مرتب محذوميت كو تنبين بيويج سكتالون تجدين أتاب كددر باره فلام تحديدعدد موافق مصلح وبن نشين موحيكا تويون خيال فرمايئ كرعقال ليم س بات بريشا برس كدرسول الترصلي الترعليه والمم سے دواوروں کیلئے دربارہ ماملکت ایا نہم سب کومعلوم ہے كى ازواج بين مصورنهين شرح اس مع اكى برب كتب صورت مين رمول الترصيف الشرط الدويم المريكم الميل کے حن من واسط بروخ وجود روحانی ہوئے توالیبی مثال سمجنی چاہیئے جیسے آفتا ب جرخ چارم اورا نٹیون كى اليي مثال خيال فرمائي جيد عكوس أفتاب جوائينون من اور بانيون من عايان موست من يا جيسه درودلواركانوار يعني دروين موجي ايك آيئن كاعكس خلاه ومسرك آئيند كے عكس تيجنس يا ایر موپ دوسری دموب کے ہمجنس ہے اوراس جرسے سنبرطساوات مقدار ایک کو دوسرے کامسا وی که سکتے ہیں اوراگر مقدار میں بھی بیٹے ہو توجی مکس باصف ہوپ کی جانب کمی ہو اس کے او ککسون یا اور د ہویون کولی افکار کے اگر جبر نقصان کرنین تو و وسیم عکس اور د و سری د ہو<del>ہ۔</del>

ہوسکتاب ایسے ہی امتیون مین ایک متی و وسرے امتی کا ہجنس بے مگر چونکہ زائی مردیں باوجود: موسکتاب ایسے ہی امتیون میں ایک متی و وسرے امتی کا ہجنس بے مگر چونکہ زائی مردیں باوجود: ما وات نہیں بلکہ مقدر کمی مبنی ہے جیسے ایک مین اور حیار مین ہے تو تھیل عدد الربعے مرکاط بوسكتاب بررسول الدصلي المرعايه وسلماورمومنات است من اس صورت مين وه نسبت موكى ج منسبت كدآ فزاب اوركس آفتاب وروبوب مين بي موظام بهكد آفتاب وركس فتاب اورأفتاب اوردموب ميركو أنسبت بنهين أفتاب كجااوتكسة نتاب كجااور على بزالقياس أفتاب كجالومهمة کجاجوساوات منصور**موس** چنسبت خاکن دا با عالم یاک + لاکھنکس **آ** فتاب اورکروڑ وانجو بین بھی ایک آ فتاب کے ساوی بہیں ہوسکتین چہ جائیکہ ووجارا سلنے کیکس آ فتاب وردہو پ کا عدومك وبقا دونون بواسطهُ ممّ فتاب بين عكس مّ فتاب اور دمبوب دولون عدو ت وبقارو وجود مِنْ در يوزه كر درد ولت † فتاب إين الغرض آ فتاب عكس آ فتاب على بزاللقياس آ فتابِ ومجوب یں تجانس ذاتی اوراتھا دقیقی نہیں کہلکہ تفاوت زمین و آسمان ہے آگرجید صورت بین یار بگ میر فليل وكثير شامبت كهو عجر عبى اميد مساوات اور فكر برابري ايك خيال باطل ب السيم بي معج رمول ا الميه وسلم اورار واح بست من تجانس ذاتي اوراتحاد حقيقت اوراشتراك نوعي نبين فرق زيروا المان رجيشخ وصورت واحكام جهاني مين شن خورد نوش فيرو مأش كبهاجلت اوريون كهاجامي قلانها نالبشه شلكم عيراميدسا وات ما بين سرور كائنا تصلعم اور ما بين مومنين ومؤمنات بنجلاضغاث احلام ا ور لور خیالات وام یات ہے اب خیال فرمائے کہ بھررسول النگرام کے لئے تحدیدار بعہ ہو توکیونکر مو بين عدداريع نقطب لحاظ مسادات تهي بهان كي الحرج اوركسي عدد سے مساوات متصوري تبيير ازوزج كاوبهي فكم كاجواوروتكي ماطكت ايمانهم كالكم تفاتوعدم دجوب مهراورعدم وجوب عدل معريصه اولى كام أير كا تفصيل إس إجال كى يەسى كى ما مكت ايانىم كى كئے جودىم كى شرورت اورعدل كى دعا بنين فقط أمس كى وجريبى ب كروه ملوك بين بحربهر جوا جرت ب كيونكر واجب بوكيونكم اجرت غيرى چيزك لية مبوتى سے على بزاالقياس مالك كواين اساب اورا شار ملوكر من جيے لبام في ركب وغيروين فليارم وتلب بورك وباب استعمال كراء ورس كوحي زجاب استعال مذكرا وركامس اللئے اس کے ذرم یضروری نہیں کرب کو برابر استعال کرے اور جفند ایک سے کام نے استقداد سے

ت أيا نهد ملوك اورخادم بموسطة تو مالك اس كے اورسبالمور مین زوج وزوجه دونون برابر بین اوركیون بنهون ندجیت كافهمیم بی اس بات موضح يخ توجيبه بابم إل سام من لفندرر والطوعظائق محبت حقوق رعايت اورمروت فابرته بين حينا نجا حكام صليتي اور تروالدين اورتراحم فيابين حوكام المندوعة ينون من بلرى تاكيدون س مركورين ابير شاہد بين ايسے بى مابين زوج وزوج اي بهنگ دشته زوجيت جو مبت كى بيداكرنے من اور رعاميت ومروت ثنابت بمونظ اور بإسداري دلداري لادم مهو كى اورجفا كارى دل آ زارى حرام بهوگی اور مادومرے کے ومدلازم برگا کہ اعقد ورسینے امورا ختیار یہ میں دو-مادى الاقدام بن اور ربخ رشك يح واج در صورت تعدد بالم در باره حقوق رئت تزوجيت ش ، ہوتھے کے رنے وغم سے ہل محبت کے نزدیک زیادہ بین تواب زجہ کے اختیار میں سوا اس کے اور کوئی سالقد کمیان معاملہ رکھے سکتے ہاس برابر موئے اور ہراکی سکے ل ے مگراد واج طبرات سرور کائنات صلی العظلیدوسلم با بنوجه کدر طه في العروض بن رسول الشرصيط الشرعليه والم محملوك نزدیک المکت ایانهم سے زماده بن کیونکه ما ملکت ایمانهم مین اسباب ملک توجها دیا رہے و شراء وجب و میراث بین موریسب اموراس بات پرشا ہر مین که مالک کی ایک عارضی ہے مماوک کے لازم واتی اور صفامة قدئيي ون سے بنہين ورنه ٥٠ و مشاملک بين ان امور يني کي کيا ضرور مة بنجي اورتب الشيا وملوک مین ملک عارض میونی قومزمیند جو ضد ملک مندم یااس کا عدم داتی موگانان مابین ملک وحربیت کے اكرواسطه وتاتو يرواحمال موتاكه باعتبارة است كعد لاك ب دحرميت سيها ورواسطه في لمروش

ما ورمېزېاعت ابغام وجود مارض ېوتاسېيه تومېس کاغير فې جوداوراسکي دان وو ا این الموک موف برشا برمند اوراس کی صورت حال سے بیٹمیا ہے کہ طه نی انعریش کے اس کیا مسف قدیمی ہے بالجلہ وجود عاریش خانہ واسطه في العروض م وتاب اوراس وجد عقل ك نزديك وه عارض ملوك واسطه في العروض فى العروض مين ليا فت تصرت ب أينى ذوى اعقول من سب تومر كوختيا رسے سودا سطہ فی التروین ہونے کی پوری پوری صفت تو خداد ند کرمیم مین ہے جنانجہ او پرمرتوم ہو حیکا ادا سوجے مرکو ہلائے قبی تجینا چاہیئے دوسرے رقم ماریس کر سے مرکز کر تم کی مالکیت مجینے کیونکہ اول توربول لناصلع محققین کے نزدیک وسیلت کام فیوض اور وا بآمام عالم كيلئة بن جنامجه آمجه لئة مقام وسأركا من بعي فقل مح نزد يك بي طرف منب . به روات لولاك لما خلقت الافلاك صحيح بهو ة اوربهان معيم من آنات كوع ويحيى معلوم بروزلب دوررس آبجا واسطه فى العروض بونابى المرسى كمال من الرامج تال جو توموندین کے متی میں اب کاراسطہ دجود روحانی مونا بھی روش مواہے ارواح مومندین کی قد ويجيئة كهايك وجزوش تبنظرت عبى زياده بسب جنانجة إلى علم عبلت بين توضل وفيجي يم اح اور رو خرانت ایم کس کی ار واح مونین کی شرانت رسول الله وساقوى بونى تولاجرم تلعاحكام من مثل عدم ضرورت ميراور عدم وجور ترجى من تشارالخ س طابرب اورعدم خرورت مرجيب وابهته النفس مح حلال مون مام بخارى حس مين لفظ المكناكها واردسية أسيرد لالت كرتي بين يرسب احكام موجه جوجا مين تطح اسيراً إب مبرونايت فرائين يا دربارة خسب باشي فيره عدل بجالائين توآب كا وسأن ما بكلاس طريق سي تو يون ثابت بوتاب كم خاص منا فع حيات بعني يأخمه با وُن كي خدمت بين جميع مومنين ومومنات كم بشرط استدى ي بي معلى الشرعلي ولم كى اطاعت داجب بي اوربركز اتحقاق طلب جرت نبين كيوكي وساطعت ووش وجود روحاتي ارواح موتنين بب ملوك رسول الترسيط التعظيه وكلم يوكن توثمرات ا

يعن حركات اداويه ابن آب ملوك رمول اللريسط الشرطليه وللم مون كى بلك إل البيرت ك نزويك انواركس أفتاب حقيقت بن فتاب بي كانوار بن كوبطالم وقائم بالكينة معلوم جون اوراً مُنابِام عكسة فتاب بى بركياموتون ب جبان وسائلت وضى موكى بني وكاچنانجدا ويرعي اس كى افاضاره مرور كائنا مصلغم بي مح آثار حيات بن كوبظا برقائم بدارواح مومن اموال ملوك شل الموال مالك مح ملوك مالك بوت إن تورمول التدايم كواموال يومنين موسات ب، س درج كوتفى قاكة بحزال لعبيرت مي كوشهو ذبهوا ملكه باشارات كلام الله وحدميث بنجانا مباد الفيهان كمفيم كوكاكم محيكات ايمان كومفت كهويفين معهداافاده واتفاده ن معجى موا در مجمع تصرى مؤنين شل ارواع فيف نبوى عيد الترعليه وسلم نهير اعن جيد ووح نبوى واسطه وجودر وحاني مومنين فبمومنات فني حبم نبوى والم بين جوربول الترصلهم كم التي إجروجود حضرى نبين جوملوك رسول الشرصلعم كهاجائ توأس طأ بموى ارواح مؤملين ومومنات بين جنانجة ناظران مضايين سابقه برمخفي مذريا بوكا ادر الك بيع وثرار ومب وفيره ال مع عفرى يى بالباسك بين بناغماوير ووجاكس مناف كليس عقد نكاكي نوبت آئي اورطلاق وعدت تخائش كلي اوريشه مرتفع بوكياكرتهام مومنين مومنات ملوك رسول الترصل التعطيب ليلم تحقة تو ركاح كس مرض كي دوالتي كيونز ملوك كمير ساقة نكاح نبين هوتا اوراجا دات اورزج وشرار سيركيا مدعا

ها كيونك<mark>وال علوك مال يو لايري بو تاب حالا كمه نكل و بيع و شرار باليفين مابين رمول التر</mark>ميك الله ورمومنين موسنات الضيهو سطا ورعب نبين كماجاره والتجادة كالحبي نومت آئي موادر وجارتفاع كي يه بهيك الك وسول التعرص في السرعلية وسلم حب ابدان مؤمنين ومو منات ك ساقة متعلق بهوائي تومنا نع حيات. حكات وسكنات اراويدين جووارض اجسام يرس بين رمول الترصاح الترعليد وسلم كابظا الركاجية تقاق منوكا بال المصقيقيت كم نزديك مركات سكنات الادبين مم دينة ب تحرك دراكن نبين بكد بعدديد كاربردا زحركات ومكون ب اوراس وجسة بم فقط عل قيام خركت بي فاهل بين فاعل فيقي وي يوج جنانج هرف موسمتم وغيرامورجواعضاك مخصوصه س صادرموت بين روح كانعال يمج جلت بين محاقعال نبين ميجيج جلت ورينانعام اوريا داش من عضاجومصد وافعال تعيمحل كرام وانعام دموزعتا وعقاميه واكرت حالانوس فيتم كيون من جا فعال نساني بن بساا وقات سر بيورا عاما ب اوردت با تورس جاتي بن اورزناكى سزاين وبطام خوا منوفضوض وتازيان كى اركم بريزى كى يا يتعرون كى اليمال سكوست برلن بربرستي سيعلى مزالقياس موح وثنا ياخدمت دست وياكي جزامين تاج يهناياجا ماسي طعام لذيذ محملا باجا كب الرفاعل حركات جم مي بوتاب توفيا م يكرك كرك عبرت كوئى عبرت كوئى جان كوئى كنوات اور مزك كوئى الراسي كسى كنز ديك موانه وتاحالا كداس فلم كى جزا وسزا كے جوازمن تبعان عقاق فقل مين سے ى كويتن نهين يأن فاعل حركات موج كوكيئة تواس اختلاف محل طاعت وجرم اورمورد جزاو مزاكي وجه فلبرب كيوكر وح كوتهم ملااور حلاعضا مبدان سه ربط وتعلق سيا ورمر جزر بدن روح كي حق مين عال دمنيع أثاراور واسطرا يعيال ربح دراحت اورسيل صول آدام وتكليف بريجنا فيدفود جنم كوكار وبارت كجير تعلق نبين أرأم وأتكليف س مجيد طاكب تبين ذرسنا فع تركاب وسكنات بوسا جيم خبيب خاص موج سے باہر آيا ہے اور لونج وراحت سارے كاساراخزاند روح مين جا ماہ جران كوفقط چو بزار یا تحسیلدار سمجیئے ہی سبت جس عضو کے وسلہ سے کونی فعل صادر مہوگاوہ روح ہی کا فعل موگا اورجوانعام وأتقام كسي عضو برداردمو كاده روح برده نسين بى بردارد بوكاس صورت من أكرمه طاعت وكناه كوئى دوعضوب تو تجهمضا كقدنهين جو طبعب و يئ عموم ومحود ب اورجوعاصي بي وسى ندموم ومعتوب مطرويب مصدرا فعال في وبي رج يحتى اكر جركوني عضو بدن أسكام ظهر وا وروورد انعام وأسقام هي وجي موحب الرجيكوني جزربون أمس كاسابك موانغرض حقيقت شناسان معاني سنج

فاعل جيفت مين موحب ندبدن اور لمبع حركات وسكناسته اوادبيه جان سب ندتن تعجم وتن تعطاعل قيام تركات دسكنات اورايك طرح كاظرف تحفق اراءيات بي كوظام ربينون كو فاعل فظراك اورطاهر ب كه فاعل كوجوا تحقاق ملكيت افعال بوتاب وه ظرف كونهين جوتا اس حيات موسنين موسناه تبعني حركات وسكنات اداديات علوك لروح بموسطح اور يحكم آفكه الابغلامال لوجه طاكرمول المتوصلي المترطلية وسلم حولوجه وساطت ووص نذكوب وه حركات وسكنات مملوك الترصيط الدعليد سلم مهوتك اور درحفيقت حاجت اجروتمن منافع نهوكي حبب يرمات ومن التين وكمي والتااد ويحافيال فراك كرهيقة الارتومقتضائ تقرير فرادر باب منافع حيات رسول سرم السرعليه وسلم كعمالك بول برشا بدب اودظا براظام من باين نظرك حركات وسكنات عوارض جماني مین عروض روحانی نہین اس لئے کارواح حرکات وسکنات سنزد بین تویون علوم ہوتاہے کہ رسول نترصل المرعليه والمكومنا فع حيات موسير مومنات بن يحددعو عد ملكيت نهين موعجب بنيين كمانك والمنافق عدميث اهطواكل ذي حق حقه خداوند داركيراور صاكم عازل على الإطابا ق فيضغ الا**مراورظام الامردونول** كى رعايت فرما ئى جو در باره دام بتالنفس يون ارشاد فرمايا وان لمراً ة ومهبت سبهالكنبي ان ادا دالنبي ان ليتنكها فالصه لك من دون المونين اس ليح كه تحكم نداق ان! را د كي قیدے پاسداری فاط بوی جس سے ایک طرح کی کراہت خداوندی معلوم ہوتی ہے ؟ فقط لحاظ مقيقت بي موتاتواس كرامت كي استى تصاور اكراعتبار ظاهر موتاتواس الحت كي كيا صورت في اورشايداس كراست كي وجس تو بعظيع زاد رمول الشرصاء السرخليد وسلم في الوجود الصريح الباجية ويحكو ببركم فبم كي فهم من أجائه اور با وصف اس وفور رحمت وشفقت كي كسي تنفس كي توتي ۴ پے کو مینندند آئی واہبتہ النفس کی عرض قبول مذفرمائی اورامنی ذات خاص بیمے لئے اس تنفاع ً نفقت نبوی پیھاکہ اُس آرز و مزد کو محروم نہ جانے دیتے جد امعة خراش نتظران حق شناس بون كدرسول الشريسيني الشوطميية ولم كالوألد سبت جميع مومنين جيب بيد ناست كريكابون اورسلم بو يكاليد بى الدواج مالرات كا باعتبارارواع ملوك نبوى مونااب ثابت اورخفق موااورجب باعتبارارواح ملوكيت ثابت موتى تو براعتبارے نکلے کی ماجت بھی ندری اور بعد کلے اس اعتبارے وہ مورد کا جھی تہو تے جوانیہ

طلاق ماتكنح آبامكم صحيح بهياورابل ايران انكى نسبت عبى لأنكحوا كم مخاطب بون مال بانتباره بمضرى البن ت محلح تحجی جائیں گی جنانجہ ابھی مفصل و شرح مرقوم ہوائیکن ہر صورت میں سول منٹر جھا وسلم كى جانب بجي مبيم عنصري بي كالحاظرها بيئي كيونكه يريث منه نكاح رمضة فعال افروالما قدفا عليسة ن ہے پیراس رسنت من جم جول فعال اور مفعول ہوتا ہے توجہ ہی کے افعال کانحل ور فعول البيه جو تيد كبي جسم مي كهنايرك كالكرجم نبوى والداحبا وموسين نهيس إب ببوت نفط باعتبار روح ہے جنانچہ مکر رسر کر مرقوم ہوجکا اس صورت میں ربول نشرصلے العدعليہ وسلم منجلمه آبار مومنين ہونا بھی میچے نہین جولا تنکھوا مذکع آبار کم کے مخاطب ہون ہاں حبب مذواج ا جبت روم ملوك بوي موتولاجم اسجبت سقيم الى يعين ماملت ميانهم وافل موعى ممادل ين ارولج من شار ذكيجا مُنظَى مُرعِيب ما ملكت يمين الوالد تا و قليكة الدكوس سے اتفاق صح نہواولاد برحرام نہیں ہوتی اور عبت و جامعت کی نوبت آئے تو اولاد برحرام ہوجائے ایسے می از واج روحاني عنى رمول مالترصي المدعليه وسلم تاو تشكه دخول كي نوبت سرة كي مواولادروعاني اعنى موسنين برحرام نهويكي علاوه برين حبب ازواج مطهرات كورمول الترصلي المدعليه وسلم سے دہی سبت مجھ کی جو کرملو کات بمین کونسبت تھی تو اب ٹمرؤنکانے نبوی علت منافع نہو گاکیونکہ بوجہ ماک یہ بات **توربوالِ ت**ند فيل السرمليه وسلم كوعقاح قيقت شناس كنزديك يهديني عال تعي اس صورت بن ربول التعليم بجز قطع طمع غيرادر ممانعت نكاح اغيلداوركوئي منفعت نكاح سے قال بنهوني سو بيلجينه وہي حال خقام ہے جو پر سالان میندمدہ خاطر کومو لے کی طرف سے عمال ہو ایسے بینی جیسے مولیسی برستار کو میند کرتا ہے تواسكواپ كئے ركبتاہ اوروں سے تكاح نہيں ہونے ديتا ايسے ہى رسول اللہ جينے اللہ عليہ وسلم كنے تكام والكيخفسيص أبيعيين سيحيئة سوبعد بجلح قباف خول اكرطلاق كااتفاق مويارسول المتدلعم نے رضمت فرماني اورباوجود تحاج محي خلوت كى نوبهت مذا ئى اورضرب حجار مجيز اموركيط ون جو انتقعاص بر دالات كرين آهي زجلى منفرائي توصاف معلوم موكرياكه وه خيال فيتصاص وتخصيص عزمتعيين جواول مين قفا آخرالا مرآب كو ماتي نرياكم چو كر حقيقت نكاح نبوى حسب تقرير بزا نقط اختصاص بي تصااوراس كاندال باليقين علوم موكريا و تكام بقيين

ہے اول ثابت ہو گا اور یہ زوال نکاح کمنے اختصاص بمنك طلاق ربيكا موطلاق مناني حيات نبين بكرحيات أس كولازم ب ربي يه بات كريبان اخصاص کے لئے نکام اور تراسی ال واج کی ضرورت ہوئی اور ما ملکت ایمانہم میں نہوئی تواں بىك درصورت واسطه فى العروض بونے رسول المدرصلے التّدعليه وسلم كے بطور مذكورات كى مك من تام مومنات داخل ہو نگی موجیتے پرستارون کے شکام کے لئے اگر کسی غیر کے ساتھ ہو مولی کی اجادت كي ضرورت موتى بيديل عي لوجه طك رسول مشرصاء الشرعلية وسلمصري اجازت نبوى ك منظر ميئة وحرع طيم برجناني ظاهرب كيونكه يدبات وبجزاال دمان نبوى أن من سيعي يحز قرف جوا لئے متصور ندھی اس لئے باین نظر کہ نکاح تمام عالم کے نز دیک خصال مِر دلالت كرتاب اوراس كے سوااليي علم نهم اور كو تى علام م<sup>ي</sup> منتھى تو يون كامبرائيے كرجر رمول الترصلي الترعليه وسلم أؤرون كي طرح محاح كرلين أس كوتو مخصوصات بوي مين سے سيجيئے ور نہ ابازت عام ہے جس کاجس سے جی ملے سکا کر کھا جاد دعرون ہے تراضی زوجر تعمل نبيين توراضي زوجه لاجرم صرورموني ورنه بحرنبك نبين بلكتحكم بي سوتنكم من تبطع نظر فوت مقصور محم بوجافتضاك تنرع ملك نهوائي اور الثااندليثه تهمت شهوت برستي ب عبس ميم بوتام مسالح ایجاد محدی سے نفنل ادرعدہ ہے درہم برہم ہوئی جاتی تھی بخلاف ما ماکت ایمانہم کے . و ان انتظار اجازت مولی من مجهر جرج نهین اور تحکیم و نے من لوجہ طہور سبب ملک اندلیشہ تہم شہوت پرستی وبرگمانی زنانہ تھی اس لئے و ہان کا ح کی عاجت نہو نی اب بھمدالنگد اس شبہ کا جواب له مانعت کاح ازداج مطهرات بعدو فات سرور کاکنات صلے السرطلبیہ وسلم بقارحیات نبوی پر متفرع مواتومد فوله بهاي كي كياتحصيص تحقى مزفوله بها دغير مد فوله بهادونون كي كلح كي ما نعت برابر برتى بخوبي واضح بوكيا برييث بهاتى رياكنسب جمانى كى بنات اور ب مزعوم محريط ورك ملك تنبها دت كلام رمول صليا المترعامية وعم مح بزات وعاني بين اوراس طرعتهام مؤمنين اورمومنات مين بالهم يستشد اخوت روحاني بيواكيو كرسب ايك والديعة

بروكم كى اولاد بين بحركياه جه ب كا فبهات المومنين كه از دواج كى حرمت رمين نازل مواور بنات داغوات كي حرمت تو در كنار برعكس علت نازل مو حالا كم بات روحانی نہین اس لئے کرنسبت توالد روحانی میں والدہ کی فخروت بيكونا نجنظا هرب ملكه مجازى امهات بن جيب منكوحات الاب كووالده اور ا کا کہدستے ہیں ایسے ہی انکو می جناب باری نے اجہات فرمادیا ہان جناب سرورعالم صلے لنگرامیہ ب روعا في حقيقي بنات بين على بزاالقياس البين مونير في مومنات سحقيقي اعوت مي محازي نبين اس صورت من تويد لازم تعاكه حرمت المومنين سے زيادہ اخوات كى حرمت مغلظہ ہوتى اور مابين لمومنين والمو منا ت بحاح ورست بہوتاعلی ہزاالقیاس ریول الله علی الله علیه وسلم کا نکاح ازواج مطہرات سے من نہوسکتاجونکہ یہ دونون فدنے بظاہر بہت قوی بن اور رکبول المبلعم کے فبوت حیات کو لطوار نذ كورمعارض بن اس ليئع عرض بهه از ببون كه ابوت جهانی اورابوت رو خاتی بین زمین و آسمان كا فرق باس كے احكام كو اس كے احكام پر قياس كرناجب مجم موكدان دونون كى حقيقت ايك مو احلاع تنتسيا إجال منظور نظري تو لماحظه فرمايتي كدبه ابوت اور نبوت جوبوجه واسطه في العرون ل اللنزلعم کے مابین رسول الشکام اوراز واج مطہرات کے نابت ہوئی وہ رابطہ ہے بالنبرع اورا فراد مين ببوتاب على نهزاا لقياس بهرميث بتدافوت جوما بين مومنين ومومنات بوحه مذكور تتحقق ببوابشهادت عقل صائب وه اتحادب جوا كم جونكه مومنين ومومنات باہم ايك نوع كے افراد بين تويد وہ اتحا دموگا جومعتر باتحاد نوعي موتا بين تسكين فالزمنظورے تو تقرير كيفيت اجتماع كليات و هدوث جزئيات كو جو بات ذہن نئین ہو مکی تو ملاحظہ فیرائے کہ انتحاد نوعی مانع و مزاحم انعقاد تكاح نهين بكراور وحبب مزير زغبت بي وجدموني كدعشرت آوم عليالسلام كي وشنة كا دفعة حدم ربت نوات كما كيا اوريخ شي توسية المحبس تيريا الى المحبنس بني 7 دم از د طاح جنا ياسيوا ناست بجائ أنن ومست ك جوشها وسعقل فقل عرض مهلى از دواج بالهوحب مزمد تتفرو ويشت به على بذالقياس اورحيوا ناسة كاحال سمجيئ طوطي اور نراغ كي حكاميت كاستان مين

🗘 کندیمجنس باہم جنس پر واز 🛊 کبوتر باکبوتر باز با باز 👍 غوض اس الوت ومبوت اوراس اغوت كوالوت و نبوت جماني اوراخوت جماني برقياس له يمحيح قیاس کے لئے اشتراک مارہ فار اور مناط احکام جلہتے بہان زمین واسمان کا فرق ہے ابوت اور بڑتے جهاني مين اجزارهم والدين اول تشكل تيكام الدين موسته بين مجر بعبدالفصال اوراجزار خارجي سعط يومًا فيومًا قدو قامت رياده على كية بن أور يرلعد منباب وازدول ولدكم اجزار بدن لعى نطفه اسيطة وكل اورنفصل بوت بين بخلاف ابوت رومانى كى كريبال يرحال بنبي اول تو بهان النصال اجزائبين بلكه جيسة عكس تنتاب جوياني مين بموجزر أفتاب نهين جومنفصل م آئينه مين منعكس بوكميا اور افتاب مين من قدر كمي آئئي جو بيسے انفصال نطفه سے بدن انساني من کی اجاتی ہے بلکہ افتاب با دجو داس فین رسانی کے بحال خودہے بر گھٹا نہ بڑ الیے ہی ابوت ومبوت روحاني مين الفصال اوركمي منهين برجيه ايك ذات اولاً وبالذات سب عكوس كال بيدوح برفتوح حضرت مرودعالم فيبل الترعليه وسلم كجيي بالت خودس نہیں کہ جیسے مصرت آ دم علالسلام کے بیٹے ان سے بیادا ہوے اور پوتے بیٹون سے علی زلاتھیا ب ہوجب یہ فرق ذہن کشین ہو چکا تو ببطيع ميلوالوت وبنوت روحاني بيرهي مسليلز اتنااور خيال ركهنا جامية كدباعث افتراق احكام الوت ومنوت روحاني وحجاني بحى فرق ب جومرقوم بواشيه م على يدب كالوت جهاني من والدك اجزار بدن ولدك اجزار بدن بوطية ہن اور والد کے مقومات وجود ولد کے مقومات وجود بنجاتے ہیں اور حزئیت سب جا۔ بين اتحاد كوتقتفى بادر رشة ادوواج كوتفائر لازم ب كيونكه ييسبت بغرض قضارها جت طلوب ہوتی ہاور حوائج داخل وجو دمحتاج ہین ورہ حوائے کی کیا حاجت تھی اور حوائج ہی کیون اُن کا نام ہوتااس لئے طبع سلیم و ذہن تقیم کو ماہن اس و فرع جمانی رشتہ زوجہیت یے محل و بے موقع نظر ا ناہے ہاں ابوت روحانی میں برابط بنہیں والدی طرف سے مقومات وجود اورا جزار واتی منفصل بوكرولدكى جانب بنبين جاتے بلكه وجود ولد بتمامه وكمالية نار وجو دوالدين سے بهوتاب اور اتار ، جانتے مین دا مراز دات موثر ہوتے میں اور زوا مدسے انتفاع وقضار صاحب بجائے خود باباب واموال كاعال مبكوعلوم باسوجرك وسشة اددواج مابين مول فرع روحاني عين

اور نفتوا ئے عقاب کیم عین حق وصواب معلوم ہوتا ہے علاوہ برین ابوت سرانی میں تمام فروع ا بني مل كى طرف برا برنسوب نهين بوتين بلكه كوئى فرع فرع بالنات ب اورب واسطا بني ال كى طرف ب ب جیسے فرز ندال حقیقی حزت آدم علیہ السلام کے کہ وہ بے واسطہ غیرے حضرمت آ دم علیہ آل کی فریج اور اکن کی طرف منسوب مین اور کوئی فریج کی فریع ہے جیسے ہم تم اسوم سے فرق قرب و تع بريدا ہو گيا اصول وفروع من بعض فرع قريب كبلائ اور بجن الل فرع بعيد هرا يعرايك اصل تے جمد فروع بوج قرب وبعد مذكور بجانى بجائى كملاعة كوئى تقيقى تمراكونى فيرهفي تحرا الدوربارة صات وحرمت ترجيح كأكنجائش ملى اور وجوه ترجيح فلت اورعلى بذاالقياس وجوه ترجيح حرمت بأقد آيمن وحرمت اور فرق مراتب مرمت اگرمطلوب به تویگوش بوش سنئے کیمرد ونکو چوتریں باحرام ہین تووہ دقیم مینفسم ہیں ایک تو و ،عور میں جیسے مردکورشۃ اصلیت وفرحیت ہے یعنے يم كى ولادمن سے موباده من كى اولاد من سے مون دوسرى دوعور تين جومردكى الى من شرك يعنى مرواور وه عورتين بالهم ايك بهل كى فرع مون اوكسى ايك كى اولاد جون بشرطيكه الم شترك دونون كى ياكسى بموييل بسمين حرمت كامرارا ختلاط اجزاريرب اس التي كدفر وعين اصول كاجزار تصبين سوانه ول فروع من اگر بحلح كااتفاق بهوتو باين وجه كه ايك جانب و درمري جانر مجي اجزار خف مخلوط موسف ويراكوياا ينهى ساخه كاح بواباتي تم دومين أكرص أيك جانب ابزار مفسل بوكردوسرى ئه مگر چونکه به د ولون کسی ایک ایک ایل من فهر یک بین اور د دنوان مین ایک صل محلجزار آئى كويان في ي ساقة كل كياكيان لي كرون كم بعض إجراما وواس كم بعض اجرار المان في الم تے اور ایک تنف واحد کے اجزار تھے جیسے کہ فرع کے مبعن اجزااور امل کے اجزا ایک شنے واحدا ورا کے تخض والعدك اجزاء تفاعض ومت كالمار اختلط اجزاريرب كمرج كمال قريب ك اجزارجون كح تون آتے ہن اور مل بعید کے اجزار مل قریب بن ستبلک مواکستے ہیں اور اس وجرے ایمو معدوم کیئے تو ہجا ب نواگر ایک جانب سے بھی اصل فریب ہے تو ہاین وجدکداس جانب اجزار اس بجنب اگر کو تنظم ہوئے بن حرمت بھی باتی رہے گی فات ا نے الباب ایک طرف ہی سنب حرمت مہی اور پر حرمت الی مغلظ موجىيى وەحرمت چوكددونون طون سبب حرمت موجودمواوردونون طونسيمل بعيدسي تو

ب حرمت باقی نربه یه گاعلا وه برین فکر الوجرا ختلاط اجزا بحكم طبع سليم برببي ب اورسوا أن كاورن مكل اساح في البيد بوسيارايك باجند قياس مساوات مرتب بشكل اول عال بوتي ب اورشكا والبيري الانتاج بيتو يحرمت بجي بميشه وافل تكاليف شرعيد بي اورسم اني من أكرحيه قياس بكل ثانى يا ثالث ب اور كير درصور تيكه ايك جانب سوسل بعيد ي تياس ساوات كا اك مقدمه كلى نظرى ب مكر يونكه في يعنى حرمت عمات وخالات وحرم ملعت توالدو تناسل كوموارهن ففي تواس است كي الي جومنقولي موكر معقولي بي يرمت بعي لائق تكليف نظراتئ مكرد صورتيكه وونون طرف سيصل ببيدم وتو دولون مقدمي بخي نظري اوتبكير مى نظرى الانتلج م وااور عير نتيجه قياس يعني حرست كاح شريكان البابي يسلحت توالدو تناسل كم الناجي كا معايت كى صرورت بربي اورصرورى مع معارض اورمزاهم بواكيونكه بحربني توع بن س ى كى ملت كى كورى صورت بى نهين جو توالدو تناسل كى نوبت آئے تو با وجود كيه بدلالت قياس ت بي الله الله الكمين مكيم طلق يز بلحاظ مصاحت مذكوره ايس موا قع من التبرطار تفاع دكير اور فرمانی اس تقریب بربات معلوم وکئی کرید جکتب فقدمین مندرج ب بنين كه اس كي بيي وجرمو يا برهي ايك وجرمو ومطور موتى بالمحلا وجرفتي و و و بعد سب قرام به جهانی مین کو فرق علت و حرمت محل ایا اور رسنسهٔ روحانی مین چو مکه قرب و بعُدنه قاتويه فرق عيى مذكلا بيراك كاه وسرے برقياس كرنا قياس مع الفارق سے باتى يہ بات كرثية بافرق وبعدنه قعا اور در بارهلت وحرمت كنجايش ترجيح مزتحى توبية تو ما ناكرسب كاليك ب موعلال كردياسب كوحرام بهى كردينا تحقا جنانچه بالفا مگراسکی میاوجهرونی جوس اقتضائ انوت تقيقي جوابين مومنين ومومنات جواعتبار قرابت روحاني ب اورعلي بزاالقياس اللاصل السرعلية وكم اور مامين از واج مطرات تحيي تفاكداكر بوتاتورك ليحكم حرمت بى وتاسوس كاجاب بيد مرقوم بودكا يصنع بنوت دوهاني انع ومزاحم انتقاد كلح بنهين ملكه اورموكيب اور ناظران اوراق بربخ بي واضح بيوكمي علاوه برين سلحت

فوالمدوتناس جورجب حلت بوابتانسيت جواباب دستين ساء قوى باس ك جال صلحت مركوره اور قرابت نسب بابهم تعارض بوجاتي برولسب كتنابى قريب كيون زيولحت مُكرمين عالب أقى ب اس وعو سكى المركى ضرورت بوتو ديجيئ صرت و الشهادت كلام الله و مدميث وبالغاق استصرت أوم على السلامت بيداموتي بين مويد بيدايش اكر جلجوز عبودنبو لين ليك كاجزام كامقوم وجود ديكر بيوناج توالدمين ببوتا ب اوريبي منار مرمت بي جناني واضح جو كيا صرب تحقامين احدون سرزياده ب كبونكه ولاً تو توالد معهد مي خاص والدسي يا دالده محاسك وجزانبين بوت بلكروولون كراجزا بوت بين اوراسوجب والدين من بإرالوراسي كو فين كمد كن كداس كماجرا رمقوم وجود اولاد بن بخلاف هزيت و المكرأن من مواصرت أدم عليالسلام كالعرك اجزار سقع دوسر عبرن الثاني من بصنى جيزين واليي بين كدوة قيفت مين داخل بدن اورشال اجزار موجكين جيية كوحست ويوست وانخوان واعصاب دعروق واحشار وامعارا شامر كوتوجز وتقيقي تنجيئه كيونكه يرسب جيزين بهيشه بجال خود فائم رمتي بين ليضان اشارس كجداور منہیں خلافا علاوہ مرین پر میسئت اجتماعی اور پلفشہ أنہین اجزاء کے اجتماع سے عالی جوا ہے۔ الن ميس ايك جزيمي جاتار بي تو يلقته أوريه بيئت اجتاعي باتى زب اوركوني ندكوني خواف وال امسليدهن سے القد سے جاتی رہے اور اعصی چیزین الی بین کہوہ احاطہ بران بین بین برحقیقت مین اجداء برن اسلى بنين بكد ال كوبسب برن النافي ك ايساتجين بيد ديل كى طرك باليهى كسى كارخا مرك العصيمين شكست وركنيت كالنوافية رجتا ووكودام اورسلان باللئ صب جبراقصان متصورم تبار ركحته بين تاكه بروقت عنرورت كام أئ البي جيزين يدمين غذا جمعده ياحكرمين مواور والمرون موروق وغيره من موكيونكه ان سيغرض فقط جرافصان بدن اور بدل المجلل موالب بالفعل كوئي وفن واخل صليدين سيجوبدن الاعضاربدن مستعلق بين أن سيمتعلق بهين كوبعدقا تممقام موجاف اجزار تحللهك ومى اغراض جاجزا رتحلليت معلق هيسان سي متعلق موجاتی من اور جوعوض کی اوروض کی تصیل کے لیئے عارض مال ہوتی ہے دہ ملی اوراؤ لی بہین تی عادمني اور انوي محقيه إن ده دوسري عرض جس كيسب يوض عادض موتى على اوراؤلى مولى ، بالحلة ون وعدا فركوراجزا راصليدين سينين بلكمنز لكودم اورسامان بالائي كيان

اورمجنى اشيار داخلاحاط كوخت ويوست بسي بموتى بين كهندوه اجزارهم ٹانویدین سے بعنے بدل ماجلل ورجبرنقصال کھی من سے متصور نہیں اوراس طبیعت کو ان کا اعضائے بھرنا ہارمعلوم ہوتا ہے اوزلبیعت تابیقدور ان کے اخراج کی فکر میں رمجى بيص بيد ففلات لينى يأفانه بيناب تموك بنك بسينه ميل كجيل المقيم كى چزون كا اجزار کہنا مجادور مجازے جنائجہ ان کو فضلہ کہنا ہی خود ان کے اجزاء مذہونے کی دیل ہے سواس قسم من سے نطفہ ہے کیو کی طبیعت کواس کے اخراج کابھی ہردم فکر رہتاہے گرچوکھال بنياد بدن تعلى نطفيى تعاجوأس بدن سے بيدا مواايك كونه اس بدن سي سناسبت ركھتا ہے كو اجزاء اصلیہ بن سے نہودوسرے یا خاسہ پیٹاب وغیرہ کے اخراج سے مقصود و فع کدورت ہے۔ لأو فلفه كے اخراج سے مطلب طبیعت تحصیل لذت ہے اورا داله كدورت طبیعت كو نبسبت تحصیل لذت كے زيادہ ترمقعودہ اوراس سے اول طلوب سے اوراس وجے نطف بانبت بافات بیشاب دغیرہ کے دوسرے درجہ کا فضار ہوا اور وصف نصلہ ہونے مین گہٹا ہوا نکلا تواطلاق اجزاء بدن اس برجیدان ستبعد نہوا جو اون کیئے کرا گر نطف اجزار والدہی مین سے نہین تو پیمراس کے اختلاط سيحرمت كيون بيدامهوني الغرض نطفه كااجزار مين سيمونا برنسبت كوشت ويوست كم مجازب اور صفرت حو اكابرن شبهادت اهادميث حسنرت آدم كى بائين كسلى سع بناجوا جزارا صليتين سے ہے اگرے احتا اضعیف ایک یدھی ہے کہ وہان سی بی مخرج ہوئی ہو گرص صورت بن مخرج صلى موجود ببوتو بيرليلي كي جانب مخرج مونيكا احتمال غايت درجه كوستبعد ہے ببرطال ايك مقوم بدن تصرت حوّا اجزارا فعليد مدن حفرت آدم عليانسلام كي بوئ اوريني نهو تو حضرت حوّامين مو اجزاء أدم عليالسلام كي اوراجراركا اختلاط مذعما ورسوام ن كرة ورون يدونون امر مفقود **بین اوز کلم تقر برگذشته ماارح مت اختلاط اجزاء او رتقویم وجود مذکور برس تواس صورت بین س** ت حضرت حَوَّاً بين او رَحضرت آدم عليه السلام بين مس سے زيادہ قوی مو کا جو مابياج اولاد اوراً ک الباليكي مواب يروا وجوداس كع جوحدرت واعضرت ومرك ملة علال مومن بكرفاص لي بيناكي منين توبوصلحت توالدوتناس اوركيافقاس مصمعلوم بهواكد يصلحت ان اساب حرمت ت قوى ب جواس كارتران كى تا تريد غالب آيا اوراس كاكبا بوا اوران كاكبا نبوا على بدا القياش ب

بوج د تحا بجرمصلحت مذکورہ کے اور کیا سبب اور کونسا باعث جواز تھا سوحب یہ بات عمری *کروروں* تعارض مصلحت ندكوره بهي اسباب حومت برغالب أسئ كى تورست روحاني بين عبي بيي موكا سلحت خرکورہ کی رعامیت کرمین گے اور اسیاب حرمت کے دسنین گے تواب اگریم فرض کی کرمین کہ ماہین اور اللہ صله الترعليه والم احداد واج مطهرات بوج ابوت وبنوت روحاني سبب ومرت موجود تعاعلى بزااهيا تلم مؤثر ومومنات من وجم ایک و وسرے کے تقیقی بھائی بہن ایک دوسرے پرحزام ہیں پیرشت بأاو بر مذكور مهواا كرموحب حبلت از دواج بهبين تومجيه نقصال نهين مصلحت مذكوره رشته مذكوره كي معارض ب كيونكاس رشته كي رعايت يُحيئ توي زي كيواسط كون أئے جو توالدو تناسل كي نوبت آئے اس مب بحرمت كے مكيم مطلق اور حاكم على الاطلاق في اجازت عام صاور فرمائي ورنه مجر ترجيح بالمرج عى كمو نكراس رشة مين جنائيم أوير گذراسب مساوى الاقدام بن ترزيج كي كوي عمورت ي ببين الل فرق فرب ومُعدم وتا توشل شِتر جهاني ايك دوس برتر بضيح دے سكتے الغرض اول تورشته ر وحلنی احد سنت مبانی مین فرق دین واسان به نانی اگر مقتصی حرمت ب تواول مقصی علت رحینا کچد جد الطظ تقرير گذشته الشاء المنفى زب كالجرور باب ورست قياس كے كيا سے دوسرے اگر قياس بھی کیے کوربول المسلعم اور از واج کے معاملہ کو تو حضرت آدم علااسلام اور حضرت والے معالم پر قیاس میجئے اور موسین وموسات کے تقنے کوازدول جبران و دختران حضرت آدم پرسطابق کیجئے ميوكم جيم صلحت وسبب حرمت ولان متعارض بن يهان عي متعارض بن بخلاف وكرم إدران وبمشيرگان جمانی کے کروہان فقط سبب حرست تن تنا کا گذراہے مصلحت مرکورہ اس کے معارض اور وربے کارزار نہیں +

الجدد للتروالمنت كه آج انبات حيات اور توجيه و تفريع خصائص كل جناب مرود كائنات عليه وعلى آله بختال بصلوات والتسليمات اور وفع شكوك واو يام تقرير البنات حيات س فراحت بالى وآخر دعو سناان الحد بسررب لعالمين والعسلوة والبنات حيات س فراحت بالى وآخر وعو سناان الحديسررب لعالمين والعسلوة والسلام على رموارسيد نامحد وآله واذ واجه والل بيته و ذريته وصحبه وا نباعه والسلام على رموارسيد نامحد وآله واذ واجم الراحمين +

## تاریخ کناب آب حیات از نتائج طبع شاعزباز کنیال بنیر مقال جنال منتحب الدر احس نراسها نبوری الدر بنیر مقال جنال منتی بیب الدر احسان استان از اسهار نبوری الدر

نام آورنامه نامی نامه ورمزه يمشيرة أب حات سطرسطرش مرو ولجوتيهشت خ*ط خيا رخسار مجوب* جوال ياسيه فالح بروت وقناب بررِّخ رگلین گل فناورنان اندرومعني جومهرا ندرسحاب البجونير ديره اندا ديدة اطرز گفتارش بمهمتانهمت ازحقائق كهدر وإميت ميكند أكمهه زمنقولات سيكومر مخن عقل برامرار او كترريسه عاشق مست اين سخن اوارسد هرزمان مان ميزند موج شكرف عاب شدارة إن آن مرد فلا بموشم ارسر بجو بريش ست رثب طبعهن زان عال وثر آ ربحرش ميلة أعجخت فسكرسال دا

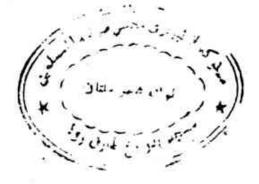
چاپ شدچون این گرامی نامهٔ موجز مرشيدة أب حيات جدولش غيرت ده جوتي بشت روئ كاغذآ بروتے نيكوان نقطائوا وكوهر باأسب وتاب بركل مفهول كل باغ جنان حروب خوتش شابدر شكير بقاب معنى اندر لفظ او پومشيده -چونکربود آن مروحی سی<sup>ست</sup> ازمعادف گهه حکایت میکند كمه زمعقولات ميگويد سخن فهم مرگفتار او کمتریب ہمجنین علم کئے حاشاً رسد طبع اوالقصہ دریا میسٹ ر الغرض جون اين كتاب باصفا ومدم اوراليك كارومسة فيت بعديك ساعت چود لآمد ميوش فاطرمن دفعه آن احوال را

خود جزاین بارا نباشد میشیهٔ که مجمه ترشید نبان را نفع باد ر نتم اندر بیشهٔ اندیشهٔ کزلب بجرم خنسه وازدانه

تاريخ ديكراز نتائج طبع شاعربي براجنام والحافظ غلا رسول صاويران اوي

ازتصانیف محد قاسم آن قدسی سرشت ازبے مرده دلان آب حیات بست این نوشت كشت چون طبيع زيبان خداب حيات خامهٔ خيرين دسم اذ بېرسال طبغ،

الحديثة على احسانه كابن كتاب ناياب درا نبات ديات في القبر حضرت سرور كائذا شيخت موجودات عليه خال المسلوات والتحيات ازعده تصانيف حضرت راس المتكلمين تجليطاء الربانيين بحرواج بمدواني مقرر لا ناني الم العساماء مقدام الفضلاء آية من آيات الشرمولانا محيد في اسم صاحب نانوتوى رحمه المذهبي خمام وتنفيح تام با بهتام احقرانام حالمي سيري المتين خلف اصغر جناب مولانامولوى حافظ بيد تحييري دالاحد معاصب مروم مفاعنه الصد باه معفوالم المفاعن المناع مناعنه الصد باه معفوالم ففري و بلي حن عليه دسلم ورمط مع قدري و بلي حن عليه دسلم ورمط مع قدري و بلي حن



## مقالاتِّ جِحةُ الاسلامُ 17 جلدونٌ پراَيكُ نظر

جلد15 (111) (جلد1) قالما الدليل أمحكم مع شرح حضرت ججة الاسلام تتوراجر ال رحمهاللد کی سوانج پر امرادالطبارة مكتؤب بهفتم الحظالمتسوم افادات تا-مـ مشتل إجهم مضامين و مكتوب بهشتم -1-811-91 "ن قاسم العلوم لطا أنف قاءييه جلد16 جلد12 (جلد6) مكتؤبتهم اجوبهاربعين فرائد قاسميه اسرارتر آنی فتو كامتعلق انمتإه المؤمنين (جلد7 مكتوب يازدهم ويخ تعليم پرأجرت تخذيرالناس مدية الشيعه مباحثة سفرززكي مناظرة عجيبه (جلد17 رجلد8 تصفية العقائد مكتؤب كرامي جمال قاسمي تقرير دليذبر انتضارا لاسلام مضامين ومكتؤب اليه مكتوبات قاسمي ''انوارالنجوم'' (جلد3 جلد9 أردوتر جمهقاسم العلوم (متعلق اسرار الطبارة) آبحيات قصا كدقاتي مكتوب أۆل حصزت نانوتوي جايثه فيوض قاسميه تخلیق کا ٹنات۔ جلد4 روداد چنده بلقان يحظم وفضل اور يبلي الله كهال تفا؟ تخفهميه ججة الاسلام حالات وواقعات پر ليعنى مكتوب دوم جلد10 مصابيح التراوتك متفرق مضامين جلد14 گفتگوئے مذہبی الحق الصريح حكمت قاسميه (سلەفداشاي) في اثبات التراويج مباحثة شاه جهال يور سندحدیث(عربی) جواب ترکی بترکی توثيق الكلام علمى خدمات برابين قاسميه فى الانصات خلف الامام

Our online Islamic Bookstore: Email Address: talefat@gmail.com www.taleefat.com Like us: facebook.com/taleefat اِدَارَهُ تَالِينُفَاتِ اَشْرَفِتِيَنُ پوک وَاره بنتان اکثان پوک وَاره بنتان اکثان (0322-6180738, 061-4519240